عیون
اخبار الرضا علیہ السلام

(جلد دوم)

مؤلف
شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین
مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر
مصباح القرآن ٹرسٹ
قرآن سینٹر ۲۴۔الفضل مارکیٹ۔اردو بازار۔لاہور

نام کتاب	عیون اخبار الرضاؑ (جلد دوم)
تصنیف	شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مجاہد حسین حرّ، سید ظفر حسین نقوی
پروف ریڈنگ	آر۔ چوہدری
کمپوزنگ	قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس کراچی 0345-2401125
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ۔ لاہور۔ پاکستان
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع	اوّل
قیمت	

ملنے کا پتہ

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کی ان صدقاتِ جاریہ میں سے ہے جس سے لوگ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے اور موصوف کے درجات عالیہ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مصباح القرآن ٹرسٹ نے تراجم و تفاسیر قرآن سے کام شروع کیا اور پھر ہر وہ کتاب جس کی ملت کو ضرورت تھی شائع کی انشاءاللہ العزیز شائع کرتی رہے گی۔

موجودہ کتاب ''عیون اخبار الرضاؑ'' شیخ المحدثین شیخ صدوق اعلی اللہ مقامہ کی تصنیف ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اس میں شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے امام رضاؑ سے منقول احادیث کو جمع کیا ہے۔ ہمیں افتخار ہے کہ ہم پاکستان میں پہلی بار اس کتاب کو عربی کے اصل متن کے ساتھ شائع کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب انشاءاللہ آپ کو پسند آئے گی۔

یاد رہے کہ مصباح القرآن ایک خود مختار ادارہ ہے اس کے بانی مرحوم حجۃ اسلام والمسلمین مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ تھے انہوں نے اس ادارہ کی ایک الگ ٹراسٹ تشکیل دی تھی جو اپنے اول دن سے اپنے اخراجات کا خود انتظام کرتی ہے۔

مصباح القرآن نے اپنی تمام کتابیں آپ کے استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دے دی ہیں۔ ایڈریس ہے:

www.misbahulqurantrust.com
www.misbahulqurantrust.org

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو ہمیں مطلع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ ادارہ کی ترقی اور اس کے بانی محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کے طالب ہیں۔

ادارہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

انتساب

اپنے اساتذہ کرام

حجۃ الاسلام والمسلمین سید فیاض حسین نقوی دام عزہ

اور

حجۃ الاسلام والمسلمین سید امیر حسین الحسینی دام عزہ

کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش گفتار مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الْاَئِمَّۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ.

کتاب لکھنا یقیناً ایک مشکل کام ہوتا ہے لیکن اس کتاب کا ترجمہ کرنے کے بعد احساس ہوا ہے کہ کتاب کا ترجمہ کرنا لکھنے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے کیونکہ کتاب لکھنے کے دوران اگر کوئی غلطی یا خامی رہ جائے تو اسے کم علمی تصور کر کے معاف کیا جا سکتا ہے لیکن کتاب کا ترجمہ کرنا اور وہ بھی شیخ صدوق جیسے بزرگ عالم کی کتاب جو کہ امام علیہ السلام کے کلام کا مجموعہ ہو بہت ہی مشکل ہے۔ ساری مشکلات ایک طرف خداوند قدوس کی تائید وحمایت ایک طرف یہ لطف خدا ہی تھا کہ ہم جیسے طالب علم اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اب یہ کامیابی کس حد تک حاصل ہوئی ہے اس کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کر سکیں گے ہم نے جتنی محنت کی ہے اس کا یقین ہے کہ خالق کائنات ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے گا۔

سب سے پہلے میں جناب مولانا سید ظفر حسین نقوی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں ہمارے ساتھ معاونت فرمائی اور جا بجا مشکلات کو حل کرتے رہے اور جناب شیخ امین صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی مجھ پر لازم ہے کہ انہوں نے بلا مبالغہ ہر دوسرے تیسرے روز فون پر رابطہ رکھا اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

خداوند قدوس کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لئے اور ہمارے والدین کے لئے ذخیرہ آخرت قرار دے۔ (آمین)

طالب دعا

مجاہد حسین حرؔ

جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی

باب 31

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی اخبار کا مجموعہ

1 قَالَ الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِّيُّ نَزِيلُ الرَّيِّ قَدَّسَ اللهُ رُوحَهُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام يَقُولُ صَدِيقُ كُلِّ امْرِءٍ عَقْلُهُ وَ عَدُوُّهُ جَهْلُهُ.

ترجمہ

شیخ فقیہ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی نزیل رے قدس اللہ روحہ نے کہا: ا۔ہم سے یہ حدیث ہمارے والد رضی اللہ عنہ اور محمد بن حسن بن احمد بن الولید رضی اللہ عنھما نے بیان کی۔انہوں نے یہ حدیث سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے سنی، انہوں نے یہ حدیث ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے حسن بن جہم سے یہ حدیث سنی، انہوں نے کہا میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ فرمایا کرتے تھے۔

''ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہوتی ہے اور جہالت اس کی دشمن ہوتی ہے''۔

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ الْمُكَتِّبُ رَحِمَهُمُ اللهُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا علیہ السلام يَقُولُ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْمُنْعِمَ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جس نے مخلوق میں سے احسان کرنے والے کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا''۔

3 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا علیہ السلام الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا أَحْسَنَ اسْتَبْشَرَ وَ إِذَا أَسَاءَ اسْتَغْفَرَ وَ الْمُسْلِمُ الَّذِي يَسْلَمُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ

يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

ترجمه

ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے۔ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''مومن وہ ہے جب اس سے بھلائی صادر ہوتو وہ خوشی محسوس کرے اور جب اس سے کوئی برائی صادر ہوتو وہ استغفار کرے۔ اور مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامتی محسوس کریں۔ اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

4 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ الْفَقِيهُ الْمَرْوَزِيُّ بِمَرْوَرُودَ فِي دَارِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الطَّائِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَ مِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ تِسْعِينَ وَ مِائَةٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَكْرٍ الْخُورِيُّ بِنَيْسَابُورَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ الْخُورِيُّ بِنَيْسَابُورَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام وَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُشْنَانِيُّ الرَّازِيُّ الْعَدْلُ بِبَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْفَرَّاءِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُكْرِمُ لِذُرِّيَّتِي وَ الْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ وَ السَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُورِهِمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''میں چار قسم کے لوگوں کی قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔

1۔ میری اولاد کا احترام کرنے والا

2۔ ان کی حاجات پوری کرنے والا

3۔ جب وہ پریشان اور مضطر ہوں تو ان کے امور کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والا

4۔ اپنے دل اور زبان سے ان سے محبت رکھنے والا''۔

5 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ حدثني [حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عليها السلام لَمَّا حَمَلْتُ بِالْحَسَنِ عليه السلام وَ وَلَدْتُهُ جَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا أَسْمَاءُ هَلُمِّي ابْنِي فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فِي خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ فَرَمَى بِهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَ أَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى وَ أَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام بِأَيِّ شَيْءٍ سَمَّيْتَ ابْنِي قَالَ مَا كُنْتُ أَسْبِقُكَ بِاسْمِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ قَدْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أُسَمِّيَهُ حَرْباً فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَ لَا أَنَا أَسْبِقُ بِاسْمِهِ رَبِّي ثُمَّ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ عَلِيٌّ مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ سَمِّ ابْنَكَ هَذَا بِاسْمِ ابْنِ هَارُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَ مَا اسْمُ ابْنِ هَارُونَ قَالَ شَبَّرَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِسَانِي عَرَبِيٌّ قَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام سَمِّهِ الْحَسَنَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَسَمَّاهُ الْحَسَنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ سَابِعِهِ عَقَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ وَ أَعْطَى الْقَابِلَةَ فَخِذاً وَ دِينَاراً ثُمَّ حَلَقَ رَأْسَهُ وَ تَصَدَّقَ بِوَزْنِ الشَّعْرِ وَرِقاً وَ طَلَى رَأْسَهُ بِالْخَلُوقِ ثُمَّ قَالَ يَا أَسْمَاءُ الدَّمُ فِعْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ حَوْلٍ وُلِدَ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَ جَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا أَسْمَاءُ هَلُمِّي ابْنِي فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فِي خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى وَ أَقَامَ فِي الْيُسْرَى وَ وَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ فَبَكَى فَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي مِمَّ بُكَاؤُكَ قَالَ عَلَى ابْنِي هَذَا قُلْتُ إِنَّهُ وُلِدَ السَّاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ مِنْ بَعْدِي لَا أَنَالَهُمُ اللَّهُ شَفَاعَتِي ثُمَّ قَالَ يَا أَسْمَاءُ لَا تُخْبِرِي فَاطِمَةَ بِهَذَا فَإِنَّهَا قَرِيبَةُ عَهْدٍ بِوِلَادَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ أَيَّ شَيْءٍ سَمَّيْتَ ابْنِي هَذَا قَالَ مَا كُنْتُ لِأَسْبِقَكَ بِاسْمِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ قَدْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أُسَمِّيَهُ حَرْباً فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَ لَا أَسْبِقُ بِاسْمِهِ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ عَلِيٌّ مِنْكَ كَهَارُونَ مِنْ مُوسَى سَمِّ ابْنَكَ هَذَا بِاسْمِ ابْنِ هَارُونَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَ مَا اسْمُ ابْنِ هَارُونَ قَالَ شَبِيرٌ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِسَانِي عَرَبِيٌّ قَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام سَمِّهِ الْحُسَيْنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ سَابِعِهِ عَقَّ عَنْهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ وَ أَعْطَى الْقَابِلَةَ فَخِذاً وَ دِينَاراً ثُمَّ حَلَقَ رَأْسَهُ وَ تَصَدَّقَ بِوَزْنِ الشَّعْرِ وَرِقاً وَ طَلَى رَأْسَهُ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ يَا أَسْمَاءُ الدَّمُ فِعْلُ الْجَاهِلِيَّةِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے اسماء بنت عمیسؓ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: ''جب

حسن علیہ السلام میرے شکم میں آئے اور میں نے انہیں جنم دیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اسماء! میرا فرزند میرے حوالے کرو۔

اسماء کہتی ہیں کہ میں نے حسن علیہ السلام کو اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کیا اور اس وقت امام حسن علیہ السلام زرد قسم کے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زرد کپڑا اتار کر پھینک دیا اور امام حسن علیہ السلام کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: آپؑ نے میرے فرزند کا کیا نام رکھا؟

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! میں آپؐ پر سبقت نہیں کر سکتا ویسے میں چاہتا تھا کہ نومولود فرزند کا نام حرب رکھوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر میں بھی اس کے نام کے لئے اپنے خدا پر سبقت نہیں کروں گا۔

اتنے میں جبریلؑ نازل ہوئے اور کہا: محمدؐ! علی الاعلیٰ آپؐ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے۔

علیؑ کو آپؐ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے حاصل تھی اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے آپؐ اس نومولود فرزند کا نام ہارونؑ کے فرزند کے نام پر رکھیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہارونؑ کے فرزند کا کیا نام تھا؟

جبریل نے عرض کی: ہارونؑ کے فرزند کا نام شبر تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری زبان عربی ہے۔

جبریلؑ نے کہا: آپؐ اس کا نام حسن رکھیں۔

اسماء کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام حسنؑ رکھا۔ جب امام حسنؑ کی ولادت کو سات دن گزرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو موٹے تازے گوسفند عقیقہ میں ذبح کیے اور دایہ کو آپؐ نے ایک ران اور ایک دینار دیا۔ پھر آپؐ نے امام حسن علیہ السلام کا سر منڈوایا اور بالوں کے وزن کے مطابق چاندی بطور صدقہ دی اور بچے کے سر پر ''خلوق'' لگائی اور فرمایا، اسماء! خون لگانا فعل جاہلیت ہے۔

اسماء کہتی ہیں کہ ایک سال بعد امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: میرا فرزند مجھے دے دو۔

میں حسینؑ کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر لائی۔ آپؐ نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر حسینؑ کو گود میں لٹا کر روئے۔

اسماء کہتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں روتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: میں اپنے اس فرزند پر روتا ہوں۔

میں نے کہا: مگر یہ بچہ تو ابھی پیدا ہوا ہے (اس میں بھلا رونے کی کیا حکمت ہے؟)

آپ نے فرمایا: میرے بعد ایک باغی گروہ اسے قتل کرے گا خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

پھر آپ نے فرمایا: اسماء! فاطمہ (س) کو اس کی خبر نہ دینا کیونکہ وہ تازہ زچگی سے فارغ ہوئی ہے۔

پھر آپ نے علیؑ سے فرمایا: آپ نے میرے اس فرزند کا کیا نام رکھا؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یارسول اللہ! میں نام کے لئے آپ پر سبقت نہیں کرسکتا ویسے میرا ارادہ تھا کہ اس نومولود فرزند کا نام حرب رکھوں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نام کے لئے میں بھی اپنے خدا پر سبقت نہیں کروں گا۔

اتنے میں جبریل امینؑ نازل ہوئے اور کہا: محمدؐ! علی الاعلیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے۔ علیؑ کو آپ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی آپ اپنے نومولود فرزند کا نام ہارونؑ کے فرزند کے نام پر رکھیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہارونؑ کے فرزند کا کیا نام تھا؟

جبریل امینؑ نے کہا: ہارونؑ کے فرزند کا نام شبیر تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مگر میری زبان عربی ہے۔

جبریل امینؑ نے کہا: آپ اپنے فرزند کا نام حسینؑ رکھیں۔

ساتویں دن آپ نے دو موٹے گوسفند عقیقہ میں ذبح فرمائے اور دایہ کو ایک ران اور ایک دینار عطا فرمایا۔ پھر آپ نے امام حسینؑ کا سر منڈوایا اور بالوں کے وزن کے مطابق چاندی تصدق فرمائی اور امام حسینؑ کے سر پر "خلوق" کا لیپ کیا اور فرمایا۔ اسماء! خون لگانا رسمِ جاہلیت ہے۔

6 وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَعَهَا ثِيَابٌ مَصْبُوغَةٌ بِالدَّمِ فَتَعَلَّقُ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَتَقُولُ يَا عَدْلُ احْكُمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَحْكُمُ اللهُ تَعَالَى لِابْنَتِي وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَغْضَبُ بِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَ يَرْضَى لِرِضَاهَا.

ترجمہ

اسی اسناد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ روزِ قیامت میری بیٹی فاطمہؑ میدان محشر میں آئیں گی اس حال

میں کہ ایک خون بھرا کرتہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ عرش کے پایے کو پکڑ کر بارگاہ خدا میں دست سوال کریں گی خداوندا عدل قائم کر میرے اور میرے بیٹے کا قاتلوں کے درمیان۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس میری بیٹی کی فریاد کو سنے گا اور خداوند قدوس اس پر غضب ناک ہوگا جس سے فاطمہؑ غضب ناک ہوں اور اس سے راضی ہوگا جس سے فاطمہؑ راضی ہوں گی۔

7 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَخَذَ جَبْرَئِيلُ بِيَدِي وَ أَقْعَدَنِي عَلَى دُرْنُوكٍ مِنْ دَرَانِيكِ الْجَنَّةِ ثُمَّ نَاوَلَنِي سَفَرْجَلَةً فَأَنَا أقبلها أُقَلِّبُهَا إِذَا انْفَلَقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْهَا جَارِيَةٌ حَوْرَاءُ لَمْ أَرَ أَحْسَنَ مِنْهَا فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الرَّاضِيَةُ الْمَرْضِيَّةُ خَلَقَنِي الْجَبَّارُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ أَسْفَلِي مِنْ مِسْكٍ وَ وَسَطِي مِنْ كَافُورٍ وَ أَعْلَايَ مِنْ عَنْبَرٍ وَ عَجَنَنِي مِنْ مَاءِ الْحَيَوَانِ وَ قَالَ لِيَ الْجَبَّارُ كُونِي فَكُنْتُ خَلَقَنِي لِأَخِيكَ وَ ابْنِ عَمِّكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام.

ترجمه

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا: ''شب معراج جبریل امین نے مجھے جنت کے ایک قالین پر بٹھایا اور پھر انہوں نے مجھے ایک بہی دی۔ میں اس بہی کو اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ رہا تھا کہ وہ پھٹ گئی اور اس سے ایک خوبصورت نوخیز لڑکی برآمد ہوئی جس سے زیادہ حسین چہرہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا:

میں نے پوچھا: تم کون ہو؟

اس نے کہا: میں راضیہ مرضیہ ہوں۔ جبار نے میرے جسم کو تین طرح سے بنایا۔ میرے جسم کے نچلے حصہ کو مسک سے بنایا اور میرے درمیانی حصہ کو کافور سے بنایا اور میرے اوپر والے دھڑ کو عنبر سے پیدا کیا اور آبِ حیات سے میرا خمیر اٹھایا۔ پھر خدا نے مجھ سے کہا۔ ہو جا۔ میں بن گئی۔ اللہ نے مجھے آپ کے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالبؑ کے لئے پیدا کیا ہے''۔

8 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَلَدُ رَيْحَانَةٌ وَ رَيْحَانَتَايَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ.

ترجمه

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''فرزند پھول ہوتا ہے اور حسنؑ و حسینؑ میرے پھول ہیں''۔

9 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ إِنَّكَ لَتَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ وَ تَدْخُلُهَا بِلَا حِسَابٍ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: علیؑ! تم جنت ودوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ گے اور حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو گے''۔

10 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زُجَّ فِي النَّارِ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''تمہارے درمیان میرے اہل بیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ جیسی ہے جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہ گیا اسے تیزی سے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''۔

11 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ وَ غَضَبُ رَسُولِهِ عَلَى مَنْ أَهْرَقَ دَمِي وَ آذَانِي فِي عِتْرَتِي.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''خدا اور اس کے رسولؐ کا غضب اس پر سخت ہوگا جو میرا خون بہائے گا اور مجھے میری عترت کے متعلق اذیت پہنچائے گا''۔

12 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَانِي مَلَكٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ فَزَوِّجْهَا مِنْهُ وَ قَدْ أَمَرْتُ شَجَرَةَ طُوبَى أَنْ تَحْمِلَ الدُّرَّ وَ الْيَاقُوتَ وَ الْمَرْجَانَ وَ إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ قَدْ فَرِحُوا بِذَلِكَ وَ سَيُولَدُ مِنْهُمَا وَلَدَانِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ بِهِمَا تَتَزَيَّنُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَأَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ خَيْرُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔محمدؐ! اللہ آپؐ پر درود و سلام بھیجتا ہے اور آپؐ کو پیغام دیتا ہے۔

میں نے فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے کر دیا ہے آپؐ بھی ان کا عقد علیؑ سے کر دیں۔اور میں نے اس کا عقد کی خوشی میں شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ دُر اور یاقوت و مرجان نچھاور کرے۔اس عقد سے اہل آسمان خوش ہیں اور عنقریب ان سے دو فرزند پیدا ہوں گے جو جوانان جنت کے سردار ہوں گے اور اہل جنت ان سے زینت حاصل کریں گے۔محمدؐ! آپؐ کو بشارت ہو آپؐ اولین و آخرین سے بہتر ہیں''۔

13 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِتَّةٌ مِنَ الْمُرُوءَةِ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا فِي الْحَضَرِ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا فِي السَّفَرِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الْحَضَرِ فَتِلَاوَةُ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِمَارَةُ مَسَاجِدِ اللهِ وَ اتِّخَاذُ الْإِخْوَانِ فِي اللهِ وَ أَمَّا الَّتِي فِي السَّفَرِ فَبَذْلُ الزَّادِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْمِزَاحُ فِي غَيْرِ الْمَعَاصِي.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''چھ چیزیں جواں مردی میں شامل ہیں ان میں سے تین کا تعلق حضر سے ہے اور تین کا تعلق سفر سے ہے۔ جن کا تعلق حضر سے ہے۔ وہ یہ ہیں۔

1۔ کتاب اللہ کی تلاوت

2۔ مساجد کو آباد رکھنا

۳۔ خدا کے لئے بھائی مقرر کرنا

اور جن تین کا تعلق سفر سے ہے وہ یہ ہیں۔

1۔ زادراہ خرچ کرنا

2۔ حسن اخلاق

3۔ ایسا مزاح جس میں خدا کی نافرمانی نہ ہو''۔

14 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي.

ترجمه

رسول خدا ﷺ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں اور میرے اہل بیتؑ میری امت کے لئے باعث امان ہے''۔

15 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلَى خَاتَمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام مَكْتُوبٌ ظَنِّي بِاللهِ حَسَنٌ وَ بِالنَّبِيِّ الْمُؤْتَمَنِ وَ بِالْوَصِيِّ ذِي الْمِنَنِ وَ بِالْحُسَيْنِ وَ الْحَسَنِ.

ترجمه

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ''امام محمد باقر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش یہ تھا۔

16 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ قَالَ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَقْضِي لِأَخِيهِ الْحَاجَةَ ثُمَّ يَقْبَلُ هَدِيَّتَهُ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام کے متعلق منقول ہے کہ ان سے "اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ"[1] ۔سود کے کھانے والے کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ''اس سے وہ شخص مراد ہے جو اپنی بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے پھر اس سے ہدیہ قبول کرتا ہے''۔

17 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''ایمان زبان سے اقرار اور دل سے معرفت اور اعضاء سے عمل کرنے کے مجموعہ کا نام ہے''۔

18 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ مَا تُنْصِفُنِي أَتَحَبَّبُ إِلَيْكَ بِالنِّعَمِ وَ تَتَمَقَّتُ إِلَيَّ بِالْمَعَاصِي خَيْرِي إِلَيْكَ مُنْزَلٌ وَ شَرُّكَ إِلَيَّ صَاعِدٌ وَ لَا يَزَالُ مَلَكٌ كَرِيمٌ يَأْتِينِي عَنْكَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بِعَمَلٍ قَبِيحٍ مِنْكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ سَمِعْتَ وَصْفَكَ مِنْ غَيْرِكَ وَ أَنْتَ لَا تَعْلَمُ مَنِ الْمَوْصُوفُ لَسَارَعْتَ إِلَى مَقْتِهِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ''فرزند آدم! میں تم پر نعمتیں نازل کر کے تمہاری محبت چاہتا ہوں اور تم نافرمانیاں کر کے میری ناراضگی چاہتے ہو۔میری طرف سے تم پر خیر کا نزول ہوتا ہے اور تمہاری طرف سے تمہارا شر میری طرف بلند ہوتا ہے اور ہمیشہ معزز فرشتہ شب و روز تمہارے برے عمل لے کر میرے پاس آتا رہتا ہے۔

فرزند آدم! اگر تم اپنے اوصاف واطوار کسی غیر کی زبان سے سنو اور تمہیں یہ پتہ نہ ہو کہ اس سے مراد کون ہے تو تم بہت جلدی سے اس کے ساتھ بغض رکھو گے''۔

19 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْتِنُوا أَوْلَادَكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنَّهُ أَطْهَرُ وَ أَسْرَعُ لِنَبَاتِ اللَّحْمِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''بچوں کی پیدائش کے ساتویں دن ان کا ختنہ کراؤ کیونکہ وہ

[1] المائدہ۔۴۲

پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور اس سے بچے کا گوشت جلد پیدا ہوتا ہے''۔

20 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَ غَزْوٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَ حَجٌّ مَبْرُورٌ وَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَ رَجُلٌ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ أَمِيرٌ مُتَسَلِّطٌ لَمْ يَعْدِلْ وَ ذُو ثَرْوَةٍ مِنَ الْمَالِ لَمْ يُعْطِ الْمَالَ حَقَّهُ وَ فَقِيرٌ فَخُورٌ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک افضل ترین عمل یہ ہیں۔

1۔ایسا ایمان جس میں شک نہ

2۔ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو

3۔مقبول حج

اور سب سے پہلے جنت میں یہ لوگ جائیں گے۔

1۔راہ خدا میں قتل ہونے والا

2۔وہ مملوک غلام جو اپنے رب کی عبادت احسن انداز سے بجالائے اور اپنے مالک سے خیرخواہی کرے

3۔باعفت صاحبِ اہل وعیال

اور سب سے پہلے دوزخ میں یہ جائیں گے۔

1۔وہ حاکم جو بزور لوگوں پر مسلط ہو جائے اور عدل نہ کرے

2۔وہ دولت مند جو دولت کا حقوق ادا نہ کرے

3۔فخر کرنے والا غریب''۔

21 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَعِراً مِنَ الْمُؤْمِنِ مَا حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِذَا ضَيَّعَهُنَّ تَجَرَّأَ عَلَيْهِ وَ أَوْقَعَهُ فِي الْعَظَائِمِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''جب تک مومن نماز پنجگانہ کی محافظت کرتا رہتا ہے تو شیطان اس سے خوف زدہ رہتا ہے اور جب وہ نمازوں کو ضائع کر دیتا ہے تو شیطان اس پر جرات حاصل کر لیتا ہے اور اسے گناہان کبیرہ میں ڈال دیتا ہے''۔

22 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فَلَهُ عِنْدَ اللهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''جس نے فرض ادا کیا تو اللہ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے''۔

23 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِلْمُ خَزَائِنُ وَ مَفَاتِيحُهُ السُّؤَالُ فَاسْأَلُوا يَرْحَمُكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ فِيهِ أَرْبَعَةٌ السَّائِلُ وَ الْمُعَلِّمُ وَ الْمُسْتَمِعُ وَ الْمُجِيبُ لَهُ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''علم کئی خزانوں پر مشتمل ہوتا ہے اوران خزانوں کی چابی سوال ہے۔سوال کرو خدا تم پر رحم کرے۔علم کے متعلق چار افراد کو اجر ملتا ہے۔

1۔سوال کرنے والا　　2۔تعلیم دینے والا

3۔توجہ سے سننے والا　　4۔جس کے لئے جواب دیا جائے''۔

24 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ رَجُلًا يُدْخَلُ عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ وَ لَا يُقَاتِلُ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص سے بغض رکھتا ہے جس کے گھر میں کوئی داخل ہوجائے اور وہ اس سے جنگ نہ کرے''۔

25 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا تَحَابُّوا وَ تَهَادَوْا وَ أَدَّوُا الْأَمَانَةَ وَ اجْتَنَبُوا الْحَرَامَ وَ وَقَّرُوا الضَّيْفَ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوُا الزَّكَاةَ* فَإِذَا لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ ابْتُلُوا بِالْقَحْطِ وَ السِّنِينَ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''میری امت اس وقت تک اچھائی سے رہے گی جب تک میری امت کے افراد ایک دوسرے سے محبت کرتے رہیں گے اور ایک دوسرے کو ہدیے دیتے رہیں گے اور امانت ادا کرتے رہیں گے اور حرام سے پرہیز کرتے رہیں گے اور مہمان کا احترام کرتے رہیں گے اور نماز قائم کرتے رہیں گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے اور جب میری امت ان کاموں کو ترک کردے گی تو وہ قحط اور خشک سالی میں مبتلا ہوجائے گی''۔

26 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِماً أَوْ ضَرَّهُ أَوْ مَاكَرَهُ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے مسلمان کو دھوکہ دیا یا اسے نقصان پہنچایا یا اس سے فریب کیا''۔

27 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ لَا يَغُرَّنَّكَ ذَنْبُ النَّاسِ عَنْ ذَنْبِكَ وَلَا نِعْمَةُ النَّاسِ عَنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكَ وَلَا تُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَ أَنْتَ تَرْجُوهَا لِنَفْسِكَ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''فرزند آدم! لوگوں کے گناہوں کو دیکھ کر اپنے گناہوں کے متعلق دھوکے میں نہ آنا۔لوگوں کی نعمتیں اپنے اوپر دیکھ کر خدا کی نعمتوں کو فراموش نہ کرنا۔اور خود رحمت کی امید رکھ کر لوگوں کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرنا''۔

28 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ أَخَافُهُنَّ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَ مَضَلَّاتُ الْفِتَنِ وَ شَهْوَةُ الْبَطْنِ وَ الْفَرْجِ

ترجمہ

رسولؐ خدا سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا: ''مجھے اپنے بعد اپنی امت کے متعلق تین باتوں کا خوف ہے۔

1۔معرفت کے بعد گمراہی

2۔گمراہ کرنے والے فتنے

3۔شکم اور فرج کی شہوت''۔

29 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص إِذَا سَمَّيْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّداً فَأَكْرِمُوا وَ أَوْسِعُوا لَهُ فِي الْمَجَالِسِ وَ لَا تُقَبِّحُوا لَهُ وَجْهاً.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''جب تم اپنے فرزند کا نام محمد رکھو تو اس کا احترام کرو اور مجلس میں اسے کشادہ جگہ دو اور اسے کبھی روسیاہ نہ کہو''۔

30 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ كَانَتْ لَهُمْ مَشُورَةٌ فَحَضَرَ مَعَهُمْ مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ وَ أَحْمَدُ فَأَدْخَلُوهُ فِي مَشُورَتِهِمْ إِلَّا خُيِّرَ لَهُمْ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب کوئی گروہ کسی بات پر مشورہ کیلئے جمع ہو تو ان میں ایسا شخص آجائے جس کا نام محمد یا احمد ہو اور وہ لوگ اسے مشورہ میں شامل کر لیں تو انہیں بھلائی نصیب ہوگی''۔

31 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مَائِدَةٍ وُضِعَتْ وَ حَضَرَ عَلَيْهَا مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدٌ إِلَّا قُدِّسَ ذَلِكَ الْمَنْزِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جس دسترخوان پر محمد یا احمد نامی شخص موجود ہو تو وہ گھر ایک دن میں دو مرتبہ پاک و پاکیزہ قرار دیا جائے گا''۔

32 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَ قَدْ أُمِرْنَا بِإِسْبَاغِ الطَّهُورِ وَ أَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَاراً عَلَى عَتِيقَةٍ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''ہم ایسے خاندان سے ہیں جس کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور ہمیں کامل وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم گدھے کی اعلیٰ نسل کی گھوڑی سے جفتی نہ کرائیں''

33 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَمَثَلِ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ عِنْدَ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ مُؤْمِنٍ تَائِبٍ أَوْ مُؤْمِنَةٍ تَائِبَةٍ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''مومن کا مقام خدا کے ہاں ملک مقرب کے مقام کے برابر ہے بلکہ مومن کا درجہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ خدا کو تائب مومن اور تائب مومنہ سے زیادہ پسند اور کوئی نہیں ہے''۔

34 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَ حَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَ وَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ فَهُوَ مِمَّنْ كَمَلَتْ مُرُوَّتُهُ وَ ظَهَرَتْ عَدَالَتُهُ وَ وَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ وَ حَرُمَتْ غِيبَتُهُ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو لوگوں کا حاکم بنا اور اس نے ان پر ظلم نہ کیا اور لوگوں سے

بات کی تو ان سے جھوٹ نہ بولا اور لوگوں سے وعدہ کیا اور وعدہ خلافی نہ کی تو ایسا شخص ان میں سے ہے جن کی مردانگی کامل، عدالت واضح، جس کی اخوت واجب اور غیبت حرام ہے''۔

حضرت علی علیہ السلام کے لیے پانچ دعائیں

35 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِيكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي أَمَّا أَوَّلُهَا فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَ أَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِي وَ أَنْتَ مَعِي فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يقضى [يَقِفَنِي عِنْدَ كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ أَنْتَ مَعِي فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ تَكُونَ حَامِلَ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ اللهِ الْأَكْبَرُ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ الْمُفْلِحُونَ هُمُ الْفَائِزُونَ بِالْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ تَسْقِيَ أُمَّتِي مِنْ حَوْضِي بِيَدِكَ فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يَجْعَلَكَ قَائِدَ أُمَّتِي إِلَى الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِذَلِكَ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''یاعلیؑ! میں نے تمہارے متعلق اپنے رب سے پانچ باتوں کا سوال کیا، اللہ نے مجھے وہ عطا فرمائیں۔

1۔ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے میری قبر شگافتہ ہو اور جب میں اپنے سر کی مٹی جھاڑتا ہوا باہر آؤں تو اس وقت تم میرے ساتھ ہو۔ اللہ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔

2۔ میں نے اللہ سے دعا مانگی کہ میزان کے وقت تم میرے ساتھ رہو۔ اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔

3۔ میں نے اللہ سے دعا مانگی کہ وہ میرے لواء الحمد کا اٹھانے والا تمہیں بنائے اور وہ خدا کا دیا ہوا بہت بڑا پرچم ہے جس پر لکھا ہوگا''کامیاب وہ ہیں جو جنت حاصل کرنے والے ہیں'' اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔

4۔ میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ میرے حوض کا ساقی تمہیں مقرر کرے اور میری امت تمہارے ہاتھ سے سیراب ہو۔ تو اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔

5۔ میں نے اللہ سے دعا مانگی کہ وہ تمہیں جنت کے لیے میری امت کا سالار مقرر کرے۔ اللہ نے میری یہ درخواست بھی قبول فرمائی۔

خدا کی حمد ہے جس نے مجھ پر احسان کیا''۔

36 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَانِي مَلَكٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَ جَلَّ

يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتُ لَكَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَباً قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ يَا رَبِّ أَشْبَعُ يَوْماً فَأَحْمَدُكَ وَ أَجُوعُ يَوْماً فَأَسْأَلُكَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور مجھ سے کہا: محمدؐ! آپؐ کا رب آپؐ پر درود وسلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے۔اگر آپؐ پسند فرمائیں تو میں آپؐ کے لیے مکہ کے پتھروں کو سونا بنادوں۔

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کی: پروردگار! میں ایک دن سیر ہوکر تیری حمد اور ایک دن بھوکا رہ کر تجھ سے سوال کرنا چاہتا ہوں''۔

37 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتَ أَنْتَ وَ وُلْدُكَ عَلَى خَيْلٍ بُلْقٍ مُتَوَّجِينَ بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ فَيَأْمُرُ اللهُ بِكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''علیؑ! جب قیامت کا دن ہوگا تو تم اور تمہاری اولاد سفید رنگ کے گھوڑوں

پر سوار ہوکر آئیں گی اور تم اور تمہاری اولاد نے دُر اور یاقوت کے تاج پہن رکھے ہوں گے۔اللہ تمہیں جنت میں جانے کا حکم دے گا اور باقی لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔

مقامِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

38 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ وَ عَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ وَ قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ فَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا ثُمَّ تُكْسَى أَيْضاً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ أَلْفَ حُلَّةٍ مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ حُلَّةٍ بِخَطٍّ أَخْضَرَ أَدْخِلُوا بِنْتَ مُحَمَّدٍ الْجَنَّةَ عَلَى أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ أَحْسَنِ كَرَامَةٍ وَ أَحْسَنِ مَنْظَرٍ فَتُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ فَيُوَكَّلُ بِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ جَارِيَةٍ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''قیامت کے دن میری دختر فاطمہؑ عرصہ محشر میں لائی جائے گی انہوں نے ایسی پوشاکِ کرامت پہن رکھی ہوگی جن کا خمیر آبِ حیات سے اٹھایا گیا ہوگا۔مخلوقات ان کی طرف دیکھ کر تعجب کرے گی۔پھر انہیں جنت کی ایک ہزار پوشاکیں پہنائی جائیں گی اور ہر پوشاک پر سبز خط سے یہ عبارت تحریر ہوگی۔

''بنت محمد (س) کو بہترین صورت اور بہترین کرامت اور بہترین منظر کے ساتھ جنت میں داخل کرو''۔

سیدہ بتولؑ یوں آراستہ پیراستہ ہوکر جنت میں داخل ہوں گی جیسا کہ دلہن کو آراستہ کیا جاتا ہے ان کے ساتھ ستر ہزار کنیزیں مؤکل ہوں گی''۔

39 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نُودِيتُ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْأَبُ أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ وَ نِعْمَ الْأَخُ أَخُوكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''قیامت کے دن عرش کے درمیان سے مجھے یہ ندا دی جائے گی

محمدؐ! ابراہیم خلیلؑ اللہ آپؐ کے بہترین والد ہیں اور علی بن ابی طالبؑ آپؐ کے بہترین بھائی ہیں''۔

حدیث ثقلین

40 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ وَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَ عِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِّي فِيهِمَا.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''مجھے بلایا جائے گا میں لبیک کہوں گا اور میں تمہارے درمیان دوگراں قدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔

1۔ اللہ کی کتاب آسمان سے زمین پر لٹکی ہوئی رسی ہے۔

2۔ اور میری عترت اہل بیتؑ۔

دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک روا رکھتے ہو''۔

41 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَإِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ فِي الْجَنَّةِ لَا مَحَالَةَ وَ إِيَّاكُمْ وَ سُوءَ الْخُلُقِ فَإِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ فِي النَّارِ لَا مَحَالَةَ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تمہیں حسن خلق اپنانا چاہیے کیونکہ حسن خلق لازمی طور پر جنت میں ہوگا

اور تمہیں بدخلقی سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ بدخلقی لازمی طور پر دوزخ میں ہوگی''۔

42 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوقَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لا إِلهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ ...لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ... يُحْيِي وَ يُمِيتُ* وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ* أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی پوری مخلوق کی مقدار کے برابر اجر عطا فرمائے گا۔ دعا یہ ہے۔

کلمہ توحید کا ثواب

43 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَمُوداً مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ رَأْسُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ أَسْفَلُهُ عَلَى ظَهْرِ الْحُوتِ فِي الْأَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلَى فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ وَ تَحَرَّكَ الْعَمُودُ وَ تَحَرَّكَ الْحُوتُ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اسْكُنْ يَا عَرْشِي فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْكُنُ وَ أَنْتَ لَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِهَا فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اشْهَدُوا سُكَّانَ سَمَاوَاتِي أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِهَا.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سرخ یاقوت کا ایک ستون پیدا کیا ہے جس کا سرا عرش کے نیچے ہے اور جس کا نچلا حصہ ساتویں زمین کے نیچے مچھلی کی پشت پر ہے اور جب کوئی بندہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہتا ہے تو عرش کانپنے لگ جاتا ہے اور وہ ستون حرکت میں آ جاتا ہے اور مچھلی بھی حرکت میں آ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے عرش! سکون میں آ۔

عرش کہتا ہے: پروردگار! میں سکون میں آؤں تو بھلا کیسے۔ کیونکہ ابھی تک تو نے اس جملہ کہنے والے کی مغفرت نہیں کی ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے آسمانوں کے رہنے والو! گواہ رہو میں نے کلمہ توحید کہنے والے کی مغفرت کر دی ہے''۔

44 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدَّرَ الْمَقَادِيرَ وَ دَبَّرَ التَّدَابِيرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَلْفَيْ عَامٍ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال قبل تقدیر کا فیصلہ کر دیا اور تدابیر کو مقرر کر دیا تھا''۔

45 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُدْعَى بِالْعَبْدِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ يُسْأَلُ عَنْهُ الصَّلَاةُ فَإِنْ جَاءَ بِهَا تَامَّةً وَ إِلَّا زُخَّ بِهِ فِي النَّارِ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا اور بندہ پیش کیا جائے گا تو سب سے پہلے اس سے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا اگر وہ مکمل نماز لے کر آیا ہوگا تو بہتر ورنہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''۔

46 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُضَيِّعُوا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّ مَنْ ضَيَّعَ صَلَاتَهُ حُشِرَ مَعَ قَارُونَ وَ هَامَانَ وَ كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ النَّارَ مَعَ الْمُنَافِقِينَ فَالْوَيْلُ لِمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَى صَلَاتِهِ وَ أَدَاءِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''تم اپنی نمازیں برباد نہ کرو۔جس نے اپنی نماز کو ضائع کیا تو وہ قارون اور ہامان کے ساتھ محشور ہوگا اور اللہ پر حق ہوگا کہ اسے منافقین کے ساتھ دوزخ میں ڈال دے۔لہٰذا ہلاکت ہے اس کے لیے جو اپنی نماز کی محافظت نہ کرے اور اپنے نبیؐ کی سنت کو ادا نہ کرے''۔

47 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَ. فَقَالَ يَا رَبِّ اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى إِنَّكَ لَا تَصِلُ إِلَى ذَلِكَ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ اسے امت محمدؐ سے بنائے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی تھی کہ تم وہاں تک نہیں پہنچ پاؤ گے''۔

48 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ رَجُلًا قَاعِداً رِجْلٌ لَهُ فِي الْمَشْرِقِ وَ رِجْلٌ لَهُ فِي الْمَغْرِبِ وَ بِيَدِهِ لَوْحٌ يَنْظُرُ فِيهِ وَ يُحَرِّكُ رَأْسَهُ فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جس رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے تیسرے آسمان پر ایک مرد کو بیٹھا ہوا دیکھا جس کا ایک پاؤں مشرق اور ایک پاؤں مغرب میں تھا اور اس کے سامنے ایک تختی رکھی تھی جسے وہ دیکھ رہا تھا اور اپنے سر کو حرکت دے رہا تھا۔میں نے جبریلؑ سے پوچھا۔یہ کون ہے؟

جبریلؑ نے کہا۔یہ ملک الموت ہے''۔

49 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ سَخَّرَ لِيَ الْبُرَاقَ وَ هِيَ دَابَّةٌ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ لَيْسَتْ بِالْقَصِيرِ وَ لَا بِالطَّوِيلِ فَلَوْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَذِنَ لَهَا لَجَالَتِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ فِي جَرْيَةٍ وَاحِدَةٍ وَ هِيَ أَحْسَنُ الدَّوَابِّ لَوْناً.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے براق مسخر کیا اور وہ جنت کے جانوروں میں سے ایک جانور ہے۔جو نہ تو چھوٹا ہے اور نہ ہی بہت لمبا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اسے اجازت دیتا تو وہ دنیا و آخرت کو ایک ہی زقند میں پار کر لیتا اور تمام جانوروں سے اس کا رنگ بہت خوبصورت ہے''۔

50 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَلَكِ الْمَوْتِ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ ارْتِفَاعِي فِي عُلُوِّي لَأُذِيقَنَّكَ طَعْمَ الْمَوْتِ كَمَا أَذَقْتَ عِبَادِي.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرمائے گا

ملک الموت! مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بلندی کی قسم! میں تمہیں ضرور بالضرور موت کا ذائقہ چکھاؤں گا جیسا کہ تم نے میری امت کو موت کا ذائقہ چکھایا ہے''۔

51 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَ إِنَّهُمْ مَيِّتُونَ قُلْتُ يَا رَبِّ أَ تَمُوتُ الْخَلَائِقُ كُلُّهُمْ وَ يَبْقَى الْأَنْبِيَاءُ فَنَزَلَتْ كُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنا تُرْجَعُونَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''پیغمبرؐ! آپ کو بھی موت آنے والی ہے اور یہ سب مرجانے والے ہیں''۔[1] ۔نازل ہوئی تو میں نے کہا: پروردگار! کیا تمام مخلوق مرجائے گی اور انبیاء باقی رہ جائیں گے؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی

''ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری طرف پلٹائے جاؤ گے''۔[2]

52 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْتَارُوا الْجَنَّةَ عَلَى النَّارِ وَ لا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ فَتُقْذَفُوا فِي النَّارِ مُنَكَّبِينَ خالِدِينَ فِيها أَبَداً*

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جنت کو دوزخ پر اختیار کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو ورنہ تمہیں دوزخ میں اوندھے منہ گرادیا جائے گا جہاں تم ہمیشہ کے لئے رہو گے''۔

53 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ مِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے چار افراد علیؑ، سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقداد بن اسودؓ کی محبت کا حکم دیا ہے''۔

54 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يَنْقَلِبُ جَنَاحُ طَائِرٍ فِي الْهَوَاءِ إِلَّا وَ عِنْدَنَا فِيهِ عِلْمٌ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''ہوا میں کسی بھی پرندے کا پَر بھی ادھر ادھر نہیں ہوتا مگر یہ کہ ہمارے پاس اس کا علم ہوتا ہے''۔

مقامِ بتول سلام اللہ علیہا و حسنین علیہما السلام

55 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ يَا مَعْشَرَ

---

[1] الزمر۔۳۰

[2] العنکبوت۔۵۷

الْخَلَائِقِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا۔ اے گروہ خلائق! اپنی نگاہوں کو جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد علیہا السلام گزر جائیں''۔

56 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان دونوں کے والد ان سے بہتر ہیں''۔

57 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَجَلَّى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ فَيُوقِفُهُ عَلَى ذُنُوبِهِ ذَنْباً ذَنْباً ثُمَّ يَغْفِرُ اللهُ لَهُ لَا يُطْلِعُ اللهُ عَلَى ذَلِكَ مَلَكاً مُقَرَّباً وَ لَا نَبِيّاً مُرْسَلًا وَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَقِفَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ثُمَّ يَقُولُ لِسَيِّئَاتِهِ كُونِي حَسَنَاتٍ.

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله معنى قوله تجلى الله لعبده أي ظهر له آية من آياته يعلم بها أن الله يخاطبه.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ اپنے بندہ مومن کے لئے تجلی فرمائے گا اور اسے اس کا ایک ایک گناہ یاد کرائے گا۔ پھر اللہ اسے معاف کر دے گا اور اس کے گناہوں کی کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو خبر نہ دے گا اور اس کی تمام غلطیوں کو چھپا دے گا جن کے اظہار کو وہ پسند نہیں کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں سے فرمائے گا تم نیکیوں میں تبدیل ہو جاؤ''۔

مصنف کتاب ہذا رحمۃ اللہ عرض پرداز ہیں ''تَجَلَّى اللهُ لِعَبْدِهِ'' کا مفہوم یہ ہے کہ اپنی نشانیوں میں سے کوئی نشانی اس کے لئے ظاہر کرے گا جس سے اسے معلوم ہوگا کہ اس سے خدا خطاب کر رہا ہے۔

58 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَذَلَّ مُؤْمِناً أَوْ حَقَّرَهُ لِفَقْرِهِ أَوْ قِلَّةِ ذَاتِ يَدِهِ شَهَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَفْضَحُهُ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کو ذلیل تصور کرے یا اس کی غربت و اخلاص

کی تحقیر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ظاہر کرے گا پھر اسے رسوا کرے گا''۔

59 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''ابتدا سے لے کر قیامت تک جہاں بھی کوئی مومن ہوگا تو اس کے ساتھ اسے اذیت دینے والا ہمسایہ ضرور ہوگا''۔

60 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ غَافِرُ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا مَنْ أَحْدَثَ دِيناً أَوْ غَصَبَ أَجِيراً أَجْرَهُ أَوْ رجل ا رَجُلًا بَاعَ حُرّاً.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کردے گا لیکن جس نے نیا دین بنایا یا جس نے کسی مزدور کی مزدوری غصب کی یا جس نے کسی آزاد شخص کو فروخت کیا، انہیں خدا معاف نہیں کرے گا''۔

61 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمامِهِمْ قَالَ يُدْعَى كُلُّ قَوْمٍ بِإِمَامِ زَمَانِهِمْ وَ كِتَابِ رَبِّهِمْ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِمْ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ نے ''يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ'' (بنی اسرائیل۔۷۱) ''اس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ پکاریں گے'' کے متعلق فرمایا:۔''ہر قوم کو اپنے زمانے کے امام اور اپنے رب کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت کے نام سے پکارا جائے گا''۔

62 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُعْرَفُ فِي السَّمَاءِ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ أَهْلَهُ وَ وَلَدَهُ وَ إِنَّهُ لَأَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''آسمان میں مومن کو ایسے جانا پہچانا جاتا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے اہل وعیال کو جانتا پہچانتا ہے اور ایک مومن خدا کو ملک مقرب سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔''

63 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَهَتَ مُؤْمِناً أَوْ مُؤْمِنَةً أَوْ قَالَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ أَقَامَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى تَلٍّ مِنْ نَارٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَهُ فِيهِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جو کسی مومن مرد یا مومن عورت پر بہتان تراشے یا ان کے متعلق ایسی بات کرے جوان میں موجود نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن دوزخ کے ایک ٹیلے پر کھڑا کرے گا۔ یہاں تک کہ جو اس نے مومن کے متعلق کہا ہو اس سے باہر نکلے۔

64 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ هُوَ يَقُولُ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ* وَ يُؤْمِنُونَ بِكَ وَ بِأَهْلِ بَيْتِكَ بِالْجَنَّةِ فَإِنَّ لَهُمْ عِنْدِي جَزَاءً الْحُسْنَى وَ سَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''میرے پروردگار کی طرف سے جبریلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا آپؐ کا رب آپؐ پر درود وسلام کہتا ہے اور فرمارہا ہے۔

محمدؐ! آپؐ ان مومنین کو جنت کی بشارت دیں جو نیک عمل کرتے ہیں اور جو آپؐ پر اور آپؐ کی اہل بیتؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ بےشک میرے ہاں ان کے لئے اچھی جزا ہے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے''۔

65 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلَى مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ بَيْتِي وَ عَلَى مَنْ قَاتَلَهُمْ وَ عَلَى الْمُعِينِ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى مَنْ سَبَّهُمْ أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جس نے میری اہل بیتؑ پر ظلم کیا، جس نے ان سے جنگ کی ،جس نے ان کے خلاف ظالم کی مدد کی اور جس نے انہیں گالیاں دیں، ان کے لئے جنت کو حرام قرار دیا گیا ہے اور قیامت کے دن خدا ایسے لوگوں کی طرف نگاہ (کرم) نہیں کرے گا اور انہیں پاک نہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

66 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحَاسِبُ كُلَّ خَلْقٍ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِاللهِ فَإِنَّهُ لَا يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کا حساب کرے گا مگر جس نے خدا کے ساتھ شرک کیا ہوگا۔قیامت کے دن ایسے شخص کا کوئی حساب نہ کیا جائے گا اور اسے دوزخ میں بھیجنے کا حکم دیا جائے گا''۔

67 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَسْتَرْضِعُوا الْحَمْقَاءَ وَ لَا الْعَمْشَاءَ فَإِنَّ اللَّبَنَ يُعْدِي.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اپنے بچوں کو احمق اور کمزور نظر والی عورتوں سے دودھ نہ پلواؤ۔ کیونکہ دودھ کے اثرات بچوں پر مرتب ہوتے ہیں''۔

68 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الَّذِي يَسْقُطُ مِنَ الْمَائِدَةِ مُهُورُ حُورِ الْعِينِ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''دسترخوان سے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھانا حورعین کا حق مہر ہے''۔

69 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ لِلصَّبِيِّ لَبَنٌ خَيْرٌ مِنْ لَبَنِ أُمِّهِ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''بچے کے لئے اس کی ماں کے دودھ سے بہتر کوئی دودھ نہیں ہے''۔

70 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَسُنَ فِقْهُهُ فَلَهُ حَسَنَةٌ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جن کی فقہ (سمجھ بوجھ) بہتر ہوئی اس کے لئے ایک نیکی ہے''۔

71 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلْتُمُ الثَّرِيدَ فَكُلُوا مِنْ جَوَانِبِهِ فَإِنَّ الذِّرْوَةَ فِيهَا الْبَرَكَةُ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب تم ثرید کھاؤ تو اطراف سے کھاؤ۔ کیونکہ درمیان والے بلند حصے میں برکت ہوتی ہے۔

72 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ لَا يَفْتَقِرُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ الْخَلُّ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''سرکہ بہترین سالن ہے اور وہ خاندان غریب نہ ہوگا جن کے پاس سرکہ ہوگا''۔

73 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ سَبْتِهَا وَ خَمِيسِهَا.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''پروردگار! میری امت کے لئے ہفتہ اور جمعرات کی صبح کو با برکت بنا''۔

74 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادَّهِنُوا بِالْبَنَفْسَجِ فَإِنَّهَا بَارِدٌ فِي الصَّيْفِ وَ حَارٌّ فِي الشِّتَاءِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''بنفشہ کا تیل لگاؤ کیونکہ روغن بنفشہ گرمیوں میں سرد اور سردیوں میں گرم ہے''۔

75 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّوْحِيدُ نِصْفُ الدِّينِ وَ اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''توحید نصف دین ہے اور صدقہ دے کر رزق کو نیچے اتارو''۔

76 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اصْطَنِعِ الْخَيْرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَهْلُهُ وَ إِلَى مَنْ هُوَ غَيْرُ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ تُصِبْ مَنْ هُوَ أَهْلُهُ فَأَنْتَ أَهْلُهُ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو نیکی کے لائق ہو ان سے نیکی کرو اور جو نیکی کے لائق نہ ہو ان سے بھی نیکی کرو اگر تمہیں نیکی کا اہل نہ مل سکے تو تم خود ہی اس کے اہل بن جاؤ''۔

77 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِاللهِ التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ وَ اصْطِنَاعُ الْخَيْرِ إِلَى كُلِّ بَرٍّ وَ فَاجِرٍ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''خدا پر ایمان لانے کے بعد عقل کا سرچشمہ لوگوں سے محبت اور ہر نیک و بد سے بھلائی کرنا ہے''۔

78 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَيِّدُ طَعَامِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اللَّحْمُ وَ سَيِّدُ شَرَابِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ الْمَاءُ وَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ لَا فَخْرَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''گوشت دنیا اور آخرت کے تمام کھانوں کا سردار ہے اور پانی دنیا و آخرت کے تمام مشروبات کا سردار ہے اور میں تمام نسل آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں ہے''۔

79 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اللَّحْمُ ثُمَّ الْأَرُزُّ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''گوشت دنیا و آخرت کے تمام کھانوں کا سردار ہے پھر چاول سردار ہے''۔

80 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا الرُّمَّانَ فَلَيْسَتْ مِنْهُ حَبَّةٌ تَقَعُ فِي الْمَعِدَةِ إِلَّا أَنَارَتِ الْقَلْبَ وَ أَخْرَجَتِ الشَّيْطَانَ أَرْبَعِينَ يَوماً.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''انار کھاؤ کیونکہ انار کا ہر دانہ معدہ میں جا کر دل کو روشن کرتا ہے اور چالیس دنوں کے لئے شیطان کو نکال دیتا ہے''۔

81 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالزَّيْتِ فَإِنَّهُ يَكْشِفُ الْمِرَّةَ وَ يُذْهِبُ الْبَلْغَمَ وَ يَشُدُّ الْعَصَبَ وَ يَذْهَبُ بِالضَّنَى وَ يُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَ يُطَيِّبُ النَّفْسَ وَ يَذْهَبُ بِالْغَمِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''تمہیں تیل استعمال کرنا چاہیے۔کیونکہ اس سے تلخی ہٹ جاتی ہے اور اس سے بلغم دور ہوتا ہے اور اعصاب کو مضبوطی دیتا ہے اور کمزوری کو دور کرتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے اور سانسوں کو خوشبودار بناتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے''۔

82 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا الْعِنَبَ حَبَّةً حَبَّةً فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَ أَمْرَأُ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''انگور کا ایک ایک دانہ کر کے کھاؤ اس طرح وہ خوشگوار اور خوش ذائقہ ہوتا ہے''۔

83 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ حَجَّامٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں شفا ہو سکتی ہے تو فصد کھولنے والے کے نشتر یا شہد کے شربت میں شفا ہے''۔

84 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَرُدُّوا شَرْبَةَ الْعَسَلِ عَلَى مَنْ أَتَاكُمْ بِهَا.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب تمہیں کوئی شخص شہد کا شربت پیش کرے تو اسے واپس نہ کرو''۔

85 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَبَخْتُمْ فَأَكْثِرُوا الْقَرْعَ فَإِنَّهُ يَسُلُّ الْقَلْبَ الْحَزِينَ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب تم سالن پکاؤ تو کدو زیادہ پکایا کرو کیونکہ کدو غم زدہ شخص کے دل کو تسلی فراہم کرتا ہے''۔

86 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْقَرْعِ فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي الدِّمَاغِ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم کدو استعمال کرو اس سے دماغ میں اضافہ ہوتا ہے''۔

87 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ أَعْمَالِ أُمَّتِي انْتِظَارُ فَرَجِ اللهِ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''میری امت کا افضل ترین عمل خدا کی کشائش کا انتظار کرنا

ہے''۔

88 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَعُفْتُ عَنِ الصَّلَاةِ وَ الْجِمَاعِ فَنَزَلَتْ عَلَيَّ قِدْرٌ مِنَ السَّمَاءِ فَأَكَلْتُ مِنْهَا فَزَادَ فِي قُوَّتِي قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا فِي الْبَطْشِ وَ الْجِمَاعِ وَهُوَ الْهَرِيسُ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''مجھ میں کمزوری پیدا ہوگئی یہاں تک کہ میں نماز اور جماع سے بھی کمزور ہوگیا۔ آسمان سے ایک دیگچی مجھ پر اتاری گئی جسے میں نے تناول کیا تو مجھ میں چالیس افراد کی طاقت اور جماع کی قوت پیدا ہوگئی اور وہ غذا ہریسہ تھی''۔

89 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَى اللهِ مِنْ بَطْنٍ مَلْآنَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''بھرے ہوئے شکم سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز مبغوض نہیں ہے''۔

90 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ مِنْ كَرَامَةِ الْمُؤْمِنِ عَلَى اللهِ أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لِأَجَلِهِ وَقْتاً حَتَّى يَهُمَّ بِبَائِقَةٍ فَإِذَا هَمَّ بِبَائِقَةٍ قَبَضَهُ إِلَيْهِ قَالَ وَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام تَجَنَّبُوا الْبَوَائِقَ يُمَدَّ لَكُمْ فِي الْأَعْمَارِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''یا علیؑ! مومن اللہ کو اتنا پیارا ہوتا ہے کہ اللہ اس کی موت کا کوئی وقت تک مقرر نہیں کرتا اور جب مومن کسی ہلاک کنندہ فعل کا قصد کرتا ہے تو خدا مومن کو اپنے پاس بلا لیتا ہے''۔

امام علی رضا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ امام جعفر صادقؑ فرماتے تھے: ''ہلاک کرنے والے اعمال سے پرہیز کرو تمہاری عمر دارز ہوگی''۔

91 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الرَّجُلُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِماً فَلْيُصَلِّ جَالِساً فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِساً فَلْيُصَلِّ مُسْتَلْقِياً نَاصِباً رِجْلَيْهِ بِحِيَالِ الْقِبْلَةِ يُومِئُ إِيمَاءً.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب انسان کھڑا ہوکر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو تو لیٹ کر پڑھے۔ اپنے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کرے اور اشاروں سے پڑھے''۔

92 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَبْراً وَ احْتِسَاباً أُعْطِيَ

ثَوَابَ صِيَامِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ غُرٍّ زُهْرٍ لَا تُشَاكِلُ أَيَّامَ الدُّنْيَا.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جو شخص جمعہ کے دن صبر اور ثواب کی غرض سے روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے دس بھر پور روشن دنوں کے روزوں کا ثواب عطا کرے گا جو کہ ایام دنیا کے مشابہ نہیں ہوں گے''۔

93 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ ضَمِنَ لِي وَاحِدَةً ضَمِنْتُ لَهُ أَرْبَعَةً يَصِلُ رَحِمَهُ فَيُحِبُّهُ اللهُ وَ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَ يَزِيدُ فِي عُمُرِهِ وَ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَهُ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جو مجھے ایک بات کی ضمانت دے میں اسے چار باتوں کی ضمانت دوں گا۔

1۔جو صلہ رحمی کرے، اس سے خدا محبت رکھے گا۔

2۔اس کے رزق میں وسعت پیدا کرے گا۔

3۔اس کی عمر میں اضافہ کرے گا۔

4۔اپنے وعدے کے مطابق اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

94 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قِيلَ لَهُ وَ مَنْ خُلَفَاؤُكَ قَالَ الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي وَ يَرْوُونَ أَحَادِيثِي وَ سُنَّتِي فَيُعَلِّمُونَهَا النَّاسَ مِنْ بَعْدِي.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''خدایا! میرے خلفاء پر رحم فرما۔آپؐ نے تین بار یہی جملے ارشاد فرمائے۔آپؐ سے پوچھا گیا۔یارسول اللہؐ! آپؐ کے خلفاء کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: (میرے خلفاء وہ ہیں)''جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور میری سنت کی روایت کریں گے اور میرے بعد لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے''۔

95 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَ عِمَادُ الدِّينِ وَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور

ہے''۔

96 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''بدخلقی عمل کو ایسے ہی خراب کردیتی ہے جیسا کہ سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے''۔

97 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنَالُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''انسان اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور شب زندہ دار کا مقام حاصل کرلیتا ہے''۔

98 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''حسن اخلاق سے میزان عمل میں کوئی چیز زیادہ وزنی نہیں ہے''۔

99 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَفِظَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثاً يَنْتَفِعُونَ بِهَا بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهاً عَالِماً.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''میری امت میں سے جو شخص چالیس احادیث یاد کرے جس سے لوگ نفع حاصل کریں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ عالم بنا کر اٹھائے گا''۔

100 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَافِرُ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ يَقُولُ فِيهِ تُرْفَعُ الْأَعْمَالُ إِلَى اللهِ وَ تُعْقَدُ فِيهِ الْوَلَايَةُ.

ترجمہ

مروی ہے کہ''رسول خدا ﷺ جمعرات کے دن سفر کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اس دن اعمال خدا کی طرف

اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ولایت قائم کی جاتی ہے''۔

101 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله صَلَاةَ السَّفَرِ فَقَرَأَ فِي الْأُولَى قُلْ يا أَيُّهَا الْكافِرُونَ وَ فِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ قَرَأْتُ لَكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ رُبُعَهُ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں قصر نماز پڑھائی تو آپؐ نے پہلی رکعت میں سورۂ کافرون کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے قرآن کی تہائی اور چوتھائی کی تلاوت کی ہے''۔

102 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ قَرَأَ سُورَةَ إِذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص سورۃ اذا زلزلت الارض کو چار مرتبہ پڑھے گا تو گویا اس نے سارا قرآن پڑھا ہے''۔

103 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِالصَّوْمِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''روزہ کے بغیر اعتکاف جائز نہیں ہے''۔

104 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَكْمَلُكُمْ إِيمَاناً أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً.

ترجمہ

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''ایمان کے اعتبار سے تم میں زیادہ کامل وہ ہے جس کا اخلاق تم میں سے زیادہ بہتر ہے''۔

105 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنْ كُنُوزِ الْبِرِّ إِخْفَاءُ الْعَمَلِ وَ الصَّبْرُ عَلَى الرَّزَايَا وَ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ.

ترجمہ

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''عمل کا مخفی رکھنا، مصائب پر صبر کرنا اور مصائب کے چھپانے کا تعلق نیکی کے خزانوں سے ہے''۔

106 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُسْنُ الْخُلُقِ خَيْرُ قَرِينٍ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''خوش خلقی بہترین ساتھی ہے''۔

107 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخَلُ بِهِ الْجَنَّةُ قَالَ تَقْوَى اللهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ سُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخَلُ بِهِ النَّارُ قَالَ الْأَجْوَفَانِ الْبَطْنُ وَ الْفَرْجُ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کس عمل کی وجہ سے لوگوں کی اکثریت جنت میں داخل ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: ''خدا کا تقویٰ اور خوش خلقی''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کس عمل کی وجہ سے لوگوں کی اکثریت دوزخ میں جائے گی؟

آپؐ نے فرمایا: ''شکم اور شرم گاہ کے دو گڑھوں کی وجہ سے'' (لوگوں کی اکثریت دوزخ میں جائے گی)۔

108 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَقْرَبُكُمْ مِنِّي مَجْلِساً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً وَ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ بیٹھے گا جس کا خلق اچھا ہوگا اور جو اپنے خاندان کے لئے اچھا ہوگا''۔

109 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَحْسَنُ النَّاسِ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَ أَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ وَ أَنَا أَلْطَفُكُمْ بِأَهْلِي.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے ایمان کے لحاظ سے زیادہ اچھا وہ ہے جس کا

خلق اچھا ہو اور جو اپنے اہل پر زیادہ شفقت کرتا ہو اور میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل پر شفیق ہوں“۔

110 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الرُّطَبُ وَ الْمَاءُ الْبَارِدُ.

ترجمہ

مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے پھر اس دن تم سے ضرور نعمت کے متعلق پوچھا جائے گا“ (التکاثر۔۸)” کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے مراد تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ہے۔

111 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ثَلَاثَةٌ يَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَ يَذْهَبْنَ بِالْبَلْغَمِ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَ الْعَسَلُ وَ اللُّبَانُ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ”تین چیزیں حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو دور کرتی ہیں۔

1۔تلاوت قرآن　　2۔شہد　　3۔لبان

112 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مَنْ أَرَادَ الْبَقَاءَ وَ لَا بَقَاءَ فَلْيُبَاكِرِ الْغَدَاءَ وَ لْيُجَوِّدِ الْحِذَاءَ وَ لْيُخَفِّفِ الرِّدَاءَ وَ لْيُقِلَّ غِشْيَانَ النِّسَاءِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ”جو شخص باقی رہنا چاہتا ہو، ویسے تو کسی کے لئے بقا نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ وہ جلد ناشتہ کرے اور اچھا جوتا پہنے اور کم سے کم قرض لے اور عورتوں سے کم سے کم مباشرت کرے“۔

113 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَتَى أَبُو جُحَيْفَةَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وَ هُوَ يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اكْفُفْ جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا شِبَعاً أَكْثَرُهُمْ جُوعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَمَا مَلَأَ أَبُو جُحَيْفَةَ[1] بَطْنَهُ مِنْ طَعَامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ”ایک دن ابو جحیفہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور بار بار ڈکار لی۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اپنی ڈکار کو روک! کیونکہ اس دنیا میں پیٹ بھرنے والے افراد کی اکثریت قیامت کے دن بھوکی ہوگی“۔

---

[1] ابو جحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ تھا وہ حضرت علیؑ کے ساتھیوں میں سے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''پھر اس کے بعد ابو جحیفہ نے مرتے دم تک پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہ کھایا''۔

114 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَاماً يَقُولُ اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَ ارْزُقْنَا خَيْراً مِنْهُ وَ إِذَا أَكَلَ لَبَناً أَوْ شَرِبَهُ يَقُولُ اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَ ارْزُقْنَا فِيهِ.

ترجمه

اسی اسناد سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا: ''رسول خدا ﷺ جب کھانا کھاتے تو کہتے: ''خدایا ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر عطا فرما''۔

اور جب آپؐ دودھ یا کوئی اور شربت پیتے تو کہتے تھے۔

''خدایا! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس میں سے عطا فرما''۔

115 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ثَلَاثَةٌ لَا يَعْرِضُ لأحدكم [أَحَدُكُمْ] نَفْسَهُ لَهُنَّ وَ هُوَ صَائِمٌ الْحَمَّامُ وَ الْحِجَامَةُ وَ الْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''روزہ دار کو روزہ کی حالت میں ان تین چیزوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش نہیں کرنا چاہیے۔

1۔ حمام 2۔ فصد 3۔ خوبصورت عورت

116 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام لِلْمَرْأَةِ عَشْرُ عَوْرَاتٍ فَإِذَا زُوِّجَتْ سُتِرَتْ لَهَا عَوْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَ إِذَا مَاتَتْ سُتِرَتْ عَوْرَاتُهَا كُلُّهَا.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''عورت میں دس قابل سَتر مقامات ہیں جب اس کا عقد ہوتا ہے تو ایک قابل سَتر مقام چھپ جاتا ہے اور جب عورت کی موت واقع ہوتی ہے تو اس کے تمام قابل سَتر مقامات چھپ جاتے ہیں''۔

117 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ امْرَأَةٍ قِيلَ إِنَّهَا زَنَتْ فَذَكَرَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهَا بِكْرٌ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ آمُرَ النِّسَاءَ أَنْ يَنْظُرْنَ إِلَيْهَا فَنَظَرْنَ إِلَيْهَا فوجدتها [فَوَجَدْنَهَا] بِكْراً فَقَالَ ﷺ مَا كُنْتُ لِأَضْرِبَ مَنْ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنَ اللهِ وَ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ النِّسَاءِ فِي مِثْلِ هَذَا.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک عورت لائی گئی جس پر زنا کا الزام تھا اور عورت نے کہا کہ وہ ابھی تک کنواری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں عورتوں کو بلا کر اس کی بکارت کی تصدیق کراؤں۔

عورتوں نے اس کو ملاحظہ کیا تو اسے باکرہ پایا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بھلا اس عورت کو سزا کیسے دے سکتا ہوں جس پر خدا کی طرف سے مہر موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے امور میں عورتوں کی گواہی کو جائز قرار دیتے تھے''۔

118 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِذَا سُئِلَتِ الْمَرْأَةُ مَنْ فَجَرَ بِكِ فَقَالَتْ فُلَانٌ ضُرِبَتْ حَدَّيْنِ حَدّاً لِفِرْيَتِهَا عَلَى الرَّجُلِ وَ حَدّاً لِمَا أَقَرَّتْ عَلَى نَفْسِهَا.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''جب کسی عورت سے پوچھا جائے کہ تم سے بدکاری کس نے کی تھی تو اگر وہ کہہ دے کہ فلاں نے مجھ سے بدکاری کی تھی تو اس عورت پر دو طرح کی حدود نافذ کی جائیں گی۔ ایک تو اس پر حد قذف نافذ ہوگی اور دوسری اس پر حد زنا نافذ ہوگی''۔

119 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا* إِلَّا وَ هِيَ فِي التَّوْرَاةِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَ فِي خَبَرٍ آخَرَ يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مذکور ہے آپؑ نے فرمایا:۔ ''جس طرح قرآن مجید میں "یا ایھا الذین امنوا" ''اے ایمان والو!'' سے خطاب کیا گیا ہے اسی طرح تورات میں "یا ایھا الناس" ''اے لوگو'' کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔

ایک دوسری روایت کے مطابق "یا ایھا المساکین" اے مسکینو! کہہ کر خطاب کیا گیا ہے''۔

120 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام إِنَّهُ لَوْ رَأَى الْعَبْدُ أَجَلَهُ وَ سُرْعَتَهُ إِلَيْهِ لَأَبْغَضَ الْأَمَلَ وَ تَرَكَ طَلَبَ الدُّنْيَا.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا:۔ ''اگر بندہ اپنی موت اور اس کی جلدی کو دیکھ لیتا تو وہ امیدوں کو ناپسند کرتا اور طلب دنیا چھوڑ دیتا''۔

121 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ كَانَا يَلْعَبَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله حَتَّى مَضَى عَامَّةُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا انْصَرِفَا إِلَى أُمِّكُمَا فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَمَا زَالَتْ تُضِيءُ لَهُمَا حَتَّى دَخَلَا عَلَى فَاطِمَةَ وَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَنْظُرُ إِلَى الْبَرْقَةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:۔''حسنؑ وحسینؑ رسول اکرمؐ کے پاس کھیلتے رہے یہاں تک کہ اچھی خاصی رات ہوگئی پھرآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں سے فرمایا،اب تم اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔(بچے گھر کی طرف چلے تو)ایک چمک سی ظاہر ہوئی اور مسلسل ظاہر ہوتی رہی یہاں تک دونوں بچے اپنی والدہ فاطمہؑ کے پاس آ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چمک کو دیکھتے رہے اور فرمایا:''اللہ کی حمد ہے جس نے ہم اہل بیت کو عزت عطا فرمائی''۔

122 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ وَرِثْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كِتَابَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَ كِتَابِي فِي قِرَابِ سَيْفِي قِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا الْكِتَابُ الَّذِي فِي قِرَابِ سَيْفِكَ قَالَ مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ أَوْ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''میں نے رسول اکرمؐ سے دو کتابیں میراث میں پائیں (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسری) میری وہ کتاب جو میری تلوار کی نیام میں ہے''۔

آپؑ سے پوچھا گیا:امیرالمومنینؑ! آپؑ کی تلوار کے نیام میں کون سی کتاب ہے؟

آپؑ نے فرمایا:(وہ ایک تحریر ہے جس میں لکھا ہے)''جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے یا اپنے زدوکوب کرنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کو زدوکوب کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے''۔

123 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ إِذْ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ وَ مَعَهَا كِسْرَةُ خُبْزٍ فَدَفَعَتْهَا إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ مَا هَذِهِ الْكِسْرَةُ قَالَتْ قُرْصاً خَبَزْتُهَا لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ جِئْتُكَ مِنْهُ بِهَذِهِ الْكِسْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله أَمَا إِنَّهُ أَوَّلُ طَعَامٍ دَخَلَ فَمَ أَبِيكِ مُنْذُ ثَلَاثٍ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:۔''ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ خندق کھودنے میں مصروف تھے کی فاطمہ سلام اللہ علیہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور ان کے پاس روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور انہوں نے وہ ٹکڑا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا''۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ٹکڑا کیسا ہے؟

فاطمہؑ نے عرض کی: میں نے حسنؑ و حسینؑ کے لئے روٹی پکائی تو اس میں سے ایک ٹکڑا آپؐ کے لئے لے کر آئی ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: تین دن کے بعد آج یہ پہلا ٹکڑا ہے جو تمہارے والد کے منہ میں داخل ہو رہا ہے''۔

124 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله بِطَعَامٍ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ حَارٌّ فَقَالَ دَعُوهُ حَتَّى يَبْرُدَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ بَرَكَةً وَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يُطْعِمْنَا الْحَارَّةَ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا تو آپؐ نے اپنی ایک انگلی اس پر رکھی تو کھانا گرم محسوس ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اسے رکھ دو تا کہ ٹھنڈا ہو جائے اور ٹھنڈا کھانا زیادہ برکت والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں گرم کھانا نہیں کھلایا''۔

125 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيُبَكِّرْ فِي طَلَبِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ لْيَقْرَأْ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ آخِرَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ أُمَّ الْكِتَابِ فَإِنَّ فِيهَا قَضَاءَ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی شخص کسی حاجت کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی تلاش کے لیے جمعرات کی صبح کو نکل پڑے اور گھر سے روانہ ہوتے وقت سورہ آل عمران کی آخری آیات اور آیت الکرسی اور سورۃ القدر اور سورہ فاتحہ پڑھے۔ جو کوئی ایسا کرے گا اس کی دنیا و آخرت کی حاجات پوری ہوں گی''۔

126 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ الطِّيبُ نُشْرَةٌ وَ الْعَسَلُ نُشْرَةٌ وَ الرُّكُوبُ نُشْرَةٌ وَ النَّظَرُ إِلَى الْخُضْرَةِ نُشْرَةٌ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''خوشبو علاج ہے، شہد علاج ہے، سوار ہونا علاج ہے اور سبزے کو دیکھنا علاج ہے''۔

127 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كُلُوا خَلَّ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ يَقْتُلُ الدِّيدَانَ فِي

الْبَطْنِ وَقَالَ كُلُوا خَلَّ الْخَمْرِ مَا فَسَدَ وَلَا تَأْكُلُوا مَا أَفْسَدْتُمُوهُ أَنْتُمْ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''شراب کا سرکہ کھاؤ،اس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا جو شراب خود بخود خراب ہوکر سرکہ بن جائے تم وہ سرکہ استعمال کرو اور جس شراب کو تم خراب کر کے سرکہ بناؤ وہ مت کھاؤ''۔

128 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَبَانِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بِالْوَرْدِ بِكِلْتَا يَدَيْهِ فَلَمَّا أَدْنَيْتُهُ إِلَى أَنْفِي قَالَ إِنَّهُ سَيِّدُ رَيْحَانِ الْجَنَّةِ بَعْدَ الْآسِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گلاب کا پھول اپنے دونوں ہاتھ پر رکھ کر مجھے بطور تحفہ دیا جب میں اس پھول کو اپنے ناک کے قریب لے گیا تو آپؐ نے فرمایا:''آس'' کے بعد گلاب ہی جنت کے تمام خوشبودار پودوں کا سردار ہے''۔

129 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ عَلَيْكُمْ بِاللَّحْمِ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ اللَّحْمَ وَمَنْ تَرَكَ اللَّحْمَ أَرْبَعِينَ يَوْماً سَاءَ خُلُقُهُ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''تمہیں گوشت کھانا چاہیے،کیونکہ گوشت کھانے سے جسم میں گوشت پیدا ہوتا ہے اور جو شخص چالیس دن تک گوشت استعمال نہ کرے تو وہ بد خلق بن جاتا ہے''۔

130 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اللَّحْمُ وَ الشَّحْمُ فَقَالَ لَيْسَ مِنْهُمَا بَضْعَةٌ تَقَعُ فِي الْمَعِدَةِ إِلَّا أَنْبَتَتْ مَكَانَهَا شِفَاءً وَأَخْرَجَتْ مِنْ مَكَانِهَا دَاءً.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے۔

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گوشت اور چربی کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا گوشت اور چربی کا معدہ میں جانے والا ہر ٹکڑا اپنی جگہ پر شفا پیدا کرتا ہے اور بیماری دور کرتا ہے''۔

131 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَا يَأْكُلُ الْكُلْيَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحَرِّمَهُمَا وَيَقُولُ لِقُرْبِهِمَا مِنَ الْبَوْلِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گردے نہیں کھاتے تھے اور انہیں حرام بھی قرار نہ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ گردے پیشاب کے قریب ہوتے ہیں''۔

132 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ دَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله سَفَرْجَلَةٌ قَدْ جَاءَ بِهَا إِلَيْهِ وَ قَالَ خُذْهَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَإِنَّهَا تُجِمُّ الْقَلْبَ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''طلحہ بن عبیداللہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ کے ہاتھ میں بہی تھی آپؐ نے اسے بہی دے کر فرمایا: اسے پکڑو! یہ دل کو مضبوط کرتی ہے''۔

133 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ مَنْ أَكَلَ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ زَبِيبَةً حَمْرَاءَ عَلَى الرِّيقِ لَمْ يَجِدْ فِي جَسَدِهِ شَيْئاً يَكْرَهُهُ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص نہار منہ اکیس سرخ منقیٰ کھائے تو وہ اپنے جسم میں کوئی ایسی چیز نہ پائے گا جو اسے ناگوار محسوس کرے''۔

134 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِذَا أَكَلَ التَّمْرَ يَطْرَحُ النَّوَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ ثُمَّ يَقْذِفُ بِهِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔

''جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجوریں کھاتے تو اس کی گٹھلیاں ہتھیلی کی پشت پر جمع کرتے تھے پھر انہیں دور پھینک دیتے تھے''۔

135 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ جَاءَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْبَرْنِيِّ فَإِنَّهُ خَيْرُ تُمُورِكُمْ يُقَرِّبُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُبَعِّدُ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا: ''جبریل امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے کہا

''آپؑ برنی کھوریں استعمال کریں کیونکہ یہ تمہاری بہترین کھجور ہے یہ خدا کے قریب کرتی ہے اور دوزخ سے دور کرتی ہے''۔

136 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَيْكُمْ بِالْعَدَسِ فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ مُقَدَّسٌ يُرَقِّقُ الْقَلْبَ وَ يُكْثِرُ الدَّمْعَةَ وَ قَدْ بَارَكَ فِيهِ سَبْعُونَ نَبِيّاً آخِرُهُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا: ''پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مسور کی دال استعمال کرو وہ مبارک اور مقدس ہے۔ دل میں رقت پیدا کرتی ہے اور زیادہ سے زیادہ آنسو پیدا کرتی ہے اسے ستر انبیاء نے برکت دی ہے۔ جس میں آخری عیسیٰ بن مریمؑ تھے''۔

137 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ إِنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْقَرْعِ فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي الدِّمَاغِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''تمہیں کدو استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دماغ میں اضافہ ہوتا ہے''۔

138 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام قَدْ أَجَبْتُكَ عَلَى أَنْ تَضْمَنَ لِي ثَلَاثَ خِصَالٍ قَالَ وَ مَا هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا تُدْخِلْ عَلَيَّ شَيْئاً مِنْ خَارِجٍ وَ لَا تَدَّخِرْ عَنِّي شَيْئاً فِي الْبَيْتِ وَ لَا تُجْحِفْ بِالْعِيَالِ قَالَ ذَاكَ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَجَابَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ترجمہ

مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام کو دعوت طعام دی تو آپؑ نے فرمایا: ''اگر تم تین باتوں کی ضمانت دو تو میں تمہاری دعوت قبول کرتا ہوں۔

اس شخص نے کہا، امیر المومنینؑ! وہ کون سی تین شرائط ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: 1۔ میرے لیے باہر سے کچھ نہ لانا 2۔ گھر میں موجود چیز کو مجھ سے نہ چھپانا 3۔ اپنے اہل وعیال کو مشقت میں نہ ڈالنا۔

اس شخص نے کہا۔ مجھے آپؑ کی تمام شرائط منظور ہیں۔

پھر آپؑ نے اس کی دعوت قبول کر لی"۔

139 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ الطَّاعُونُ مِيتَةٌ وَحِيَّةٌ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: "طاعون تیز رفتار موت ہے"۔

140 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ اسْتِخْفَافاً بِالدِّينِ وَ بَيْعَ الْحُكْمِ وَ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ وَ أَنْ تَتَّخِذُوا الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ وَ تُقَدِّمُونَ أَحَدَكُمْ وَ لَيْسَ بِأَفْضَلِكُمْ فِي الدِّينِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: "میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، مجھے تمہارے متعلق دین کو حقیر سمجھنے، رقم لے کر فیصلہ کرنے، قطع رحمی، قرآن کو راگ میں ڈھالنے اور جو لوگ دین میں مقام نہ رکھتے ہوں، انہیں آگے لانے کا خوف ہے"۔

141 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَيْكُمْ بِالزَّيْتِ فَكُلُوهُ وَ ادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّ مَنْ أَكَلَهُ وَ ادَّهَنَ بِهِ لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ أَرْبَعِينَ يَوْماً.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے کہا: "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم تیل لگاؤ اور بطور غذا اسے استعمال کرو کیونکہ جو کوئی تیل بطور غذا استعمال کرے اور سر میں لگائے تو چالیس دن تک شیطان اس شخص میں نہیں ٹھہر سکے گا"۔

142 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام عَلَيْكَ بِالْمِلْحِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ سَبْعِينَ دَاءً أَدْنَاهَا الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ وَ الْجُنُونُ.

ترجمہ

مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یا علیؑ! تمہیں نمک استعمال کرنا چاہیے۔ نمک ستر بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے کم ترین جذام، برص اور جنون ہیں"۔

143 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله أُتِيَ بِبِطِّيخٍ وَ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُمَا وَ قَالَ هَذَانِ الْأَطْيَبَانِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔

''رسول اکرمؐ کی خدمت میں تربوز اور تازہ کھجوریں پیش کی گئیں۔آپؐ نے دونوں کوتناول فرمایا اور فرمایا یہ دونوں پاکیزہ ترین ہیں''۔

144 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَدَأَ بِالْمِلْحِ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُ سَبْعُونَ دَاءً أَقَلُّهَا الْجُذَامُ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''جوکھانے کی ابتداء نمک سے کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر (۷۰) بیماریاں دور کرے گا جن میں سے کم ترین بیماری جذام ہے''۔

145 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ سَمَّى حَسَناً يَوْمَ السَّابِعِ وَ اشْتَقَّ مِنِ اسْمِ الْحَسَنِ حُسَيْناً وَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا الْحَمْلُ.

ترجمہ

امام حسن مجتبیٰؑ سے مروی ہے۔

''ساتویں دن ان کا نام حسنؑ رکھا گیا اور انہی کے نام سے لفظ ''حسین'' کو مشتق کیا گیا اور دونوں بھائیوں کے درمیان بس حمل کا فاصلہ تھا''۔

146 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ السَّبْتُ لَنَا وَ الْأَحَدُ لِشِيعَتِنَا وَ الْإِثْنَيْنِ لِبَنِي أُمَيَّةَ وَ الثَّلَاثَاءُ لِشِيعَتِهِمْ وَ الْأَرْبِعَاءُ لِبَنِي الْعَبَّاسِ وَ الْخَمِيسُ لِشِيعَتِهِمْ وَ الْجُمُعَةُ لِسَائِرِ النَّاسِ جَمِيعاً وَ لَيْسَ فِيهِ سَفَرٌ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَإِذا قُضِيَتِ الصَّلاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ يَعْنِي يَوْمَ السَّبْتِ.

ترجمہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ''ہفتہ ہمارے لیے ہے اتوار ہمارے شیعوں کے لیے ہے سوموار بنی امیہ کے لیے ہے۔منگل بنی امیہ کے پیروکاروں کے لیے ہے۔بدھ بنی عباس کے لیے ہے اور جمعرات ان کے پیروکاروں کے لئے ہے اور جمعہ باقی تمام انسانوں کے لئے ہے۔البتہ جمعہ کے روز سفر نامناسب ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''پس جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور خدا کا فضل تلاش کرو''۔ یعنی ہفتہ کے دن''۔ [1]

147 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ عليه السلام بِالصَّلَاةِ يَوْمَ وُلِدَ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام زین العابدینؑ سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیدائش کے دن حسن مجتبیٰؑ کے کان میں اذان کہی''۔

148 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ دَعَا أَبِي بِدُهْنٍ لِيَدَّهِنَ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا ادَّهَنَ بِهِ قُلْتُ مَا الَّذِي ادَّهَنْتَ قَالَ إِنَّهُ الْبَنَفْسَجُ قُلْتُ وَ مَا فَضْلُ الْبَنَفْسَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّيَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَضْلُ الْبَنَفْسَجِ عَلَى الْأَدْهَانِ كَفَضْلِ الْإِسْلَامِ عَلَى سَائِرِ الْأَدْيَانِ.

ترجمہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔

''میرے والد علیہ السلام نے سر پر تیل لگانے کے لیے تیل منگایا۔ جب تیل لگا چکے تو میں نے ان سے عرض کی: آپؑ نے کس چیز کا تیل استعمال کیا؟

آپؑ نے فرمایا: میں نے روغن بنفشہ استعمال کیا۔

میں نے پوچھا: بنفشہ کی کیا فضیلت ہے؟

آپ نے فرمایا ''میں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا'': رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنفشہ کو باقی تیلوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اسلام کو دوسرے ادیان پر حاصل ہے''۔

149 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِطَاعَةِ الْمَخْلُوقِ وَ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

ترجمہ

اسی اسناد حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص مخلوق کی اطاعت اور خالق کی نافرمانی کا عقیدہ

---

[1] الجمعۃ۔ ۱۰

رکھے تو اسکا کوئی دین نہیں ہے"۔

150 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهِ فَإِنَّهُ دِبَاغٌ لِلْمَعِدَةِ.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:"انار کو گودے سمیت کھاؤ کیونکہ وہ معدہ کی صفائی کرتا ہے"۔

151 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ إِذَا أَكَلَ الرُّمَّانَ لَمْ يُشْرِكْ أَحَداً فِيهَا وَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُمَّانَةٍ حَبَّةٌ مِنْ حَبَّاتِ الْجَنَّةِ.

ترجمه

امام زین العابدینؑ سے مروی ہے آپؑ نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے روایت کی۔انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عباس کہا کرتے تھے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی انار کھاتے تو آپؐ اس میں کسی کو شریک نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ "ہر انار میں ایک جنت کا دانہ ضرور ہوتا ہے"۔

152 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ هُوَ مَحْمُومٌ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِ الْغُبَيْرَاءِ.

ترجمه

حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے۔

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کے پاس تشریف لائے۔حضرت علیؑ بخار میں مبتلا تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں "غبیرا" کھانے کا حکم دیا"۔

153 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا بَاعَ الْآخَرَ بَعِيراً وَ اسْتَثْنَى الرَّأْسَ وَ الْجِلْدَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْحَرَهُ قَالَ هُوَ شَرِيكُهُ فِي الْبَعِيرِ عَلَى قَدْرِ الرَّأْسِ وَ الْجِلْدِ.

ترجمه

امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: دو اشخاص حضرت علی علیہ السلام کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ان میں

سے ایک نے اپنا اونٹ دوسرے کے پاس بیچا تھا اور سر اور کھال مستثنیٰ کی تھی۔ خریدنے والے نے اونٹ نحر کرنے کا ارادہ کیا۔
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ بیچنے والا سر اور جلد کی مقدار میں اونٹ کا شریک ہے''۔

154 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام أَنَّهُ دَخَلَ الْمُسْتَرَاحَ فَوَجَدَ لُقْمَةً مُلْقَاةً فَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ فَقَالَ يَا غُلَامُ اذْكُرْنِي بِهَذِهِ اللُّقْمَةِ إِذَا خَرَجْتُ فَأَكَلَهَا الْغُلَامُ فَلَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ يَا غُلَامُ أَيْنَ اللُّقْمَةُ قَالَ أَكَلْتُهَا يَا مَوْلَايَ قَالَ أَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَعْتَقْتَهُ يَا سَيِّدِي قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ يَقُولُ مَنْ وَجَدَ لُقْمَةً مُلْقَاةً فَمَسَحَ مِنْهَا أَوْ غَسَلَ مَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَكَلَهَا لَمْ تَسْتَقِرَّ فِي جَوْفِهِ إِلَّا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام حسین علیہ السلام کے متعلق منقول ہے۔
''آپؑ بیت الخلا میں داخل ہوئے تو وہاں ایک لقمہ گرا ہوا دیکھا۔ آپؑ [1] نے روٹی کا وہ لقمہ اٹھا کر غلام کے حوالے کیا اور فرمایا: جب میں باہر آؤں تو تم مجھے یہ لقمہ یاد دلانا۔
غلام نے وہ لقمہ کھالیا۔
جب آپؑ باہر آئے تو غلام سے فرمایا، وہ لقمہ کہاں ہے؟
غلام نے کہا: مولا! میں نے کھالیا ہے۔
آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی راہ میں آزاد کر دیا۔
ایک شخص نے کہا: مولا! آپؑ نے اسے اتنی سی بات پر آزاد کر دیا ہے؟
آپؑ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے اپنے جد اطہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا: ''جو کوئی گرا ہوا لقمہ پائے اور اسے اٹھا لے اس سے مٹی صاف کرے یا اس سے غلاظت دھو کر کھالے تو وہ لقمہ جیسے ہی اس کے پیٹ میں جائے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد کر دے گا''۔

155 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام خَمْسَةٌ لَوْ رَحَّلْتُمْ فِيهِنَّ الْمَطَايَا لَمْ يقدروا [تَقْدِرُوا] عَلَى مِثْلِهِنَّ لَا يَخَافُ عَبْدٌ إِلَّا ذَنْبَهُ وَ لَا يَرْجُو إِلَّا رَبَّهُ وَ لَا يَسْتَحْيِي الْجَاهِلُ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ لَا أَعْلَمُ وَ لَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنْ يَتَعَلَّمَ وَ الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ.

---

[1] ''غبیرا'' کے متعلق دو قول ہیں۔
یہ ایک نبات کا نام ہے جسے ''سنجد'' بھی کہا جاتا ہے اور بعض محققین کہتے ہیں کہ یہ ایک طرح کا دلیہ ہوتا ہے جس میں کھجور، تیل اور آٹا شامل ہوتا ہے۔

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''پانچ نصیحتیں ایسی ہیں اگر تم اونٹوں پر طویل سفر کرو تو بھی ان سے بہتر باتیں حاصل نہ کر سکو گے۔

1۔بندہ کو اپنے گناہ کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ڈرنا چاہئے۔

2۔اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید نہیں رکھنی چاہئے۔

3۔جب جاہل سے کوئی بات پوچھی جائے تو اسے اپنی لاعلمی کے اظہار سے شرمندگی محسوس نہیں کرنی چاہئے۔

4۔انسان جس بات کو نہ جانتا ہو اس کے سیکھنے سے شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے۔

5۔صبر کا ایمان میں وہی مقام ہے جو سر کا بدن میں ہے۔جس میں صبر نہیں اس میں ایمان نہیں''۔

156 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ أَعْمَالَ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَ تُعْرَضُ عَلَى اللهِ تَعَالَى.

ترجمہ

امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''اس امت کے اعمال روزانہ صبح کے وقت خدا کے حضور پیش کیے جاتے ہیں''۔

157 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْسَأَ فِي أَجَلِهِ وَ يُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

ترجمہ

امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہئے''۔

158 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ وُجِدَ لَوْحٌ تَحْتَ حَائِطِ مَدِينَةٍ مِنَ الْمَدَائِنِ فِيهِ مَكْتُوبٌ أَنَا اللهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا وَ مُحَمَّدٌ نَبِيِّي وَ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ كَيْفَ يَحْزَنُ وَ عَجِبْتُ لِمَنِ اخْتَبَرَ الدُّنْيَا كَيْفَ يَطْمَئِنُّ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ كَيْفَ يُذْنِبُ.

ترجمہ

امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''ایک شہر کی دیوار کے نیچے سے ایک تختی برآمد ہوئی جس پر یہ

عبارت تحریر تھی''۔

''میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد مصطفیؐ میرا نبی ہے''۔
مجھے اس پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے وہ خوش کیسے ہوتا ہے؟
مجھے اس پر تعجب ہے جسے تقدیر کا یقین ہے وہ غمگین کیسے ہوتا ہے؟
مجھے اس پر تعجب ہے جس نے دنیا کو آزمایا ہو، وہ مطمئن کیسے ہوتا ہے؟
اور مجھے اس پر تعجب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ گناہ کیسے کرتا ہے؟

زائرِ امام حسینؑ کا مقام

159 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍؑ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّؑ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِيؑ أَنَّ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّؑ عَارِفاً بِحَقِّهِ كَتَبَهُ اللهُ فِي عِلِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ حَوْلَ قَبْرِ الْحُسَيْنِؑ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ شُعْثاً غُبْراً يَبْكُونَ عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمه

مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا :''مجھے میرے والد نے خبر دی کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کے حق کا عارف بن کر ان کی قبر کی زیارت کرے تو اس کا نام علیین (۱) میں لکھا جائے گا''۔

پھر آپؑ نے فرمایا: قبر حسین علیہ السلام کے گرد ستر ہزار فرشتے بال کھولے ہوئے ہیں اور سر میں خاک ڈالے ہوئے موجود ہیں جو قیامت کے دن تک آپؑ پر گریہ کرتے رہیں گے''۔

160 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍؑ أَنَّهُ قَالَ أَدْنَى الْعُقُوقِ أُفٍّ وَ لَوْ عَلِمَ اللهُ شَيْئاً أَهْوَنَ مِنَ الْأُفِّ لَنَهَى عَنْهُ.

ترجمه

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا:''والدین کی کم سے کم نافرمانی ''اُف'' کہنا ہے۔ اگر ''اف'' سے کم تر الفاظ سے نافرمانی ممکن ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی منع فرما دیتا''۔

161 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِؑ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ فَاطِمَةَؑ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِﷺ وَ فِي عُنُقِهَا قِلَادَةٌ مِنْ ذَهَبٍ كَانَ اشْتَرَاهَا لَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍؑ مِنْ فَيْءٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِﷺ يَا فَاطِمَةُ لَا يَقُولُ النَّاسُ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

تَلْبَسُ لُبْسَ الْجَبَابِرَةِ فَقَطَعَتْهَا وَ بَاعَتْهَا وَ اشْتَرَتْ بِهَا رَقَبَةً فَأَعْتَقَتْهَا فَسُرَّ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

ترجمہ

امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''مجھے اسماء بنت عمیسؓ نے خبر دی کہ میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس بیٹھی تھی۔ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔

حضرت فاطمہؑ نے اپنی گردن میں ایک سونے کا ہار پہن رکھا تھا جسے حضرت علی علیہ السلام نے اپنے مال غنیمت کے حصے سے خریدا تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؑ! لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں ملنا چاہئے کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ جباروں جیسے زیورات استعمال کرتی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر سیدہؑ نے ہار کے ٹکڑے کر دیئے اور اسے فروخت کر کے ایک کنیز خرید لی اور اسے راہِ خدا میں آزاد کر دیا۔

یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے حد خوش ہوئے۔

عصمت یوسفؑ

162 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ لَوْ لا أَنْ رَأى بُرْهانَ رَبِّهِ قَالَ قَامَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ إِلَى الصَّنَمِ فَأَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْباً فَقَالَ لَهَا يُوسُفُ مَا هَذَا قَالَتْ أَسْتَحْيِي مِنَ الصَّنَمِ أَنْ يَرَانَا فَقَالَ لَهَا يُوسُفُ أَ تَسْتَحْيِينَ مِمَّنْ لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يَفْقَهُ وَ لَا يَأْكُلُ وَ لَا يَشْرَبُ وَ لَا أَسْتَحْيِي أَنَا مِمَّنْ خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَ عَلَّمَهُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ لَوْ لا أَنْ رَأى بُرْهانَ رَبِّهِ.

ترجمہ

امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے۔

''آپؑ نے قرآن مجید کی آیت ''اور یوسفؑ بھی ارادہ کر بیٹھتے اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے'' [1] کے متعلق ارشاد فرمایا: عزیز کی بیوی بت کی طرف متوجہ ہوئی اور اس پر کپڑا ڈالا۔ یہ عمل دیکھ کر حضرت یوسفؑ نے کہا: یہ کیا ہے؟

اس نے کہا: اس بت کے سامنے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ وہ ہمیں اس حالت میں دیکھے۔

یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: 'تم اس سے شرم کر رہی ہو جو نہ تو سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ ہی کچھ

---

[1] یوسف ۔۲۴

سمجھتا ہے اور نہ ہی کھاتا پیتا ہے۔ تو کیا میں اس خدا سے شرم نہ کروں جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے تعلیم دی اور یہی "لَوْ لَا أَنْ رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ" (یوسف ۲۴) کا مفہوم ہے۔

163 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَرِيضَ قَدْ بَرَأَ مِنَ الْعِلَّةِ قَالَ يُهَنِّيكَ الطَّهُورُ مِنَ الذُّنُوبِ.

ترجمہ

امام زین العابدین علیہ السلام کے متعلق منقول ہے۔

"آپؑ جس مریض کو صحت یاب پاتے تو اس سے فرمایا کرتے تھے: تمہیں گناہوں سے پاکیزگی مبارک ہو"۔

164 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ أَخَذَ النَّاسُ ثَلَاثَةً مِنْ ثَلَاثَةٍ أَخَذُوا الصَّبْرَ عَنْ أَيُّوبَ عليه السلام وَ الشُّكْرَ عَنْ نُوحٍ عليه السلام وَ الْحَسَدَ مِنْ بَنِي يَعْقُوبَ.

ترجمہ

امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: "لوگوں نے تین چیزیں تین افراد سے حاصل کیں۔

1۔ لوگوں نے صبر ایوبؑ سے سیکھا۔

2۔ لوگوں نے شکر نوحؑ سے سیکھا۔

3۔ لوگوں نے حسد اولاد یعقوبؑ سے سیکھا"۔

165 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ عليه السلام كَانَ يُقَصِّرُ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ.

ترجمہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے والد علیہ السلام سے سفر کی نماز کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے والد علیہ السلام سفر میں قصر کیا کرتے تھے"۔

166 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ لَا تَجِدُ فِي أَرْبَعِينَ أَصْلَعَ رَجُلَ سَوْءٍ وَ لَا تَجِدُ فِي أَرْبَعِينَ كَوْسَجاً رَجُلًا صَالِحاً وَ أَصْلَعُ سَوْءٍ خَيْرٌ مِنْ كَوْسَجٍ صَالِحٍ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: "چالیس گنجوں میں تمہیں ایک برا شخص نہیں ملے گا اور چالیس بالوں والوں میں تمہیں ایک نیک شخص دکھائی نہیں دے گا اور برا گنجا نیک بالوں والے سے بہتر ہے"۔

167 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى حَمْزَةَ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ وَ كَبَّرَ عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدَ حَمْزَةَ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ فَلَحِقَ حَمْزَةَ سَبْعُونَ تَكْبِيرَةً.

ترجمہ

حضرت امام حسینؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: میں نے نبی اکرمؐ کو دیکھا کہ انہوں نے حمزہؓ کے جنازے پر پانچ تکبیریں پڑھیں اور حمزہؓ کے بعد دوسرے شہداء پر بھی پانچ تکبیریں پڑھیں اور یوں جناب حمزہؓ پر ستر تکبیریں پڑھی گئیں''۔

168 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُؤْمِنُ عَلَى مَا فِي يَدِهِ وَ لَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ لا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللهَ بِما تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَ سَيَأْتِي زَمَانٌ يُقَدَّمُ فِيهِ الْأَشْرَارُ وَ يُنْسَى فِيهِ الْأَخْيَارُ وَ يُبَايَعُ الْمُضْطَرُّ وَ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ فَاتَّقُوا اللهَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَ أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ احْفَظُونِي فِي أَهْلِي.

ترجمہ

امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ''امیرالمومنین علیہ السلام نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آئے گا جب مومن خدا کی نعمت کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑے گا'' (یعنی وہ کسی دوسرے کو اس نعمت میں شریک کرنا نہیں چاہے گا) جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور آپس میں بزرگی کو فراموش نہ کرو۔بے شک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھنے والا ہے''۔[1]

اور عنقریب ایسا وقت بھی آئے گا جب شریر افراد کو آگے کیا جائے گا اور نیک لوگوں کو بھلا دیا جائے گا اور مجبور افراد سے خرید وفروخت کی جائے گی جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجبور افراد کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے والی خرید وفروخت اور دھوکے پر مبنی خرید وفروخت سے منع کیا ہے۔لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے معاملات کی اصلاح کرو اور میرے اہل بیتؑ کے متعلق مجھے یاد رکھو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یتیمی کا سبب

169 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام لِمَ أُوتِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مِنْ أَبَوَيْهِ قَالَ لِئَلَّا يَجِبَ عَلَيْهِ حَقٌّ لِمَخْلُوقٍ.

---

[1] البقرہ۔۲۳۷

ترجمہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم کو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طرف سے یتیم کیوں بنایا؟

آپؑ نے فرمایا: ''تا کہ آپؐ پر مخلوق کا حق واجب نہ ہو''۔

170 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام عَقَّتْ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ أَعْطَتِ الْقَابِلَةَ رِجْلَ شَاةٍ وَ دِينَاراً.

ترجمہ

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے امام حسن و امام علیہما السلام میں ہر ایک کے لئے عقیقہ کیا اور گوسفند کی ایک ران اور ایک دینار صدقہ کیا۔

171 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَنْعَمَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلْيَحْمَدِ اللهَ تَعَالَى وَ مَنِ اسْتَبْطَأَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللهَ وَ مَنْ حَزَنَهُ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

ترجمہ

امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے حضرت علیؑ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'جس پر خدا کوئی نعمت کرے تو اسے اللہ کی حمد کرنی چاہئے اور جس کے رزق میں تاخیر ہو تو اسے خدا سے استغفار کرنی چاہئے اور جو کسی معاملے کی وجہ سے غمگین ہو تو اسے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" پڑھنا چاہئے''۔

172 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ إِنَّ يَهُودِيّاً سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَمَّا لَيْسَ لِلَّهِ وَ عَمَّا لَيْسَ عِنْدَ اللهِ وَ عَمَّا لَا يَعْلَمُهُ اللهُ تَعَالَى قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَمَّا مَا لَا يَعْلَمُهُ اللهُ فَذَلِكَ قَوْلُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ وَ اللهُ لَا يَعْلَمُ لَهُ ابْناً وَ أَمَّا قَوْلُكَ مَا لَيْسَ لِلَّهِ فَلَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ وَ أَمَّا قَوْلُكَ مَا لَيْسَ عِنْدَ اللهِ فَلَيْسَ عِنْدَ اللهِ ظُلْمٌ لِلْعِبَادِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله.

ترجمہ

حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے۔

''ایک یہودی نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا: آپؑ مجھے یہ بتائیں کہ وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے لئے نہیں ہے اور

وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور وہ کون سی چیز ہے جسے خدا نہیں جانتا؟

حضرتؑ نے فرمایا: جس چیز کا خدا کو علم نہیں ہے وہ تمہارا یہ قول ہے کہ عزیر اللہ کے فرزند ہیں۔ جب کہ خدا کو اپنے کسی فرزند کا علم نہیں ہے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کے لئے کون سی چیز نہیں ہے؟ تو اللہ کے لئے کوئی شریک نہیں ہے۔ اور تمہارا یہ سوال کہ وہ کون سی چیز ہے جو خدا کی طرف سے نہیں ہے؟ تو خدا کی طرف سے بندوں پر ظلم نہیں ہے۔

یہ سن کر یہودی نے کہا: خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

173 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کو علم کے بغیر فتویٰ دے تو اس پر آسمانوں اور زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں''۔

174 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ إِنِّي سَمَّيْتُ ابْنَتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مَنْ أَحَبَّهَا مِنَ النَّارِ.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے، رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''میں نے اپنی دختر کا نام فاطمہؑ رکھا۔ کیونکہ اللہ نے انہیں اور ان سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے آزاد کیا ہوا ہے۔

175 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَالَ يَا رَبِّ أَ بَعِيدٌ أَنْتَ مِنِّي فَأُنَادِيَكَ أَمْ قَرِيبٌ فَأُنَاجِيَكَ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي.

ترجمه

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''موسیٰ بن عمرانؑ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا۔
پروردگار! کیا تو مجھ سے دور ہے تو میں تجھے ندا دوں یا قریب ہے تو میں تجھ سے مناجات کروں؟
اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی نازل کی اور فرمایا: موسیٰ بن عمران! میں اپنے ذکر کرنے والے کا ہم نشین ہوتا ہوں''۔

176 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَغْضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَ يَرْضَى

لِرِضَاهَا.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے غضب سے غضب ناک ہوتا ہے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی رضا سے راضی ہوتا ہے''۔ (یعنی جس پر فاطمہؑ غضب ناک ہو اس پر خدا غضب ناک ہوتا ہے اور جس سے فاطمہؑ راضی ہوں اس سے خدا راضی ہوتا ہے)

177 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَيْلُ لِظَالِمِي أَهْلِ بَيْتِي كَأَنِّي بِهِمْ غَداً مَعَ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''ہلاکت ہے میرے اہل بیتؑ پر ظلم کرنے والوں کے لئے۔ میں گویا کل انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ منافقین کے ساتھ دوزخ کے پست ترین طبقے میں ہوں گے''۔

قاتلِ حسین کا ٹھکانہ

178 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فِي تَابُوتٍ مِنْ نَارٍ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ قَدْ شُدَّتْ يَدَاهُ وَ رِجْلَاهُ بِسَلَاسِلَ مِنْ نَارٍ مُنَكَّسٌ فِي النَّارِ حَتَّى يَقَعَ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ وَ لَهُ رِيحٌ يَتَعَوَّذُ أَهْلُ النَّارِ إِلَى رَبِّهِمْ مِنْ شِدَّةِ نَتْنِهِ وَ هُوَ فِيهَا خَالِدٌ ذَائِقُ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ مَعَ جَمِيعِ مَنْ شَايَعَ عَلَى قَتْلِهِ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمُ الْجُلُودَ حَتَّى يَذُوقُوا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ سَاعَةً وَ يُسْقَوْنَ مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ فَالْوَيْلُ لَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللهِ تَعَالَى فِي النَّارِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''حسینؑ بن علیؑ کا قاتل آگ کے صندوق میں بند ہوگا اور اہل دنیا کے عذاب کا نصف حصہ اس پر نازل ہوگا اور اس کے ہاتھ پاؤں دوزخ کی زنجیروں سے بندھے ہوئے ہوں گے اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ دوزخ کی تہ میں جا گرے گا اور اس سے ایسی بدبو خارج ہوگی جس کی وجہ سے اہل دوزخ خدا سے پناہ مانگیں گے اور وہ دوسرے ایسے دشمنان حسین کے ساتھ ابدالاباد کے لئے عذاب الیم میں مبتلا رہے گا جنہوں نے قتل حسینؑ کے لئے اس کی پیروی کی ہوگی۔ اور جب ان کی کھالیں بوسیدہ ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں دوسری کھالیں دے گا تا کہ وہ عذاب الیم کا مزہ چکھتے رہیں اور ان سے ایک لمحہ کے لئے عذاب کم نہ کیا جائے گا اور انہیں دوزخ کا

گرم پانی پلایا جائے گا۔عذاب دوزخ کی وجہ سے ان پر ہلاکت ہو"۔

179 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أَخِي هَارُونَ مَاتَ فَاغْفِرْ لَهُ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ يَا مُوسَى لَوْ سَأَلْتَنِي فِي الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ لَأَجَبْتُكَ مَا خَلَا قَاتِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَإِنِّي أَنْتَقِمُ لَهُ مِنْ قَاتِلِهِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: "حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے درخواست کرتے ہوئے کہا: پروردگار! میرا بھائی ہارون انتقال کر گیا تو ان کی مغفرت فرما۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کی: موسیٰ! اگر آپ حسین بن علی علیہما السلام کے قاتل کے علاوہ مجھ سے اولین و آخرین کے متعلق مغفرت طلب کریں تو میں آپ کی درخواست کو قبول کروں گا۔لیکن میں حسین علیہ السلام کے قاتل سے ضرور انتقام لوں گا"۔

180 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَخَتَّمُوا بِالْعَقِيقِ فَإِنَّهُ لَا يُصِيبُ أَحَدَكُمْ غَمٌّ مَا دَامَ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: "عقیق کی انگشتری پہنو جب تک عقیق موجود ہوگا تو تمہیں کوئی غم نہیں پہنچے گا"۔

181 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَنَا آخِرَ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَنَا مَعَ الدَّجَّالِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: "جو آخری زمانے میں ہم سے جنگ کرے تو گویا اس نے دجال کے ساتھ مل کر ہم سے جنگ کی ہے"۔

182 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكَ وَ لِأَهْلِكَ وَ لِشِيعَتِكَ وَ مُحِبِّي شِيعَتِكَ وَ مُحِبِّي مُحِبِّي شِيعَتِكَ فَأَبْشِرْ فَإِنَّكَ الْأَنْزَعُ الْبَطِينُ مَنْزُوعٌ مِنَ الشِّرْكِ بَطِينٌ مِنَ الْعِلْمِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اللہ نے تمہاری مغفرت کی اور تمہارے خاندان اور

تمہارے شیعوں اور تمہارے شیعوں سے محبت کرنے والوں اور تمہارے شیعہ کے محبوں سے محبت کرنے والوں کی مغفرت کی ہے۔ تمہیں بشارت ہو تم ''انزع البطین'' ہو۔ یعنی تم شرک سے دور اور علم سے لبریز ہو۔

183 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:۔''''جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ خدایا! جوان سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو ان سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ اور جو ان کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو انہیں چھوڑ دے تو بھی اسے چھوڑ دے''۔

184 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَغْبُونُ لَا مَحْمُودٌ وَلَا مَأْجُورٌ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:''مغبون'' دھوکا کھانے والا نہ تو قابل تعریف ہے اور نہ ہی لائق اجر خداوندی ہے''۔

185 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا التَّمْرَ عَلَى الرِّيقِ فَإِنَّهُ يَقْتُلُ الدِّيدَانَ فِي الْبَطْنِ.

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله يعني بذلك كل التمور إلا البرني فإن أكله على الريق يورث الفالج.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:''نہار منہ کھجوریں کھاؤ اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں''۔

مصنف کتاب ھذا رحمہ اللہ عرض پرداز ہیں۔ اس سے ''برنی'' کھجور کے علاوہ ہر طرح کی کھجور مراد ہے کیونکہ ''برنی'' کھجور کے نہار منہ کھانے سے فالج پیدا ہوتا ہے۔

مقامِ علیؑ

186 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام الْحِنَّاءُ بَعْدَ النُّورَةِ أَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''نورہ'' لگانے کے بعد مہندی لگانا جذام اور برص سے امان دیتا ہے''۔

187 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَوْ لَاكَ لَمَا عُرِفَ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدِي.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''یا علیؑ! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی پہچان نہ ہوتی''۔

188 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ أُعْطِيتَ ثَلَاثاً لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ مِنْ قَبْلِكَ قُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي وَ مَا أُعْطِيتُ قَالَ أُعْطِيتَ صِهْراً مِثْلِي وَ أُعْطِيتَ مِثْلَ زَوْجَتِكَ وَ أُعْطِيتَ مِثْلَ وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ عليه السلام وَ الْحُسَيْنِ عليه السلام.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''یا علیؑ! اللہ نے تمہیں تین فضیلتیں عطا کی ہیں جو تم سے پہلے کسی کو عطا نہیں فرمائیں''۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! وہ کون سی فضیلتیں ہیں جو مجھے عطا کی گئی ہیں؟

آپؐ نے فرمایا:

1۔ تمہیں مجھ جیسا سسر ملا۔

2۔ تمہیں فاطمہؑ جیسی زوجہ ملی۔

3۔ تمہیں حسنؑ و حسینؑ جیسے فرزند ملے۔

189 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَيْسَ فِي الْقِيَامَةِ رَاكِبٌ غَيْرُنَا وَ نَحْنُ أَرْبَعَةٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي وَ مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا عَلَى دَابَّةِ اللهِ الْبُرَاقِ وَ أَخِي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةِ اللهِ الَّتِي عُقِرَتْ وَ عَمِّي حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتِيَ الْعَضْبَاءِ وَ أَخِي عَلِيٌّ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ وَ بِيَدِهِ لِوَاءُ الْحَمْدِ يُنَادِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَيَقُولُ الْآدَمِيُّونَ مَا هَذَا إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ حَامِلُ الْعَرْشِ فَيُجِيبُهُمْ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَا مَعَاشِرَ الْآدَمِيِّينَ لَيْسَ هَذَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا حَامِلُ عَرْشٍ هَذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "یا علیؑ! قیامت کے دن ہم چار افراد کے علاوہ کوئی سواری پر سوار نہ ہوگا۔ یہ سن کر انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر نثار ہوں! وہ سوار کون ہوں گے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

1۔ میں خدا کے چوپایہ براق پر سوار ہوں گا۔

2۔ میرا بھائی صالح ناقۃ اللہ پر سوار ہوگا جسے پے کیا گیا تھا۔

3۔ میرا چچا حمزہ میرے ناقۃ عضبا پر سوار ہوگا۔

4۔ میرا بھائی علی جنت کی ایک ناقہ پر سوار ہوگا اور اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور علیؑ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ندا کرے گا۔ لوگ کہیں گے یہ کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے۔

اس وقت عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ کہے گا:۔

اے لوگو! یہ ملک مقرب اور نبی مرسل اور حامل عرش نہیں ہے۔ یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالبؑ ہے"۔

کربلا کی آبادی

190 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ كَأَنِّي بِالْقُصُورِ قَدْ شُيِّدَتْ حَوْلَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ كَأَنِّي بِالْحَامِلِ تَخْرُجُ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى قَبْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَ الْأَيَّامُ حَتَّى يُسَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْآفَاقِ وَ ذَلِكَ عِنْدَ انْقِطَاعِ مُلْكِ بَنِي مَرْوَانَ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قبر حسین علیہ السلام کے گرد محلات بن چکے ہیں اور میں ان حاملہ خواتین کو دیکھ رہا ہوں جو کوفہ سے قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے چل پڑی ہیں۔ اور شب و روز کا سلسلہ قائم ہوگا جب دور دراز سے لوگ حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے آئیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب نسل مروان کی حکومت ختم ہو جائے گی"۔

عظمت علی علیہ السلام

191 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ فُرَاتٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ظَهِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنُ أَخِي يُونُسَ الْبَغْدَادِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله عَنْ جَبْرَئِيلَ عَنْ مِيكَائِيلَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنِ اللهِ تَعَالَى جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِي فَاخْتَرْتُ مِنْهُمْ مَنْ شِئْتُ مِنْ أَنْبِيَائِي وَ اخْتَرْتُ مِنْ جَمِيعِهِمْ مُحَمَّداً حَبِيباً وَ خَلِيلًا وَ صَفِيّاً فَبَعَثْتُهُ رَسُولًا إِلَى خَلْقِي وَ اصْطَفَيْتُ لَهُ عَلِيّاً فَجَعَلْتُ لَهُ أَخاً وَ وَصِيّاً وَ وَزِيراً وَ مُؤَدِّياً عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى خَلْقِي وَ خَلِيفَتِي إِلَى عِبَادِي يُبَيِّنُ لَهُمْ كِتَابِي وَ يَسِيرُ فِيهِمْ بِحُكْمِي وَ جَعَلْتُهُ الْعَلَمَ الْهَادِيَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ بَابِيَ الَّذِي أُوتَى مِنْهُ وَ بَيْتِيَ الَّذِي مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً مِنْ نَارِي وَ حِصْنِيَ الَّذِي مَنْ لَجَأَ إِلَيْهِ حَصَّنْتُهُ مِنْ مَكْرُوهِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ وَجْهِيَ الَّذِي مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْهِ لَمْ أَصْرِفْ وَجْهِي عَنْهُ وَ حُجَّتِي فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ عَلَى جَمِيعِ مَنْ فِيهِنَّ مِنْ خَلْقِي لَا أَقْبَلُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْهُمْ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ بِوَلَايَتِهِ مَعَ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ رَسُولِي وَ هُوَ يَدِيَ الْمَبْسُوطَةُ عَلَى عِبَادِي وَ هُوَ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمْتُ بِهَا عَلَى مَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي فَمَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي وَ تَوَلَّيْتُهُ عَرَّفْتُهُ وَلَايَتَهُ وَ مَعْرِفَتَهُ وَ مَنْ أَبْغَضْتُهُ مِنْ عِبَادِي أَبْغَضْتُهُ لِعُدُولِهِ عَنْ مَعْرِفَتِهِ وَ وَلَايَتِهِ فَبِعِزَّتِي حَلَفْتُ وَ بِجَلَالِي قَسَمْتُ إِنَّهُ لَا يَتَوَلَّى عَلِيّاً عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي إِلَّا زَحْزَحْتُهُ عَنِ النَّارِ وَ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ لَا يُبْغِضُهُ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي وَ يَعْدِلُ عَنْ وَلَايَتِهِ إِلَّا أَبْغَضْتُهُ وَ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ

اللهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلَى وَلَايَتِهِ وَ وَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

ترجمه

ہم سے حسن بن محمد بن سعید ہاشمی نے مسجد کوفہ میں بیان کیا، انہوں نے فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی سے روایت کی، انہوں نے محمد بن ظہیر سے روایت کی، انہوں نے ابوالحسن محمد بن حسین بن اخی یونس بغدادی سے بغداد میں سنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن یعقوب نہشلی نے بیان کیا، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد زین العابدین علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امیر المومنین علیہ السلام سے، انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، انہوں نے جبریلؑ سے، انہوں نے میکائیلؑ سے، انہوں نے اسرافیلؑ سے، انہوں نے اللہ

تعالیٰ سے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے تمام مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور پھر ان میں سے جنہیں چنا انہیں اپنا نبی بنایا۔ اور میں نے تمام انبیاء سے محمدؐ کو اپنا حبیب اور خلیل اور صفی بنایا۔ میں نے انہیں اپنی مخلوق کے پاس رسول بنا کر بھیجا اور میں نے ان کے لئے علیؑ کو چنا اور میں نے انہیں محمدؐ کا بھائی اور وصی اور وزیر بنایا اور انہیں محمدؐ کی طرف سے اپنی مخلوق کے لئے ترجمان بنایا اور اپنے بندوں پر انہیں خلیفہ مقرر کیا۔ علیؑ لوگوں کے لئے میری کتاب کو بیان کرے گا اور ان میں میرا حکم نافذ کرے گا۔ میں نے انہیں گمراہی سے ہدایت دینے والا پرچم بنایا اور اپنے تک پہنچنے کے لئے انہیں دروازہ بنایا اور علیؑ کو میں نے اپنا وہ گھر بنایا جو اس میں داخل ہوا وہ میری دوزخ سے محفوظ رہا اور میں نے انہیں اپنا وہ قلعہ بنایا جو اس میں پناہ لے گا وہ دنیا و آخرت کے ناپسندیدہ امور سے محفوظ رہے گا اور میں نے علیؑ کو اپنا وہ چہرہ بنایا جو ان کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے اس سے اپنا رخ نہ پھیرا۔ اور علیؑ کو میں نے آسمانوں اور زمین میں اور تمام ارضی و سماوی مخلوقات کے لئے اپنی حجت بنایا اور میں زمین و آسمان کے رہنے والوں کا کوئی عمل قبول نہیں کروں گا جب تک وہ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کریں۔ علیؑ میرا وہ دستِ شفقت ہے جو لوگوں پر کھلا ہوا ہے اور علیؑ میری وہ نعمت ہے جو میں اپنے پیارے بندوں کو عطا کرتا ہوں۔ میں اپنے جس بندے سے محبت کرتا ہوں تو میں اسے علیؑ کی ولایت و معرفت عطا کرتا ہوں۔ اور میں جس سے بغض رکھتا ہوں تو اس سے بغض بھی اسی لئے رکھتا ہوں کہ وہ علیؑ کی معرفت و ولایت سے منحرف ہوتا ہے۔

میں اپنی عزت اور اپنے جلال کی قسم اٹھا کر حلفیہ کہتا ہوں کہ میرا جو بھی بندہ علیؑ سے محبت کرے گا میں اسے دوزخ سے بچا لوں گا اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔ اور میرا جو بھی بندہ علیؑ سے بغض رکھے اور ان کی ولایت سے روگردانی کرے میں اس سے بغض رکھتا ہوں اور اسے دوزخ میں داخل کروں گا اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے۔

توکل و تواضع کے حدود

192 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ.

قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَدُّ التَّوَكُّلِ فَقَالَ لِي أَنْ لَا تَخَافَ مَعَ اللهِ أَحَداً قَالَ قُلْتُ فَمَا حَدُّ التَّوَاضُعِ قَالَ أَنْ تُعْطِيَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ مَا تُحِبُّ أَنْ يُعْطُوكَ مِثْلَهُ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَشْتَهِي أَنْ أَعْلَمَ كَيْفَ أَنَا عِنْدَكَ قَالَ انْظُرْ كَيْفَ أَنَا عِنْدَكَ.

ترجمہ

حسن بن جہم کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: ''میں آپؑ پر قربان جاؤں! توکل کی حد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: توکل کی حد یہ ہے کہ تم خدا کے علاوہ کسی سے خوف نہ کھاؤ۔

میں نے کہا: تواضع کی حد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: حدِتواضع یہ ہے کہ تم لوگوں سے وہی سلوک کرو جو تم ان کی طرف سے اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپؑ کی نظر میں میرا مقام کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تم خود ہی دیکھ لو جو تمہاری نظر میں میرا مقام ہے''۔

پھوڑے پھنسیوں کا مجرب عمل

193 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُعْمَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ بِي ثَآلِيلَ كَثِيرَةً قَدِ اغْتَمَمْتُ بِأَمْرِهَا فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعَلِّمَنِي شَيْئاً أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ عليه السلام خُذْ لِكُلِّ ثُؤْلُولٍ سَبْعَ شَعِيرَاتٍ وَ اقْرَأْ عَلَى كُلِّ شَعِيرَةٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ إِلَى قَوْلِهِ فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثّاً وَ قَوْلَهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبالِ فَقُلْ يَنْسِفُها رَبِّي نَسْفاً فَيَذَرُها قاعاً صَفْصَفاً لا تَرى فِيها عِوَجاً وَ لا أَمْتاً تَأْخُذُ الشَّعِيرَ شَعِيرَةً شَعِيرَةً فَامْسَحْ بِهَا عَلَى كُلِّ ثُؤْلُولٍ ثُمَّ صَيِّرْهَا فِي خِرْقَةٍ جَدِيدَةٍ فَارْبِطْ عَلَى الْخِرْقَةِ حَجَراً وَ أَلْقِهَا فِي كَنِيفٍ قَالَ فَفَعَلْتُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا يَوْمَ السَّابِعِ فَإِذَا هِيَ مِثْلُ رَاحَتِي وَ يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ ذَلِكَ فِي مُحَاقِ الشَّهْرِ.

ترجمہ

علی بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: مولا! میرے جسم پر بہت پھوڑے پھنسیاں ہیں جس کی وجہ سے میں پریشان رہتا ہوں۔ میں آپؑ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمائیں جس کی وجہ سے میں ان سے نجات پاؤں۔

آپؑ نے فرمایا: ہر پھوڑے کے لئے سات جو کے دانے لو اور ہر جو کے دانے پر سات مرتبہ الواقعہ۔ ۱ تا ۶ آیات پڑھو۔

پھر ایک ایک جو لے کر ایک ایک پھوڑے پر لگاؤ اور تمام جو لے کر انہیں ایک نئے کپڑے میں باندھ لو اور اس کپڑے میں کوئی پتھر بھی باندھ دو۔ پھر اس کپڑے کو کسی گندے کنوئیں میں ڈال دو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایسا کیا اور جب میں نے ساتویں دن اپنے جسم کو دیکھا تو وہ میری ہتھیلی کی طرح سے بالکل صاف تھا۔

یہ عمل چاند کی آخری تاریخوں میں کرنا چاہئے۔

194 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ مُسْلِماً فَلَا يَمْكُرُ وَ لَا يَخْدَعُ فَإِنِّي سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ عليه السلام يَقُولُ إِنَّ الْمَكْرَ وَ الْخَدِيعَةَ فِي النَّارِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِماً وَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَانَ مُسْلِماً ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّ جَبْرَئِيلَ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَزَلَ عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ أَلَا وَ إِنَّ أَشْبَهَكُمْ بِي أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً.

ترجمہ

حسین بن خالد نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بھی مسلمان کو دھوکا اور مکاری نہیں کرنی چاہئے کیونکہ میں نے جبریلؑ امینؑ سے سنا۔ انہوں نے کہا۔ مکر اور دھوکے کا مقام دوزخ میں ہے''۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جو مسلمان کو دھوکا دے اور وہ ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان سے خیانت کرے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: رب العالمین کی طرف سے جبریل امینؑ مجھ پر نازل ہوئے اور کہا: ''محمدؐ! آپؐ کو خوش خلقی اپنانی چاہئے۔ اور خوش خلقی دنیا و آخرت کی بھلائی کو جمع کرتی ہے۔

خبردار! آپؐ میں سے میرے زیادہ مشابہ وہ ہے جس کا خلق تم میں سے بہتر ہو۔

ذوالفقار

195 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَيْنَ هُوَ فَقَالَ هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَ كَانَ عَلَيْهِ حِلْيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ هُوَ عِنْدِي.

ترجمہ

احمد بن عبداللہ نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ذوالفقار کے متعلق پوچھا کہ وہ کہا ں سے آئی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: اسے جبریل امینؑ آسمان سے لے کر آئے تھے اور اس پر چاندی کا قبضہ تھا اور وہ اس وقت میرے پاس موجود ہے''۔

عظمتِ سادات

196 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ النَّظَرُ إِلَى ذُرِّيَّتِنَا عِبَادَةٌ فَقِيلَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ النَّظَرُ إِلَى الْأَئِمَّةِ مِنْكُمْ عِبَادَةٌ أَوِ النَّظَرُ إِلَى جَمِيعِ ذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ بَلِ النَّظَرُ إِلَى جَمِيعِ ذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُفَارِقُوا مِنْهَاجَهُ وَلَمْ يَتَلَوَّثُوا بِالْمَعَاصِي.

ترجمہ

حسین بن خالد نے کہا۔ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ہماری ذریت کو دیکھنا عبادت ہے۔

آپؑ کی خدمت میں عرض کی گئی: فرزند رسول! آپؑ میں سے صرف ائمہ کو دیکھنا عبادت ہے یا تمام اولاد پیغمبر کو دیکھنا عبادت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک اولاد پیغمبر آپؐ کے طریقے کو نہ چھوڑے اور نافرمانی میں ملوث نہ ہو اس وقت تک تمام اولاد پیغمبر کو دیکھنا عبادت ہے''۔

راست گوئی اور ادائیگیِ امانت

197 حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ التَّفْلِيسِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَادِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِمَامِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَاقِرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قَالَ لَا تَنْظُرُوا إِلَى كَثْرَةِ صَلَاتِهِمْ وَ صَوْمِهِمْ وَ كَثْرَةِ الْحَجِّ وَ الْمَعْرُوفِ وَ طَنْطَنَتِهِمْ بِاللَّيْلِ وَ لَكِنِ انْظُرُوا إِلَى صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

ترجمہ

میرے والد رحمہ اللہ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے احمد بن علی تفلیسی سے سنا، انہوں نے احمد بن محمد ہمدانی سے،

انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔
آپؐ نے فرمایا: ''لوگوں کی نماز اور روزے، حج اور نیکیوں کی کثرت کو نہ دیکھو اور رات کے وقت ان کی تلاوت کی آوازوں کو مت دیکھو۔ تم ان کی راست گوئی اور امانت کی ادائیگی کو دیکھو''۔

آخر شعبان کے اعمال

198 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا الصَّلْتِ إِنَّ شَعْبَانَ قَدْ مَضَى أَكْثَرُهُ وَ هَذَا آخِرُ جُمُعَةٍ مِنْهُ فَتَدَارَكْ فِيمَا بَقِيَ مِنْهُ تَقْصِيرَكَ فِيمَا مَضَى مِنْهُ وَ عَلَيْكَ بِالْإِقْبَالِ عَلَى مَا يَعْنِيكَ وَ تَرْكِ مَا لَا يَعْنِيكَ وَ أَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ وَ الِاسْتِغْفَارِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ تُبْ إِلَى اللهِ مِنْ ذُنُوبِكَ لِيُقْبِلَ شَهْرُ اللهِ إِلَيْكَ وَ أَنْتَ مُخْلِصٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تَدَعَنَّ أَمَانَةً فِي عُنُقِكَ إِلَّا أَدَّيْتَهَا وَ لَا فِي قَلْبِكَ حِقْداً عَلَى مُؤْمِنٍ إِلَّا نَزَعْتَهُ وَ لَا ذَنْباً أَنْتَ مُرْتَكِبُهُ إِلَّا قَلَعْتَ عَنْهُ وَ اتَّقِ اللهَ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَ عَلَانِيَتِكَ وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللهَ بالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً وَ أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ اللهُمَّ إِنْ لَمْ تَكُنْ قَدْ غَفَرْتَ لَنَا فِي مَا مَضَى مِنْ شَعْبَانَ فَاغْفِرْ لَنَا فِيمَا بَقِيَ مِنْهُ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يُعْتِقُ فِي هَذَا الشَّهْرِ رِقَاباً مِنَ النَّارِ لِحُرْمَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ.

ترجمہ

ہم سے تمیم بن عبداللہ بن تمیم قرشی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے احمد بن علی انصاری سے، انہوں نے عبدالسلام بن صالح ہروی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ''میں شعبان کے آخری جمعہ کو امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

ابوالصلت! شعبان کا زیادہ حصہ گزر چکا ہے اور آج شعبان کا آخری جمعہ ہے۔ اس ماہ میں جو تم سے کوتاہی ہوئی ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اور تجھے وہ کچھ کرنا چاہئے جو تمہیں فائدہ دے اور بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دینا چاہئے اور تمہیں زیادہ سے زیادہ توبہ، استغفار اور قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے تاکہ جب اللہ کا مہینہ (رمضان المبارک) وارد ہو تو تم خدا کے مخلص ہو۔ تمہارے ذمہ جو امانت ہوا سے ادا کر دو اور تمہارے دل میں کسی مومن کے خلاف کینہ ہو تو اسے نکال دو اور اگر کسی گناہ کے عادی ہو تو اسے خیر باد کہہ دو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ظاہر و باطن میں خدا پر توکل رکھو (کیونکہ اللہ کا فرمان ہے)۔

''اور جو خدا پر بھروسہ کرے گا، خدا اس کے لئے کافی ہے۔ بے شک خدا اپنے حکم کو پہنچانے والا ہے اس نے ہر چیز کے لئے ایک مقدار معین کر دی ہے''۔[1]

اور اس ماہ کے جتنے دن باقی رہ گئے ہیں ان میں یہ دعا پڑھو۔

''خدایا! اگر شعبان کے گزرے ہوئے دنوں میں تو نے ہماری مغفرت نہیں کی تو اس کے باقی دنوں میں ہماری مغفرت فرما''۔

اس مہینے میں اللہ تعالیٰ ماہ رمضان المبارک کی حرمت کی وجہ سے بہت سی گردنوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے

زاہد کون؟

199 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْجُرْجَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سُئِلَ الصَّادِقُ عليه السلام عَنِ الزَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا قَالَ الَّذِي يَتْرُكُ حَلَالَهَا مَخَافَةَ حِسَابِهِ وَيَتْرُكُ حَرَامَهَا مَخَافَةَ عَذَابِهِ.

ترجمه

ہم سے ابوالحسن محمد بن قاسم مفسر جرجانی نے بیان کیا، انہوں نے احمد بن حسن حسنی سے روایت کی، انہوں نے امام حسن عسکریؑ سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: ''امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ دنیا میں زاہد کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''زاہد وہ ہے جو حساب کے ڈر سے حلال کو ترک کرے اور عذاب کے خوف سے حرام کو چھوڑ دے۔

200 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ رَأَى الصَّادِقُ عليه السلام رَجُلًا قَدِ اشْتَدَّ جَزَعُهُ عَلَى وَلَدِهِ فَقَالَ يَا هَذَا أَ جَزِعْتَ لِلْمُصِيبَةِ الصُّغْرَى وَ غَفَلْتَ عَنِ الْمُصِيبَةِ الْكُبْرَى لَوْ كُنْتَ لِمَا صَارَ إِلَيْهِ وَلَدُكَ مُسْتَعِدّاً لَمَا اشْتَدَّ جَزَعُكَ عَلَيْهِ فَمُصَابُكَ بِتَرْكِكَ الِاسْتِعْدَادَ لَهُ أَعْظَمُ مِنْ مُصَابِكَ بِوَلَدِكَ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: ''امام

[1] الطلاق۔ ۳

جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے فرزند کی موت کی وجہ سے سخت جزع فزع کر رہا تھا۔ تو آپؑ نے اس سے فرمایا: ''اے شخص! تم چھوٹی مصیبت پر جزع فزع کر رہے ہو اور بڑی مصیبت سے غافل ہو۔ اگر تم بھی اس موت کی تیاری کر چکے ہوتے جس کی طرف تمہارا فرزند چلا گیا ہے تو تم اتنا زیادہ غم نہ کرتے۔

یاد رکھو! تمہارا موت کی تیاری کو چھوڑ دینا تمہارے فرزند کی مصیبت سے زیادہ سخت ہے''۔

نجاتِ شیعہ

201 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ شِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''قیامت کے دن علیؑ کے شیعہ ہی کامیاب و کامران ہوں گے''۔

امیر اور غریب میں فرق روا رکھنا چاہیے

202 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَدَائِنِيُّ عَنْ فَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام قَالَ مَنْ لَقِيَ فَقِيراً مُسْلِماً فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جو کسی غریب مسلمان سے ملاقات کرے اور اسے اس طرح سے سلام نہ کرے جس طرح سے دولت مندوں کو سلام کرتا ہے تو قیامت کے دن جب وہ خدا کے حضور پیش ہوگا تو اللہ اس پر ناراض ہوگا''۔

سلمانؓ کی ضیافت

203 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُرَابٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الرُّويَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيُّ عَنِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ علیہ السلام قَالَ دَعَا سَلْمَانُ أَبَا ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَغِيفَيْنِ فَأَخَذَ أَبُو ذَرٍّ الرَّغِيفَيْنِ فَقَلَبَهُمَا فَقَالَ سَلْمَانُ يَا أَبَا ذَرٍّ لِأَيِّ شَيْءٍ تَقْلِبُ هَذَيْنِ الرَّغِيفَيْنِ قَالَ خِفْتُ أَنْ لَا يَكُونَا نَضِيجَيْنِ فَغَضِبَ سَلْمَانُ مِنْ ذَلِكَ غَضَباً شَدِيداً ثُمَّ قَالَ مَا أَجْرَأَكَ حَيْثُ تَقْلِبُ هَذَيْنِ الرَّغِيفَيْنِ فَوَ اللهِ لَقَدْ عَمِلَ فِي هَذَا الْخُبْزِ الْمَاءُ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ وَ عَمِلَتْ فِيهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى أَلْقَوْهُ إِلَى الرِّيحِ وَ عَمِلَتْ فِيهِ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ إِلَى السَّحَابِ وَ عَمِلَ فِيهِ السَّحَابُ حَتَّى أَمْطَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ وَ عَمِلَ فِيهِ الرَّعْدُ وَ الْبَرْقُ وَ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى وَضَعُوهُ مَوَاضِعَهُ وَ عَمِلَتْ فِيهِ الْأَرْضُ وَ الْخَشَبُ وَ الْحَدِيدُ وَ الْبَهَائِمُ وَ النَّارُ وَ الْحَطَبُ وَ الْمِلْحُ وَ مَا لَا أُحْصِيهِ أَكْثَرُ فَكَيْفَ لَكَ أَنْ تَقُومَ بِهَذَا الشُّكْرِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى اللهِ أَتُوبُ وَ أَسْتَغْفِرُ إِلَيْهِ مِمَّا أَحْدَثْتُ وَ إِلَيْكَ أَعْتَذِرُ مِمَّا كَرِهْتُ قَالَ وَ دَعَا سَلْمَانُ أَبَا ذَرٍّ رہ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى ضِيَافَةٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ مِنْ جِرَابِهِ كِسْرَةً يَابِسَةً وَ بَلَّهَا مِنْ رَكْوَتِهِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ مَا أَطْيَبَ هَذَا الْخُبْزَ لَوْ كَانَ مَعَهُ مِلْحٌ فَقَامَ سَلْمَانُ وَ خَرَجَ وَ رَهَنَ رَكْوَتَهُ بِمِلْحٍ وَ حَمَلَهُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ أَبُو ذَرٍّ يَأْكُلُ ذَلِكَ الْخُبْزَ وَ يَذُرُّ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْمِلْحَ وَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنَا هَذِهِ الْقَنَاعَةَ فَقَالَ سَلْمَانُ لَوْ كَانَتْ قَنَاعَةٌ لَمْ تَكُنْ رَكْوَتِي مَرْهُونَةً.

ترجمہ

علی بن احمد بن محمد بن عمران دقاق سے روایت ہے، انہوں نے محمد بن ہارون صوفی سے روایت کی، انہوں نے ابو تراب محمد بن عبداللہ بن موسیٰ رویانی سے روایت کی، انہوں نے سید عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے روایت کی، انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: حضرت سلمانؓ نے حضرت ابوذرؓ کو اپنے گھر پر دعوت دی اور ان کے سامنے دو روٹیاں پیش کیں۔

ابوذرؓ نے روٹیوں کو اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں گردش دی۔

سلمانؓ نے کہا: ابوذرؓ! ان روٹیوں کو گردش کیوں دے رہے ہو؟

ابوذرؓ نے کہا: دیکھ رہا ہوں کہ یہ زیادہ خشک تو نہیں ہیں۔

یہ سن کر سلمانؓ بہت زیادہ ناراض ہوئے اور کہا: تمہاری یہ جرأت کہ تم ان روٹیوں کو یوں گردش دو۔ خدا کی قسم (یہ روٹی یوں ہی نہیں بن گئیں) اس کے تیار ہونے میں وہ پانی خرچ ہوا ہے جو عرش کے نیچے ہے اور اس کی تیاری میں ملائکہ نے کردار ادا کیا اور انہوں نے زیرِ عرش پانی کو ہوا کے سپرد کیا اور ہوا نے اس کی تیاری میں اپنا کردار ادا کیا۔ اس نے اس پانی کو بادلوں کے حوالے کیا اور بادلوں نے اس کی تیاری میں بڑا کردار ادا کیا، انہوں نے زمین پر بارش برسائی اور اس کی تیاری میں

گرج، چمک اور ملائکہ نے حصہ لیا، جنہوں نے اسے اس کے مقام پر رکھا۔ اور اس کی تیاری میں زمین اور لکڑی (ہل) لوہے اور جانوروں اور آگ اور ایندھن اور نمک کے علاوہ اور بھی بے شمار چیزوں نے حصہ لیا اور اتنی محنت کے بعد یہ روٹی تمہارے کے ہاتھوں تک پہنچی ہے۔ تم خدا کی اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کر رہے ہیں؟

ابوذرؓ نے کہا: میں اپنی اس غلطی کی خدا سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اپنے رویہ کی تم سے بھی معذرت چاہتا ہوں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سلمانؓ نے ابوذرؓ کو اپنی مہمانی کی دعوت دی۔ ابوذرؓ پہنچے تو سلمانؓ نے اپنی گودڑی سے روٹی کا ایک خشک ٹکڑا انہیں پیش کیا اور اپنے مشکیزہ کے پانی سے روٹی کو گیلا کیا۔

ابوذرؓ نے کہا: یہ روٹی بہت اچھی ہے۔ کاش اس کے ساتھ نمک بھی ہوتا۔

سلمانؓ اٹھے اور انہوں نے ایک دوکاندار کے پاس اپنا مشکیزہ رہن رکھا اور نمک لے آئے۔

ابوذرؓ روٹی پر نمک چھڑک کر کھانے لگے اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہمیں یہ قناعت عطا فرمائی۔

یہ سن کر سلمانؓ نے کہا: اگر تم میں قناعت ہوتی تو مجھے اپنا مشکیزہ رہن نہ رکھنا پڑتا''۔

امیر المومنینؑ کے چند نصائح

204 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو تُرَابٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الرُّويَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ آبَائِكَ عليهم السلام فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا تَفَاوَتُوا فَإِذَا اسْتَوَوْا هَلَكُوا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَوْ تَكَاشَفْتُمْ مَا تَدَافَنْتُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَسَعُوهُمْ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ اللِّقَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَسَعُوهُمْ بِأَخْلَاقِكُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ عَتَبَ عَلَى الزَّمَانِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مُجَالَسَةُ الْأَشْرَارِ تُورِثُ السوء [سُوءَ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام

قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِئْسَ الزَّادُ إِلَى الْمَعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قِيمَةُ كُلِّ امْرِءٍ مَا يُحْسِنُهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام التَّدْبِيرُ قَبْلَ الْعَمَلِ يُؤْمِنُكَ مِنَ النَّدَمِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ وَثِقَ بِالزَّمَانِ صُرِعَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاطَرَ بِنَفْسِهِ مَنِ اسْتَغْنَى قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ دَخَلَهُ الْعُجْبُ هَلَكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ أَيْقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ رَضِيَ بِالْعَافِيَةِ مِمَّنْ دُونَهُ رُزِقَ السَّلَامَةَ مِمَّنْ فَوْقَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ حَسْبِي.

ترجمہ

ہم سے علی بن احمد بن عمران دقاق نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن ہارون صوفی سے روایت کی، انہوں نے ابو تراب عبیداللہ بن موسیٰ رویانی سے سنا، انہوں نے سید عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کی: فرزند رسولؐ! آپؑ اپنے آبائؑ کی کوئی حدیث مجھ سے بیان فرمائیں۔

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ''لوگ جب تک چھوٹے اور بڑے بن کر رہیں گے تو بھلائی سے رہیں گے اور جب سب یکساں ہو جائیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے''۔

میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ

نے فرمایا: ''اگر تمہیں ایک دوسرے کے اعمال کا پتہ چل جائے تو تم ایک دوسرے کو دفن نہ کرو گے''۔

میں نے کہا: فرزند رسولؑ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''تم دولت میں لوگوں سے ہرگز نہیں بڑھ سکتے۔ مسکراتے چہرے اور حسنِ ملاقات میں لوگوں سے بڑھ جاؤ کیونکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم لوگوں سے دولت میں ہرگز نہیں بڑھ سکتے۔ تم اخلاق میں لوگوں سے آگے بڑھ جاؤ''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؑ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جو زمانے پر غصہ کرے گا تو وہ طویل عرصے تک غصے میں رہے گا''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؑ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''برے لوگوں کی ہم نشینی سے نیک لوگوں کے متعلق بدگمانی پیدا ہوتی ہے''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؑ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''آخرت کا بدترین زادِ راہ بندوں پر ظلم کرنا ہے''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؑ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''ہر شخص کی وہی قیمت ہے جسے وہ اچھی طرح سے سرانجام دے سکتا ہے''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؑ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؑ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ''وہ شخص کبھی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر و قیمت کو پہچانا''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''کام سے پہلے سوچ بچار کرنے سے تم ندامت سے بچ سکتے ہو''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جس نے زمانہ پر تکیہ کیا وہ پچھاڑا گیا''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی رائے پر اعتماد کر کے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالتا ہے''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''متعلقین کی کمی دو قسموں میں سے ایک قسم کی آسودگی ہے''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جس میں خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہو گیا''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جسے عوض کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے''۔

میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! کچھ اور سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنینؑ علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جو اپنے سے کمتر شخص کی عانیت پر راضی ہوا اسے اپنے سے اوپر والے سے بھی سلامتی ملے گی''۔

میں نے کہا، مولاؑ! اب یہ احادیث میرے لئے کافی ہیں۔

205 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ أَوْلى لَكَ فَأَوْلى ثُمَّ أَوْلى لَكَ فَأَوْلى قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بُعْداً لَكَ مِنَ

خَيْرِ الدُّنْيَا بُعْداً وَ بُعْداً لَكَ مِنْ خَيْرِ الْآخِرَةِ.

ترجمہ

سید عبدالعظیم حسنی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے اس آیت کا مفہوم دریافت کیا: ''افسوس ہے تیرے حال پر بہت افسوس ہے، حیف اور صد حیف ہے''۔[1]

آپؑ نے فرمایا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے لئے دنیا کی بھلائی سے دوری ہو اور تمہارے لئے آخرت کی بھلائی سے دوری ہو۔

نقشِ انگشتری

206 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْعُقْبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام الرَّجُلُ يَسْتَنْجِي وَ خَاتَمُهُ فِي إِصْبَعِهِ وَ نَقْشُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ أَكْرَهُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ وَ لَيْسَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ آبَائِكَ عليهم السلام يَفْعَلُ ذَلِكَ وَ خَاتَمُهُ فِي إِصْبَعِهِ فَقَالَ بَلَى وَ لَكِنْ كَانُوا يَتَخَتَّمُونَ فِي الْيَدِ الْيُمْنَى فَاتَّقُوا اللهَ وَ انْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ قُلْتُ وَ مَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ وَ لِمَ لَا تَسْأَلُنِي عَمَّا كَانَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَأَنَا أَسْأَلُكَ قَالَ نَقْشُ خَاتَمِ آدَمَ عليه السلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ هَبَطَ بِهِ مَعَهُ وَ إِنَّ نُوحاً عليه السلام لَمَّا رَكِبَ السَّفِينَةَ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا نُوحُ إِنْ خِفْتَ الْغَرَقَ فَهَلِّلْنِي أَلْفاً ثُمَّ سَلْنِي النَّجَاةَ أُنْجِيكَ مِنَ الْغَرَقِ وَ مَنْ آمَنَ مَعَكَ قَالَ فَلَمَّا اسْتَوَى نُوحٌ وَ مَنْ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ وَ رَفَعَ الْقَلْسَ وَ عَصَفَتِ الرِّيحُ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَأْمَنْ نُوحٌ عليه السلام الْغَرَقَ وَ أَعْجَلَتْهُ الرِّيحُ فَلَمْ يُدْرِكْ لَهُ أَنْ يُهَلِّلَ اللهَ أَلْفَ مَرَّةٍ فَقَالَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ هيلوليا أَلْفاً أَلْفاً يَا ماريا يَا ماريا أيقن قَالَ فَاسْتَوَى الْقَلْسُ وَ اسْتَقَرَّتِ السَّفِينَةُ فَقَالَ نُوحٌ عليه السلام إِنَّ كَلَاماً نَجَّانِي اللهُ بِهِ مِنَ الْغَرَقِ لَحَقِيقٌ أَنْ لَا يُفَارِقَنِي قَالَ فَنَقَشَ فِي خَاتَمِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَلْفَ مَرَّةٍ يَا رَبِّ أَصْلِحْنِي قَالَ وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا وُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمَنْجَنِيقِ غَضِبَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَا يُغْضِبُكَ يَا جَبْرَئِيلُ قَالَ جَبْرَئِيلُ يَا رَبِّ خَلِيلُكَ لَيْسَ مَنْ يَعْبُدُكَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ غَيْرُهُ سَلَّطْتَ عَلَيْهِ عَدُوَّكَ وَ عَدُوَّهُ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ اسْكُتْ إِنَّمَا يَعْجَلُ الْعَبْدُ الَّذِي يَخَافُ الْفَوْتَ مِثْلُكَ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّهُ عَبْدِي آخُذُهُ إِذَا شِئْتُ قَالَ فَطَابَتْ نَفْسُ جَبْرَئِيلَ عليه السلام فَالْتَفَتَ

---

[1] القیامۃ۔ ۳۴، ۳۵

إِلَى إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ قَالَ أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا فَأَهْبَطَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَهُ خَاتَماً فِيهِ سِتَّةُ أَحْرُفٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَى اللهِ اشتدت [أَسْنَدْتُ ظَهْرِي إِلَى اللهِ حَسْبِيَ اللهُ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يَتَخَتَّمَ بِهَذَا الْخَاتَمِ فَإِنِّي أَجْعَلُ النَّارَ عَلَيْكَ بَرْداً وَ سَلَاماً قَالَ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مُوسَى عليه السلام حَرْفَيْنِ اشْتَقَّهُمَا مِنَ التَّوْرَاةِ اصْبِرْ تُؤْجَرْ اصْدُقْ تَنْجُ قَالَ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ عليه السلام سُبْحَانَ مَنْ أَلْجَمَ الْجِنَّ بِكَلِمَاتِهِ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عِيسَى عليه السلام حَرْفَيْنِ اشْتَقَّهُمَا مِنَ الْإِنْجِيلِ طُوبَى لِعَبْدٍ ذُكِرَ اللهُ مِنْ أَجْلِهِ وَ وَيْلٌ لِعَبْدٍ نُسِيَ اللهُ مِنْ أَجْلِهِ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْمُلْكُ لِلَّهِ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام الْعِزَّةُ لِلَّهِ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِنَّ اللهَ بَالِغُ أَمْرِهِ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمِ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام إِنَّهُ وَلِيِّي وَ عِصْمَتِي مِنْ خَلْقِهِ وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام حَسْبِيَ اللهُ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ خَالِدٍ وَ بَسَطَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام كَفَّهُ وَ خَاتَمُ أَبِيهِ عليه السلام فِي إِصْبَعِهِ حَتَّى أَرَانِي النَّقْشَ.

وَ رُوِيَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام خَزِيَ وَ شَقِيَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام.

ترجمه

مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے روایت کی، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے حسن بن ابی العقب صیرفی سے، انہوں نے حسین بن خالد صیرفی سے روایت کی۔ اس نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: ایک شخص استنجا کرے اور اس کی انگلی میں ایسی انگشتری ہو جس پر لا الہ الا اللہ نقش ہو (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

آپؑ نے فرمایا: میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔

میں نے عرض کی: تو کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؑ کے دیگر آبائے طاہرینؑ اپنی انگلی میں انگشتری نہیں پہنا کرتے تھے اور وہ ایسا نہیں کیا کرتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن وہ داہنے ہاتھ میں انگشتری پہنا کرتے تھے۔ خدا سے ڈرو اور اپنی حالت پر نگاہ رکھو۔

میں نے عرض کی: امیر المومنین علیہ السلام کی انگشتری کا نقش کیا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: تم ان سے پہلے بزرگوں کے متعلق کیوں نہیں پوچھتے ؟

میں نے عرض کی: تو بہتر ہے میں پوچھتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: آدم علیہ السلام کی انگشتری پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقش تھا۔ اور جب آپؑ جنت سے اترے تھے تو یہ انگشتری پہن کر آئے تھے۔ اور جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی فرمائی:۔

نوح! جب آپ کو ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہو تو اس وقت ایک ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا۔ میں آپ اور آپ پر ایمان لانے والوں کو بچا لوں گا۔ پھر کشتی چل پڑی اور ایک مرتبہ سخت آندھی آئی اور کشتی کا لنگر اٹھ گیا تو حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہوا اور انہوں نے دل میں سوچا کہ وہ ایک ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ نہیں کہہ سکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اس وقت سریانی زبان میں کہا: یہ کہنے کی دیر تھی کہ ہوا تھم گئی اور کشتی صحیح چلنے لگی۔ جب کشتی نے کوہ جودی پر قرار پکڑا تو نوح علیہ السلام نے کہا: جس جملے نے مجھے ڈوبنے سے بچایا وہ ہر وقت میرے ساتھ رہنا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی انگشتری میں یہ الفاظ نقش کرائے۔

یہ الفاظ آپؑ کے سریانی جملے کا ترجمہ ہیں، یعنی

''لا الہ الا اللہ ہزار بار، پروردگار! میری اصلاح فرما''۔

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالنے کے لئے منجنیق میں بٹھایا گیا تو جبریل امینؑ بہت غضب ناک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کرتے ہوئے فرمایا: ''جبریلؑ! آپ کس بات پر ناراض ہو رہے ہیں؟

جبریلؑ نے عرض کی: ''پروردگار! روئے زمین پر صرف خلیل ہی تیری عبادت کرتا ہے اور تو نے ان پر اپنے اور ان کے دشمن کو مسلط کر دیا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: ''جبرائیل! جلدی وہ کرتا ہے جسے تمہاری طرح مجرم کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہو۔ مجھے جلدی کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ میرا بندہ ہے، میں جب چاہوں اسے پکڑ سکتا ہوں''۔

یہ سن کر جبریلؑ خوش ہو گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے کہا: ''کیا آپؑ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟''

ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ''مجھے تم سے کوئی حاجت نہیں ہے''۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک انگشتری نازل کی جس پر یہ چھ جملے نقش تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ اس انگشتری کو پہن لیں اور میں آگ کو آپ کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی بنا دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی انگشتری کے نقش پر وہ جملے تھے جنہیں آپؑ نے تورات سے اخذ کیے تھے اور وہ جملے یہ ہیں۔
''صبر کرو تمہیں اجر ملے گا، سچ بولو تم نجات پاؤ گے''۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری پر یہ الفاظ نقش تھے۔
''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے کلمات سے جنات کو لگام دی''۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انگشتری پہ دو جملے نقش تھے جنہیں آپؑ نے انجیل سے اخذ کیے تھے اور وہ جملے یہ ہیں۔
''اس بندہ کے لئے خوش خبری ہے جس کی وجہ سے خدا کا ذکر کیا جائے اور اس بندہ کے لئے ہلاکت ہے جس کی وجہ سے خدا کو فراموش کردیا جائے۔
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتری پہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقش تھا۔
امیر المومنین علیہ السلام کی انگشتری پر ''الملک للہ'' نقش تھا۔
امام حسن علیہ السلام کی انگشتری پر ''العزۃ للہ'' نقش تھا۔
امام حسین علیہ السلام کی انگشتری پر ''ان اللہ بالغ امرہ'' نقش تھا۔
امام زین العابدین علیہ السلام اپنے والد کی انگشتری پہنا کرتے تھے۔
امام محمد باقر علیہ السلام بھی امام حسینؑ کی انگشتری پہنا کرتے تھے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام کی انگشتری پر "انه ولیی و عصمتی من خلقه" کے الفاظ نقش تھے۔
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگشتری پر ''حسبی الله'' نقش تھا۔
راوی حدیث حسین بن خالد نے کہا: پھر امام علی رضا علیہ السلام نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ آپؑ نے اپنے والد علیہ السلام کی انگشتری پہن رکھی تھی اور آپؑ نے مجھے نقش بھی دکھایا۔
ایک اور روایت میں مروی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کی انگشتری پر یہ الفاظ نقش تھے۔
''حسین بن علی علیہما السلام کا قاتل رسوا ہوا اور بد بخت بنا''۔

207 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحَدِّثُ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَمْثَالِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِلَّا قَوْلُ النَّاسِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''انبیاءؑ

کے دانش مندانہ اقوال میں سے لوگوں کے پاس صرف یہی قول باقی رہ گیا ہے۔
''جب تم سے حیا رخصت ہو جائے تو پھر جو تمہارے جی میں آئے وہ کر تا رہ''۔

مقامِ ائمہ علیہم السّلام

208 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي وَ دَيَّانُ دِينِي أُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهِ أَئِمَّةً يَقُومُونَ بِأَمْرِي وَ يَدْعُونَ إِلَى سَبِيلِي بِهِمْ أَدْفَعُ الْبَلَاءَ عَنْ عِبَادِي وَ إِمَائِي وَ بِهِمْ أُنْزِلُ مِنْ رَحْمَتِي.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''مجھے جبریل امین نے خدا کی طرف سے خبر دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالبؑ میری مخلوق پر میری حجت ہے اور میرے دین کا فیصل ہے۔ میں ان کے صلب سے ایسے امام پیدا کروں گا جو میرے امر کو قائم کریں گے اور میرے راستے کی دعوت دیں گے۔ ان کے ذریعے سے میں اپنے بندوں اور کنیزوں سے بلاؤں کو دور کروں گا اور انہی کی وجہ سے میں اپنی رحمت نازل کروں گا''۔

مقامِ قرآن

209 حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ كَلَامُ اللهِ لَا تَتَجَاوَزُوهُ وَ لَا تَطْلُبُوا الْهُدَى فِي غَيْرِهِ فَتَضِلُّوا.

ترجمہ

ہم سے جعفر بن محمد بن مسرور نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے سنا، انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے سنا، انہوں نے ریان بن الصلت سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا: فرزندِ رسولؐ! آپؑ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: قرآن اللہ کا کلام ہے تم اس سے تجاوز نہ کرو اور قرآن کے علاوہ کسی

اور سے ہدایت طلب نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے''۔

210 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ قَالَ نَحْنُ سَادَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ مُلُوكٌ فِي الْأَرْضِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ہم دنیا میں سردار ہیں اور زمین میں بادشاہ ہیں''۔

211 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ التَّمِيمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْقَضِيبِ الْيَاقُوتِ الْأَحْمَرِ الَّذِي غَرَسَهُ اللهُ بِيَدِهِ وَ يَكُونُ مُسْتَمْسِكاً بِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً وَ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خِيَرَةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ صَفْوَتُهُ وَ هُمُ الْمَعْصُومُونَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ خَطِيئَةٍ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو یاقوت احمر کی اس شاخ کو دیکھنا چاہتا ہو جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے کاشت کیا اور جو ان سے تمسک کرنا چاہتا ہو تو اسے علی اور ان کی اولاد میں سے ائمہؑ کے ساتھ محبت کرنی چاہئے۔ کیونکہ وہ خدا کے منتخب اور مصطفی بندے ہیں اور وہ ہر گناہ اور خطا سے معصوم ہیں''۔

212 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ سَبْعِينَ مَرَّةً أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ أَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ كَتَبَ اللهُ تَعَالَى لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَ جَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ وَ أَحَلَّهُ دَارَ الْقَرَارِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص ماہ شعبان میں روزانہ ستر مرتبہ "استغفر الله و اسئله التوبة" کہے تو اللہ تعالی اس کے لئے دوزخ سے آزادی اور صراط سے گزر لکھ دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کرتا ہے''۔

قیامت کے دن شیعوں کا حساب

213 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَيْهَقِيُّ بِفَيْدَ بَعْدَ مُنْصَرَفِي مِنْ حَجِّ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وُلِّينَا حِسَابَ شِيعَتِنَا فَمَنْ كَانَتْ مَظْلِمَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَكَمْنَا فِيهَا فَأَجَابَنَا وَ مَنْ كَانَتْ مَظْلِمَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ اسْتَوْهَبْنَاهَا فَوُهِبَتْ لَنَا وَ مَنْ كَانَتْ مَظْلِمَتُهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَنَا كُنَّا أَحَقَّ مِمَّنْ عَفَى وَ صَفَحَ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو ہم اپنے شیعوں کا حساب اپنے ذمے لے لیں گے۔ جس سے خدائی معاملات میں تقصیر ہوئی ہوگی تو ہم اس کے متعلق فیصلہ کریں گے اور اللہ ہمارے فیصلے کو قائم رکھے گا۔

اور جس سے حقوق العباد میں کوئی تقصیر سرزد ہوئی ہوگی تو ہم متاثرہ فریق سے اس کی خطا معاف کرنے کی سفارش کریں گے اور ہماری وجہ سے اس کی خطا معاف کر دی جائے گی۔

اور جس سے ہمارے حق میں تقصیر واقع ہوئی ہوگی تو ہم درگذر اور معاف کرنے کے زیادہ حق دار ہیں''۔

معرفتِ امام کے بغیر مرنے والے کا انجام

214 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سلم [سَالِمِ بْنِ الْبَرَاءِ الْجِعَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي [جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ وُلْدِي مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ يُؤْخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ الْإِسْلَامِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو مر جائے اور میری اولاد میں سے اس کا کوئی امام نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جاہلیت و اسلام کے اعمال کی بدولت اس کا مؤاخذہ کیا جائے گا''۔

مقام اہل بیتؑ

215 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَ هَذَا يَعْنِي عَلِيّاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَاتَيْنِ وَ ضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَ شِيعَتُنَا مَعَنَا وَ مَنْ أَعَانَ مَظْلُومَنَا كَذَلِكَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''میں اور یہ یعنی علیؑ اس طرح سے ہوں گے۔ پھر آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا اور پھر فرمایا۔ ہمارے شیعہ ہمارے ساتھ ہوں گے اور جو ہمارے مظلوم کی مدد کرے وہ بھی ایسا ہی ہے''۔ (یعنی وہ بھی ہمارے ساتھ ہوگا)

216 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقى * فَلْيَتَمَسَّكْ بِحُبِّ عَلِيٍّ وَ أَهْلِ بَيْتِي.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو عروۃ الوثقیٰ (مضبوط رسی) کو پکڑنے کا خواہش مند ہو تو اسے علیؑ اور میرے اہل بیت سے تمسک کرنا چاہئے''۔

217 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَنْ أَطَاعَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ هُمُ الْوَسِيلَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''ائمہ حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے۔ جس نے ان کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ یہی عروۃ الوثقیٰ ہیں اور یہی خدا کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں''۔

218 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ وَلَدَاىَ خِيَرَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''علی! تم اور میرے دو بیٹے (حسنؑ وحسینؑ) اللہ کی مخلوق میں سے برگزیدہ ہیں''۔

219 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُلِقْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں''۔

220 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللهُ تَعَالَى آمِناً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جس نے ہم اہل بیتؑ سے محبت رکھی۔اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حالتِ امن میں محشور فرمائے گا''۔

221 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍ مَنْ أَحَبَّكَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ فِي دَرَجَتِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يُبْغِضُكَ فَلَا يُبَالِي مَاتَ يَهُودِيّاً أَوْ نَصْرَانِيّاً.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:''جس نے تم سے محبت رکھی قیامت کے دن وہ انبیاءؑ کے ساتھ ان کے درجہ میں ہوگا اور جو تم سے بغض رکھتے ہوئے مرا تو اس کے متعلق خدا پرواہ نہیں کرتا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے''۔

222 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ قِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ قَالَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ

رسولؐ خدا نے قرآن مجید کی آیت

''اور انہیں روکو، ان سے سوال کیا جائے گا''[1] کے متعلق فرمایا:''ان سے ولایت علیؑ کا سوال کیا جائے گا''۔

223 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ الْعَبَّاسِ بْنِ

---

[1] الصافات۔۲۴

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ عَقِيلٍ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ.

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله ذكر عقيل و عباس غريب في هذا الحديث لم أسمعه إلا عن محمد بن عمر الجعابي في هذا الحديث.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''آپ نے علی، فاطمہ، حسن، حسین، عباس بن عبد المطلب اور عقیل علیہم السلام کو جمع کر کے فرمایا: ''جو تم سے جنگ کرتا ہے اس سے میں جنگ کرتا ہوں اور جو تم سے صلح رکھتا ہے اس سے میں صلح رکھتا ہوں''۔

مصنف کتاب ھذا رحمہ اللہ عرض پرداز ہیں: اس حدیث میں عباس و عقیل کا ذکر غریب ہے اور میں نے محمد بن عمر الجعابی کے علاوہ اور کسی راوی کی حدیث میں یہ نہیں سنا۔

224 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔انہوں نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہے اور میں تم سے ہوں''۔

225 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ أَنْتَ خَيْرُ الْبَشَرِ لَا يَشُكُّ فِيكَ إِلَّا كَافِرٌ.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ! تم خیر البشر ہو۔تمہارے متعلق کافر کے علاوہ کوئی شک نہیں کرے گا''۔

226 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَا زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ إِلَّا لَمَّا أَمَرَنِي اللَّهُ بِتَزْوِيجِهَا.

ترجمه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا عقد اپنی مرضی سے نہیں کیا۔مجھے اللہ نے ان کے نکاح کا حکم دیا''۔

227 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَ اخْذُلْ عَدُوَّهُ وَ كُنْ لَهُ وَ لِوُلْدِهِ وَ اخْلُفْهُ فِيهِمْ بِخَيْرٍ وَ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا تُعْطِيهِمْ وَ أَيِّدْهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَ احْفَظْهُمْ حَيْثُ تَوَجَّهُوا مِنَ الْأَرْضِ وَ اجْعَلِ الْإِمَامَةَ فِيهِمْ وَ اشْكُرْ مَنْ أَطَاعَهُمْ وَ أَهْلِكْ مَنْ عَصَاهُمْ إِنَّكَ قَرِيبٌ

مُجِيبٌ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔
خدایا! جو ان سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو ان سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ اور جو ان کی اعانت کرے تو اس کی اعانت کر اور جو ان کی نصرت کرے تو اس کی نصرت کر۔ اور جو انہیں چھوڑ دے تو اسے چھوڑ اور اس کے دشمن کو چھوڑ دے اور ان کی اور ان کی اولادوں کی اولاد کی حمایت فرما اور انہیں اچھائی عطا فرما۔ اور جو کچھ انہیں عطا فرمائے اس میں انہیں برکت عطا فرما اور روح القدس سے ان کی تائید فرما اور وہ زمین کے جس گوشے میں بھی جائیں ان کی حفاظت فرما اور ان میں امامت کو جاری فرما اور جو ان کی اطاعت کرے اس کی قدردانی فرما اور جو ان کی نافرمانی کرے اسے ہلاک فرما۔ بے شک تو قریب و مجیب ہے''۔

228 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنِ اتَّبَعَنِي وَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي بَعْدَ الْحَقِ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''سب سے پہلے میری اتباع کرنے والا علیؑ ہے اور حق کے بعد مجھ سے سب سے پہلے مصافحہ کرنے والا علیؑ ہوگا''۔

229 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ أَنْتَ تُبْرِءُ ذِمَّتِي وَ أَنْتَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ! تم میری ذمہ داریاں ادا کرو گے اور تم میری امت میں میرے جانشین ہو''۔

230 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقُومَ قَائِمٌ لِلْحَقِ مِنَّا وَ ذَلِكَ حِينَ يَأْذَنُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ وَ مَنْ تَبِعَهُ نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ هَلَكَ اللهَ اللهَ عِبَادَ اللهِ فَأْتُوهُ وَ لَوْ عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ خَلِيفَتِي.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی یہاں تک کہ ہم میں سے ایک شخص حق کے لئے قیام کرے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ اسے اجازت عطا فرمائے گا۔ جو ان کی پیروی کرے گا نجات پائے گا اور جو ان سے پیچھے رہے گا ہلاک ہو جائے گا۔

بندگان خدا! خدا سے ڈرتے رہو۔ تمہیں برف سے گزر کر بھی ان کے پاس جانا پڑے تو بھی چلے جاؤ کیونکہ وہ خدا کا اور میرا خلیفہ ہوگا''۔

231 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ علیہ السلام مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ لَا يُحِبُّ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ کے متعلق مروی ہے۔

''آپؐ نے حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر فرمایا: جو گمان کرتا ہو کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے تو اس نے جھوٹ کہا''۔

232 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُوضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرُ حَوْلَ الْعَرْشِ لِشِيعَتِي وَ شِيعَةِ أَهْلِ بَيْتِي الْمُخْلَصِينَ فِي وِلَايَتِنَا وَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَلُمُّوا يَا عِبَادِي إِلَيَّ لِأَنْشُرَنَّ عَلَيْكُمْ كَرَامَتِي فَقَدْ أُوذِيتُمْ فِي الدُّنْيَا.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میرے اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت میں مخلص شیعوں کے لئے عرش کے اردگرد منبر نصب کیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میرے بندو! میرے پاس آؤ تا کہ میں تم پر اپنی کرامت پھیلاؤں تمہیں دنیا میں بہت تکلیفیں دی گئی تھی''۔

233 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُلِقْتَ يَا عَلِيُّ مِنْ شَجَرَةٍ خُلِقْتُ مِنْهَا أَنَا أَصْلُهَا وَ أَنْتَ فَرْعُهَا وَ الْحُسَيْنُ وَ الْحَسَنُ أَغْصَانُهَا وَ مُحِبُّونَا وَرَقُهَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِشَيْءٍ مِنْهَا أَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ.

ترجمہ

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''یا علیؑ! جس شجر سے میں پیدا ہوا ہوں تم بھی اسی شجر سے پیدا ہوئے ہو۔ میں اس درخت کی جڑ ہوں اور تم اس کی شاخ ہو اور حسن و حسین علیہما السلام اس کی ٹہنیاں ہیں اور ہمارے محب اس درخت کے پتے ہیں۔ جو کسی طرح سے بھی اس درخت سے تعلق رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا''۔

234 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُبْغِضُكَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَّا مَنْ كَانَ أَصْلُهُ يَهُودِيّاً.

ترجمہ

امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے، انہوں نے اپنے والد امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا علیؑ! انصار میں سے تم سے وہی بغض رکھے گا جو یہودی الاصل ہوگا''۔

235 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله الْأُمِّيُّ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ''نبی اُمی نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ مومن کے علاوہ مجھ سے کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی دشمنی نہیں رکھے گا''۔

236 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِي فَإِنَّهُمْ مِنِّي.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: میرے اور علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام اور جو میرے اہل بیت ہیں ان کے علاوہ کسی کے لیے اس مسجد میں جنابت حلال نہیں ہے''۔

237 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَا يَرَى عَوْرَتِي غَيْرُ عَلِيٍّ إِلَّا كَافِرٌ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ کے علاوہ جو میرا ستر دیکھے وہ کافر ہوگا''۔

238 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله تَرِدُ شِيعَتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِوَاءً غَيْرَ عِطَاشٍ وَ يَرِدُ عَدُوُّكَ عِطَاشاً يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''یا علیؑ! قیامت کے دن تمہارے شیعہ سیراب ہوکر وارد ہوں گے۔ وہ پیاسے نہ ہوں گے اور تمہارے دشمن پیاسے وارد ہوں گے وہ پانی طلب کریں گے لیکن انہیں پانی نہیں دیا جائے گا''۔

239 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله بُغْضُ عَلِيٍّ كُفْرٌ وَ بُغْضُ بَنِي هَاشِمٍ نِفَاقٌ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''علیؑ کا بغض کفر اور بنی ہاشم کا بغض نفاق ہے''۔

240 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام دَعَا لِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ اللهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَ اشْرَحْ صَدْرَهُ وَ ثَبِّتْ لِسَانَهُ وَ قِهِ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا دیتے ہوئے فرمایا تھا: پروردگار! ان کے دل کو ہدایت عطا فرما اور ان کے سینے کو کشادہ فرما اور ان کی زبان کو ثابت فرما اور انہیں سردی اور گرمی سے محفوظ فرما''۔

241 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''مجھے ناکثین (اہل جمل)، قاسطین (اہل صفین) اور مارقین (اہل نہروان) سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا تھا''۔

242 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ حُبِّ الْحُزْنِ

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''حبِّ حزن (غم کی محبت) سے بچنے کے لئے خدا سے پناہ طلب کرو''۔

243 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ وَ لَا يَقْضِي عِدَاتِي إِلَّا عَلِيٌّ

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول اکرمؐ نے فرمایا:''علیؑ کے علاوہ میری طرف سے کوئی پیغام نہیں پہنچائے گا اور علیؑ کے علاوہ میرے وعدوں کو کوئی پورے نہیں کرے گا''۔

244 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ لِبَنِي هَاشِمٍ أَنْتُمُ الْمُسْتَضْعَفُونَ بَعْدِي.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی ہاشم سے فرمایا''تمہیں میرے بعد کمزور سمجھ لیا جائے گا''۔

245 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله خَيْرُ مَالِ الْمَرْءِ وَ ذَخَائِرِهِ الصَّدَقَةُ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا بہترین مال اور تمہارا ذخیرہ صدقہ ہے“۔

246 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دیا“۔

247 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ خَيْرُ إِخْوَانِي عَلِيٌّ وَ خَيْرُ أَعْمَامِي حَمْزَةُ وَ الْعَبَّاسُ صِنْوُ أَبِي.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ”علیؑ میرا بہترین بھائی اور حمزہ میرا بہترین چچا اور عباس میرے والد کے قائم مقام ہے“۔

248 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الِاثْنَانِ وَ مَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”دو اور ان سے زیادہ افراد جماعت ہیں“۔

249 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ عليه السلام قَالَ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول اکرمؐ نے فرمایا: ”مؤذن قیامت کے دن لمبی گردن والے ہوں گے“۔

250 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مومن خدا کے نور سے نگاہ کرتا ہے“۔

251 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَمَنْ بَاكَرَ بِهَا لَمْ يَتَخَطَّاهُ الْبَلَاءُ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے دن کا آغاز صدقہ سے کرو جو اپنے دن کا آغاز صدقہ سے کرے تو اس دن اس کی کوئی دعا رد نہ ہوگی“۔

252 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ بَعْدِي وَ بَعْدَ أَبِيهِمَا وَ أُمُّهُمَا أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "میرے اور اپنے والد کے بعد حسنؑ و حسینؑ تمام اہل زمین سے بہتر ہیں اور ان کی والدہ تمام اہل زمین کی عورتوں سے بہتر ہے"۔

253 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى زَوْجٍ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "اونٹ پر سوار ہونے والی تمام عورتوں سے قریش کی عورتیں بہتر ہیں۔ وہ اپنے شوہروں کے لئے نرم دل ہیں"۔

254 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَاءَكُمْ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ الْجَمَاعَةَ وَ يَغْصَبَ الْأُمَّةَ أَمْرَهَا وَ يَتَوَلَّى مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَذِنَ ذَلِكَ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "جو تمہارے پاس تمہاری جماعت میں تفرقہ ڈالنے اور امت کے امور غصب کرنے اور مشورے کے بغیر حکومت قائم کرنے کی غرض سے آئے تو تم اسے قتل کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے"۔

255 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَ النَّهارِ سِرًّا وَ عَلانِيَةً فِي عَلِيٍّ.

ترجمه

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ "وہ جو اپنا مال رات اور دن میں چھپ کر اور ظاہر ہو کر خرچ کرتے ہیں"۔[1]
یہ ایک آیت حضرت علی علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی۔

256 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ تَعِيَها أُذُنٌ واعِيَةٌ قَالَ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَهَا أُذُنَكَ يَا عَلِيُّ.

ترجمه

---

[1] البقرہ۔۲۷۴

حضرت علیؑ سے مروی ہے: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت ''اور اسے یاد رکھنے والا کان یاد رکھے گا''[1]۔ تلاوت فرمائی اور فرمایا:

''یا علیؑ! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ تمہارے کان کو ''اذن واعیہ'' قرار دے''۔

257 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ چوڑے شانے والا کسی کو نہیں دیکھا''۔

258 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے روز بندوں سے سب سے پہلے ہم اہل بیتؑ کی محبت کے متعلق پوچھا جائے گا''۔

259 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي وَ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیتؑ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں''۔

260 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو موٹے تازے اور سینگ دار مینڈھے عید قربان پر ذبح کرتے تھے''۔

261 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام دَعَا لِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله أَنْ يَقِيَنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ.

ترجمہ

---

[1] الحاقہ۔۱۲

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے سردی اور گرمی سے بچنے کی دعا فرمائی تھی''۔

262 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَ أَخُو رَسُولِهِ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے رسولؐ کا بھائی ہوں اور جو میرے بعد یہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہوگا''۔

263 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى أَحَبَّهُ النَّصَارَى حَتَّى كَفَرُوا وَ أَبْغَضَهُ الْيَهُودُ حَتَّى كَفَرُوا فِي بُغْضِهِ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔پیغمبر اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا تھا:

ا۔علامہ حلی لکھتے ہیں:۔جمہور نے روایت کی کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

''یا علیؑ! تم عیسیٰ کی مثال ہو جس سے نصاریٰ نے محبت کی تو وہ محبت میں کافر ہو گئے اور یہود نے ان سے بغض رکھا تو وہ ان کے بغض کی وجہ سے کافر ہو گئے''۔

264 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

ترجمه

آنحضرتؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''فاطمہؑ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی۔اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت پر دوزخ کی آگ کو حرام قرار دے دیا''۔

265 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:''تمہارا محب میرا محب ہے اور تم سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے''۔

266 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَا يُحِبُّ عَلِيّاً إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُهُ إِلَّا كَافِرٌ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''مومن کے علاوہ علیؑ سے کوئی محبت نہیں کرے گا اور کافر

کے علاوہ کوئی علیؑ سے بغض نہیں رکھے گا''۔

267 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله النَّاسُ مِنْ أَشْجَارٍ شَتَّى وَ أَنَا وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''لوگ مختلف درختوں سے تعلق رکھتے ہیں اور میں اور علیؑ ایک ہی درخت سے تعلق رکھتے ہیں''۔

268 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنا کرتے تھے''۔

269 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله تَقْتُلُ عَمَّاراً الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا''۔

270 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔''جو اپنے آقاؤں کے علاوہ اوروں سے تعلق قائم کرے تو اس پر اللہ اور ملائکہؑ اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی''۔

271 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عَنْ وَطْءِ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاملہ عورتوں سے جماع کرنے سے منع کیا یہاں تک کہ وہ بچے کو جنم دیں''۔

272 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے منقول ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''ائمہ قریش میں سے ہوں گے''۔

273 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ وَ عَلَى عَلِيٍّ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے کلام کا اختتام مجھ پر اور علیؑ پر درود سے ہوتو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

274 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَتَبَرَّءُوا مِنِّي فَإِنِّي عَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ''تمہیں مجھ سے بیزاری کی دعوت دی جائے گی۔تم مجھ سے بیزاری اختیار نہ کرنا کیونکہ میں دین محمدؐ پر ہوں''۔

275 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْتَحْفَظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَهْلَ صِفِّينَ قَدْ لَعَنَهُمُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ''سنت پیغمبرؐ کے یاد رکھنے والے اصحاب محمدؐ بخوبی جانتے ہیں کہ اہل صفین پر خدا نے اپنے رسولؐ کی زبانی لعنت کی ہے اور وہ ناکام رہے۔جنہوں نے جھوٹ تراشا''۔

276 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ مَا سَلَكْتَ طَرِيقاً وَ لَا فَجّاً إِلَّا سَلَكَ الشَّيْطَانُ غَيْرَ طَرِيقِكَ وَ فَجِّكَ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''علیؑ! تم جس راستے اور وادی میں چلو گے تو شیطان تمہارے راستے اور وادی میں نہیں چلے گا''۔

277 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ يَقْتُلُ الْحُسَيْنَ شَرُّ الْأُمَّةِ وَ يَتَبَرَّأُ مِنْ وُلْدِهِ مَنْ يَكْفُرُ بِي.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''امت کا بدترین شخص حسینؑ کو قتل کرے گا اور حسینؑ کی

نسل سے بیزاری وہی کرے گا جو میرا منکر ہوگا''۔

278 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ وَ مَنْ كُنْتُ إِمَامَهُ فَعَلِيٌّ إِمَامُهُ.

ترجمہ

ہم سے محمد بن عمر حافظ نے بیان کیا، انہوں نے حسن بن عبداللہ تمیمی سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا میں نے اپنے آقا و مولا امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے [1] امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: ''جس کا میں ولی ہوں، اس کا علی ولی ہے اور جس کا میں امام ہوں اس کا علی امام ہے''۔

279 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ دَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ إِلَيَّ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَى يَدَيَّ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن مجھے علم عطا کیا تو میں اس وقت تک واپس نہ آیا جب تک خدا نے میرے ہاتھ پر فتح نہ دے دی''۔

280 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ حُرِّمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَ أَمْوَالُهُمْ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے خدا کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ اور جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں گے تو ان لوگوں کے خون اور مال مجھ پر حرام ہو جائیں گے''۔

281 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ مَا شَبِعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

ترجمہ

---

[1]۔ یہ نہی کراہت پر مبنی ہے۔

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی تین دن تک مسلسل گندم کی روٹی شکم سیر ہوکر تناول نہیں فرمائی یہاں تک کہ آپؐ دنیا سے رخصت ہوئے''۔

282 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہے''۔

283 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله أَبُو ذَرٍّ صِدِّيقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''ابوذرؓ اس امت کے صدیق ہیں''۔

284 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَقَدْ قَتَلَ كَافِراً.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جس نے سانپ کو مارا تو گویا اس نے ایک کافر کو قتل کیا''۔

285 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَلَيْسَ لَكَ إِلَّا أَوَّلُ نَظْرَةٍ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ نہ ڈالو۔تمہارے لئے صرف پہلی نگاہ ہی حلال ہے''۔

286 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله لَمَّا وَجَّهَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِذَا تُقُوضِيَ إِلَيْكَ فَلَا تَحْكُمْ لِأَحَدِ الْخَصْمَيْنِ دُونَ أَنْ تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدَ ذَلِكَ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر روانہ کیا تو مجھے ارشاد فرمایا''جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش کیا جائے تو جب تک دوسرے فریق کا بیان نہ سن لو اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کرنا''۔

حضرت علیؑ کہتے ہیں۔''اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہیں ہوا''۔

287 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ لَعَنَ اللهُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي دِينِهِ أُولَئِكَ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ عليه السلام.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''اللہ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو اس کے دین میں جھگڑتے ہیں۔ ان لوگوں پر خدا کے نبیؐ کی زبان سے بھی لعنت کی گئی ہے''۔

288 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ فِيَّ نَزَلَتْ وَ قَالَ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ فِيَّ نَزَلَتْ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہیں''۔[۱]

یہ آیت میری شان میں نازل ہوئی اور ''یہی تو وارث ہیں جو جنت الفردوس کے وارث بنیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔[۲] یہ آیت بھی میری شان میں نازل ہوئی ہے۔

289 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ كَمَنْ عَبَدَ اللهَ طُولَ حَيَاتِهِ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ایک سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھی تو وہ اس کی مانند ہے جس نے پوری زندگی خدا کی عبادت کی ہو''۔

290 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَيْرُكُمْ مَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ صَلَّى بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی گفتگو کرے اور کھانا کھلائے اور جب لوگ رات کے وقت نیند میں سوئے ہوئے ہوں تو وہ نماز پڑھے''۔

291 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ الْكُوفَةَ فَقَالَ يُدْفَعُ عَنْهَا الْبَلَاءُ كَمَا يُدْفَعُ عَنْ أَخْبِيَةِ

---

[۱] الواقعہ۔۱۰

[۲] مؤمنون۔۱۰،۱۱

النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ ''آپؑ کے سامنے کوفہ کا ذکر کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: کوفہ سے ویسے ہی بلائیں دور کی جائیں گی جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منازل سے دور کی جاتی ہیں''۔

292 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ مَنْ كَذَّبَ بِشَفَاعَةِ رَسُولِ اللهِ لَمْ تَنَلْهُ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی تکذیب کی تو اسے شفاعت نصیب نہ ہوگی''۔

293 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَقُومَ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ نسل حسینؑ سے ایک شخص خروج کرے گا جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ ہو ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی''۔

294 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام أَنَّهُ شَرِبَ قَائِماً وَ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام کے متعلق منقول ہے۔

''انہوں نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا''۔

295 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ الْعِلْمُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''علم مومن کی گمشدہ چیز ہے''۔

296 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ غَشَّ الْمُسْلِمِينَ فِي مَشُورَةٍ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهُ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مسلمان کو مشورہ میں دھوکا دیا تو میں اس سے

بیزار ہوں''۔

297 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا يُقَاسُ بِنَا أَحَدٌ فِينَا نَزَلَ الْقُرْآنُ وَ فِينَا مَعْدِنُ الرِّسَالَةِ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:''ہم اہل بیتؑ سے کسی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔قرآن ہمارے اندر نازل ہوا اور معدن رسالت ہمارے اندر ہے''۔

298 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے''۔

299 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَارَنِي ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ بَعْدِي فَجَعَلَكَ الْقَيِّمَ بِأَمْرِ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي وَ لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَنَا مِثْلَنَا.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نگاہ ڈالی تو ان میں سے مجھے منتخب کیا۔پھر خدا نے اہل زمین پر دوبارہ نگاہ ڈالی تو میرے بعد تمہیں چنا۔اس نے میرے بعد تمہیں میری امت کے امور کا نگران مقرر کیا اور ہمارے بعد کوئی بھی ہماری مثال نہیں ہے''۔

300 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَهُ الْجَوارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلامِ قَالَ السُّفُنُ.

ترجمه

حضرت علی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول''اسی کے وہ جہاز بھی ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح کھڑے ہیں''[1] کے متعلق فرمایا کہ اس سے کشتیاں مراد ہیں۔

301 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّارٌ عَلَى الْحَقِّ حِينَ يُقْتَلُ بَيْنَ الْفِئَتَيْنِ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ عَلَى سَبِيلِي وَ سُنَّتِي وَ الْأُخْرَى مَارِقَةٌ مِنَ الدِّينِ خَارِجَةٌ عَنْهُ.

---

[1] الرحمن۔۲۴

ترجمہ

حضرت علیؑ سے منقول ہے۔رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''جب دو گروہ جنگ کریں گے ان میں سے ایک گروہ میرے راستے اور میری سنت پر جنگ کرے گا اور دوسرا دین سے خارج ہوگا۔اس وقت عمار حق پر ہونگے''۔

302 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّارِعَةَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ عليه السلام.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ کے دروازے کے علاوہ باقی جتنے دروازے مسجد میں کھلتے ہیں، بند کر دو''۔

303 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مِتُّ ظَهَرَتْ لَكَ ضَغَائِنُ فِي صُدُورِ قَوْمٍ يَتَمَالَئُونَ عَلَيْكَ وَ يَمْنَعُونَكَ حَقَّكَ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا: ''میری وفات کے بعد لوگوں کے سینے میں چھپے ہوئے کینے تمہارے لئے ظاہر ہو جائیں گے اور وہ تمہیں تمہارے حق سے محروم کر دیں گے''۔

304 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَفُّ عَلِيٍّ كَفِّي.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ کی ہتھیلی میری ہتھیلی ہے''۔

305 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيّاً وَ وُلْدَهُ عليه السلام.

ترجمہ

امام حسینؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہم منافقین کو علیؑ اور اولادِ علیؑ کے بغض کی علامات سے پہچانا کرتے تھے''۔

306 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَنَّةُ تَشْتَاقُ إِلَيْكَ وَ إِلَى عَمَّارٍ وَ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ.

ترجمہ

امام حسینؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تمہاری اور عمارؓ، سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ کی

مشتاق ہے"۔

307 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِنَّ أُمَّتِي سَتَغْدِرُ بِكَ بَعْدِي وَ يَتْبَعُ ذَلِكَ بَرُّهَا وَ فَاجِرُهَا.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول اکرمؐ نے ان سے فرمایا:عنقریب میری امت تم سے غداری کرے گی اور تمام نیک و بد اس میں شامل ہوں گے"۔

308 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مَنْ سَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ سَبَّنِي وَ مَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللهَ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا: جس نے علیؑ کو سب کیا اس نے مجھے سب کیا اور جس نے مجھے سب کیا تو اس نے خدا کو سب کیا"۔

309 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله أَنْتَ يَا عَلِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَ أَنْتَ ذُو قَرْنَيْهَا.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:"علی تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے اور تم جنت کا ذوالقرنین ہو"۔

310 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ خَطَبَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ سَلُونِي عَنِ الْقُرْآنِ أُخْبِرْكُمْ عَنْ آيَاتِهِ فِيمَنْ نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ.

ترجمہ

امام حسینؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا:"امیرالمومنین علیہ السلام نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: تم مجھ سے قرآن کے متعلق سوال کرو میں تمہیں قرآنی آیات کے متعلق بتاؤں گا کہ کون سی آیت کس کے متعلق نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی"۔

311 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَ أَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لَهَا.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان فرمایا:"میں تمہارے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے وہی کچھ ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں"۔

312 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ لِي بُرَيْدَةُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ أُسَلِّمَ عَلَى أَبِيكَ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ.

ترجمه

امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ان سے صحابی رسول بریدہؓ نے کہا: ’’ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ آپ ہم کے والد کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کریں‘‘۔

313 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ بَشِّرْ لِشِيعَتِكَ أَنِّي الشَّفِيعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ إِلَّا شَفَاعَتِي.

ترجمه

امام حسینؑ سے مروی ہے۔رسولؐ اکرم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ’’اپنے شیعوں کو بشارت دو کہ میں قیامت کے دن ان کا شفیع بنوں گا اور اس دن میری شفاعت کے علاوہ کوئی چیز فائدہ نہ دے سکے گی‘‘۔

314 وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَسَطُ الْجَنَّةِ لِي وَ لِأَهْلِ بَيْتِي.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔رسولؐ خدا نے فرمایا: ’’جنت کا وسطی حصہ میرے اور میرے اہل بیت کے لئے ہوگا‘‘۔

315 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجِعَابِيُّ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله عَنْ جَبْرَئِيلَ عَنِ اللهِ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى أَوْلِيَائِي فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَ مَنْ حَارَبَ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّي فَقَدْ حَلَّ عَلَيْهِ عَذَابِي وَ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَهُمْ فَقَدْ حَلَّ عَلَيْهِ غَضَبِي وَ مَنْ أَعَزَّ غَيْرَهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَ مَنْ آذَانِي فَلَهُ النَّارُ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریلؑ سے سنا اور جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ سے سنا۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’جس نے میرے اولیاء سے دشمنی رکھی تو اس نے مجھے جنگ کی دعوت دی اور جس نے میرے نبیؐ کے اہل بیتؑ سے جنگ کی تو اس پر میرا عذاب نازل ہوا اور جس نے ان کے غیر سے دوستی رکھی تو اس پر میرا غضب نازل ہوا اور جس نے ان کے غیر کی عزت کی تو اس نے مجھے

اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی تو اس کے لئے دوزخ ہے''۔

316 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الرَّجُلُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِماً فَلْيُصَلِّ جَالِساً فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِساً فَلْيُصَلِّ مُسْتَلْقِياً نَاصِباً رِجْلَيْهِ حِيَالَ الْقِبْلَةِ يُومِئُ إِيمَاءً.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور جب کوئی بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو وہ لیٹ کر نماز پڑھے اور اپنے دونوں پاؤں قبلہ رو کرے اور اشارے سے نماز ادا کرے''۔

317 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ زُرَيْقٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ مَوْلَى الرَّشِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ بْنِ نَهْشَلِ بْنِ مُجَمِّعٍ النَّهْشَلِيُّ الصَّغَانِيُّ بِسُرَّ مَنْ رَأَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ اصْطَنِعِ الْمَعْرُوفَ إِلَى أَهْلِهِ وَإِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَإِنْ كَانَ أَهْلَهُ فَهُوَ أَهْلُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ فَأَنْتَ أَهْلُهُ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو نیکی کا اہل ہو اس سے بھی بھلائی کرو اور جو اہل نہ ہو تو اس سے بھلائی کرو۔ اگر کوئی اہل ہے تو وہ تو ویسے ہی اہل ہے، اگر کوئی اہل نہیں ہے تو تم نیکی کے اہل ہو گے''۔

318 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِمَا يُسْخِطُ اللهُ خَرَجَ عَنْ دِينِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جس نے خدا کو ناراض کر کے کسی سلطان کو راضی کیا تو وہ اللہ کے دین سے خارج ہو گیا''۔

319 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي قُبَّةٍ أَدَمٍ وَ رَأَيْتُ بِلَالَ الْحَبَشِيَّ وَ قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَ مَعَهُ فَضْلُ وَضُوءِ رَسُولِ اللهِ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئاً يَمْسَحُ بِهِ وَجْهَهُ وَ مَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئاً أَخَذَ مِنْ يَدَيْ صَاحِبِهِ فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَ كَذَلِكَ فُعِلَ بِفَضْلِ وَضُوءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے فرمایا، میں نے اپنے والد سے سنا، وہ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے تھے، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی۔ اس نے کہا: ''رسولؐ خدا ایک چمڑے کے خیمے میں بیٹھے تھے۔ میں نے دیکھا کہ بلال حبشیؓ آپؐ کے خیمے سے برآمد ہوئے اور ان کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی تھا۔ لوگ تبرّک سمجھ کر جلدی سے اس پر ٹوٹ پڑے۔ جن کے ہاتھ کچھ پانی لگا وہ اپنے چہرے کو لگانے لگا اور جن کے ہاتھ کچھ نہ آیا وہ اپنے ساتھی کے گیلے ہاتھوں کو مس کر کے اپنے چہرے پر لگانے لگا۔ اور امیر المومنین علیہ السلام کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو بھی لوگوں نے متبرک سمجھ کر آپس میں تقسیم کیا''۔

320 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اغْسِلُوا صِبْيَانَكُمْ مِنَ الْغَمَرِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَشَمُّ الْغَمَرَ فَيَفْزَعُ الصَّبِيُّ فِي رُقَادِهِ وَ يَتَأَذَّى بِهَا الْكَاتِبَانِ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''گوشت کھانے کے بعد اپنے چھوٹے بچوں کے ہاتھ دھلایا کرو کیونکہ شیطان اس کی بو سونگھتا ہے جس کی وجہ سے بچہ نیند میں ڈر جاتا ہے۔ اور کراماً کاتبین کو اس کی بو سے اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

321 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً إِلَّا جَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن تک خدا کے لئے نیت کو خالص رکھے تو اس کے دل سے حکمت کے چشمے پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوں گے''۔

322 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ

يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْناً وَ قَرَأَ وَ اللهُ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ ما يَشاءُ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اپنی خوش آوازی سے قرآن کو حسین بناؤ کیونکہ خوش الحانی سے قرآن کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ''اللہ جو چاہتا ہے خلق میں اضافہ کرتا ہے''۔[1]

323 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ زُرَيْقٌ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ مَوْلَى الرَّشِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمٌ وَ نُعَيْمُ بْنُ صَالِحٍ الطَّبَرِيُّ قَالا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ مِنْ حَقِّ الضَّيْفِ أَنْ تَمْشِيَ مَعَهُ فَتُخْرِجَهُ مِنْ حَرِيمِكَ إِلَى الْبَابِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''مہمان کا ایک حق یہ بھی ہے کہ تم ان کے ساتھ چلو اور اپنی حویلی سے دروازے تک ان کے ساتھ آؤ''۔

324 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ وَ دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ النَّهْشَلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ إِنَّمَا سُمُّوا الْأَبْرَارَ لِأَنَّهُمْ بَرُّوا الْآبَاءَ وَ الْأَبْنَاءَ وَ الْإِخْوَانَ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''ابرار'' (نیک لوگ) کا نام اس لئے ''ابرار'' رکھا گیا کیونکہ انہوں نے اپنے آباء اور اولاد اور بھائیوں سے نیکی کی''۔

325 وَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ وَ دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ النَّهْشَلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ تَخَتَّمُوا بِالْعَقِيقِ فَإِنَّهُ أَوَّلُ جَبَلٍ أَقَرَّ لِلَّهِ تَعَالَى بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَ لِي بِالنُّبُوَّةِ وَ

---

[1] استناد سورۂ فاطر۔ا

لَكَ يَا عَلِيُّ بِالْوَصِيَّةِ وَلِشِيعَتِكَ بِالْجَنَّةِ.

ترجمہ

ایک اور روایت میں جسے امام علی رضا علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ''عقیق کی انگشتری پہنو کیونکہ وہ پہلا پہاڑ ہے جس نے خدا کی توحید اور میری نبوت اور تمہاری وصایت اور تمہارے شیعوں کے لئے جنت کا اقرار کیا تھا''۔

326 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ.

ترجمہ

رسولؐ خدا سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''لذات کو ڈھا دینے والی چیز (موت) کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرو''۔

326 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَذَلَّ مُؤْمِناً أَوْ حَقَّرَهُ لِفَقْرِهِ وَ قِلَّةِ ذَاتِ يَدِهِ شَهَرَهُ اللهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو کسی مومن کو ذلیل کرے یا ان کی غربت و افلاس کی وجہ سے انہیں حقیر تصور کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے پل پر رسوا کرے گا''۔

1-327 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادِ بْنِ مُوسَى بْنِ مَالِكِ الْأَشَجُّ العصرى [الْقَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيّاً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَ عَمِّهِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ وَ عَمِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِماً.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے حضرت علیؑ سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ مسلمان کو خوفزدہ کرے''۔

328 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَ مَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بَلَّغَهُ اللهُ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

ترجمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جس نے اپنے غصے کو روکا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک لے گا اور جس نے اپنا اخلاق بہتر بنایا تو اللہ تعالیٰ اسے روزہ دار اور شب زندہ دار شخص کا درجہ عطا کرے گا''۔

دعائے ہلال

329 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ أَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَصَرِّفُ فِي مَلَكُوتِ الْجَبَرُوتِ بِالتَّقْدِيرِ رَبِّي وَ رَبُّكَ اللهُ اللهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِيمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ وَ الْإِحْسَانِ وَ كَمَا بَلَّغْتَنَا أَوَّلَهُ فَبَلِّغْنَا آخِرَهُ وَ اجْعَلْهُ شَهْراً مُبَارَكاً تَمْحُو فِيهِ السَّيِّئَاتِ وَ تُثْبِتُ لَنَا فِيهِ الْحَسَنَاتِ وَ تَرْفَعُ لَنَا فِيهِ الدَّرَجَاتِ يَا عَظِيمَ الْخَيْرَاتِ.

ترجمہ

ہم سے محمد بن احمد بن حسین بن یوسف بغدادی نے بیان کیا، انہوں نے علی بن محمد بن عینیہ سے سنا، انہوں نے دارم بن قبیصہ سے سنا، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو آپؐ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''اے فرمانبردار، سرگرم عمل اور تیز رو مخلوق اور فلک نظم و تدبیر میں تصرف کرنے والے میرا اور تمہارا رب اللہ ہے۔

خدایا! اس چاند کو ہمارے لئے امن و ایمان، سلامتی، اسلام اور احسان کا چاند بنا۔ اور جس طرح سے تو نے ہمیں اس کا ابتدائی حصہ نصیب کیا، اسی طرح ہمیں اس کا آخری حصہ بھی نصیب فرما اور اسے بابرکت مہینہ بنا۔ اس میں برائیاں مٹا اور نیکیاں ثابت فرما اور اے عظیم خیرات والے اس میں ہمارے درجات بلند فرما''۔

330 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا دَخَلَ شَهْرُ شَعْبَانَ يَصُومُهُ فِي أَوَّلِهِ ثَلَاثاً وَ فِي وَسَطِهِ ثَلَاثاً وَ فِي آخِرِهِ ثَلَاثاً وَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ يُفْطِرُ قَبْلَهُ بِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَصُومُ.

ترجمہ

مروی ہے۔ ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ ماہ شعبان کی ابتدا میں تین روزے رکھتے تھے اور اس کے درمیان

میں تین روزے رکھتے تھے اور اس کے آخر میں تین روزے رکھتے تھے۔ اور ماہ رمضان کی آمد سے دو دن قبل روزہ نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپؐ ماہ رمضان کے روزے رکھتے تھے''۔

331 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ الْأَصَمُّ يَصُبُّ اللهُ فِيهِ الرَّحْمَةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ شَهْرُ شَعْبَانَ تَنْشَعِبُ فِيهِ الْخَيْرَاتُ وَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ تُغَلُّ الْمَرَدَةُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَ يُغْفَرُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ سَبْعِينَ أَلْفاً فَإِذَا كَانَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ غَفَرَ اللهُ بِمِثْلِ مَا غَفَرَ فِي رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا رَجُلًا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْظِرُوا هَؤُلَاءِ حَتَّى يَصْطَلِحُوا.

ترجمه

مروی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: ''رجب اللہ کا خاموش (۱) مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت کی بارش نازل کرتا ہے اور ماہ شعبان میں اچھائی کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ اور ماہ رمضان کی چاندرات سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور ہر شب ستر ہزار افراد کی مغفرت کی جاتی ہے اور شب قدر میں اللہ اس تعداد کے برابر افراد کی مغفرت کرتا ہے جتنا کہ وہ ماہ رجب و شعبان اور ماہ رمضان کی دیگر راتوں میں بخش چکا ہوتا ہے۔ مگر شب قدر میں اس شخص کی مغفرت نہیں کی جاتی جو اپنے بھائی سے بغض وعناد رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''ان دونوں پر نظر رکھو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں''۔

332 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوحِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَ إِلَى الْحَفَظَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ لَا تَكْتُبُوا عَلَى عَبْدِي وَ أَمَتِي ضَجَرَهُمْ وَ عَثْرَتَهُمْ بَعْدَ الْعَصْرِ.

ترجمه

مروی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین سے فرماتا ہے۔

''عصر کے بعد میرے بندوں اور کنیزوں کی تنگ دلی اور ان کی لغزش کو ان کے نامۂ اعمال میں نہ لکھو''۔

333 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ دِيكاً عُرْفُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ رِجْلَاهُ فِي تُخُومِ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلَى إِذَا كَانَ فِي الثُّلُثِ الْأَخِيرِ مِنَ اللَّيْلِ سَبَّحَ اللهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ فَتَصِيحُ عِنْدَ ذَلِكَ دِيَكَةُ الدُّنْيَا.

ترجمه

مروی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کا تاج عرش کے نیچے اور اس کے دونوں قدم

ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور جب رات کا آخری تہائی حصہ شروع ہوتا ہے تو وہ مرغ بلند آواز سے اللہ کی تسبیح کرتا ہے جسے جنات اور انسانوں کے علاوہ سب مخلوق سنتی ہے۔اس آواز کو سن کر دنیا کے مرغ اذانیں دینے لگتے ہیں"۔

334 وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الطَّلْعَ وَ الْجُمَّارَ بِالتَّمْرِ وَ يَقُولُ إِنَّ إِبْلِيسَ لَعَنَهُ اللهُ يَشْتَدُّ غَضَبُهُ وَ يَقُولُ عَاشَ ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكَلَ الْعَتِيقَ بِالْحَدِيثِ.

ترجمہ

مروی ہے کہ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ کھجور اور کھجور کی گری کو خشک اور پرانی کھجوروں کے ساتھ تناول کرتے تھے اور فرماتے تھے: اس سے ابلیس لعین کا غصہ تیز ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے (ہائے) فرزند آدم نے اتنی عمر پالی کہ وہ پرانی کھجور کو تازہ کھجور کے ساتھ کھانے لگ گیا"۔

ابلیس کی درخواست

335 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَ إِذَا شَيْخٌ مُحْدَوْدِبٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنْ شِدَّةِ الْكِبَرِ وَ فِي يَدِهِ عُكَّازَةٌ وَ عَلَى رَأْسِهِ بُرْنُسٌ أَحْمَرُ وَ عَلَيْهِ مِدْرَعَةٌ مِنَ الشَّعْرِ فَدَنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ لِي بِالْمَغْفِرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَابَ سَعْيُكَ يَا شَيْخُ وَ ضَلَّ عَمَلُكَ فَلَمَّا تَوَلَّى الشَّيْخُ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَ تَعْرِفُهُ قُلْتُ اللَّهُمَّ لَا قَالَ ذَلِكَ اللَّعِينُ إِبْلِيسُ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام فَعَدَوْتُ خَلْفَهُ حَتَّى لَحِقْتُهُ وَ صَرَعْتُهُ إِلَى الْأَرْضِ وَ جَلَسْتُ عَلَى صَدْرِهِ وَ وَضَعْتُ يَدِي فِي حَلْقِهِ لِأَخْنُقَهُ فَقَالَ لِي لَا تَفْعَلْ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَإِنِّي مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ وَ وَ اللهِ يَا عَلِيُّ إِنِّي لَأُحِبُّكَ جِدّاً وَ مَا أَبْغَضَكَ أَحَدٌ إِلَّا شَرِكْتُ أَبَاهُ فِي أُمِّهِ فَصَارَ وَلَدَ الزِّنَاءِ فَضَحِكْتُ وَ خَلَّيْتُ سَبِيلَهُ.

ترجمہ

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔آپؑ نے فرمایا: "میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صحن کعبہ میں بیٹھا ہوا تھا۔اتنے میں ایک بوڑھا شخص آپؐ کے پاس آیا جس کی کمر جھکی ہوئی تھی اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کے ابرو اس کی آنکھوں پر پڑے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ میں خم دار لاٹھی تھی۔اس نے سرخ ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔اس نے بالوں کا جبّہ پہن رکھا تھا۔اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! آپؐ میری مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے! تمہاری کوشش رائیگاں گئی اور تمہارے عمل تباہ ہوئے۔

جب یہ سن کر بوڑھا واپس گیا تو آپؐ مجھ سے نے فرمایا: ابوالحسنؑ! اسے پہچانتے ہو؟

میں نے عرض کی: نہیں! میں اسے نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: یہ ابلیس لعین ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: یہ سن کر میں اس کے تعاقب میں دوڑا، یہاں تک کہ میں نے اسے پالیا اور میں نے اسے زمین پر پٹک دیا اور اس کے سینے پر جا بیٹھا اور میں نے اس کی گردن دبوچنے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو اس نے مجھ سے کہا: ابوالحسنؑ! ایسا نہ کرنا کیونکہ مجھے وقت معلوم تک مہلت ملی ہوئی ہے۔ خدا کی قسم! یا علی میں آپؑ سے بے حد محبت کرتا ہوں اور جو بھی آپؑ سے بغض رکھتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کے باپ کے ساتھ جماع میں شریک ہوتا ہوں اور وہ ولدالزنا ہوتا ہے یہ سن کر میں ہنس پڑا اور اسے چھوڑ دیا''۔

فاطمہؑ کی وجہ تسمیہ

336 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالا سَمِعْنَا الْمَأْمُونَ يُحَدِّثُ عَنِ الرَّشِيدِ عَنِ الْمَهْدِيِّ عَنِ الْمَنْصُورِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُعَاوِيَةَ أَ تَدْرِي لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ فَاطِمَةَ قَالَ لَا قَالَ لِأَنَّهَا فُطِمَتْ هِيَ وَ شِيعَتُهَا مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُهُ.

ترجمہ

ہم سے محمد بن احمد بن حسین بن یوسف بغدادی نے بیان کیا، انہوں نے علی بن محمد بن عیینہ سے سنا، انہوں نے دارم بن قبیصہ نہشلی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا اور امام محمد تقی علیہما السلام سے سنا، ان دونوں نے فرمایا، ہم نے مامون سے سنا، انہوں نے رشید سے روایت کی، انہوں نے مہدی سے روایت کی، انہوں نے منصور سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ کہ عبداللہ بن عباس نے معاویہ سے کہا: ''تمہیں معلوم ہے کہ فاطمہؑ کا نام فاطمہؑ کیوں رکھا گیا؟

معاویہ نے کہا: نہیں! مجھے معلوم نہیں۔

ابن عباس نے کہا: ''کیونکہ وہ اور ان کے شیعہ دوزخ سے آزاد کیے جائیں گے''۔

اور میں نے یہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی''۔

337 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَلَطِيُّ فِي مَشْهَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْقَاسِمِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْعَلَوِيُّ بِقَصْرِ ابْنِ هُبَيْرَةَ وَ دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ بْنِ نَهْشَلِ النَّهْشَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ مَا سَأَلْتُ أَنَا رَبِّي شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا نُبُوَّةَ بَعْدَكَ أَنْتَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَ عَلِيٌّ خَاتَمُ الْوَصِيِّينَ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسولؐ خدا سے روایت کی۔ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ''علیؑ! میں نے اپنے پروردگار سے جو کچھ اپنے لئے طلب کیا وہی کچھ میں نے تمہارے لئے بھی طلب کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

آپؐ کے بعد نبوت نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں اور علیؑ خاتم الوصیین ہیں''۔

بہی کے فوائد

338 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْماً وَ فِي يَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَ يُطْعِمُنِي وَ يَقُولُ كُلْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّهَا هَدِيَّةُ الْجَبَّارِ إِلَيَّ وَ إِلَيْكَ قَالَ فَوَجَدْتُ فِيهَا كُلَّ لَذَّةٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ أَكَلَ السَّفَرْجَلَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرِّيقِ صَفَا ذِهْنُهُ وَ امْتَلَأَ جَوْفُهُ حِلْماً وَ عِلْماً وَ وُقِيَ مِنْ كَيْدِ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ.

ترجمه

ہم سے محمد بن احمد بن حسین بن یوسف بغدادی نے بیان کیا، انہوں نے علی بن محمد بن عیینہ سے سنا، انہوں نے دارم بن قبیصہ سے سنا، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''ایک دن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں بہی موجود تھی۔ آپؐ نے خود بھی کھائی اور مجھے بھی کھلائی اور فرمانے لگے: یا علیؑ! یہ خدا کی طرف سے میرے اور تمہارے لئے تحفہ ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ مجھے اس میں ہر قسم کی لذت محسوس ہوئی۔

پھر آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جو شخص تین دن نہار منہ بہی کھائے تو اس کا ذہن صاف ہوگا اور اس کے اندر علم و حلم بھر

جائے گا اور وہ ابلیس اور اس کے لشکر کے فریب سے محفوظ رہے گا۔

339 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ إِذَا طَبَخْتَ شَيْئاً فَأَكْثِرِ الْمَرَقَةَ فَإِنَّهَا أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَ اغْرِفْ لِلْجِيرَانِ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا مِنَ اللَّحْمِ يُصِيبُوا مِنَ الْمَرَقِ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کبھی گوشت پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال کر شوربہ زیادہ بناؤ کیونکہ شوربہ بھی ایک طرح کا گوشت ہے اور اپنے ہمسایوں کو بھیجو کیونکہ اگر تمہارے ہمسائے گوشت حاصل نہ بھی کر سکیں تو کم از کم شوربہ تو حاصل کر ہی لیں گے''۔

شجرۂ طیبہ

340 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ خُلِقَ النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَ خُلِقْتُ أَنَا وَ أَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ أَنَا أَصْلُهَا وَ أَنْتَ فَرْعُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ أَغْصَانُهَا وَ شِيعَتُنَا أَوْرَاقُهَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ.

ترجمه

حضرت علیؑ سے مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علیؑ! لوگوں کی تخلیق مختلف درختوں سے ہوئی اور تمہاری اور میری تخلیق ایک درخت سے ہوئی جس کی جڑ میں ہوں اور تم اس کی شاخ ہو اور حسن و حسین علیہما السلام اس کی ٹہنیاں ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں۔ جو بھی اس درخت کی ٹہنی سے چمٹ گیا تو اللہ نے اسے جنت میں داخل کیا''۔

خزانہ اور چابی

341 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَلَطِيُّ وَ نُعَيْمُ بْنُ صَالِحٍ الطَّبَرِيُّ وَ دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ النَّهْشَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنَا خِزَانَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ مِفْتَاحُهَا وَ مَنْ أَرَادَ الْخِزَانَةَ فَلْيَأْتِ الْمِفْتَاحَ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی،

انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا خزانہ ہوں اور علی اس کی چابی ہے جسے خزانہ کی طلب ہو وہ چابی کے پاس جائے''۔

342 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ قَالَ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ صَالِحٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله نِعْمَ الشَّيْءُ الْهَدِيَّةُ وَهِيَ مِفْتَاحُ الْحَوَائِجِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہدیہ بہترین چیز ہے اور وہ حاجات کی چابی ہے''۔

343 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْهَدِيَّةُ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ مِنَ الصُّدُورِ.

ترجمہ

مروی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہدیہ دلوں کے کینوں کو دور کرتا ہے''۔

344 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ فَإِنَّ فِعَالَهُمْ أَحْرَى أَنْ تَكُونَ حَسَناً.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''خوبصورت چہرہ رکھنے والوں کے پاس بھلائی طلب کرو کیونکہ ان کے افعال بھی خوبصورت ہونے کے لائق ہوتے ہیں''۔

345 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَعَلِيٌّ خَاتَمُ الْوَصِيِّينَ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''میں خاتم الانبیاء ہوں اور علیؑ خاتم الاوصیاء ہے''۔

346 وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا تُفْرِدُوا الْجُمُعَةَ بِصَوْمٍ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''جمعہ کو روزے سے جدا نہ کرو'' (یعنی جمعہ کے دن روزہ رکھا کرو)۔

347 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو''۔

348 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ لَا تَجُرَّهَا الْفُوَيْسِقَةُ فَتُحْرِقَ الْبَيْتَ وَ مَا فِيهِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''رات کے وقت چراغ بجھا دیا کرو تا کہ چوہے چراغ کو ادھر ادھر کر کے گھر کو نذرِ آتش نہ کر دیں''۔

349 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ هِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَ الْعَجْوَةُ الَّتِي فِي الْبَرْنِيِّ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِ.

ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔آپؐ نے فرمایا:''کھُمبی (مشروم) کا تعلق اس ''مَن'' سے ہے جسے خدا نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور وہ آنکھوں کے لئے شفا ہے اور برنی کھجور میں چسپیدہ دانوں کا تعلق جنت سے ہے اور وہ زہر کے لئے تریاق اور شفا ہے''۔

350 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ وَرَّثَ الْخُنْثَى مِنْ مَوْضِعِ مَبَالَتِهِ.

ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام کے متعلق مروی ہے۔

''آپؑ نے مخنّث کو اس کے مقام پیشاب کی مناسبت سے وراثت عطا کی''۔

باب 32

کتاب العلل

امام رضاؑ سے مروی علل واسباب کا بیان

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لِمَ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْخَلْقَ عَلَى أَنْوَاعٍ شَتَّى وَ لَمْ يَخْلُقْهُ نَوْعاً وَاحِداً فَقَالَ لِئَلَّا يَقَعَ فِي الْأَوْهَامِ أَنَّهُ عَاجِزٌ فَلَا تَقَعُ صُورَةٌ فِي وَهْمِ مُلْحِدٍ إِلَّا وَ قَدْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهَا خَلْقاً وَ لَا يَقُولُ قَائِلٌ هَلْ يَقْدِرُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ عَلَى صُورَةِ كَذَا وَ كَذَا إِلَّا وَجَدَ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَيَعْلَمُ بِالنَّظَرِ إِلَى أَنْوَاعِ خَلْقِهِ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترجمہ

ہم سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید کوفی سے سنا، انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے سنا، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: فرزند رسولؐ! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو مختلف انواع کی شکل وصورت میں کیوں پیدا کیا اور اس نے ایک نوع کیوں نہ پیدا کی؟

امامؑ نے فرمایا: تاکہ اوہام میں یہ بات نہ آئے کہ وہ عاجز ہے۔ جب بھی کسی ملحد کے وہم میں کسی صورت کا خاکہ آئے گا تو وہ دیکھے گا کہ خدا نے اس شکل وصورت کی مخلوق پہلے سے بنا رکھی ہے۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیا خدا اس اس طرح سے کوئی چیز نہیں بنا سکتا کیونکہ وہ جیسی بھی شکل وصورت تجویز کرے گا وہی شکل وصورت اسے مخلوقات میں ضرور دکھائی دے گی۔ اور یوں لوگ انواع خلقت کو دیکھ کر یہ علم حاصل کر سکتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

کیا قومِ نوح میں بچے نہ تھے؟

2 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لِأَيِّ عِلَّةٍ أَغْرَقَ

اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا فِي زَمَنِ نُوحٍ عليه السلام وَ فِيهِمُ الْأَطْفَالُ وَ فِيهِمْ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ فِيهِمُ الْأَطْفَالُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْقَمَ أَصْلَابَ قَوْمِ نُوحٍ وَ أَرْحَامَ نِسَائِهِمْ أَرْبَعِينَ عَاماً فَانْقَطَعَ نَسْلُهُمْ فَغَرِقُوا وَ لَا طِفْلَ فِيهِمْ وَ مَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِيُهْلِكَ بِعَذَابِهِ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَ أَمَّا الْبَاقُونَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَأُغْرِقُوا لِتَكْذِيبِهِمْ لِنَبِيِّ اللهِ نُوحٍ عليه السلام وَ سَائِرُهُمْ أُغْرِقُوا بِرِضَاهُمْ بِتَكْذِيبِ الْمُكَذِّبِينَ وَ مَنْ غَابَ عَنْ أَمْرٍ فَرَضِيَ بِهِ كَانَ كَمَنْ شَهِدَهُ وَ أَتَاهُ.

ترجمہ

ہم سے احمد بن جعفر ہمدانی نے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبدالسلام بن صالح ہروی سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا:۔

فرزند رسولؐ! حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں اللہ نے پوری روئے زمین کو غرق کیوں کیا جب کہ غرق ہونے والوں میں بچے اور بے گناہ بھی تھے؟

آپؑ نے فرمایا: ان میں بچے سرے سے تھے ہی نہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے عذاب کا ارادہ کیا تو خدا نے ان کے مردوں اور عورتوں کو چالیس برس تک عقیم (بانجھ) بنا دیا۔ اور یوں عذاب کے نزول سے چالیس برس قبل بچوں کی پیدائش بند ہو چکی تھی اور جب قوم نوح غرق ہوئی تو ان میں کوئی بچہ نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ بے گناہوں کو عذاب دینے والا نہیں ہے۔

قوم نوح کے باقی افراد اس لئے غرق ہوئے کہ انہوں نے اللہ کے نبی کی تکذیب کی تھی اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس لئے غرق ہوئے کہ وہ ظالم، نبی کی تکذیب کرتے رہے اور وہ اس تکذیب پر راضی تھے اور جو کسی کام میں موجود نہ ہو مگر اس کام کو سن کر اس پر راضی ہو تو وہ شخص اس شخص کی مانند شمار کیا جاتا ہے جو موقع پر موجود ہو اور کام کو بجالایا ہو''۔

پسر نوح

3 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ أَبِي عليه السلام قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ لِنُوحٍ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ مُخَالِفاً لَهُ وَ جَعَلَ مَنِ اتَّبَعَهُ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ وَ سَأَلَنِي كَيْفَ يَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ابْنِ نُوحٍ فَقُلْتُ يَقْرَؤُهَا النَّاسُ عَلَى وَجْهَيْنِ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ وَ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ فَقَالَ كَذَبُوا هُوَ ابْنُهُ وَ لَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَفَاهُ عَنْهُ حِينَ خَالَفَهُ فِي دِينِهِ.

ترجمہ

مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے سنا، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ

سے سنا، انہوں نے حسن بن علی وشاء سے سنا، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: ''میں نے اپنے والد علیہ السلام سے سنا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیت ''نوحؑ! یہ تمہارے کے اہل سے نہیں ہے''[1] کے متعلق فرمایا۔ پسرِ نوح اہل سے اس لئے خارج کیا گیا کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کا مخالف تھا اور اتباع کرنے والوں کو نبی کا اہل کہا تھا۔

پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: لوگ اس آیت کو کیسے پڑھتے ہیں؟

میں نے کہا: لوگ اس آیت کو دو طرح سے پڑھتے ہیں۔

۱۔ اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔ ''اس نے برا عمل کیا''۔

۲۔ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔ ''یہ عمل غیر صالح ہے''۔

اور یوں لوگ یہ ترشح کرنا چاہتے ہیں کہ کنعان حضرت نوحؑ کا فرزند ہی نہیں تھا۔

آپؑ نے فرمایا: ''لوگ غلط کہتے ہیں۔ کنعان حضرت نوحؑ کا فرزند تھا۔ جب اس نے دین میں اپنے والد کی مخالفت کی تو اللہ نے اس کی حضرت نوحؑ سے نفی کر دی''۔

ابراہیم کی خُلّت کی وجہ

4 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا اتَّخَذَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا لِأَنَّهُ لَمْ يَرُدَّ أَحَداً وَ لَمْ يَسْأَلْ أَحَداً قَطُّ غَيْرَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد کی سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس لئے اپنا خلیل بنایا کیونکہ ابراہیم نے کبھی بھی اللہ کے علاوہ کسی غیر کا ارادہ اور پوری زندگی کبھی غیر اللہ سے کچھ سوال نہیں کیا تھا''۔

اسحاقؑ کا کمر بند

5 حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

---

[1] سورۂ ھود۔ ۴۶

الْعَلَوِيُّ الْعَمْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ قَالَ الرِّضَاؑ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ كَانَتْ لِإِسْحَاقَ النَّبِيِّؑ مِنْطَقَةٌ يَتَوَارَثُهَا الْأَنْبِيَاءُ الْأَكَابِرُ وَ كَانَتْ عِنْدَ عَمَّةِ يُوسُفَ وَ كَانَ يُوسُفُ عِنْدَهَا وَ كَانَتْ تُحِبُّهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا أَبُوهُ وَ قَالَ ابْعَثِيهِ إِلَيَّ وَ أَرُدُّهُ إِلَيْكِ فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ دَعْهُ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ أَشُمُّهُ ثُمَّ أُرْسِلُهُ إِلَيْكَ غُدْوَةً قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَتْ أَخَذَتِ الْمِنْطَقَةَ فَرَبَطَتْهَا فِي حِقْوِهِ وَ أَلْبَسَتْهُ قَمِيصاً وَ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا طَلَبَتِ الْمِنْطَقَةَ وَ قَالَتْ سُرِقَتِ الْمِنْطَقَةُ فَوَجَدَتْ عَلَيْهِ وَ كَانَ إِذَا سُرِقَ أَحَدٌ فِي ذَلِكَ الزَّمَنِ دُفِعَ إِلَى صَاحِبِ السَّرِقَةِ فَكَانَ عَبْدَهُ.

ترجمہ

''امام علی رضاؑ نے'' (برادران یوسفؑ نے یوسف کے سامنے) کہا۔ اگر بن یامین نے چوری کی ہے تو یہ تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ ان کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی، یوسفؑ نے اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا''[1] کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: حضرت اسحاقؑ کا ایک کمر بند تھا جسے چھوٹے بڑوں سے بطور میراث حاصل کرتے تھے اور وہ کمر بند حضرت یوسفؑ کی پھوپھی کے پاس تھا اور پھوپھی کو حضرت یوسفؑ سے بے حد محبت تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ پھوپھی اپنے بھتیجے کو اپنے پاس ٹھہرانے کے لئے لے گئی۔ چند دنوں بعد حضرت یعقوبؑ نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ یوسفؑ کو واپس پہنچائیں۔

بی بی نے جواب میں کہلا بھیجا کہ آج رات یوسف کو میرے پاس رہنے دیں، میں کل اپنے بھتیجے کو آپؑ کے پاس بھیج دوں گی۔

دوسرے دن جب یوسفؑ اپنے والد کے گھر جانے کی تیاری کرنے لگے تو پھوپھی نے وہی کمر بند یوسفؑ کی کمر میں باندھ کر لباس پہنا دیا اور یوسفؑ کو حضرت یعقوبؑ کے پاس بھیج دیا۔ جب یوسف اپنے گھر پہنچ گئے تو بی بی آئیں اور یعقوبؑ سے کہا کہ آپؑ کے فرزند نے ہمارے گھر سے کمر بند چوری کر لیا ہے جو کہ اس وقت بھی اس کی کمر کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

اس زمانے کا دستور تھا کہ اگر کوئی کسی کی چوری کرتا اور چوری ثابت ہو جاتی تو چور کو مالک کا غلام بنا دیا جاتا تھا''۔

6 حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُظَفَّرٍ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى

---

[1] یوسف۔ ۷۷

الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ كَانَتِ الْحُكُومَةُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا سَرَقَ أَحَدٌ شَيْئاً اسْتُرِقَّ بِهِ وَ كَانَ يُوسُفُ عليه السلام عِنْدَ عَمَّتِهِ وَ هُوَ صَغِيرٌ وَ كَانَتْ تُحِبُّهُ وَ كَانَتْ لِإِسْحَاقَ عليه السلام مِنْطَقَةٌ أَلْبَسَهَا أَبَاهُ يَعْقُوبَ فَكَانَتْ عِنْدَ ابْنَتِهِ وَ إِنَّ يَعْقُوبَ طَلَبَ يُوسُفَ يَأْخُذُهُ مِنْ عَمَّتِهِ فَاغْتَمَّتْ لِذَلِكَ وَ قَالَتْ لَهُ دَعْهُ حَتَّى أُرْسِلَهُ إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْهُ وَ أَخَذَتِ الْمِنْطَقَةَ وَ شَدَّتْهَا فِي وَسَطِهِ تَحْتَ الثِّيَابِ فَلَمَّا أَتَى يُوسُفُ أَبَاهُ جَاءَتْ فَقَالَتْ سُرِقَتِ الْمِنْطَقَةُ فَفَتَّشَتْهُ فَوَجَدَتْهَا فِي وَسَطِهِ فَلِذَلِكَ قَالَ إِخْوَةُ يُوسُفَ حِينَ جَعَلَ الصَّاعَ فِي وِعَاءِ أَخِيهِ إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ فَقَالَ لَهُمْ يُوسُفُ مَا جَزَاءُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ قَالُوا هُوَ جَزَاؤُهُ كَمَا جَرَتِ السُّنَّةُ الَّتِي تَجْرِي فِيهِمْ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ وَ لِذَلِكَ قَالَ إِخْوَةُ يُوسُفَ إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ يَعْنُونَ الْمِنْطَقَةَ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ.

ترجمہ

''امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل کا دستور یہ تھا کہ اگر کوئی کسی کی چوری کرتا تو چور کو مالک کا غلام بنا دیا جاتا تھا۔ یوسفؑ اپنی پھوپھی کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس وقت وہ بچے تھے اور ان کی پھوپھی ان سے بے حد محبت کرتی تھی۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کا ایک کمر بند تھا جو انہوں نے یعقوب علیہ السلام کو دیا تھا اور وہی کمر بند حضرت یعقوب علیہ السلام کی بہن کے پاس تھا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کو پیغام بھیجا کہ وہ یوسف کو واپس کریں۔ بی بی یہ پیغام سن کر غمگین ہوئیں اور کہلا بھیجا کہ ابھی رہنے دیں میں یوسف کو خود بھیج دوں گی۔

دوسرے دن بی بی نے یوسفؑ کو روانہ کرتے وقت ان کی کمر میں کمر بند باندھ دیا۔ جب یوسف والد کے پاس پہنچ گئے تو بی بی آئیں اور کمر بند کے چوری ہو جانے کا ذکر کیا۔ پھر بی بی نے تلاش کیا تو یوسفؑ کی کمر کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔

چنانچہ جب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بن یامین کی بوری میں اپنے پانی کا پیالہ رکھوا کر پھر برآمد کیا تو بھائیوں نے سابقہ کمر بند کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا: اگر بن یامین نے چوری کی ہے تو یہ چنداں تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ ان کے بھائی یوسف نے بھی پہلے چوری کی تھی۔ یوسف علیہ السلام نے ان کے طعنہ کو دل میں جگہ دی اور ان پر اپنی حقیقت عیاں نہ ہونے دی''۔

فرعون ایمان لانے کے باوجود غرق کیوں ہوا؟

7 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ جذان [حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام لِأَيِّ عِلَّةٍ أَغْرَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِرْعَوْنَ وَ قَدْ آمَنَ بِهِ وَ أَقَرَّ بِتَوْحِيدِهِ قَالَ لِأَنَّهُ آمَنَ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَأْسِ وَ الْإِيمَانُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَأْسِ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَ ذَلِكَ حُكْمُ اللهِ تَعَالَى فِي السَّلَفِ وَ الْخَلَفِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنا قالُوا آمَنَّا بِاللهِ وَحْدَهُ وَ كَفَرْنا بِما كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنا وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آياتِ رَبِّكَ لا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمانُها لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمانِها خَيْراً وَ هَكَذَا فِرْعَوْنُ لَمَّا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لا إِلهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُوا إِسْرائِيلَ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقِيلَ لَهُ آلْآنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَ قَدْ كَانَ فِرْعَوْنُ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ فِي الْحَدِيدِ وَ قَدْ لَبِسَهُ عَلَى بَدَنِهِ فَلَمَّا أُغْرِقَ أَلْقَاهُ اللهُ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ بِبَدَنِهِ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَهُ عَلَامَةً فَيَرَوْنَهُ مَعَ تَثَقُّلِهِ بِالْحَدِيدِ عَلَى مُرْتَفِعٍ مِنَ الْأَرْضِ وَ سَبِيلُ الثَّقِيلِ أَنْ يَرْسُبَ وَ لَا يَرْتَفِعَ وَ كَانَ ذَلِكَ آيَةً وَ عَلَامَةً وَ لِعِلَّةٍ أُخْرَى أَغْرَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِرْعَوْنَ وَ هِيَ أَنَّهُ اسْتَغَاثَ بِمُوسَى لَمَّا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ وَ لَمْ يَسْتَغِثْ بِاللهِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى لَمْ تُغِثْ فِرْعَوْنَ لِأَنَّكَ لَمْ تَخْلُقْهُ وَ لَوِ اسْتَغَاثَ بِي لَأَغَثْتُهُ.

ترجمہ

ابراہیم بن محمد ہمدانی کا بیان ہے۔

''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے فرعون کو کیوں غرق کیا جب کہ وہ اللہ پر ایمان لے آیا تھا اور اس کی توحید کا اقرار کر چکا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عذاب کا مشاہدہ کرنے کے وقت ایمان لایا تھا اور اس وقت کا ایمان قابل قبول نہیں ہے۔ اور روزِ ازل سے خدا کی یہی سنت ہے۔

جیسا کہ رب العزت کا فرمان ہے۔

''پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے ہم خدائے یکتا پر ایمان لائے ہیں اور جن باتوں کا شرک کیا کرتے تھے سب کا انکار کر رہے ہیں تو عذاب دیکھنے کے بعد کوئی ایمان کام آنے والا نہیں تھا کہ یہ اللہ کا مستقل طریقہ ہے جو اس کے بندوں کے بارے میں گزر چکا ہے اور اسی وقت کافر خسارہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں''۔[1]

---

[1] المومن۔۸۴،۸۵

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جس دن اس کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن جو نفس پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی اس کے ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا''۔[۱]

اور فرعون بھی اس وقت ایمان لایا تھا جب وہ عذاب کو دیکھ چکا تھا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ''یہاں تک کہ جب فرعون کو غرقابی نے پکڑ لیا تو اس نے کہا میں اس خدائے وحدہ لاشریک پر ایمان لے آیا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اطاعت گزاروں میں سے ہوں''۔[۲]

اس وقت فرعون کو یہ جواب دیا گیا تھا: ''اب جب کہ تم پہلے نافرمانی کر چکے ہو اور تمہارا شمار مفسدوں میں ہو چکا ہے۔ خیر! آج ہم تمہارے بدن کو بچا لیتے ہیں تاکہ تم اپنے بعد والوں کے لئے نشانی بن جاؤ اگرچہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہی رہتے ہیں''۔[۳]

اور جب فرعون نے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا تھا تو وہ سر سے لے کر پاؤں تک لوہے میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور جب وہ ڈوبنے لگا تو اس نے خدائے واحد پر ایمان لانے کا اقرار کیا مگر اس وقت کا ایمان اس کے لئے نفع مند ثابت نہ ہوا البتہ اللہ نے اس کے بدن کو ساحل پر پھینکوا دیا تاکہ اسے دیکھ کر لوگ عبرت حاصل کریں کہ لوہے میں ڈوبا ہوا غرق ہونے کی بجائے ساحل پر کیسے آپہنچا۔

اور فرعون کے غرق ہونے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ اس نے ڈوبتے وقت موسیٰؑ کو پکارا تھا، اللہ کو نہیں پکارا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی فرمائی: موسیٰؑ! آپؑ نے فرعون کی مدد نہ کی کیونکہ آپؑ نے اسے پیدا نہیں کیا تھا اور اگر وہ مجھ سے مدد طلب کرتا تو میں ضرور اس کی مدد کرتا''۔

حضرت سلیمانؑ چیونٹی کی کس بات پر ہنسے تھے؟

8 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَصْفَهَانِيُّ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْغَازِي قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَتَبَسَّمَ ضاحِكاً مِنْ قَوْلِها وَ قَالَ لَمَّا قَالَتِ النَّمْلَةُ يا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَساكِنَكُمْ لا

---

[۱] الانعام۔۱۵۸
[۲] یونس۔۹۰
[۳] یونس۔۹۱تا۹۲

يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَ جُنُودُهُ وَ هُمْ لا يَشْعُرُونَ حَمَلَتِ الرِّيحُ صَوْتَ النَّمْلَةِ إِلَى سُلَيْمَانَ عليه السلام وَ هُوَ مَارٌّ فِي الْهَوَاءِ وَ الرِّيحُ قَدْ حَمَلَتْهُ فَوَقَفَ وَ قَالَ عَلَيَّ بِالنَّمْلَةِ فَلَمَّا أُتِيَ بِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ يَا أَيُّهَا النَّمْلَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنِّي نَبِيُّ اللهِ وَ أَنِّي لَا أَظْلِمُ أَحَداً قَالَتِ النَّمْلَةُ بَلَى قَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام فَلِمَ حَذَّرْتِهِمْ ظُلْمِي فَقُلْتِ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ قَالَتِ النَّمْلَةُ خَشِيتُ أَنْ ينظر اِيَنْظُرُوا إِلَى زِينَتِكَ فَيَفْتَتِنُوا بِهَا فَيَبْعُدُونَ عَنْ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ قَالَتِ النَّمْلَةُ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ أَبُوكَ دَاوُدُ قَالَ سُلَيْمَانُ بَلْ أَبِي دَاوُدُ قَالَتِ النَّمْلَةُ فَلِمَ زِيدَ فِي حُرُوفِ اسْمِكَ حَرْفٌ عَلَى حُرُوفِ اسْمِ أَبِيكَ دَاوُدَ قَالَ سُلَيْمَانُ مَا لِي بِهَذَا عِلْمٌ قَالَتِ النَّمْلَةُ لِأَنَّ أَبَاكَ دَاوُدَ عليه السلام دَاوَى جُرْحَهُ بِوُدٍّ فَسُمِّيَ دَاوُدَ وَ أَنْتَ يَا سُلَيْمَانُ أَرْجُو أَنْ تَلْحَقَ بِأَبِيكَ قَالَتِ النَّمْلَةُ هَلْ تَدْرِي لِمَ سُخِّرَتْ لَكَ الرِّيحُ مِنْ بَيْنِ سَائِرِ الْمَمْلَكَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ مَا لِي بِهَذَا عِلْمٌ قَالَتِ النَّمْلَةُ يَعْنِي عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ لَوْ سَخَّرْتُ لَكَ جَمِيعَ الْمَمْلَكَةِ كَمَا سَخَّرْتُ لَكَ هَذِهِ الرِّيحَ لَكَانَ زَوَالُهَا مِنْ يَدِكَ كَزَوَالِ الرِّيحِ فَحِينَئِذٍ تَبَسَّمَ ضَاحِكاً مِنْ قَوْلِهَا.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد علیہ السلام کی سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔

''سلیمانؑ اس کی بات سن کر ہنس پڑے تھے''[1] کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جب سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا کے دوش پر چلتا ہوا وادیٔ نمل سے گزرا تو ایک چیونٹی نے کہا۔اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ تا کہ سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں پامال نہ کر دیں اور انہیں اس کی مطلق خبر نہ ہو۔[2]

ہوا نے چیونٹی کی آواز حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچائی۔اس وقت آپؑ تخت پر سوار ہواؤں کے دوش پر تیر رہے تھے۔آپ یہ سن کر ٹھہر گئے اور فرمایا: چیونٹی کو میرے سامنے پیش کیا جائے۔

جب چیونٹی کو آپؑ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؑ نے چیونٹی سے فرمایا: چیونٹی! کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور میں کسی پر ظلم نہیں کرتا؟

چیونٹی نے کہا: بے شک میں جانتی ہوں کہ آپؑ اللہ کے نبی ہیں اور کسی پر ظلم نہیں کرتے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: پھر تم نے اپنی قوم کو میرے ظلم سے کیوں ڈرایا اور انہیں بلوں میں چلے جانے کا حکم کیوں دیا؟

چیونٹی نے کہا: بات یہ ہے کہ مجھے یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر میری قوم آپؑ کی زینت دیکھنے میں مصروف ہو گئی تو

---

[1] النمل۔۱۹
[2] النمل۔۱۸

اللہ کے ذکر سے دور ہو جائے گی۔

پھر چیونٹی نے کہا: اچھا آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ بڑے ہیں یا داؤدؑ؟

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: (بھلا یہ بھی پوچھنے کی بات ہے) میرے والد داؤد علیہ السلام بڑے تھے۔

چیونٹی نے کہا: پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپؑ کے نام کے حروف آپؑ کے والد کے نام کے حروف سے زیادہ کیوں ہیں؟

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: مجھے اس کے متعلق کوئی علم نہیں ہے۔

چیونٹی نے کہا: اصل بات یہ ہے کہ آپؑ کے والد نے اپنے زخم کی دوا ''وُد'' یعنی محبت سے کی تھی۔ اسی لئے ان کا نام داؤد رکھا گیا (یعنی محبت کے مرہم سے دوا کرنے والا) اور سلیمانؑ مجھے امید ہے کہ آپؑ بھی ایک دن اپنے والد کے ساتھ جا ملو گے۔

پھر چیونٹی نے کہا: بھلا آپؑ جانتے ہیں کہ روئے زمین میں سے صرف آپؑ کے لئے ہی ہوا کو مسخر کیوں کیا گیا؟

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

چیونٹی نے کہا: اس ذریعے سے آپؑ کے خدا نے آپؑ کو یہ پیغام دیا ہے کہ اگر میں کائنات کی اور اشیاء کو بھی آپؑ کے لئے ہوا کی طرح مسخر کر دیتا تو بھی آپؑ کی وہ مملکت ہوا کی طرح سے آپؑ پاس سے چلی جاتی۔

چیونٹی کی یہ بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام مسکرا دیئے''۔

اسماعیلؑ کو صادق الوعد کا لقب کیوں ملا؟

9 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَتَدْرِي لِمَ سُمِّيَ إِسْمَاعِيلُ صَادِقَ الْوَعْدِ قَالَ قُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ وَعَدَ رَجُلًا فَجَلَسَ لَهُ حَوْلًا يَنْتَظِرُهُ.

ترجمہ

سلیمان جعفری نے بیان کیا۔

''امام علی رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسماعیلؑ کو اللہ نے صادق الوعد کا لقب کیوں دیا؟

میں نے عرض کی: مولا! میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اسماعیلؑ نے ایک شخص کے انتظار کا وعدہ کیا تھا تو اس کے انتظار میں پورے سال تک وہاں بیٹھے رہے اور اس کا انتظار کرتے رہے''۔

حواریوں کی وجہ تسمیہ

10 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام لِمَ سُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ الْحَوَارِيِّينَ قَالَ أَمَّا عِنْدَ النَّاسِ فَإِنَّهُمْ سُمُّوا حَوَارِيِّينَ لِأَنَّهُمْ كَانُوا قَصَّارِينَ يُخَلِّصُونَ الثِّيَابَ مِنَ الْوَسَخِ بِالْغَسْلِ وَ هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنَ الْخُبْزِ الْحُوَارِ وَ أَمَّا عِنْدَنَا فَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ الْحَوَارِيِّينَ لِأَنَّهُمْ كَانُوا مُخْلَصِينَ فِي أَنْفُسِهِمْ وَ مُخْلِصِينَ لِغَيْرِهِمْ مِنْ أَوْسَاخِ الذُّنُوبِ بِالْوَعْظِ وَ التَّذْكِيرِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَلِمَ سُمِّيَ النَّصَارَى نَصَارَى قَالَ لِأَنَّهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ اسْمُهَا نَاصِرَةُ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ نَزَلَتْهَا مَرْيَمُ وَ عِيسَى عليه السلام بَعْدَ رُجُوعِهِمَا مِنْ مِصْرَ.

ترجمہ

ہم سے ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید کوفی سے سنا، انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: حواریوں کو حواری کہنے کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: لوگوں کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دھوبی تھے اور وہ لوگوں کے کپڑے دھو کر صاف کیا کرتے تھے اور لوگ اسی لفظ کا مادہ اشتقاق "الخبز الحوار" کو قرار دیتے ہیں۔

اور ہمارے نزدیک ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ خود خالص تھے اور دوسروں کو وعظ و نصیحت کے ذریعے سے گناہوں کی آلائش سے پاک کیا کرتے تھے"۔

میں نے کہا: نصاریٰ کو نصاریٰ کیوں کہا جاتا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: "کیونکہ ان کا ابتدائی تعلق شام کے ایک دیہات "ناصرہ" سے ہے اور مصر سے واپسی پر حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی اسی بستی میں قیام کیا تھا۔ لہٰذا اسی گاؤں "ناصرہ" کی نسبت سے مسیح کے پیروکاروں کو نصاریٰ کہا گیا"۔

اخلاط اربعہ کی تشبیہ

11 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي طَاهِرِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ الطَّبَائِعُ أَرْبَعَةٌ فَمِنْهُنَّ الْبَلْغَمُ

وَ هُوَ خَصِمٌ جَدِلٌ وَ مِنْهُنَّ الدَّمُ وَ هُوَ عَبْدٌ زِنْجِيٌّ وَ رُبَّمَا قَتَلَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَ مِنْهُنَّ الرِّيحُ وَ هُوَ مَلِكٌ يُدَارَى وَ مِنْهُنَّ الْمِرَّةُ وَهَيْهَاتَ هَيْهَاتَ هِيَ الْأَرْضُ إِذَا ارْتَجَّتْ بِمَا عَلَيْهَا.

ترجمہ

امام علی رضاؑ نے فرمایا: طبائع (اخلاط) چار ہیں۔

1۔ایک بلغم ہے اور وہ جھگڑالو دشمن ہے۔

2۔ایک خون ہے اور وہ ایسا حبشی غلام ہے جو کبھی کبھی اپنے آقا کو قتل کر دیتا ہے۔

3۔ایک ہوا ہے وہ مدارات کرنے والا فرشتہ ہے۔

4۔ایک صفرا ہے۔اور صفرا زمین کی طرح سے ہے جب وہ لرزتی ہے تو اس پر قائم عمارتیں بھی گر جاتی ہیں"۔

انبیاءؑ کے مختلف معجزات کی وجہ

12 حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ السَّيَّارِيُّ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَاؑ لِمَا ذَا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ بِالْعَصَا وَ يَدِهِ الْبَيْضَاءِ وَ آلَةِ السِّحْرِ وَ بَعَثَ عِيسَىؑ بِالطِّبِّ وَ بَعَثَ مُحَمَّداًﷺ بِالْكَلَامِ وَ الْخُطَبِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِؑ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا بَعَثَ مُوسَىؑ كَانَ الْأَغْلَبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ السِّحْرَ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْقَوْمِ وَ فِي وُسْعِهِمْ مِثْلُهُ وَ بِمَا أَبْطَلَ بِهِ سِحْرَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ عِيسَىؑ فِي وَقْتٍ ظَهَرَتْ فِيهِ الزَّمَانَاتُ وَ احْتَاجَ النَّاسُ إِلَى الطِّبِّ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ مِثْلُهُ وَ بِمَا أَحْيَا لَهُمُ الْمَوْتَى وَ أَبْرَأَ لَهُمُ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّداًﷺ فِي وَقْتٍ كَانَ الْأَغْلَبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ الْخُطَبَ وَ الْكَلَامَ وَ أَظُنُّهُ قَالَ وَ الشِّعْرَ فَأَتَاهُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَوَاعِظِهِ وَ أَحْكَامِهِ مَا أَبْطَلَ بِهِ قَوْلَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ تَاللهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ الْيَوْمَ قَطُّ فَمَا الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ الْيَوْمَ فَقَالَؑ الْعَقْلُ يُعْرَفُ بِهِ الصَّادِقُ عَلَى اللهِ فَيُصَدِّقُهُ وَ الْكَاذِبُ عَلَى اللهِ فَيُكَذِّبُهُ فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ هَذَا وَ اللهِ الْجَوَابُ.

ترجمہ

ابن سکیت نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا، ید بیضا اور آلہ سحر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طب اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کلام اور خطبہ کے ساتھ کیوں مبعوث فرمایا؟

آپؑ نے فرمایا: جس دور میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تو اس وقت جادو کا بڑا شہرہ تھا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضاء کا معجزہ دے کر بھیجا جس سے انہوں نے جادوگروں کے جادو کو باطل کیا اور اپنی حجت کو ثابت کیا۔

جس دور میں خداوندِ عالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تو وہ دور بیماریوں کا تھا۔ لوگوں کو اس دور میں طب کی شدید ضرورت تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے حضرت عیسیٰ کو وہ معجزات دیئے جو اس وقت کے طبیبوں کے پاس نہیں تھے۔ آپؑ نے حکم خداوندی سے مردے زندہ کیے اور مادر زاد اندھوں کو بینائی عطا کی اور برص کے مریضوں کو صحت یاب کیا اور اپنی حجت کو ثابت کیا۔

جس دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو عرب میں شعر و شاعری اور خطبات کا بڑا چرچا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے عرب کی فصاحت و بلاغت کو باطل کرنے کے لئے اپنے رسولؐ کو قرآن مجید جیسی کتاب عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جوامع الکلم عطا فرمائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبات و مواعظ سے عربوں کی فصاحت و بلاغت کو باطل فرمایا اور اپنی حجت ان پر قائم فرمائی۔

یہ سن کر ابی سکیت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے آپؑ کی طرح سے صحیح جواب دینے والا آج تک نہیں دیکھا۔ آپؑ یہ بتائیں کہ مخلوق پر آج حجت کیا ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: عقل خدا کی طرف سے حجت ہے۔ اس کے ذریعے سے صادقین اور کاذبین کی پہچان ہوتی ہے۔ اور اسی کے ذریعے سے انسان خدا کے متعلق سچ بولنے والوں کی تصدیق اور خدا پر جھوٹ باندھنے والوں کی تکذیب کرتا ہے۔

ابن سکیت نے کہا: خدا کی قسم! یہ ہے جواب۔

لفظ اولی العزم کی وجہ تسمیہ

13 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ

الرِّضَا عليه السلام قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ أُولُو الْعَزْمِ أُولِي الْعَزْمِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ الشَّرَائِعِ وَ الْعَزَائِمِ وَ ذَلِكَ أَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ بَعْدَ نُوحٍ عليه السلام كَانَ عَلَى شَرِيعَتِهِ وَ مِنْهَاجِهِ وَ تَابِعاً لِكِتَابِهِ إِلَى زَمَنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عليه السلام وَ كُلُّ نَبِيٍّ كَانَ فِي أَيَّامِ إِبْرَاهِيمَ وَ بَعْدَهُ كَانَ عَلَى شَرِيعَتِهِ وَ مِنْهَاجِهِ وَ تَابِعاً لِكِتَابِهِ إِلَى زَمَنِ مُوسَى عليه السلام وَ كُلُّ نَبِيٍّ كَانَ فِي زَمَنِ مُوسَى وَ بَعْدَهُ كَانَ عَلَى شَرِيعَةِ مُوسَى وَ مِنْهَاجِهِ وَ تَابِعاً لِكِتَابِهِ إِلَى أَيَّامِ عِيسَى عليه السلام وَ كُلُّ نَبِيٍّ كَانَ فِي أَيَّامِ عِيسَى عليه السلام وَ بَعْدَهُ كَانَ عَلَى مِنْهَاجِ عِيسَى وَ شَرِيعَتِهِ وَ تَابِعاً لِكِتَابِهِ إِلَى زَمَنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَهَؤُلَاءِ الْخَمْسَةُ أُولُو الْعَزْمِ فَهُمْ أَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ وَ الرُّسُلِ عليهم السلام وَ شَرِيعَةُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله لَا تُنْسَخُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنِ ادَّعَى بَعْدَهُ نُبُوَّةً أَوْ أَتَى بَعْدَ الْقُرْآنِ بِكِتَابٍ فَدَمُهُ مُبَاحٌ لِكُلِّ مَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ.

ترجمه

ہم سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید کوفی الہمدانی سے روایت کی، انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''اولی العزم انبیاءؑ کو اولی العزم کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ صاحبان شریعت وعزم تھے۔ نوح علیہ السلام کے بعد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک جتنے بھی انبیاء آئے وہ حضرت نوحؑ کی کتاب وشریعت اور سنت نوحؑ کے تابع تھے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور اور ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل جتنے بھی نبی آئے تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتاب وشریعت اور ان کے طریقے کی اتباع کرتے رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت تک اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے وہ سب کے سب حضرتؑ کی شریعت و کتاب کے پیروکار تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور سے لے کر ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور تک جتنے بھی نبی آئے وہ سب کے سب شریعت عیسیٰ کے پیروکار تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع کتاب اور شریعت دے کر مبعوث فرمایا۔ یہ پانچ بزرگوار اولی العزم رسول ہیں اور وہ تمام انبیاء ورسل سے افضل ہیں۔

شریعت محمدؐ قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا قرآن کے بعد کسی آسمانی کتاب کا دعویٰ کرے تو ہر سننے والے پر اس کا خون بہانا حلال ہے'' (اور وہ واجب القتل ہے)۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ عادات

14 حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي النَّضْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ خَمْسٌ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى الْمَمَاتِ الْأَكْلُ عَلَى الْحَضِيضِ مَعَ الْعَبِيدِ وَ رُكُوبِيَ الْحِمَارَ مُؤْكَفاً وَ حَلْبِيَ الْعَنْزَ بِيَدِي وَ لُبْسُ الصُّوفِ وَ التَّسْلِيمُ عَلَى الصِّبْيَانِ لِيَكُونَ سُنَّةً مِنْ بَعْدِي.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''پانچ عادات واطوار کو میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔

1۔ زمین پر بیٹھ کر غلاموں کے ساتھ کھانا کھانا۔

2۔ خالی پشت گدھا پر سوار ہونا۔

3۔ اپنے ہاتھ سے بکری کا دودھ دوہنا۔

4۔ اون کا لباس پہننا۔

5۔ بچوں پر سلام میں پہل کرنا تاکہ میرے بعد سنت ہو''۔

لوگوں نے حضرت علیؑ سے انحراف کیوں کیا تھا؟

15 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَيْفَ مَالَ النَّاسُ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَ قَدْ عَرَفُوا فَضْلَهُ وَ سَابِقَتَهُ وَ مَكَانَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَقَالَ إِنَّمَا مَالُوا عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَ قَدْ عَرَفُوا فَضْلَهُ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ قَتَلَ مِنْ آبَائِهِمْ وَ أَجْدَادِهِمْ وَ إِخْوَانِهِمْ وَ أَعْمَامِهِمْ وَ أَخْوَالِهِمْ وَ أَقْرِبَائِهِمُ الْمُحَادِّينَ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ عَدَداً كَثِيراً فَكَانَ حِقْدُهُمْ عَلَيْهِ لِذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ فَلَمْ يُحِبُّوا أَنْ يَتَوَلَّى عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يَكُنْ فِي قُلُوبِهِمْ عَلَى غَيْرِهِ مِثْلُ

ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْجِهَادِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلُ مَا كَانَ لَهُ فَلِذٰلِكَ عَدَلُوا عَنْهُ وَ مَالُوا إِلَى سِوَاهُ.

ترجمه

ہم سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی نے بیان کیا، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید کوفی سے سنا، انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: لوگوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے انحراف کیوں کیا اور آپؑ کو چھوڑ کر غیر کی طرف کیوں مائل ہوئے جب کہ وہ آپؑ کی فضیلت اور سبقت اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپؑ کی نسبت کو بخوبی جانتے تھے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: لوگ آپؑ کی فضیلت سے اچھی طرح آگاہ تھے مگر اس کے باوجود وہ آپؑ کے غیر کی طرف اس لئے مائل ہوئے کہ آپؑ نے ان کے باپ دادا، بھائی، چچا، ماموں اور قریبی رشتہ داروں کو قتل کیا تھا۔ اس کی وجہ سے ان کے دلوں میں آپؑ کے خلاف کینہ پیدا ہو چکا تھا۔ اسی لئے انہیں آپؑ کی حکمرانی اچھی نہیں لگتی تھی اور انہیں جتنی علیؑ سے عداوت تھی اتنی عداوت کسی اور سے نہیں تھی۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جہاد میں جتنی آپؑ کی قربانیاں تھیں اتنی کسی اور کی نہیں تھیں۔

اسی لئے لوگ آپؑ سے منحرف ہو گئے اور آپؑ کو چھوڑ کر غیر کی طرف مائل ہو گئے۔

حضرت علیؑ نے مخالفین سے جنگ کیوں نہیں کی تھی؟

16 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّمَّانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام لِمَ لَمْ يُجَاهِدْ أَعْدَاءَهُ خَمْساً وَ عِشْرِينَ سَنَةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاهَدَ فِي أَيَّامِ وِلَايَتِهِ فَقَالَ لِأَنَّهُ اقْتَدَى بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي تَرْكِهِ جِهَادَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَةَ عَشَرَ شَهْراً وَ ذٰلِكَ لِقِلَّةِ أَعْوَانِهِ عَلَيْهِمْ وَ كَذٰلِكَ عَلِيٌّ عليه السلام تَرَكَ مُجَاهَدَةَ أَعْدَائِهِ لِقِلَّةِ أَعْوَانِهِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا لَمْ تَبْطُلْ نُبُوَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ تَرْكِهِ الْجِهَادَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ تِسْعَةَ عَشَرَ شَهْراً فَكَذٰلِكَ لَمْ تَبْطُلْ إِمَامَةُ عَلِيٍّ مَعَ تَرْكِهِ الْجِهَادَ خَمْساً وَ عِشْرِينَ سَنَةً إِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ الْمَانِعَةُ لَهُمَا وَاحِدَةً.

ترجمه

ہم سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے ابوسعید حسین بن علی عدوی سے

روایت کی، انہوں نے ہیثم بن عبداللہ رمانی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ "میں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا: آپؑ مجھے یہ بتائیں کہ حضرت علیؑ نے رسول خداؐ کی وفات کے بعد پورے پچیس برس تک دشمنوں سے جنگ کیوں نہ کی اور پھر اپنے زمانہ حکومت میں جنگ کیوں کی تھی؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ نے پچیس برس تک جنگ نہ کر کے آنحضرتؐ کی تیرہ سالہ مکی زندگی اور انیس ماہ مدنی زندگی کی پیروی کی۔ رسول اللہؐ کے پاس اس عرصے میں مددگار نہ تھے اسی لئے آپؐ نے کفار ومشرکین سے جنگ نہیں کی تھی۔ اسی طرح سے پچیس برس تک حضرت علیؑ کے پاس بھی مددگار نہ تھے اسی لئے آپؑ نے بھی مخالفین سے جنگ نہیں کی۔ اگر مکہ کے تیرہ برس اور مدینہ کے انیس ماہ تک آنحضرتؐ نے جنگ نہیں کی اور ان کی نبوت میں کوئی فرق نہیں آیا تو حضرت علیؑ کی پچیس سالہ خاموشی سے بھی ان کی امامت میں کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ جنگ نہ کرنے کی دونوں کے لئے وجہ ایک ہی تھی"۔

امامت ذریت حسینؑ میں ہی کیوں؟

17 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَلْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَاؑ فَقُلْتُ لَهُ لِأَيِّ عِلَّةٍ صَارَتِ الْإِمَامَةُ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِؑ دُونَ وُلْدِ الْحَسَنِؑ فَقَالَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَهَا فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِؑ وَ لَمْ يَجْعَلْهَا فِي وُلْدِ الْحَسَنِ وَ اللهُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ.

ترجمہ

محمد بن ابی یعقوب بلخی نے کہا: "میں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ امامت امام حسنؑ کی ذریت کی بجائے نسل حسینؑ میں ہی کیوں جاری کی گئی؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے امام حسنؑ کی نسل میں امامت نہیں رکھی اور اس نے امام حسینؑ کی نسل میں سلسلۂ امامت کو جاری فرمایا۔ اللہ سے اس کے افعال کے متعلق سوال نہیں کیا جا سکتا"۔

18 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ دُرُسْتَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِؑ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِؐ عَلَى عَائِشَةَ وَ قَدْ وَضَعَتْ قُمْقُمَتَهَا عَلَى الشَّمْسِ فَقَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَا هَذَا قَالَتْ أَغْسِلُ رَأْسِي وَ جَسَدِي قَالَ لَا تَعُودِي فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله أبو الحسن صاحب هذا الحديث يجوز أن يكون الرضا و يجوز أن يكون موسى بن جعفر علیہ السلام لأن إبراهيم بن عبد الحميد قد لقيهما جميعا و هذا الحديث من المراسيل.

ترجمه

میں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی، انہوں نے درست سے روایت کی، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت کی، انہوں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی عائشہ کے ہاں گئے تو اس نے کھلے برتن (ٹب) میں پانی رکھ کر دھوپ میں رکھا ہوا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: حمیرا! یہ کیا ہے؟

اس نے کہا:۔ میں اس پانی سے سر اور جسم دھوؤں گی۔

آپؐ نے فرمایا: دوبارہ ایسا نہ کرنا۔ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

مصنف کتاب ھذا رحمہ اللہ عرض پرداز ہیں کہ اس روایت میں "ابوالحسن" سے امام علی رضا علیہ السلام مراد ہو سکتے ہیں اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بھی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ راوی ابراہیم بن عبدالحمید نے دونوں ائمہ سے ملاقات کی تھی اور یہ حدیث "مراسیل" میں سے ہے۔

19 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ النَّضْرِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا علیہ السلام عَنِ الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي السَّفَرِ فَيَمُوتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ وَ مَعَهُمْ جُنُبٌ وَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَلِيلٌ قَدْرَ مَا يَكْتَفِي أَحَدُهُمَا بِهِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِهِ قَالَ يَغْتَسِلُ الْجُنُبُ وَ يُتْرَكُ الْمَيِّتُ لِأَنَّ هَذَا فَرِيضَةٌ وَ هَذَا سُنَّةٌ.

ترجمه

ہم سے حسین بن احمد بن ادریس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے حسن بن نضر سے روایت کی، انہوں نے کہا: "میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: مولا! یہ بتائیں کہ چند لوگ سفر کر رہے ہوں اور ان میں سے ایک شخص سفر میں مر جائے اور ایک شخص پر جنابت واجب ہو جائے اور ان کے پاس پانی صرف اتنا ہو کہ یا تو اس سے غسل میت ہو سکتا ہو یا صرف غسل جنابت کیا جا سکتا ہو۔ آپؑ فرمائیں کہ اس صورت میں میت کو غسل دیا جائے یا جنب شخص غسل جنابت کرے؟

آپؐ نے فرمایا: اس پانی سے جنب شخص غسل جنابت کرے گا اور میت کو غسل نہ دیا جائے گا کیونکہ غسل جنابت

فرض ہے اور دوسرا سنت ہے"۔

جنازے کی پانچ تکبیرات کی وجہ

20 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ النَّضْرِ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام مَا الْعِلَّةُ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْمَيِّتِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَالَ رَوَوْا أَنَّهَا اشْتُقَّتْ مِنْ خَمْسِ صَلَوَاتٍ فَقَالَ هَذَا ظَاهِرُ الْحَدِيثِ فَأَمَّا فِي وَجْهٍ آخَرَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَى الْعِبَادِ خَمْسَ فَرَائِضَ الصَّلَاةَ وَ الزَّكَاةَ وَ الصِّيَامَ وَ الْحَجَّ وَ الْوَلَايَةَ فَجَعَلَ لِلْمَيِّتِ مِنْ كُلِّ فَرِيضَةٍ تَكْبِيرَةً وَاحِدَةً فَمَنْ قَبِلَ الْوَلَايَةَ كَبَّرَ خَمْساً وَ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْوَلَايَةَ كَبَّرَ أَرْبَعاً فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ تُكَبِّرُونَ خَمْساً وَ مَنْ خَالَفَكُمْ يُكَبِّرُ أَرْبَعاً.

ترجمہ

ہم سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے سنا، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے سنا، انہوں نے حسن نضر سے سنا، انہوں نے کہا: "میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے جنازے کی پانچ تکبیروں کی وجہ پوچھی تو آپؑ نے فرمایا: لوگ یہ روایت کرتے ہیں کہ جنازے کی پانچ تکبیریں پانچ نمازوں سے ماخوذ ہیں اور یہ حدیث کا ظاہر ہے۔ مگر اس کا ایک باطن بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت کے پانچ فرائض فرض کیے ہیں اور ہر فریضے کے بدلے میں نماز میت میں ایک تکبیر فرض کی گئی۔ تو جس نے ولایت کو قبول کیا اس پر پانچ تکبیریں پڑھی جاتی ہیں اور جس نے ولایت کو قبول نہیں کیا اس کے جنازے پر چار تکبیریں پڑھی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تم پانچ تکبیریں پڑھتے ہو اور تمہارے مخالفین چار تکبیریں پڑھتے ہیں"۔

تلبیہ کی وجہ

21 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ الدَّارِمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ التَّلْبِيَةِ وَ عِلَّتِهَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ إِذَا أَحْرَمُوا نَادَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ عِبَادِي وَ إِمَائِي لَأُحَرِّمَنَّكُمْ عَلَى النَّارِ كَمَا أَحْرَمْتُمْ لِي فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ إِجَابَةً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى نِدَائِهِ إِيَّاهُمْ.

ترجمہ

سلیمان بن جعفر نے کہا: ''میں نے امام علی رضاؑ سے تلبیہ کی وجہ پوچھی تو آپؑ نے فرمایا: جب لوگ احرام باندھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ندا دے کر کہتا ہے: میرے بندو اور کنیزو! جس طرح سے تم نے میری رضا کے لئے احرام باندھا ہے اسی طرح سے میں بھی تمہارے اجسام کو دوزخ پر حرام کرتا ہوں تو اس وقت مسلمان خدا کی ندا کے جواب میں لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لبیک کہتے ہیں''۔

22 حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لَهُ عَنْ كَمْ تُجْزِي الْبَدَنَةُ قَالَ عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قُلْتُ فَالْبَقَرَةُ قَالَ تُجْزِي عَنْ خَمْسَةٍ إِذَا كَانُوا يَأْكُلُونَ عَلَى مَائِدَةٍ وَاحِدَةٍ قُلْتُ كَيْفَ صَارَتِ الْبَدَنَةُ لَا تُجْزِي إِلَّا عَنْ وَاحِدَةٍ وَ الْبَقَرَةُ تُجْزِي عَنْ خَمْسَةٍ قَالَ لِأَنَّ الْبَدَنَةَ لَمْ تَكُنْ فِيهَا مِنَ الْعِلَّةِ مَا كَانَ فِي الْبَقَرَةِ إِنَّ الَّذِينَ أَمَرُوا قَوْمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعِبَادَةِ الْعِجْلِ كَانُوا خَمْسَةَ أَنْفُسٍ وَ كَانُوا أَهْلَ بَيْتٍ يَأْكُلُونَ عَلَى خِوَانٍ وَاحِدٍ وَ هُمْ أذينوية وَ أَخُوهُ مبذوية وَ ابْنُ أَخِيهِ وَ ابْنَتُهُ وَ امْرَأَتُهُ هُمُ الَّذِينَ أَمَرُوا بِعِبَادَةِ الْعِجْلِ وَ هُمُ الَّذِينَ ذَبَحُوا الْبَقَرَةَ الَّتِي أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِذَبْحِهَا.

ترجمہ

ہم سے ہمارے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے علی بن معبد سے روایت کی، انہوں نے حسین بن خالد سے روایت کی، انہوں نے کہا۔

میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: اونٹ کتنے افراد کی قربانی کے لئے کافی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک شخص کے لئے ہے۔

میں نے پوچھا: گائے کتنے افراد کی طرف سے کافی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: پانچ افراد کے لئے کافی ہے جب وہ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوں۔

میں نے کہا: بھلا یہ کیسے ہوا کہ اونٹ تو ایک شخص کی قربانی کے لئے ہو اور گائے پانچ افراد کی طرف سے کافی ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اونٹ کی قربانی میں وہ علت وسبب موجود نہیں جو کہ گائے میں موجود ہے۔ کیونکہ جن لوگوں نے قوم موسیٰ میں سامری کے بچھڑے کی لوگوں کو عبادت کی دعوت دی تھی وہ پانچ افراد تھے اور ان کا تعلق ایک ہی گھرانے سے تھا اور وہ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور وہ اذینویہ اور اس کا بھائی مبذویہ (۱) اور اس کا بھتیجا اور اس کی بیٹی اور اسکی بیوی تھے۔ اور انہوں نے ہی لوگوں کو بچھڑے کی عبادت کی دعوت دی تھی اور انہوں نے ہی اس گائے کو ذبح کیا تھا جس کے

ذبح کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا''۔

فضیلت حج

23 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَيِّ شَيْءٍ صَارَ الْحَاجُّ لَا يُكْتَبُ عَلَيْهِ ذَنْبٌ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى أَبَاحَ لِلْمُشْرِكِينَ الْحَرَمَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ إِذْ يَقُولُ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَمِنْ ثَمَّ وَهَبَ لِمَنْ حَجَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَيْتَ الذُّنُوبَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

ترجمہ

حسین بن خالد نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ حج کرنے والے شخص کے گناہ چار ماہ تک کیوں نہیں لکھے جاتے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین کو اللہ نے چار ماہ کی مہلت دی تھی اور فرمایا تھا۔

''تم چار ماہ تک زمین میں چل پھر لو''۔[1]

جب خدا نے مشرکین کو چار ماہ کی مہلت دی تو اس نے اپنی شان کریمی سے حج کرنے والے مومنین کو بھی یہ مہلت دی کہ چار ماہ تک ان کے گناہ بھی نہیں لکھے جائیں گے''۔

حضرت علیؑ مکہ میں رات کیوں نہ بسر کرتے تھے؟

24 حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ أَخِيهِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَبِتْ بِمَكَّةَ بَعْدَ إِذْ هَاجَرَ مِنْهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلِمَ ذَاكَ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيتَ بِأَرْضٍ قَدْ هَاجَرَ مِنْهَا وَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَ يَخْرُجُ مِنْهَا وَ يَبِيتُ بِغَيْرِهَا.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ہجرت کے بعد پوری زندگی حضرت علیؑ نے مکہ میں کبھی رات بسر نہیں کی تھی۔

راوی کہتا ہے: ۔خبز الحوار۔ وہ روٹی جس کے آٹے کو دو بار چھانا گیا ہو اور آٹے میں کسی طرح کا چھان وغیرہ باقی نہ

---

[1] التوبہ۔۲

رہا ہو، تو گویا حواریوں کو حواری کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ چھانے ہوئے لوگ تھے اور ان میں کسی طرح کی قلبی آلائش موجود نہ تھی۔

۔خبز الحوار۔ وہ روٹی جس کے آٹے کو دو بار چھانا گیا ہو اور آٹے میں کسی طرح کا چھان وغیرہ باقی نہ رہا ہو، تو گویا حواریوں کو حواری کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ چھانے ہوئے لوگ تھے اور ان میں کسی طرح کی قلبی آلائش موجود نہ تھی۔

۔خبز الحوار۔ وہ روٹی جس کے آٹے کو دو بار چھانا گیا ہو اور آٹے میں کسی طرح کا چھان وغیرہ باقی نہ رہا ہو، تو گویا حواریوں کو حواری کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ چھانے ہوئے لوگ تھے اور ان میں کسی طرح کی قلبی آلائش موجود نہ تھی۔

میں نے پوچھا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اس شہر میں رات بسر کرنا پسند نہیں کرتے تھے جس سے آپؑ ہجرت کر چکے تھے۔ آپؑ عصر کی نماز پڑھ کر مکہ سے باہر چلے جاتے تھے اور مکہ سے باہر شب باشی کیا کرتے تھے''۔

پانچ سو درہم حق مہر کی وجہ

25 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ مَهْرِ السُّنَّةِ كَيْفَ صَارَ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يُكَبِّرَهُ مُؤْمِنٌ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ وَ يُحَمِّدَهُ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ وَ يُسَبِّحَهُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَ يُهَلِّلَهُ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ وَ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولَ اللهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ إِلَّا زَوَّجَهُ اللهُ حَوْرَاءَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ جَعَلَ ذَلِكَ مَهْرَهَا فَمِنْ ثَمَّ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَسُنَّ مُهُورَ الْمُؤْمِنَاتِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ

حسین بن خالد نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: حق مہر میں پانچ سو درہم سنت کیوں ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شان کریمی سے اپنے اوپر واجب کیا ہے کہ جو بھی مومن ایک سو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک سو مرتبہ الحمد للہ اور ایک سو مرتبہ سبحان اللہ اور ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور ایک سو مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود پڑھ کر خدا سے حور عین کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا عقد حور عین سے کرے گا اور اس کا وہ عمل حور عین کا حق مہر ہوگا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی فرمائی کہ وہ مومن خواتین کا حق مہر بھی پانچ سو درہم مقرر کریں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر عمل کیا''۔

26 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَارَ مُهُورُ النِّسَاءِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٌّ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَلَّا يُكَبِّرَهُ مُؤْمِنٌ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ وَ يُسَبِّحَهُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَ يُحَمِّدَهُ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ وَ يُهَلِّلَهُ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ وَ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولَ اللهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ إِلَّا زَوَّجَهُ اللهُ حَوْرَاءَ فَمِنْ ثَمَّ جُعِلَ مُهُورُ النِّسَاءِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَطَبَ إِلَى أَخِيهِ حُرْمَةً وَبَذَلَ لَهُ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَقَدْ عَقَّهُ وَ اسْتَحَقَّ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَلَّا يُزَوِّجَهُ حَوْرَاءَ.

ترجمه

ہم سے حسین بن احمد بن ادریس نے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے ابن ابی نصر سے روایت کی، انہوں نے حسین بن خالد سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: مولا! میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ یہ بتائیں کہ عورتوں کا حق مہر پانچ سو درہم یعنی بارہ اوقیہ اور ایک نش کیوں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر واجب کیا ہے کہ جو بھی مومن ایک سو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک سو مرتبہ سبحان اللہ اور ایک سو مرتبہ الحمد للہ اور ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور ایک سو مرتبہ نبیؐ کریم اور آپؐ کے خاندان پر درود پڑھ کر خدا سے حور عین کی خواستگاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا عقد حور عین سے کرے گا اور اس عمل کو حور عین کا حق مہر قرار دے گا۔

حور عین کا حق مہر پانچ سو مرتبہ تکبیر و تحمید و تسبیح و تہلیل وصلوات پر مشتمل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا حق مہر بھی پانچ سو درہم مقرر کیا ہے۔ اور جو مومن کسی مومن سے رشتہ طلب کرے اور پانچ سو درہم حق مہر بھی ادا کرنے کی پیش کش کرے مگر دوسرا مومن اس رشتہ سے انکار کر دے تو اس نے حقوق ایمان کی نافرمانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نکاح حور عین سے نہیں کرے گا۔

حلالہ کیوں؟

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ لِلْعِدَّةِ لِزَوْجِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِنَّمَا أَذِنَ فِي الطَّلَاقِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمْساكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسانٍ يَعْنِي فِي التَّطْلِيقَةِ الثَّالِثَةِ وَ لِدُخُولِهِ فِيمَا كَرِهَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّالِثِ حَرَّمَهَا اللهُ عَلَيْهِ

فَلا تَحِلُّ لَهُ مِنۡ بَعۡدُ حَتَّى تَنۡكِحَ زَوۡجاً غَيۡرَهُ لِئَلَّا يُوقِعَ النَّاسُ الِاسۡتِخۡفَافَ بِالطَّلَاقِ وَ لَا تُضَارَّ النِّسَاءُ.

ترجمه

ہم سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے روایت کی، انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: جس عورت کو شرعی طلاق ہو جائے اور عدت کے بعد جب تک وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے پہلے مرد سے نکاح نہیں کرسکتی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

امامؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے شوہر کو دو رجعی طلاقوں کا اختیار دیا ہے اور ارشاد فرمایا:۔

''طلاق دو مرتبہ ہے۔ پھر یا تو اچھائی سے روک لینا ہے یا اچھے طریقے سے رخصت کرنا ہے''۔[1]

یعنی جب تیسری طلاق واقع ہو گی تو زوجین میں جدائی پیدا ہو جائے گی۔ اللہ کو طلاق ناپسند تھی اسی لئے اس نے دوبارہ نکاح کو جائز نہیں کیا جب تک عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ طلاق کو معمولی چیز نہ سمجھیں اور عورتوں کو ضرر نہ پہنچائیں''۔

28 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيۡهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ يَحۡيَى الۡعَطَّارُ عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ عِيسَى عَنۡ جَعۡفَرِ بۡنِ مُحَمَّدٍ الۡأَشۡعَرِيِّ عَنۡ أَبِيهِ قَالَ سَأَلۡتُ أَبَا الۡحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنۡ تَزۡوِيجِ الۡمُطَلَّقَاتِ ثَلَاثاً فَقَالَ لِي إِنَّ طَلَاقَكُمُ الثَّلَاثَ لَا يَحِلُّ لِغَيۡرِكُمۡ وَ طَلَاقَهُمۡ يَحِلُّ لَكُمۡ لِأَنَّكُمۡ لَا تَرَوۡنَ الثَّلَاثَ شَيۡئاً وَ هُمۡ يُوجِبُونَهَا.

ترجمه

ہم سے محمد بن علی ماجیلویہ نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے جعفر بن محمد اشعری سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ان عورتوں کے متعلق پوچھا جنہیں ایک ہی نشست میں تین طلاقیں جاری کی گئی ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تم (یعنی شیعہ) بیک وقت اپنی زوجہ کو تین طلاقیں جاری کرو تو تمہاری زوجہ تمہارے علاوہ کسی کے لئے حلال نہ ہوگی اور اگر تمہارے علاوہ دوسرے مسلمان بیک وقت تین طلاقیں جاری کریں تو ان کی بیویاں تمہارے لئے حلال ہوں گی کیونکہ تم بیک وقت تین طلاقوں کو مؤثر نہیں مانتے اور تمہارے مخالف بیک وقت تین طلاقوں کو مؤثر مانتے ہیں''۔

---

[1] البقرہ۔۲۲۹

29 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه‌السلام فَقُلْتُ لَهُ لِمَ كُنِّيَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ لِأَنَّهُ كَانَ لَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ قَاسِمٌ فَكُنِّيَ بِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَهَلْ تَرَانِي أَهْلًا لِلزِّيَادَةِ فَقَالَ نَعَمْ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَنَا وَ عَلِيٌّ أَبَوَا هَذِهِ الْأُمَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبٌ لِجَمِيعِ أُمَّتِهِ وَ عَلِيٌّ عليه‌السلام مِنْهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ عَلِيّاً عليه‌السلام قَاسِمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَبُو الْقَاسِمِ لِأَنَّهُ أَبُو قَسِيمِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَقُلْتُ لَهُ وَ مَا مَعْنَى ذَلِكَ قَالَ إِنَّ شَفَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ شَفَقَةُ الْآبَاءِ عَلَى الْأَوْلَادِ وَ أَفْضَلُ أُمَّتِهِ عَلِيٌّ عليه‌السلام وَ مِنْ بَعْدِهِ شَفَقَةُ عَلِيٍّ عليه‌السلام عَلَيْهِمْ كَشَفَقَتِهِ ﷺ لِأَنَّهُ وَصِيُّهُ وَ خَلِيفَتُهُ وَ الْإِمَامُ بَعْدَهُ فَلِذَلِكَ قَالَ أَنَا وَ عَلِيٌّ أَبَوَا هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ مَنْ تَرَكَ دَيْناً أَوْ ضَيَاعاً فَعَلَيَّ وَ إِلَيَّ وَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ فَصَارَ بِذَلِكَ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَ أُمَّهَاتِهِمْ وَ أَوْلَى بِهِمْ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَ كَذَلِكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه‌السلام بَعْدَهُ جَرَى ذَلِكَ لَهُ مِثْلُ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

ترجمہ

ہم سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی رضی اللہ عنہ نے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید کوفی سے روایت کی، انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: آنحضرت ﷺ کی کنیت ابوالقاسم کیوں تھی؟

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ کا ایک فرزند تھا جس کا نام قاسم تھا۔ اسی لئے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

میں نے عرض کی: مولا! تو کیا آپؑ مجھے اس سے زیادہ بتانے کا اہل سمجھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں! (میں تمہیں اس کا اہل سمجھتا ہوں) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ''میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں''۔

میں نے کہا: جی ہاں! میں نے یہ حدیث سنی ہوئی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ علیؑ جنت ودوزخ کے قاسم (تقسیم کرنے والے) ہیں؟

میں نے کہا: جی ہاں! یہ سچ ہے کہ علی علیہ السلام قاسم نار و جنت ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: اسی لئے رسول خدا ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ یعنی قاسم جنت و نار کے والد۔

میں نے تعجب سے کہا: مولاؑ! وہ کیسے؟

امامؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت پر باپ سے بھی زیادہ شفیق تھے اور آپؐ اپنی امت کے لئے بمنزلہ باپ کے تھے اور آپؐ کی امت میں افضل ترین فرد علی علیہ السلام تھے اور آپؐ علی علیہ السلام پر خصوصی شفقت اس لئے بھی کرتے تھے کہ علی علیہ السلام آپؐ کے وصی اور جانشین اور آپؐ کے بعد امت کے امام تھے۔ اسی شفقت کی وجہ سے آپؐ حضرت علی علیہ السلام کے والد شفیق بنتے تھے اور اسی وجہ سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی''۔

اور امت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ہی شفیق تھے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں''۔

پیغمبر اکرمؐ کی شفقت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ آپؐ نے ایک مرتبہ منبر پر اعلان فرمایا: ''جو شخص قرض اور اہل وعیال چھوڑ کر جائے تو اس کا قرض میں ادا کروں گا اور اس کے خاندان کی کفالت میرے ذمہ ہوگی اور جو شخص میراث میں مال و دولت چھوڑ جائے تو وہ دولت اس کے وارثوں کے لئے ہوگی''۔

اسی شفقت کی وجہ سے آپؐ ماں باپ بلکہ خود مومنین کی جانوں سے بھی ان پر زیادہ حق رکھتے تھے اور جو حقوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھے وہ سب کے سب بعد میں حضرت علی علیہ السلام کو بھی حاصل ہوئے''۔

حضرت علیؑ کے قسیم النار والجنۃ ہونے کا مفہوم

30 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ قَالَ الْمَأْمُونُ يَوْماً لِلرِّضَا عليه السلام يَا أَبَا الْحَسَنِ أَخْبِرْنِي عَنْ جَدِّكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ وَجْهٍ هُوَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ بِأَيِّ مَعْنًى فَقَدْ كَثُرَ فِكْرِي فِي ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَ لَمْ تَرْوِ عَنْ أَبِيكَ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ يَقُولُ حُبُّ عَلِيٍّ إِيمَانٌ وَ بُغْضُهُ كُفْرٌ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام فَقِسْمَةُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ إِذَا كَانَتْ عَلَى حُبِّهِ وَ بُغْضِهِ فَهُوَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لَا أَبْقَانِيَ اللهُ بَعْدَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَارِثُ عِلْمِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ قَالَ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ الرِّضَا عليه السلام إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ مَا أَحْسَنَ مَا أَجَبْتَ بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا أَبَا الصَّلْتِ إِنَّمَا كَلَّمْتُهُ مِنْ حَيْثُ هُوَ وَ لَقَدْ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ يَا عَلِيُّ أَنْتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقُولُ لِلنَّارِ هَذَا لِي وَ هَذَا لَكِ.

ترجمه

ہم سے تمیم بن عبداللہ بن تمیم قرشی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے احمد بن علی انصاری سے روایت کی، انہوں نے ابوالصلت ہروی سے روایت کی۔

ایک دن مامون نے امام علی رضاؑ سے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ کے دادا امیرالمومنینؑ قسیم النار والجنۃ ہیں تو کس وجہ سے ہیں؟ میں نے اس کے متعلق بہت سوچا لیکن کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پایا۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: امیرالمومنین! کیا آپ نے اپنے بزرگوں کے ذریعے سے عبداللہ بن عباس سے یہ روایت نہیں کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ کا بغض کفر ہے''۔

مامون نے کہا: جی ہاں! یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

آپؑ نے فرمایا: پھر علیؑ کی محبت ذریعۂ جنت اور علی کا بغض ذریعۂ دوزخ ہے۔ اسی لئے حضرت علیؑ قسیم جنت و نار ہیں۔

یہ جواب سن کر مامون نے کہا: اللہ مجھے آپؑ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے وارث ہیں۔

ابوالصلت کہتے ہیں: جب امام علی رضاؑ گھر تشریف لائے تو میں نے آپؑ سے کہا: فرزند رسول! آپؑ نے آج بہترین جواب دیا۔

آپؑ نے فرمایا: ابوالصلت! یہ جواب میں نے اس کے عقل کے پیمانے کو مدنظر رکھ کر دیا تھا۔ جب کہ ہمارے نزدیک قسیم النار والجنۃ کا مفہوم کچھ اور ہے اور وہ مفہوم وہی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

''علیؑ! قیامت کے دن تم جنت کے قسیم ہو گے۔ تم دوزخ سے کہو گے۔ یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے''۔

حضرت علیؑ نے اپنے دور حکومت میں فدک واپس کیوں نہ لیا؟

31 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لِمَ لَمْ يَسْتَرْجِعْ فَدَكَ لَمَّا وَلِيَ أَمْرَ النَّاسِ فَقَالَ لِأَنَّا أَهْلُ بَيْتٍ إِذَا وَلَّانَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَأْخُذُ لَنَا حُقُوقَنَا مِمَّنْ ظَلَمَنَا إِلَّا هُوَ وَ نَحْنُ أَوْلِيَاءُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا نَحْكُمُ لَهُمْ وَ نَأْخُذُ لَهُمْ حُقُوقَهُمْ مِمَّنْ يَظْلِمُهُمْ وَ لَا نَأْخُذُ لِأَنْفُسِنَا.

و قد أخرجت لذلك علل في كتاب علل الشرائع و الأحكام و الأسباب و اقتصرت في

هذا الكتاب على ما روى فيه عن الرضا علیہ السلام.

ترجمہ

ہم سے احمد بن حسن قطان نے بیان کیا، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے روایت کی، انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

''انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی خلافت ظاہری میں فدک واپس کیوں نہ لیا؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ کا شیوہ یہ ہے کہ اگر کوئی ظلم کر کے ہم سے کچھ چھین لے تو جب تک خدا ہمیں ہمارا حق خود واپس نہ کرے اس وقت تک ہم خود واپس نہیں لیا کرتے۔ البتہ ہم لوگوں کے غصب شدہ حقوق لوگوں کو دلواتے ہیں اور اپنے غصب شدہ مال کو واپس نہیں لیا کرتے۔

میں (مصنف) نے فدک واپس نہ کرنے کے کئی علل واسباب اپنی کتاب علل الشرائع میں بیان کیے ہیں اور یہاں امام علی رضا علیہ السلام کی بیان کردہ اسی ایک حدیث پر ہی اکتفا کیا ہے''۔

قرآن کی تروتازگی کا راز

32 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبِي ذَكْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ عَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ علیہ السلام إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللهِ علیہ السلام مَا بَالُ الْقُرْآنِ لَا يَزْدَادُ عِنْدَ النَّشْرِ وَ الدِّرَاسَةِ إِلَّا غَضَاضَةً فَقَالَ لِأَنَّ اللهَ لَمْ يُنْزِلْهُ لِزَمَانٍ دُونَ زَمَانٍ وَ لَا لِنَاسٍ دُونَ نَاسٍ فَهُوَ فِي كُلِّ زَمَانٍ جَدِيدٌ وَ عِنْدَ كُلِّ قَوْمٍ غَضٌّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی۔''امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ قرآن کو جب بھی پڑھا جائے تو وہ ہمیشہ تروتازہ محسوس ہوتا ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو مخصوص زمانے اور مخصوص افراد کے لئے نازل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تمام زمانوں اور تمام لوگوں کے لئے نازل کیا۔ اسی لئے قرآن ہر وقت اور ہر دور میں نیا لگتا ہے اور ہر قوم کے پاس قیامت کے دن تک قرآن تروتازہ رہے گا''۔

صحابہ ستاروں کی مانند ہیں

33 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ نَصْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ وَ عَنْ قَوْلِهِ عليه السلام دَعُوا لِي أَصْحَابِي فَقَالَ عليه السلام هَذَا صَحِيحٌ يُرِيدُ مَنْ لَمْ يُغَيِّرْ بَعْدَهُ وَ لَمْ يُبَدِّلْ قِيلَ وَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ قَدْ غَيَّرُوا أَوْ بَدَّلُوا قَالَ لِمَا يَرْوُونَهُ مِنْ أَنَّهُ صلى الله عليه وآله قَالَ لَيُذَادَنَّ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ غَرَائِبُ الْإِبِلِ عَنِ الْمَاءِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيُقَالُ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ بُعْداً لَهُمْ وَ سُحْقاً لَهُمْ أَ فَتَرَى هَذَا لِمَنْ لَمْ يُغَيِّرْ وَ لَمْ يُبَدِّلْ.

ترجمہ

''امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا لوگ روایت کرتے ہیں۔

''میرے صحابی ستاروں کی طرح سے ہیں تم جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پالو گے''۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعوالی اصحابی۔''میرے اصحاب کو کچھ نہ کہو''۔

تو کیا یہ دونوں روایات صحیح ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا کا یہ فرمان بالکل صحیح ہے لیکن اس سے وہ صحابی مراد ہیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ صحابہ کے بدل جانے کے متعلق بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی فرمایا تھا اور ہمارے مخالفین بھی یہ روایت خود اپنی زبان سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے حوض سے میرے چند صحابہ کو ایسے بھگایا جائے گا جیسے نئے آنے والے اونٹوں کو گھاٹ سے ہانکا جاتا ہے۔ میں کہوں گا:

پروردگار! یہ میرے اصحاب ہیں۔ یہ میرے اصحاب ہیں۔ تو اس وقت مجھ سے کہا جائے گا۔

تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کچھ تبدیلیاں کیں۔ پھر انہیں ''اصحاب الشمال'' دوزخیوں کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: میرے بعد بدلنے والوں کے لئے دوری ہو اور ہلاکت ہو۔

اسی لئے ''اصحابی کالنجوم'' اور ''دعوا الی اصحابی'' کی روایات صحیح ہیں لیکن یہ ان صحابہ کے لئے ہیں جن میں کوئی تغیر وتبدل پیدا نہیں ہوا تھا''۔

کیا معاویہ صحابی ہے؟

34 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَلَفَ رَجُلٌ بِخُرَاسَانَ بِالطَّلَاقِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَيَّامَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام بِهَا فَأَفْتَى الْفُقَهَاءُ بِطَلَاقِهَا فَسُئِلَ الرِّضَا عليه السلام فَأَفْتَى أَنَّهَا لَا تُطَلَّقُ فَكَتَبَ الْفُقَهَاءُ رُقْعَةً وَ أَنْفَذُوهَا إِلَيْهِ وَ قَالُوا لَهُ مِنْ أَيْنَ قُلْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّهَا لَمْ تُطَلَّقْ فَوَقَّعَ عليه السلام فِي رُقْعَتِهِمْ قُلْتُ هَذَا مِنْ رِوَايَتِكُمْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِمَسْلَمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ قَدْ كَثُرُوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ خَيْرٌ وَ أَصْحَابِي خَيْرٌ وَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَأَبْطَلَ الْهِجْرَةَ وَ لَمْ يَجْعَلْ هَؤُلَاءِ أَصْحَاباً لَهُ قَالَ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْلِهِ.

ترجمہ

ہم سے حاکم ابوعلی حسین بن احمد بیہقی نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن یحییٰ صولی سے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن اسحاق طالقانی سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

جس دور میں امام علی رضا علیہ السلام خراسان میں تھے تو ایک شخص نے کہا: اگر معاویہ صحابی ہوا تو میری زوجہ کو طلاق ہو۔

فقہاء نے فتویٰ دے دیا کہ اس کی زوجہ کو طلاق ہوگئی۔ پھر یہ مسئلہ امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا اس کی زوجہ کو طلاق نہ ہوگی۔

فقہاء نے ایک عریضہ لکھ کر امامؑ کی خدمت میں بھیجا اور آپؑ سے اس فتویٰ کی وضاحت پوچھی تو آپؑ نے ان کے رقعہ کے نیچے تحریر فرمایا: میں نے یہ فتویٰ تمہاری اپنی روایات کے مطابق دیا ہے۔[1]

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت کی خدمت میں لوگ کثرت سے جمع ہوئے (یعنی طلقاء اکٹھے تھے)۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''تم اچھے ہو اور میرے صحابی اچھے ہیں اور فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ الفاظ فرما کر طلقاء مکہ کو اپنا صحابی تسلیم نہیں کیا اور آپؑ نے انہیں ہجرت کی اجازت بھی

---

[1] حدیث حوض کو محدثین اہل سنت نے متعدد اسناد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا۔ بخاری نے عبداللہ بن مسعود کی زبانی آنحضرتؐ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا:

انا فرطكم على الحوض و ليرفعن معي رجال منكم ثم لينحتلجن دوني فاقول يا رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك. (بخاری ج۸ص۱۱۹ ط الامیریہ)

''میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچ جاؤں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے اور انہیں مجھ تک آنے سے روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا۔ پروردگار! یہ میرے صحابی ہیں تو کہا جائے گا۔ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا تھا''۔

الغرض اس مضمون کی روایات سے اہل سنت کی کتب حدیث چھلک رہی ہے۔

نہ دی۔

جب فقہاء نے امامؑ کا یہ جواب پڑھا تو انہوں نے آپؑ کے فتویٰ کی تائید کی‘‘۔

35 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعَ الرِّضَا عليه السلام عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَقُولُ لَعَنَ اللهُ مَنْ حَارَبَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ قُلْ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ أَصْلَحَ ثُمَّ قَالَ ذَنْبُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ وَلَمْ يبت [يَتُبْ أَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِ مَنْ قَاتَلَهُ ثُمَّ تَابَ.

ترجمہ

ہم سے محمد بن یحییٰ صولی نے بیان کیا، انہوں نے عون بن محمد سے روایت کی، انہوں نے سہل بن قاسم سے روایت کی۔ اس نے کہا: ’’امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے ایک ساتھی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ’’امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کرنے والے پر خدا کی لعنت ہو‘‘۔

یہ سن کر آپؑ نے فرمایا: اس کے ساتھ یہ کہو: ’’سوائے اس کے جس نے توبہ کی ہو اور اصلاح کر لی ہو‘‘۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جو لوگ امیر المومنین علیہ السلام سے علیحدہ رہے اور توبہ نہ کی ان کا جرم ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جنہوں نے آپؑ سے جنگ کر کے توبہ کر لی تھی‘‘۔

باب 33

محمد بن سنان کے جواب میں آپؑ نے جو علل واسباب تحریر فرمائے

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاجِيلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الرَّبِيعِ الصَّحَّافُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمُجَاوِرُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَرْقِيُّ بِالرَّيِّ رَحِمَهُمُ اللهُ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي جَوَابِ مَسَائِلِهِ عِلَّةُ غُسْلِ الْجَنَابَةِ النَّظَافَةُ وَ تَطْهِيرُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ مِمَّا أَصَابَ مِنْ أَذَاهُ وَ تَطْهِيرُ سَائِرِ جَسَدِهِ لِأَنَّ الْجَنَابَةَ خَارِجَةٌ مِنْ كُلِّ جَسَدِهِ فَلِذَلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِ تَطْهِيرُ جَسَدِهِ كُلِّهِ وَ عِلَّةُ التَّخْفِيفِ فِي الْبَوْلِ وَ الْغَائِطِ لِأَنَّهُ أَكْثَرُ وَ أَدْوَمُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَضِيَ فِيهِ بِالْوُضُوءِ لِكَثْرَتِهِ وَ مَشَقَّتِهِ وَ مَجِيئِهِ بِغَيْرِ إِرَادَةٍ مِنْهُمْ وَ لَا شَهْوَةٍ وَ الْجَنَابَةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِاسْتِلْذَاذٍ مِنْهُمْ وَ الْإِكْرَاهِ لِأَنْفُسِهِمْ وَ عِلَّةُ غُسْلِ الْعِيدَيْنِ وَ الْجُمُعَةِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَغْسَالِ لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ الْعَبْدِ رَبَّهُ وَ اسْتِقْبَالِهِ الْكَرِيمَ الْجَلِيلَ وَ طَلَبِ الْمَغْفِرَةِ لِذُنُوبِهِ وَ لِيَكُونَ لَهُمْ يَوْمَ عِيدٍ مَعْرُوفٍ يَجْتَمِعُونَ فِيهِ عَلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى فَجَعَلَ فِيهِ الْغُسْلَ تَعْظِيماً لِذَلِكَ الْيَوْمِ وَ تَفْضِيلاً لَهُ عَلَى سَائِرِ الْأَيَّامِ وَ زِيَادَةً فِي النَّوَافِلِ وَ الْعِبَادَةِ وَ لِتَكُونَ تِلْكَ طَهَارَةً لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ عِلَّةُ غُسْلِ الْمَيِّتِ أَنَّهُ يُغَسَّلُ لِأَنَّهُ يُطَهَّرُ وَ يُنَظَّفُ مِنْ أَدْنَاسِ أَمْرَاضِهِ وَ مَا أَصَابَهُ مِنْ صُنُوفِ عِلَلِهِ لِأَنَّهُ يَلْقَى الْمَلَائِكَةَ وَ يُبَاشِرُ أَهْلَ الْآخِرَةِ فَيُسْتَحَبُّ إِذَا وَرَدَ عَلَى اللهِ وَ لَقِيَ أَهْلَ الطَّهَارَةِ وَ يُمَاسُّونَهُ وَ يُمَاسُّهُمْ أَنْ يَكُونَ طَاهِراً نَظِيفاً مُوَجَّهاً بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِيُطْلَبَ بِهِ وَ يُشَفَّعَ لَهُ وَ عِلَّةٌ أُخْرَى أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهُ الْمَنِيُّ الَّذِي مِنْهُ خُلِقَ فَيُجْنِبُ فَيَكُونُ غُسْلُهُ لَهُ وَ عِلَّةُ اغْتِسَالِ مَنْ غَسَلَهُ أَوْ مَسَّهُ فَطَهَارَةً لِمَا أَصَابَهُ مِنْ نَضْحِ

الْمَيِّتِ لِأَنَّ الْمَيِّتَ إِذَا خَرَجَتِ الرُّوحُ مِنْهُ بَقِيَ أَكْثَرُ آفَتِهِ فَلِذَلِكَ يُتَطَهَّرُ مِنْهُ وَ يُطَهَّرُ وَ عِلَّةُ الْوُضُوءِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا صَارَ غَسْلُ الْوَجْهِ وَ الذِّرَاعَيْنِ وَ مَسْحُ الرَّأْسِ وَ الرِّجْلَيْنِ فَلِقِيَامِهِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اسْتِقْبَالِهِ إِيَّاهُ بِجَوَارِحِهِ الظَّاهِرَةِ وَ مُلَاقَاتِهِ بِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ فَغَسْلُ الْوَجْهِ لِلسُّجُودِ وَ الْخُضُوعِ وَ غَسْلُ الْيَدَيْنِ لِيَقْلِبَهُمَا وَ يَرْغَبَ بِهِمَا وَ يَرْهَبَ وَ يَتَبَتَّلَ وَ مَسْحُ الرَّأْسِ وَ الْقَدَمَيْنِ لِأَنَّهُمَا ظَاهِرَانِ مَكْشُوفَانِ يَسْتَقْبِلُ بِهِمَا فِي كُلِّ حَالاتِهِ وَ لَيْسَ فِيهِمَا مِنَ الْخُضُوعِ وَ التَّبَتُّلِ مَا فِي الْوَجْهِ وَ الذِّرَاعَيْنِ وَ عِلَّةُ الزَّكَاةِ مِنْ أَجْلِ قُوتِ الْفُقَرَاءِ وَ تَحْصِينِ أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَلَّفَ أَهْلَ الصِّحَّةِ الْقِيَامَ بِشَأْنِ أَهْلِ الزَّمَانَةِ وَ الْبَلْوَى كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ فِي أَمْوَالِكُمْ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ وَ فِي أَنْفُسِكُمْ بِتَوْطِينِ الْأَنْفُسِ عَلَى الصَّبْرِ مَعَ مَا فِي ذَلِكَ مِنْ أَدَاءِ شُكْرِ نِعَمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الطَّمَعِ فِي الزِّيَادَةِ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الرَّأْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ لِأَهْلِ الضَّعْفِ وَ الْعَطْفِ عَلَى أَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَ الْحَثِّ لَهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ وَ تَقْوِيَةِ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَعُونَةِ عَلَى أَمْرِ الدِّينِ وَ هُمْ عِظَةٌ لِأَهْلِ الْغِنَى وَ عِبْرَةٌ لَهُمْ لِيَسْتَدِلُّوا عَلَى فُقَرَاءِ الْآخِرَةِ بِهِمْ وَ مَا لَهُمْ مِنَ الْحَثِّ فِي ذَلِكَ عَلَى الشُّكْرِ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِمَا خَوَّلَهُمْ وَ أَعْطَاهُمْ وَ الدُّعَاءِ وَ التَّضَرُّعِ وَ الْخَوْفِ مِنْ أَنْ يَصِيرُوا مِثْلَهُمْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ فِي أَدَاءِ الزَّكَاةِ وَ الصَّدَقَاتِ وَ صِلَةِ الْأَرْحَامِ وَ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ وَ عِلَّةُ الْحَجِّ الْوِفَادَةُ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَ طَلَبُ الزِّيَادَةِ وَ الْخُرُوجُ مِنْ كُلِّ مَا اقْتَرَفَ وَ لِيَكُونَ تَائِباً مِمَّا مَضَى مُسْتَأْنِفاً لِمَا يَسْتَقْبِلُ وَ مَا فِيهِ مِنِ اسْتِخْرَاجِ الْأَمْوَالِ وَ تَعَبِ الْأَبْدَانِ وَ حَظْرِهَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَ اللَّذَّاتِ وَ التَّقَرُّبِ بِالْعِبَادَةِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْخُضُوعِ وَ الِاسْتِكَانَةِ وَ الذُّلِّ شَاخِصاً إِلَيْهِ فِي الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ وَ الْأَمْنِ وَ الْخَوْفِ دَائِباً فِي ذَلِكَ دَائِماً وَ مَا فِي ذَلِكَ لِجَمِيعِ الْخَلْقِ مِنَ الْمَنَافِعِ وَ الرَّغْبَةِ وَ الرَّهْبَةِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنْهُ تَرْكُ قَسَاوَةِ الْقَلْبِ وَ جَسَارَةِ الْأَنْفُسِ وَ نِسْيَانِ الذِّكْرِ وَ انْقِطَاعِ الرَّجَاءِ وَ العمل [الْأَمَلِ وَ تَجْدِيدُ الْحُقُوقِ وَ حَظْرُ النَّفْسِ عَنِ الْفَسَادِ وَ مَنْفَعَةُ مَنْ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَ غَرْبِهَا وَ مَنْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ مِمَّنْ يَحُجُّ وَ مِمَّنْ لَا يَحُجُّ مِنْ تَاجِرٍ وَ جَالِبٍ وَ بَائِعٍ وَ مُشْتَرٍ وَ كَاسِبٍ وَ مِسْكِينٍ وَ قَضَاءِ حَوَائِجِ أَهْلِ الْأَطْرَافِ وَ الْمَوَاضِعِ الْمُمْكِنِ لَهُمُ الِاجْتِمَاعُ فِيهَا كَذَلِكَ لِيَشْهَدُوا مَنافِعَ لَهُمْ وَ عِلَّةُ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً وَاحِدَةً لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَضَعَ الْفَرَائِضَ عَلَى أَدْنَى الْقَوْمِ قُوَّةً فَمِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ الْحَجُّ الْمَفْرُوضُ وَاحِدٌ ثُمَّ رَغَّبَ أَهْلَ الْقُوَّةِ عَلَى قَدْرِ طَاقَتِهِمْ وَ عِلَّةُ وَضْعِ الْبَيْتِ وَسَطَ الْأَرْضِ أَنَّهُ الْمَوْضِعُ الَّذِي مِنْ تَحْتِهِ دُحِيَتِ الْأَرْضُ وَ كُلُّ رِيحٍ تَهُبُّ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الرُّكْنِ

الشَّامِيّ وَ هِيَ أَوَّلُ بُقْعَةٍ وُضِعَتْ فِي الْأَرْضِ لِأَنَّهَا الْوَسَطُ لِيَكُونَ الْفَرْضُ لِأَهْلِ الشَّرْقِ وَ الْغَرْبِ فِي ذَلِكَ سَوَاءً وَ سُمِّيَتْ مَكَّةُ مَكَّةَ لِأَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَمْكُونَ فِيهَا وَ كَانَ يُقَالُ لِمَنْ قَصَدَهَا قَدْ مَكَا وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما كانَ صَلاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكاءً وَ تَصْدِيَةً فَالْمُكَاءُ وَ التَّصْدِيَةُ صَفْقُ الْيَدَيْنِ وَ عِلَّةُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قالُوا أَ تَجْعَلُ فِيها مَنْ يُفْسِدُ فِيها وَ يَسْفِكُ الدِّماءَ فَرَدُّوا عَلَى اللهِ تَعَالَى هَذَا الْجَوَابَ فَنَدِمُوا وَ لَاذُوا بِالْعَرْشِ وَ اسْتَغْفَرُوا فَأَحَبَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَتَعَبَّدَ بِمِثْلِ ذَلِكَ الْعِبَادُ فَوَضَعَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ بَيْتاً بِحِذَاءِ الْعَرْشِ يُسَمَّى الضُّرَاحَ ثُمَّ وَضَعَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بَيْتاً يُسَمَّى الْمَعْمُورَ بِحِذَاءِ الضُّرَاحِ ثُمَّ وَضَعَ هَذَا الْبَيْتَ بِحِذَاءِ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ أَمَرَ آدَمَ عليه السلام فَطَافَ بِهِ فَتَابَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ وَ جَرَى ذَلِكَ فِي وُلْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ عِلَّةُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا أَخَذَ مِيثَاقَ بَنِي آدَمَ الْتَقَمَهُ الْحَجَرُ فَمِنْ ثَمَّ كَلَّفَ النَّاسَ تَعَاهُدَ ذَلِكَ الْمِيثَاقِ وَ مِنْ ثَمَّ يُقَالُ عِنْدَ الْحَجَرِ أَمَانَتِي أَدَّيْتُهَا وَ ميثاق [مِيثَاقِي تَعَاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُوَافَاةِ وَ مِنْهُ قَوْلُ سَلْمَانَ ره لَيَجِيئَنَّ الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أَبِي قُبَيْسٍ لَهُ لِسَانٌ وَ شَفَتَانِ يَشْهَدُ لِمَنْ وَافَاهُ بِالْمُوَافَاةِ وَ الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا سُمِّيَتْ مِنًى مِنًى أَنَّ جَبْرَئِيلَ قَالَ هُنَاكَ لِإِبْرَاهِيمَ عليه السلام تَمَنَّ عَلَى رَبِّكَ مَا شِئْتَ فَتَمَنَّى إِبْرَاهِيمُ فِي نَفْسِهِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ مَكَانَ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ كَبْشاً يَأْمُرُهُ بِذَبْحِهِ فِدَاءً لَهُ فَأُعْطِيَ مُنَاهُ وَ عِلَّةُ الصَّوْمِ لِعِرْفَانِ مَسِّ الْجُوعِ وَ الْعَطَشِ لِيَكُونَ الْعَبْدُ ذَلِيلًا مِسْكِيناً مَأْجُوراً مُحْتَسِباً صَابِراً فَيَكُونَ ذَلِكَ دَلِيلًا لَهُ عَلَى شَدَائِدِ الْآخِرَةِ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الِانْكِسَارِ لَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَاعِظاً لَهُ فِي الْعَاجِلِ دَلِيلًا عَلَى الْآجِلِ لِيَعْلَمَ شِدَّةَ مَبْلَغِ ذَلِكَ مِنْ أَهْلِ الْفَقْرِ وَ الْمَسْكَنَةِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ حَرَّمَ اللهُ قَتْلَ النَّفْسِ الَّتِي لِعِلَّةِ فَسَادِ الْخَلْقِ فِي تَحْلِيلِهِ لَوْ أَحَلَّ وَ فَنَائِهِمْ وَ فَسَادِ التَّدْبِيرِ وَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ لِمَا فِيهِ مِنَ الْخُرُوجِ عَنِ التَّوْقِيرِ لِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ التَّوْقِيرِ لِلْوَالِدَيْنِ وَ تَجَنُّبِ كُفْرِ النِّعْمَةِ وَ إِبْطَالِ الشُّكْرِ وَ مَا يَدْعُو فِي ذَلِكَ إِلَى قِلَّةِ النَّسْلِ وَ انْقِطَاعِهِ لِمَا فِي الْعُقُوقِ مِنْ قِلَّةِ تَوْقِيرِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْعِرْفَانِ بِحَقِّهِمَا وَ قَطْعِ الْأَرْحَامِ وَ الزُّهْدِ مِنَ الْوَالِدَيْنِ فِي الْوَلَدِ وَ تَرْكِ التَّرْبِيَةِ لِعِلَّةِ تَرْكِ الْوَلَدِ بِرَّهُمَا وَ حَرَّمَ الزِّنَاءَ لِمَا فِيهِ مِنَ الْفَسَادِ مِنْ قَتْلِ الْأَنْفُسِ وَ ذَهَابِ الْأَنْسَابِ وَ تَرْكِ التَّرْبِيَةِ لِلْأَطْفَالِ وَ فَسَادِ الْمَوَارِيثِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنْ وُجُوهِ الْفَسَادِ وَ حَرَّمَ أَكْلَ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً لِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْ وُجُوهِ الْفَسَادِ أَوَّلُ ذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا أَكَلَ الْإِنْسَانُ مَالَ الْيَتِيمِ ظُلْماً فَقَدْ أَعَانَ

عَلَى قَتْلِهِ إِذِ الْيَتِيمُ غَيْرُ مُسْتَغْنٍ وَ لَا مُحْتَمِلٍ لِنَفْسِهِ وَ لَا عَلِيمٍ بِشَأْنِهِ وَ لَا لَهُ مَنْ يَقُومُ عَلَيْهِ وَ يَكْفِيهِ كَقِيَامِ وَالِدَيْهِ فَإِذَا أَكَلَ مَالَهُ فَكَأَنَّهُ قَدْ قَتَلَهُ وَ صَيَّرَهُ إِلَى الْفَقْرِ وَ الْفَاقَةِ مَعَ مَا خَوَّفَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ جَعَلَ مِنَ الْعُقُوبَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعافاً خافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللهَ وَ لِقَوْلِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَعَدَ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ عُقُوبَتَيْنِ عُقُوبَةً فِي الدُّنْيَا وَ عُقُوبَةً فِي الْآخِرَةِ فَفِي تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ اسْتِبْقَاءُ الْيَتِيمِ وَ اسْتِقْلَالُهُ بِنَفْسِهِ وَ السَّلَامَةُ لِلْعَقِبِ أَنْ يُصِيبَهُ مَا أَصَابَهُ لِمَا وَعَدَ اللهُ فِيهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَعَ مَا فِي ذَلِكَ مِنْ طَلَبِ الْيَتِيمِ بِثَأْرِهِ إِذَا أَدْرَكَ وَ وُقُوعِ الشَّحْنَاءِ وَ الْعَدَاوَةِ وَ الْبَغْضَاءِ حَتَّى يَتَفَانَوْا وَ حَرَّمَ اللهُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ لِمَا فِيهِ مِنَ الْوَهْنِ فِي الدِّينِ وَ الِاسْتِخْفَافِ بِالرُّسُلِ وَ الْأَئِمَّةِ الْعَادِلَةِ عليهم السلام وَ تَرْكِ نُصْرَتِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَ الْعُقُوبَةِ لَهُمْ عَلَى إِنْكَارِ مَا دَعَوْا إِلَيْهِ مِنَ الْإِقْرَارِ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ إِظْهَارِ الْعَدْلِ وَ تَرْكِ الْجَوْرِ وَ إِمَاتَةِ الْفَسَادِ لِمَا فِي ذَلِكَ مِنْ جُرْأَةِ الْعَدُوِّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَ مَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ مِنَ السَّبْيِ وَ الْقَتْلِ وَ إِبْطَالِ دِينِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ غَيْرِهِ مِنَ الْفَسَادِ وَ حَرَّمَ التَّعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ لِلرُّجُوعِ عَنِ الدِّينِ وَ تَرْكِ مُؤَازَرَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْحُجَجِ عليهم السلام وَ مَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْفَسَادِ وَ إِبْطَالِ حَقِّ كُلِّ ذِي حَقٍّ لَا لِعِلَّةِ سُكْنَى الْبَدْوِ وَ كَذَلِكَ لَوْ عُرِفَ بِالرَّجُلِ الدِّينُ كَامِلًا لَمْ يَجُزْ لَهُ مُسَاكَنَةُ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ الْخَوْفِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَقَعَ مِنْهُ تَرْكُ الْعِلْمِ وَ الدُّخُولُ مَعَ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ التَّمَادِي فِي ذَلِكَ وَ حَرَّمَ مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ لِلَّذِي أَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى خَلْقِهِ مِنَ الْإِقْرَارِ بِهِ وَ ذِكْرِ اسْمِهِ عَلَى الذَّبَائِحِ الْمُحَلَّلَةِ وَ لِئَلَّا يُسَوِّيَ بَيْنَ مَا تُقُرِّبَ بِهِ إِلَيْهِ وَ بَيْنَ مَا جُعِلَ عِبَادَةً لِلشَّيَاطِينِ وَ الْأَوْثَانِ لِأَنَّ فِي تَسْمِيَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْإِقْرَارَ بِرُبُوبِيَّتِهِ وَ تَوْحِيدِهِ وَ مَا فِي الْإِهْلَالِ لِغَيْرِ اللهِ مِنَ الشِّرْكِ بِهِ وَ التَّقَرُّبِ بِهِ إِلَى غَيْرِهِ لِيَكُونَ ذِكْرُ اللهِ وَ تَسْمِيَتُهُ عَلَى الذَّبِيحَةِ فَرْقاً بَيْنَ مَا أَحَلَّ اللهُ وَ بَيْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ حَرَّمَ سِبَاعَ الطَّيْرِ وَ الْوَحْشِ كُلَّهَا لِأَكْلِهَا مِنَ الْجِيَفِ وَ لُحُومِ النَّاسِ وَ الْعَذِرَةِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَجَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ دَلَائِلَ مَا أَحَلَّ مِنَ الْوَحْشِ وَ الطَّيْرِ وَ مَا حَرَّمَ كَمَا قَالَ أَبِي عليه السلام كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ حَرَامٌ وَ كُلُّ مَا كَانَتْ لَهُ قَانِصَةٌ مِنَ الطَّيْرِ فَحَلَالٌ وَ عِلَّةٌ أُخْرَى يُفَرِّقُ بَيْنَ مَا أُحِلَّ مِنَ الطَّيْرِ وَ مَا حُرِّمَ قَوْلُهُ عليه السلام كُلْ مَا دَفَّ وَ لَا تَأْكُلْ مَا صَفَّ وَ حَرَّمَ الْأَرْنَبَ لِأَنَّهَا بِمَنْزِلَةِ السِّنَّوْرِ وَ لَهَا مَخَالِيبُ كَمَخَالِيبِ السِّنَّوْرِ وَ سِبَاعِ الْوَحْشِ فَجَرَتْ مَجْرَاهَا مَعَ قَذَرِهَا فِي نَفْسِهَا وَ مَا يَكُونُ مِنْهَا مِنَ الدَّمِ كَمَا يَكُونُ مِنَ النِّسَاءِ لِأَنَّهَا مَسْخٌ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الرِّبَا إِنَّمَا نَهَى اللهُ عَنْهُ لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِ الْأَمْوَالِ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ

إِذَا اشْتَرَى الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ كَانَ ثَمَنُ الدِّرْهَمِ دِرْهَماً وَ ثَمَنُ الْآخَرِ بَاطِلًا فَبَيْعُ الرِّبَا وَكْسٌ عَلَى
كُلِّ حَالٍ عَلَى الْمُشْتَرِي وَ عَلَى الْبَائِعِ فَحَرَّمَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الرِّبَا لِعِلَّةِ فَسَادِ الْأَمْوَالِ كَمَا حَظَرَ عَلَى
السَّفِيهِ أَنْ يُدْفَعَ مَالُهُ إِلَيْهِ لِمَا يُتَخَوَّفُ عَلَيْهِ مِنْ إِفْسَادِهِ حَتَّى يُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدُهُ فَلِهَذِهِ الْعِلَّةِ حَرَّمَ
اللهُ الرِّبَا وَ بَيْعَ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمَيْنِ يَداً بِيَدٍ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ لِمَا فِيهِ مِنَ الِاسْتِخْفَافِ
بِالْحَرَامِ الْمُحَرَّمِ وَ هِيَ كَبِيرَةٌ بَعْدَ الْبَيَانِ وَ تَحْرِيمِ اللهِ تَعَالَى لَهَا وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْهُ إِلَّا اسْتِخْفَافٌ
بِالتَّحْرِيمِ لِلْحَرَامِ وَ الِاسْتِخْفَافُ بِذَلِكَ دُخُولٌ فِي الْكُفْرِ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الرِّبَا بِالنَّسِيئَةِ لِعِلَّةِ ذَهَابِ
الْمَعْرُوفِ وَ تَلَفِ الْأَمْوَالِ وَ رَغْبَةِ النَّاسِ فِي الرِّبْحِ وَ تَرْكِهِمُ الْقَرْضَ وَ الْفَرْضَ وَ صَنَائِعَ الْمَعْرُوفِ
وَ لِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْفَسَادِ وَ الظُّلْمِ وَ فَنَاءِ الْأَمْوَالِ وَ حَرَّمَ الْخِنْزِيرَ لِأَنَّهُ مُشَوَّهٌ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِظَةً
لِلْخَلْقِ وَ عِبْرَةً وَ تَخْوِيفاً وَ دَلِيلًا عَلَى مَا مَسَخَ عَلَى خِلْقَتِهِ وَ لِأَنَّ غِذَاءَهُ أَقْذَرُ الْأَقْذَارِ مَعَ عِلَلٍ كَثِيرَةٍ وَ
كَذَلِكَ حَرَّمَ الْقِرْدَ لِأَنَّهُ مُسِخَ مِثْلُ الْخِنْزِيرِ وَ جُعِلَ عِظَةً وَ عِبْرَةً لِلْخَلْقِ وَ دَلِيلًا عَلَى مَا مُسِخَ عَلَى
خِلْقَتِهِ وَ صُورَتِهِ وَ جَعَلَ فِيهِ شِبْهاً مِنَ الْإِنْسَانِ لِيَدُلَّ عَلَى أَنَّهُ مِنَ الْخَلْقِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ
حُرِّمَتِ الْمَيْتَةُ لِمَا فِيهَا مِنْ فَسَادِ الْأَبْدَانِ وَ الْآفَةِ وَ لِمَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَجْعَلَ تَسْمِيَتَهُ سَبَباً
لِلتَّحْلِيلِ وَ فَرْقاً بَيْنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الدَّمَ كَتَحْرِيمِ الْمَيْتَةِ لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِ
الْأَبْدَانِ وَ لِأَنَّهُ يُورِثُ الْمَاءَ الْأَصْفَرَ وَ يُبْخِرُ الْفَمَ وَ يُنَتِّنُ الرِّيحَ وَ يُسِيءُ الْخُلُقَ وَ يُورِثُ الْقَسْوَةَ
لِلْقَلْبِ وَ قِلَّةَ الرَّأْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ حَتَّى لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَقْتُلَ وَالِدَهُ وَ صَاحِبَهُ وَ حَرَّمَ الطِّحَالَ لِمَا فِيهِ مِنَ
الدَّمِ وَ لِأَنَّ عِلَّتَهُ وَ عِلَّةَ الدَّمِ وَ الْمَيْتَةِ وَاحِدَةٌ لِأَنَّهُ يَجْرِي مَجْرَاهَا فِي الْفَسَادِ وَ عِلَّةُ الْمَهْرِ وَ وُجُوبِهِ عَلَى
الرِّجَالِ وَ لَا يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ يُعْطِينَ أَزْوَاجَهُنَّ لِأَنَّ لِلرَّجُلِ مَئُونَةَ الْمَرْأَةِ وَ لِأَنَّ الْمَرْأَةَ بَائِعَةٌ
نَفْسَهَا وَ الرَّجُلَ مُشْتَرٍ وَ لَا يَكُونُ الْبَيْعُ إِلَّا بِثَمَنٍ وَ لَا الشِّرَاءُ بِغَيْرِ إِعْطَاءِ الثَّمَنِ مَعَ أَنَّ النِّسَاءَ
مَحْظُورَاتٌ عَنِ التَّعَامُلِ وَ الْمَتْجَرِ مَعَ عِلَلٍ كَثِيرَةٍ وَ عِلَّةُ التَّزْوِيجِ لِلرَّجُلِ أَرْبَعَةَ نِسْوَةٍ وَ تَحْرِيمِ أَنْ
تَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ أَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ لِأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ كَانَ الْوَلَدُ مَنْسُوباً إِلَيْهِ وَ الْمَرْأَةُ لَوْ
كَانَ لَهَا زَوْجَانِ وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يُعْرَفِ الْوَلَدُ لِمَنْ هُوَ إِذْ هُمْ مُشْتَرِكُونَ فِي نِكَاحِهَا وَ فِي ذَلِكَ فَسَادُ
الْأَنْسَابِ وَ الْمَوَارِيثِ وَ الْمَعَارِفِ وَ عِلَّةُ التزويج [تَزْوِيجِ الْعَبْدِ اثْنَتَيْنِ لَا أَكْثَرَ مِنْهُ لِأَنَّهُ نِصْفُ
رَجُلٍ حُرٍّ فِي الطَّلَاقِ وَ النِّكَاحِ لَا يَمْلِكُ نَفْسَهُ وَ لَا لَهُ مَالٌ إِنَّمَا يُنْفِقُ مَوْلَاهُ عَلَيْهِ وَ لِيَكُونَ ذَلِكَ فَرْقاً
بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْحُرِّ وَ لِيَكُونَ أَقَلَّ لِاشْتِغَالِهِ عَنْ خِدْمَةِ مَوَالِيهِ وَ عِلَّةُ الطَّلَاقِ ثَلَاثاً لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُهْلَةِ

فِيمَا بَيْنَ الْوَاحِدَةِ إِلَى الثَّلَاثِ لِرَغْبَةٍ تَحْدُثُ أَوْ سُكُونِ غَضَبِهِ إِنْ كَانَ وَلِيَكُونَ ذَلِكَ تَخْوِيفاً وَ تَأْدِيباً لِلنِّسَاءِ وَ زَجْراً لَهُنَّ عَنْ مَعْصِيَةِ أَزْوَاجِهِنَّ فَاسْتَحَقَّتِ الْمَرْأَةُ الْفُرْقَةَ وَ الْمُبَايَنَةَ لِدُخُولِهَا فِيمَا لَا يَنْبَغِي مِنْ مَعْصِيَةِ زَوْجِهَا وَ عِلَّةُ ترحیم [تَحْرِيمِ الْمَرْأَةِ بَعْدَ تِسْعِ تَطْلِيقَاتٍ فَلَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً عُقُوبَةً لِئَلَّا يَتَلَاعَبَ بِالطَّلَاقِ وَ لَا يَسْتَضْعِفَ الْمَرْأَةَ وَ لِيَكُونَ نَاظِراً فِي أُمُورِهِ مُتَيَقِّظاً مُعْتَبِراً وَ لِيَكُونَ يَأْساً لَهُمَا مِنَ الِاجْتِمَاعِ بَعْدَ تِسْعِ تَطْلِيقَاتٍ وَ عِلَّةُ طَلَاقِ الْمَمْلُوكِ اثْنَتَيْنِ لِأَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ عَلَى النِّصْفِ فَجَعَلَهُ اثْنَتَيْنِ احْتِيَاطاً لِكَمَالِ الْفَرَائِضِ وَ كَذَلِكَ فِي الْفَرْقِ فِي الْعِدَّةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَ عِلَّةُ تَرْكِ شَهَادَةِ النِّسَاءِ فِي الطَّلَاقِ وَ الْهِلَالِ لِضَعْفِهِنَّ عَنِ الرُّؤْيَةِ وَ مُحَابَاتِهِنَّ فِي النِّسَاءِ الطَّلَاقَ فَلِذَلِكَ لَا يَجُوزُ شَهَادَتُهُنَّ إِلَّا فِي مَوْضِعِ ضَرُورَةٍ مِثْلِ شَهَادَةِ الْقَابِلَةِ وَ مَا لَا يَجُوزُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيْهِ كَضَرُورَةِ تَجْوِيزِ شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا لَمْ يُوجَدْ غَيْرُهُمْ وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ اثْنانِ ذَوا عَدْلٍ مِنْكُمْ مُسْلِمَيْنِ أَوْ آخَرانِ مِنْ غَيْرِكُمْ كَافِرَيْنِ وَ مِثْلِ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ عَلَى الْقَتْلِ إِذَا لَمْ يُوجَدْ غَيْرُهُمْ وَ الْعِلَّةُ فِي شَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ فِي الزِّنَاءِ وَ اثْنَيْنِ فِي سَائِرِ الْحُقُوقِ لِشِدَّةِ حَدِّ الْمُحْصَنِ لِأَنَّ فِيهِ الْقَتْلَ فَجُعِلَتِ الشَّهَادَةُ فِيهِ مُضَاعَفَةً مُغَلَّظَةً لِمَا فِيهِ مِنْ قَتْلِ نَفْسِهِ وَ ذَهَابِ نَسَبِ وُلْدِهِ وَ لِفَسَادِ الْمِيرَاثِ وَ عِلَّةُ تَحْلِيلِ مَالِ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَ لَيْسَ ذَلِكَ لِلْوَلَدِ لِأَنَّ الْوَلَدَ مَوْلُودٌ لِلْوَالِدِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ يَهَبُ لِمَنْ يَشاءُ إِناثاً وَ يَهَبُ لِمَنْ يَشاءُ الذُّكُورَ مَعَ أَنَّهُ الْمَأْخُوذُ بِمَؤُونَتِهِ صَغِيراً أَوْ كَبِيراً وَ الْمَنْسُوبُ إِلَيْهِ أَوِ الْمَدْعُوُّ لَهُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ ادْعُوهُمْ لِآبائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ وَ لَيْسَ لِلْوَالِدَةِ كَذَلِكَ لَا تَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَوْ بِإِذْنِ الْأَبِ لِأَنَّ الْأَبَ مَأْخُوذٌ بِنَفَقَةِ الْوَلَدِ وَ لَا تُؤْخَذُ الْمَرْأَةُ بِنَفَقَةِ وَلَدِهَا وَ الْعِلَّةُ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ فِي جَمِيعِ الْحُقُوقِ عَلَى الْمُدَّعِي وَ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ مَا خَلَا الدَّمَ لِأَنَّ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ جَاحِدٌ وَ لَا يُمْكِنُهُ إِقَامَةُ الْبَيِّنَةِ عَلَى الْجُحُودِ وَ لِأَنَّهُ مَجْهُولٌ وَ صَارَتِ الْبَيِّنَةُ فِي الدَّمِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعِي لِأَنَّهُ حَوْطٌ يَحْتَاطُ بِهِ الْمُسْلِمُونَ لِئَلَّا يَبْطُلَ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَ لِيَكُونَ ذَلِكَ زَاجِراً وَ نَاهِياً لِلْقَاتِلِ لِشِدَّةِ إِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ عَلَيْهِ لِأَنَّ مَنْ يَشْهَدُ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ قَلِيلٌ وَ أَمَّا عِلَّةُ الْقَسَامَةِ أَنْ جُعِلَتْ خَمْسِينَ رَجُلًا فَلِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ التَّغْلِيظِ وَ التَّشْدِيدِ وَ الِاحْتِيَاطِ لِئَلَّا يُهْدَرَ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَ عِلَّةُ قَطْعِ الْيَمِينِ مِنَ السَّارِقِ لِأَنَّهُ يُبَاشِرُ الْأَشْيَاءَ بِيَمِينِهِ وَ هِيَ أَفْضَلُ أَعْضَائِهِ وَ أَنْفَعُهَا لَهُ فَجُعِلَ قَطْعُهَا نَكَالًا وَ عِبْرَةً لِلْخَلْقِ لِئَلَّا يَبْتَغُوا أَخْذَ الْأَمْوَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا وَ لِأَنَّهُ أَكْثَرُ مَا يُبَاشِرُ السَّرِقَةَ بِيَمِينِهِ وَ

حُرِّمَ غَصْبُ الْأَمْوَالِ وَ أَخْذُهَا مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا لِمَا فِيهِ مِنْ أَنْوَاعِ الْفَسَادِ وَ الْفَسَادُ مُحَرَّمٌ لِمَا فِيهِ مِنَ الْفَنَاءِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ وُجُوهِ الْفَسَادِ وَ حُرِّمَةُ السَّرِقَةِ لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِ الْأَمْوَالِ وَ قَتْلِ الْأَنْفُسِ لَوْ كَانَتْ مُبَاحَةً وَ لِمَا يَأْتِي فِي التَّغَاصُبِ مِنَ الْقَتْلِ وَ التَّنَازُعِ وَ التَّحَاسُدِ وَ مَا يَدْعُو إِلَى تَرْكِ التِّجَارَاتِ وَ الصِّنَاعَاتِ فِي الْمَكَاسِبِ وَ اقْتِنَاءِ الْأَمْوَالِ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ الْمُقْتَنَى لَا يَكُونُ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ وَ عِلَّةُ ضَرْبِ الزَّانِي عَلَى جَسَدِهِ بِأَشَدِّ الضَّرْبِ لِمُبَاشَرَتِهِ الزِّنَاءَ وَ اسْتِلْذَاذِ الْجَسَدِ كُلِّهِ بِهِ فَجُعِلَ الضَّرْبُ عُقُوبَةً لَهُ وَ عِبْرَةً لِغَيْرِهِ وَ هُوَ أَعْظَمُ الْجِنَايَاتِ وَ عِلَّةُ ضَرْبِ الْقَاذِفِ وَ شَارِبِ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ جَلْدَةً لِأَنَّ فِي الْقَذْفِ نَفْيَ الْوَلَدِ وَ قَطْعَ النَّسْلِ وَ ذَهَابَ النَّسَبِ وَ كَذَلِكَ شَارِبُ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِذَا شَرِبَ هَذَى وَ إِذَا هَذَى افْتَرَى فَوَجَبَ عَلَيْهِ حَدُّ الْمُفْتَرِي وَ عِلَّةُ الْقَتْلِ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الثَّالِثَةِ عَلَى الزَّانِي وَ الزَّانِيَةِ لِاسْتِحْقَاقِهِمَا وَ قِلَّةِ مُبَالاتِهِمَا بِالضَّرْبِ حَتَّى كَأَنَّهُمَا مُطْلَقٌ لَهُمَا ذَلِكَ الشَّيْءُ وَ عِلَّةٌ أُخْرَى أَنَّ الْمُسْتَخِفَّ بِاللَّهِ وَ بِالْحَدِّ كَافِرٌ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ لِدُخُولِهِ فِي الْكُفْرِ وَ عِلَّةُ تَحْرِيمِ الذُّكْرَانِ لِلذُّكْرَانِ وَ الْإِنَاثِ بِالْإِنَاثِ لِمَا رُكِّبَ فِي الْإِنَاثِ وَ مَا طُبِعَ عَلَيْهِ الذُّكْرَانُ وَ لِمَا فِي إِتْيَانِ الذُّكْرَانِ الذُّكْرَانَ وَ الْإِنَاثِ الْإِنَاثَ مِنِ انْقِطَاعِ النَّسْلِ وَ فَسَادِ التَّدْبِيرِ وَ خَرَابِ الدُّنْيَا وَ أَحَلَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لُحُومَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ الْإِبِلِ لِكَثْرَتِهَا وَ إِمْكَانِ وُجُودِهَا وَ تَحْلِيلِ بَقَرِ الْوَحْشِ وَ غَيْرِهَا مِنْ أَصْنَافِ مَا يُؤْكَلُ مِنَ الْوَحْشِ الْمُحَلَّلَةِ لِأَنَّ غِذَاءَهَا غَيْرُ مَكْرُوهٍ وَ لَا مُحَرَّمٍ وَ لَا هِيَ مُضِرَّةٌ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَ لَا مُضِرَّةٌ بِالْإِنْسِ وَ لَا فِي خِلْقَتِهَا تَشْوِيهٌ وَ كُرِهَ كُلُّ لُحُومِ الْبِغَالِ وَ الْحَمِيرِ الْأَهْلِيَّةِ لِحَاجَةِ النَّاسِ إِلَى ظُهُورِهَا وَ اسْتِعْمَالِهَا وَ الْخَوْفِ مِنْ قِلَّتِهَا لَا لِقَذَرِ خِلْقَتِهَا وَ لَا لِقَذَرِ غِذَائِهَا وَ حُرِّمَ النَّظَرُ إِلَى شُعُورِ النِّسَاءِ الْمَحْجُوبَاتِ بِالْأَزْوَاجِ وَ إِلَى غَيْرِهِنَّ مِنَ النِّسَاءِ لِمَا فِيهِ مِنْ تَهْيِيجِ الرِّجَالِ وَ مَا يَدْعُو التَّهْيِيجُ إِلَيْهِ مِنَ الْفَسَادِ وَ الدُّخُولِ فِيمَا لَا يَحِلُّ وَ لَا يَجْمُلُ وَ كَذَلِكَ مَا أَشْبَهَ الشُّعُورَ إِلَّا الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ الْقَواعِدُ مِنَ النِّساءِ اللَّاتِي لا يَرْجُونَ نِكاحاً فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُناحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجاتٍ بِزِينَةٍ أَيْ غَيْرَ الْجِلْبَابِ فَلَا بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَى شُعُورِ مِثْلِهِنَّ وَ عِلَّةُ إِعْطَاءِ النِّسَاءِ نِصْفَ مَا يُعْطَى الرِّجَالُ مِنَ الْمِيرَاثِ لِأَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا تَزَوَّجَتْ أَخَذَتْ وَ الرَّجُلَ يُعْطِي فَلِذَلِكَ وُفِّرَ عَلَى الرِّجَالِ وَ عِلَّةٌ أُخْرَى فِي إِعْطَاءِ الذَّكَرِ مِثْلَيْ مَا يُعْطَى الْأُنْثَى لِأَنَّ الْأُنْثَى فِي عِيَالِ الذَّكَرِ إِنِ احْتَاجَتْ وَ عَلَيْهِ أَنْ يَعُولَهَا وَ عَلَيْهِ نَفَقَتُهَا وَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ أَنْ تَعُولَ الرَّجُلَ وَ لَا تُؤْخَذُ بِنَفَقَتِهِ إِنِ احْتَاجَ فَوَفَّرَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الرِّجَالِ لِذَلِكَ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّساءِ بِما

فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَ بِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَ عِلَّةُ الْمَرْأَةِ أَنَّهَا لَا تَرِثُ مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً إِلَّا قِيمَةَ الطُّوبِ وَ النِّقْضِ لِأَنَّ الْعَقَارَ لَا يُمْكِنُ تَغْيِيرُهُ وَ قَلْبُهُ وَ الْمَرْأَةُ يَجُوزُ أَنْ يَنْقَطِعَ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُ مِنَ الْعِصْمَةِ وَ يَجُوزُ تَغْيِيرُهَا وَ تَبْدِيلُهَا وَ لَيْسَ الْوَلَدُ وَ الْوَالِدُ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ التَّفَصِّي مِنْهُمَا وَ الْمَرْأَةُ يُمْكِنُ الِاسْتِبْدَالُ بِهَا فَمَا يَجُوزُ أَنْ يَجِيءَ وَ يَذْهَبَ كَانَ مِيرَاثُهُ فِيمَا يَجُوزُ تَبْدِيلُهُ وَ تَغْيِيرُهُ إِذَا أَشْبَهَهُ وَ كَانَ الثَّابِتُ الْمُقِيمُ عَلَى حَالِهِ كَمَنْ كَانَ مِثْلُهُ فِي الثَّبَاتِ وَ الْقِيَامِ.

ترجمہ

ا ہم سے محمد بن ماجیلویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے سنا، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے سنا، انہوں نے محمد بن سنان سے سنا۔

۲۔ ہم سے علی بن احمد بن محمد بن عمران دقاق، محمد بن احمد سنانی (شیبانی خ ل) علی بن عبداللہ وراق اور حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہشام مکتب رضی اللہ عنھم نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے سنا، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، انہوں نے علی بن عباس سے سنا، انہوں نے قاسم بن ربیع صحاف سے سنا، انہوں نے محمد بن سنان سے سنا۔

۳۔ ہم سے علی بن احمد بن عبداللہ برقی، علی بن عیسیٰ مجاور مسجد کوفہ اور ابوجعفر محمد بن موسیٰ برقی نے رَے میں بیان کیا، انہوں نے محمد بن علی ماجیلویہ سے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے روایت کی۔

امام علی رضا علیہ السلام نے اسے اس کے مسائل کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

غسل جنابت کی وجہ

غسل جنابت صفائی کا ذریعہ ہے اور اس سے انسان اپنی ناپاکی سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کا پورا بدن پاک ہوتا ہے کیونکہ جنابت پورے بدن سے خارج ہوتی ہے اس لئے غسل جنابت میں پورے وجود کا پاک کرنا ضروری ہے۔

پیشاب پاخانہ کے لئے غسل نہ ہونے کی وجہ

پیشاب اور پاخانہ کے لئے غسل واجب نہیں کیا گیا کیونکہ جنابت کبھی کبھی لاحق ہوتی ہے جب کہ پیشاب و پاخانہ کے ساتھ ایک دن میں کئی بار واسطہ پڑتا ہے۔

اگر پیشاب و پاخانہ کے لئے غسل واجب کیا جاتا تو اس سے مشقت لازم آتی اور ویسے بھی جنابت اور پیشاب و

پاخانہ میں ایک بنیادی فرق یہ بھی ہے کہ پیشاب و پاخانے کا تعلق ارادہ اور شہوت سے نہیں ہوتا جب کہ جنابت کا تعلق ارادہ، لذت اور شہوت سے ہوتا ہے۔

اغسال مسنونہ کی وجہ

عیدین، جمعہ اور دیگر مسنون غسلوں میں بندے کی طرف سے اپنے رب کی تعظیم کا اظہار ہوتا ہے اور کریم وجلیل رب کے حضور صاف ستھرا ہونے کا اظہار ہوتا ہے اور اس سے بندے کی طرف سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

عید کا دن مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع کا دن ہوتا ہے جس میں جمع ہو کر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی لئے اس دن کی تعظیم اور اس دن کی فضیلت اور نوافل وعبادت کے اضافے کا تقاضا ہے کہ اس دن غسل کیا جائے اور جمعہ کے دن غسل ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک انسان کی طہارت کا سبب ہے۔

غسل میت کی وجہ

میت کو غسل دینے کی وجہ یہ ہے کہ مردے کو امراض کی کثافت سے پاک کیا جائے کیونکہ مردے کو ملائکہ اور اہل آخرت سے ملاقات کرنی ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے غسل دیا جاتا ہے تاکہ جب وہ خدا کے حضور پیش ہو اور اہل طہارت مومنین سے اس کی ملاقات ہو تو وہ ان سے مصافحہ کرنے کے قابل بن سکے اور پاک و پاکیزہ ہو کر خدا کے حضور پیش ہو سکے تاکہ جب اسے طلب کیا جائے اور اس کی شفاعت کی جائے تو وہ صاف ستھرا ہو۔

اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مرتے وقت انسان سے وہ مادہ منویہ خارج ہوتا ہے جس سے اس کی پیدائش ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس پر جنابت لازم آجاتی ہے۔ اسی لئے اسے غسل دینا چاہئے۔

غسل مسّ میت کی وجہ

اور جو شخص میت کو نہلائے یا اسے غسل سے قبل ہاتھ لگائے تو اسے بھی غسل مس میت کرنا چاہئے تاکہ میت کی آلائش سے پاک وصاف ہو سکے کیونکہ جب روح نکل جاتی ہے تو اکثر آفات جسم میں باقی رہ جاتی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے غسل مس میت کی ضرورت ہے۔

وضو میں چہرہ اور ہاتھ کے دھونے اور سر اور پاؤں کے مسح کی وجہ

وضو میں چہرہ اور ہاتھوں کا دھونا واجب ہے اور سر اور پاؤں کا مسح فرض ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان نماز میں خداوند عالم کے حضور کھڑا ہوتا ہے اور اپنے ظاہری اعضا کے ساتھ اس کے سامنے پیش ہوتا ہے اور کراماً کاتبین سے ملاقات کرتا

ہے۔

وضو میں چہرے کا دھونا اس لئے واجب ہے کہ اسی چہرہ سے انسان کو سجدہ کرنا پڑتا ہے اور اسے بارگاہِ احدیت میں جھکا کر خضوع کا اظہار کیا جاتا ہے۔

اور ہاتھوں کے دھونے کو اس لئے واجب قرار دیا گیا ہے کہ انسان انہی ہاتھوں کو تکبیر کے ساتھ بلند کرتا ہے اور انہیں دعا کے لئے اٹھاتا ہے۔

وضو میں سر اور پاؤں کا مسح واجب کیا گیا ہے کیونکہ سر اور پاؤں ہمیشہ باہر رہنے والے عضو ہیں اور خشوع وخضوع کے لئے ان کا اتنا تعلق نہیں ہے جتنا کہ منہ اور ہاتھ کا ہے۔(خشوع وخضوع کے لئے منہ اور ہاتھ کا کردار اہم ہے اسی لئے ان کا غسل واجب ہے اور سر اور پاؤں کا کردار نسبتاً کم ہے اسی لئے ان کا مسح واجب ہے)۔

زکوٰۃ وصدقات کی وجہ

زکوٰۃ کی وجہ یہ ہے کہ اس سے فقراء کو رزق فراہم کیا جائے اور دولت مندوں کی دولت محفوظ رہ سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحت مند افراد کو حکم دیا ہے کہ وہ معذور اور اپاہج افراد کی خبر گیری کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"تمہیں تمہارے اموال اور جانوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا"۔[1]

مال کی آزمائش زکوٰۃ کی ادائیگی ہے اور جان کی آزمائش مشکلات ومصائب پر ثابت قدمی ہے۔

زکوٰۃ خدا کی نعمتوں کے شکر کا ذریعہ اور نعمتوں میں اضافے کا سبب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کمزوروں اور لاچاروں سے محبت و پیار کے اظہار کا وسیلہ ہے اور زکوٰۃ کمزور طبقے کے ساتھ ہمدردی کا عملی مظاہرہ ہے اور زکوٰۃ غرباء اور مساکین کے لئے امر دین میں تقویت کا سبب ہے اور اس میں دولت مندوں کے لئے ایک نصیحت بھی پوشیدہ ہے کہ وہ دنیاوی غرباء کو دیکھ کر اپنی آخرت کی غربت وافلاس کو مدنظر رکھیں اور زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کے شکر کا مظاہرہ ہے کہ خدا نے اسے دولت مند بنایا اور اپنی نعمتوں سے مالا مال کیا۔

اور زکوٰۃ وصدقات اور صلہ رحمی اور نیک سلوک روا رکھنے میں یہ درس بھی ہے کہ خدا نے انہیں غرباء اور مفلس افراد میں سے قرار نہیں دیا حالانکہ اگر وہ چاہتا تو انہیں بھی مستحق زکوٰۃ بنا سکتا تھا۔

حج کرنے کی وجہ

حج خدا کے حضور مہمان ہونے کا دوسرا نام ہے اور حج نعمتوں کے زیادہ طلب کرنے اور سابقہ گناہوں سے آزاد

---

[1] آل عمران۔۱۸۶

ہونے اور مستقبل کے لئے محتاط ہونے کا نام ہے۔

حج میں انسان کو اپنی دولت خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے جسم کو بھی تھکاوٹ کا نشانہ بنانا پڑتا ہے اور حج کے لئے انسان اپنے آپ کو شہوات ولذات سے دور رکھتا ہے۔

علاوہ ازیں عبادت اور خشوع وخضوع اور گرمی وسردی کی شدت اور امن وخوف کو برداشت کر کے انسان خداوند عالم کا تقرب حاصل کرتا ہے۔

اور اس کے علاوہ حج میں تمام مخلوق کے لئے بہت سے فوائد مضمر ہیں۔اس کا ایک بڑا فائدہ خدا کے حضور رغبت اور گناہوں سے نفرت ہے۔

حج سے دل کی سختی اور نفس کی جسارت اور ذکر الٰہی کے نسیان اور انقطاع امید وعمل کا خاتمہ ہوتا ہے اور حج سے تجدید حقوق اور نفس کو فساد سے روکنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور حج اہل مشرق ومغرب اور بحر وبر والوں کے لئے یکساں مفید ہے اور اس کا فائدہ صرف حج کرنے والوں تک ہی محدود نہیں ہے۔

حج تاجروں اور سامان لانے والوں ،خرید وفروخت کرنے والوں اور اہل حرفہ وکسب اور مساکین کے لئے بھی کامیابی کا ذریعہ ہے اور جن لوگوں کے لئے اجتماع حج میں شرکت ممکن ہوان سب کو اسلام نے دعوت دی ہے کہ وہ اجتماعِ حج میں شریک ہو کر اپنے فوائد کو ملاحظہ کریں۔

حج صرف ایک مرتبہ ہی کیوں واجب ہے؟

اللہ تعالیٰ نے حج پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض کیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی فرائض کو اس طرح سے وضع کیا کہ کمزور ترین افراد بھی اس میں شامل ہوسکیں اور ان فرائض میں حج بھی ایک فرض ہے جسے پوری زندگی میں ایک دفعہ بجالانا ہی کافی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اہل قوت کو ان کی طاقت وقوت کے مطابق ترغیب دی ہے۔

بیت اللہ وسط زمین میں کیوں قرار دیا گیا؟

بیت اللہ کو وسط زمین میں قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ بیت اللہ ہی وہ مقام ہے جس کے نیچے سے زمین بچھائی گئی اور روئے زمین پر چلنے والی تمام ہوائیں رکن شامی کے نیچے سے برآمد ہوتی ہیں اور وہ زمین کا بچھایا جانے والا ابتدائی اور پہلا ٹکڑا ہے اور کعبہ شریف کو زمین کے وسط میں اس لئے رکھا گیا تاکہ اہل مشرق ومغرب کے لئے سفر یکساں ہو۔

لفظ مکہ کی وجہ تسمیہ

شہر مکہ کو ''مکہ'' کہنے کہ وجہ یہ ہے کہ لوگ وہاں جا کر سیٹیاں بجایا کرتے تھے اور سیٹی بجانے کے عمل کو عربی زبان

میں ''مُکَاءُ'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور جو شخص مکہ جاتا تو لوگ کہتے تھے قَدْ مَکَا۔ ''وہ سیٹی مارنے گیا''۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے عمل کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''مشرکین کی نماز بیت اللہ کے پاس سوائے سیٹی مارنے اور تالی بجانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے''۔ [۱]

طوافِ بیت اللہ کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے جب تخلیق آدمؑ کا ارادہ کیا تو ملائکہؑ سے فرمایا: ''میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں''۔ [۲]

فرشتوں نے کہا تھا: ''انہوں نے کہا کیا تو اسے زمین میں خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد کرے گا اور خون ریزی کرے گا، جب کہ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں تو ارشاد (خداوندی) ہوا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے''۔ [۳]

پھر فرشتوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ نادم ہوئے اور عرش کے ارد گرد جمع ہوئے اور استغفار کی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ اس کے بندوں کے لئے بھی ایسا گھر ہونا چاہئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے چوتھے آسمان پر عرش کی سیدھ میں ایک مکان بنایا جس کا نام ''ضراح'' رکھا پھر خدا نے اس گھر کی عین سیدھ میں آسمان دنیا پر ایک گھر بنایا جس کا نام ''بیت المعمور'' رکھا۔ پھر اللہ نے ''بیت المعمور'' کی سیدھ میں خانہ کعبہ بنوایا۔ اور جب آدم زمین پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے اس گھر کا طواف کرنے کا حکم دیا۔ حضرت آدمؑ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور پھر اولاد آدم کے لئے روز قیامت تک بیت اللہ کا طواف واجب کیا۔

حجر اسود کو بوسہ دینے کی وجہ

حجر اسود کو بوسہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نسل آدم سے میثاق لیا اور وہ میثاق پتھر میں محفوظ کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس میثاق کو یاد رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجر اسود کے پاس یہ جملے کہے جاتے ہیں۔

''میں نے اپنی امانت ادا کر دی ہے اور میں نے اپنا میثاق پورا کر دیا ہے اور میری وعدہ وفائی کی گواہی دینا''۔

اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: قیامت کے دن حجر اسود کوہ ابوقبیس جتنا بڑا ہو کر آئے گا اس کی زبان اور ہونٹ ہوں گے جس نے اپنا وعدہ وفا کیا ہوگا تو وہ اس کی وعدہ وفائی کی گواہی دے گا۔

منیٰ کی وجہ تسمیہ

منیٰ کو ''منیٰ'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہاں اپنے فرزند اسماعیل کو قربانی کے لئے لٹایا تھا تو

---

[۱] الانفال۔۳۵
[۲] البقرہ۔۳۰
[۳] البقرہ۔۳۰

جبریل امینؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا تھا: ''آپؑ جو چاہیں اپنے رب سے تمنا کرلیں''۔

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل میں تمنا کی تھی کہ ان کے فرزند اسماعیل کی بجائے اللہ تعالیٰ دنبہ ذبح کرنے کا حکم دے دے تو بہتر ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تمنا کو پورا کیا۔

روزہ فرض ہونے کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے انسان پر روزہ اس لئے فرض کیا کہ انسان بھوک اور پیاس کا ذائقہ چکھ سکے اور بھوک و پیاس کی ذلت ومسکنت کو برداشت کرتے ہوئے صبر واستقامت کا ثبوت دے اور خدا کی طرف سے اجر کا حقدار بن سکے۔

بھوک و پیاس کی سختی سے انسان وآخرت کی بھوک و پیاس یاد کرائی گئی اور بھوک و پیاس کے ذریعے سے انسانوں کو بھوکے پیاسے انسانوں کی غربت وافلاس کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

قتل کی حرمت کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے ناجائز طور پر قتلِ نفس کو حرام قرار دیا کیونکہ اگر قتل کو حلال قرار دے دیا جاتا تو انسانی نسل تباہ و برباد ہو جاتی اور انسانی تدبیریں ختم ہو جاتیں۔

والدین کی نافرمانی کے حرام ہونے کا سبب

اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی کو حرام قرار دیا کیونکہ والدین کی نافرمانی توفیق الٰہی سے محرومی کا سبب ہے اور والدین کی نافرمانی نمک حرامی اور شکر کے ابطال کی موجب ہے اور والدین کی نافرمانی قلت نسل بلکہ انقطاع نسل کا سبب ہے۔

کیونکہ اگر یہ رواج ہو جائے کہ اولاد والدین کی نافرمانی کرے گی تو اس سے قطع رحمی لازم آئے گی اور کوئی بھی والدین اپنی اولاد کی تربیت پر آمادہ نہ ہوں گے۔ اسی لئے نسل انسانی ضائع ہو جائے گی۔

زنا کی حرمت کا سبب

اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا کیونکہ زنا کی وجہ سے قیمتی جانیں قتل ہو جاتی ہیں اور انساب ضائع ہو جاتے ہیں اور اولاد کی تربیت نہیں ہوتی اور میراث تباہ ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مفاسد اس میں مضمر ہیں۔

یتیم کا مال کھانے کی حرمت کا سبب

اللہ تعالیٰ نے از روئے ظلم مال یتیم کھانے کو حرام قرار دیا اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جب کوئی شخص ظلم سے یتیم کا مال کھاتا ہے تو وہ دراصل اس کے قتل کے لئے تعاون کرتا ہے کیونکہ یتیم محتاج ہوتا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لائق نہیں ہوتا اور اپنے معاملات کو خود سرانجام دینے کے قابل نہیں ہوتا اور اس کے سر پر والدین کی طرح کسی دوسرے کفیل کا بھی سایہ نہیں ہوتا۔

اندریں حالات اگر کوئی ظلم سے یتیم کا مال کھاتا ہے تو گویا وہ اسے قتل کرتا ہے اور وہ اسے فقر و فاقہ میں دھکیلتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یتیموں کا مال کھانے والوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے کہ جیسا سلوک وہ یتیموں سے کر رہے ہیں ویسا سلوک ان کی اولاد سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا: ''اور ان لوگوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ خود اپنی ضعیف و ناتواں اولاد کو چھوڑ جاتے تو کس قدر پریشان ہوتے لہٰذا خدا سے ڈریں۔۔۔''۔[1]

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یتیموں کا مال کھانے والوں کے لئے دو قسم کے عذابوں کا وعدہ کیا ہے۔ ایک دنیاوی عذاب اور دوسرا اُخروی عذاب''۔

یتیم کا مال حرام قرار دے کر خدا نے یتیم کو زندگی فراہم کی ہے اور اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنایا ہے اور متولیِ یتیم کی اولاد کو بھی مستقبل میں یتیمی سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور یتیموں کا مال کھانے والوں کی نسل کو داغ یتیمی دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں مال یتیم کو اس لئے بھی حرام قرار دیا گیا ہے کہ کہیں یتیم بالغ ہونے کے بعد اپنے کفیل اور متولی سے بغض نہ رکھے اور وہ بغض جدال و قتال کا نتیجہ نہ بنے۔

جہاد سے فرار کی حرمت کا سبب

اللہ تعالیٰ نے میدان جہاد سے فرار کرنے کو حرام قرار دیا کیونکہ فرار سے دین کی تذلیل لازم آتی ہے اور جہاد سے بھاگنے کی وجہ سے انبیاء و رسل اور عادل اماموں کے حقوق کے متعلق تحقیر لازم آتی ہے اور میدان جنگ میں ہادیانِ دین کو چھوڑنے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ انہیں چھوڑنے والا شخص درحقیقت ان کی دعوت یعنی اقرار ربوبیت اور عدل کے قیام اور ظلم کے ترک کرنے اور فتنہ و فساد کو ختم کرنے کی نفی کرتا ہے۔

اور میدان جہاد سے فرار کے ذریعے سے دشمن کے حوصلے بڑھتے ہیں۔ میدان جہاد سے فرار مسلمانوں کی قید اور قتل

---

[1] النساء۔۹

اور دین خداوندی کے ابطال کے مترادف ہے اور اس کے علاوہ اس میں اور بھی بہت سے نقصان مضمر ہیں۔

تعرب بعد الھجرۃ کی حرمت کا سبب

ہجرت کے بعد دوبارہ دارالکفر میں چلے جانا حرام ہے کیونکہ یہ دین سے انحراف اور ہادیانِ دین کی عدم نصرت کی دلیل ہے۔ اس میں اور بھی بہت سے مفاسد مضمر ہیں اور اس سے ہر صاحب حق کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے جو شخص دین کو اچھی طرح سے جانتا پہچانتا ہو اس کے لئے بھی اہل جہل کے ساتھ رہنا سہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ جاہلوں کے ساتھ رہن سہن رکھنے میں یہ اندیشہ موجود ہے کہ کہیں وہ اپنے علم کو نہ چھوڑ دے اور جاہلوں کے ساتھ نہ مل جائے۔

"ما اھل بہ لغیر اللہ" کی حرمت کا بیان

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور جس جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے اللہ تعالیٰ نے اس کا کھانا حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر اپنی وحدانیت کا اقرار ضروری قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حلال جانوروں پر ذبح کے وقت اپنا نام لینا واجب قرار دیا ہے تاکہ خدا کی رضا کے لئے قربان کی جانے والی اشیاء اور شیطان کی رضا کے حصول کے لئے قربان کی جانے والی اشیاء میں امتیاز ہو سکے کیونکہ اللہ کے نام لینے سے اس کی ربوبیت اور توحید کا اقرار ظاہر ہوتا ہے اور غیر اللہ کا نام پکارنے سے شرک اور غیر اللہ کا تقرب ثابت ہوتا ہے اور ذبیحہ کے وقت تکبیر (اللہ اکبر) پڑھنے سے حلال و حرام کا فرق واضح ہوتا ہے۔

شکاری پرندوں اور درندوں کی حرمت کی وجہ

تمام قسم کے چیر پھاڑ کرنے والے پرندے اور درندے حرام ہیں کیونکہ وہ مردہ جانوروں اور انسانی گوشت اور پاخانہ وغیرہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام جانوروں کی نشانی مقرر فرمائی ہے۔ جیسا کہ میرے والد علیہ السلام نے فرمایا: ہر نوکیلے پنجے والا جانور اور ہر نوکیلے پنجے والا پرندہ حرام ہے اور جس پرندے کی چھٹی ہو وہ حلال ہے۔ اس کے علاوہ پرندوں کے حلال و حرام ہونے کا معیار میرے والد علیہ السلام نے یہ بیان کیا کہ جو پرندہ ہر وقت پر ہلاتا رہے اسے کھاؤ اور جو پر ہلاتے ہوئے روک لے اور اڑتا رہے اسے مت کھاؤ۔

خرگوش کی حرمت کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے خرگوش کا گوشت کھانا حرام قرار دیا کیونکہ وہ بلی جیسا ہوتا ہے اور اس کے پنجے بھی بلی جیسے ہوتے ہیں اور اس میں بلی اور دوسرے درندوں کی مشابہت کے ساتھ خون کی ناپاکی کی علامت بھی پائی جاتی ہے۔ اسے بھی عورتوں کی

طرح سے ماہواری کا خون آتا ہے کیونکہ یہ مسخ شدہ ہے۔

سود کی حرمت کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے سود سے منع کیا ہے کیونکہ اس سے لوگوں کا مال تلف ہوتا ہے کیونکہ اگر ایک شخص ایک درہم کو دو درہم کے بدلے میں خرید کرے تو درہم کی قیمت تو ایک درہم ہی رہے گی اور دوسرے درہم کی قیمت باطل ہوگی۔ اسی لئے سودی کا روبار مشتری اور بائع دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ جیسا کہ سفیہ (پاگل) کے حوالے مال کرنا ممنوع ہے کیونکہ اس سے مال و دولت کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اسی طرح سے سودی کاروبار بھی حرام ہے کیونکہ اس سے مال و دولت کا ضیاع لازم آتا ہے۔ دولت کے ضیاع کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا اور نقدی سودے میں ایک درہم کو دو درہم کے بدلے بیچنے کو حرام قرار دیا۔

اور سود کی حرمت معلوم ہونے کے بعد سودی کاروبار کرنا اور زیادہ جرم ہے کیونکہ جو شخص سود کی حرمت معلوم ہونے کے بعد سودی لین دین کرتا ہے تو وہ درحقیقت دینی محرمات کو حقیر قرار دیتا ہے اور دین کو حقیر سمجھنے والا شخص دوزخی ہے۔

سود کی حرمت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ جس معاشرے میں سودی کاروبار عام ہو جائے تو اس معاشرے میں رحم دلی اور صلہ رحمی مفقود ہو جاتی ہے اور لوگوں کی نظر صرف منافع پر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کوئی کسی کو قرض حسنہ دینے پر آمادہ نہیں ہوتا اور نیک سلوک کا چلن ختم ہو جاتا ہے اور معاشرے میں ظلم و ستم رائج ہو جاتا ہے۔

خنزیر اور بندر کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ انتہائی بدصورت ہے اللہ تعالیٰ نے اسے مخلوق کی نصیحت و عبرت کے لئے پیدا کیا اور یہ مسخ شدہ جانور ہے اور اس کی غذا بھی انتہائی ناپاک ہوتی ہے۔

اور اسی مسخ ہونے کی وجہ سے اللہ نے بندر کو حرام کیا اور اسے انسانی شکل و صورت پر پیدا کیا تا کہ انسانوں کو عبرت حاصل ہو سکے کہ یہ نسل بھی کسی دور میں انسان تھی جنہیں خدا نے مسخ کر دیا اور ان پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بندر کو انسانوں کے لئے نصیحت و عبرت کا ذریعہ بنایا۔

مردار کی حرمت کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے مردار کو حرام قرار دیا کیونکہ مردار کا گوشت انسانی جسم کے لئے انتہائی مضر ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ فلسفہ بھی کارفرما ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ اس کے نام کو حلال و حرام کا معیار قرار دیا جائے۔

خون کی حرمت کی وجہ

خون بھی مردار کی طرح سے انسانی جسم کے لئے خطرناک ہے اور خون پینے سے زرد پانی (صفرا) پیدا ہوتا ہے اور جسم میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔اس سے اخلاق انسانی پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس سے سنگدلی پیدا ہوتی ہے اور شفقت ورحمت ختم ہوجاتی ہے اور خون پینے والا شخص اپنے والد اور دوستوں کو بھی قتل کرنے میں دریغ نہیں کرتا۔

تلّی کی حرمت کی وجہ

تلی اس لئے حرام ہے کہ اس میں خون ہوتا ہے۔تلی،خون اور مردار کی حرمت کی وجہ ایک ہی ہے اور ان تینوں کا نقصان ایک ہی ہے۔

حق مہر کیوں واجب ہے؟

شوہر پر فرض ہے کہ اپنی زوجہ کو حق مہر ادا کرے اور حق مہر صرف مرد پر واجب ہے عورت پر واجب نہیں ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کی ضروریات پوری کرنا مرد پر واجب ہے اور عورت دراصل اپنے آپ کو شوہر کے ہاتھوں بیچ رہی ہوتی ہے اور شوہر اسے خرید رہا ہوتا ہے۔اور خرید وفروخت ہمیشہ رقم کے ذریعے سے ہوتی ہے اور رقم کی ادائیگی کے بغیر بیع وشراء متصور نہیں ہوتی۔اور حق مہر اس لئے بھی عورت کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سی وجوہات کی بنا پر عورت کاروبار اور تجارت نہیں کرسکتی۔

عورت بیک وقت چار نکاح کیوں نہیں کرسکتی؟

اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کو چار نکاح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ایک عورت کو بیک وقت چار نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک مرد کی چار بیویاں ہوں تو ان سے پیدا ہونے والے بچے اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں گے اور اگر ایک عورت کے بیک وقت دو شوہر ہوں تو پھر پیدا ہونے والی اولاد کسی ایک باپ کی طرف منسوب نہیں ہوسکے گی۔اس سے انساب اور وراثت اور پہچان متاثر ہوگی۔

غلام کو صرف دو نکاح کرنے کی اجازت کیوں ہے؟

غلام کو صرف دو نکاح کرنے کی اجازت ہے۔وہ دو سے زیادہ بیویوں سے بیک وقت نکاح نہیں کرسکتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام نکاح وطلاق میں ایک آزاد شخص کا نصف شمار کیا جاتا ہے۔وہ اپنی جان کا خود مالک نہیں ہوتا اور وہ اپنی ملکیت کا بھی حق نہیں رکھتا اور اس کا آقا ہی اس کی جان و مال کا وارث ہوتا ہے اور اس کا آقا ہی اس کی ضروریاتِ زندگی کی کفالت

کرتا ہے۔

علاوہ ازیں اس حکم کی دوسری وجہ یہ ہے کہ غلام کے پاس چار بیویاں اس لیئے بھی نہیں ہونی چاہییں تاکہ وہ اپنے آقا کی خدمت اورنوکری بھی کر سکے۔ اوراس طرح سے غلام اورآزاد میں فرق بھی قائم رہے۔

تین طلاقوں کی وجہ

شریعت طاہرہ میں طلاقیں تین رکھی گئی ہیں اوراس میں یہ حکمت کارفرما ہے کہ شوہراور بیوی کو دو مہینے کا وقفہ مل جاتا ہےاوراگر وہ اپنی غلطیوں کی تلافی کرنا چاہیں تو کرلیں۔ اوراس کے ساتھ ساتھ مرد کو حق طلاق اس لئے دیا گیاہے کہ بیوی ہمیشہ خوف زدہ رہےاورشوہر کی نافرمانی کو معمولی خیال نہ کرے اورنافرمانی کی صورت میں طلاق کا خوف اس کے ذہن میں موجود رہے۔

اورجس عورت کو نو مرتبہ طلاق جاری کی گئی ہو تو اپنے طلاق دینے والے کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہے اوراس حرمت کی وجہ یہ ہے کہ طلاق کو کھیل نہ سمجھ لیا جائے اور عورت کو کمزور تصور نہ کیا جائے اوراس حکم کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شوہر کو ہمیشہ اپنی زوجہکے حقوق کے لئے بیدار رہنا چاہئے اوراسے علم ہونا چاہئے کہ جب نوبت نو طلاقوں تک پہنچے گی تو پھران کے جمع ہونے کی کوئی بھی صورت باقی نہیں رہے گی۔

غلام کے لئے دو طلاقیں ہی مؤثر ہیں کیونکہ کنیز کی طلاق نصف ہے اور تین طلاقوں کا نصف ڈیڑھ بنتا ہے جسے فرائض احتیاط وتکمیل کی غرض سے دو طلاقوں کی صورت میں مکمل کیا گیا۔ اسی طرح سے جب غلام مرجائے تو اس کی زوجہ کی عدت بھی آدھی ہے۔

طلاق اور رویت ہلال کے لئے عورتوں کی گواہی معتبر نہ ہونے کی وجہ

طلاق اور رویت ہلال کے لئے عورتوں کی گواہی اس لئے معتبر نہیں ہے کہ وہ اپنے قدرتی ضعف کی وجہ سے رویت کے قابل نہیں اور طلاق میں ان کی گواہی اس لئے معتبر نہیں ہے کہ انہیں طلاق کا اشتیاق پیدا نہ ہو۔ عورتوں کی گواہی صرف ان مقامات پر قابل قبول ہے جہاں مرد گواہی نہ دے سکتا ہو مثلاً دایہ کی گواہی اور کسی عورت کے کنوارے پن یا شادی شدہ ہونے کی گواہی۔

اسی طرح سے اہل کتاب کی گواہی بھی اس وقت معتبر ہوگی جب مسلمان گواہ میسر نہ آئیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وصیت کے وقت دو عادل گواہ تم میں سے یعنی مسلمان ہوں یا پھر تمہارے غیر میں سے ہوں یعنی کافروں میں سے

ہوں''۔[1]

اور اسی طرح سے عام حالات میں بچوں کی گواہی مقبول نہیں ہے البتہ جب ان کے علاوہ کوئی دوسرا گواہ نہ ہو تو ان کی گواہی قابل قبول ہوگی۔

اثباتِ زنا کے لئے چار گواہ کیوں ضروری ہیں؟

عام معاملات کے لئے دو گواہ کافی ہیں جب کہ اثباتِ زنا کے لئے چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اس گواہی کی وجہ سے ایک شادی شدہ کو سنگسار کیا جاتا ہے اور اس گواہی کی وجہ سے انسان کا قتل اور اس کی اولاد کے نسب کا انقطاع اور میراث کا فاسد ہونا لازم آتا ہے اسی لئے اثباتِ زنا کے لئے چار عینی گواہوں کی ضرورت ہے۔

اولاد کا مال باپ کے لئے کیوں حلال ہے؟

بیٹے کا مال باپ کے لئے اس کی اجازت کے بغیر بھی حلال ہے جب کہ باپ کا مال اس کی اجازت کے بغیر بیٹے کے لئے حلال نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بیٹا دراصل پیدا ہی باپ کے لئے ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ جسے چاہے بیٹیاں عطا کرے اور جسے چاہے بیٹے عطا فرمائے''۔ (الشوریٰ۔۴۹)

والد پر فرزند کی کفالت واجب ہے اور فرزند پوری زندگی اپنے والد سے ہی منسوب رہتا ہے اور اسی کی ولدیت سے پکارا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انہیں ان کے والد کے نام سے پکارو، یہی خدا کے ہاں زیادہ صحیح ہے''۔[2]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تھا: ''تم اور تمہاری تمام ملکیت تمہارے والد کی ہے''۔

ماں کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے فرزند کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں تصرف کر سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ اولاد کا نفقہ باپ کے ذمہ ہوتا ہے ماں کے ذمہ نہیں ہوتا۔

ثبوت بذمہ مدعی اور قسم بذمہ مدعی علیہ

اثبات حقوق کے لئے ثبوت مدعی کے ذمے ہوتا ہے اور قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہوتی ہے مگر قتل میں ایسا نہیں ہے۔ قتل میں بے گناہی کا ثبوت اور بیّنہ مدعی علیہ کے ذمہ ہوتا ہے اور قسم مدعی کے ذمے ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قتل کا عام حالات میں ثبوت مہیا کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور مدعی علیہ اس کا منکر ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ مدعی علیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بے گناہی کا ثبوت مہیا کرے۔

---

[1] المائدہ۔۱۰۶

[2] الاحزاب۔۵

یہ تمام تر احتیاط اس لئے ہے کہ کسی مسلمان کا خون ضائع نہ ہونے پائے اور قاتل کو بھی اقدام قتل سے پہلے اچھی طرح سے یہ سوچنا چاہئے کہ قتل کی صورت میں اسے اپنی بے گناہی کا ثبوت فراہم کرنا ہوگا جو کہ خاصا مشکل ہے۔
اور اسی طرح سے پچاس افراد کی قسم کی ضرورت بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے کہ کسی مسلمان کا خون ضائع نہ ہونے پائے۔

چور کا ہاتھ کاٹنے کی وجہ

چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر انسان بہت سی چیزوں کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑتا ہے اور دایاں ہاتھ انسان کا اشرف اور افضل عضو ہوتا ہے۔ اور ہاتھ کا کٹ جانا چور کے لئے عذاب اور باقی لوگوں کے لئے باعثِ عبرت ہے۔ اور جب چور کا دایاں ہاتھ کٹے گا تو دوسرے لوگوں کو اس سے عبرت حاصل ہوگی اور وہ لوگوں کا مال چوری کرنے سے پرہیز کریں گے۔
چوری کی طرح لوگوں کا مال غصب کرنا اور لوگوں کا مال ناجائز ذرائع سے حاصل کرنا بھی حرام ہے اور اس کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ کوئی کسی کی دولت نہ ہتھیائے اور معاشرے میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔
اگر اسلام چوری کو جائز قرار دے دیتا تو اس سے لوگوں کی دولت ہمیشہ کے لئے غیر محفوظ ہو جاتی اور اس کے نتیجے میں اکثر اوقات لوگ قتل ہوتے۔ اسی طرح سے اگر اسلام لوگوں کی دولت کو غصب کرنے کی اجازت دے دیتا تو اس سے قتل ،تنازعات اور جذبہ حسد پیدا ہوتا اور لوگ محنت مزدوری اور تجارت کرنا چھوڑ دیتے۔

زنا اور قذف کی سزا کی وجہ

کنوارے زانی کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے سو کوڑے مارے جائیں اور کوڑے مارنے میں کسی طرح کی رحم دلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے اور اسے برسر عام سزا دی جائے۔
زانی کا تمام جسم زنا کی لذت میں شریک ہوتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے اسے سخت ترین سزا کا حکم جاری کیا ہے اور زانی کی سزا کو لوگوں کے لئے عبرت بنایا گیا ہے۔
اور قذف (کسی پر ثبوت کے بغیر زنا کا الزام لگانا) اور شراب نوشی کے لئے اسی (۸۰) کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ قذف سے اولاد کی نفی اور نسب کا ضیاع لازم آتا ہے۔
شراب نوشی کی سزا اسی (۸۰) کوڑے اس لئے ہے کہ جو شخص شراب پیئے گا وہ ہذیان بکے گا اور جو ہذیان بکے گا تو وہ افترا کرے گا اسی لئے شرابی کے لئے مفتری کی سزا تجویز کی گئی ہے۔
اگر کنوارہ زانی اور کنواری زانیہ تین مرتبہ سو سو کوڑوں کی سزا کے بعد بھی زنا کا ارتکاب کریں تو انہیں قتل کر دینا چاہئے

کیونکہ انہوں نے سو کوڑوں کی سزا کو خاطر میں نہیں لایا اور انہوں نے چوتھی بار ایسا کر کے اپنے اباحیت پسند ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

مردوں کا مردوں سے اور عورتوں کا عورتوں سے جنسی تعلقات قائم کرنا حرام ہے۔ کیونکہ یہ خلاف فطرت فعل ہے اور ہم جنس پرستی سے نسل منقطع ہوسکتی ہے اور دنیا ویران ہوسکتی ہے۔

حلال جانوروں کی حلت کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے گائے، بکری اور اونٹ کا گوشت حلال کیا ہے کیونکہ یہ جانور کثرت سے پائے جاتے ہیں اور اسی طرح سے اللہ نے نیل گائے کا گوشت بھی حلال کیا ہے۔ یہ جانور صاف ستھری غذا کھاتے ہیں۔ ان کی غذا مکروہ اور حرام پر مشتمل نہیں ہوتی۔ اور ان کا گوشت انسانی صحت کے لئے بھی مضر نہیں ہے اور یہ جانور مسخ شدہ بھی نہیں ہیں۔

مکروہ جانوروں کی کراہت کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے خچر اور گدھوں کے گوشت کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ لوگوں کو سواری کے لئے ان جانوروں کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اور اگر انہیں حلال کر دیا جاتا تو ان کی نسل ہی ناپید ہو جاتی۔ اور ان جانوروں کی کراہت کی وجہ ان کی شکل وصورت اور ان کی غذا کی خرابی نہیں ہے بلکہ ان کی نسل کو تحفظ دینا مقصود ہے۔

عورت کے بالوں کو دیکھنا کیوں حرام ہے؟

شوہر دار اور بے شوہر عورتوں کے بالوں کو دیکھنا حرام ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے مرد کے شہوانی جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں۔ اور جب جذبات پر قابو نہ رہے تو انسان فعل حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بالوں کے علاوہ کسی بھی مرد کو عورت کے ان تمام اعضاء و جوارح کو دیکھنا حرام ہے جو تحریک شہوت کا باعث بن سکیں۔ البتہ بوڑھی عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسا کہ رب العزت کا فرمان ہے:۔

''اور ضعیفی سے بیٹھ رہنے والی عورتیں جنہیں نکاح سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے ظاہری کپڑوں کو الگ کر دیں بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں۔۔۔''۔ [1]

لہٰذا بوڑھی عورتوں کے بال دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عورت کی میراث نصف کیوں؟

بیوی کی وفات کی صورت میں اگر بیوی بے اولاد ہو تو شوہر کو اس کی جائیداد میں سے نصف حصہ دیا جائے گا اور اگر

---

[1] النور۔٦٠

بیوی صاحب اولاد ہوتو اس کی جائیداد میں سے شوہر کو چوتھائی حصہ دیا جائے گا۔

اور اگر شوہر بے اولاد ہو کر فوت ہو جائے تو بیوی کو اس کی میراث میں سے چوتھائی حصہ دیا جائے گا اور اگر شوہر صاحب اولاد ہوتو بیوی کو آٹھواں حصہ دیا جائے گا۔یعنی شوہر کی بہ نسبت بیوی کو آدھی میراث ملتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب مرد وعورت کا نکاح ہوتا ہے تو عورت حق مہر لیتی ہے اور شوہر حق مہر دیتا ہے اسی لئے شوہر کو میراث میں دوگنا حصہ دیا گیا ہے۔

اور اس حکم کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بیوی کا نان نفقہ شوہر پر فرض ہوتا ہے جب کہ شوہر کا نان نفقہ بیوی پر واجب نہیں ہوتا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے شوہر کو میراث میں زیادہ حصہ دیا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

''مرد عورتوں کے حاکم اور نگران ہیں۔ان فضیلتوں کی بنا پر جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہیں اور اس بنا پر کہ انہوں نے عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے''۔[1]

بیوی کو شوہر کی زمین میں سے میراث نہیں دی جائے گی البتہ مکان کی اینٹوں اور دوسرے سامان کی قیمت لگا کر اسے میراث میں حصہ دیا جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جاگیر دوقسم کی ہوتی ہے۔ایک مستقل جاگیر اور دوسری آنے جانے والی جاگیر۔

اسی طرح سے رشتہ بھی دوقسم کا ہوتا ہے۔ایک مستقل اور خونی رشتہ ہوتا ہے جو کہ نا قابل تغیر وتبدل ہوتا ہے اور دوسرا عارضی رشتہ ہوتا ہے اور بیوی کا شوہر سے رشتہ عارضی ہوتا ہے اسی لئے اسے میراث بھی منقولہ یعنی آنے جانے والی جائیداد سے دی جائے گی اور جن کا رشتہ نا قابل تبدیلی ہوا نہیں منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد سے حصہ دیا جائے گا۔

شراب اور منشیات کی حرمت کا سبب

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ حَرَّمَ اللهُ الْخَمْرَ لِمَا فِيهَا مِنَ الْفَسَادِ وَ مِنْ تَغْيِيرِهَا عُقُولَ شَارِبِيهَا وَ حَمْلِهَا إِيَّاهُمْ عَلَى إِنْكَارِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْفِرْيَةِ عَلَيْهِ وَ عَلَى رُسُلِهِ وَ سَائِرِ مَا يَكُونُ مِنْهُمْ مِنَ الْفَسَادِ وَ الْقَتْلِ وَ الْقَذْفِ وَ الزِّنَاءِ وَ قِلَّةِ الِاحْتِجَازِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْحَرَامِ فَبِذَلِكَ قَضَيْنَا عَلَى كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ أَنَّهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِأَنَّهُ يَأْتِي مِنْ عَاقِبَتِهَا مَا يَأْتِي مِنْ عَاقِبَةِ الْخَمْرِ فَلْيَجْتَنِبْهُ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ يَتَوَلَّانَا وَ يَنْتَحِلُ مَوَدَّتَنَا كُلَّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ فَإِنَّهُ لَا عِصْمَةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ شَارِبِيهَا.

---

[1] النساء۔۳۴

ترجمہ

محمد بن سنان نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا کیونکہ شراب عقل میں فتور پیدا کرتی ہے اور شرابی کو انکارِ خدا اور خدا اور انبیاء پر جھوٹ باندھنے کی جرأت پیدا کرتی ہے۔

اس کے علاوہ شراب قتل، قذف، زنا اور دیگر محرمات کے ارتکاب کا سبب بنتی ہے۔ اسی لئے ہر نشہ آور چیز کے لئے ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ حرام ہے۔ کیونکہ تمام منشیات کا انجام وہی ہے جو شراب کا ہے۔ اسی لئے ہر وہ شخص جو خدا کی توحید اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور ہماری مودت کا دعویٰ کرتا ہو۔ اسے چاہئے کہ وہ ہر نشہ آور مشروب سے پرہیز کرے۔ اور جو شخص بھی منشیات استعمال کرے تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

باب 34

بعض احکام شرعی کے علل واسباب

اس باب میں وہ علل واسباب مذکور ہیں جنہیں فضل بن شاذان نے متفرق اوقات میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا اور انہوں نے اسے جمع کر کے علی بن محمد قتیبہ نیشاپوری کو امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کا اجازہ عطا کیا۔

1 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيُّ وَ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ إِنْ سَأَلَ سَائِلٌ فَقَالَ أَخْبِرْنِي هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُكَلِّفَ الْحَكِيمُ عَبْدَهُ فِعْلًا مِنَ الْأَفَاعِيلِ لِغَيْرِ عِلَّةٍ وَ لَا مَعْنًى قِيلَ لَهُ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ حَكِيمٌ غَيْرُ عَابِثٍ وَ لَا جَاهِلٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَخْبِرْنِي لِمَ كَلَّفَ الْخَلْقَ قِيلَ لِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَخْبِرْنِي عَنْ تِلْكَ الْعِلَلِ مَعْرُوفَةٌ مَوْجُودَةٌ هِيَ أَمْ غَيْرُ مَعْرُوفَةٍ وَ لَا مَوْجُودَةٍ قِيلَ بَلْ هِيَ مَعْرُوفَةٌ مَوْجُودَةٌ عِنْدَ أَهْلِهَا فَإِنْ قَالَ أَ تَعْرِفُونَهَا أَنْتُمْ أَمْ لَا تَعْرِفُونَهَا قِيلَ لَهُمْ مِنْهَا مَا نَعْرِفُهُ وَ مِنْهَا مَا لَا نَعْرِفُهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا أَوَّلُ الْفَرَائِضِ قِيلَ لَهُ الْإِقْرَارُ بِاللهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ حُجَّتِهِ وَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لِمَ أُمِرَ الْخَلْقُ بِالْإِقْرَارِ بِاللهِ وَ بِرُسُلِهِ وَ بِحُجَجِهِ وَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قِيلَ لِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْهَا أَنَّ مَنْ لَمْ يُقِرَّ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَمْ يَجْتَنِبْ مَعَاصِيَهُ وَ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ ارْتِكَابِ الْكَبَائِرِ وَ لَمْ يُرَاقِبْ أَحَداً فِيمَا يَشْتَهِي وَ يَسْتَلِذُّ عَنِ الْفَسَادِ وَ الظُّلْمِ وَ إِذَا فَعَلَ النَّاسُ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَ ارْتَكَبَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا يَشْتَهِي وَ يَهْوَاهُ مِنْ غَيْرِ مُرَاقَبَةٍ لِأَحَدٍ كَانَ فِي ذَلِكَ فَسَادُ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَ وُثُوبُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَغَصَبُوا الْفُرُوجَ وَ الْأَمْوَالَ وَ أَبَاحُوا الدِّمَاءَ وَ النِّسَاءَ وَ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً مِنْ غَيْرِ حَقٍّ وَ لَا جُرْمٍ فَيَكُونُ فِي ذَلِكَ خَرَابُ الدُّنْيَا وَ هَلَاكُ الْخَلْقِ وَ فَسَادُ الْحَرْثِ وَ النَّسْلِ وَ مِنْهَا أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَكِيمٌ وَ لَا يَكُونُ الْحَكِيمُ وَ لَا يُوصَفُ بِالْحِكْمَةِ إِلَّا الَّذِي يَحْظُرُ الْفَسَادَ وَ يَأْمُرُ بِالصَّلَاحِ وَ يَزْجُرُ عَنِ الظُّلْمِ وَ يَنْهَى عَنِ الْفَوَاحِشِ وَ لَا يَكُونُ حَظْرُ الْفَسَادِ وَ الْأَمْرُ

بِالصَّلَاحِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْفَوَاحِشِ إِلَّا بَعْدَ الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَعْرِفَةِ الْآمِرِ وَ النَّاهِي وَ لَوْ تُرِكَ النَّاسُ بِغَيْرِ إِقْرَارٍ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا مَعْرِفَتِهِ لَمْ يَثْبُتْ أَمْرٌ بِصَلَاحٍ وَ لَا نَهْيٌ عَنْ فَسَادٍ إِذْ لَا آمِرَ وَ لَا نَاهِيَ وَ مِنْهَا أَنَّا وَجَدْنَا الْخَلْقَ قَدْ يَفْسُدُونَ بِأُمُورٍ بَاطِنَةٍ مَسْتُورَةٍ عَنِ الْخَلْقِ فَلَوْ لَا الْإِقْرَارُ بِاللَّهِ وَ خَشْيَتُهُ بِالْغَيْبِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ إِذَا خَلَا بِشَهْوَتِهِ وَ إِرَادَتِهِ يُرَاقِبُ أَحَداً فِي تَرْكِ مَعْصِيَةٍ وَ انْتِهَاكِ حُرْمَةٍ وَ ارْتِكَابِ كَبِيرَةٍ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ ذَلِكَ مَسْتُوراً عَنِ الْخَلْقِ غَيْرَ مُرَاقَبٍ لِأَحَدٍ فَكَانَ يَكُونُ فِي ذَلِكَ خِلَافُ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ فَلَمْ يَكُنْ قِوَامُ الْخَلْقِ وَ صَلَاحُهُمْ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ مِنْهُمْ بِعَلِيمٍ خَبِيرٍ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ أَخْفَى آمِرٌ بِالصَّلَاحِ نَاهٍ عَنِ الْفَسَادِ وَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ لِيَكُونَ فِي ذَلِكَ انْزِجَارٌ لَهُمْ عَمَّا يَخْلُونَ بِهِ مِنْ أَنْوَاعِ الْفَسَادِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ وَجَبَ عَلَيْهِمْ مَعْرِفَةُ الرُّسُلِ وَ الْإِقْرَارُ بِهِمْ وَ الْإِذْعَانُ لَهُمْ بِالطَّاعَةِ قِيلَ لِأَنَّهُ لَمَّا أَنْ لَمْ يَكُنْ فِي خَلْقِهِمْ وَ قُوَاهُمْ مَا يُكْمِلُونَ بِهِ مَصَالِحَهُمْ وَ كَانَ الصَّانِعُ مُتَعَالِياً عَنْ أَنْ يُرَى وَ كَانَ ضَعْفُهُمْ وَ عَجْزُهُمْ عَنْ إِدْرَاكِهِ ظَاهِراً لَمْ يَكُنْ بُدٌّ لَهُمْ مِنْ رَسُولٍ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُمْ مَعْصُومٍ يُؤَدِّي إِلَيْهِمْ أَمْرَهُ وَ نَهْيَهُ وَ أَدَبَهُ وَ يَقِفُهُمْ عَلَى مَا يَكُونُ بِهِ اجْتِرَارُ مَنَافِعِهِمْ وَ مَضَارِّهِمْ فَلَوْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ مَعْرِفَتُهُ وَ طَاعَتُهُ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِي مَجِيءِ الرَّسُولِ مَنْفَعَةٌ وَ لَا سَدُّ حَاجَةٍ وَ لَكَانَ يَكُونُ إِتْيَانُهُ عَبَثاً لِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ وَ لَا صَلَاحٍ وَ لَيْسَ هَذَا مِنْ صِفَةِ الْحَكِيمِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ جَعَلَ أُولِي الْأَمْرِ وَ أَمَرَ بِطَاعَتِهِمْ قِيلَ لِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْهَا أَنَّ الْخَلْقَ لَمَّا وَقَفُوا عَلَى حَدٍّ مَحْدُودٍ وَ أُمِرُوا أَنْ لَا يَتَعَدَّوْا ذَلِكَ الْحَدَّ لِمَا فِيهِ مِنْ فَسَادِهِمْ لَمْ يَكُنْ يَثْبُتُ ذَلِكَ وَ لَا يَقُومُ إِلَّا بِأَنْ يَجْعَلَ عَلَيْهِمْ فِيهِ أَمِيناً يَمْنَعُهُمْ مِنَ التَّعَدِّي وَ الدُّخُولِ فِيمَا حُظِرَ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَكَانَ أَحَدٌ لَا يَتْرُكُ لَذَّتَهُ وَ مَنْفَعَتَهُ لِفَسَادِ غَيْرِهِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمْ قَيِّماً يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْفَسَادِ وَ يُقِيمُ فِيهِمُ الْحُدُودَ وَ الْأَحْكَامَ وَ مِنْهَا أَنَّا لَا نَجِدُ فِرْقَةً مِنَ الْفِرَقِ وَ لَا مِلَّةً مِنَ الْمِلَلِ بَقُوا وَ عَاشُوا إِلَّا بِقَيِّمٍ وَ رَئِيسٍ وَ لِمَا لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْهُ فِي أَمْرِ الدِّينِ وَ الدُّنْيَا فَلَمْ يَجُزْ فِي حِكْمَةِ الْحَكِيمِ أَنْ يَتْرُكَ الْخَلْقَ مِمَّا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَ لَا قِوَامَ لَهُمْ إِلَّا بِهِ فَيُقَاتِلُونَ بِهِ عَدُوَّهُمْ وَ يَقْسِمُونَ فَيْئَهُمْ وَ يُقِيمُ لَهُمْ جُمُعَهُمْ وَ جَمَاعَتَهُمْ وَ يَمْنَعُ ظَالِمَهُمْ مِنْ مَظْلُومِهِمْ وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ إِمَاماً قَيِّماً أَمِيناً حَافِظاً مُسْتَوْدَعاً لَدَرَسَتِ الْمِلَّةُ وَ ذَهَبَ الدِّينُ وَ غُيِّرَتِ السُّنَنُ وَ الْأَحْكَامُ وَ لَزَادَ فِيهِ الْمُبْتَدِعُونَ وَ نَقَصَ مِنْهُ الْمُلْحِدُونَ وَ شَبَّهُوا ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِأَنَّا وَجَدْنَا الْخَلْقَ مَنْقُوصِينَ مُحْتَاجِينَ غَيْرَ كَامِلِينَ مَعَ اخْتِلَافِهِمْ وَ اخْتِلَافِ أَهْوَائِهِمْ وَ تَشَتُّتِ أَنْحَائِهِمْ فَلَوْ

لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ قَيِّماً حَافِظاً لِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ ﷺ لَفَسَدُوا عَلَى نَحْوِ مَا بَيَّنَّا وَ غُيِّرَتِ الشَّرَائِعُ وَ السُّنَنُ وَ الْأَحْكَامُ وَ الْإِيمَانُ وَ كَانَ فِي ذَلِكَ فَسَادُ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ لَا يَكُونَ فِي الْأَرْضِ إِمَامَانِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قِيلَ لِعِلَلٍ مِنْهَا أَنَّ الْوَاحِدَ لَا يَخْتَلِفُ فِعْلُهُ وَ تَدْبِيرُهُ وَ الِاثْنَيْنِ لَا يَتَّفِقُ فِعْلُهُمَا وَ تَدْبِيرُهُمَا وَ ذَلِكَ أَنَّا لَمْ نَجِدْ اثْنَيْنِ إِلَّا مُخْتَلِفَيِ الْهِمَمِ وَ الْإِرَادَةِ فَإِذَا كَانَا اثْنَيْنِ ثُمَّ اخْتَلَفَتْ هِمَمُهُمَا وَ إِرَادَتُهُمَا وَ تَدْبِيرُهُمَا وَ كَانَا كِلَاهُمَا مُفْتَرِضَيِ الطَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَوْلَى بِالطَّاعَةِ مِنْ صَاحِبِهِ فَكَانَ يَكُونُ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافُ الْخَلْقِ وَ التَّشَاجُرُ وَ الْفَسَادُ ثُمَّ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مُطِيعاً لِأَحَدِهِمَا إِلَّا وَ هُوَ عَاصٍ لِلْآخَرِ فَتَعُمُّ مَعْصِيَةُ أَهْلِ الْأَرْضِ ثُمَّ لَا يَكُونُ لَهُمْ مَعَ ذَلِكَ السَّبِيلُ إِلَى الطَّاعَةِ وَ الْإِيمَانِ وَ يَكُونُونَ إِنَّمَا أُتُوا فِي ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الصَّانِعِ الَّذِي وَضَعَ لَهُمْ بَابَ الِاخْتِلَافِ وَ التَّشَاجُرِ وَ الْفَسَادِ إِذْ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْمُخْتَلِفَيْنِ وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ كَانَا إِمَامَيْنِ لَكَانَ لِكُلٍّ مِنَ الْخَصْمَيْنِ أَنْ يَدْعُوَ إِلَى غَيْرِ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ صَاحِبُهُ فِي الْحُكُومَةِ ثُمَّ لَا يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَوْلَى بِأَنْ يَتْبَعَ صَاحِبَهُ فَيَبْطُلُ الْحُقُوقُ وَ الْأَحْكَامُ وَ الْحُدُودُ وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَا يَكُونُ وَاحِدٌ مِنَ الْحُجَّتَيْنِ أَوْلَى بِالنُّطْقِ وَ الْحُكْمِ وَ الْأَمْرِ وَ النَّهْيِ مِنَ الْآخَرِ وَ إِذَا كَانَ هَذَا كَذَلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَبْتَدِيَا بِالْكَلَامِ وَ لَيْسَ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَسْبِقَ صَاحِبَهُ بِشَيْءٍ إِذَا كَانَا فِي الْإِمَامَةِ شَرَعاً وَاحِداً فَإِنْ جَازَ لِأَحَدِهِمَا السُّكُوتُ جَازَ السُّكُوتُ لِلْآخَرِ وَ إِذَا جَازَ لَهُمَا السُّكُوتُ بَطَلَتِ الْحُقُوقُ وَ الْأَحْكَامُ وَ عُطِّلَتِ الْحُدُودُ وَ صَارَ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ لَا إِمَامَ لَهُمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ مِنْ غَيْرِ جِنْسِ الرَّسُولِ قِيلَ لِعِلَلٍ مِنْهَا أَنَّهُ لَمَّا كَانَ الْإِمَامُ مُفْتَرَضَ الطَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ دَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلَيْهِ وَ يَتَمَيَّزُهُ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ وَ هِيَ الْقَرَابَةُ الْمَشْهُورَةُ وَ الْوَصِيَّةُ الظَّاهِرَةُ لِيُعْرَفَ مِنْ غَيْرِهِ وَ يُهْتَدَى إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ جَازَ فِي غَيْرِ جِنْسِ الرَّسُولِ لَكَانَ قَدْ فُضِّلَ مَنْ لَيْسَ بِرَسُولٍ عَلَى الرُّسُلِ إِذْ جُعِلَ أَوْلَادَ الرَّسُولِ أَتْبَاعاً لِأَوْلَادِ أَعْدَائِهِ كَأَبِي جَهْلٍ وَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ بِزَعْمِهِمْ أَنْ يَنْتَقِلَ ذَلِكَ فِي أَوْلَادِهِمْ إِذَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ فَيَصِيرَ أَوْلَادُ الرَّسُولِ تَابِعِينَ وَ أَوْلَادُ أَعْدَاءِ اللَّهِ وَ أَعْدَاءِ رَسُولِهِ مَتْبُوعِينَ فَكَانَ الرَّسُولُ أَوْلَى بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ مِنْ غَيْرِهِ وَ أَحَقَّ وَ مِنْهَا أَنَّ الْخَلْقَ إِذَا أَقَرُّوا لِلرَّسُولِ بِالرِّسَالَةِ وَ أَذْعَنُوا لَهُ بِالطَّاعَةِ لَمْ يَتَكَبَّرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ أَنْ يَتَّبِعَ وُلْدَهُ وَ يُطِيعَ ذُرِّيَّتَهُ وَ لَمْ يَتَعَاظَمْ ذَلِكَ فِي أَنْفُسِ النَّاسِ وَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ جِنْسِ الرَّسُولِ كَانَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْ غَيْرِهِ وَ دَخَلَهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْكِبْرُ وَ لَمْ تَسْنَحْ أَنْفُسُهُمْ بِالطَّاعَةِ لِمَنْ هُوَ عِنْدَهُمْ

دُونَهُمْ فَكَانَ لكون [يَكُونُ ذَلِكَ دَاعِيَةً لَهُمْ إِلَى الْفَسَادِ وَ النِّفَاقِ وَ الِاخْتِلَافِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ وَجَبَ عَلَيْهِمُ الْإِقْرَارُ وَ الْمَعْرِفَةُ بِأَنَّ اللهَ وَاحِدٌ أَحَدٌ قِيلَ لِعِلَلٍ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمُ الْإِقْرَارُ وَ الْمَعْرِفَةُ لَجَازَ لَهُمْ أَنْ يَتَوَهَّمُوا مُدَبِّرَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَ إِذَا جَازَ ذَلِكَ لَمْ يَهْتَدُوا إِلَى الصَّانِعِ لَهُمْ مِنْ غَيْرِهِ لِأَنَّ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَانَ لَا يَدْرِي لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَعْبُدُ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَهُ وَ يطبع [يُطِيعُ غَيْرَ الَّذِي أَمَرَهُ فَلَا يَكُونُونَ عَلَى حَقِيقَةٍ مِنْ صَانِعِهِمْ وَ خَالِقِهِمْ وَ لَا يَثْبُتُ عِنْدَهُمْ أَمْرُ آمِرٍ وَ لَا نَهْيُ نَاهٍ إِذَا لَا يَعْرِفُ الْآمِرَ بِعَيْنِهِ وَ لَا النَّاهِيَ مِنْ غَيْرِهِ وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ جَازَ أَنْ يَكُونَ اثْنَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدُ الشَّرِيكَيْنِ أَوْلَى بِأَنْ يُعْبَدَ وَ يُطَاعَ مِنَ الْآخَرِ وَ فِي إِجَازَةِ أَنْ يُطَاعَ ذَلِكَ الشَّرِيكُ إِجَازَةُ أَنْ لَا يُطَاعَ اللهُ وَ فِي إِجَازَةِ أَنْ لَا يُطَاعَ اللهُ كُفْرٌ بِاللهِ وَ بِجَمِيعِ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ إِثْبَاتُ كُلِّ بَاطِلٍ وَ تَرْكُ كُلِّ حَقٍّ وَ تَحْلِيلُ كُلِّ حَرَامٍ وَ تَحْرِيمُ كُلِّ حَلَالٍ وَ الدُّخُولُ فِي كُلِّ مَعْصِيَةٍ وَ الْخُرُوجُ مِنْ كُلِّ طَاعَةٍ وَ إِبَاحَةُ كُلِّ فَسَادٍ وَ إِبْطَالُ كُلِّ حَقٍّ وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ جَازَ أَنْ يَكُونَ أَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ لَجَازَ لِإِبْلِيسَ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّهُ ذَلِكَ الْآخَرُ حَتَّى يُضَادَّ اللهَ تَعَالَى فِي جَمِيعِ حُكْمِهِ وَ يَصْرِفَ الْعِبَادَ إِلَى نَفْسِهِ فَيَكُونُ فِي ذَلِكَ أَعْظَمُ الْكُفْرِ وَ أَشَدُّ النِّفَاقِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ وَجَبَ عَلَيْهِمُ الْإِقْرَارُ بِاللهِ بِأَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ قِيلَ لِعِلَلٍ مِنْهَا أَنْ لَا يَكُونُوا قَاصِدِينَ نَحْوَهُ بِالْعِبَادَةِ وَ الطَّاعَةِ دُونَ غَيْرِهِ غَيْرَ مُشْتَبِهٍ عَلَيْهِمْ أَمْرُ رَبِّهِمْ وَ صَانِعِهِمْ وَ رَازِقِهِمْ وَ مِنْهَا أَنَّهُمْ لَوْ لَا [لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ لَمْ يَدْرُوا لَعَلَّ رَبَّهُمْ وَ صَانِعَهُمْ هَذِهِ الْأَصْنَامُ الَّتِي نَصَبَهَا لَهُمْ آبَاؤُهُمْ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النِّيرَانُ إِذَا كَانَ جَائِزاً أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِمْ مُشْتَبِهٌ وَ كَانَ يَكُونُ فِي ذَلِكَ الْفَسَادُ وَ تَرْكُ طَاعَاتِهِ كُلِّهَا وَ ارْتِكَابُ مَعَاصِيهِ كُلِّهَا عَلَى قَدْرِ مَا يَتَنَاهَى إِلَيْهِمْ مِنْ أَخْبَارِ هَذِهِ الْأَرْبَابِ وَ أَمْرِهَا وَ نَهْيِهَا وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْرِفُوا أَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ لَجَازَ عِنْدَهُمْ أَنْ يَجْرِيَ عَلَيْهِ مَا يَجْرِي عَلَى الْمَخْلُوقِينَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْجَهْلِ وَ التَّغْيِيرِ وَ الزَّوَالِ وَ الْفَنَاءِ وَ الْكَذِبِ وَ الِاعْتِدَاءِ وَ مَنْ جَازَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ لَمْ يُؤْمَنْ فَنَاؤُهُ وَ لَمْ يُوثَقْ بِعَدْلِهِ وَ لَمْ يُحَقَّقْ قَوْلُهُ وَ أَمْرُهُ وَ نَهْيُهُ وَ وَعْدُهُ وَ وَعِيدُهُ وَ ثَوَابُهُ وَ عِقَابُهُ وَ فِي ذَلِكَ فَسَادُ الْخَلْقِ وَ إِبْطَالُ الرُّبُوبِيَّةِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لِمَ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى الْعِبَادَ وَ نَهَاهُمْ قِيلَ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ بَقَاؤُهُمْ وَ صَلَاحُهُمْ إِلَّا بِالْأَمْرِ وَ النَّهْيِ وَ الْمَنْعِ مِنَ الْفَسَادِ وَ التَّغَاصُبِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ تَعَبَّدَهُمْ قِيلَ لِئَلَّا يَكُونُوا نَاسِينَ لِذِكْرِهِ وَ لَا تَارِكِينَ لِأَدَبِهِ وَ لَا لَاهِينَ عَنْ أَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ إِذَا كَانَ فِيهِ صَلَاحُهُمْ وَ قِوَامُهُمْ فَلَوْ تُرِكُوا بِغَيْرِ تَعَبُّدٍ لَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ أُمِرُوا

بِالصَّلَاةِ قِيلَ لِأَنَّ فِي الصَّلَاةِ الْإِقْرَارَ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ هُوَ صَلَاحٌ عَامٌّ لِأَنَّ فِيهِ خَلْعَ الْأَنْدَادِ وَ الْقِيَامَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ بِالذُّلِّ وَ الِاسْتِكَانَةِ وَ الْخُضُوعِ وَ الْخُشُوعِ وَ الِاعْتِرَافِ وَ طَلَبِ الْإِقَالَةِ مِنْ سَالِفِ الذُّنُوبِ وَ وَضْعَ الْجَبْهَةِ عَلَى الْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ لِيَكُونَ الْعَبْدُ ذَاكِراً لِلَّهِ غَيْرَ نَاسٍ لَهُ وَ يَكُونَ خَاشِعاً وَجِلًا مُتَذَلِّلًا طَالِباً رَاغِباً فِي الزِّيَادَةِ لِلدِّينِ وَ الدُّنْيَا مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الِانْزِجَارِ عَنِ الْفَسَادِ وَ صَارَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ لِئَلَّا يَنْسَى الْعَبْدُ مُدَبِّرَهُ وَ خَالِقَهُ فَيَبْطَرَ وَ يَطْغَى وَ لِيَكُونَ فِي طَاعَةِ خَالِقِهِ وَ الْقِيَامِ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِ زَاجِراً لَهُ عَنِ الْمَعَاصِي وَ حَاجِزاً وَ مَانِعاً لَهُ عَنْ أَنْوَاعِ الْفَسَادِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوُضُوءِ وَ بُدِئَ بِهِ قِيلَ لَهُ لِأَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ طَاهِراً إِذَا قَامَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ وَ عِنْدَ مُنَاجَاتِهِ إِيَّاهُ مُطِيعاً لَهُ فِيمَا أَمَرَهُ نَقِيّاً مِنَ الْأَدْنَاسِ وَ النَّجَاسَةِ مَعَ مَا فِيهِ مِنْ ذَهَابِ الْكَسَلِ وَ طَرْدِ النُّعَاسِ وَ تَزْكِيَةِ الْفُؤَادِ لِلْقِيَامِ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ وَجَبَ ذَلِكَ عَلَى الْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ وَ الرَّأْسِ وَ الرِّجْلَيْنِ قِيلَ لِأَنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ فَإِنَّمَا يَنْكَشِفُ عَنْ جَوَارِحِهِ وَ يُظْهِرُ مَا وَجَبَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَ ذَلِكَ بِأَنَّهُ بِوَجْهِهِ يَسْجُدُ وَ يَخْضَعُ وَ بِيَدِهِ يَسْأَلُ وَ يَرْغَبُ وَ يَرْهَبُ وَ يَتَبَتَّلُ وَ يَنْسُكُ وَ بِرَأْسِهِ يَسْتَقْبِلُ فِي رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ وَ بِرِجْلَيْهِ يَقُومُ وَ يَقْعُدُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ وَجَبَ الْغَسْلُ عَلَى الْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ وَ جُعِلَ الْمَسْحُ عَلَى الرَّأْسِ وَ الرِّجْلَيْنِ وَ لَمْ يُجْعَلْ ذَلِكَ غَسْلًا كُلَّهُ أَوْ مَسْحاً كُلَّهُ قِيلَ لِعِلَلٍ شَتَّى مِنْهَا أَنَّ الْعِبَادَةَ الْعُظْمَى إِنَّمَا هِيَ الرُّكُوعُ وَ السُّجُودُ وَ إِنَّمَا يَكُونُ الرُّكُوعُ وَ السُّجُودُ بِالْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ لَا بِالرَّأْسِ وَ الرِّجْلَيْنِ وَ مِنْهَا أَنَّ الْخَلْقَ لَا يُطِيقُونَ فِي كُلِّ وَقْتٍ غَسْلَ الرَّأْسِ وَ الرِّجْلَيْنِ وَ يَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فِي الْبَرْدِ وَ السَّفَرِ وَ الْمَرَضِ وَ أَوْقَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ غَسْلُ الْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ أَخَفُّ مِنْ غَسْلِ الرَّأْسِ وَ الرِّجْلَيْنِ وَ إِذا إِنَّمَا وُضِعَتِ الْفَرَائِضُ عَلَى قَدْرِ أَقَلِّ النَّاسِ طَاقَةً مِنْ أَهْلِ الصِّحَّةِ ثُمَّ عُمَّ فِيهَا الْقَوِيُّ وَ الضَّعِيفُ وَ مِنْهَا أَنَّ الرَّأْسَ وَ الرِّجْلَيْنِ لَيْسَ هُمَا فِي كُلِّ وَقْتٍ بَادِيَانِ ظَاهِرَانِ كَالْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ لِمَوْضِعِ الْعِمَامَةِ وَ الْخُفَّيْنِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ وَجَبَ الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ مِنَ الطَّرَفَيْنِ خَاصَّةً وَ مِنَ النَّوْمِ دُونَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ قِيلَ لِأَنَّ الطَّرَفَيْنِ هُمَا طَرِيقُ النَّجَاسَةِ وَ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ طَرِيقٌ تُصِيبُهُ النَّجَاسَةُ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا مِنْهُمَا فَأُمِرُوا بِالطَّهَارَةِ عِنْدَ مَا تُصِيبُهُمْ تِلْكَ النَّجَاسَةُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَمَّا النَّوْمُ فَلِأَنَّ النَّائِمَ إِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ النَّوْمُ يُفَتَّحُ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ وَ اسْتَرْخَى فَكَانَ أَغْلَبَ الْأَشْيَاءِ عَلَيْهِ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ الرِّيحُ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَمْ يُؤْمَرُوا بِالْغُسْلِ مِنْ هَذِهِ

النَّجَاسَةِ كَمَا أُمِرُوا بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ قِيلَ لِأَنَّ هَذَا شَيْءٌ دَائِمٌ غَيْرُ مُمْكِنٍ لِلْخَلْقِ الِاغْتِسَالُ مِنْهُ كُلَّمَا يُصِيبُ ذَلِكَ وَ لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَها وَ الْجَنَابَةُ لَيْسَتْ هِيَ أَمْرٌ دَائِمٌ إِنَّمَا هِيَ شَهْوَةٌ تُصِيبُهَا إِذَا أَرَادَ وَ يُمْكِنُهُ تَعْجِيلُهَا وَ تَأْخِيرُهَا الْأَيَّامَ الثَّلَاثَةَ وَ الْأَقَلَّ وَ الْأَكْثَرَ وَ لَيْسَ ذَلِكَ هَكَذَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ لَمْ يُؤْمَرُوا بِالْغُسْلِ مِنَ الْخَلَاءِ وَ هُوَ أَنْجَسُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ أَقْذَرُ قِيلَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ الْجَنَابَةَ مِنْ نَفْسِ الْإِنْسَانِ وَ هُوَ شَيْءٌ يَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ جَسَدِهِ وَ الْخَلَاءُ لَيْسَ هُوَ مِنْ نَفْسِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هُوَ غِذَاءٌ يَدْخُلُ مِنْ بَابٍ وَ يَخْرُجُ مِنْ بَابٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَخْبِرْنِي عَنِ الْأَذَانِ لِمَ أُمِرُوا قِيلَ لِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ تَذْكِيراً لِلسَّاهِي وَ تَنْبِيهاً لِلْغَافِلِ وَ تَعْرِيفاً لِمَنْ جَهِلَ الْوَقْتَ وَ اشْتَغَلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَ لِيَكُونَ ذَلِكَ دَاعِياً إِلَى عِبَادَةِ الْخَالِقِ مُرَغِّباً فِيهَا مُقِرّاً لَهُ بِالتَّوْحِيدِ مُجَاهِراً بِالْإِيمَانِ مُعْلِناً بِالْإِسْلَامِ مُؤَذِّناً لِمَنْ نَسِيَهَا وَ إِنَّمَا يُقَالُ مُؤَذِّنٌ لِأَنَّهُ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ بَدَأَ فِيهِ بِالتَّكْبِيرِ قَبْلَ التَّهْلِيلِ قِيلَ لِأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَبْدَأَ بِذِكْرِهِ وَ اسْمِهِ لِأَنَّ اسْمَ اللهِ تَعَالَى فِي التَّكْبِيرِ فِي أَوَّلِ الْحَرْفِ وَ فِي التَّهْلِيلِ اسْمُ اللهِ فِي آخِرِ الْحَرْفِ فَبَدَأَ بِالْحَرْفِ الَّذِي اسْمُ اللهِ فِي أَوَّلِهِ لَا فِي آخِرِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ جُعِلَ مَثْنَى مَثْنَى قِيلَ لِأَنْ يَكُونَ مُكَرَّراً فِي آذَانِ الْمُسْتَمِعِينَ مُؤَكَّداً عَلَيْهِمْ إِنْ سَهَا أَحَدٌ عَنِ الْأَوَّلِ لَمْ يَسْهُ عَنِ الثَّانِي وَ لِأَنَّ الصَّلَاةَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ وَ لِذَلِكَ جُعِلَ الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ جُعِلَ التَّكْبِيرُ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ أَرْبَعاً قِيلَ لِأَنَّ أَوَّلَ الْأَذَانِ إِنَّمَا يُبْدَأُ غَفْلَةً وَ لَيْسَ قَبْلَهُ كَلَامٌ يُنَبِّهُ الْمُسْتَمِعَ لَهُ فَجُعِلَ ذَلِكَ تَنْبِيهاً لِلْمُسْتَمِعِينَ لِمَا بَعْدَهُ فِي الْأَذَانِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ جُعِلَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ شَهَادَتَيْنِ قِيلَ لِأَنَّ أَوَّلَ الْإِيمَانِ إِنَّمَا هُوَ التَّوْحِيدُ وَ الْإِقْرَارُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَ الثَّانِي الْإِقْرَارُ لِلرَّسُولِ بِالرِّسَالَةِ وَ أَنَّ طَاعَتَهُمَا وَ مَعْرِفَتَهُمَا مَقْرُونَتَانِ وَ أَنَّ أَصْلَ الْإِيمَانِ إِنَّمَا هُوَ الشَّهَادَةُ فَجَعَلَ الشَّهَادَتَيْنِ فِي الْأَذَانِ كَمَا جَعَلَ فِي سَائِرِ الْحُقُوقِ شَهَادَتَيْنِ فَإِذَا أَقَرَّ لِلَّهِ تَعَالَى بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَ الإقرار [أَقَرَّ لِلرَّسُولِ بِالرِّسَالَةِ فَقَدْ أَقَرَّ بِجُمْلَةِ الْإِيمَانِ لِأَنَّ أَصْلَ الْإِيمَانِ إِنَّمَا هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللهِ وَ بِرَسُولِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ جُعِلَ بَعْدَ الشَّهَادَتَيْنِ الدُّعَاءُ إِلَى الصَّلَاةِ قِيلَ لِأَنَّ الْأَذَانَ إِنَّمَا وُضِعَ لِمَوْضِعِ الصَّلَاةِ وَ إِنَّمَا هُوَ النِّدَاءُ إِلَى الصَّلَاةِ فَجُعِلَ النِّدَاءُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي وَسَطِ الْأَذَانِ فَقَدَّمَ الْمُؤَذِّنُ قَبْلَهَا أَرْبَعاً التَّكْبِيرَتَيْنِ وَ الشَّهَادَتَيْنِ وَ أَخَّرَ بَعْدَهَا أَرْبَعاً يَدْعُو إِلَى الْفَلَاحِ حَثّاً عَلَى الْبِرِّ وَ الصَّلَاةِ ثُمَّ دَعَا إِلَى خَيْرِ الْعَمَلِ مُرَغِّباً فِيهَا وَ فِي عَمَلِهَا وَ فِي أَدَائِهَا ثُمَّ نَادَى بِالتَّكْبِيرِ وَ التَّهْلِيلِ لِيُتِمَّ بَعْدَهَا أَرْبَعاً كَمَا أَتَمَّ قَبْلَهَا

أَرْبَعاً وَ لِيَخْتِمَ كَلَامَهُ بِذِكْرِ اللهِ كَمَا فَتَحَهُ بِذِكْرِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ جَعَلَ آخِرَهَا التَّهْلِيلَ وَ لَمْ يَجْعَلْ آخِرَهَا التَّكْبِيرَ كَمَا جَعَلَ فِي أَوَّلِهَا التَّكْبِيرَ قِيلَ لِأَنَّ التَّهْلِيلَ اسْمُ اللهِ فِي آخِرِهِ فَأَحَبَّ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْتِمَ الْكَلَامَ بِاسْمِهِ كَمَا فَتَحَهُ بِاسْمِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَمْ يَجْعَلْ بَدَلَ التَّهْلِيلِ التَّسْبِيحَ وَ التَّحْمِيدَ وَ اسْمُ اللهِ فِي آخِرِهِمَا قِيلَ لِأَنَّ التَّهْلِيلَ هُوَ إِقْرَارٌ لِلَّهِ تَعَالَى بِالتَّوْحِيدِ وَ خَلْعُ الْأَنْدَادِ مِنْ دُونِ اللهِ وَ هُوَ أَوَّلُ الْإِيمَانِ وَ أَعْظَمُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَ التَّحْمِيدِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ بَدَأَ فِي الِاسْتِفْتَاحِ وَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ وَ الْقِيَامِ وَ الْقُعُودِ بِالتَّكْبِيرِ قِيلَ لِلْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْأَذَانِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَعَلَ الدُّعَاءَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ لِمَ جَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ الْقُنُوتَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ قِيلَ لِأَنَّهُ أَحَبَّ أَنْ يَفْتَتِحَ قِيَامَهُ لِرَبِّهِ وَ عِبَادَتَهُ بِالتَّحْمِيدِ وَ التَّقْدِيسِ وَ الرَّغْبَةِ وَ الرَّهْبَةِ وَ يَخْتِمَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَ لِيَكُونَ فِي الْقِيَامِ عِنْدَ الْقُنُوتِ أطول (طُولٌ فَأَحْرَى أَنْ يُدْرِكَ الْمُدْرِكُ الرُّكُوعَ وَ لَا يَفُوتَهُ الرَّكْعَةُ فِي الْجَمَاعَةِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ قِيلَ لِئَلَّا يَكُونَ الْقِرَاءَةُ مَهْجُوراً مُضَيَّعاً وَ لِيَكُونَ مَحْفُوظاً فَلَا يَضْمَحِلَّ وَ لَا يُجْهَلَ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ بَدَأَ بِالْحَمْدِ فِي كُلِّ قِرَاءَةٍ دُونَ سَائِرِ السُّوَرِ قِيلَ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ فِي الْقُرْآنِ وَ الْكَلَامِ جُمِعَ فِيهِ جَوَامِعُ الْخَيْرِ وَ الْحِكْمَةِ مَا جُمِعَ فِي سُورَةِ الْحَمْدِ وَ ذَلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى الْحَمْدُ لِلَّهِ إِنَّمَا هُوَ أَدَاءٌ لِمَا أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ مِنَ الشُّكْرِ وَ شُكْرُهُ لِمَا وَفَّقَ عَبْدَهُ لِلْخَيْرِ رَبِّ الْعالَمِينَ تَمْجِيدٌ لَهُ وَ تَحْمِيدٌ وَ إِقْرَارٌ و أنه (بِأَنَّهُ هُوَ الْخَالِقُ الْمَالِكُ لَا غَيْرُهُ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ اسْتِعْطَافٌ وَ ذِكْرٌ لِآلَائِهِ وَ نَعْمَائِهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ مالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِقْرَارٌ لَهُ بِالْبَعْثِ وَ النُّشُورِ وَ الْحِسَابِ وَ الْمُجَازَاةِ وَ إِيجَابٌ لَهُ مُلْكَ الْآخِرَةِ كَمَا أَوْجَبَ لَهُ مُلْكَ الدُّنْيَا إِيَّاكَ نَعْبُدُ رَغْبَةٌ وَ تَقَرُّبٌ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِخْلَاصٌ بِالْعَمَلِ لَهُ دُونَ غَيْرِهِ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اسْتِزَادَةٌ مِنْ تَوْفِيقِهِ وَ عِبَادَتِهِ وَ اسْتِدَامَتِهِ لِمَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَ بَصَّرَهُ اهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيمَ اسْتِرْشَادٌ لِأَدَبِهِ وَ اعْتِصَامٌ بِحَبْلِهِ وَ اسْتِزَادَةٌ فِي الْمَعْرِفَةِ بِرَبِّهِ وَ بِعَظَمَتِهِ وَ بِكِبْرِيَائِهِ صِراطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تَوْكِيدٌ فِي السُّؤَالِ وَ الرَّغْبَةِ وَ ذِكْرٌ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ أَيَادِيهِ وَ نِعَمِهِ عَلَى أَوْلِيَائِهِ وَ رَغْبَةٌ فِي مِثْلِ تِلْكَ النِّعَمِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ اسْتِعَاذَةٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُعَانِدِينَ الْكَافِرِينَ الْمُسْتَخِفِّينَ بِهِ وَ بِأَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ وَ لَا الضَّالِّينَ اعْتِصَامٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ مِنَ الضَّالِّينَ الَّذِينَ ضَلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ وَ هُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً فَقَدِ اجْتَمَعَ فِيهِ مِنْ جَوَامِعِ الْخَيْرِ وَ الْحِكْمَةِ فِي أَمْرِ الْآخِرَةِ وَ الدُّنْيَا مَا لَا يَجْمَعُهُ شَيْءٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ التَّسْبِيحُ

فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ قِيلَ لِعِلَلٍ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ مَعَ خُضُوعِهِ وَ خُشُوعِهِ وَ تَعَبُّدِهِ وَ تَوَرُّعِهِ وَ اسْتِكَانَتِهِ وَ تَذَلُّلِهِ وَ تَوَاضُعِهِ وَ تَقَرُّبِهِ إِلَى رَبِّهِ مُقَدِّساً لَهُ مُمَجِّداً مُسَبِّحاً مُطِيعاً مُعَظِّماً شَاكِراً لِخَالِقِهِ وَ رَازِقِهِ فَلَا يَذْهَبُ بِهِ الْفِكْرُ وَ الْأَمَانِيُّ إِلَى غَيْرِ اللهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ أَصْلُ الصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ وَ لِمَ زِيدَ عَلَى بَعْضِهَا رَكْعَةٌ وَ عَلَى بَعْضِهَا رَكْعَتَانِ وَ لَمْ يُزَدْ عَلَى بَعْضِهَا شَيْءٌ قِيلَ لِأَنَّ أَصْلَ الصَّلَاةِ إِنَّمَا هِيَ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ لِأَنَّ أَصْلَ الْعَدَدِ وَاحِدٌ فَإِنْ نَقَصَتْ مِنْ وَاحِدَةٍ فَلَيْسَتْ هِيَ صَلَاةً فَعَلِمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّ الْعِبَادَ لَا يُؤَدُّونَ تِلْكَ الرَّكْعَةَ الْوَاحِدَةَ الَّتِي لَا صَلَاةَ أَقَلُّ مِنْهَا بِكَمَالِهَا وَ تَمَامِهَا وَ الْإِقْبَالِ عَلَيْهَا فَقَرَنَ إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى لِيُتِمَّ بِالثَّانِيَةِ مَا نَقَصَ مِنَ الْأُولَى فَفَرَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَصْلَ الصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَلِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْعِبَادَ لَا يُؤَدُّونَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ بِتَمَامِ مَا أُمِرُوا بِهِ وَ كَمَالِهِ فَضَمَّ إِلَى الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لِيَكُونَ فِيهَا تَمَامُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ ثُمَّ إِنَّهُ عَلِمَ أَنَّ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ يَكُونُ شُغُلُ النَّاسِ فِي وَقْتِهَا أَكْثَرَ لِلِانْصِرَافِ إِلَى الْإِفْطَارِ وَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْوُضُوءِ وَ التَّهْيِئَةِ لِلْمَبِيتِ فَزَادَ فِيهَا رَكْعَةً وَاحِدَةً لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِمْ وَ لِأَنْ تَصِيرَ رَكَعَاتُ الصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَرْداً ثُمَّ تَرَكَ الْغَدَاةَ عَلَى حَالِهَا لِأَنَّ الِاشْتِغَالَ فِي وَقْتِهَا أَكْثَرُ وَ الْمُبَادَرَةَ إِلَى الْحَوَائِجِ فِيهَا أَعَمُّ وَ لِأَنَّ الْقُلُوبَ فِيهَا أَخْلَى مِنَ الْفِكْرِ لِقِلَّةِ مُعَامَلَاتِ النَّاسِ بِاللَّيْلِ وَ لِقِلَّةِ الْأَخْذِ وَ الْإِعْطَاءِ فَالْإِنْسَانُ فِيهَا أَقْبَلُ عَلَى صَلَاتِهِ مِنْهُ فِي غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ لِأَنَّ الْفِكْرَ أَقَلُّ لِعَدَمِ الْعَمَلِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتِ التَّكْبِيرُ فِي الِاسْتِفْتَاحِ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قِيلَ إِنَّمَا جُعِلَ ذَلِكَ لِأَنَّ التَّكْبِيرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الَّتِي هِيَ الْأَصْلُ سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ تَكْبِيرَةُ الِاسْتِفْتَاحِ وَ تَكْبِيرَةُ الرُّكُوعِ وَ تَكْبِيرَتَانِ لِلسُّجُودِ وَ تَكْبِيرَةٌ أَيْضاً لِلرُّكُوعِ وَ تَكْبِيرَتَانِ لِلسُّجُودِ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِنْسَانُ أَوَّلَ الصَّلَاةِ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ فَقَدْ أَحْرَزَ التَّكْبِيرَ كُلَّهُ فَإِنْ سَهَا فِي شَيْءٍ مِنْهَا أَوْ تَرَكَهَا لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ نَقْصٌ فِي صَلَاتِهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ رَكْعَةً وَ سَجْدَتَيْنِ قِيلَ لِأَنَّ الرُّكُوعَ مِنْ فِعْلِ الْقِيَامِ وَ السُّجُودَ مِنْ فِعْلِ الْقُعُودِ وَ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ فَضُوعِفَ السُّجُودُ لِيَسْتَوِيَ بِالرُّكُوعِ فَلَا يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَفَاوُتٌ لِأَنَّ الصَّلَاةَ إِنَّمَا هِيَ رُكُوعٌ وَ سُجُودٌ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ التَّشَهُّدُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ قِيلَ لِأَنَّهُ كَمَا تَقَدَّمَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ الْأَذَانُ وَ الدُّعَاءُ وَ الْقِرَاءَةُ فَكَذَلِكَ أَيْضاً أُمِرَ بَعْدَهَا التَّشَهُّدُ وَ التَّحْمِيدُ وَ الدُّعَاءُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ التَّسْلِيمُ تَحْلِيلَ الصَّلَاةِ وَ لَمْ يُجْعَلْ بَدَلُهُ تَكْبِيراً أَوْ تَسْبِيحاً أَوْ ضَرْباً آخَرَ قِيلَ لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِي الدُّخُولِ فِي

الصَّلَاةِ تَحْرِيمُ الْكَلَامِ لِلْمَخْلُوقِينَ وَ التَّوَجُّهُ إِلَى الْخَالِقِ كَانَ تَحْلِيلُهَا كَلَامَ الْمَخْلُوقِينَ وَ الِانْتِقَالَ عَنْهَا وَ ابْتِدَاءُ الْمَخْلُوقِينَ فِي الْكَلَامِ إِنَّمَا هُوَ بِالتَّسْلِيمِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَ التَّسْبِيحُ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ قِيلَ لِلْفَرْقِ بَيْنَ مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ عِنْدِهِ وَ مَا فَرَضَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَعَلَ الْجَمَاعَةَ قِيلَ لِئَلَّا يَكُونَ الْإِخْلَاصُ وَ التَّوْحِيدُ وَ الْإِسْلَامُ وَ الْعِبَادَةُ لِلَّهِ إِلَّا ظَاهِراً مَكْشُوفاً مَشْهُوراً لِأَنَّ فِي إِظْهَارِهِ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ الشَّرْقِ وَ الْغَرْبِ لِلَّهِ وَحْدَهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِيَكُونَ الْمُنَافِقُ وَ الْمُسْتَخِفُّ مُؤَدِّياً لِمَا أَقَرَّ بِهِ بِظَاهِرِ الْإِسْلَامِ وَ الْمُرَاقَبَةِ وَ لِيَكُونَ شَهَادَاتُ النَّاسِ بِالْإِسْلَامِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ جَائِزَةً مُمْكِنَةً مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْمُسَاعَدَةِ عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوَى وَ الزَّهْدِ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ مَعَاصِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ الْجَهْرُ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَ لَمْ يُجْعَلْ فِي بَعْضٍ قِيلَ لِأَنَّ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا إِنَّمَا هِيَ صَلَوَاتٌ تُصَلَّى فِي أَوْقَاتٍ مُظْلِمَةٍ فَوَجَبَ أَنْ يُجْهَرَ فِيهَا لِأَنْ يَمُرَّ الْمَارُّ فَيَعْلَمَ أَنَّ هَاهُنَا جَمَاعَةً فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَّى وَ لِأَنَّهُ إِنْ لَمْ يَرَ جَمَاعَةً تُصَلِّي سَمِعَ وَ عَلِمَ ذَلِكَ مِنْ جِهَةِ السَّمَاعِ وَ الصَّلَاتَانِ اللَّتَانِ لَا يُجْهَرُ فِيهِمَا فَإِنَّمَا هُمَا بِالنَّهَارِ وَ فِي أَوْقَاتٍ مُضِيئَةٍ فَهِيَ تُدْرَكُ مِنْ جِهَةِ الرُّؤْيَةِ فَلَا يُحْتَاجُ فِيهَا إِلَى السَّمَاعِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَعَلَ الصَّلَوَاتِ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ وَ لَمْ تُقَدَّمْ وَ لَمْ تُؤَخَّرْ قِيلَ لِأَنَّ الْأَوْقَاتَ الْمَشْهُورَةَ الْمَعْلُومَةَ الَّتِي تَعُمُّ أَهْلَ الْأَرْضِ فَيَعْرِفُهَا الْجَاهِلُ وَ الْعَالِمُ أَرْبَعَةٌ غُرُوبُ الشَّمْسِ مَعْرُوفٌ مَشْهُورٌ يَجِبُ عِنْدَهُ الْمَغْرِبُ وَ سُقُوطُ الشَّفَقِ مَشْهُورٌ مَعْلُومٌ يَجِبُ عِنْدَهُ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ وَ طُلُوعُ الْفَجْرِ مَشْهُورٌ مَعْلُومٌ يَجِبُ عِنْدَهُ الْغَدَاةُ وَ زَوَالُ الشَّمْسِ مَشْهُورٌ مَعْلُومٌ يَجِبُ عِنْدَهُ الظُّهْرُ وَ لَمْ يَكُنْ لِلْعَصْرِ وَقْتٌ مَعْلُومٌ مَشْهُورٌ مِثْلُ هَذِهِ الْأَوْقَاتِ فَجَعَلَ وَقْتَهَا عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِي قَبْلَهَا وَ عِلَّةٌ أُخْرَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَأَ النَّاسُ فِي كُلِّ عَمَلٍ أَوَّلًا بِطَاعَتِهِ وَ عِبَادَتِهِ فَأَمَرَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْ يَبْدَءُوا بِعِبَادَتِهِ ثُمَّ يَنْتَشِرُوا فِيمَا أَحَبُّوا مِنْ مَرَمَّةِ دُنْيَاهُمْ فَأَوْجَبَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ عَلَيْهِمْ فَإِذَا كَانَ نِصْفُ النَّهَارِ وَ تَرَكُوا مَا كَانُوا فِيهِ مِنَ الشُّغُلِ وَ هُوَ وَقْتٌ يَضَعُ النَّاسُ فِيهِ ثِيَابَهُمْ وَ يَسْتَرِيحُونَ وَ يَشْتَغِلُونَ بِطَعَامِهِمْ وَ قَيْلُولَتِهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَبْدَءُوا أَوَّلًا بِذِكْرِهِ وَ عِبَادَتِهِ فَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الظُّهْرَ ثُمَّ يَتَفَرَّغُوا لِمَا أَحَبُّوا مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا قَضَوْا وَطَرَهُمْ وَ أَرَادُوا الِانْتِشَارَ فِي الْعَمَلِ لِآخِرِ النَّهَارِ بَدَءُوا أَيْضاً بِطَاعَتِهِ ثُمَّ صَارُوا إِلَى مَا أَحَبُّوا مِنْ ذَلِكَ فما وجب [فَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْتَشِرُونَ فِيمَا شَاءُوا مِنْ مَرَمَّةِ دُنْيَاهُمْ فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ وَ وَضَعُوا زِينَتَهُمْ وَ عَادُوا إِلَى أَوْطَانِهِمُ ابْتَدَءُوا أَوَّلًا

بِعِبَادَةِ رَبِّهِمْ ثُمَّ يَتَفَرَّغُونَ لِمَا أَحَبُّوا مِنْ ذَلِكَ فَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْمَغْرِبَ فَإِذَا جَاءَ وَقْتُ النَّوْمِ وَ فَرَغُوا مِمَّا كَانُوا بِهِ مُشْتَغِلِينَ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَءُوا أَوَّلًا بِعِبَادَتِهِ وَ طَاعَتِهِ ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى مَا شَاءُوا أَنْ يَصِيرُوا إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ فَيَكُونُوا قَدْ بَدَءُوا فِي كُلِّ عَمَلٍ بِطَاعَتِهِ وَ عِبَادَتِهِ فَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْعَتَمَةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ لَمْ يَنْسَوْهُ وَ لَمْ يَغْفُلُوا عَنْهُ وَ لَمْ تَقْسُ قُلُوبُهُمْ وَ لَمْ تَقِلَّ رَغْبَتُهُمْ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْعَصْرِ وَقْتٌ مَشْهُورٌ مِثْلُ تِلْكَ الْأَوْقَاتِ أَوْجَبَهَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لَمْ يُوجِبْهَا بَيْنَ الْعَتَمَةِ وَ الْغَدَاةِ وَ بَيْنَ الْغَدَاةِ وَ الظُّهْرِ قِيلَ لِأَنَّهُ لَيْسَ وَقْتٌ عَلَى النَّاسِ أَخَفَّ وَ لَا أَيْسَرَ وَ لَا أَحْرَى أَنْ يَعُمَّ فِيهِ الضَّعِيفَ وَ الْقَوِيَّ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ مِنْ هَذَا الْوَقْتِ وَ ذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ عَامَّتَهُمْ يَشْتَغِلُونَ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ بِالتِّجَارَاتِ وَ الْمُعَامَلَاتِ وَ الذَّهَابِ فِي الْحَوَائِجِ وَ إِقَامَةِ الْأَسْوَاقِ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَشْغَلَهُمْ عَنْ طَلَبِ مَعَاشِهِمْ وَ مَصْلَحَةِ دُنْيَاهُمْ وَ لَيْسَ يَقْدِرُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَ لَا يَشْعُرُونَ بِهِ وَ لَا يَنْتَبِهُونَ لِوَقْتِهِ لَوْ كَانَ وَاجِباً وَ لَا يُمْكِنُهُمْ ذَلِكَ فَخَفَّفَ اللهُ عَنْهُمْ وَ لَمْ يَجْعَلْهَا فِي أَشَدِّ الْأَوْقَاتِ عَلَيْهِمْ وَ لَكِنْ جَعَلَهَا فِي أَخَفِّ الْأَوْقَاتِ عَلَيْهِمْ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ يَرْفَعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرِ قِيلَ لِأَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ هُوَ ضَرْبٌ مِنَ الِابْتِهَالِ وَ التَّبَتُّلِ وَ التَّضَرُّعِ فَأَحَبَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ فِي وَقْتِ ذِكْرِهِ لَهُ مُتَبَتِّلًا مُتَضَرِّعاً مُبْتَهِلًا وَ لِأَنَّ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِحْضَارَ النِّيَّةِ وَ إِقْبَالَ الْقَلْبِ عَلَى مَا قَالَ وَ قَصَدَهُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ صَلَاةُ السُّنَّةِ أَرْبَعاً وَ ثَلَاثِينَ رَكْعَةً قِيلَ لِأَنَّ الْفَرِيضَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَجُعِلَتِ السُّنَّةُ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ كَمَالًا لِلْفَرِيضَةِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ صَلَاةُ السُّنَّةِ فِي أَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ لَمْ يُجْعَلْ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ قِيلَ لِأَنَّ أَفْضَلَ الْأَوْقَاتِ ثَلَاثَةٌ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ بِالْأَسْحَارِ فَأَحَبَّ أَنْ يُصَلَّى لَهُ فِي كُلِّ هَذِهِ الْأَوْقَاتِ الثَّلَاثَةِ لِأَنَّهُ إِذَا فُرِّقَتِ السُّنَّةُ فِي أَوْقَاتٍ شَتَّى كَانَ أَدَاؤُهَا أَيْسَرَ وَ أَخَفَّ مِنْ أَنْ تُجْمَعَ كُلُّهَا فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ صَارَتْ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ إِذَا كَانَتْ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ إِذَا كَانَتْ بِغَيْرِ إِمَامٍ رَكْعَتَيْنِ وَ رَكْعَتَيْنِ قِيلَ لِعِلَلٍ شَتَّى مِنْهَا أَنَّ النَّاسَ يَتَخَطَّوْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ مِنْ بُعْدٍ فَأَحَبَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُمْ لِمَوْضِعِ التَّعَبِ الَّذِي صَارُوا إِلَيْهِ وَ مِنْهَا أَنَّ الْإِمَامَ يَحْبِسُهُمْ لِلْخُطْبَةِ وَ هُمْ مُنْتَظِرُونَ لِلصَّلَاةِ وَ مَنِ انْتَظَرَ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ فِي حُكْمِ التَّمَامِ وَ مِنْهَا أَنَّ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ أَتَمُّ وَ أَكْمَلُ لِعِلْمِهِ وَ فِقْهِهِ وَ عَدْلِهِ وَ فَضْلِهِ وَ مِنْهَا أَنَّ الْجُمُعَةَ عِيدٌ وَ صَلَاةُ الْعِيدِ رَكْعَتَانِ وَ لَمْ تُقَصَّرْ لِمَكَانِ الْخُطْبَتَيْنِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتِ الْخُطْبَةُ قِيلَ لِأَن الْجُمُعَةَ

مَشْهَدٌ عَامٌّ فَأَرَادَ أَنْ يَكُونَ لِلْإِمَامِ سَبَباً لِمَوْعِظَتِهِمْ وَ تَرْغِيبِهِمْ فِي الطَّاعَةِ وَ تَرْهِيبِهِمْ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَ تَوْقِيفِهِمْ عَلَى مَا أَرَادَ مِنْ مَصْلَحَةِ دِينِهِمْ وَ دُنْيَاهُمْ وَ يُخْبِرُهُمْ بِمَا وَرَدَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَ مِنَ الْأَحْوَالِ الَّتِي لَهُمْ فِيهَا الْمَضَرَّةُ وَ الْمَنْفَعَةُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتْ خُطْبَتَيْنِ قِيلَ لِأَنْ تَكُونَ وَاحِدَةٌ لِلثَّنَاءِ وَ التَّحْمِيدِ وَ التَّقْدِيسِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْأُخْرَى لِلْحَوَائِجِ وَ الْإِعْذَارِ وَ الْإِنْذَارِ وَ الدُّعَاءِ وَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ مِنْ أَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ بِمَا فِيهِ الصَّلَاحُ وَ الْفَسَادُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتِ الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَ جُعِلَتْ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ قِيلَ لِأَنَّ الْجُمُعَةَ أَمْرٌ دَائِمٌ يَكُونُ فِي الشَّهْرِ مِرَاراً وَ فِي السَّنَةِ كَثِيراً فَإِذَا أُكْثِرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ صَلُّوا وَ تَرَكُوهُ وَ لَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقُوا عَنْهُ فَجُعِلَتْ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِيُحْتَبَسُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَ لَا يَتَفَرَّقُوا وَ لَا يَذْهَبُوا وَ أَمَّا الْعِيدَانِ فَإِنَّمَا هُوَ فِي السَّنَةِ مَرَّتَانِ وَ هِيَ أَعْظَمُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَ الزِّحَامُ فِيهِ أَكْثَرُ وَ النَّاسُ مِنْهُمْ أَرْغَبُ فَإِنْ تَفَرَّقَ بَعْضُ النَّاسِ بَقِيَ عَامَّتُهُمْ وَ لَيْسَ هُوَ بِكَثِيرٍ فَيَمِيلُوا وَ يَسْتَخِفُّوا بِهِ قَالَ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللهُ جَاءَ هَذَا الْخَبَرُ هَكَذَا وَ الْخُطْبَتَانِ فِي الْجُمُعَةِ وَ الْعِيدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُمَا بِمَنْزِلَةِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ وَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَتَيْنِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لِأَنَّهُ لَمَّا أَحْدَثَ مَا أَحْدَثَ لَمْ يَكُنِ النَّاسُ يَقِفُونَ عَلَى خُطْبَتِهِ وَ يَقُولُونَ مَا نَصْنَعُ بِمَوَاعِظِهِ وَ قَدْ أَحْدَثَ مَا أَحْدَثَ فَقَدَّمَ الْخُطْبَتَيْنِ لِيَقِفَ النَّاسُ انْتِظَاراً لِلصَّلَاةِ وَ لَا يَتَفَرَّقُوا عَنْهُ فَإِنْ قَالَ لِمَ وَجَبَتِ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ يَكُونُ عَلَى فَرْسَخَيْنِ لَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قِيلَ لِأَنَّ مَا يُقَصَّرُ فِيهِ الصَّلَاةُ بَرِيدَانِ ذاهب [ذَاهِباً أَوْ بَرِيدٌ ذاهب [ذَاهِباً وَ جائى [جَائِياً وَ الْبَرِيدُ أَرْبَعَةُ فَرَاسِخَ فَوَجَبَتِ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ هُوَ عَلَى نِصْفِ الْبَرِيدِ الَّذِي يَجِبُ فِيهِ التَّقْصِيرُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَجِيءُ عَلَى فَرْسَخَيْنِ وَ يَذْهَبُ فَرْسَخَيْنِ فَذَلِكَ أَرْبَعَةُ فَرَاسِخَ وَ هُوَ نِصْفُ طَرِيقِ الْمُسَافِرِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ السُّنَّةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قِيلَ تَعْظِيماً لِذَلِكَ الْيَوْمِ وَ تَفْرِقَةً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَائِرِ الْأَيَّامِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ قُصِّرَتِ الصَّلَاةُ فِي السَّفَرِ قِيلَ لِأَنَّ الصَّلَاةَ الْمَفْرُوضَةَ أَوَّلًا إِنَّمَا هِيَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَ السَّبْعُ إِنَّمَا زِيدَتْ عَلَيْهَا بَعْدُ فَخَفَّفَ اللهُ عَنْهُمْ تِلْكَ الزِّيَادَةَ لِمَوْضِعِ السَّفَرِ وَ تَعَبِهِ وَ نَصَبِهِ وَ اشْتِغَالِهِ بِأَمْرِ نَفْسِهِ وَ ظَعْنِهِ وَ إِقَامَتِهِ لِئَلَّا يَشْتَغِلَ عَمَّا لَا بُدَّ لَهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ رَحْمَةً مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَعَطُّفاً عَلَيْهِ إِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهَا لَمْ تُقَصَّرْ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ مَقْصُورَةٌ فِي الْأَصْلِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ وَجَبَ التَّقْصِيرُ فِي ثَمَانِيَةِ فَرَاسِخَ لَا أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَ لَا أَكْثَرَ قِيلَ لِأَنَّ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ مَسِيرَةُ يَوْمٍ لِلْعَامَّةِ وَ الْقَوَافِلِ وَ الْأَثْقَالِ فَوَجَبَ التَّقْصِيرُ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ فَإِنْ

قَالَ فَلِمَ وَجَبَ التَّقْصِيرُ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ لَا أَكْثَرَ قِيلَ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَجِبْ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ لَمَا وَجَبَ فِي مَسِيرَةِ سَنَةٍ وَ ذَلِكَ أَنَّ كُلَّ يَوْمٍ يَكُونُ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ فَإِنَّمَا هُوَ نَظِيرُ هَذَا الْيَوْمِ فَلَوْ لَمْ يَجِبْ فِي هَذَا الْيَوْمِ لَمَا وَجَبَ فِي نَظِيرِهِ إِذْ كَانَ نَظِيرُهُ مِثْلَهُ وَ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ قَالَ قَدْ يَخْتَلِفُ السَّيْرُ فَلِمَ جُعِلَتْ مَسِيرَةُ يَوْمٍ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ قِيلَ لِأَنَّ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ مَسِيرُ الْجِمَالِ وَ الْقَوَافِلِ وَ هُوَ سَيْرُ الَّذِي تَسِيرُهُ الْجَمَّالُونَ وَ الْمُكَارُونَ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ تُرِكَ تَطَوُّعُ النَّهَارِ وَ لَمْ يُتْرَكْ تَطَوُّعُ اللَّيْلِ قِيلَ لِأَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ لَا تَقْصِيرَ فِيهَا فَلَا تَقْصِيرَ فِي تَطَوُّعِهَا وَ ذَلِكَ أَنَّ الْمَغْرِبَ لَا تَقْصِيرَ فِيهَا فَلَا تَقْصِيرَ فِيمَا بَعْدَهَا مِنَ التَّطَوُّعِ وَ كَذَلِكَ الْغَدَاةُ لَا تَقْصِيرَ فِيمَا قَبْلَهَا مِنَ التَّطَوُّعِ فَإِنْ قَالَ فَمَا بَالُ الْعَتَمَةِ مَقْصُورَةً وَ لَيْسَ تُتْرَكُ رَكْعَتَاهُ قِيلَ إِنَّ تِلْكَ الرَّكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْخَمْسِينَ وَ إِنَّمَا هِيَ زِيَادَةٌ فِي الْخَمْسِينَ تَطَوُّعاً لِيُتِمَّ بِهِمَا بَدَلَ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَرِيضَةِ رَكْعَتَيْنِ مِنَ التَّطَوُّعِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَازَ لِلْمُسَافِرِ وَ الْمَرِيضِ أَنْ يُصَلِّيَا صَلَاةَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ قِيلَ لِاشْتِغَالِهِ وَ ضَعْفِهِ لِيُحْرِزَ صَلَاتَهُ فَلْيَسْتَرِيحَ الْمَرِيضُ فِي وَقْتِ رَاحَتِهِ وَ يَشْتَغِلَ الْمُسَافِرُ بِاشْتِغَالِهِ وَ ارْتِحَالِهِ وَ سَفَرِهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ قِيلَ لِيَشْفَعُوا لَهُ وَ يَدْعُوا لَهُ بِالْمَغْفِرَةِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ أَحْوَجَ إِلَى الشَّفَاعَةِ فِيهِ وَ الطَّلَبِ وَ الِاسْتِغْفَارِ مِنْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتْ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ دُونَ أَنْ يُكَبِّرَ أَرْبَعاً أَوْ سِتّاً قِيلَ إِنَّ الْخَمْسَ إِنَّمَا أُخِذَتْ مِنَ الْخَمْسِ الصَّلَوَاتِ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا رُكُوعٌ أَوْ سُجُودٌ قِيلَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُرِيدَ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ الشَّفَاعَةُ لِهَذَا الْعَبْدِ الَّذِي قَدْ تَخَلَّى عَمَّا خَلَّفَ وَ احْتَاجَ إِلَى مَا قَدَّمَ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرَ بِغُسْلِ الْمَيِّتِ قِيلَ لِأَنَّهُ إِذَا مَاتَ كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ النَّجَاسَةَ وَ الْآفَةَ وَ الْأَذَى فَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ طَاهِراً إِذَا بَاشَرَ أَهْلَ الطَّهَارَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَ يُمَاسُّونَهُ فِيمَا بَيْنَهُمْ نَظِيفاً مُوَجَّهاً بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ إِلَّا خَرَجَتْ مِنْهُ الْجَنَابَةُ فَلِذَلِكَ أَيْضاً وَجَبَ الْغُسْلُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِكَفْنِ الْمَيِّتِ قِيلَ لِيَلْقَى رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ طَاهِرَ الْجَسَدِ وَ لِئَلَّا تَبْدُوَ عَوْرَتُهُ لِمَنْ يَحْمِلُهُ وَ يَدْفِنُهُ وَ لِئَلَّا يَظْهَرَ النَّاسُ عَلَى بَعْضِ حَالِهِ وَ قُبْحِ مَنْظَرِهِ وَ تَغَيُّرِ رِيحِهِ وَ لِئَلَّا يَقْسُوَ الْقَلْبُ مِنْ كَثْرَةِ النَّظَرِ إِلَى مِثْلِ ذَلِكَ لِلْعَاهَةِ وَ الْفَسَادِ وَ لِيَكُونَ أَطْيَبَ لِأَنْفُسِ الْأَحْيَاءِ وَ لِئَلَّا يُبْغِضَهُ حَمِيمٌ فَيُلْقِيَ ذِكْرَهُ وَ مَوَدَّتَهُ فَلَا يَحْفَظَهُ فِيمَا خَلَّفَ وَ أَوْصَاهُ وَ أَمَرَهُ بِهِ وَاجِباً كَانَ أَوْ نَدْباً فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرَ بِدَفْنِهِ قِيلَ لِئَلَّا يَظْهَرَ النَّاسُ عَلَى فَسَادِ جَسَدِهِ وَ قُبْحِ مَنْظَرِهِ وَ تَغَيُّرِ رِيحِهِ وَ لَا يَتَأَذَّى بِهِ الْأَحْيَاءُ بِرِيحِهِ وَ بِمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنَ الْآفَةِ وَ

الْفَسَادِ وَلِيَكُونَ مَسْتُوراً عَنِ الْأَوْلِيَاءِ وَ الْأَعْدَاءِ فَلَا يَشْمُتَ عَدُوُّهُ وَلَا يَحْزَنَ صَدِيقُهُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرَ مَنْ يَغْسِلُهُ بِالْغُسْلِ قِيلَ لِعِلَّةِ الطَّهَارَةِ مِمَّا أَصَابَهُ مِنْ نَضْحِ الْمَيِّتِ لِأَنَّ الْمَيِّتَ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ الرُّوحُ بَقِيَ مِنْهُ أَكْثَرُ آفَتِهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ لَمْ يَجِبِ الْغُسْلُ عَلَى مَنْ مَسَّ شَيْئاً مِنَ الْأَمْوَاتِ غَيْرَ الْإِنْسَانِ كَالطَّيْرِ وَ الْبَهَائِمِ وَ السِّبَاعِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ قِيلَ لِأَنَّ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا مُلَبَّسَةٌ رِيشاً وَ صُوفاً وَ شَعَراً وَ وَبَراً هَذَا كُلُّهُ زَكِيٌّ طَاهِرٌ وَلَا يَمُوتُ وَ إِنَّمَا يُمَاسُّ مِنْهُ الشَّيْءُ الَّذِي هُوَ زَكِيٌّ مِنَ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَوَّزْتُمُ الصَّلَاةَ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ قِيلَ لِأَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَ لَا سُجُودٌ وَ إِنَّمَا هِيَ دُعَاءٌ وَ مَسْأَلَةٌ وَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ وَ تَسْأَلَهُ عَلَى أَيِّ حَالٍ كُنْتَ وَ إِنَّمَا يَجِبُ الْوُضُوءُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي فِيهَا الرُّكُوعُ وَ السُّجُودُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَوَّزْتُمُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَ بَعْدَ الْفَجْرِ قِيلَ لِأَنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِنَّمَا تَجِبُ فِي وَقْتِ الْحُضُورِ وَ الْعِلَّةِ وَ لَيْسَتْ هِيَ مُوَقَّتَةً كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَ إِنَّمَا هِيَ صَلَاةٌ تَجِبُ فِي وَقْتِ حُدُوثِ الْحَدَثِ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ فِيهِ اخْتِيَارٌ وَ إِنَّمَا هُوَ حَقٌّ يُؤَدَّى وَ جَائِزٌ أَنْ تُؤَدَّى الْحُقُوقُ فِي أَيِّ وَقْتٍ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْحَقُّ مُوَقَّتاً فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتْ لِلْكُسُوفِ صَلَاةٌ قِيلَ لِأَنَّهُ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُدْرَى لِرَحْمَةٍ ظَهَرَتْ أَمْ لِعَذَابٍ فَأَحَبَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَفْزَعَ أُمَّتُهُ إِلَى خَالِقِهَا وَ رَاحِمِهَا عِنْدَ ذَلِكَ لِيَصْرِفَ عَنْهُمْ شَرَّهَا وَ يَقِيَهُمْ مَكْرُوهَهَا كَمَا صَرَفَ عَنْ قَوْمِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ تَضَرَّعُوا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتْ عَشْرَ رَكَعَاتٍ قِيلَ لِأَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَزَلَ فَرْضُهَا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَوَّلًا فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَإِنَّمَا هِيَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ فَجُمِعَتْ تِلْكَ الرَّكَعَاتُ هَاهُنَا وَ إِنَّمَا جُعِلَ فِيهَا السُّجُودُ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ صَلَاةٌ فِيهَا رُكُوعٌ إِلَّا وَ فِيهَا سُجُودٌ وَ لِأَنْ يَخْتِمُوا أَيْضاً صَلَوَاتِهِمْ بِالسُّجُودِ وَ الْخُضُوعِ وَ إِنَّمَا جُعِلَتْ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ لِأَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ نَقَصَ سجود [سُجُودُهَا مِنْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ لَا يَكُونُ صَلَاةً لِأَنَّ أَقَلَّ الْفَرْضِ [مِنَ السُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ لَا يَكُونُ إِلَّا عَلَى أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ لَمْ يُجْعَلْ بَدَلُ الرُّكُوعِ سُجُوداً قِيلَ لِأَنَّ الصَّلَاةَ قَائِماً أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ قَاعِداً وَ لِأَنَّ الْقَائِمَ يَرَى الْكُسُوفَ وَ الِانْجِلَاءَ وَ السَّاجِدَ لَا يَرَى فَإِنْ قَالَ فَلِمَ غُيِّرَتْ عَنْ أَصْلِ الصَّلَاةِ الَّتِي افْتَرَضَهَا اللهُ قِيلَ لِأَنَّهُ صُلِّيَ لِعِلَّةِ تَغَيُّرِ أَمْرٍ مِنَ الْأُمُورِ وَ هُوَ الْكُسُوفُ فَلَمَّا تَغَيَّرَتِ الْعِلَّةُ تَغَيَّرَ الْمَعْلُولُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ يَوْمُ الْفِطْرِ الْعِيدَ قِيلَ لِأَنْ يَكُونَ لِلْمُسْلِمِينَ مَجْمَعاً يَجْتَمِعُونَ فِيهِ وَ يَبْرُزُونَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيَحْمَدُونَهُ عَلَى مَا مَنَّ عَلَيْهِمْ فَيَكُونُ يَوْمَ عِيدٍ وَ يَوْمَ اجْتِمَاعٍ وَ يَوْمَ فِطْرٍ وَ يَوْمَ زَكَاةٍ وَ يَوْمَ رَغْبَةٍ وَ يَوْمَ تَضَرُّعٍ وَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنَ السَّنَةِ يَحِلُّ فِيهِ الْأَكْلُ وَ الشُّرْبُ لِأَنَّ أَوَّلَ

شُهُورِ السَّنَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ شَهْرُ رَمَضَانَ فَأَحَبَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَجْمَعٌ يَحْمَدُونَهُ فِيهِ وَ يُقَدِّسُونَهُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ التَّكْبِيرُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْهُ فِي غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَاةِ قِيلَ لِأَنَّ التَّكْبِيرَ إِنَّمَا هُوَ تَكْبِيرٌ لِلَّهِ وَ تَمْجِيدٌ عَلَى مَا هَدَى وَ عَافَى كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلى ما هَداكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ فِيهَا اثْنَتَا عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً قِيلَ لِأَنَّهُ يَكُونُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اثْنَتَا عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً فَلِذَلِكَ جُعِلَ فِيهَا اثْنَتَا عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ فِي الْأُولَى وَ خَمْسٌ فِي الثَّانِيَةِ وَ لَمْ يُسَوَّ بَيْنَهُمَا قِيلَ لِأَنَّ السُّنَّةَ فِي صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ أَنْ يُسْتَفْتَحَ بِسَبْعِ تَكْبِيرَاتٍ فَلِذَلِكَ بُدِءَ هَاهُنَا بِسَبْعِ تَكْبِيرَاتٍ وَ جُعِلَ فِي الثَّانِيَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ لِأَنَّ التَّحْرِيمَ مِنَ التَّكْبِيرِ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ وَ لِيَكُونَ التَّكْبِيرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعاً وَتْراً وَتْراً فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرَ بِالصَّوْمِ قِيلَ لِكَيْ يَعْرِفُوا أَلَمَ الْجُوعِ وَ الْعَطَشِ فَلْيَسْتَدِلُّوا عَلَى فَقْرِ الْآخِرَةِ وَ لِيَكُونَ الصَّائِمُ خَاشِعاً ذَلِيلًا مُسْتَكِيناً مَأْجُوراً مُحْتَسِباً عَارِفاً صَابِراً عَلَى مَا أَصَابَهُ مِنَ الْجُوعِ وَ الْعَطَشِ فَيَسْتَوْجِبَ الثَّوَابَ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الِانْكِسَارِ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَ لِيَكُونَ ذَلِكَ وَاعِظاً لَهُمْ فِي الْعَاجِلِ وَ رَائِضاً لَهُمْ عَلَى أَدَاءِ مَا كَلَّفَهُمْ وَ دَلِيلًا لَهُمْ فِي الْآجِلِ وَ لِيَعْرِفُوا شِدَّةَ مَبْلَغِ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ الْفَقْرِ وَ الْمَسْكَنَةِ فِي الدُّنْيَا فَيُؤَدُّوا إِلَيْهِمْ مَا افْتَرَضَ اللهُ لَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ الصَّوْمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً دُونَ سَائِرِ الشُّهُورِ قِيلَ لِأَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ الْقُرْآنَ وَ فِيهِ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ شَهْرُ رَمَضانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدىً لِلنَّاسِ وَ بَيِّناتٍ مِنَ الْهُدى وَ الْفُرْقانِ وَ فِيهِ نُبِّئَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ فِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَ فِيها يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَ هُوَ رَأْسُ السَّنَةِ يُقَدَّرُ فِيهَا مَا يَكُونُ فِي السَّنَةِ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ أَوْ مَضَرَّةٍ أَوْ مَنْفَعَةٍ أَوْ رِزْقٍ أَوْ أَجَلٍ وَ لِذَلِكَ سُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَا أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَ لَا أَكْثَرَ قِيلَ لِأَنَّهُ قُوَّةُ الْعِبَادَةِ الَّذِي يَعُمُّ فِيهَا الْقَوِيَّ وَ الضَّعِيفَ وَ إِنَّمَا أَوْجَبَ اللهُ الْفَرَائِضَ عَلَى أَغْلَبِ الْأَشْيَاءِ وَ أَعَمِّ الْقُوَى ثُمَّ رَخَّصَ لِأَهْلِ الضَّعْفِ وَ رَغَّبَ أَهْلَ الْقُوَّةِ فِي الْفَضْلِ وَ لَوْ كَانُوا يَصْلُحُونَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ لَنَقَصَهُمْ وَ لَوِ احْتَاجُوا إِلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ لَزَادَهُمْ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَصُومُ وَ لَا تُصَلِّي قِيلَ لِأَنَّهَا فِي حَدِّ نَجَاسَةٍ فَأَحَبَّ اللهُ أَنْ لَا تَعْبُدَهُ إِلَّا طَاهِراً وَ لِأَنَّهُ لَا صَوْمَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ صَارَتْ تَقْضِي الصَّوْمَ وَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قِيلَ لِعِلَلٍ شَتَّى فَمِنْهَا أَنَّ

الصِّيَامَ لَا يَمْنَعُهَا مِنْ خِدْمَةِ نَفْسِهَا وَ خِدْمَةِ زَوْجِهَا وَ إِصْلَاحِ بَيْتِهَا وَ الْقِيَامِ بِأَمْرِهَا وَ الِاشْتِغَالِ بِمَرَمَّةِ مَعِيشَتِهَا وَ الصَّلَاةُ تَمْنَعُهَا مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ لِأَنَّ الصَّلَاةَ تَكُونُ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ مِرَاراً فَلَا تَقْوَى عَلَى ذَلِكَ وَ الصَّوْمُ لَيْسَ كَذَلِكَ وَ مِنْهَا أَنَّ الصَّلَاةَ فِيهَا عَنَاءٌ وَ تَعَبٌ وَ اشْتِغَالُ الْأَرْكَانِ وَ لَيْسَ فِي الصَّوْمِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَ إِنَّمَا هُوَ الْإِمْسَاكُ عَنِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ وَ لَيْسَ فِيهِ اشْتِغَالُ الْأَرْكَانِ وَ مِنْهَا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ وَقْتٍ يَجِيءُ إِلَّا تَجِبُ عَلَيْهَا فِيهِ صَلَاةٌ جَدِيدَةٌ فِي يَوْمِهَا وَ لَيْلَتِهَا وَ لَيْسَ الصَّوْمُ كَذَلِكَ لِأَنَّهُ لَيْسَ كُلَّمَا حَدَثَ يَوْمٌ وَجَبَ عَلَيْهَا الصَّوْمُ وَ كُلَّمَا حَدَثَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَجَبَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ أَوْ سَافَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ سَفَرِهِ أَوْ لَمْ يُفِقْ مِنْ مَرَضِهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانٍ آخَرُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْفِدَاءُ لِلْأَوَّلِ وَ سَقَطَ الْقَضَاءُ فَإِذَا أَفَاقَ بَيْنَهُمَا أَوْ أَقَامَ وَ لَمْ يَقْضِهِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَ الْفِدَاءُ قِيلَ لِأَنَّ ذَلِكَ الصَّوْمَ إِنَّمَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ فَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُفِقْ فَإِنَّهُ لَمَّا أَنْ مَرَّتْ عَلَيْهِ السَّنَةُ كُلُّهَا وَ قَدْ غَلَبَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَلَمْ يجعله [يَجْعَلْ لَهُ السَّبِيلَ إِلَى أَدَائِهِ سَقَطَ عَنْهُ وَ كَذَلِكَ كُلَّمَا غَلَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الْمُغْمَى عَلَيْهِ الَّذِي يُغْمَى عَلَيْهِ يَوْماً وَ لَيْلَةً فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ كَمَا قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام كُلَّمَا غَلَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدَ فَهُوَ أَعْذَرُ لَهُ لِأَنَّهُ دَخَلَ الشَّهْرَ وَ هُوَ مَرِيضٌ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الصَّوْمُ فِي شَهْرِهِ وَ لَا سَنَتِهِ لِلْمَرَضِ الَّذِي كَانَ فِيهِ وَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْفِدَاءُ لِأَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ صَوْمٌ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَدَاءَهُ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْفِدَاءُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَ فَصِيامُ شَهْرَيْنِ مُتَتابِعَيْنِ ... فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً وَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَأَقَامَ الصَّدَقَةَ مَقَامَ الصِّيَامِ إِذَا عَسُرَ عَلَيْهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ إِذْ ذَاكَ فَهُوَ الْآنَ فَيَسْتَطِيعُ قِيلَ لَهُ لِأَنَّهُ لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانٍ آخَرُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْفِدَاءُ لِلْمَاضِي لِأَنَّهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ صَوْمٌ فِي كَفَّارَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْهُ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْفِدَاءُ وَ إِذَا وَجَبَ الْفِدَاءُ سَقَطَ الصَّوْمُ وَ الصَّوْمُ سَاقِطٌ وَ الْفِدَاءُ لَازِمٌ فَإِنْ أَفَاقَ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَ لَمْ يَصُمْهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْفِدَاءُ لِتَضْيِيعِهِ وَ الصَّوْمُ لِاسْتِطَاعَتِهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَعَلَ الصَّوْمَ السُّنَّةَ قِيلَ لِيَكْمُلَ فِيهِ الصَّوْمُ الْفَرْضُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جَعَلَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْماً قِيلَ لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثالِها فَمَنْ صَامَ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْماً وَاحِداً فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ كَمَا قَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَمَنْ

وَجَدَ شَيْئاً غَيْرَ الدَّهْرِ فَلْيَصُمْهُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ أَوَّلَ خَمِيسٍ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَ آخِرَ خَمِيسٍ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَ أَرْبِعَاءَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ قِيلَ أَمَّا الْخَمِيسُ فَإِنَّهُ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام يُعْرَضُ فِي كُلِّ خَمِيسٍ أَعْمَالُ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلُ الْعَبْدِ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَ هُوَ صَائِمٌ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ آخِرَ لخميس [خَمِيسٍ قِيلَ لِأَنَّهُ إِذَا عُرِضَ عَلَيْهِ عَمَلُ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ وَ الْعَبْدُ صَائِمٌ كَانَ أَشْرَفَ وَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلُ يَوْمَيْنِ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ إِنَّمَا جَعَلَ الْأَرْبِعَاءَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ لِأَنَّ الصَّادِقَ عليه السلام أَخْبَرَ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ النَّارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ فِيهِ أَهْلَكَ الْقُرُونَ الْأُولَى وَ هُوَ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ فَأَحَبَّ أَنْ يَدْفَعَ الْعَبْدُ عَنْ نَفْسِهِ نَحْسَ ذَلِكَ الْيَوْمِ بِصَوْمِهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ وَجَبَ فِي الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ لَمْ يَجِدْ تَحْرِيرَ رَقَبَةٍ الصِّيَامُ دُونَ الْحَجِّ وَ الصَّلَاةِ وَ غَيْرِهِمَا قِيلَ لِأَنَّ الصَّلَاةَ وَ الْحَجَّ وَ سَائِرَ الْفَرَائِضِ مَانِعَةٌ لِلْإِنْسَانِ مِنَ التَّقَلُّبِ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ مَصْلَحَةِ مَعِيشَتِهِ مَعَ تِلْكَ الْعِلَلِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْحَائِضِ الَّتِي تَقْضِي الصِّيَامَ وَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ وَجَبَ عَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ دُونَ أَنْ يَجِبَ عَلَيْهِ شَهْرٌ وَاحِدٌ أَوْ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ قِيلَ لِأَنَّ الْفَرْضَ الَّذِي فَرَضَ اللهُ عَلَى الْخَلْقِ وَ هُوَ شَهْرٌ وَاحِدٌ فَضُوعِفَ فِي هَذَا الشَّهْرِ فِي كَفَّارَتِهِ تَوْكِيداً وَ تَغْلِيظاً عَلَيْهِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتْ مُتَتَابِعَيْنِ قِيلَ لِئَلَّا يَهُونَ عَلَيْهِ الْأَدَاءُ فَيَسْتَخِفَّ بِهِ لِأَنَّهُ إِذَا قَضَاهُ مُتَفَرِّقاً هَانَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرَ بِالْحَجِّ قِيلَ لِعِلَّةِ الْوِفَادَةِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ طَلَبِ الزِّيَادَةِ وَ الْخُرُوجِ مِنْ كُلِّ مَا اقْتَرَفَ الْعَبْدُ تَائِباً مِمَّا مَضَى مُسْتَأْنِفاً لِمَا يَسْتَقْبِلُ مَعَ مَا فِيهِ مِنْ إِخْرَاجِ الْأَمْوَالِ وَ تَعَبِ الْأَبْدَانِ وَ الِاشْتِغَالِ عَنِ الْأَهْلِ وَ الْوَلَدِ وَ حَظْرِ الْأَنْفُسِ عَنِ اللَّذَّاتِ شاخص [شَاخِصاً فِي الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ ثابت [ثَابِتاً ذَلِكَ عَلَيْهِ دائم [دَائِماً مَعَ الْخُضُوعِ وَ الِاسْتِكَانَةِ وَ التَّذَلُّلِ مَعَ مَا فِي ذَلِكَ لِجَمِيعِ الْخَلْقِ مِنَ الْمَنَافِعِ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَ غَرْبِهَا وَ مَنْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ مِمَّنْ يَحُجُّ وَ مِمَّنْ لَا يَحُجُّ مِنْ بَيْنِ تَاجِرٍ وَ جَالِبٍ وَ بَائِعٍ وَ مُشْتَرٍ وَ كَاسِبٍ وَ مِسْكِينٍ وَ مُكَارٍ وَ فَقِيرٍ وَ قَضَاءِ حَوَائِجِ أَهْلِ الْأَطْرَافِ فِي الْمَوَاضِعِ الْمُمْكِنِ لَهُمُ الِاجْتِمَاعُ فِيهَا مَعَ مَا فِيهِ مِنَ التَّفَقُّهِ وَ نَقْلِ أَخْبَارِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام إِلَى كُلِّ صُقْعٍ وَ نَاحِيَةٍ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى فَلَوْ لا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ وَ لِيَشْهَدُوا مَنافِعَ لَهُمْ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِحَجَّةٍ وَاحِدَةٍ لَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قِيلَ لَهُ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى وَضَعَ الْفَرَائِضَ عَلَى أَدْنَى الْقَوْمِ مَرَّةً كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ يَعْنِي شَاةً لِيَسَعَ لَهُ الْقَوِيُّ وَ الضَّعِيفُ وَ كَذَلِكَ سَائِرُ الْفَرَائِضِ إِنَّمَا وُضِعَتْ عَلَى أَدْنَى

الْقَوْمِ قُوَّةً فَكَانَ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ الْحَجُّ الْمَفْرُوضُ وَاحِداً ثُمَّ رَغَّبَ بَعْدُ أَهْلَ الْقُوَّةِ بِقَدْرِ طَاقَتِهِمْ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِ قِيلَ ذلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ لِأَنْ يَسْلَمَ النَّاسُ مِنْ إِحْرَامِهِمْ وَ لَا يَطُولَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ فَتَدَاخَلَ عَلَيْهِمُ الْفَسَادُ وَ لِأَنْ يَكُونَ الْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَيْنِ جَمِيعاً فَلَا تُعَطَّلَ الْعُمْرَةُ وَ لَا تَبْطُلَ وَ لِأَنْ يَكُونَ الْحَجُّ مُفْرَداً مِنَ الْعُمْرَةِ وَ يَكُونَ بَيْنَهُمَا فَصْلٌ وَ تَمْيِيزٌ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ لَوْ لَا أَنَّهُ ﷺ كَانَ سَاقَ الْهَدْيَ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يُحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ لَفَعَلَ كَمَا أَمَرَ النَّاسَ وَ لِذَلِكَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا أَمَرْتُكُمْ وَ لَكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَ لَيْسَ لِسَائِقِ الْهَدْيِ أَنْ يُحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ نَخْرُجُ حُجَّاجاً وَ رُءُوسُنَا تَقْطُرُ مِنْ مَاءِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ إِنَّكَ لَنْ تُؤْمِنَ بِهَذَا أَبَداً فَإِنْ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ وَقْتُهَا عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ قِيلَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى أَحَبَّ أَنْ يُعْبَدَ بِهَذِهِ الْعِبَادَةِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَ كَانَ أَوَّلَ مَا حَجَّتْ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ طَافَتْ بِهِ فِي هَذَا الْوَقْتِ فَجَعَلَهُ سُنَّةً وَ وَقْتاً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَأَمَّا النَّبِيُّونَ آدَمُ وَ نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَ غَيْرُهُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّمَا حَجُّوا فِي هَذَا الْوَقْتِ فَجُعِلَتْ سُنَّةً فِي أَوْلَادِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْإِحْرَامِ قِيلَ لِأَنْ يَخْشَعُوا قَبْلَ دُخُولِ حَرَمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمْنِهِ وَ لِئَلَّا يَلْهُوا وَ يَشْتَغِلُوا بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ زِينَتِهَا وَ لَذَّاتِهَا وَ يكون [يَكُونُوا جَادِّينَ فِيمَا هُمْ فِيهِ قَاصِدِينَ نَحْوَهُ مُقْبِلِينَ عَلَيْهِ بِكُلِّيَّتِهِمْ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ التَّعْظِيمِ لِلَّهِ تَعَالَى وَ لِبَيْتِهِ وَ التَّذَلُّلِ لِأَنْفُسِهِمْ عِنْدَ قَصْدِهِمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَ وِفَادَتِهِمْ إِلَيْهِ رَاجِينَ ثَوَابَهُ رَاهِبِينَ مِنْ عِقَابِهِ مَاضِينَ نَحْوَهُ مُقْبِلِينَ إِلَيْهِ بِالذُّلِّ وَ الِاسْتِكَانَةِ وَ الْخُضُوعِ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ.

ترجمہ:

ا۔ہم سے عبدالواحد بن محمد بن عبدوس نیشاپوری عطار نے ماہ شعبان ۳۵۲ھ کو نیشاپور میں بیان کیا، انہوں نے ابو الحسن علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے سنا، انہوں نے ابو محمد فضل بن شاذان نیشاپوری سے سنا۔

اور یہی حدیث ہم نے حاکم ابو محمد جعفر بن نعیم بن شاذان سے سنی، انہوں نے اپنے چچا ابی عبداللہ محمد بن شاذان سے سنی، انہوں نے یہی حدیث فضل بن شاذان سے سنی۔ انہوں نے کہا۔ اگر کوئی سائل یہ سوال کرے۔

سوال ا:۔ کیا حکیم اپنے بندے کو کسی ایسے فعل کے بجالانے کا حکم دے سکتا ہے جس میں کوئی علت اور جس کا کوئی

مفہوم نہ ہو؟

جواب ۱:۔اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ حکیم ہے اور وہ خوامخواہ کے افعال کا حکم نہیں دیتا اور وہ جاہل بھی نہیں ہے۔

سوال ۲:۔پھر یہ بتائیں کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو شریعت کی تکلیف کیوں دی؟

جواب ۲:۔اس کے بہت سے علل واسباب ہیں۔

سوال ۳:۔تو کیا وہ علل واسباب معروف اور موجود بھی ہیں یا غیر معروف اور غیر موجود ہیں؟

جواب ۳:۔وہ علل واسباب معروف اور موجود ہیں۔

سوال ۴:۔تو کیا آپؑ ان علل واسباب کو جانتے ہیں یا ان سے ناواقف ہیں؟

جواب ۴:۔کچھ علل واسباب کو ہم جانتے ہیں اور کچھ علل واسباب سے ہم بے خبر ہیں۔

سوال ۵:۔سب سے پہلا فریضہ کون سا ہے؟

جواب ۵:۔خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کی حجت اور جو کچھ خدا کی طرف سے نازل ہوا۔اس کا اقرار اولین ایمانی فریضہ ہے۔

سوال ۶:۔مخلوق کو خدا اور رسولؐ اور حجت اور جو کچھ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے،اس کے اقرار کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟

جواب ۶:۔اس کی بہت سی وجوہات ہیں کیونکہ جو شخص اللہ پر ایمان نہ رکھے گا تو وہ خدا کی نافرمانی کرنے اور گناہاں کبیرہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرے گا اور وہ اپنی ہر خواہش کو جائز اور ناجائز طریقے سے حاصل کرنے کو اپنا حق تصور کرے گا۔اور جب ایسا ہونے لگے تو پورا معاشرہ تہس نہس ہو جائے گا اور لوگ ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا کریں گے اور لوگ ایک دوسرے کے مال اور عورتوں پر قبضہ کریں گے اور ایک دوسرے کا خون بہائیں گے اور اس سے مخلوق خدا کا جینا دوبھر ہو جائے گا اور اس صورت میں نہ تو نسل محفوظ رہے گی اور نہ ہی زراعت ہو سکے گی۔

اور اقرار خدا کی دوسری وجہ یہ ہے کہ خدا حکیم ہے اور حکیم ہوتا ہی وہی ہے جو بگاڑ کو روکے اور بھلائی کا حکم دے اور ظلم وستم سے منع کرے اور ہر طرح کی برائی کو ممنوع قرار دے اور نیکیوں پر عمل اور برائیوں سے بچاؤ جبھی ممکن ہے جب خدا کا اقرار کیا جائے اور حکم دینے والے اور روکنے والے کی پہچان حاصل ہو۔

اسی لئے اگر لوگوں کو اقرار خدا کے بغیر رہنے دیا جائے تو نہ تو کوئی بھلائی پنپ سکے گی اور نہ ہی کوئی کسی برائی سے باز آئے گا۔کیونکہ جب آمر وناہی کا وجود ہی نہ ہو یا اگر وجود ہو اور اس کا دل سے اقرار نہ ہو تو اس وقت تک معاشرہ فساد کی لپیٹ

میں رہے گا۔

یہ خدا کے اقرار کا کرشمہ ہے کہ لوگ تنہائی کے لمحات میں بھی برائی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ الغرض معاشرے کی اصلاح وفلاح کے لئے ضروری ہے کہ انسان ایک علیم وخبیر ہستی کا اقرار کرے جو اس کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہو جو اچھائی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور اس پر کائنات کا کوئی فعل مخفی نہ ہو اور جب تک ایسے علیم وخبیر پر ایمان نہ ہو تو اس وقت تک معاشرے میں امن وسکون کا قائم ہونا محال ہے۔

سوال ۷:۔ انسان کے لئے انبیاء ورسل کی معرفت اور ان کا اقرار اور انہیں واجب الاطاعت سمجھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب ۷:۔ انسان بذات خود اس لائق نہیں ہے کہ اپنے فائدے اور نقصان کا صحیح تعین کر سکے۔ اسی لئے انسان خدا کی رہنمائی کا محتاج ہے اور خدا اپنے کمال کی وجہ سے انسان کے حواس خمسہ سے بلند و بالا ہے اور انسان کی بذات خود اس تک رسائی ناممکن ہے۔ اسی لئے ایک ایسے معصوم پیغمبر کا ہونا ضروری ہے جو خدا کے اوامر ونواہی کو انسانوں تک پہنچائے تاکہ اس ذریعے سے انسان ابدی نجات حاصل کر سکیں اور ہمیشہ کی ذلت ورسوائی سے محفوظ رہ سکیں۔

الغرض انبیاء ورسل کا بھیجنا حکیم مطلق کی حکمت کا تقاضا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو انسانیت کا مستقبل تاریک ہو جاتا۔

سوال ۸:۔ اولی الامر کی ضرورت کیا ہے اور خدا نے اس کی اطاعت کا حکم کیوں دیا؟

جواب ۸:۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں اور ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ خدا نے اپنے انبیاء کی وساطت سے انسان کے لئے حدود مقرر کر دیئے اور انسانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ خدا کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کریں کیونکہ حدود سے تجاوز کرنے کی صورت میں معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا۔

لوگوں سے احکام وفرامین کی پیروی تبھی ممکن ہے جب کسی کو ان کا سربراہ بنایا جائے تاکہ وہ انہیں غلط کاموں سے منع کرے۔ اگر انسانوں کا کوئی سربراہ نہ ہو تو کوئی بھی شخص رضا کارانہ طور پر اپنی منفعت کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ خواہ اس کے لئے دوسرے کا کتنا بڑا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر ایک نگران مقرر کیا جو انہیں فساد سے روکتا ہے اور احکام وحدود کو جاری کرتا ہے۔

اولی الامر کے تقرر میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اور کوئی قبیلہ اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتا جب تک اس قوم کا کوئی نہ کوئی سربراہ نہ ہو۔ امور دین اور امور دنیا کے لئے کسی نہ کسی سربراہ کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

اسی لئے حکیم خدا نے اپنی حکمت کے تحت اولی الامر مقرر کئے تاکہ وہ لوگوں کی جمعیت کو قائم رکھے اور ظالم کے شر سے مظلوم کو تحفظ فراہم کرے اور ان کے دشمنوں سے جہاد کرے اور ان میں ان کے عطیات تقسیم کرے۔

علاوہ ازیں اگر ملت کا نگران امین نہ ہوتا تو ملت کا وجود ختم ہو جاتا اور احکام وسنن تبدیل ہو جاتے اور بدعت پسند افراد اس میں اضافے کر دیتے اور ملحد لوگ اس میں کمی کر دیتے اور مسلمانوں کے لئے شبہات پیدا کرتے۔

انسان فطری طور پر ناقص ہیں اور وہ کامل نہیں ہیں پھر ان کی خواہشات جدا جدا ہیں۔ اگر ان پر ایسا حاکم اور نگران متعین نہ کیا جائے جو شریعت رسولؐ کا محافظ ہو تو پورا اسلامی معاشرہ ختم ہو جائے اور شریعت کے احکام وفرائض بدل جائیں اور اس کی وجہ سے تمام مخلوق کا شیرازہ بکھر جائے۔

سوال ۹:۔ ایک وقت میں دو یا دو سے زیادہ امام کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب ۹:۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔ اور ایک وجہ یہ ہے کہ فرد واحد کا فعل اور انتظام ایک ہی ہوتا ہے جب کہ دو افراد کے فعل اور انتظام میں فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ دو افراد ہمت وارادہ میں مختلف ہوتے ہیں۔

اور جب ایک ہی وقت میں امام دو ہوں اور ان کی ہمت وارادہ اور انتظام میں فرق ہو اور دونوں ہی واجب الاطاعت ہوں اور اطاعت کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہ ہو تو اس سے مخلوق خدا میں فتنہ وفساد اور تنازعات جنم لیں گے اور رعایا میں سے ہر شخص جب ایک کی اطاعت کرے گا تو وہ دوسرے کا نافرمان شمار کیا جائے گا۔ اور یوں پوری مخلوق ایک نہ ایک امام کی نافرمان متصور ہوگی اور اس کی تمام تر ذمہ داری خدائے حکیم پر ہوگا جس نے بیک وقت دو افراد کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

علاوہ ازیں اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ایک ہی وقت میں دو امام ہو سکتے ہیں تو پھر ہر ایک کا حکم جدا جدا ہوگا۔ اس کا منطقی نتیجہ یہی برآمد ہوگا کہ تمام حقوق واحکام وحدود باطل ہو جائیں گے۔

علاوہ ازیں اگر بیک وقت دو حجت خدا زمین پر ہوں تو ان میں سے امر ونہی اور فرمان جاری کرنے کے لحاظ سے کسی کو کسی پر برتری نہ ہوگی اور اگر ایسی صورت حال بن جائے تو ان دونوں پر واجب ہوگا کہ بیک وقت کلام کی ابتدا کریں اور کسی کو دوسرے پر سبقت کا حق حاصل نہ ہوگا کیونکہ دونوں یکساں منصب کے حامل ہوں گے۔ اس صورت میں اگر ایک کے لئے خاموشی جائز ہو تو دوسرے کو بھی لامحالہ خاموشی اختیار کرنی پڑے گی اور جب دونوں ہی خاموشی اختیار کر لیں گے تو تمام حقوق اور احکام اور حدود باطل ہو جائیں گے اور یوں لوگوں کے لئے امام کا وجود اور عدم وجود برابر ہو جائے گا۔

سوال ۱۰:۔ امام کے لئے اولادِ رسول ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب ۱۰:۔ اس کی چند وجوہات ہیں اور ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ واجب الاطاعت امام کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی علامت ضرور ہونی چاہئے جس کے ذریعے سے وہ اپنی رعایا سے ممتاز ہو اور وہ علامت قرابت اور ظاہری وصیت ہی ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں اگر نسل رسولؐ کے علاوہ امامت دوسرے خاندان کے لئے مان لی جائے تو اس سے غیر رسول کا رسولؐ سے افضل ہونا لازم آئے گا۔ کیونکہ جب اولاد رسولؐ ابوجہل اور ابن ابی معیط جیسے دشمنانِ رسول کی نسل کی رعیت بن جائے تو دشمنان خدا کی نسل آقا اور رسولؐ کی نسل محکوم قرار پائے گی اور یہ عدل الٰہی کے خلاف ہے کیونکہ رسولؐ اتباع کے قابل تھے۔ اسی طرح نسل رسولؐ بھی اس فضیلت کا زیادہ استحقاق رکھتی ہے۔

نسل رسولؐ میں امامت کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ تمام مسلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی اطاعت کو اپنے لئے باعثِ اعزاز خیال کرتے ہیں۔

اگر رسول خداؐ کے بعد اولاد رسولؐ ان کی امام ہو تو لوگوں کے لئے ان کی اطاعت کا قلادہ آسان ہوگا اور عظمتِ رسولؐ کے پیش نظر ہر شخص خوش ہو کر ان کی نسل کی امامت کو مان لے گا۔

اگر صورت حال اس کے برعکس ہو تو لوگ سوچیں گے کہ آخر اس خاندان کو ہم پر حکومت کا حق کس نے دیا ہے۔ اور اس امام کی بجائے میں اور میرا خاندان ہی منصب امامت پر کیوں نہ فائز ہو اور لوگ ذہنی طور پر دوسرے خاندان کی اطاعت کو قبول نہیں کریں گے اور یوں اسلامی اجتماع میں جنگ وجدال کا سلسلہ قائم ہو جائے گا اور امن غارت ہو جائے گا۔ اسی لئے سلامتی اسی میں ہے کہ نسل رسولؐ کو ہی امام تسلیم کیا جائے۔

سوال ۱۱:۔ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا آخر کیوں ضروری ہے؟

جواب ۱۱:۔ اس کے کئی اسباب ہیں۔ اگر خدا کی وحدانیت کا اقرار ضروری نہیں ہوتا تو لوگوں کے لئے دو یا دو سے زیادہ تدبیر کنندگان کا وہم کرنا درست ہوتا اور اگر دو یا دو سے زیادہ مدبر کا عقیدہ صحیح ہوتا تو لوگوں کو پتہ ہی نہ چلتا کہ ان کا اپنا خالق و مالک کون ہے اور ہر انسان ہمیشہ اس شک میں مبتلا رہتا کہ آیا وہ جس کی عبادت کر رہا ہے وہی اس کا خالق ہے یا کوئی دوسرا ہے اور اسی وجہ سے کسی امر ونہی کی اہمیت ہی باقی نہ رہتی۔

علاوہ ازیں اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مدبر دو ہیں اور وہ دونوں یکساں طور پر اطاعت وعبادت کے لائق ہیں اور اس صورت میں اگر دوسرا مدبر یہ کہے کہ اللہ کی اطاعت نہ کی جائے تو اس صورت میں اسے اس کا اختیار ہوگا اور پھر اطاعت خدا نہ کرنے کی صورت میں یہ قباحت لازم آئے گی کہ خدا اور اس کی تمام کتابوں اور انبیاء کا انکار کرنا پڑے گا اور ہر باطل کو حق اور ہر حق کو باطل اور ہر حلال کو حرام اور ہر حرام کو حلال ماننا پڑے گا اور اس سے انسان ہر طرح کی معصیت میں داخل ہو جائے گا اور ہر قسم کی اطاعت سے خارج ہو جائے گا۔

اگر ایک سے زیادہ خدا ماننا صحیح مان لیا جائے تو پھر شیطان بھی دعویٰ کر سکے گا کہ دوسرا معبود میں ہوں اور پھر وہ خدا کے تمام احکامات کی مخالفت میں اپنے احکام صادر کرے گا اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اور یوں بدترین کفر اور شدید

ترین نفاق کا دور دورہ ہوگا۔(اسی لئے ان تمام قباحتوں سے بچنے کے لئے یہی صورت ہے کہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے۔)

سوال ۱۲:۔انسانوں کے لئے اس بات کا اقرار کیوں ضروری ہے کہ اللہ کی کوئی مثال نہیں ہے؟

جواب ۱۲:۔اس کی چندوجوہات ہیں۔

1۔جب لوگ خدا کی عبادت کریں تو وہ ہر طرح کے شک اور وسوسے سے پاک ہوکر کریں اور وہ اپنے رب، صانع اور مالک کے متعلق کسی طرح کے شک میں مبتلا نہ ہوں۔

2۔اگر خدا کے بے مثل و بے مثال ہونے کے عقیدے کا اقرار لازمی نہ ہوتا تو لوگ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوتے کہ ان کے بزرگوں نے جو بت تراشے تھے یا وہ جس طرح سے سورج اور چاند کو معبود سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے وہ صحیح اور مطابق واقعہ ہو اور دوسرے معبود کے جاری کردہ اوامر ونواہی بھی قابل اتباع ہوں۔

3۔اگر خدا کے بے مثل و بے مثال ہونے کے عقیدے کا اقرار ضروری نہ ہو تو لوگ خدا کا قیاس اپنے اوپر کرنے میں حق بجانب ہوں گے اور وہ یہ خیال کرنے لگیں گے کہ جس طرح سے ان پر عاجزی اور جہالت طاری ہوتی ہے اسی طرح سے خدا پر بھی عاجزی اور جہالت طاری ہوسکتی ہے اور جس طرح سے گردش دوراں کی وجہ سے ان کے اجسام میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔یہی تبدیلی خدا میں بھی واقع ہوتی ہے اور جس طرح سے ان پر فنا ہے اسی طرح سے خدا پر بھی فنا ہے اور جس طرح سے وہ جھوٹ بولتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں اسی طرح سے خدا بھی جھوٹ بولتا ہے اور ظلم کرتا ہے۔

جب یہ تمام احتمال مان لئے جائیں تو پھر خدا پر ایمان رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہو جائے گا۔

سوال ۱۳:۔اللہ نے بندوں کو چند امور بجالانے کا حکم کیوں دیا اور چند امور سے منع کیوں کیا؟

جواب ۱۳:۔انسانیت کی بقا اور فلاح وصلاح امر ونہی میں مضمر ہے۔انسان کی فلاح اسی میں ہے کہ اسے فساد اور غصب سے روکا جائے۔

سوال ۱۴:۔انسانوں پر عبادت کو کیوں فرض کیا گیا؟

جواب ۱۴:۔عبادت اس لئے واجب کی گئی کہ لوگ خدا کی یاد کو بھول نہ جائیں اور اس کے ادب کے تارک نہ بنیں اور اس کے امر ونہی سے غفلت نہ برتیں کیونکہ خدا کے اوامر ونواہی میں ان کی بقا مضمر ہے۔اگر انسانوں پر عبادت واجب نہ ہوتی تو وہ خدا کو بھلا دیتے اور ان کے دل پتھر بن جاتے۔

سوال ۱۵:۔نماز کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۱۵:۔نماز اقرار عبودیت ہے۔نماز کے ذریعے سے انسان عملی طور پر معبودان باطل کی نفی کرتا ہے اور نماز خدا

وندعالم کے حضور خشوع وخضوع کے ساتھ حاضر ہونے کا نام ہے۔

نماز کے ذریعے سے انسان اپنے پروردگار سے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور مستقبل کے لئے توفیق الٰہی کا طلب گار رہتا ہے اور تکبر سے بچنے کے لئے انسان روزانہ پانچ بار اپنی پیشانی کو زمین پر رگڑتا ہے۔ نماز خدا کی یاد ہے اور نمازی خدا سے غافل نہیں ہوتا۔ نماز پڑھنے والا صاحب خشوع ہوتا ہے اور ہمیشہ خدا سے اپنی حاجات کا سوال کرتا ہے اور اپنی دین و دنیا کی کامیابی کے لئے خدا سے ملتمس دعا رہتا ہے۔

نمازی ہر طرح کے بگاڑ سے متنفر رہتا ہے۔ اور نماز شب و روز میں اس لئے واجب کی گئی ہے کہ انسان اپنے مدبر اور خالق کو بھولنے نہ پائے اور سرکشی وطغیانی پر اترنے نہ پائے۔ اور نماز انسان کو ہر وقت خالق کی اطاعت کی یاد دلاتی رہتی ہے اور نماز میں خدا کے حضور قیام کرنا انسان کو تمام نافرمانیوں سے بچاتا ہے اور ہر طرح کے بگاڑ سے اسے روکتا ہے۔

سوال۱۶:۔ نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۱۶:۔ وضو کا مقصد یہ ہے کہ جب انسان خدا کا اطاعت گزار بندہ بن کر اس کے حضور کھڑا ہو تو وہ تمام نجاستوں اور ہر طرح کی میل کچیل سے پاک صاف ہو۔

علاوہ ازیں وضو کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان ہر قسم کی سستی اور اونگھ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور خدا کے حضور پاک و پاکیزہ دل لے کر حاضر ہوتا ہے۔

سوال ۱۷: وضو میں صرف چہرہ، ہاتھ، سر اور پاؤں ہی کیوں شامل ہیں؟

جواب ۱۷:۔ نماز میں یہی اعضاء ہی زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ انسان چہرے کے ساتھ سجدہ کرتا ہے اور خضوع کا اظہار کرتا ہے اور ہاتھوں سے سوال کرتا ہے اور انہیں دعا کے لئے بلند کرتا ہے اور رکوع وسجدہ میں اپنے سر کو کام میں لاتا ہے اور اپنے قدموں کے ذریعے سے اٹھتا اور بیٹھتا ہے۔

سوال ۱۸:۔ وضو میں منہ اور ہاتھوں کا دھونا اور سر اور پاؤں کا مسح کیوں واجب کیا گیا ہے اور اس کی بجائے ان چاروں اعضاء کے دھونے یا چاروں اعضاء کے مسح کا حکم کیوں نہیں دیا گیا؟

جواب ۱۸:۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

1۔ نماز کا عظیم ترین حصہ رکوع اور سجدہ پر مشتمل ہے اور رکوع اور سجدہ کا تعلق سر اور پاؤں کی بجائے چہرے اور ہاتھوں کے ساتھ ہے۔

2۔ سر اور پاؤں کا ہر وقت دھونا انسان کے لئے دشوار ہے۔ اور موسم سرما اور سفر اور بیماری کی حالتوں میں یہ دشواری دو چند ہو جاتی ہے۔ جب کہ چہرے اور ہاتھوں کا دھونا سر اور پاؤں کی بہ نسبت زیادہ آسان ہے۔ اور فرائض میں ہمیشہ کمزور

ترین افراد کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور طاقتور اور کمزور افراد اس حکم میں برابر ہوتے ہیں۔

3۔ چہرہ اور ہاتھ ہر وقت ظاہر ہوتے ہیں جب کہ سر اور پاؤں عام طور پر ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ سر عام طور پر عمامہ میں پوشیدہ رہتا ہے اور پاؤں موزوں اور جوتوں میں پوشیدہ رہتے ہیں۔

سوال ۱۹:۔ مقام پیشاب و پاخانہ سے خارج ہونے والی اشیاء پر وضو واجب کیا گیا اور نیند کی وجہ سے بھی وضو واجب ہوجاتا ہے جب کہ دوسری چیزوں کی وجہ سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب ۱۹:۔ مذکورہ دونوں مقام ہی نجاست کے راستے ہیں اور انسان کو جو بھی نجاست لگتی ہے انہی دو راستوں سے ہی برآمد ہوتی ہے۔ اسی لئے ان راستوں سے برآمد ہونے والی نجاسات کو پاک کرنے کے لئے وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ اور نیند اس لئے ناقصِ وضو ہے کیونکہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کے تمام اعضاء ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور ریح خارج ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اسی لئے نیند کے بعد وضو کی ضرورت پڑتی ہے۔

سوال ۲۰:۔ پیشاب و پاخانہ کے بعد غسل کا حکم کیوں نہیں دیا گیا؟

جواب ۲۰:۔ پیشاب و پاخانہ کی انسان کو دن میں کئی بار ضرورت محسوس ہوتی ہے اور اگر پیشاب و پاخانہ کی وجہ سے غسل واجب ہوتا تو لوگوں کے دن کا زیادہ حصہ غسل کرنے میں گزر جاتا اور یہ امر انسان کے لئے انتہائی دشوار ہوتا۔ جب کہ خدا کا قانون ہے

''اللہ کسی بھی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا''۔ (البقرہ۔۲۸۶)

اور پیشاب و پاخانہ کے برعکس جنابت کبھی کبھی طاری ہوتی ہے اور اس کا تعلق انسان کی خواہش اور ارادہ سے ہوتا ہے جس میں انسان اپنی مرضی اور اختیار سے تغیر و تبدل کرسکتا ہے۔

سوال ۲۱:۔ جنابت کی وجہ سے تو غسل واجب کیا گیا لیکن پاخانہ کی وجہ سے غسل واجب نہیں کیا گیا۔ جب کہ پاخانہ جنابت سے زیادہ نجس اور زیادہ ناپاک ہے؟

جواب ۲۱:۔ جنابت پر غسل کا حکم اس لئے دیا گیا کہ مادہ منویہ انسان کے پورے وجود سے گردش کر کے نکلتا ہے۔ جب کہ پاخانہ انسانی غذا کی بدلی ہوئی صورت ہے جو کہ ایک راستہ سے داخل ہوئی اور دوسرے راستے سے نکل گئی۔

سوال ۲۲:۔ اذان کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۲۲:۔ اس کے بہت سے اسباب ہیں۔

اذان بھولے ہوئے شخص کی یاد دہانی اور غافل کے لئے تنبیہ اور جسے وقت کا علم نہ ہو اس کے لئے وقت کی پہچان ہے۔ اذان عبادت خدا کی دعوت ہے۔ اسی لئے اذان میں توحید کا اقرار اور ایمان کا اظہار کیا جاتا ہے۔

اذان صرف نماز کی دعوت ہی نہیں بلکہ اعلان اسلام بھی ہے اور بھولے ہوئے شخص کے لئے یاد دہانی ہے اور اذان دینے والے کو مؤذن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ نماز کی اذان یعنی اعلان کرتا ہے۔

سوال ۲۳:۔اذان کی ابتدا ''اشھد ان لا الہ الا اللہ'' کی بجائے ''اللہ اکبر'' سے کیوں کی جاتی ہے؟

جواب ۲۳:۔اس میں یہ فلسفہ کارفرما ہے کہ اذان کی ابتدا خدا کے ذکر اور اس کے نام سے ہو۔اور ''اللہ اکبر'' میں ''اللہ'' کا نام ابتدا میں آتا ہے جب کہ ''اشھد ان لا الہ الا اللہ'' میں ''اللہ'' کا نام آخر میں آتا ہے۔اسی لئے اذان کی ابتدا اس جملے سے کی گئی جس کی ابتدا خدا کے نام سے ہوتی ہے۔

اور اس کے برعکس اذان کی ابتدا اس جملے سے نہیں کی گئی جس کے آخر میں لفظ ''اللہ'' آتا ہے۔

سوال ۲۴:۔اذان کے جملوں کو دو دو بار کیوں دہرایا جاتا ہے؟

جواب ۲۴:۔تاکہ سننے والوں کے کانوں تک وہ الفاظ پہنچ سکیں۔اگر کوئی اذان کے پہلے جملے سے بے توجہی بھی کرے تو کم از کم دوسرے جملے پر توجہ دے سکے اور نماز بھی دو دو رکعت ہوتی ہے اسی لئے اذان کے جملے بھی دو دو بار کہے جاتے ہیں۔

سوال ۲۵:۔اذان کی ابتدا میں ''اللہ اکبر'' کو چار مرتبہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب ۲۵:۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اذان دی جاتی ہے تو اس وقت سننے والے غفلت میں ہوتے ہیں اور اذان سے پہلے کوئی کلام بھی نہیں ہوتا جو سننے والوں کو متنبہ کر سکے۔اسی لئے الفاظ آذان کے سننے کی ترغیب کے لئے ''اللہ اکبر'' کو چار مرتبہ کہا جاتا ہے۔

سوال ۲۶:۔اذان میں اللہ اکبر کے بعد توحید و رسالت کی گواہی کا تذکرہ کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب ۲۶:۔ایمان کا آغاز خدا کی توحید اور اس کی وحدانیت کے اقرار سے ہوتا ہے اور توحید خداوندی کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار انتہائی ضروری ہے۔اور خدا اور رسول کی اطاعت اور معرفت ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔

اور ایمان کی بنیاد شہادتین پر ہے۔اذان میں دو گواہیاں ایسے ہی ہیں جیسے کہ دوسرے حقوق میں دو گواہیاں کافی ہوتی ہیں اور جب کوئی شخص خدا کی توحید اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتا ہے تو وہ دراصل تمام ایمانی تقاضوں کا اقرار کرتا ہے۔کیونکہ اللہ اور رسول کا اقرار ہی ایمان کی بنیاد ہے۔

سوال ۲۷:۔خدا کی توحید اور رسول کریمؐ کی رسالت کی گواہی کے بعد ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ'' کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب ۲۷:۔اذان دراصل نماز کا بلاوا ہے اور نماز کی دعوت سے پہلے تکبیر اور شہادتین کا ذکر کیا جاتا ہے اور دعوت

نماز کے بعد بھی چار فصول ہیں۔ نماز کی دعوت کو مزید مؤثر بنانے کے لئے "حی علی الفلاح" اور "حی علی خیر العمل" کہا جاتا ہے۔ پھر دو بار تکبیر اور دو بار تہلیل کی جاتی ہے۔

اور "حی علی الصلوۃ" کا جملہ اذان کے وسط میں واقع ہے۔ اس سے قبل آٹھ فصول اذان ہیں اور اس کے بعد بھی آٹھ فصول اذان ہیں۔

اس سے پہلے چار مرتبہ "الله اکبر" اور دو مرتبہ "اشهد ان لا اله الا الله" اور دو مرتبہ "اشهد ان محمدا رسول الله" ہے اور یہ سب ملا کر آٹھ فصول بنتے ہیں۔

اسی طرح اس کے بعد دو مرتبہ "حی علی الفلاح" دو مرتبہ "حی علی خیر العمل" دو مرتبہ "الله اکبر" اور دو مرتبہ "لا اله الا الله" ہے۔ اور یہ بھی سب ملا کر آٹھ فصول بنتے ہیں۔

اور مؤذن جس طرح سے اپنی اذان کی ابتدا اللہ کے ذکر سے کرتا ہے اسی طرح سے اذان کی انتہا بھی اللہ کے ذکر پر کرتا ہے۔

سوال ۲۸: ۔اذان کا اختتام "الحمد لله" یا "سبحان الله" پر بھی ہوسکتا تھا اور ان الفاظ میں بھی آخری لفظ "الله" ہے۔ مگر اختتام "لا اله الا الله" پر کیوں کیا گیا؟

جواب ۲۸: ۔اصل بات یہ ہے کہ "لا اله الا الله" میں جہاں توحید کا اقرار ہے وہاں غیر اللہ کی نفی بھی ہے اور یہ جملہ ایمان کا اولین جملہ ہے اور تمام انبیاء کی تبلیغ کا مرکزی نکتہ یہی ہے اور "لا اله الا الله" "سبحان الله" اور "الحمد لله" سے افضل واشرف ہے۔

سوال ۲۹: ۔نماز کی ابتدا اور رکوع وسجود، قیام وقعود میں اللہ اکبر کہنا کیوں ضروری ہے؟

جواب ۲۹: ۔اس میں وہی اسباب کارفرما ہیں جن کا ذکر ہم اذان میں کر چکے ہیں۔

سوال ۳۰: ۔رکعت اول میں قرأت سے پہلے دعا پڑھی جاتی ہے اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت کیوں پڑھی جاتی ہے؟

جواب ۳۰: ۔خدا یہ چاہتا ہے کہ قیام کی ابتدا تحمید وتقدیس ورغبت وخوف سے ہو اور اس کا اختتام بھی اس پر ہو اور دوسری رکعت میں رکوع سے قبل قنوت پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ قیام لمبا ہو جائے اور جماعت میں زیادہ سے زیادہ افراد شامل ہو جائیں۔

سوال ۳۱: ۔نماز میں قرأت کا حکم کیوں ہے؟

جواب ۳۱: ۔تاکہ قرآن ہمیشہ زبانوں پر رہ سکے اور ضائع نہ ہونے پائے۔

سوال ۳۲:۔ ہر مرتبہ قرأت سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنا کیوں ضروری ہے اور اس کے پڑھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب:۔ سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی جامع ترین سورت ہے اس میں خیر وحکمت کا تمام تر خلاصہ موجود ہے (اور سورۂ فاتحہ پورے قرآن مجید کا جوہر ہے۔ یا ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ متن ہے اور پورا قرآن اس کی تشریح ہے۔)

"**الحمد لله**" کے الفاظ نعمت الٰہی کے شکر کے لئے ہیں اور اس مقام پر بندہ خدا کی حمد اس لئے بجا لا رہا ہے کہ خدا نے اسے نیکی کی توفیق عنایت فرمائی۔

"**رب العالمین**" کے لفظ میں خدا کی تمجید وتحمید ہے اور اس لفظ سے یہ اقرار مقصود ہے کہ اللہ ہی خالق اور مالک ہے اس کے علاوہ کوئی خالق و مالک نہیں ہے۔

"**الرحمن الرحیم**" جب انسان نے اللہ کی ربوبیت عامہ کا تذکرہ کیا تو اس کے ساتھ یہ بتایا کہ ربوبیت اجباری نہیں بلکہ وہ ربوبیت رحمانیت اور رحیمیت کے سرچشمہ سے مشتق ہے اور ان الفاظ سے خدا کی نعمتوں واحسانوں کا تذکرہ مقصود ہے۔

"**مالك یوم الدین**" کے الفاظ سے بندہ بعث ونشور حساب ومجازات کا اقرار کرتا ہے اور جس طرح سے وہ اس کو دنیا کا مالک اور رب تسلیم کر چکا تھا اسی طرح سے اب وہ خدا کو یوم آخرت کا مالک بھی تسلیم کرتا ہے۔

"**ایاك نعبد**" کے الفاظ میں بندے کی طرف سے تقرب الی اللہ اور اخلاصِ عمل کے شوق کا اظہار ہوتا ہے۔

"**و ایاك نستعین**" کے الفاظ سے بندہ توفیق وعبادت کے اضافے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے اور خدا سے ہمیشہ کے لئے نعمتوں کے نزول کی درخواست کرتا ہے۔

"**اهدنا الصراط المستقیم**" کے الفاظ سے بندہ مالک حقیقی سے اس کے ادب کی رہنمائی اور اس کی رسی سے تمسک کی درخواست کرتا ہے اور خدا سے اس کی معرفت وعظمت وکبریائی سے آشنائی کا سوال کرتا ہے۔

"**صراط الذین انعمت علیهم**" کے الفاظ سے سوال ورغبت میں تاکید پائی جاتی ہے اور ان لفظوں سے انسان خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اسے اپنے اولیاء (یعنی انبیاء وصدیقین وشہداوصالحین) کے راستے پر گامزن رکھے اور اپنی نعمتوں سے اسے سرفراز کرے۔

"**غیر المغضوب علیهم**" کے الفاظ سے انسان خدا سے اس امر کی پناہ طلب کرتا ہے کہ کہیں اس کا شمار معاندین وکافرین میں نہ ہو۔ جن کی نظر میں خدا اور اس کے امرونہی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

"**ولا الضالین**" کے لفظ سے انسان اپنے خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اسے اس قوم کا فرد بننے سے محفوظ رکھے جنہیں خدا کی معرفت نصیب نہیں ہوئی اور وہ اس کی راہ سے بھٹک گئے اور اس کے باوجود وہ گم گشتہ لوگ اپنے متعلق اس

غلط فہمی کا بھی شکار ہیں کہ وہ بہتر عمل سر انجام دے رہے ہیں۔

الغرض دنیا و آخرت کی خیر و حکمت جس طرح سے سورۂ فاتحہ میں جمع کی گئی ہے۔خیر و حکمت کا ایسا حسین امتزاج اور خلاصہ قرآن مجید کی کسی دوسری سورت میں موجود نہیں ہے۔

سوال ۳۳:۔رکوع و سجود میں تسبیح کیوں واجب ہے؟

جواب ۳۳:۔اس کے کئی اسباب ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ جب انسان خشوع وخضوع اور اخلاص عبادت اور تواضع کے ساتھ قرب خداوندی کی منازل طے کر رہا ہوتو اسے اس حالت میں خدا کی پاکیزگی اور تقدیس بجالانی چاہئے اور اس کے فکر و گمان میں غیر اللہ کا تصور نہ آنے پائے۔

سوال ۳۴:۔نماز کی اصلی صورت دو رکعت کیوں ہے اور پھر نماز مغرب میں ایک رکعت اور نماز ظہر،عصر وعشاء میں دو دو رکعت کا اضافہ کیوں کیا گیا اور نماز فجر کو اس کی اصلی حالت پر کیوں رہنے دیا گیا؟

جواب ۳۴:۔اس کا جواب یہ ہے کہ نماز کی اصلیت درحقیقت ایک رکعت ہے کیونکہ اعداد کی اصل بنیاد ایک کے ہندسے پر ہوتی ہے۔اگر نماز ایک رکعت سے کم ہو جائے تو وہ نماز ہی نہیں ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ لوگ ایک رکعت سمجھ کر بے توجہی کریں گے اور نماز ترک کر دیں گے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک رکعت کا اضافہ کیا تا کہ اگر ایک رکعت کی ادائیگی میں کوئی کسر رہ گئی ہو تو اس کی تکمیل دوسری رکعت سے کی جا سکے۔اسی لئے اللہ نے نماز دو رکعت قرار دی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ ان دو رکعت کو کمالِ اخلاص سے ادا نہ کریں گے۔اسی لئے آپؐ نے نماز ظہر،عصر وعشا کے ساتھ دو دو رکعات کا اضافہ فرمایا تا کہ اگر اصل دو رکعات میں کوئی کمی بیشی رہ جائے تو اس کی تکمیل دوسری دو رکعت سے ہو سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسوس کیا کہ مغرب کا وقت انسان کے کھانے پینے اور کام کاج کا وقت ہے۔اسی لئے آپؐ نے اس میں صرف ایک رکعت کا اضافہ کیا تا کہ لوگوں کے لئے آسانی رہے اور اس کے ساتھ آپؐ نے چاہا کہ شبانہ روز پانچ نمازوں کی رکعات طاق ہونی چاہئے اسی لئے آپؐ نے نماز فجر میں کوئی اضافہ نہیں کیا اور نماز فجر میں اضافہ نہ کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان جب صبح کے وقت نیند سے بیدار ہوتا ہے تو وہ تازہ دم ہوتا ہے اور وہ دنیاوی فکروں سے بھی کافی حد تک آزاد ہوتا ہے۔اسی لئے انسان جس اخلاص کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اخلاص اسے دوسری نمازوں میں نصیب نہیں ہوتا۔

سوال ۳۵:۔افتتاحِ نماز کے وقت سات تکبیریں پڑھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۳۵:۔وہ سات تکبیریں اس طرح سے ہیں۔ان میں سے پہلی تکبیر،تکبیر افتتاح ہے۔پھر پہلی رکعت کے

رکوع کی ایک تکبیر ہے اور دو تکبیریں سجدوں کے لئے ہیں۔ پھر دوسری رکعت کے رکوع کی ایک تکبیر ہے اور دو تکبیریں دو سجدوں کے لیے ہیں۔ اس طرح سے کل سات تکبیریں بن جاتی ہیں اور جو شخص نماز کی ابتدا میں یہ تکبیریں کہے تو اگر دوران نماز اس سے کوئی تکبیر رہ بھی جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور نماز میں کوئی نقص نہیں آئے گا۔

سوال ۳۶:۔ ہر رکعت میں رکوع ایک اور سجدے دو کیوں رکھے گئے ہیں؟

جواب ۳۶:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رکوع کا تعلق قیام سے ہے اور سجدے کا تعلق قعود سے ہے اور اصول یہ ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھی جانے والی ایک رکعت کے مساوی ہوتی ہیں۔ چونکہ سجدے کا تعلق بیٹھنے کی کیفیت سے ہے۔ اسی لئے دو سجدے فرض کیے گئے ہیں کہ وہ دو سجدے ایک رکوع کے مساوی ہو سکیں اور رکوع اور سجدے میں کوئی تفاوت باقی نہ رہے۔ کیونکہ نماز رکوع اور سجدہ ہی کا دوسرا نام ہے۔

سوال ۳۷:۔ دوسری رکعت کے بعد تشہد کیوں واجب ہے؟

جواب ۳۷:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رکوع و سجدہ سے قبل اذان اور دعا اور قرأت ہو جاتی ہے اسی لئے دو رکعت کے بعد تشہد، تحمید اور دعا کا حکم دیا گیا۔

سوال ۳۸:۔ نماز کا اختتام ''سلام'' پر کیوں کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے اللہ اکبر، سبحان اللہ یا اور کوئی لفظ مقرر کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب ۳۸:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نمازی جیسے ہی نماز شروع کرتا ہے تو اس کے لئے مخلوق سے کلام کرنا حرام ہو جاتا ہے۔ اور جب نماز کا اختتام ہوتا ہے تو وہ مخلوق کے ساتھ کلام کرنے سے ہوتا ہے اور مخلوق کے ساتھ کلام کی ابتدا سلام سے ہی ہو سکتی ہے۔

سوال ۳۹:۔ پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اور پچھلی دو رکعات میں تسبیحات اربعہ کیوں کافی ہے ؟

جواب ۳۹:۔ یہ اس لئے ہے کہ خدا کی فرض کردہ رکعات اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرض کردہ رکعات کا فرق معلوم ہو سکے۔

سوال ۴۰:۔ جماعت کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۴۰:۔ خدا کی مشیت یہ ہے کہ اخلاص، توحید اور اسلام اور عبادت کھلم کھلا طور پر ادا ہو کیونکہ اس کا اظہار اہل مشرق و مغرب کے لئے حجت ہے اور منافق اور دل میں دین کی صداقت کو ہلکا سمجھنے والا شخص بھی اسلام ظاہری کے فریضے پر عمل کرے اور مزید یہ کہ لوگ ایک دوسرے کے لئے اسلام کی گواہی دے سکیں۔

علاوہ ازیں جماعت کے ذریعے سے مسلمان ایک دوسرے کی خیر و عافیت معلوم کر سکتے ہیں اور نیکی اور اچھائی کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں اور خدا کی نافرمانی سے بچنے کے لئے ایک دوسرے کے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

سوال ۴۱:۔بعض نمازیں جہری ہیں اور بعض اخفاتی ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟

جواب ۴۱:۔اس میں خصوصی نکتہ یہ ہے کہ جہری نمازیں (فجر، مغرب وعشا) وہی ہیں جو تاریکی میں پڑھی جاتی ہیں اور ان نمازوں کو بلند آواز سے پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا تا کہ اگر کوئی شخص اس مسجد کے پاس سے گزرے تو وہ آواز سن سکے اور اگر وہ جماعت میں شامل ہونا چاہے تو ہو سکے کیونکہ اگر اسے تاریکی کی وجہ سے جماعت نہ بھی دکھائی دے تو آواز سن کر وہ معلوم کر سکے کہ یہاں جماعت ہو رہی ہے۔

اور جو دو نمازیں ظہر وعصر اخفات سے پڑھی جاتی ہیں تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ دن کی روشنی میں پڑھی جاتی ہیں اور ہر شخص دیکھ کر معلوم کر سکتا ہے کہ یہاں جماعت ہو رہی ہے اور سنانے کی اسے چنداں ضرورت نہیں ہے۔

سوال ۴۲:۔نماز کے اوقات مقرر کیوں کر دیئے گئے کہ ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی؟

جواب ۴۲:۔ا۔اہل زمین کے لئے چار وقت ایسے ہیں جنہیں ہر عالم وجاہل کسی جستجو کے بغیر معلوم کر سکتا ہے۔

1۔سورج کے غروب ہونے کا وقت مشہور ومعروف ہے اور اس وقت نماز مغرب ادا کی جاتی ہے۔

2۔افق مغرب سے شفق کا ٹل جانا بھی مشہور ومعروف وقت ہے اور اس وقت نماز عشا پڑھی جاتی ہے۔

3۔طلوع فجر کا وقت بھی مشہور ومعروف وقت ہے اور اس وقت نماز فجر ادا کی جاتی ہے۔

4۔سورج کے ڈھلنے کا وقت بھی مشہور ومعروف وقت ہے اور اس وقت نماز ظہر پڑھی جاتی ہے۔

البتہ ان چار اوقات کی طرح سے نماز عصر کا کوئی مشہور ومعروف وقت نہیں ہے۔اسی لئے اس کا وقت نماز ظہر کے بعد رکھا گیا ہے۔

۲۔اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ لوگ اپنے ہر کام کاج سے پہلے اس کی اطاعت کریں اور اس کی عبادت بجالائیں۔اسی لئے جب لوگ صبح سویرے نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور اپنے کام کاج کی تیاری شروع کرتے ہیں تو اللہ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے کام کاج بعد میں سرانجام دیں پہلے نماز فجر ادا کریں۔

پھر جب دوپہر ڈھلتی ہے اور لوگ کام کاج سے تھک ہار کر قیلولہ کرنا چاہتے ہیں اور اپنے کپڑے اتار کر کچھ لمحات کے لئے آرام کرنا پسند کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ آرام بعد میں کریں پہلے اسے یاد کر لیں اور نماز ظہر ادا کریں۔

پھر جب لوگ دوپہر کے وقت آرام سے فارغ ہو کر دوبارہ اپنے کام کاج میں مصروف ہونا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی

طرف سے انہیں حکم ہوا کہ وہ دوبارہ مشغول ہونے سے پہلے ایک مرتبہ پھر اسے یاد کر لیں اور نماز عصر ادا کریں۔

پھر جیسے ہی سورج غروب ہوتا ہے اور لوگ کام چھوڑ کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں اور کھانا کھانا چاہتے ہیں تو خدا کی طرف سے انہیں حکم ہوا کہ تم کھانا بعد میں کھاؤ پہلے میرا ذکر کرو اور نماز مغرب ادا کرو۔

پھر جب لوگ رات کا کھانا کھا لیتے ہیں اور سونے کا ارادہ کرنے لگتے ہیں تو خدا کی طرف سے انہیں حکم ملتا ہے کہ چند لمحات کے لئے اپنے کپڑے تبدیل نہ کریں اور سونے سے پہلے ایک دفعہ مجھے یاد کر لیں اور نماز عشاء ادا کریں۔

اور جب لوگ نماز پنجگانہ کو ان کے وقت کے مطابق ادا کریں گے تو وہ نہ تو خدا کو بھولیں گے اور نہ ہی اس سے غافل ہوں گے اور ان کے دل سخت نہ ہوں گے اور ان کی رغبت بھی کم نہ ہوگی۔

سوال ۴۳:۔ جب نماز عصر کا کوئی طبعی اور مشہور و معروف وقت نہیں تھا تو اسے نماز ظہر و مغرب کے بیچ کیوں رکھا گیا۔ جب کہ اس نماز کو عشاء اور فجر یا فجر اور ظہر کے درمیان بھی رکھا جا سکتا تھا؟

جواب ۴۳:۔ نماز عصر کے موجودہ وقت سے زیادہ آسان ترین وقت اور کوئی نہیں ہے اور یہ ایک ایسا وقت ہے کہ جس میں کمزور اور طاقتور یکساں طور پر نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عام افراد دن کے ابتدائی حصے میں تجارت و معاملات میں مصروف ہوتے ہیں اور اپنی حاجات کو پورا کرنے کی جستجو میں لگے ہوئے ہوتے ہیں یا بہت سے لوگ بازاروں میں مصروف کاروبار ہوتے ہیں۔

اسی لئے خدا نے نہیں چاہا کہ ان کی مصروفیت کے وقت میں نماز فرض کر کے انہیں طلب دنیا سے روک دے۔ اسی لئے اللہ نے نماز عصر کو نماز فجر اور ظہر کے درمیان نہیں رکھا اور نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان نماز عصر کو اس لئے نہیں رکھا کہ وہ لوگوں کے آرام کا وقت ہوتا ہے اور لوگوں کے لئے آدھی رات کے وقت بیدار ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر رعایت فرمائی اور کسی مشکل وقت میں نماز عصر واجب نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نماز عصر کو آسان ترین وقت میں فرض کیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا''۔[1]

سوال ۴۴:۔ اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ کیوں بلند کیے جاتے ہیں؟

جواب ۴۴:۔ ہاتھ بلند کرنا ایک طرح کا تضرع اور خشوع ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ میرا بندہ جب نماز پڑھے اور میری کبریائی کا تذکرہ کرے تو پورے خشوع اور تضرع سے کرے۔ رفع یدین میں احضار نیت اور اخلاص قلب مضمر ہے۔

---

[1] البقرہ۔ ۱۸۵

سوال ۴۵:۔ سنتی نمازیں چونتیس رکعات کیوں ہیں؟

جواب ۴۵:۔ فرض نمازوں کی سترہ رکعات ہیں اور فرض کی تکمیل کے لئے چونتیس رکعات سنتی نمازیں مسنون کی گئی ہیں۔

سوال ۴۶:۔ سنتی نمازیں علیحدہ علیحدہ اوقات میں کیوں مقرر کی گئی ہیں۔ ایک ہی وقت میں ساری سنتی نمازیں کیوں نہیں پڑھی جاسکتیں؟

جواب ۴۶:۔ افضل وقت تین ہیں۔ سورج کے زوال کا وقت، مغرب کے بعد کا وقت اور سحر کا وقت۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تین افضل اوقات میں اس کی عبادت کی جائے۔

علیحدہ پڑھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جب سنتی نمازیں علیحدہ پڑھی جائیں گی تو ان کا ادا کرنا آسان اور ہلکا محسوس ہوگا اور اگر تمام سنتی نمازیں ایک ہی وقت میں پڑھنے کا حکم صادر ہوتا تو اس کی ادائیگی انتہائی دشوار ہوجاتی۔

سوال ۴۷:۔ نماز جمعہ دو رکعت ہے اور جب امام نہ ہوتو چار رکعت (نماز ظہر) کیوں پڑھی جاتی ہے؟

جواب ۴۷:۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔

1۔ لوگ نماز جمعہ کے لئے دور دراز سے سفر کر کے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ لوگ تھکے ہوئے ہیں اس لئے انہیں دو رکعات کی رعایت دی جائے۔ اسی لئے نماز جمعہ دو رکعت ہے۔

2۔ امام کچھ دیر کے لئے خطبہ دیتا ہے اور مقتدی خطبہ سنتے رہتے ہیں اور انہیں نماز کا انتظار ہوتا ہے اور جو نماز کے انتظار میں ہوتو وہ بھی نماز میں شمار کیا جاتا ہے اسی لئے جمعہ کے دو خطبے دو رکعات کے قائم مقام ہیں۔

3۔ امام کے ساتھ دو رکعت نماز خدا کی نظر میں چار رکعت ہے کیونکہ امام کے علم، فقہ، عدل اور فضل کی وجہ سے دو رکعت نماز کو اتنی بلندی نصیب ہوئی ہے کہ وہ چار رکعت متصور ہوتی ہے۔

4۔ جمعہ مسلمانوں کی عید ہے اور نماز عید دو رکعت ہی ہوا کرتی ہے اور دو خطبوں کی وجہ سے اس میں قصر پیدا نہیں ہوتی۔

سوال ۴۸:۔ نماز جمعہ میں خطبہ کیوں واجب کیا گیا ہے؟

جواب ۴۸:۔ نماز جمعہ ایک عظیم اجتماع ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا نے چاہا کہ اس اجتماع کو فائدہ مند بنایا جائے اور امام لوگوں کو وعظ کرے اور انہیں اطاعت کی ترغیب دے اور انہیں نافرمانی کے برے اثرات سے آگاہ کرے اور انہیں دین و دنیا کے مصالحے سے باخبر کرے اور انہیں جدید حالات سے آگاہی کردے اور انہیں نفع ونقصان کی باتوں سے آگاہ کرے۔

سوال ۴۹:۔ دو خطبات کی کیا حکمت ہے؟

جواب ۴۹:۔ ایک خطبہ خدا کی حمد و ثنا اور تقدیس کے لئے ہے اور دوسرا خطبہ تبلیغ، انذار اور دعوت کے لئے ہے اور جس نیکی کا حکم دینا ہو یا جس برائی سے روکنا مقصود ہو تو اس کا اظہار دوسرے خطبے میں کیا جائے گا۔

سوال ۵۰:۔ نماز جمعہ کا خطبہ نماز سے قبل اور عیدین کے خطبات عیدین کے بعد کیوں ہیں؟

جواب ۵۰:۔ جمعہ امر دائمی ہے اور یہ مہینے میں اور سال میں تو کئی بار آتا ہے لہٰذا اگر جمعہ کی نماز پہلے اور خطبہ بعد میں ہوتا تو لوگ نماز پڑھ کر چلے جاتے اور خطبہ سننا پسند نہ کرتے۔ اسی لئے خطبہ پہلے ہے اور نماز جمعہ بعد میں ہے۔

اور عیدین سال میں دو ہی ہوتی ہیں اور ان میں لوگوں کا ازدحام زیادہ ہوتا ہے اور لوگ نماز عید کو بڑے ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں۔ اسی لئے عید کے دن نماز پہلے پڑھی جاتی ہے اور خطبے بعد میں دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر بالفرض خطبے کے دوران چند لوگ اٹھ کر چلے بھی جائیں تو بھی ان کے جانے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ لوگوں کی بھاری جمعیت خطبہ سننے کے لئے موجود ہوگی۔

مصنف کتاب ھذا عرض پرداز ہیں کہ ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

جمعہ اور عید کے دو خطبے نماز کے بعد ہیں کیونکہ یہ خطبات دو پچھلی رکعات کے قائم مقام ہیں اور سب سے پہلے خطبات کو عثمان بن عفان نے نماز سے مقدم کیا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اس سے بہت سی بے اعتدالیاں سرزد ہوئیں تو لوگ اس کا خطبہ نہیں سنتے تھے اور یہ کہہ کر چلے جاتے تھے کہ ہم اس کا وعظ سن کر کیا کریں گے جب کہ ہمیں اس کے کرتوتوں کا پورا پورا علم ہے۔

جب حضرت عثمان نے یہ حالت دیکھی تو اس نے خطبے کو نماز سے پہلے پڑھنا شروع کر دیا تا کہ لوگ چاروناچار اس کا خطبہ سنیں۔

سوال ۵۱:۔ نماز جمعہ دو فرسخ پر رہنے والوں پر کیوں واجب ہے اور اس سے زیادہ دور رہنے والوں پر واجب کیوں نہیں ہے؟

جواب ۵۱:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دو ڈاکیوں کے سفر کے برابر جب انسان سفر کرے تو نماز قصر ہو جاتی ہے۔ ایک جانے والا ڈاکیا چار فرسخ سفر کرتا ہے اور اسی طرح سے آنے والا ڈاکیا بھی چار فرسخ سفر طے کرتا ہے۔ تو قاعدہ شریعت یہ طے پایا کہ ایک ڈاکیے کی نصف مسافت کے فاصلے پر رہنے والوں کے لئے جمعہ کی شرکت واجب قرار دی گئی۔

سوال ۵۲:۔ جمعہ کے دن سنتی نمازوں میں چار رکعات کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

جواب ۵۲:۔ اضافہ اس دن کی عظمت کے اظہار اور اس دن اور باقی دنوں کے امتیاز کی غرض سے کیا گیا۔

سوال ۵۳:۔ سفر میں نماز قصر کیوں ہے؟

جواب ۵۳:۔اصل بات یہ ہے کہ بنیادی طور پر دس رکعات نماز ہی فرض ہوئی تھی اور سات رکعات کا اس میں بعد میں اضافہ کیا گیا اور سفر کی تھکان اور مصروفیت کی وجہ سے مذکورہ سات رکعات نماز ختم کر دی گئی۔البتہ نماز مغرب کی اضافہ شدہ ایک رکعت باقی رہنے دی گئی کیونکہ وہ دراصل قصر شدہ نماز ہے۔

سوال ۵۴:۔آٹھ فرسخ پر نماز قصر کیوں ہو جاتی ہے اس سے کم پر کیوں نہیں ہوتی؟

جواب ۵۴:۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک عام انسان اور قافلہ ایک دن میں آٹھ فرسخ کا سفر طے کرتا ہے۔اسی لئے ایک دن کی مسافت پر نماز قصر کا حکم دیا گیا۔

سوال ۵۵:۔ایک دن کی مسافت پر قصر نماز کا حکم کیوں جاری کیا گیا اس سے زیادہ پر قصر کیوں نہ جاری ہوئی؟

جواب ۵۵:۔اگر ایک دن کی مسافت پر نماز قصر نہ ہوتی تو پھر ایک سال کی مسافت پر بھی نماز قصر نہ ہوتی کیونکہ ایک دن کے بعد جب دوسرا دن آتا ہے تو وہ بھی تو پہلے دن ہی جیسا ہوتا ہے۔اور جب پہلے دن نماز قصر نہیں ہوئی تو دوسرے دن کی وجہ سے بھی نماز قصر نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ دونوں دن ایک جیسے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال ۵۶:۔لوگوں کی رفتار بھی تو مختلف ہوتی ہے پھر ایک دن کی مسافت آٹھ فرسخ ہی کیوں فرض کر لی گئی ہے؟

جواب ۵۶:۔آٹھ فرسخ کی رفتار سے ساربان اور قافلے سفر کرتے ہیں لہٰذا یہی معیاری رفتار ہے۔

سوال ۵۷:۔قصر کی حالت میں دن کے نوافل معاف ہیں مگر رات کے نوافل معاف نہیں ہیں۔آخر ایسا کیوں ہے؟

جواب ۵۷:۔جو نماز قصر نہ ہو تو اس کے نوافل میں بھی قصر نہیں ہوتی اور نماز مغرب قصر نہیں ہوتی اسی لئے اس کے نوافل میں بھی قصر واقع نہ ہو گی۔اسی طرح سے نماز فجر بھی قصر نہیں ہوتی لہٰذا اس کی سنتیں بھی قائم رہتی ہیں۔

سوال ۵۸:۔نماز عشاء قصر ہوتی ہے مگر اس کی دو سنتی رکعتیں کیوں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب ۵۸:۔اصل حقیقت یہ ہے کہ نماز عشا کی دو رکعتوں کا تعلق پچاس سے نہیں ہے۔ان دو رکعات کو نوافل میں اس لئے شامل کیا گیا تا کہ سترہ رکعات فریضہ کے مقابلے میں سنتی نمازوں کی تعداد چونتیس ہو سکے۔

سوال ۵۹:۔مریض اور مسافر نماز شب رات کے پہلے حصے میں پڑھ سکتے ہیں۔آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب ۵۹:۔مسافر کو اس کے سفر کی وجہ سے اس کی اجازت دی گئی ہے اور مریض کو اس کی بیماری کی وجہ سے اس کی اجازت دی گئی اور مقصد یہ ہے کہ مریض راحت کے وقت آرام سے سویا رہے اور مسافر نے اگر پچھلے پہر سفر کرنا ہو تو وہ بھی سکون سے سفر کر سکے۔

سوال ۶۰:۔نماز جنازہ کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۶۰:۔ تا کہ لوگ اس کی خدا کے حضور شفاعت کریں اور اس کی مغفرت کی دعا مانگیں اور کوئی بھی شخص اس گھڑی سے زیادہ شفاعت اور استغفار کا محتاج نہیں ہوتا جتنا کہ مرنے والا محتاج ہوتا ہے۔

سوال ۶۱:۔ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہی کیوں فرض کی گئیں اور اس کی بجائے چار یا چھ تکبیروں کا حکم کیوں نہیں دیا گیا؟

جواب ۶۱:۔ نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں دراصل نماز پنجگانہ سے ماخوذ ہیں کیونکہ دن رات میں نمازیں پانچ فرض ہیں اور ہر نماز کے بدلے میں نماز جنازہ میں ایک تکبیر رکھی گئی ہے۔

سوال ۶۲:۔ نماز جنازہ میں رکوع اور سجدہ کیوں نہیں ہے؟

جواب ۶۲:۔ نماز جنازہ کا اول و آخر مقصد مردہ کی مغفرت طلب کرنا ہے۔ کیونکہ وہ دنیا سے سفر کر چکا ہے اور آخرت کے سفر میں پہلا قدم رکھ رہا ہے اسی لئے اس کی مغفرت کی دعا کے لئے نماز جنازہ فرض کی گئی ہے۔

سوال ۶۳:۔ غسل میت میں کون سی حکمت کارفرما ہے؟

جواب ۶۳:۔ جب کوئی شخص اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس پر نجاست اور ناپاکی غالب ہوتی ہے۔ اسی لئے شریعت نے اس کے غسل کا حکم دیا ہے تا کہ وہ پاک و صاف ہو سکے اور جب ملائکہؑ سے مصافحہ کرے تو وہ پاک و صاف ہونا چاہئے اور جب خدا کے حضور پیش ہو تو بھی پاک و صاف ہو کر پیش ہو۔

علاوہ ازیں جب بھی کوئی شخص مرتا ہے تو اس سے جنابت خارج ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے غسل دینا واجب ہے۔

سوال ۶۴:۔ میت کو کفن کیوں پہنایا جاتا ہے؟

جواب ۶۴:۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کے حضور پیش ہو تو اس کا جسم بھی پاک و صاف ہونا چاہئے اور اس کی شرم گاہ بھی ڈھکی ہوئی ہوتا کہ اس کی لاش اٹھانے والے اور اسے دفن کرنے والے اس کی قباحتوں سے باخبر نہ ہوں اور مزید یہ کہ دیکھنے والے سنگدل نہ بن جائیں کہ اسے دفن کرنے سے کہیں انکار نہ کر دیں۔

اور کفن دینا اس لئے بھی ضروری ہے کہ مرنے والے کے ننگے بدن کے تصور سے اس کے زندہ دوستوں کو گھن محسوس نہ ہو اور وہ اس احساس کی وجہ سے اس کی وصیت پر عمل نہ کریں۔

سوال ۶۵:۔ اسلام میں مردے کو دفن کرنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۶۵:۔ اگر مردوں کو دفن نہ کیا جاتا تو مرنے کے بعد جیسے ہی ان کا بدن گلنے سڑنے لگتا اور اس سے بدبو کے بھبھوکے اٹھتے تو زندہ افراد کو اس سے سخت اذیت محسوس ہوتی۔ اور دشمن یہ منظر دیکھ کر خوش ہوتے اور دوستوں کو تکلیف محسوس ہوتی۔ ان تمام باتوں سے بچنے کے لئے اسلام نے مردے کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

سوال ۶۶:۔ جو مردے کو غسل دے۔ اسے غسل مس میت کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۶۶:۔ تا کہ میت کے جراثیم سے پاک وصاف ہو جائے کیونکہ جب روح نکل جاتی ہے تو جسم پر بہت سی آفتیں اور غلاظتیں آجاتی ہیں۔

سوال ۶۷:۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ انسان کے علاوہ اگر کوئی شخص مردہ پرندے، مردہ جانور یا مردہ درندے کو ہاتھ لگائے تو اس پر غسل مسِ میت واجب کیوں نہیں ہوتا؟

جواب ۶۷:۔ مذکورہ تمام اشیاء کی جلد اون یا بالوں میں پوشیدہ ہوتی ہے اور اون اور بالوں میں روح نہیں ہوتی اسی لئے مردار کے وہ بال پاک ہوتے ہیں جب کہ انسان کا جسم بالوں یا اون میں پوشیدہ نہیں ہوتا اور اس کی کھال ظاہر ہوتی ہے اسی لئے اسے ہاتھ لگانے سے غسل مسِ میت واجب ہو جاتا ہے۔

سوال ۶۸:۔ آپ نماز جنازہ وضو کے بغیر کیوں جائز قرار دیتے ہیں؟

جواب ۶۸:۔ کیونکہ اس میں نہ تو رکوع ہے اور نہ سجدہ ہے یہ تو فقط دعا اور سوال پر مبنی ہوتی ہے۔ اور دعا کے لیے وضو شرط نہیں ہے۔ آپ کسی بھی حالت میں خدا سے دعا مانگ سکتے ہیں، جب کہ وضو اس نماز کے لیے واجب ہے جس میں رکوع اور سجدہ ہو۔

سوال ۶۹:۔ آپ مغرب سے قبل اور فجر کے بعد نماز جنازہ کو کیوں جائز قرار دیتے ہیں؟

جواب ۶۹:۔ نماز جنازہ کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے جیسے ہی جنازہ لایا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھ لینی چاہئے۔ اس میں انسان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ نماز جنازہ تو ایک مسلم کے حق کی ادائیگی ہے اور حق کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔

سوال ۷۰:۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کے موقع پر نماز کیوں واجب کی گئی؟

جواب ۷۰:۔ سورج گرہن اور چاند گرہن خدا کی ایک نشانی ہے جس کے متعلق کوئی علم نہیں کہ وہ رحمت کی علامت ہے یا عذاب کی علامت ہے۔ اسی لئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ اس طرح کے موقع پر آپؐ کی امت خدا کے حضور توبہ کرے اور خدا سے رحم کی درخواست کرے تا کہ خدا انہیں قوم یونس کی طرح سے ہر مصیبت اور عذاب سے محفوظ رکھے۔

سوال ۷۱:۔ نماز آیات میں دس رکوع کیوں واجب کیے گئے؟

جواب ۷۱:۔ جب ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر نماز فرض کی تھی تو وہ کل دس رکعات تھی اور نماز آیات میں دس رکعات کے دس رکوع جمع کر دیئے گئے۔ اور ہر نماز میں کم از کم چار سجدے واجب ہوتے ہیں۔ اسی لئے نماز آیات میں دس رکوع اور چار سجدے رکھے گئے ہیں۔

سوال ۷۲:۔اگر دس رکوع کی بجائے دس سجدے واجب کر دیئے جاتے تو کیا فرق پڑتا؟

جواب ۷۲:۔رکوع کا تعلق قیام سے ہے اور سجدہ کا تعلق قعود سے ہے اور اس میں شک نہیں کہ قیام، قعود سے بہتر ہوتا ہے۔اور جب گرہن کے وقت کوئی شخص کھڑا ہوکر نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اسے گرہن بھی دکھائی دیتا ہے اور گرہن کا ختم ہو جانا بھی دکھائی دیتا ہے اور حالت سجدہ میں نہ تو گرہن دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی گرہن کا ختم ہونا دکھائی دیتا ہے۔

سوال ۷۳:۔نماز کسوف (نماز آیات) کا طریقہ عام نماز سے مختلف کیوں ہے؟

جواب ۷۳:۔کیونکہ یہ نماز مظاہر فطرت کی تبدیلی کی وجہ سے پڑھی جاتی ہے اور نماز پڑھی ہی تبدیلی کی وجہ سے جاتی ہے تو اس کا طریق کار بھی دوسری نمازوں سے تبدیل ہوگا۔کیونکہ جب علت میں تبدیلی آئے گی تو معلول میں بھی تبدیلی آئے گی۔

سوال ۷۴:۔یوم فطر کو عید کا درجہ کیوں دیا گیا؟

جواب ۷۴:۔تاکہ مسلمان جمع ہو کر خدا کی حمد وثنا کریں اور مزید یہ کہ شوال کا پہلا دن عید کا دن اور اجتماع کا دن اور افطار کا دن اور زکوٰۃ فطرہ کا دن اور رغبت اور تضرع کا دن بن سکے۔اور یہ سال کا پہلا دن ہے جس میں دن کے وقت کھانا پینا حلال کیا گیا ہے۔کیونکہ اہل حق کے نزدیک سال کا پہلا مہینہ ماہ رمضان ہے۔اسی لئے خدا نے چاہا کہ لوگ اس دن جمع ہو کر اس کی حمد و تقدیس بجالائیں۔

سوال ۷۵:۔عام نمازوں کی بہ نسبت اس میں تکبیریں کیوں زیادہ ہیں؟

جواب ۷۵:۔اس کی وجہ یہ ہے کہ تکبیر خدا کی عطا کردہ ہدایت وعافیت پر اس کی حمد اور پاکیزگی بیان کرنے کا نام ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہ تم عدد پورے کردو اور اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی کبریائی کا اقرار کرو شاید اس طرح اس کے شکرگزار بندے بن جاؤ''۔(البقرہ۔۱۸۵)

سوال ۷۶:۔اس میں بارہ تکبیریں کیوں رکھی گئی ہیں؟

جواب ۷۶:۔تاکہ دو رکعات میں بارہ تکبیریں ہوں۔اسی لئے بارہ تکبیریں رکھی گئی ہیں۔

سوال ۷۷:۔پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کیوں ہیں؟

جواب ۷۷:۔نماز فریضہ میں سنت یہ ہے کہ ابتدا سات تکبیروں سے کی جائے۔اسی لئے نماز عید کا آغاز سات تکبیروں سے کیا گیا۔اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ دن رات میں پانچ نمازیں واجب ہیں اور ہر نماز کا افتتاح تکبیر سے ہوتا ہے تو یوں دن رات میں پانچ تکبیرۃ الاحرام ہوتی ہیں۔

اور دونوں رکعتوں میں طاق عدد میں تکبیریں رکھی گئی ہیں کیونکہ طاق عدد اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔

سوال ۷۸:۔روزے کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۷۸:۔تاکہ لوگوں میں بھوک اور پیاس کی تکلیف کا احساس اجاگر کیا جاسکے اور اس بھوک و پیاس کو مدنظر رکھ کر فقر آخرت کا تصور کریں۔

علاوہ ازیں روزے سے انسانی نفس کو برداشت کی تربیت ملتی ہے اور روزے کی بھوک و پیاس کی وجہ سے روزہ دار میں خضوع وخشوع، استکانت اور اخلاص پیدا ہوتا ہے۔

روزے سے انسان ثواب کا حقدار بنتا ہے اور خواہشات سے رک جاتا ہے۔اور یہی تربیت اسے حال اور مستقبل میں فائدہ پہنچاتی ہے اور اسی تربیت کی وجہ سے احکام الٰہی کی ادائیگی میں اسے آسانی پیدا ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں روزے کی بھوک و پیاس کی وجہ سے انسان میں بھوکے انسانوں کی مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔اور انسان اپنا فریضہ ادا کرتا ہے۔

سوال ۷۹:۔ماہ رمضان میں روزہ کیوں فرض ہے کسی دوسرے مہینے میں روزہ فرض کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب ۷۹:۔ ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا اور حق و باطل کے درمیان تفریق پیدا کی گئی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:''ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔یہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کی واضح نشانیاں موجود ہیں''۔(البقرہ۔۱۸۵)

اسی ماہ میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلان نبوت کا حکم دیا گیا اور اسی میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور اس رات میں ہر صاحب حکمت امر کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور اسی رات ہر شخص کے لئے پورے سال کے خیر وشر اور نفع و نقصان اور رزق اور موت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے اس رات کو لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔

سوال ۸۰:۔لوگوں پر صرف ماہ رمضان کے روزے ہی کیوں فرض کیے گئے۔اس سے زیادہ یا اس سے کم فرض کیوں نہیں ہوئے؟

جواب ۸۰:۔لوگوں کی قوت برداشت کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا گیا کیونکہ ہر کمزور اور طاقتور ایک ماہ کے روزے رکھنے کے قابل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرائض میں ہمیشہ اغلب چیزوں کو مدنظر رکھ کر فیصلے کیے ہیں اور پھر وہ فیصلے تمام لوگوں کے لئے عام کیے گئے۔پھر زیادہ کمزوروں کو اس میں رعایت بھی دی گئی اور اہل قوت کو حصول فضیلت کی ترغیب دی گئی۔

اگر ایک ماہ سے کم ایام کے روزے لوگوں کی اصلاح کے لئے کافی ہوتے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس میں کمی کر دیتا اور اگر انسانیت کے لئے ایک ماہ سے زیادہ روزوں کی ضرورت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کر دیتا۔

سوال ۸۱:۔عورت حالت حیض میں نماز اور روزہ کیوں نہیں بجالا سکتی؟

جواب ۸۱:۔حالت حیض میں عورت نجاست میں ہوتی ہے جب کہ خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت حالت طہارت میں کی جائے اور جس کی نماز صحیح نہ ہوتی ہو اس کا روزہ بھی صحیح نہیں ہوگا۔

سوال ۸۲:۔ایام حیض کی قضا شدہ نمازیں معاف ہیں جب کہ مخصوص ایام کے روزوں کی قضا واجب ہے۔آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب ۸۲:۔اس کی چند وجوہات ہیں۔

1۔روزہ عورت کو اس کی اپنی خدمت اور شوہر کی خدمت اور گھریلو کام کاج سے نہیں روکتا۔جب کہ نماز ان تمام چیزوں میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔

2۔نماز ایک دن میں پانچ مرتبہ واجب ہے۔اسی لئے اس کی قضا باعث تکلیف ہے جب کہ روزہ چند دنوں کے لئے ہے۔

3۔نماز میں بہت سے ارکان بجالانے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے تھکان محسوس ہوتی ہے جب کہ روزے میں کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا۔بس کھانے پینے سے پرہیز کرنا پڑتا ہے۔اس کے کچھ ارکان ادا نہیں کرنے پڑتے۔

4۔ہر آنے والے وقت میں ایک نئی نماز ادا کرنا پڑتی ہے جب کہ روزانہ روزہ نہیں رکھنا پڑتا۔

سوال ۸۳:۔اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو اور پورا سال وہ سفر میں رہے یا پورا سال بیمار رہے اور دوسرا ماہ رمضان آجائے تو پہلے ماہ رمضان کے روزوں کا فدیہ دینا واجب ہے۔

اور اگر اس دوران بیمار تندرست ہو جائے یا مسافر سفر ختم کر کے گھر آجائے لیکن وہ روزوں کی قضا بجانہ لائے اور پھر دوسرا ماہ رمضان آجائے تو ان پر قضا اور فدیہ دونوں واجب ہیں۔آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب ۸۳:۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض پر پچھلے سال کے روزے واجب ہوئے تھے مگر خدا نے اسے روزے رکھنے کی مہلت ہی نہیں دی اور اسے صحت ہی عطا نہیں کی اور پھر دوسرا ماہ رمضان آگیا۔اسی لئے ایسے شخص کے لئے فدیہ کا حکم ہے اور یہی حال مسافر کا ہے۔اگر وہ پورا سال سفر میں رہا ہو اور پھر دوسرا ماہ رمضان آجائے تو اسے بھی فدیہ دینا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: ''جب خدا اپنے بندے پر بیماری غالب کر دے تو وہ اس کے لئے خود ہی عذر پیدا کر دیتا ہے''۔

ایسا شخص ان افراد کے زمرے میں آتا ہے جس پر روزہ فرض ہو اور وہ اسے ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے کے بدلے میں فدیہ دینا پڑا ہو۔جیسا کہ ان آیات میں یہی قاعدہ دکھائی دیتا ہے۔

''ظہار کرنے والا شخص اگر غلام آزاد نہ کر سکتا ہو تو آپس میں ایک دوسرے کو مس کرنے سے پہلے دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے پھر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے''۔[۱]

''اب جو تم میں سے بیمار ہے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہے تو وہ روزہ یا صدقہ یا قربانی دے''۔[۲]

چنانچہ اسی قاعدے کے تحت جو پورے سال تک سفر میں رہا ہو یا جو پورا سال بیمار رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر روزوں کے بدلے میں صدقہ (فدیہ) فرض کیا۔

سوال ۸۴:۔کیا جسے پچھلے سال استطاعت روزہ نہ تھی وہ اس سال استطاعت رکھتا ہے؟

جواب ۸۴:۔ کیونکہ اس پر نیا ماہ رمضان آ گیا ہے اس پر سابقہ ماہ رمضان کا فدیہ واجب ہے۔ کیونکہ یہ اس کے حکم میں ہے جس میں کسی کفارے کے تحت روزہ رکھنا واجب ہو اور وہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اسے اس کے بدلے میں فدیہ دینا ہوگا۔

اور اگر وہ دوران سال تندرست ہو جائے اور روزہ نہ رکھے تو اس پر روزہ اور فدیہ دونوں واجب ہیں۔فدیہ اس لئے واجب ہے کہ اس نے فرض کو ضائع کیا اور روزہ اس لئے واجب ہے کہ اسے اس کی استطاعت حاصل ہوئی۔

سوال ۸۵:۔ ماہ رمضان کے روزے جو فرض تھے سو وہ فرض تھے مگر سنتی روزے میں کیا مصلحت ہے؟

جواب ۸۵:۔تا کہ فرض روزوں کی کمی کی تلافی ہو سکے۔

سوال ۸۶:۔ ہر مہینے میں تین روزے اور ہر دس دن میں ایک روزہ رکھنا کیوں مسنون ہے؟

جواب ۸۶:۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:''جو شخص بھی نیکی کرے گا اسے دس گنا اجر دیا جائے گا''۔[۳]

لہٰذا جو شخص ہر دسویں دن روزہ رکھے گا تو گویا وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والا ہے۔جیسا کہ سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا: ایک ماہ کے تین روزے پورے ماہ کے روزوں کے برابر ہیں اور جسے پورے دور اور زمانے کے علاوہ کچھ اور ملے تو وہ اس کا روزہ رکھے۔

سوال ۸۷:۔سنتی روزوں کے لئے پہلے عشرہ کا جمعرات اور آخری عشرہ کا جمعرات اور درمیانی عشرہ میں بدھ کا دن کیوں منتخب کیا گیا؟

جواب ۸۷:۔ جمعرات کی وجہ یہ ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بندوں کے اعمال جمعرات کو خدا کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اسی لئے بہتر یہی ہے کہ جب جمعرات کو اس کے عمل خدا کے حضور پیش ہوں تو وہ روزے کی حالت میں ہو اور آخری جمعرات کی وجہ یہ ہے کہ جب آٹھ دن کے اعمال خدا کے حضور پیش ہوں اور بندہ روزہ کی حالت میں ہو تو اس

---

[۱] المجادلہ۔۴
[۲] البقرہ۔۱۹۶
[۳] الانعام۔۱۶۰

کے لئے بہتر یہ ہے کہ جب اس کے دو دن کے عمل پیش ہوں تو اس میں بھی وہ حالت روزہ میں ہو۔

درمیانی عشرہ میں بدھ کا روزہ سنت ہے۔ کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے دوزخ کو بدھ کے دن پیدا کیا اور وہ "نحس مستمر" ہے۔ یعنی مسلسل نحوست والا دن ہے۔ اسی لئے بہتر ہے کہ انسان اس دن کی نحوست کو روزہ کے ذریعے سے دور کرے۔

سوال ۸۸:۔ جس شخص پر کفارہ کے طور پر غلام آزاد کرنا واجب ہو اور وہ غلام آزاد کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو غلام کے بدلے میں اسے روزے رکھنے پڑتے ہیں۔

آخر ایسا کیوں ہے۔ روزہ کی بجائے حج یا نماز کی چند رکعات فرض کیوں نہیں ہیں۔ اس حکم میں کیا مصلحت ہے؟

جواب ۸۸:۔ نماز، حج اور دیگر فرائض کے لئے انسان کو اضافی وقت دینا پڑتا ہے جس سے اس کی معیشت ایک گونہ متاثر ہوتی ہے اور اس کے علاوہ اس میں وہ اسباب بھی کارفرما ہیں جن کا ذکر ہم نے حائض کے مسئلے میں کیا ہے کہ وہ نماز کی بجائے روزہ کی قضا کیوں بجالائے گی۔

سوال ۸۹:۔ کفارہ میں دو مسلسل مہینے روزہ رکھنے کا حکم کیوں دیا گیا اور اس کی بجائے ایک ماہ یا تین ماہ کا حکم کیوں نہیں دیا گیا؟

جواب ۸۹:۔ اللہ تعالیٰ روزے نے ایک ماہ کے فرض کیے ہیں کفارہ کی تاکید اور مزید پختگی کے لئے دو ماہ کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال ۹۰:۔ دو ماہ مسلسل روزہ رکھنے کا حکم کیوں ہے؟

جواب ۹۰:۔ تاکہ کفارہ ادا کرنے والا اسے معمولی نہ سمجھے اور اگر علیحدہ علیحدہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا تو لوگ اسے معمولی نوعیت کا کفارہ سمجھ لیتے۔

سوال ۹۱:۔ حج کے حکم میں کونسی مصلحت کارفرما ہے؟

جواب ۹۱:۔ حج خدا کے حضور مہمان بننے اور ماضی کے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے اور مستقبل کے لئے توفیقاتِ الٰہی طلب کرنے اور اپنے جسم کو تھکانے اور خاندان واہل وعیال سے جدا ہونے اور اپنے آپ کو لذات سے کنارہ کش کرنے اور خضوع وخشوع کے ساتھ مناسک بجالانے کا نام ہے۔

حج اہل مشرق ومغرب اور سرد وگرم علاقوں میں رہائش پذیر تمام افراد خواہ وہ حج میں شامل ہوں یا نہ ہوں۔ سب کے لئے باعث خیر وبرکت ہے۔ اور اس میں تمام اصناف کے فوائد موجود ہیں۔ حج سے تاجر، بیچنے والے، خریدنے والے، جانور کرایہ پر چلانے والے اور تمام ہنرمند اور غریب وامیر یکساں مستفید ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں مختلف افراد کے میل میلاپ سے ان کے مسائل حل ہوتے ہیں اور طالبانِ ہدایت ائمہ کی روایات حاصل کر کے تمام اطراف عالم میں انہیں پہنچاتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہر گروہ میں سے ایک جماعت اس کام کے لئے کیوں نہیں نکلتی کہ دین کا علم حاصل کرے اور پھر جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کر آئے تو اسے عذاب الٰہی سے ڈرائے کہ شاید وہ اسی طرح ڈرنے لگیں۔[1]

سوال ۹۲:۔ زندگی میں صرف حج ایک مرتبہ ہی کیوں واجب ہے اس سے زیادہ کیوں نہیں؟

جواب ۹۲:۔ اللہ تعالیٰ نے فرائض کے لئے سب سے کمزور افراد کو پیش نظر رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو قربانی میسر آسکے'' (البقرہ۔۱۹۶)

اور وہ ممکنہ قربانی بکری کی ہے جو کہ امیر و غریب دونوں کو میسر آسکتی ہے۔

چنانچہ اس سنت الٰہی کے تحت اللہ نے صاحبانِ استطاعت پر ایک مرتبہ حج فرض کیا البتہ جن کے پاس زیادہ کی طاقت ہو انہیں اس کی مزید ترغیب دی۔

سوال ۹۳:۔ حج تمتع کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۹۳:۔ یہ خدا کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے تا کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور انہیں طویل عرصے کے لئے احرام کی پابندی نہ کرنی پڑے اور طویل پابندی کی وجہ سے ان میں کسی طرح کا بگاڑ پیدا نہ ہو۔

حج تمتع کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ حج اور عمرہ دونوں واجب رہیں اور عمرہ اپنے مقام پر صحیح ہو اور حج اپنے مقام پر درست رہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے روز تک عمرہ، حج میں داخل کر دیا گیا''۔

اور اگر آپؐ قربانی ساتھ لے کر نہ آتے تو جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچتی تو آپؐ احرام نہ کھولتے۔ اور آپؐ بھی وہی کچھ کرتے جس کا آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا تھا۔

اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو کام میں نے بعد میں کیا اگر وہی کام میں پہلے کرتا تو میں بھی وہی عمل بجا لاتا جس کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے لیکن (مجبوری یہ ہے کہ) میں قربانی ساتھ لایا ہوں اور قربانی لانے والا اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی قربان گاہ میں نہ پہنچ جائے''۔

یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہؐ! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم حج کے لئے اس مشکل میں نکلیں کہ ہمارے سروں سے جنابت کا پانی ٹپک رہا ہو؟

---

[1] التوبہ۔۱۲۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم اس پر ہرگز ایمان نہیں لاؤ گے"۔

سوال ۹۴:۔حج کے لئے ذی الحجہ کی دس تاریخ ہی کیوں مقرر کی گئی؟

جواب ۹۴:۔اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ عبادت ایام تشریق میں سرانجام پائے اور سب سے پہلے ملائکہ نے جب حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا تو انہوں نے بھی اسی تاریخ کو حج کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے قائم کر دیا۔اور حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے بھی اسی تاریخ حج کیا تھا۔اور قیامت تک اسی تاریخ کو حج ہوتا رہے گا۔

سوال ۹۵:۔احرام کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب ۹۵:۔تاکہ حرم خدا میں داخل ہونے سے قبل لوگوں کے دلوں میں خوف خدا پیدا ہو اور اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ احرام باندھ کر لہو ولعب میں مصروف نہ رہیں اور دنیاوی زیب وزینت کے فریفتہ نہ رہیں اور وہ جس رضائے الٰہی کے حصول کے مقصد کے لئے گھر سے چلے ہیں اسی مقصد کو اپنا ہدف بنائیں اور دل وجان سے اس کے حصول کی کوشش کریں۔

احرام اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور تلبیہ خدا کے حضور پیش ہوتے وقت تذلل (عاجزی) وخشوع کا مظہر ہے۔

2 حدثنا عبد الواحد بن محمد بن عبدوس النيسابوري العطار رضي الله عنه قال حدثنا علي بن محمد بن قتيبة النيسابوري قال قلت للفضل بن شاذان لما سمعت منه هذه العلل أخبرني عن هذه العلل التي ذكرتها عن الاستنباط و الاستخراج و هي من نتائج العقل أو هي مما سمعته و رويته فقال لي ما كنت لأعلم مراد الله تعالى بما فرض و لا مراد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بما شرع و سن و لا أعلل ذلك من ذات نفسي بل سمعتها من مولاي أبي الحسن علي بن موسى الرضا عليه السلام المرة بعد المرة و الشيء بعد الشيء فجمعتها فقلت له فأحدث بها عنك عن الرضا عليه السلام قال نعم.

ترجمہ

ہم سے عبدالواحد بن محمد بن عبدوس نیشاپوری عطار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے جب فضل بن شاذان سے یہ علل واسباب سنے تو میں نے ان سے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں کہ جو علل واسباب آپ نے بیان کیے ہیں۔ یہ عقلی استنباط واستخراج کا ثمر ہیں یا آپ نے یہ سنے ہیں اور ان کی روایت کی ہے؟

فضل بن شاذان نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جو فرائض فرض کیے ہیں میں بھلا ان کے اسباب کیسے جان سکتا ہوں اور

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقرر کردہ سنت کی مصلحتیں میں کیسے معلوم کرسکتا ہوں اور میں اپنی طرف سے ان کے اسباب وعلل کیسے بنا سکتا ہوں؟

میں نے مذکورہ تمام علل واسباب اپنے آقا ومولا ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے متعدد بار سنے ہیں۔ میں نے انہیں جمع کیا۔

میں نے ان سے پوچھا: تو کیا میں انہیں آپ کی سند سے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرسکتا ہوں؟

انہوں نے کہا: جی ہاں!

3 حدثنا الحاكم أبو محمد جعفر بن نعيم بن شاذان النيسابوري رضي الله عنه عن عمه أبي عبد الله محمد بن شاذان عن الفضل بن شاذان أنه قال سمعت هذه العلل من مولاي أبي الحسن بن موسى الرضا عليه السلام فجمعتها متفرقة و ألفتها.

ترجمه

ہم سے حاکم ابومحمد جعفر بن نعیم بن شاذان نیشاپوری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔انہوں نے اپنے چچا ابی عبداللہ محمد بن شاذان سے روایت کی۔انہوں نے فضل بن شاذان سے روایت کی۔انہوں نے کہا: میں نے یہ علل واسباب اپنے آقا و مولا ابی الحسن بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے سنے۔میں نے انہیں علیحدہ علیحدہ لکھا پھر سب کو جمع کر دیا۔

باب35

اسلام اور شرائع دین کی اصل حقیقت

1 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ سَأَلَ الْمَأْمُونُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام أَنْ يَكْتُبَ لَهُ مَحْضَ الْإِسْلَامِ عَلَى سَبِيلِ الْإِيجَازِ وَ الِاخْتِصَارِ فَكَتَبَ عليه السلام لَهُ أَنَّ مَحْضَ الْإِسْلَامِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهاً وَاحِداً أَحَداً فَرْداً صَمَداً قَيُّوماً سَمِيعاً بَصِيراً قَدِيراً قَدِيماً قَائِماً بَاقِياً عَالِماً لَا يَجْهَلُ قَادِراً لَا يَعْجِزُ غَنِيّاً لَا يَحْتَاجُ عَدْلًا لَا يَجُورُ وَ أَنَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ لَا شِبْهَ لَهُ وَ لَا ضِدَّ لَهُ وَ لَا نِدَّ لَهُ وَ لَا كُفْءَ لَهُ وَ أَنَّهُ الْمَقْصُودُ بِالْعِبَادَةِ وَ الدُّعَاءِ وَ الرَّغْبَةِ وَ الرَّهْبَةِ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَمِينُهُ وَ صَفِيُّهُ وَ صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَ أَفْضَلُ الْعَالَمِينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ لَا تَبْدِيلَ لِمِلَّتِهِ وَ لَا تَغْيِيرَ لِشَرِيعَتِهِ وَ أَنَّ جَمِيعَ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ وَ التَّصْدِيقُ بِهِ وَ بِجَمِيعِ مَنْ مَضَى قَبْلَهُ مِنْ رُسُلِ اللهِ وَ أَنْبِيَائِهِ وَ حُجَجِهِ وَ التَّصْدِيقُ بِكِتَابِهِ الصَّادِقِ الْعَزِيزِ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ وَ أَنَّهُ الْمُهَيْمِنُ عَلَى الْكُتُبِ كُلِّهَا وَ أَنَّهُ حَقٌّ مِنْ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ نُؤْمِنُ بِمُحْكَمِهِ وَ مُتَشَابِهِهِ وَ خَاصِّهِ وَ عَامِّهِ وَ وَعْدِهِ وَ وَعِيدِهِ وَ نَاسِخِهِ وَ مَنْسُوخِهِ وَ قِصَصِهِ وَ أَخْبَارِهِ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِهِ وَ أَنَّ الدَّلِيلَ بَعْدَهُ وَ الْحُجَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْقَائِمَ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَ النَّاطِقَ عَنِ الْقُرْآنِ وَ الْعَالِمَ بِأَحْكَامِهِ أَخُوهُ وَ خَلِيفَتُهُ وَ وَصِيُّهُ وَ وَلِيُّهُ وَ الَّذِي كَانَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَ أَفْضَلُ الْوَصِيِّينَ وَ وَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِينَ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ وَارِثُ عِلْمِ الْوَصِيِّينَ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ الْكَاظِمُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْحَسَنُ

بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَشْهَدُ لَهُمْ بِالْوَصِيَّةِ وَ الْإِمَامَةِ وَ أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةِ اللهِ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ فِي كُلِّ عَصْرٍ وَ أَوَانٍ وَ أَنَّهُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَ الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ يَرِثَ اللهُ الْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ أَنَّ كُلَّ مَنْ خَالَفَهُمْ ضَالٌّ مُضِلٌّ بَاطِلٌ تَارِكٌ لِلْحَقِّ وَ الْهُدَى وَ أَنَّهُمُ الْمُعَبِّرُونَ عَنِ الْقُرْآنِ وَ النَّاطِقُونَ عَنِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْبَيَانِ وَ مَنْ مَاتَ وَ لَمْ يَعْرِفْهُمْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ أَنَّ مِنْ دِينِهِمُ الْوَرَعَ وَ الْعِفَّةَ وَ الصِّدْقَ وَ الصَّلَاحَ وَ الِاسْتِقَامَةَ وَ الِاجْتِهَادَ وَ أَدَاءَ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ طُولَ السُّجُودِ وَ صِيَامَ النَّهَارِ وَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَ اجْتِنَابَ الْمَحَارِمِ وَ انْتِظَارَ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ وَ حُسْنَ الْعَزَاءِ وَ كَرَمَ الصُّحْبَةِ ثُمَّ الْوُضُوءُ كَمَا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ غَسْلُ الْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ مِنَ الْمِرْفَقَيْنِ وَ مَسْحُ الرَّأْسِ وَ الرِّجْلَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ إِلَّا غَائِطٌ أَوْ بَوْلٌ أَوْ رِيحٌ أَوْ نَوْمٌ أَوْ جَنَابَةٌ وَ أَنَّ مَنْ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَدْ خَالَفَ اللهَ تَعَالَى وَ رَسُولَهُ وَ تَرَكَ فريضة فَرِيضَتَهُ وَ كِتَابَهُ وَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سُنَّةٌ وَ غُسْلُ الْعِيدَيْنِ وَ غُسْلُ دُخُولِ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ وَ غُسْلُ الزِّيَارَةِ وَ غُسْلُ الْإِحْرَامِ وَ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ لَيْلَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ لَيْلَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَذِهِ الْأَغْسَالُ سُنَّةٌ وَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ فَرِيضَةٌ وَ غُسْلُ الْحَيْضِ مِثْلُهُ وَ الصَّلَاةُ الْفَرِيضَةُ الظُّهْرُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ الْعَصْرُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ الْمَغْرِبُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ وَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ الْغَدَاةُ رَكْعَتَانِ هَذِهِ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَ السُّنَّةُ أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُونَ رَكْعَةً ثَمَانُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ فَرِيضَةِ الظُّهْرِ وَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ وَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَانِ مِنْ جُلُوسٍ بَعْدَ الْعَتَمَةِ تُعَدَّانِ بِرَكْعَةٍ وَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فِي السَّحَرِ وَ الشَّفْعُ وَ الْوَتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ وَ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ أَفْضَلُ وَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْفَرْدِ أَرْبَعٌ وَ عِشْرُونَ وَ لَا صَلَاةَ خَلْفَ الْفَاجِرِ وَ لَا يُقْتَدَى إِلَّا بِأَهْلِ الْوَلَايَةِ وَ لَا يُصَلَّى فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَ لَا فِي جُلُودِ السِّبَاعِ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَقُولَ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ لِأَنَّ تَحْلِيلَ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمُ فَإِذَا قُلْتَ هَذَا فَقَدْ سَلَّمْتَ وَ التَّقْصِيرُ فِي ثَمَانِيَةِ فَرَاسِخَ وَ مَا زَادَ وَ إِذَا قَصَّرْتَ أَفْطَرْتَ وَ مَنْ لَمْ يُفْطِرْ لَمْ يُجْزِ عَنْهُ صَوْمُهُ فِي السَّفَرِ وَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ لِأَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ فِي السَّفَرِ وَ الْقُنُوتُ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ فِي الْغَدَاةِ وَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ فَمَنْ نَقَصَ فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةً وَ الْمَيِّتُ يُسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ وَ يُرْفَقُ بِهِ إِذَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ وَ الْإِجْهَارُ بِبِسْمِ

اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ سُنَّةٌ وَ الزَّكَاةُ الْفَرِيضَةُ فِي كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ لَا يَجِبُ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ شَيْءٌ وَ لَا تَجِبُ الزَّكَاةُ عَلَى الْمَالِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُعْطَى الزَّكَاةُ غَيْرَ أَهْلِ الْوَلَايَةِ الْمَعْرُوفِينَ وَ الْعُشْرُ مِنَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ وَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعاً وَ الصَّاعُ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ وَ زَكَاةُ الْفِطْرِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ صَاعٌ وَ هُوَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ وَ لَا يَجُوزُ دَفْعُهَا إِلَّا إِلَى أَهْلِ الْوَلَايَةِ وَ أَكْثَرُ الْحَيْضِ عَشَرَةُ أَيَّامٍ وَ أَقَلُّهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَحْتَشِي وَ تَغْتَسِلُ وَ تُصَلِّي وَ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ وَ لَا تَقْضِي وَ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَ تَقْضِي وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَرِيضَةٌ يُصَامُ لِلرُّؤْيَةِ وَ يُفْطَرُ لِلرُّؤْيَةِ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُصَلَّى التَّطَوُّعُ فِي جَمَاعَةٍ لِأَنَّ ذَلِكَ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ وَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ سُنَّةٌ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ أَرْبِعَاءُ بَيْنَ خَمِيسَيْنِ وَ صَوْمُ شَعْبَانَ حَسَنٌ لِمَنْ صَامَهُ وَ إِنْ قَضَيْتَ فَوَائِتَ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقَةً أَجْزَأَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ فَرِيضَةٌ عَلَى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَ السَّبِيلُ الزَّادُ وَ الرَّاحِلَةُ مَعَ الصِّحَّةِ وَ لَا يَجُوزُ الْحَجُّ إِلَّا تَمَتُّعاً وَ لَا يَجُوزُ الْقِرَانُ وَ الْإِفْرَادُ الَّذِي يَسْتَعْمِلُهُ الْعَامَّةُ إِلَّا لِأَهْلِ مَكَّةَ وَ حَاضِرِيهَا وَ لَا يَجُوزُ الْإِحْرَامُ دُونَ الْمِيقَاتِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ أَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُضَحَّى بِالْخَصِيِّ لِأَنَّهُ نَاقِصٌ وَ لَا يَجُوزُ الْمَوْجُوءُ وَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ مَعَ الْإِمَامِ الْعَدْلِ وَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَ لَا يَجُوزُ قَتْلُ أَحَدٍ مِنَ الْكُفَّارِ وَ النُّصَّابِ فِي دَارِ التَّقِيَّةِ إِلَّا قَاتِلٍ أَوْ سَاعٍ فِي فَسَادٍ وَ ذَلِكَ إِذَا لَمْ تَخَفْ عَلَى نَفْسِكَ وَ عَلَى أَصْحَابِكَ وَ التَّقِيَّةُ فِي دَارِ التَّقِيَّةِ وَاجِبَةٌ وَ لَا حِنْثَ عَلَى مَنْ حَلَفَ تَقِيَّةً يَدْفَعُ بِهَا ظُلْماً عَنْ نَفْسِهِ وَ الطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَ لَا يَكُونُ طَلَاقٌ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَ كُلُّ طَلَاقٍ يُخَالِفُ الْكِتَابَ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ كَمَا أَنَّ كُلَّ نِكَاحٍ يُخَالِفُ الْكِتَابَ فَلَيْسَ بِنِكَاحٍ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِ حَرَائِرَ وَ إِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْأَةُ لِلْعِدَّةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَحِلَّ لِزَوْجِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اتَّقُوا تَزْوِيجَ الْمُطَلَّقَاتِ ثَلَاثاً فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُنَّ ذَوَاتُ أَزْوَاجٍ وَ الصَّلَوَاتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاجِبَةٌ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَ عِنْدَ الْعُطَاسِ وَ الذَّبَائِحِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ وَ حُبُّ أَوْلِيَاءِ اللهِ تَعَالَى وَاجِبٌ وَ كَذَلِكَ بُغْضُ أَعْدَاءِ اللهِ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْهُمْ وَ مِنْ أَئِمَّتِهِمْ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَاجِبٌ وَ إِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ وَ لَا طَاعَةَ لَهُمَا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا لِغَيْرِهِمَا فَإِنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ إِذَا أَشْعَرَ وَ أَوْبَرَ وَ تَحْلِيلُ الْمُتْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

أَنْزَلَهُمَا اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَ سَنَّهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتْعَةُ النِّسَاءِ وَ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَ الْفَرَائِضُ عَلَى مَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَ لَا عَوْلَ فِيهَا وَ لَا يَرِثُ مَعَ الْوَلَدِ وَ الْوَالِدَيْنِ أَحَدٌ إِلَّا الزَّوْجُ وَ الْمَرْأَةُ وَ ذُو السَّهْمِ أَحَقُّ مِمَّنْ لَا سَهْمَ لَهُ وَ لَيْسَتِ الْعَصَبَةُ مِنْ دِينِ اللهِ تَعَالَى وَ الْعَقِيقَةُ عَنِ الْمَوْلُودِ لِلذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى وَاجِبَةٌ وَ كَذَلِكَ تَسْمِيَتُهُ وَ حَلْقُ رَأْسِهِ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ الشَّعْرِ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً وَ الْخِتَانُ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ لِلرِّجَالِ وَ مَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ وَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يُكَلِّفُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا وَ أَنَّ أَفْعَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى خَلْقَ تَقْدِيرٍ لَا خَلْقَ تَكْوِينٍ وَ اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا نَقُولُ بِالْجَبْرِ وَ التَّفْوِيضِ وَ لَا يَأْخُذُ اللهُ الْبَرِيءَ بِالسَّقِيمِ وَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ تَعَالَى الْأَطْفَالَ بِذُنُوبِ الْآبَاءِ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَ أَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا ما سَعى وَ لِلَّهِ أَنْ يَعْفُوَ وَ يَتَفَضَّلَ وَ لَا يَجُورَ وَ لَا يَظْلِمَ لِأَنَّهُ تَعَالَى مُنَزَّهٌ عَنْ ذَلِكَ وَ لَا يَفْرِضُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ طَاعَةَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يُضِلُّهُمْ وَ يُغْوِيهِمْ وَ لَا يَخْتَارُ لِرِسَالَتِهِ وَ لَا يَصْطَفِي مِنْ عِبَادِهِ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَكْفُرُ بِهِ وَ بِعِبَادَتِهِ وَ يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ دُونَهُ وَ أَنَّ الْإِسْلَامَ غَيْرُ الْإِيمَانِ وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ مُسْلِمٌ وَ لَيْسَ كُلُّ مُسْلِمٍ مؤمن [مُؤْمِناً وَ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ أَصْحَابُ الْحُدُودِ مُسْلِمُونَ لَا مُؤْمِنُونَ وَ لَا كَافِرُونَ وَ اللهُ تَعَالَى لَا يُدْخِلُ النَّارَ مُؤْمِناً وَ قَدْ وَعَدَهُ الْجَنَّةَ وَ لَا يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ كَافِراً وَ قَدْ أَوْعَدَهُ النَّارَ وَ الْخُلُودَ فِيهَا وَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ ما دُونَ ذلِكَ لِمَنْ يَشاءُ* وَ مُذْنِبُو أَهْلِ التَّوْحِيدِ لَا يَخْلُدُونَ فِي النَّارِ وَ يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَ الشَّفَاعَةُ جَائِزَةٌ لَهُمْ وَ إِنَّ الدَّارَ الْيَوْمَ دَارُ تَقِيَّةٍ وَ هِيَ دَارُ الْإِسْلَامِ لَا دَارُ كُفْرٍ وَ لَا دَارُ إِيمَانٍ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ إِذَا أَمْكَنَ وَ لَمْ يَكُنْ خِيفَةٌ عَلَى النَّفْسِ وَ الْإِيمَانُ هُوَ أَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَ اجْتِنَابُ جَمِيعِ الْكَبَائِرِ وَ هُوَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ وَاجِبٌ فِي الْفِطْرِ فِي دُبُرِ خَمْسِ صَلَوَاتٍ وَ يُبْدَأُ بِهِ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَ فِي الْأَضْحَى فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ وَ يُبْدَأُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ وَ بِمِنًى فِي دُبُرِ خَمْسَ عَشْرَةَ صَلَاةً وَ النُّفَسَاءُ لَا تَقْعُدُ عَنِ الصَّلَاةِ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً فَإِنْ طَهُرَتْ قَبْلَ ذَلِكَ صَلَّتْ وَ إِنْ لَمْ تَطْهُرْ حَتَّى تَجَاوَزَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً اغْتَسَلَتْ وَ صَلَّتْ وَ عَمِلَتْ مَا تَعْمَلُ الْمُسْتَحَاضَةُ وَ يُؤْمِنُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْمِيزَانِ وَ الصِّرَاطِ وَ الْبَرَاءَةُ مِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ هَمُّوا بِإِخْرَاجِهِمْ وَ سَنُّوا ظُلْمَهُمْ وَ غَيَّرُوا سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَ الْبَرَاءَةُ مِنَ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ الَّذِينَ هَتَكُوا حِجَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ

نَكَثُوا بَيْعَةَ إِمَامِهِمْ وَ أَخْرَجُوا الْمَرْأَةَ وَ حَارَبُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ قَتَلُوا الشِّيعَةَ الْمُتَّقِينَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَاجِبَةٌ وَ الْبَرَاءَةُ مِمَّنْ نَفَى الْأَخْيَارَ وَ شَرَّدَهُمْ وَ آوَى الطُّرَدَاءَ اللُّعَنَاءَ وَ جَعَلَ الْأَمْوَالَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ وَ اسْتَعْمَلَ السُّفَهَاءَ مِثْلَ مُعَاوِيَةَ وَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لَعِينَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَ الَّذِينَ حَارَبُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ قَتَلُوا الْأَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرِينَ وَ أَهْلَ الْفَضْلِ وَ الصَّلَاحِ مِنَ السَّابِقِينَ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ أَهْلِ الِاسْتِيثَارِ وَ مِنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَ أَهْلِ وَلَايَتِهِ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً أُولئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ لِقَائِهِ كَفَرُوا بِأَنْ لَقُوا اللهَ بِغَيْرِ إِمَامَتِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً فَهُمْ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ وَ الْبَرَاءَةُ مِنَ الْأَنْصَابِ وَ الْأَزْلَامِ أَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَ قَادَةِ الْجَوْرِ كُلِّهِمْ أَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ أَشْبَاهِ عَاقِرِي النَّاقَةِ أَشْقِيَاءِ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ مِمَّنْ يَتَوَلَّاهُمْ وَ الْوَلَايَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ الَّذِينَ مَضَوْا عَلَى مِنْهَاجِ نَبِيِّهِمْ عليه السلام وَ لَمْ يُغَيِّرُوا وَ لَمْ يُبَدِّلُوا مِثْلِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ وَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَ حُذَيْفَةَ الْيَمَانِيِّ وَ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ وَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ذِي الشَّهَادَتَيْنِ وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَمْثَالِهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَ الْوَلَايَةُ لِأَتْبَاعِهِمْ وَ أَشْيَاعِهِمْ وَ الْمُهْتَدِينَ بِهُدَاهُمْ وَ السَّالِكِينَ مِنْهَاجَهُمْ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَلِيلِهَا وَ كَثِيرِهَا وَ تَحْرِيمُ كُلِّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ قَلِيلِهِ وَ كَثِيرِهِ وَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ وَ الْمُضْطَرُّ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ لِأَنَّهَا تَقْتُلُهُ وَ تَحْرِيمُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَ تَحْرِيمُ الطِّحَالِ فَإِنَّهُ دَمٌ وَ تَحْرِيمُ الْجِرِّيِّ وَ السَّمَكِ وَ الطَّافِي وَ الْمَارْمَاهِي وَ الزِّمِّيرِ وَ كُلِّ سَمَكٍ لَا يَكُونُ لَهُ فَلْسٌ وَ اجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ وَ هِيَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ* تَعَالَى وَ الزِّنَاءُ وَ السَّرِقَةُ وَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً وَ أَكْلُ الْمَيْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ وَ أَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ وَ السُّحْتُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْقِمَارُ وَ الْبَخْسُ فِي الْمِكْيَالِ وَ الْمِيزَانِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَ اللِّوَاطُ وَ شَهَادَةُ الزُّورِ وَ الْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ وَ الْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللهِ وَ الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَ مَعُونَةُ الظَّالِمِينَ وَ الرُّكُونُ إِلَيْهِمْ وَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَ حَبْسُ الْحُقُوقِ مِنْ غَيْرِ الْعُسْرَةِ وَ الْكَذِبُ وَ الْكِبْرُ وَ الْإِسْرَافُ وَ التَّبْذِيرُ وَ الْخِيَانَةُ وَ الِاسْتِخْفَافُ بِالْحَجِّ وَ الْمُحَارَبَةُ لِأَوْلِيَاءِ

اللہِ تَعَالَی وَ الِاشْتِغَالُ بِالْمَلَاهِی وَ الْإِصْرَارُ عَلَی الذُّنُوبِ.

ترجمه

ا۔ہم سے عبدالواحد بن محمد بن عبدوس نیشاپوری عطار نے نیشاپور میں شعبان ۳۵۲ھ میں بیان کیا۔انہوں نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے روایت کی ، انہوں نے فضل بن شاذان سے روایت کی ۔ انہوں نے کہا: ''مامون نے امام علی رضاؑ سے درخواست کی کہ آپؑ اس کے لئے مختصر طور پر اسلام کی حقیقت تحریر کر دیں۔

اس کے جواب میں آپؑ نے لکھا: اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے۔ وہ معبود واحد، احد، فرد، صمد، قیوم، سمیع، بصیر، قدیم، قائم اور باقی ہے۔

وہ ایسا عالم ہے جس پر جہالت طاری نہیں ہوتی۔ وہ قادر ہے اس پر عاجزی طاری نہیں ہوتی۔ وہ غنی ہے اس پر احتیاج طاری نہیں ہوتی۔ وہ عادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور کوئی چیز اس کی مثال نہیں ہے۔ اس کی کوئی شبیہ نہیں اور اس کی ضد، ندا اور کوئی کفو نہیں ہے۔ اور دعا، رغبت وخوف اور عبادت کا مقصود صرف وہی ہے۔

اور یہ کہ حضرت محمد مصطفیؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ اور اس کے امین اور اس کے صفی اور مخلوق میں سے خدا کے پسندیدہ اور آپؐ مرسلین کے سردار، سلسلۂ انبیاء کے خاتم اور تمام عالمین سے افضل و برتر ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپؐ کی ملت میں تبدیلی اور شریعت میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔

اور جو کچھ محمدؐ بن عبداللہ لے کر آئے ہیں وہ حق مبین ہے اور ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں اور آپؐ سے پہلے جتنے خدا کے انبیاء و رسل و حجج آئے ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

اور ہم خدا کی سچی اور اس غالب کتاب کی تصدیق کرتے ہیں کہ باطل جس کے سامنے نہیں آسکتا اور جس کے پیچھے نہیں آسکتا جسے صاحبِ حکمت اور لائق حمد خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اور وہ تمام کتابوں کی نگہبان ہے اور وہ اپنی ابتدا سے لے کر انتہا تک حق ہے۔ ہم اس کے محکم اور اس کے متشابہ اور اس کے خاص و عام، وعد، وعید، ناسخ، منسوخ، قصص و اخبار پر ایمان رکھتے ہیں۔ مخلوق میں سے کسی کو یہ طاقت حاصل نہیں ہے کہ وہ قرآن کی مثال لا سکے۔

اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کا رہنما اور مومنین پر حجت اور امر مسلمین کا قائم کرنے والا اور احکام قرآن بیان کرنے والا ، اور احکام قرآن سے مکمل آگاہی رکھنے والا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور آپؐ کا جانشین اور آپؐ کا وصی اور وارث اور وہ جسے وہی مقام حاصل تھا جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھا، علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

آپؑ مومنین کے امیر اور متقین کے امام اور سفید رو افراد کے قائد اور تمام اوصیاء سے افضل اور انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث ہیں۔

آپؑ کے بعد جوانان جنت کے سردار حسنؑ اور حسینؑ امت کے امام ہیں۔ پھر زین العابدین علی بن الحسین امام ہیں۔ پھر علم انبیاء کے شگافتہ کرنے والے محمد بن علی امام ہیں۔ پھر علم اوصیاء کے وارث جعفر صادق بن محمد باقر امام ہیں۔ پھر موسیٰ کاظمؑ بن جعفر صادقؑ امام ہیں۔ پھر علیؑ رضا بن موسیٰ کاظمؑ امام ہیں۔ پھر محمد بن علی، پھر علی بن محمد۔ پھر حسن بن علی۔ پھر حجت القائم المنتظر صلوات اللہ علیھم امام ہیں۔ میں ان سب کی وصیت اور امامت کی گواہی دیتا ہوں۔

زمین کسی بھی وقت خدا کی حجت سے خالی نہیں رہتی۔ اور یہی خدا کی مضبوط رسی اور ہدایت کے امام اور اہل دنیا پر خدا کی حجت ہیں یہاں تک کہ اللہ زمین اور اس کے رہنے والوں کا وارث بنے۔

اور جس نے بھی ان کی مخالفت کی، وہ گمراہ، گمراہ کنندہ، باطل اور حق و ہدایت کا تارک ہے۔ اور وہی قرآن کے ترجمان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بیان کرنے والے ہیں۔

جو انہیں پہچانے بغیر مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اور ان کے دین میں تقویٰ، عفت، صداقت، بھلائی، استقامت، اجتہاد، ہر نیک اور بد کی امانت کی ادائیگی، طویل سجدے، دن کے روزے، راتوں کا قیام، محرمات سے پرہیز، صبر اور حسن ہمسائیگی سے کشائش کا انتظار شامل ہے۔

پھر وضو اسی طرح سے کرنا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ یعنی چہرے کو دھونا چاہئے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا چاہئے اور سر اور دونوں پاؤں کا مسح کرنا چاہئے۔

وضو پیشاب، پاخانہ، ریح، نیند اور جنابت سے ٹوٹتا ہے۔ اور جس نے موزوں پر مسح کیا تو اس نے خدا اور رسولؐ کی مخالفت کی اور اس نے فریضہ اور کتاب خدا کو ترک کیا۔

جمعہ، عیدین اور مکہ اور مدینہ میں دخول، زیارت، احرام، ماہ رمضان کی چاند رات، ماہ رمضان کی سترہ، انیس، اکیس اور تیئیس کی راتوں کو غسل کرنا سنت ہے۔

غسل جنابت فرض ہے اور غسل حیض بھی اسی طرح سے واجب ہے۔

ظہر کی نماز چار رکعت فرض ہے اور عصر کی چار اور مغرب کی تین اور عشاء کی چار اور فجر کی دو رکعت نماز فرض ہے اور یوں کل فرضی رکعات کی تعداد سترہ ہے۔

اور سنت نماز چونتیس رکعات ہے۔ جن میں سے آٹھ رکعات ظہر سے پہلے اور آٹھ رکعات عصر سے پہلے اور چار رکعات مغرب کے بعد اور عشاء کے بعد دو رکعات بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں جو کہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے۔

اور سحر کے وقت آٹھ رکعات نماز تہجد اور دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر ہے اور دو رکعت نافلہ فجر جسے فریضۂ فجر سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔

اوراول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے اور جماعت سے نماز پڑھنا انفرادی نماز سے چوبیس گنا افضل ہے۔

اور فاسق و فاجر کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور اقتدا صرف اہل بیتؑ کی کرنی چاہئے اور مردار اور درندے کی کھال پر نماز نہیں ہوتی۔

پہلے تشہد میں ''السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین'' نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ سلام کرنے کے ساتھ نماز تمام ہو جاتی ہے اور جب تم یہ الفاظ کہو گے تو تم نے سلام کر دیا۔

آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے اور جب نماز قصر ہو تو اس دن کا روزہ نہیں ہوتا۔ اور جو شخص حالت قصر میں بھی روزہ رکھے اس کا روزہ درست نہیں ہوگا اور اس کے ذمے روزے کی قضا ہوگی۔ کیونکہ سفر میں اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔

دعائے قنوت فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا میں سنت واجبہ ہے۔ اور نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں اور جس نے اس میں کمی کی اس نے سنت کی مخالفت کی۔ اور میت کا لباس آرام سے پاؤں کی طرف سے اتارا جائے گا اور اسے بڑی نرمی کے ساتھ داخل کیا جائے گا۔

تمام نمازوں میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے۔

ہر دوسو درہموں میں واجب زکوٰۃ پانچ درہم ہے اور اس سے کم رقم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور زکوٰۃ مال پر اس وقت واجب ہوتی ہے جب اس پر پورا سال گزر جائے۔

اور مشہور اہل ولایت کے علاوہ دوسرے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ اور گندم، جو، کھجور اور منقیٰ میں دسواں حصہ زکوٰۃ کے عنوان سے دیا جائے گا جب وہ اجناس پانچ وسق ہوں۔ اور ایک ''وسق'' ساٹھ ''صاع'' کے برابر ہے اور ایک صاع چار مٹھوں کے برابر ہے۔

زکوٰۃ فطرہ ہر چھوٹے بڑے، آزاد، غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ادا کرنا ضروری ہے اور فطرہ میں ایک صاع گندم، جو، کھجور اور منقیٰ دیا جائے گا اور صاع چار مشت کے برابر ہے۔ زکوٰۃ فطرہ بھی اہل ولایت کو ہی دینی چاہئے۔

حیض زیادہ سے زیادہ دس دن اور کم از کم تین دن جاری رہتا ہے۔ اور مستحاضہ روئی رکھے گی اور غسل کر کے نماز پڑھے گی۔ ماہواری کے ایام میں عورت نماز نہیں پڑھے گی اور اس کی قضا بھی نہیں بجالائے گی اور ماہواری کی حالت میں عورت روزہ نہ رکھے گی بعد میں اس کی قضا بجالائے گی۔

ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھا جائے گا اور چاند دیکھ کر عید کی جائے گی۔

اور نوافل کو جماعت سے پڑھنا ناجائز ہے کیونکہ یہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں

جائے گی۔

ہر مہینے میں تین روزے رکھنا سنت ہے اور ہر دس دنوں میں ایک روزہ رکھنا سنت ہے اور ہر ماہ کے پہلے اور آخری عشرہ میں جمعرات کے دن روزہ رکھنا چاہئے اور درمیانی عشرہ میں بدھ کے دن روزہ رکھنا چاہئے۔

اور جو ماہ شعبان میں روزے رکھے تو اس کے لئے بہت ہی اچھا ہے اور اگر ماہ رمضان کے متفرق روزے قضا ہوئے ہوں گے تو ماہ شعبان کے روزوں سے ان کی تکمیل ہو جائے گی۔

اور ہر صاحب استطاعت پر بیت اللہ کا حج فرض ہے اور استطاعت سے مراد زادِراہ، سواری اور صحت ہے۔ (باہر کے لوگوں کے لئے) صرف حج تمتع ہی درست ہے۔ اور حج قران اور حج افراد جسے عام لوگ بجالاتے ہیں یہ صرف اہل مکہ کے لئے درست ہے۔

اور میقات سے پہلے احرام باندھنا ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور حج وعمرہ کو اللہ کے لئے مکمل کرو''۔[1]

اور خصی جانور کی قربانی ناجائز ہے کیونکہ خصی ناقص ہوتا ہے اور جس جانور کی رگیں مسل دی گئی ہوں اس کی قربانی بھی ناجائز ہے۔

اور جہاد عادل امام کے ساتھ واجب ہے اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور دارالتقیہ میں کسی کافر یا ناصبی کا قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ سوائے قاتل کے یا اس کے جو فساد برپا کرنے کی کوشش میں مصروف ہو۔ اور اس حکم پر عمل بھی اسی صورت میں واجب ہے جب تمہیں اپنی اور اپنے دوستوں کی جان کا خوف نہ ہو۔

اور دارالتقیہ میں تقیہ کرنا واجب ہے۔ اور جو تقیہ کی وجہ سے کوئی قسم کھائے جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ سے ظلم دور کرے اور پھر اس قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر قسم توڑنے کا کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

اور سنت کے مطابق طلاق کا وہی طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا اور پیغمبر اکرمؐ نے اپنی تعلیمات سے واضح فرمایا اور خلاف سنت طلاق مؤثر نہیں ہے اور ہر وہ طلاق جو کتاب خداوندی کی مخالف ہو طلاق نہیں ہے۔ اور اسی طرح سے ہر وہ نکاح، نکاح نہیں ہے جو کتابِ خداوندی کے خلاف ہو۔

اور ایک وقت میں چار آزاد عورتوں سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کیا جا سکتا اور جب کسی عورت کو وقفے سے تین طلاقیں ہو جائیں تو وہ اپنے سابق شوہر کے لئے اس وقت تک حلال نہ ہو گی جب تک وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔

اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''ان عورتوں سے پرہیز کرو جنہیں ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ وہ شوہر

---

[1] البقرہ۔۱۹۶

دار ہیں''۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجنا ہر مقام پر اور چھینک اور ذبیحہ اور دیگر مواقع پر واجب ہے۔

اور اولیاء اللہ سے محبت رکھنا واجب ہے اور دشمنان خدا سے بغض رکھنا اور ان سے بیزاری اختیار کرنا واجب ہے اور دشمنان خدا کے رہنماؤں سے بغض رکھنا اور ان سے بیزاری اختیار کرنا واجب ہے۔

والدین سے بھلائی کرنا واجب ہے اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔ اور خدا کی نافرمانی میں والدین کی اور ان کے علاوہ کسی اور کی اطاعت ضروری نہیں ہے کیونکہ خالق کی نافرمانی کے لئے مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

اور جانور کا ذبیحہ اس کے شکم والے بچے کا ذبیحہ شمار ہوتا ہے بشرطیکہ اس پر بال اور اون آ چکی ہو۔

اور متعۃ النساء اور متعۃ الحج یہ وہ دو متعے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں رائج کیا ہے۔ یہ دونوں حلال ہیں۔

میراث اسی طرح سے تقسیم کی جائے گی جس طرح سے اللہ نے اس کے سہام مقرر کیے ہیں اور ''عول'' باطل ہے۔ میراث میں اولاد اور والدین کی موجودگی میں صرف شوہر یا بیوی میراث حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جس کا حصہ مقرر شدہ ہے وہ اس سے زیادہ حقدار ہے جس کا حصہ مقرر نہ کیا گیا ہو۔ اور عصبہ یعنی متعلقین کا دین خداوندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور ہر پیدا ہونے والے لڑکے اور لڑکی کا عقیقہ واجب ہے۔ اسی طرح سے بچے کا نام رکھنا اور پیدائش کے ساتویں دن سر منڈانا اور بالوں کے وزن برابر سونا یا چاندی تصدق کرنا بھی واجب ہے۔

ختنہ مردوں کے لئے سنت واجبہ اور عورتوں کے لئے عزت کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

اور بندوں کے اعمال و افعال اللہ کی مخلوق ہیں مگر وہ خلق تقدیر ہے۔ خلقِ تکوین نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ اور ہم جبر و تفویض پر عقیدہ نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ گناہ گار کے بدلے میں بے گناہ کو نہیں پکڑتا اور اللہ تعالیٰ باپ کے گناہوں کے عوض اس کے چھوٹے بچوں کو سزا نہیں دیتا۔ اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور انسان کو اس کی کوشش اور محنت کا ثمر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا عفو و تفضّل کا اختیار حاصل ہے اور اللہ ظلم و جور نہیں کرتا کیونکہ وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کبھی بھی اس کی اطاعت واجب نہیں کرتا جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اور اپنی رسالت کے لئے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کا ہرگز انتخاب نہیں کرتا جن کے متعلق وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا اور اس کی عبادت کا انکار کریں گے اور اسے چھوڑ کر شیطان کی پوجا کریں گے۔

اور اسلام اور ہے اور ایمان اور ہے اور ہر مومن مسلم ہے مگر ہر مسلم مومن نہیں ہے اور چور جس وقت چوری کر رہا ہوتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا اور زانی جس وقت زنا کر رہا ہوتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔ اور حدود الٰہیہ کے حق دار مسلم ہیں مومن نہیں ہیں اور کافر بھی نہیں ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے مومن سے جنت کا وعدہ کیا ہے اسے دوزخ میں نہیں ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ نے کافر سے دوزخ اور اس میں ہمیشہ رہنے کا وعدہ کیا ہے اسی لئے وہ کسی کافر کو دوزخ سے باہر نہیں نکالے گا۔

اور اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ جسے چاہے معاف فرما دے اور اہل توحید کے گناہ گار دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور ان کے لئے شفاعت جائز ہوگی۔ اور آج کی مملکت دار التقیہ ہے اور یہ نہ تو دار الکفر ہے اور نہ ہی دار الایمان ہے۔

اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ادائیگی جب ممکن ہو تو انہیں بجالانا واجب ہے اور ان کا وجوب اسی حالت میں ہوگا جب انسان کو اپنی جان کا خطرہ نہ ہو۔

اور ایمان امانت کی ادائیگی اور تمام گناہان کبیرہ سے پرہیز کرنے کا نام ہے۔ اور ایمان معرفت بالقلب اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے۔

اور عیدین میں نماز پنجگانہ کے بعد تکبیریں کہنا واجب ہے اور اس کی ابتدا عید الفطر کی شب نماز مغرب کے بعد سے کی جائے گی۔ اور عید قربانی کے موقع پر دس نمازوں کے بعد تکبیریں کہنا واجب ہے اور اس کی ابتدا قربانی کے دن نماز ظہر کے بعد سے کی جائے گی۔ اور منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جائیں گی۔

اور نفاس والی عورت اٹھارہ دن سے زیادہ نماز نہیں چھوڑے گی۔ اور اگر اٹھارہ دنوں سے پہلے خون نفاس سے پاک ہو جائے تو وہ نماز پڑھے گی اور اگر اٹھارہ دن گزر جائیں اور اس کا خون بند نہ ہو تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے گی اور وہ مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

اور عذاب قبر اور منکر ونکیر اور بعث بعد الموت اور میزان اور صراط پر ایمان ضروری ہے۔

اور جن لوگوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا اور انہیں گھروں سے نکالنے کا ارادہ کیا اور جنہوں نے ان پر ظلم کو رواج دیا اور جنہوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تبدیل کی ان سے بیزاری ضروری ہے۔

اور اس کے ساتھ ناکثین (اصحاب جمل)، قاسطین (اصحاب صفین) اور مارقین (خوارج) سے بیزاری ضروری ہے جن لوگوں نے حجاب رسول کو ہٹایا اور جنہوں نے اپنے امام کی بیعت توڑ ڈالی اور ایک عورت کو باہر نکال لائے اور امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی اور امیر المومنین علیہ السلام کے متقی شیعوں کو قتل کیا، ان سب سے بیزاری ضروری ہے۔

اور ان لوگوں سے بیزاری بھی ضروری ہے جنہوں نے نیک لوگوں کو گھروں سے نکال کر جلا وطن کیا اور جن ملعون افراد کو رسول خدا ﷺ نے اپنے شہر سے نکالا تھا، جو انہیں واپس لے آئے اور انہیں اپنے ہاں پناہ دی اور جنہوں نے دولت کو اپنے ہی دولت مندوں میں گردش دی اور جنہوں نے معاویہ اور عمرو بن العاص جیسے افراد جن پر رسول خدا ﷺ لعنت فرما چکے تھے، کو حکومت میں شامل کیا۔ اور ان کے ساتھ ان کے پیروکاروں سے بیزاری ضروری ہے جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی اور انصار و مہاجرین اور اہل فضل و تقویٰ سابقین کو قتل کیا۔

اور اس کے ساتھ استحصالی طبقے (اموی حکومت) اور ابو موسیٰ اشعری اور اس کے ان تمام دوستوں سے بیزاری ضروری ہے جن کی دنیاوی زندگی کی محنت اکارت گئی اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھے عمل کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے خدا کی آیات اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اور خدا کی ملاقات کا انکار کیا اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ وہ علیؑ کی امامت کے بغیر ہی خدا سے ملاقات کر لیں گے۔ ایسے لوگوں کے اعمال ضائع ہو گئے اور ہم قیامت کے دن ایسے لوگوں کے اعمال کے لئے وزن قائم نہیں کریں گے اور وہ لوگ اہل دوزخ کے کتے ہیں۔

اور ''انصاب'' (بتوں)، ''ازلام'' (پانسے کے تیروں) جو کہ گمراہی کے پیشوا اور تمام اہل جور خواہ وہ اولین میں سے ہیں یا آخرین میں سے، کے رہنما ہیں ان سے بھی بیزاری ضروری ہے۔

اور اس کے ساتھ ناقۃ اللہ کے قاتلوں کے مشابہ جو اولین و آخرین کے بہت بڑے بد بخت ہیں اور ان کے پیروکاروں سے بیزاری بھی ضروری ہے۔

اور امیر المومنین علیہ السلام اور ان صحابہ سے محبت کرنا ضروری ہے جو پوری زندگی بغیر کسی تغیر و تبدل کے اپنے نبی اکرمؐ کی راہ پر چلتے رہے۔ جیسے سلمان فارسی اور ابوذر غفاری، مقداد بن اسود، عمار بن یاسر، حذیفہ یمانی، ابوالہیثم بن تیہان، سہل بن حنیف، عبادہ بن صامت، ابوایوب انصاری، خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنھم ورحمۃ اللہ علیھم جیسے افراد سے محبت رکھنا واجب ہے۔ اور ان بزرگواروں کے پیروکاروں اور ان کی ہدایت کے زیر اثر چلنے والوں اور ان کے راہ پر سفر کرنے والوں سے محبت رکھنا ضروری ہے۔

اور شراب کم ہو یا زیادہ بہر طور حرام ہے۔ اور ہر نشہ آور مشروب خواہ کم ہو یا زیادہ حرام ہے۔ اور جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ اور حالت اضطرار میں بھی شراب نہیں پینی چاہئے کیونکہ شراب اس کے لئے مہلک ثابت ہوگی۔

اور تمام پنجے دار پرندے حرام ہیں اور تمام نوک دار پنجے والے پرندے حرام ہیں اور تلی کا کھانا حرام ہے کیونکہ وہ خون ہے اور ''ملی مچھی''، اور ''سانپ مچھی''، ''طافی'' اور ''زمیر'' (۱) حرام ہیں اور ہر وہ مچھلی حرام ہے جس پر چاندسا چھلکا نہ ہو۔

گناہان کبیرہ سے پرہیز کرنا واجب ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ ناحق کسی کو قتل کرنا ۲۔ زنا

۳۔ چوری ۴۔ شراب نوشی

۵۔ والدین کی نافرمانی ۶۔ میدان جہاد سے فرار

۷۔ ظلم سے یتیم کا مال کھانا

۸۔ کسی شرعی مجبوری کے بغیر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور اسے کھانا جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۹۔ ثبوت کے بعد سود کھانا۔ ۱۰۔ حرام اور ناجائز کمائی۔

۱۱۔ جوا، قمار بازی ۱۲۔ ناپ تول میں کمی۔

۱۳۔ عفیف عورتوں پر تہمت لگانا ۱۴۔ لواطت

۱۵۔ جھوٹی گواہی ۱۶۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا

۱۷۔ خدا کے عذاب سے مطمئن ہو جانا۔ ۱۸۔ اللہ کے کرم سے مایوس ہونا۔

۱۹۔ ظالموں کی مدد اور ان کی طرف مائل ہونا۔ ۲۰۔ جھوٹی قسم

۲۱۔ کسی مجبوری کے بغیر حقوق روک لینا۔ ۲۲۔ جھوٹ بولنا

۲۳۔ تکبر کرنا ۲۴۔ فضول خرچی اور ناجائز خرچ کرنا

۲۵۔ خیانت ۲۶۔ حج کو حقیر سمجھنا۔

۲۷۔ اولیاء خدا سے جنگ کرنا ۲۸۔ آلات غنا سے مشغول ہونا

۲۹۔ گناہوں پر اصرار کرنا''۔

2 حَدَّثَنِي بِذَلِكَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ قَنْبَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الرِّضَا عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ كَتَبَ ذَلِكَ إِلَى الْمَأْمُونِ وَ ذَكَرَ فِيهِ الْفِطْرَةَ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَ صَاعاً مِنَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ ذَكَرَ فِيهِ أَنَّ الْوُضُوءَ مَرَّةً مَرَّةً فَرِيضَةٌ وَ اثْنَتَانِ إِسْبَاغٌ وَ ذَكَرَ فِيهِ أَنَّ ذُنُوبَ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام صَغَائِرُهُمْ مَوْهُوبَةٌ وَ ذَكَرَ فِيهِ أَنَّ الزَّكَاةَ عَلَى تِسْعَةِ أَشْيَاءَ عَلَى الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ.

و حديث عبد الواحد بن محمد بن عبدوس رضي الله عنه عندي أصح و لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

ترجمہ

مجھ سے حمزہ بن محمد بن احمد بن جعفر بن محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابونصر قنبر بن علی بن شاذان نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے فضل بن شاذان سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی مگر اس نے اپنی روایت میں یہ ذکر نہیں کیا کہ امامؑ نے مامون کو لکھا تھا اور آپؑ نے اس میں فطرے کے متعلق لکھا کہ گندم کی زکوٰۃ فطرہ دو مد (نصف صاع) ہے اور جو، کھجور اور منقّٰی کی زکوٰۃ فطرہ ایک صاع ہے۔ اور آپؑ نے اس خط میں یہ بھی لکھا کہ اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھونا واجب ہے اور دو بار دھونے سے وضو کی تکمیل ہوتی ہے۔

اور اس خط میں آپؑ نے یہ ذکر بھی کیا کہ انبیاء کے گناہ (ترک اولیٰ) کا تعلق صغیرہ سے ہوتا ہے اور وہ انہیں معاف شدہ ہوتے ہیں۔

اور اس خط میں آپؑ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ زکوٰۃ گندم، جو، کھجور، منقّٰی، اونٹ، گائے، بکری، سونا اور چاندی نو چیزوں پر واجب ہے۔

اور میرے نزدیک عبدالواحد بن محمد بن عبدوس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ ولاقوۃ الا باللہ۔

3 و حدثنا الحاكم أبو محمد جعفر بن نعيم بن شاذان رضى الله عنه عن عمه أبي عبد الله محمد بن شاذان عن الفضل بن شاذان عن الرضا عليه السلام مثل حديث عبد الواحد بن محمد بن عبدوس و من أخباره عليه السلام.

ترجمہ

ہم سے حاکم ابومحمد جعفر بن نعیم بن شاذان رضی اللہ عنہ نے روایت کی، انہوں نے اپنے چچا ابی عبداللہ محمد بن شاذان سے روایت کی، انہوں نے فضل بن شاذان سے روایت کی اور انہوں نے عبدالواحد بن محمد بن عبدوس کی حدیث جیسی روایت کی۔

امام علی رضا علیہ السلام کی چند روایات

4 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُبَرِّدُ قَالَ حَدَّثَنِي الرِّيَاشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَ رَوَاهُ عَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام تَكَلَّمَ يَوْماً بَيْنَ يَدَيْ أَبِيهِ عليه السلام فَأَحْسَنَ فَقَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ خَلَفاً مِنَ الْآبَاءِ وَ سُرُوراً مِنَ الْأَبْنَاءِ وَ عِوَضاً عَنِ الْأَصْدِقَاءِ.

ترجمہ

''امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والد علیہ السلام کے سامنے گفتگو کی اور بہت خوبصورت گفتگو کی۔ آپؑ کی گفتگوسن کر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیارے فرزند! اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے تمہیں اپنے آباء کا جانشین بنایا اور خوشی دینے والا فرزند اور دوستوں کا نعم البدل بنایا''۔

5 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ وَ كَانَ مُشْتَهِراً بِالسَّمَاعِ وَ بِشُرْبِ النَّبِيذِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ السَّمَاعِ قَالَ لِأَهْلِ الْحِجَازِ رَأْيٌ فِيهِ وَ هُوَ فِي حَيِّزِ الْبَاطِلِ وَ اللَّهْوِ أَ مَا سَمِعْتَ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ وَ إِذا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِراماً.

ترجمہ

ہم سے حاکم ابوعلی حسین بن احمد بیہقی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اس نے محمد بن یحییٰ صولی سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اس سے عون بن محمد کندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالحسین محمد بن ابی عباد نے بیان کیا اور وہ موسیقی سننے اور نبیذ پینے میں مشہور تھا۔ انہوں نے کہا:

''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ''سماع'' کے متعلق سوال کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا: اس سلسلے میں اہل حجاز کی اپنی ایک رائے ہے اور یہ باطل اور لہو میں شامل ہے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:۔

''اور خدا کے نیک بندے جب کسی بے ہودہ چیز سے گزریں تو باعزت گزر جاتے ہیں''۔ [1]

6 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْقَاسِمِ النُّوشَجَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيَ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ نَسَباً قُلْتُ وَ مَا هُوَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ لَمَّا افْتَتَحَ خُرَاسَانَ أَصَابَ ابْنَتَيْنِ لِيَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَارَ مَلِكِ الْأَعَاجِمِ فَبَعَثَ بِهِمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَوَهَبَ إِحْدَاهُمَا لِلْحَسَنِ وَ الْأُخْرَى لِلْحُسَيْنِ عليه السلام فَمَاتَتَا عِنْدَهُمَا نُفَسَاوَيْنِ وَ كَانَتْ صَاحِبَةُ الْحُسَيْنِ عليه السلام نُفِسَتْ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكَفَلَ عَلِيّاً عليه السلام بَعْضُ أُمَّهَاتِ وُلْدِ أَبِيهِ فَنَشَأَ وَ هُوَ لَا يَعْرِفُ أُمّاً غَيْرَهَا ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهَا مَوْلَاتُهُ فَكَانَ النَّاسُ يُسَمُّونَهَا أُمَّهُ وَ زَعَمُوا أَنَّهُ زَوَّجَ أُمَّهُ وَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّمَا زَوَّجَ هَذِهِ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَ كَانَ سَبَبُ ذَلِكَ أَنَّهُ وَاقَعَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ يَغْتَسِلُ فَلَقِيَتْهُ أُمُّهُ

---

[1] الفرقان۔۷۲

هٰذِهِ فَقَالَ لَهَا إِنْ كَانَ فِي نَفْسِكِ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ شَيْءٌ فَاتَّقِي اللهَ وَ أَعْلِمِينِي فَقَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَهَا فَقَالَ النَّاسُ زَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام أُمَّهُ وَ قَالَ لِي عَوْنٌ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ الْقَاسِمِ مَا بَقِيَ طَالِبِيٌّ عِنْدَنَا إِلَّا كَتَبَ عَنِّي هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الرِّضَا عليه السلام.

ترجمه

سہل بن قاسم نوشجانی سے روایت ہے: ''مجھ سے امام علی رضا علیہ السلام نے خراسان میں فرمایا: ہمارے اور تمہارے درمیان ایک رشتہ موجود ہے۔

میں نے کہا: مولا! وہ کون سا رشتہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب عبداللہ بن عامر بن کریز نے خراسان فتح کیا تو اس نے ایرانی بادشاہ یزدگرد بن شہریار کی دو بیٹیوں کو قید کیا اور انہیں قیدی بنا کر عثمان بن عفان کے پاس روانہ کیا۔

ان میں سے حضرت عثمان نے ایک لڑکی امام حسن علیہ السلام کو بخش دی اور دوسری لڑکی امام حسین علیہ السلام کو بخش دی۔ اور دونوں بہنیں زچگی کے ایام میں فوت ہوئیں۔

امام حسین علیہ السلام کی زوجہ سے علی بن الحسین علیہ السلام پیدا ہوئے۔

امام زین العابدین کی پرورش ان کے والد کی ایک کنیز کرتی رہی۔ امام زین العابدین علیہ السلام جب بڑے ہوئے تو وہ اسی پالنے والی کنیز کو ہی اپنی ماں سمجھتے تھے۔ پھر آپؑ کو معلوم ہوا کہ وہ آپؑ کی ماں نہیں ہے اور وہ ان کے والد کی ایک کنیز ہے۔ اور لوگ بھی اس کنیز کو امام زین العابدین علیہ السلام کی ماں کہہ کر ہی پکارتے تھے۔

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنی والدہ کا نکاح کر دیا تھا۔

پناہ بخدا ایسا ہرگز نہیں۔ انہوں نے اس پالنے والی کنیز کا نکاح ضرور کیا تھا اور اس کا سبب یہ ہے کہ امامؑ نے اپنی ایک زوجہ سے مقاربت کی۔ پھر آپؑ غسل کرنے کے لئے نکلے تو آپؑ کے والد کی یہ کنیز آپؑ کے سامنے آئی۔ تو آپؑ نے اس سے کہا: اگر تمہارے دل میں گھر داری کی خواہش ہو تو اس کے لئے خدا سے ڈرنا اور مجھے بتا دینا۔

اس نے کہا: جی ہاں!

پھر آپؑ نے اس کا نکاح کر دیا تھا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ علی بن الحسین علیہ السلام نے اپنی والدہ کا نکاح کر دیا ہے''۔

عون (راوی) کہتا ہے کہ مجھ سے سہل بن قاسم نے کہا: میرے تمام طالب علموں نے اس حدیث کو امام علی رضا علیہ السلام کی روایت سے لکھا۔

7 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ يَوْماً يَا غُلَامُ ائْتِنِي الْغَدَاءَ فَكَأَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَتَبَيَّنَ الْإِنْكَارُ فِي فَقَرَأَ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنا غَداءَنا فَقُلْتُ الْأَمِيرُ أَعْلَمُ النَّاسِ وَ أَفْضَلُهُمْ.

ترجمه

ابوالحسین بن محمد بن ابی عباد نے کہا: ''ایک دن امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو آواز دے کر کہا:

''غلام! میرے پاس ناشتہ لاؤ''۔

یہ الفاظ سن کر مجھے تعجب (۱) سا ہوا۔ امامؑ نے میرے تعجب کو بھانپ لیا اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:

''اس نے اپنے غلام سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ''۔ [1]

میں نے سن کر کہا: بے شک آپؑ تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ اور آپؑ تمام لوگوں سے افضل ہیں''۔

ولایت نعمت ہے

8 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَكْوَانَ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بِسِيرَافَ سَنَةَ خَمْسٍ وَ ثَمَانِينَ وَ مِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبَّاسٍ الصَّوْلِيُّ الْكَاتِبُ بِالْأَهْوَازِ سَنَةَ سَبْعٍ وَ عِشْرِينَ وَ مِائَتَيْنِ قَالَ كُنَّا يَوْماً بَيْنَ يَدَيْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام فَقَالَ لِي لَيْسَ فِي الدُّنْيَا نَعِيمٌ حَقِيقِيٌّ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ مِمَّنْ يَحْضُرُهُ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ أَمَا هَذَا النَّعِيمُ فِي الدُّنْيَا وَ هُوَ الْمَاءُ الْبَارِدُ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام وَ عَلَا صَوْتُهُ كَذَا فَسَّرْتُمُوهُ أَنْتُمْ وَ جَعَلْتُمُوهُ عَلَى ضُرُوبٍ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ هُوَ الْمَاءُ الْبَارِدُ وَ قَالَ غَيْرُهُمْ هُوَ الطَّعَامُ الطَّيِّبُ وَ قَالَ آخَرُونَ هُوَ النَّوْمُ الطَّيِّبُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ عليه السلام أَنَّ أَقْوَالَكُمْ هَذِهِ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ فَغَضِبَ عليه السلام وَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَسْأَلُ عِبَادَهُ عَمَّا تَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ بِهِ وَ لَا يَمُنُّ بِذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَ الِامْتِنَانُ بِالْإِنْعَامِ مُسْتَقْبَحٌ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ فَكَيْفَ يُضَافُ إِلَى الْخَالِقِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا لَا يَرْضَى الْمَخْلُوقُ بِهِ وَ لَكِنَّ النَّعِيمَ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ مُوَالاتُنَا يَسْأَلُ اللهُ عِبَادَهُ

---

[1] الکھف ۶۲

عَنْهُ بَعْدَ التَّوْحِيدِ وَ النُّبُوَّةِ لِأَنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَفَى بِذَلِكَ أَدَّاهُ إِلَى نَعِيمِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَا يَزُولُ وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَّكَ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا جَعَلَهُ اللهُ وَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَمَنْ أَقَرَّ بِذَلِكَ وَ كَانَ يَعْتَقِدُهُ صَارَ إِلَى النَّعِيمِ الَّذِي لَا زَوَالَ لَهُ فَقَالَ لِي أَبُو ذَكْوَانَ بَعْدَ أَنْ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ مُبْتَدِياً مِنْ غَيْرِ سُؤَالٍ أُحَدِّثُكَ بِهَذَا مِنْ جِهَاتٍ مِنْهَا لِقَصْدِكَ لِي مِنَ الْبَصْرَةِ وَ مِنْهَا أَنَّ عَمَّكَ أَفَادَنِيهِ وَ مِنْهَا أَنِّي كُنْتُ مَشْغُولًا بِاللُّغَةِ وَ الْأَشْعَارِ وَ لَا أُعَوِّلُ عَلَى غَيْرِهِمَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فِي النَّوْمِ وَ النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَ يُجِيبُهُمْ فَسَلَّمْتُ فَمَا رَدَّ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَ مَا أَنَا مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِي بَلَى وَ لَكِنْ حَدِّثِ النَّاسَ بِحَدِيثِ النَّعِيمِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الصَّوْلِيُّ وَ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ النَّعِيمِ وَ الْآيَةِ وَ تَفْسِيرِهَا إِنَّمَا رَوَوْا أَنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّهَادَةُ وَ النُّبُوَّةُ وَ مُوَالاةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ترجمہ

ہم سے حاکم ابوعلی حسین بن احمد بیہقی نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن یحییٰ صولی سے روایت کی، انہوں نے ابوذکوان قاسم بن اسماعیل سے یہ روایت سیراف شہر میں ۲۸۵ھ میں سنی۔ انہوں نے یہ روایت اہواز میں ابراہیم بن عباس صولی الکاتب سے ۲۲۷ھ میں سنی۔ انہوں نے کہا: ''ہم ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: دنیا میں کوئی حقیقی نعمت نہیں ہے۔

پاس بیٹھے ہوئے ایک فقیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''پھر تم سے اس دن نعمت کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا''۔ [1]

اور اس دنیا میں ٹھنڈا پانی نعمت ہے۔

یہ تفسیر سن کر امام علی رضا علیہ السلام نے بلند آواز سے اس سے کہا: تم نے اس طرح سے اس کی تفسیر کی ہے اور تم نے اس کی کئی اقسام بنا ڈالیں۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ نعمت ٹھنڈا پانی ہے اور کچھ لوگوں نے کہا کہ نعمت اچھا کھانا ہے اور کچھ اور نے کہا اچھی نیند نعمت ہے۔

مجھ سے میرے والد علیہ السلام نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق بیان کیا کہ ایک مرتبہ

---

[1] التکاثر۔۸

ان کے سامنے ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ کی آیت پڑھی گئی اور ان کے سامنے نعمت کی تفسیر کے متعلق مختلف اقوال بیان کیے گئے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام لوگوں کی تفسیر سن کر غضب ناک ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر جو احسان کیا ہے وہ اس کے متعلق اپنے بندوں سے کوئی سوال نہیں کرے گا اور اپنا احسان جتا کر اپنے بندوں کو شرمندہ بھی نہیں کرے گا کیونکہ اگر مخلوق میں سے بھی کوئی ایسا کرے تو وہ بھی قابل مذمت قرار پاتا ہے۔ تو جو چیز مخلوق کے حق میں اچھی نہیں سمجھی جاتی وہ خدا کے متعلق کیسے اچھی سمجھی جا سکتی ہے۔

(سنو!) ہم اہل بیتؑ کی محبت ہی نعمت ہے اور توحید و نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ ہماری ولایت کے متعلق اپنے بندوں سے سوال کرے گا۔ اور جس بندے نے اس نعمت کو ادا کیا ہوگا تو وہی نعمت اسے جنت کی اس نعمت تک لے جائے گی جس پر زوال نہ ہوگا۔ اور میرے والد علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی روایت سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! مرنے کے بعد بندے سے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے ساتھ تمہاری ولایت کے متعلق پوچھا جائے گا کیونکہ خدا نے تمہیں ولی بنایا ہے اور میں نے تمہارا اعلان کیا ہے۔ اور جو اس کا اعتقاد رکھتا ہوگا اور اس کا اقرار کرے گا تو وہ اس نعمت میں منتقل ہو جائے گا جس پر زوال نہیں آئے گا''۔

پھر ابو ذکوان نے مجھے یہ حدیث سنا کر میرے کسی سوال کے بغیر مجھ سے کہا: میں یہ حدیث چند وجوہات کی بنا پر تمہیں سنا رہا ہوں۔

ایک وجہ تو یہ ہے کہ تم بصرہ سے سفر کر کے میرے پاس آئے ہو۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ میں نے یہ حدیث تمہارے چچا سے سنی تھی۔

اور تیسری وجہ یہ ہے کہ میں کچھ عرصے سے لغت اور اشعار میں مصروف رہا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا۔

ایک رات میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ لوگ آپؐ پر سلام کر رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جواب دے رہے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر آپؐ کو سلام کیا مگر آپؐ نے مجھے جواب نہ دیا۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپؐ کا امتی نہیں ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! تم میرے امتی ہو۔ لوگوں کو نعمت والی وہ حدیث سناؤ جو تم نے ابراہیم سے سنی تھی۔

صولی نے کہا: اس حدیث کو لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے مگر لوگوں نے اس میں نعیم اور آیت کی تفسیر نہیں کی۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ الفاظ روایت کئے۔

قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے توحید و نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے

گا''۔

عظمت قرآن

9 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ذَكَرَ الرِّضَا علیہ السلام يَوْماً الْقُرْآنَ فَعَظَّمَ الْحُجَّةَ فِيهِ وَ الْآيَةَ وَ الْمُعْجِزَةَ فِي نَظْمِهِ قَالَ هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ وَ عُرْوَتُهُ الْوُثْقَى وَ طَرِيقَتُهُ الْمُثْلَى الْمُؤَدِّي إِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمُنْجِي مِنَ النَّارِ لَا يَخْلُقُ عَلَى الْأَزْمِنَةِ وَ لَا يَغِثُّ عَلَى الْأَلْسِنَةِ لِأَنَّهُ لَمْ يُجْعَلْ لِزَمَانٍ دُونَ زَمَانٍ بَلْ جُعِلَ دَلِيلَ الْبُرْهَانِ وَ الْحُجَّةَ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ لا يَأْتِيهِ الْباطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ.

ترجمہ

''ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کی محفل میں قرآن مجید کا تذکرہ ہوا تو آپؑ نے قرآن کی حجت کو عظیم کہا اور فرمایا قرآن کی ترتیب خدا کا معجزہ ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: ''قرآن اللہ کی مضبوط رسی اور نہ ٹوٹنے والا رابطہ ہے اور قرآن خدا کا بے مثال راستہ ہے۔ قرآن جنت تک لے جانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے۔ زمانہ اسے بوسیدہ نہیں کر سکتا اور زبانوں پر یہ گراں محسوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ قرآن کسی مخصوص زمانے کے لئے نہیں آیا۔ قرآن کو اللہ نے دلیل و برہان بنایا اور ہر انسان پر اسے حجت بنایا۔ باطل نہ تو اس کے سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے آ سکتا ہے۔ قرآن صاحب حکمت اور لائقِ حمد ذات کی طرف سے نازل کردہ ہے''۔

10 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْقَاسِمِ النُّوشَجَانِيُّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلرِّضَا علیہ السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّهُ يُرْوَى عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ هُوَ فِي تَقِيَّةٍ فَقَالَ أَمَّا بَعْدَ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّهُ أَزَالَ كُلَّ تَقِيَّةٍ بِضَمَانِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بَيَّنَ أَمْرَ اللهِ تَعَالَى وَ لَكِنَّ قُرَيْشاً فَعَلَتْ مَا اشْتَهَتْ بَعْدَهُ وَ أَمَّا قَبْلَ نُزُولِ هَذِهِ الْآيَةِ فَلَعَلَّهُ.

ترجمہ

''سہل بن قاسم نوشجانی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے یہ روایت کی جاتی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ وفات تک حالتِ تقیہ میں رہے۔

یہ سن کر امامؑ نے فرمایا: ''اے رسول! اس حکم کی تبلیغ کریں جو آپ کے رب کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپؐ نے اس کا پیغام ہی نہیں پہنچایا اور اللہ آپؐ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا''۔[1]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی اور رسول اکرمؐ نے ہر قسم کا تقیہ ختم کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان کھول کر بیان کیا۔ لیکن قریش نے بعد میں اپنی مرضی سے جو کرنا چاہا وہ کیا۔ اور اس آیت سے پہلے شاید تقیہ ہو''۔

روشِ دنیا

11 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَى إِنْسَانٍ أَعْطَتْهُ مَحَاسِنَ غَيْرِهِ وَإِذَا أَدْبَرَتْ عَنْهُ سَلَبَتْهُ مَحَاسِنَ نَفْسِهِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد علیہ السلام کی سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جب دنیا کسی شخص کی طرف بڑھتی ہے تو اسے دوسری خوبیاں بھی دے دیتی ہے اور جب دنیا کسی کی طرف پشت کرتی ہے تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے''۔

12 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَوَدَّةُ عِشْرِينَ سَنَةً قَرَابَةٌ وَالْعِلْمُ أَجْمَعُ لِأَهْلِهِ مِنَ الْآبَاءِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بیس برس کی محبت قرابت ہے اور علم باپ دادا کی بہ نسبت لوگوں کو زیادہ جمع کرنے والا ہے''۔

13 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ إِمَامُ جَامِعِ أَهْوَازَ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقَصْرِيُّ غُلَامُ الْخَلِيلِ الْمُحَلِّمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ

[1] المائدہ۔۶۷

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام قَالَ لَا يَكُونُ الْقَائِمُ إِلَّا إِمَامَ بْنَ إِمَامٍ وَ وَصِيَّ بْنَ وَصِيٍّ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی۔آپؑ نے فرمایا:''قائم (آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف) امام بن امام اور وصی بن وصی ہوگا''۔

14 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ أَوْصَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ علیہم السلام ثُمَّ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ علیہا السلام إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ.

ترجمہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی۔آپؑ نے فرمایا:۔
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور حسن وحسین علیہم السلام کو اپنا وصی بنایا۔پھر آپؑ نے کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں صاحبانِ امر ہوں،ان کی اطاعت کرو''[1] کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:''امام قیامت تک علیؑ وفاطمہؑ کی اولاد سے ہوں گے''۔

ہم شکل علیؑ

15 وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ علیہم السلام قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ يَقُولُ لَيْلَةَ أَسْرَى بِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ رَأَيْتُ فِي بُطْنَانِ الْعَرْشِ مَلَكاً بِيَدِهِ سَيْفٌ مِنْ نُورٍ يَلْعَبُ بِهِ كَمَا يَلْعَبُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام بِذِي الْفَقَارِ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ إِذَا اشْتَاقُوا إِلَى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام نَظَرُوا إِلَى وَجْهِ ذَلِكَ الْمَلَكِ فَقُلْتُ يَا رَبِّ هَذَا أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَ ابْنُ عَمِّي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَلَكٌ خَلَقْتُهُ عَلَى صُورَةِ عَلِيٍّ يَعْبُدُنِي فِي بُطْنَانِ عَرْشِي تُكْتَبُ حَسَنَاتُهُ وَ تَسْبِيحُهُ وَ تَقْدِيسُهُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔آپؐ نے فرمایا:''شب معراج میں نے عرش کے درمیان ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک نور کی تلوار تھی اور وہ اس تلوار سے یوں کھیل رہا تھا جیسا کہ علیؑ ابن ابی طالب ذوالفقار کے ساتھ کھیلتے ہیں۔اور جب فرشتوں کو علیؑ بن ابی طالبؑ کی زیارت کا شوق

[1] النساء۔۵۹

ہوتا ہے تو وہ اس فرشتے کے چہرے کو دیکھتے ہیں۔ میں نے عرض کی: پروردگار! کیا یہ میرا بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے؟

اللہ تعالیٰ نے کہا: ''محمدؐ! یہ ایک فرشتہ ہے جسے میں نے علیؑ ابن ابی طالب کی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یہ میرے عرش کے درمیان میری عبادت کرتا ہے اور اس کی نیکیاں اور تسبیح و تقدیس قیامت کے دن تک علیؑ ابن ابی طالب کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی رہیں گی''۔

حسد کی تباہ کاری

16 وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَلَطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَسْبِقَ الْقَدَرَ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ حسد تقدیر سے بھی سبقت لے جائے''۔

علیؑ والے

17 وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ لَا يَحْفَظُنِي فِيكَ إِلَّا الْأَتْقِيَاءُ الْأَنْقِيَاءُ الْأَبْرَارُ الْأَصْفِيَاءُ وَ مَا هُمْ فِي أُمَّتِي إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ فِي اللَّيْلِ الْغَابِرِ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ ''آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارے متعلق میرے فرامین کو وہی مدنظر رکھیں گے جو پرہیزگار، پاکیزہ، نیک اور منتخب کئے ہوئے ہوں گے اور میری امت میں وہ ایسے نمایاں ہوں گے جیسے سیاہ رات میں سیاہ بیل کی پشت پر سفید بال ہوں''۔

جزع یمانی کی فضیلت

18 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ بِالْجُحْفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ فَصُّهُ جَزْعٌ يَمَانِيٌّ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ دَفَعَهُ إِلَيَّ وَ قَالَ يَا عَلِيُّ تَخَتَّمْ بِهِ فِي يَمِينِكَ وَ صَلِّ فِيهِ أَ وَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْجَزْعِ سَبْعُونَ صَلَاةً وَ أَنَّهُ يُسَبِّحُ وَ يَسْتَغْفِرُ وَ أَجْرُهُ لِصَاحِبِهِ وَ بِاللهِ الْعِصْمَةُ وَ التَّوْفِيقُ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی جس میں جزع یمانی کا نگینہ تھا۔ آپؐ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب نماز مکمل ہوگئی تو آپؐ نے وہ انگوٹھی مجھے عطا فرمائی اور فرمایا: علیؑ! اس انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اس کے ساتھ ایک نماز ستر نمازوں کے برابر ہے اور یہ تسبیح واستغفار کرتی رہتی ہے اور اس کا اجر پہننے والے کو ملتا ہے''۔

باب 36

نیشاپور میں آمد اور جس گھر میں قیام کیا اس کا بیان

1 حَدَّثَنَا أَبُو وَاسِعٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي خَدِيجَةَ بِنْتَ حَمْدَانَ بْنِ بَسَنْدَه قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ الرِّضَا عليه السلام بِنَيْسَابُورَ نَزَلَ مَحَلَّةَ الْغَرْبِيِّ نَاحِيَةً تُعْرَفُ بِلَاشَابَادَ فِي دَارِ جَدِّي بَسَنْدَه وَ إِنَّمَا سُمِّيَ بَسَنْدَه لِأَنَّ الرِّضَا عليه السلام ارْتَضَاهُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ وَ بَسَنْدَه إِنَّمَا هِيَ كَلِمَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعْنَاهَا مَرْضِيٌّ فَلَمَّا نَزَلَ عليه السلام دَارَنَا زَرَعَ لَوْزَةً فِي جَانِبٍ مِنْ جَوَانِبِ الدَّارِ فَنَبَتَتْ وَ صَارَتْ شَجَرَةً وَ أَثْمَرَتْ فِي سَنَةٍ فَعَلِمَ النَّاسُ بِذَلِكَ فَكَانُوا يَسْتَشْفُونَ بِلَوْزِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فَمَنْ أَصَابَتْهُ عِلَّةٌ تَبَرَّكَ بِالتَّنَاوُلِ مِنْ ذَلِكَ اللَّوْزِ مُسْتَشْفِياً فَعُوفِيَ بِهِ وَ مَنْ أَصَابَهُ رَمَدٌ جَعَلَ ذَلِكَ اللَّوْزَ عَلَى عَيْنَيْهِ فَعُوفِيَ وَ كَانَتِ الْحَامِلُ إِذَا عَسُرَ عَلَيْهَا وِلَادَتُهَا تَنَاوَلَتْ مِنْ ذَلِكَ اللَّوْزِ فَتَخِفُّ عَلَيْهَا الْوِلَادَةُ وَ تَضَعُ مِنْ سَاعَتِهَا وَ كَانَ إِذَا أَخَذَ دَابَّةً مِنَ الدَّوَابِّ الْقُولَنْجُ أُخِذَ مِنْ قُضْبَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فَأُمِرَّ عَلَى بَطْنِهَا فَتَعَافَى وَ يَذْهَبُ عَنْهَا رِيحُ الْقُولَنْجِ بِبَرَكَةِ الرِّضَا عليه السلام فَمَضَتِ الْأَيَّامُ عَلَى تِلْكَ الشَّجَرَةِ فَيَبِسَتْ فَجَاءَ جَدِّي حَمْدَانُ وَ قَطَعَ أَغْصَانَهَا فَعَمِيَ وَ جَاءَ ابْنُ حَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَمْرٍو فَقَطَعَ تِلْكَ الشَّجَرَةَ مِنْ وَجْهِ الْأَرْضِ فَذَهَبَ مَالُهُ كُلُّهُ بِبَابِ فَارِسٍ وَ كَانَ مَبْلَغُهُ سَبْعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ إِلَى ثَمَانِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ لَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ وَ كَانَ لِأَبِي عَمْرٍو هَذَا ابْنَانِ وَ كَانَا يَكْتُبَانِ لِأَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُمْجُورَ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا أَبُو الْقَاسِمِ وَ لِلْآخَرِ أَبُو صَادِقٍ فَأَرَادَا عِمَارَةَ تِلْكَ الدَّارِ وَ أَنْفَقَا عَلَيْهَا عِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ قَلَعَا الْبَاقِيَ مِنْ أَصْلِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ هُمَا لَا يَعْلَمَانِ مَا يَتَوَلَّدُ عَلَيْهِمَا مِنْ ذَلِكَ تَوَلَّى أَحَدُهُمَا ضِيَاعاً لِأَمِيرِ خُرَاسَانَ فَرُدَّ إِلَى نَيْسَابُورَ فِي مَحْمِلٍ قَدِ اسْوَدَّتْ رِجْلُهُ الْيُمْنَى فَشُرِحَتْ رِجْلُهُ فَمَاتَ مِنْ تِلْكَ الْعِلَّةِ بَعْدَ شَهْرٍ وَ أَمَّا الْآخَرُ وَ هُوَ الْأَكْبَرُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي دِيوَانِ سُلْطَانِ نَيْسَابُورَ يَكْتُبُ كِتَاباً وَ عَلَى رَأْسِهِ قَوْمٌ مِنَ الْكُتَّابِ وُقُوفٌ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ دَفَعَ اللَّهُ عَيْنَ السُّوءِ عَمَّنْ كَاتَبَ هَذَا الْخَطَّ فَارْتَعَشَتْ يَدُهُ مِنْ سَاعَتِهِ وَ سَقَطَ الْقَلَمُ مِنْ يَدِهِ وَ خَرَجَتْ بِيَدِهِ بَثْرَةٌ وَ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَدَخَلَ إِلَيْهِ أَبُو الْعَبَّاسِ الْكَاتِبُ مَعَ جَمَاعَةٍ فَقَالُوا لَهُ هَذَا الَّذِي أَصَابَكَ مِنَ الْحَرَارَةِ فَيَجِبُ أَنْ تَفْصِدَ الْيَوْمَ

فَافْتَصَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَعَادُوا إِلَيْهِ مِنَ الْغَدِ وَ قَالُوا لَهُ يَجِبُ أَنْ تَفْتَصِدَ الْيَوْمَ أَيْضاً فَفَعَلَ فَاسْوَدَّتْ يَدُهُ فَتَشَرَّحَتْ وَ مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ وَ كَانَ مَوْتُهُمَا جَمِيعاً فِي أَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ.

ترجمہ

ابوواسع محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے اپنی دادی خدیجہ بنت حمدان بن پسندہ سے سنا۔ ''جب امام علی رضاؑ نیشاپور تشریف لائے تو آپؑ نے مغربی محلہ میں قیام کیا جسے ''لاشاباذ'' کہا جاتا ہے۔ اور آپؑ نے میرے دادا ''پسندہ'' کے گھر میں قیام فرمایا۔ اور میرے دادا کو ''پسندہ'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ امامؑ نے اسے لوگوں میں سے پسند فرمایا تھا۔ اور لفظ پسندہ فارسی کا لفظ ہے جسے عربی میں لفظ ''مرضی'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

الغرض جب آپؑ نے ہمارے گھر میں قیام کیا تو آپؑ نے اس میں بادام کا بیج کاشت کیا جو بہت جلد جوان ہو گیا اور اس میں اسی سال پھل آنے لگے۔

جب لوگوں کو حضرت کی اس برکت کا علم ہوا تو لوگ اس کا پھل بطور شفا لے جانے لگے۔ جو شخص بیمار ہوتا وہ بطور تبرک بادام کھاتا تو وہ صحت یاب ہو جاتا تھا اور جس کی آنکھیں آشوب کر آتیں وہ اس بادام کو اپنی آنکھوں پہ لگاتا تو اسے آشوب چشم سے نجات مل جاتی تھی۔ اگر حاملہ عورت کو زچگی میں دشواری پیش آتی تو اسے بادام کھلایا جاتا تھا جس سے ولادت آسان ہو جاتی تھی۔ اگر کسی جانور کو مرض قولنج ہوتا تو اس درخت کی شاخ اس کے جسم پر پھیر دی جاتی تو مرض دور ہو جاتا۔

کچھ عرصے بعد وہ درخت خشک ہو گیا تو میرے دادا حمدان نے اس کی شاخیں کاٹ دیں۔ جس سے وہ اندھا ہو گیا اور اس کے بیٹے ابوعمرو نے درخت کاٹ ڈالا تو بابِ فارس پر اس کا تمام مال واسباب ضائع ہو گیا جو ستر اسی ہزار درہم مالیت کا تھا۔

ابوعمرو کے دو بیٹے تھے جن کے نام ابوالقاسم اور ابوصادق تھے۔ اور یہ دونوں بھائی ابوالحسن محمد بن ابراہیم سجور کے کاتب تھے۔ ابوصادق نے بیس ہزار درہم خرچ کر کے اس مکان کی از سر نو تعمیر کرائی اور اس درخت کی باقی ماندہ جڑیں بھی نکلوا دیں اور اسے معلوم نہ تھا کہ اس کے اس پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

ان میں سے ایک امیر خراسان کی جاگیر پر کارندہ بن کر نیشاپور واپس آیا تو وہ ابھی محمل میں ہی تھا کہ اس کا داہنا پاؤں سیاہ ہو گیا۔ جب مرض نے شدت اختیار کی تو پاؤں کاٹ دیا گیا اور ایک ماہ کے اندر وہ مر گیا۔

دوسرا بھائی جو اس سے عمر میں بڑا تھا وہ سلطان نیشاپور کے دربار میں ایک تحریر لکھ رہا تھا اور کچھ لوگ کھڑے اس کے خط کو دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ اس لکھنے والے کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں رعشہ پیدا ہوا اور اس کے ہاتھ سے قلم گر گیا اور اس کے ہاتھ میں پھوڑا نمودار ہوا اور وہ اپنے گھر واپس آیا۔ ابوالعباس

کاتب چند آدمیوں کو لے کر اس کی عیادت کرنے کے لئے گیا اور کہا: فکر کی کوئی ضرورت نہیں بس خون میں حدت پیدا ہوگئی ہے اسی لئے آج ہی فصد کھلوالو۔ اس نے اسی دن فصد کھلوائی اور ابوالعباس کا تب دوسرے دن پھر آیا اور اس سے کہا۔ آج اور فصد کھلوالو۔

دوسرے دن بھی اس نے فصد کھلوالی۔ جس کے نتیجے میں تمام ہاتھ سیاہ ہوگیا۔ آخر کار اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور پھر چند دن بعد وہ مر گیا اور دونوں بھائی ایک ہی سال کے اندر لقمۂ اجل بن گئے''۔

باب 37

حدیث سلسلۃ الذہب

جب آپؑ مامون کے پاس جارہے تو راستے میں نیشاپور شہر کے چوک میں آپؑ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

1 حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُذَكِّرُ النَّيْسَابُورِيُّ بِنَيْسَابُورَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزْرَجِيُّ الْأَنْصَارِيُّ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام حِينَ رَحَلَ مِنْ نَيْسَابُورَ وَ هُوَ رَاكِبٌ بَغْلَةً شَهْبَاءَ فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَرْثِ وَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ تَعَلَّقُوا بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ فِي الْمَرْبَعَةِ فَقَالُوا بِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ حَدِّثْنَا بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ فَأَخْرَجَ رَأْسَهُ مِنَ الْعَمَّارِيَّةِ وَ عَلَيْهِ مِطْرَفُ خَزٍّ ذُو وَجْهَيْنِ وَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي الْعَبْدُ الصَّالِحُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عُلُومِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله يَقُولُ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِالْإِخْلَاصِ دَخَلَ فِي حِصْنِي وَ مَنْ دَخَلَ فِي حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي.

ترجمہ

ابوسعید محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق المذکر نیشاپوری نے ہمیں یہ حدیث نیشاپور میں سنائی۔ انہوں نے یہ حدیث ابوعلی حسن بن علی خزرجی انصاری السعدی سے روایت کی۔ انہوں نے عبدالسلام بن صالح ابوالصلت ہروی سے روایت کی۔

انہوں نے کہا: ”جب امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور سے جانے لگے تو میں آپؑ کے ساتھ تھا۔ آپؑ ایک سفید خچر پر سوار تھے اور جب آپؑ نیشاپور کے مرکزی چوک پر پہنچے تو محمد بن رافع، احمد بن حرث، یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن راہویہ اور دیگر اہل علم کے ایک گروہ نے آپؑ کی سواری کی لگام تھام لی اور عرض کی: آپؑ کو اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کے حق کی قسم! آپؑ اپنے آباء سے منقول کوئی حدیث بیان فرمائیں۔

یہ درخواست سن کر آپؑ نے ہودج سے اپنا سرِ اطہر نکالا آپؑ اس وقت ایک اونی کڑھی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اور آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد بزرگوار عبد صالح موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ان سے ان کے والد جعفر صادق بن محمد باقر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ان سے ان کے والد ابوجعفر محمد بن علی باقر علوم الانبیاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ان سے ان کے والد سید العابدین علی بن الحسین نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ان سے ان کے والد سردار جوانان جنت حسین بن علی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ان سے ان کے والد علی بن ابی طالب علیہم السلام نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے جبریل سے سنا، انہوں نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا۔

''میں اللہ ہوں اور میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ لوگو! تم میری عبادت کرو۔ یہ جان لو کہ تم میں سے جو شخص خلوص دل سے اس امر کی گواہی دیتا ہوا میرے پاس آیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو وہ میرے قلعے میں داخل ہوا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا''۔

2 حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ الْفَقِيهُ الْمَرْوَرُودِيُّ فِي مَنْزِلِهِ بِمَرْوَرُودَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْعَامِرُ الطَّائِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَهُ أَمِنَ مِنْ عَذَابِي.

ترجمہ

ہم سے یہ حدیث ابوالحسین محمد بن علی بن شاہ فقیہ مرورودی نے اپنے مرورود کے گھر میں بیان کی، انہوں نے ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن عامر طائی سے بصرہ میں یہ حدیث سنی، انہوں نے اپنے والد سے یہ حدیث روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے یہ حدیث روایت کی، آپؑ نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے روایت کی، انہوں نے یہ حدیث ابی جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت کی، انہوں نے یہ حدیث اپنے والد محمد بن علی علیہما السلام سے روایت کی، انہوں نے یہ حدیث اپنے والد علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی، انہوں نے یہ حدیث اپنے والد حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کی، انہوں نے یہ حدیث اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی، آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لا الہ الا اللہ" میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ

رہا''۔

3 حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بَابَوَيْهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ أَبُو السَّيِّدِ الْمَحْجُوبِ إِمَامُ عَصْرِهِ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التَّقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ الْكَاظِمُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّجَّادُ زَيْنُ الْعَابِدِينَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ سَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ اللهُ سَيِّدُ السَّادَاتِ عَزَّ وَ جَلَ إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَمَنْ أَقَرَّ لِي بِالتَّوْحِيدِ دَخَلَ حِصْنِي وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي.

ترجمہ

ہم سے یہ حدیث ابونصر احمد بن حسین بن احمد بن عبید ضبی نے بیان کی، انہوں نے ابوالقاسم بن عبیداللہ بن بابویہ ''رجل صالح'' سے روایت کی ، انہوں نے ابومحمد احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کی ، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے یہ حدیث مکہ میں سنی ، انہوں نے اپنے والد امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد امام سجاد زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد سردار جوانان جنت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد سید الاوصیاء علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے سید الانبیاء محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ، انہوں نے سید الملائکہ جبریل سے روایت کی ، انہوں نے کہا: ''تمام سرداروں کے سردار اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ہی اللہ ہوں ۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ۔ جس نے میری توحید کا اقرار کیا تو وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا''۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ

قَالَ لَمَّا وَافَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام نَيْسَابُورَ وَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا إِلَى الْمَأْمُونِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ تَرْحَلُ عَنَّا وَ لَا تُحَدِّثُنَا بِحَدِيثٍ فَنَسْتَفِيدَهُ مِنْكَ وَ كَانَ قَدْ قَعَدَ فِي الْعَمَّارِيَّةِ فَأَطْلَعَ رَأْسَهُ وَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله يَقُولُ سَمِعْتُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي قَالَ فَلَمَّا مَرَّتِ الرَّاحِلَةُ نَادَانَا بِشُرُوطِهَا وَ أَنَا مِنْ شُرُوطِهَا.

قال مصنف هذا الكتاب ره من شروطها الإقرار للرضا عليه السلام بأنه إمام من قبل الله عز و جل على العباد مفترض الطاعة عليهم.

و يقال إن الرضا عليه السلام لما دخل نيسابور نزل في محلة يقال لها الفروينى فيها حمام و هو الحمام المعروف اليوم بحمام الرضا عليه السلام و كانت هناك عين قد قل ماؤها فأقام عليها من أخرج ماءها حتى توفر و كثر و اتخذ من خارج الدرب حوضا ينزل إليه بالمراقي إلى هذه العين فدخله الرضا عليه السلام و اغتسل فيه ثم خرج منه و صلى على ظهره و الناس يتناوبون ذلك الحوض و يغتسلون فيه و يشربون منه التماسا للبركة و يصلون على ظهره و يدعون الله عز و جل في حوائجهم فتقضى لهم و هي العين المعروفة بعين كهلان يقصدها الناس إلى يومنا هذا.

ہم سے محمد بن موسیٰ بن متوکل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے ابوالحسین محمد بن جعفر اسدی سے روایت کی، انہوں نے محمد بن حسین صولی سے روایت کی، انہوں نے یوسف بن عقیل سے روایت کی، انہوں نے اسحاق بن راہویہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ''جب امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور تشریف لائے اور پھر چند دن وہاں رہنے کے بعد مامون کے پاس جانے کے لئے تیار ہوئے تو محدثین کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؑ سے عرض کی: فرزند رسولؐ! آپؑ ہم سے کوئی حدیث بیان کیے بغیر یہاں سے جارہے ہیں۔ کاش کہ آپؑ ہم سے کوئی حدیث بیان کرتے جس سے ہم مستفید ہوتے۔

آپؑ اس وقت ہودج میں بیٹھ چکے تھے۔ آپؑ نے اپنا سر ہودج سے باہر نکالا اور فرمایا: میں نے یہ حدیث اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے سنی، انہوں نے یہ حدیث اپنے والد جعفر بن محمد سے سنی، انہوں نے یہ حدیث اپنے والد محمد بن علی سے سنی، انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے سنی، انہوں نے یہ حدیث اپنے والد حسین بن علی سے سنی، انہوں نے یہ حدیث

اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام سے سنی، انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لا الہ الا اللہ'' میرا قلعہ ہے جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا۔

جب آپ کی سواری گزرنے لگی تو آپؑ نے ہمیں آواز دے کر کہا: ''لا الہ الا اللہ'' کی چند شرائط ہیں اور میں بھی اس کی شرائط میں سے ایک شرط ہوں۔

مصنف کتاب ھذا رحمہ اللہ عرض پرداز ہیں۔

''لا الہ الا اللہ'' کے شرائط میں امام علی رضا علیہ السلام شامل ہیں یعنی انہیں خدا کا مقرر کردہ مفترض الطاعت امام سمجھا جائے۔

حمام رضا اور چشمہ کہلان

بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور تشریف لائے تو آپؑ نے محلہ فرویني میں قیام کیا۔ وہاں ایک حمام تھا۔ اور اب اس حمام کو ''حمام رضا'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہاں ایک چشمہ بھی تھا جس کا پانی کم ہو گیا تھا اور کچھ مقررہ آدمی ہی اس چشمے سے پانی نکالا کرتے تھے۔ دروازے کے باہر ایک حوض بنا ہوا تھا۔ سیڑھی کے ذریعے سے اتر کر اس چشمے تک پہنچا جاتا تھا۔

امام علی رضا علیہ السلام اس حوض میں داخل ہوئے، غسل فرمایا، وہاں سے واپس آئے اور اس کے عقب میں جا کر نماز پڑھی۔

اس وقت سے لوگ بطور تبرک اس حوض سے غسل کرتے ہیں اور اس کا پانی پیتے ہیں اور اس کے عقب میں جا کر نماز پڑھتے ہیں اور اپنی حاجتوں کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ ان کی حاجات پوری ہوتی ہیں اور وہ چشمہ، چشمہ کہلان کے نام سے مشہور ہے۔ آج بھی لوگ وہاں جاتے ہیں۔

باب 38

آپؑ کی ایک نادر حدیث

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَحْرٍ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَاؑ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ جَبْرَئِيلَ عَنْ مِيكَائِيلَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنِ اللَّوْحِ عَنِ الْقَلَمِ قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي.

ترجمه

علی بن بلال نے امام علی رضاؑ سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا ﷺ سے روایت کی، آنحضرت ﷺ نے جبریل سے، جبریل نے میکائیل سے، میکائیل نے اسرافیل سے، اس نے لوح سے، اس نے قلم سے روایت کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''علی بن ابی طالبؑ کی ولایت میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا''۔

باب 39

آپؑ کی نیشاپور سے طوس پھر وہاں سے مرو کی طرف روانگی

1 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ لَمَّا خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الْمَأْمُونِ فَبَلَغَ قُرْبَ قَرْيَةِ الْحَمْرَاءِ قِيلَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ أَ فَلَا تُصَلِّي فَنَزَلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ايتُونِي بِمَاءٍ فَقِيلَ مَا مَعَنَا مَاءٌ فَبَحَثَ عَلَيْهِ السَّلَام بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَنَبَعَ مِنَ الْمَاءِ مَاءٌ تَوَضَّأَ بِهِ هُوَ وَ مَنْ مَعَهُ وَ أَثَرُهُ بَاقٍ إِلَى الْيَوْمِ فَلَمَّا دَخَلَ سَنَابَادَ اسْتَنَدَ إِلَى الْجَبَلِ الَّذِي تُنْحَتُ مِنْهُ الْقُدُورُ فَقَالَ اللهُمَّ أَنْفِعْ بِهِ وَ بَارِكْ فِيمَا يُجْعَلُ فِيهِ وَ فِيمَا يُنْحَتُ مِنْهُ ثُمَّ أَمَرَ عَلَيْهِ السَّلَام فَنُحِتَ لَهُ قُدُورٌ مِنَ الْجَبَلِ وَ قَالَ لَا يُطْبَخُ مَا آكُلُهُ إِلَّا فِيهَا وَ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَام خَفِيفَ الْأَكْلِ قَلِيلَ الطَّعْمِ فَاهْتَدَى النَّاسُ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَظَهَرَتْ بَرَكَةُ دُعَائِهِ فِيهِ ثُمَّ دَخَلَ دَارَ حُمَيْدِ بْنِ قَحْطَبَةَ الطَّائِيِّ وَ دَخَلَ الْقُبَّةَ الَّتِي فِيهَا قَبْرُ هَارُونَ الرَّشِيدِ ثُمَّ خَطَّ بِيَدِهِ إِلَى جَانِبِهِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ تُرْبَتِي وَ فِيهَا أُدْفَنُ وَ سَيَجْعَلُ اللهُ هَذَا الْمَكَانَ مُخْتَلَفَ شِيعَتِي وَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَ اللهِ مَا يَزُورُنِي مِنْهُمْ زَائِرٌ وَ لَا يُسَلِّمُ عَلَيَّ مِنْهُمْ مُسَلِّمٌ إِلَّا وَجَبَ لَهُ غُفْرَانُ اللهِ وَ رَحْمَتُهُ بِشَفَاعَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكَعَاتٍ وَ دَعَا بِدَعَوَاتٍ فَلَمَّا فَرَغَ سَجَدَ سَجْدَةً طَالَ مَكْثُهُ فِيهَا فَأَحْصَيْتُ لَهُ فِيهَا خَمْسَمِائَةِ تَسْبِيحَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ.

ترجمہ

احمد بن علی انصاری نے عبدالسلام بن ہروی سے روایت کی۔

”جب امام علی رضا علیہ السلام شہر نیشاپور سے مامون کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوئے اور قریہ الحمرا کے قریب پہنچے تو آپؑ سے عرض کیا گیا: فرزند رسولؐ! دن ڈھل چکا ہے کیا آپؑ ابھی نماز فریضہ ادا نہ کریں گے؟

یہ سن کر آپؑ اپنی سواری سے اترے اور فرمایا: ”پانی لاؤ“۔

عرض کیا گیا کہ پانی تو ہمارے ساتھ نہیں ہے۔

چنانچہ آپؑ نے اپنے دست مبارک کو زمین کی طرف بڑھایا اور انگشت مبارک سے زمین کی مٹی کو ہٹایا ہی تھا کہ

وہاں سے چشمہ پھوٹ پڑا جس سے آپؑ نے اور تمام ہمرائیوں نے وضو کیا (اس چشمے کے آثار ابھی تک باقی ہیں)۔

پھر آپؑ سناباد پہنچے تو ایک پہاڑی پر چڑھے جس کے خزینے سے دیگچیاں بنائی جاتی تھیں۔ آپؑ نے دعا کی: ''پروردگار! اس میں نفع بخش دے اور جو برتن اس سے بنائے جائیں یا جو چیزیں اس برتن میں رکھی جائیں اس میں برکت عطا فرما''۔

پھر آپؑ کے ارشاد کے بموجب چند دیگچیاں آپؑ کے لئے بھی اس سے بنائیں گئیں۔ آپؑ نے غذا پکانے کا حکم دیا ویسے آپؑ خود کم خوراک کھاتے تھے۔

اسی دن سے لوگ اس کے بنے ہوئے برتنوں کو استعمال کرنے لگے اور آپؑ کی دعاؤں کی وجہ سے ان برتنوں میں برکتیں پیدا ہو گئیں۔

اس کے بعد آپؑ حمید بن قحطبہ طائی کے گھر تشریف لے گئے۔ پھر آپؑ اس قبّہ میں داخل ہوئے جس میں ہارون الرشید کی قبر تھی۔ آپؑ نے اس کی ایک جانب اپنے ہاتھ سے نشان کھینچا اور فرمایا: ''یہ میری قبر کی جگہ ہے۔ میں یہیں دفن کیا جاؤں گا اور اس مقام پر میرے شیعہ اور میرے محبین آئیں گے اور خدا کی قسم ان میں سے جو بھی میری زیارت کو آ کر مجھ پر سلام بھیجے گا تو یقیناً ہم اہل بیت کی شفاعت کے ذریعے سے مغفرت اور اللہ کی رحمت کا مستحق ہوگا''۔

اس کے بعد آپؑ رو بہ قبلہ کھڑے ہوئے اور کئی رکعتیں نمازیں پڑھیں اور مختلف دعائیں پڑھتے رہے۔ بعد فراغت ایک طویل سجدہ کیا جس میں ہم نے شمار کیا تو پانچ سو بار سبحان اللہ کہا۔ پھر آپؑ وہاں سے واپس ہوئے''۔

2 حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي الْحُسَيْنَ بْنَ أَحْمَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام نَيْسَابُورَ أَيَّامَ الْمَأْمُونِ قُمْتُ فِي حَوَائِجِهِ وَ التَّصَرُّفِ فِي أَمْرِهِ مَا دَامَ بِهَا فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى مَرْوَ شَيَّعْتُهُ إِلَى سَرَخْسَ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ سَرَخْسَ أَرَدْتُ أَنْ أُشَيِّعَهُ إِلَى مَرْوَ فَلَمَّا سَارَ مَرْحَلَةً أَخْرَجَ رَأْسَهُ مِنَ الْعَمَّارِيَّةِ وَ قَالَ لِي يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ انْصَرِفْ رَاشِداً فَقَدْ قُمْتَ بِالْوَاجِبِ وَ لَيْسَ لِلتَّشْيِيعِ غَايَةٌ قَالَ قُلْتُ بِحَقِّ الْمُصْطَفَى وَ الْمُرْتَضَى وَ الزَّهْرَاءِ لَمَّا حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثٍ تَشْفِينِي بِهِ حَتَّى أَرْجِعَ فَقَالَ تَسْأَلُنِي الْحَدِيثَ وَ قَدْ أُخْرِجْتُ مِنْ جِوَارِ رَسُولِ اللهِ وَ لَا أَدْرِي إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرِي قَالَ قُلْتُ بِحَقِّ الْمُصْطَفَى وَ الْمُرْتَضَى وَ الزَّهْرَاءِ لَمَّا حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثٍ تَشْفِينِي حَتَّى أَرْجِعَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ اسْمِي مَنْ قَالَهُ مُخْلِصاً مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ حِصْنِي وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي

قال مصنف هذا الکتاب رحمه الله أن یجزه هذا القول عمّا حرم الله عز و جل.

ترجمه

ہم سے ابونصر احمد بن حسین بن احمد بن عبید ضبی نے بیان کیا، انہوں نے ابی الحسین بن احمد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے دادا سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جب امام علی رضا علیہ السلام نیشا پور تشریف لائے تو میں حضرت کی خدمت کرتا رہا اور آپؑ کے امور بجالاتا رہا۔ اور جب آپؑ نیشاپور سے مرو کی طرف روانہ ہوئے تو میں نے سرخس تک آپؑ کی مشایعت کی اور جب آپؑ سرخس سے مرو روانہ ہونے لگے تو میں نے چاہا کہ مرو تک آپؑ کی مشایعت کروں اور جب آپؑ روانہ ہوئے تو آپؑ نے ہودج سے سر باہر نکال کر مجھ سے فرمایا: ابوعبداللہ! خیر و عافیت سے واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا اور مشایعت کی کوئی خاص حد مقرر نہیں ہوتی۔

میں نے کہا: آپؑ کو مصطفی، مرتضی اور زہرا علیہم السلام کے حق کا واسطہ! آپؑ مجھ سے کوئی حدیث بیان فرمائیں جو میرے لئے باعثِ شفا ہو۔ تاکہ حدیث سن کر میں واپس چلا جاؤں۔

آپؑ نے فرمایا: تم مجھ سے حدیث کی خواہش کر رہے ہو جب کہ حالت یہ ہے کہ مجھے میرے جد اطہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم سے نکالا جا چکا ہے اور میں نہیں جانتا کہ میرے حالات کیا رخ اختیار کریں گے۔

میں نے کہا: آپؑ کو مصطفیٰ، مرتضیٰ اور زہرا علیہم السلام کے حق کی قسم ہے آپؑ مجھے حدیث سنائیں جس سے مجھے شفا نصیب ہو پھر میں واپس چلا جاؤں گا۔

آپؑ نے فرمایا: ''مجھ سے میرے والد علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت بیان کی، انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لا الہ الا اللہ" میرا نام ہے جس نے خلوص دل سے "لا الہ الا اللہ" کہا تو وہ میرے قلعے میں داخل ہوا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا''۔

مصنف کتاب ھذا رحمہ اللہ عرض پرداز ہیں: خلوص دل سے یہ مراد ہے کہ انسان "لا الہ الا اللہ" کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے محرمات الٰہی سے رک جائے۔

حرز رضا یا رقعۃ الجیب

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَصْرَ حُمَيْدِ بْنِ قَحْطَبَةَ نَزَعَ ثِيَابَهُ وَ نَاوَلَهَا حُمَيْداً فَاحْتَمَلَهَا وَ نَاوَلَهَا جَارِيَةً لَهُ لِتَغْسِلَهَا فَمَا لَبِثَتْ أَنْ جَاءَتْ وَ مَعَهَا رُقْعَةٌ

فَنَاوَلَتْهَا حُمَيْداً وَ قَالَتْ وَجَدْتُهَا فِي جَيْبِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَاؑ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الْجَارِيَةَ وَجَدَتْ رُقْعَةً فِي جَيْبِ قَمِيصِكَ فَمَا هِيَ قَالَ يَا حُمَيْدُ هَذِهِ عُوذَةٌ لَا نُفَارِقُهَا فَقُلْتُ لَوْ شَرَّفْتَنِي بِهَا قَالَؑ هَذِهِ عُوذَةٌ مَنْ أَمْسَكَهَا فِي جَيْبِهِ كَانَ مَدْفُوعاً عَنْهُ وَ كَانَتْ لَهُ حِرْزاً مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ مِنَ السُّلْطَانِ ثُمَّ أَمْلَى عَلَى حُمَيْدٍ الْعُوذَةَ وَ هِيَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللهِ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا أَوْ غَيْرَ تَقِيٍّ أَخَذْتُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْبَصِيرِ عَلَى سَمْعِكَ وَ بَصَرِكَ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيَّ وَ لَا عَلَى سَمْعِي وَ لَا بَصَرِي وَ لَا عَلَى شَعْرِي وَ لَا عَلَى بَشَرِي وَ لَا عَلَى لَحْمِي وَ لَا عَلَى دَمِي وَ لَا عَلَى مُخِّي وَ لَا عَلَى عَصَبِي وَ لَا عَلَى عِظَامِي وَ لَا عَلَى أَهْلِي وَ لَا عَلَى مَالِي وَ لَا عَلَى مَا رَزَقَنِي رَبِّي سَتَرْتُ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ بِسِتْرَةِ النُّبُوَّةِ الَّذِي اسْتَتَرَ بِهِ أَنْبِيَاءُ اللهِ مِنْ سُلْطَانِ الْفَرَاعِنَةِ جَبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي وَ إِسْرَافِيلُ مِنْ وَرَائِي وَ مُحَمَّدٌﷺ أَمَامِي وَ اللهُ مُطَّلِعٌ عَلَى مَا يَمْنَعُكَ وَ يَمْنَعُ الشَّيْطَانَ مِنِّي اللهُمَّ لَا يَغْلِبُ جَهْلُهُ أَنَاتَكَ أَنْ يَسْتَفِزَّنِي وَ يَسْتَخِفَّنِي اللهُمَّ إِلَيْكَ الْتَجَأْتُ اللهُمَّ إِلَيْكَ الْتَجَأْتُ اللهُمَّ إِلَيْكَ الْتَجَأْتُ.

ترجمہ

یاسر خادم نے کہا: جب امام علی رضاؑ نے حمید بن قحطبہ کے محل میں قیام فرمایا تو آپؑ نے اپنے میلے کپڑے اتار کر دھلانے کے لئے حمید کو دیئے اور حمید نے آپؑ کے کپڑے دھونے کے لئے اپنی کنیز کے حوالے کئے۔ کچھ دیر بعد کنیز ایک رقعہ لے کر آئی اور وہ رقعہ حمید کے ہاتھ میں رکھ کر کہا: یہ رقعہ ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کی جیب سے برآمد ہوا ہے۔

حمید نے وہ رقعہ اٹھایا اور امامؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! یہ رقعہ آپؑ کی جیب میں تھا۔ اور کنیز نے اسے آپؑ کی جیب سے نکالا ہے۔ یہ کیسا رقعہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ ایک تعویذ ہے جسے ہم اپنے سے علیحدہ نہیں کرتے۔

حمید نے کہا: تو کیا آپؑ ہمیں بھی اس کے متعلق کچھ بتانا پسند کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ تعویذ جس کی جیب میں ہوگا وہ شیطان رجیم اور سلطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

پھر آپؑ نے اس تعویذ کی عبارت حمید کو پڑھ کر سنائی اور وہ عبارت یہ ہے۔

''رحمان و رحیم اللہ کے نام کا سہارا لے کر۔ اللہ کے نام کا سہارا لے کر میں تم سے رحمان کی پناہ چاہتا ہوں خواہ تم متقی یا غیر متقی ہو۔ سمیع و بصیر اللہ کی مدد سے میں نے تمہارے کان اور تمہاری آنکھ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور تمہیں مجھ پر اور میرے کان اور آنکھ اور میرے بالوں اور میری کھال اور میرے گوشت اور میری مخ اور میرے اعصاب اور میری ہڈیوں اور میرے اہل و

عیال اور میرے مال اور جو کچھ بھی میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے، کوئی قبضہ وتسلط نہیں ہے۔

اور میں نے اپنے اور تمہارے درمیان نبوت کا وہ پردہ لٹکا دیا ہے جس میں فراعنہ کے تسلط سے انبیاء نے پناہ لی تھی۔ جبریل میرے داہنے اور میکائیل میرے بائیں اور اسرافیل میرے پیچھے اور محمدؐ میرے آگے ہیں اور مطلع ہے اس چیز پر جو تمہیں روک سکتی ہے اور شیطان کو مجھ سے روک سکتی ہے۔

خدایا! اس کی جہالت تیری بردباری پر غالب نہ آئے کہ وہ مجھے جلاوطن کرے اور میری توہین کرے۔

خدایا! میں نے تیرے ہاں پناہ لی۔ خدایا میں نے تیرے ہاں پناہ لی۔ خدایا میں نے تیرے ہاں پناہ لی۔

باب 40

آپؑ کی ولی عہدی کا بیان اور اس پر کون خوش ہوا اور کون ناراض ہوا

1 حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى قَالَ رَوَى أَصْحَابُنَا عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ صِرْتَ إِلَى مَا صِرْتَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَأْمُونِ وَ كَأَنَّهُ أَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا هَذَا أَيُّهُمَا أَفْضَلُ النَّبِيُّ أَوِ الْوَصِيُّ فَقَالَ لَا بَلِ النَّبِيُّ قَالَ فَأَيُّهُمَا أَفْضَلُ مُسْلِمٌ أَوْ مُشْرِكٌ قَالَ لَا بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنَّ الْعَزِيزَ عَزِيزَ مِصْرَ كَانَ مُشْرِكاً وَ كَانَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيّاً وَ إِنَّ الْمَأْمُونَ مُسْلِمٌ وَ أَنَا وَصِيٌّ وَ يُوسُفُ سَأَلَ الْعَزِيزَ أَنْ يُوَلِّيَهُ حِينَ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ وَ أَنَا أُجْبِرْتُ عَلَى ذَلِكَ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ قَالَ حَافِظٌ لِمَا فِي يَدَيَّ عَالِمٌ بِكُلِّ لِسَانٍ.

ترجمہ

حسن بن موسیٰ نے کہا کہ ہمارے اصحاب نے روایت کی: ''ایک شخص نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا: خدا آپؑ کی اصلاح فرمائے! آپؑ مامون کے ولی عہد کیوں بن گئے؟

اس شخص نے ان الفاظ سے حضرتؑ پر تنقید کی تھی۔

آپؑ نے اس سے فرمایا: بندۂ خدا! مجھے یہ بتاؤ کہ نبی افضل ہوتا ہے یا وصی؟

اس نے کہا: نبی افضل ہوتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: مسلم افضل ہے یا مشرک؟

اس نے کہا: مسلم افضل ہے۔

آپؑ نے فرمایا: عزیز مصر مشرک تھا اور یوسف علیہ السلام نبی تھے۔ جب کہ مامون مسلمان ہے اور میں وصی ہوں۔ یوسفؑ نے عزیز مصر سے درخواست تھی کی کہ وہ انہیں شریک اقتدار کرے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

''یوسفؑ نے کہا۔ مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دے۔ بے شک میں حفاظت کرنے والا صاحب علم ہوں''۔ [۱]

(اور میں نے درخواست نہیں کی) جب کہ مجھے تو اس پر مجبور کیا گیا۔

حضرت یوسفؑ نے اپنے آپ کو ''حفیظ علیم'' کہا تھا۔ یعنی آپ نے فرمایا جو کچھ میرے ہاتھ میں ہوگا میں اس کی حفاظت کروں گا اور میں ہر زبان کا علم رکھنے والا ہوں''۔

2 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ النَّاسُ يَقُولُونَ إِنَّكَ قَبِلْتَ وِلَايَةَ الْعَهْدِ مَعَ إِظْهَارِكَ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ عليه السلام قَدْ عَلِمَ اللهُ كَرَاهَتِي لِذَلِكَ فَلَمَّا خُيِّرْتُ بَيْنَ قَبُولِ ذَلِكَ وَبَيْنَ الْقَتْلِ اخْتَرْتُ الْقَبُولَ عَلَى الْقَتْلِ وَيْحَهُمْ أَمَا عَلِمُوا أَنَّ يُوسُفَ عليه السلام كَانَ نَبِيّاً وَرَسُولًا فَلَمَّا دَفَعَتْهُ الضَّرُورَةُ إِلَى تَوَلِّي خَزَائِنِ الْعَزِيزِ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ وَ دَفَعَتْنِي الضَّرُورَةُ إِلَى قَبُولِ ذَلِكَ عَلَى إِكْرَاهٍ وَ إِجْبَارٍ بَعْدَ الْإِشْرَافِ عَلَى الْهَلَاكِ عَلَى أَنِّي مَا دَخَلْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا دُخُولَ خَارِجٍ مِنْهُ فَإِلَى اللهِ الْمُشْتَكَى وَ هُوَ الْمُسْتَعَانُ.

ترجمہ

''ریان بن صلت نے کہا کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی: فرزند رسولؐ! لوگ کہتے ہیں کہ آپؑ نے دنیا سے زہد و بے رغبتی رکھنے کے باوجود ولی عہدی کیوں قبول فرمائی؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ میں اس کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا مگر جب مجھ سے کہا گیا یا تو ولی عہدی قبول کرو یا اپنا قتل ہونا قبول کرو تو میں نے اپنے قتل کے بدلے ولی عہدی کو قبول کیا۔ ان نکتہ چینوں پر افسوس ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ یوسف علیہ السلام نبی تھے مگر ضرورت نے مجبور کیا کہ وہ عزیز مصر کے خزانہ دار بن جائیں۔ انہوں نے خود کہا تھا۔

''زمین کے خزانے میرے حوالے کر دے میں حفاظت کروں گا اور جانتا ہوں کہ اس کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے''۔ [۲]

اسی طرح ضرورت نے مجھے بھی مجبور کر دیا اور مجھ پر اتنا دباؤ ڈالا گیا کہ مجھے اپنے سامنے موت دکھائی دینے لگی تھی۔ اس کے باوجود میں نے اس کو اس طرح سے قبول کیا کہ مجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ میں اللہ سے فریاد کرتا ہوں اور وہی میری مدد کرنے والا ہے''۔

---

[۱] یوسف ۵۵
[۲] یوسف ۵۵

مامون کی دھمکی

3 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ إِنَّ الْمَأْمُونَ قَالَ لِلرِّضَاؑ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَدْ عَرَفْتُ عِلْمَكَ وَ فَضْلَكَ وَ زُهْدَكَ وَ وَرَعَكَ وَ عِبَادَتَكَ وَ أَرَاكَ أَحَقَّ بِالْخِلَافَةِ مِنِّي فَقَالَ الرِّضَاؑ بِالْعُبُودِيَّةِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَفْتَخِرُ وَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا أَرْجُو النَّجَاةَ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَ بِالْوَرَعِ عَنِ الْمَحَارِمِ أَرْجُو الْفَوْزَ بِالْمَغَانِمِ وَ بِالتَّوَاضُعِ فِي الدُّنْيَا أَرْجُو الرِّفْعَةَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَعْزِلَ نَفْسِي عَنِ الْخِلَافَةِ وَ أَجْعَلَهَا لَكَ وَ أُبَايِعَكَ فَقَالَ لَهُ الرِّضَاؑ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْخِلَافَةُ لَكَ وَ اللهُ جَعَلَهَا لَكَ فَلَا يَجُوزُ لَكَ أَنْ تَخْلَعَ لِبَاساً أَلْبَسَكَ اللهُ وَ تَجْعَلَهُ لِغَيْرِكَ وَ إِنْ كَانَتِ الْخِلَافَةُ لَيْسَتْ لَكَ فَلَا يَجُوزُ لَكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي مَا لَيْسَ لَكَ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ قَبُولِ هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ لَسْتُ أَفْعَلُ ذَلِكَ طَائِعاً أَبَداً فَمَا زَالَ يَجْهَدُ بِهِ أَيَّاماً حَتَّى يَئِسَ مِنْ قَبُولِهِ فَقَالَ لَهُ فَإِنْ لَمْ تَقْبَلِ الْخِلَافَةَ وَ لَمْ تُجِبْ مُبَايَعَتِي لَكَ فَكُنْ وَلِيَّ عَهْدِي لِتَكُونَ لَكَ الْخِلَافَةُ بَعْدِي فَقَالَ الرِّضَاؑ وَ اللهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَؑ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا قَبْلَكَ مَسْمُوماً مَقْتُولًا بِالسَّمِّ مَظْلُوماً تَبْكِي عَلَيَّ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ مَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَ أُدْفَنُ فِي أَرْضِ غُرْبَةٍ إِلَى جَنْبِ هَارُونَ الرَّشِيدِ فَبَكَى الْمَأْمُونُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَ مَنِ الَّذِي يَقْتُلُكَ أَوْ يَقْدِرُ عَلَى الْإِسَاءَةِ إِلَيْكَ وَ أَنَا حَيٌّ فَقَالَ الرِّضَاؑ أَمَا إِنِّي لَوْ أَشَاءُ أَنْ أَقُولَ لَقُلْتُ مَنِ الَّذِي يَقْتُلُنِي فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّمَا تُرِيدُ بِقَوْلِكَ هَذَا التَّخْفِيفَ عَنْ نَفْسِكَ وَ دَفْعَ هَذَا الْأَمْرِ عَنْكَ لِيَقُولَ النَّاسُ إِنَّكَ زَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ الرِّضَاؑ وَ اللهِ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ خَلَقَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا زَهِدْتُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا وَ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا تُرِيدُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ وَ مَا أُرِيدُ قَالَ الْأَمَانَ عَلَى الصِّدْقِ قَالَ لَكَ الْأَمَانُ قَالَ تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَاؑ لَمْ يَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا بَلْ زَهِدَتِ الدُّنْيَا فِيهِ أَ لَا تَرَوْنَ كَيْفَ قَبِلَ وِلَايَةَ الْعَهْدِ طَمَعاً فِي الْخِلَافَةِ فَغَضِبَ الْمَأْمُونُ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ تَتَلَقَّانِي أَبَداً بِمَا أَكْرَهُهُ وَ قَدْ أَمِنْتَ سَطْوَتِي فَبِاللهِ أُقْسِمُ لَئِنْ قَبِلْتَ وِلَايَةَ الْعَهْدِ وَ إِلَّا أَجْبَرْتُكَ عَلَى ذَلِكَ فَإِنْ فَعَلْتَ وَ إِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَقَالَ الرِّضَاؑ قَدْ نَهَانِي اللهُ تَعَالَى أَنْ أُلْقِيَ بِيَدِي التَّهْلُكَةَ فَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى هَذَا فَافْعَلْ مَا بَدَا لَكَ وَ أَنَا أَقْبَلُ ذَلِكَ عَلَى أَنِّي لَا أُوَلِّي أَحَداً وَ لَا أَعْزِلُ أَحَداً وَ لَا أَنْقُضُ رَسْماً وَ لَا سُنَّةً وَ أَكُونُ فِي الْأَمْرِ مِنْ بَعِيدٍ مُشِيراً فَرَضِيَ

مِنْهُ بِذٰلِكَ وَ جَعَلَهُ وَلِيَّ عَهْدِهٖ عَلٰى كَرَاهَةٍ مِنْهُ عليه السلام بِذٰلِكَ.

ترجمہ

ہم سے حسین بن ابراہیم بن تاتانہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد ابراہیم بن ہاشم سے روایت کی اور اس نے ابوالصلت ہروی سے روایت کی۔

''مامون نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا: فرزند رسول! میں آپؑ کے علم وفضل، زہد وتقویٰ اور آپؑ کی عبادت سے واقف ہوں اور میری رائے یہ ہے کہ آپؑ مجھ سے خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''عبادت اللہ کے لئے ہوتی ہے اور یہ قابل فخر ہے اور زہد کی وجہ سے میں دنیاوی شر سے محفوظ رہنے کی امید کرتا ہوں۔ تقویٰ اور ورع یعنی محرمات سے پرہیز، تو میں اسے عظیم کامیابی تصور کرتا ہوں اور تواضع وانکساری اور خاطر داری کرنے سے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ کی بارگاہ میں بلند درجہ حاصل ہوگا''۔

مامون نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں خلافت سے سبکدوش ہوجاؤں اور آپؑ کو خلیفہ بنا کر آپؑ کی بیعت کروں۔

امامؑ نے فرمایا: ''اگر واقعتاً خلافت آپ کا حق ہے اور اللہ نے آپؑ کو خلیفہ بنایا ہے تو یہ جائز نہیں کہ آپ خدا کی عطا کردہ خلافت کا پیراہن اتار کر کسی اور کے حوالے کر دیں۔

اور اگر یہ خلافت تمہاری نہیں اور کسی دوسرے کی ملکیت ہے تو تمہیں جائز نہیں کہ جو چیز خود تمہاری نہیں وہ ہمیں بخش دو''۔

مامون نے کہا: فرزند رسول! مگر آپؑ کو یہ خلافت وحکومت قبول کرنا ہی پڑے گی۔

آپؑ نے فرمایا: ''جبر کی بات اور ہے ورنہ خوشی سے میں کبھی بھی اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوں''۔

الغرض مامون کئی روز تک کوشش کرتا رہا کہ آپؑ خلافت قبول کر لیں اور جب وہ آپؑ کی طرف سے بالکل ناامید ہو گیا تو اس نے کہا: اچھا اگر آپؑ خلافت قبول نہیں کرتے اور آپؑ کو یہ بات پسند نہیں کہ میں آپؑ کی بیعت کروں تو آپؑ میرے ولی عہد بن جائیں تاکہ میرے بعد خلافت آپؑ کو ملے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا کی قسم! میرے پدر بزرگوار علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے اور آپؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (میرے اور تمہارے متعلق) روایت بیان کی ہے کہ۔

میں تم سے پہلے زہر سے مقتول ہوکر اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں گا اور مجھ پر آسمانوں اور زمین کے تمام فرشتے گریہ کریں گے اور پردیس کے عالم میں مجھے ہارون کے پہلو میں دفن کیا جائے گا''۔

یہ سن کر مامون رونے لگا اور کہا: فرزند رسول! میری زندگی میں بھلا کون آپؑ کو قتل کرنے کی جرأت کرسکتا ہے اور

کون آپؑ کی گستاخی کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''اگر میں چاہوں تو میں بتا سکتا ہوں کہ مجھے قتل کرنے والا کون ہوگا''۔

مامون نے کہا: فرزند رسول! آپؑ یہ سب کچھ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ آپؑ یہ بار خلافت اٹھانا ہی نہیں چاہتے اور آپؑ اس لئے انکار کر رہے ہیں تا کہ لوگ آپؑ کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہیں کہ علی بن موسیٰ بڑے ہی تارک الدنیا شخص ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: ''سنو! مجھے پروردگار کی قسم! جب سے اللہ نے پیدا کر کے مجھے اس دنیا میں بھیجا ہے۔ میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ میں ترک دنیا کو حصول دنیا کا ذریعہ نہیں بنانا چاہتا اور میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو''۔

مامون نے کہا: بھلا بتایئے کہ میں کیا چاہتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: ''اگر سچ کہوں تو جان کی امان ہوگی؟''

مامون نے کہا:۔ جی ہاں! امان ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ یہ کہیں کہ درحقیقت علی بن موسیٰ علیہالسلام نے دنیا کو نہیں چھوڑا تھا بلکہ دنیا نے انہیں چھوڑا تھا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خلافت کے لالچ میں ولی عہدی کو انہوں نے کتنی خوشی سے قبول کرلیا''۔

یہ سن کر مامون کو غصہ آیا اور کہنے لگا: آپؑ تو ہمیشہ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں جو ہمیں ناپسند ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ میری ڈھیل اور رعایت کا نتیجہ ہے۔

اچھا اب خدا کی قسم! اگر آپؑ نے ولی عہدی قبول کر لی تو بہتر ورنہ میں جبراً آپؑ کو ولی عہد بناؤں گا۔ اگر اس پر بھی آپؑ نے قبول نہ کیا تو آپؑ کی گردن اڑا دوں گا۔

امامؑ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے آپؑ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو جو کچھ تمہارے جی میں آئے، اس پر عمل کرو۔ میں اسے قبول کرلوں گا۔ مگر میری شرط یہ ہے کہ میں نہ تو کسی کو کسی عہدہ پر مقرر کروں گا اور نہ ہی کسی کو برخواست کروں گا۔ اور میں تمہارے کسی آئین و دستور کو منسوخ نہیں کروں گا۔ بس معاملات خلافت میں تمہیں دور سے مشورہ دیتا رہوں گا''۔

مامون اس پر راضی ہو گیا اور اس نے آپؑ کی ناپسندیدگی کے باوجود آپؑ کو اپنا ولی عہد بنا دیا''۔

4 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا حَمَلَكَ عَلَى الدُّخُولِ فِي وِلَايَةِ الْعَهْدِ فَقَالَ مَا حَمَلَ جَدِّي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى الدُّخُولِ فِي

الشُّورَى.

ترجمہ

محمد بن عرفہ نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا: آپؑ نے ولی عہدی کیوں قبول کر لی؟
آپؑ نے فرمایا: ''جس طرح سے امیر المومنین علیہ السلام نے شوریٰ میں داخل ہونا قبول کر لیا تھا''۔

5 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ وَ اللهِ مَا دَخَلَ الرِّضَا عليه السلام فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً وَ لَقَدْ حُمِلَ إِلَى الْكُوفَةِ مُكْرَهاً ثُمَّ أُشْخِصَ مِنْهَا عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَ فَارِسَ إِلَى مَرْوَ.

ترجمہ

''ابوالصلت ہروی نے کہا: خدا کی قسم! امام علی رضا علیہ السلام اپنی خوشی سے ولی عہد نہیں بنے انہیں مجبور کر کے کوفہ لایا گیا۔ پھر انہیں وہاں سے بصرہ فارس اور مرو لے جایا گیا''۔

6 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ بِخُرَاسَانَ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَسَمِعْتُ أَنَّ ذَا الرِّئَاسَتَيْنِ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَ هُوَ يَقُولُ وَا عَجَبَا لَقَدْ رَأَيْتُ عَجَباً سَلُونِي مَا رَأَيْتُ فَقَالُوا مَا رَأَيْتَ أَصْلَحَكَ اللهُ قَالَ رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُقَلِّدَكَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَ أَفْسَخَ مَا فِي رَقَبَتِي وَ أَجْعَلَهُ فِي رَقَبَتِكَ وَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى يَقُولُ لَهُ اللهَ اللهَ لَا طَاقَةَ لِي بِذَلِكَ وَ لَا قُوَّةَ فَمَا رَأَيْتُ خِلَافَةً قَطُّ كَانَتْ أَضْيَعَ مِنْهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَتَفَصَّى فِيهَا وَ يَعْرِضُهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى يَرْفُضُهَا وَ يَأْبَى.

ترجمہ

موسیٰ بن سلمہ (سہل خ ل) نے کہا کہ میں محمد بن جعفر کے ساتھ خراسان میں تھا وہاں میں نے ذوالریاستین فضل بن سہل سے ایک دن سنا۔ وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: واہ رے تعجب! جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ انتہائی تعجب خیز ہے۔ تم لوگ مجھ سے پوچھو کہ میں نے کیا دیکھا ہے؟
تمام افراد نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا دیکھ آیا ہے؟
اس نے کہا: میں نے امیر المومنین (مامون) کو دیکھا کہ وہ علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے کہہ رہے تھے کہ میں چاہتا

ہوں کہ آپؑ امور مسلمین کوسنبھال لیں اور میں اس سے سبکدوش ہوکر اس کا بوجھ آپؑ کی گردن میں ڈالنا چاہتا ہوں۔
اور میں نے علی بن موسیٰ الرضا کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اللہ اللہ! مجھ میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں ہے''۔
میں نے آج تک خلافت سے زیادہ بے کار اور ضائع شدہ چیز کبھی نہیں دیکھی جسے امیر المومنین چھوڑنا چاہ رہے تھے اور علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام قبول کرنے پر آمادہ نہ تھے''۔

شعراء کی خدمت امام میں حاضری

7 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْخَصِيبِ قَالَ لَمَّا وُلِّيَ الرِّضَا علیہ السلام الْعَهْدَ خَرَجَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ دِعْبِلُ بْنُ عَلِيٍّ وَ كَانَا لَا يَفْتَرِقَانِ وَ رَزِينُ بْنُ عَلِيٍّ أَخُو دِعْبِلٍ فَقُطِعَ عَلَيْهِمُ الطَّرِيقُ فَالْتَجَئُوا إِلَى أَنْ رَكِبُوا إِلَى بَعْضِ الْمَنَازِلِ حَمِيراً كَانَتْ تَحْمِلُ الشَّوْكَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ أَنْشَدَ

أُعِيدَتْ بَعْدَ حَمْلِ الشَّوْكِ أَحْمَالًا مِنَ الْخَزْفِ نَشَاوَى لَا مِنَ الْخَمْرِ بَلْ مِنْ شِدَّةِ الضَّعْفِ
ثُمَّ قَالَ لِرَزِينِ بْنِ عَلِيٍّ أَجِزْ هَذَا فَقَالَ
فَلَوْ كُنْتُمْ عَلَى ذَاكَ تَصِيرُونَ إِلَى الْقَصْفِ تَسَاوَتْ حَالُكُمْ فِيهِ وَ لَمْ تَبْقَوْا عَلَى الْخَصْفِ
ثُمَّ قَالَ لِدِعْبِلٍ أَجِزْ يَا أَبَا عَلِيٍّ فَقَالَ
إِذَا فَاتَ الَّذِي فَاتَ فَكُونُوا مِنْ ذَوِي الظَّرْفِ وَ خُفُّوا نَقْصِفِ الْيَوْمَ فَإِنِّي بَائِعٌ خف [خُفِّي

ترجمہ

جب امام علی رضا علیہ السلام ولی عہد مقرر ہوئے تو ابراہیم بن عباس اور دعبل بن علی جو کہ ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے تھے اور رزین بن علی جو کہ دعبل کا بھائی تھا حضرت کے سلام کے لئے گھر سے روانہ ہوئے۔ راستے میں ان کے مال پر ڈاکہ پڑ گیا اور ڈاکوؤں نے ان کا تمام مال واسباب لوٹ لیا۔
پھر مذکورہ شعراء نے چند گدھے کرایہ پر حاصل کیے جن پر پہلے کانٹے لدے ہوئے تھے۔ جب تینوں شعراء گدھوں پر بیٹھ گئے تو ابراہیم نے یہ شعر کہا:
''کانٹے اٹھانے کے بعد ان گدھوں پر ایسی ٹھیکریاں سوار ہوگئی ہیں جو آواز دے رہی ہیں مگر وہ آواز شراب کی وجہ سے نہیں بلکہ کمزوری کی شدت سے پیدا ہو رہی ہے''۔
پھر اس نے رزین بن علی سے کہا تم اس پر گرہ لگاؤ۔
رزین نے یہ شعر کہا: ''اگر تمہارا یہی حال رہا تو تم مزید کمزور ہوجاؤ گے اور تم ٹھیکریوں کی طرح سے ہوجاؤ گے اور تم

پیوند لگانے کے بھی قابل نہ رہو گے''۔

پھر اس نے دعبل سے گرہ لگانے کو کہا: دعبل نے یہ شعر پڑھا۔

''جو کچھ تم سے جانا تھا سو وہ چلا گیا تمہیں ظرف والا بننا چاہئے۔اور آج ہمیں مزید کمزوری کا خوف ہے۔میرا باپ موزہ فروش ہے''۔

8 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ لَمَّا وَصَلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ دِعْبِلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُزَاعِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَدْ بُويِعَ لَهُ بِالْعَهْدِ أَنْشَدَهُ دِعْبِلٌ

مَدَارِسُ آيَاتٍ خَلَتْ مِنْ تِلَاوَةٍ — وَ مَنْزِلُ وَحْيٍ مُقْفِرُ الْعَرَصَاتِ

وَ أَنْشَدَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ

أَزَالَتْ عَنَاءَ الْقَلْبِ بَعْدَ التَّجَلُّدِ — مَصَارِعُ أَوْلَادِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

فَوَهَبَ لَهُمَا عِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ مِنَ الدَّرَاهِمِ الَّتِي عَلَيْهَا اسْمُهُ كَانَ الْمَأْمُونُ أَمَرَ بِضَرْبِهَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ قَالَ فَأَمَّا دِعْبِلٌ فَصَارَ بِالْعَشَرَةِ آلَافِ الَّتِي حِصَّتُهُ إِلَى قُمَّ فَبَاعَ كُلَّ دِرْهَمٍ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَتَخَلَّصَتْ لَهُ مِائَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ بَعْدَ أَنْ أَهْدَى بَعْضَهَا وَ فَرَّقَ بَعْضَهَا عَلَى أَهْلِهِ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللهُ وَ كَانَ كَفَنُهُ وَ جَهَازُهُ مِنْهَا

ترجمہ

''جب ابراہیم بن عباس اور دعبل بن علی خزاعی امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابراہیم نے اپنا مندرجہ ذیل قصیدہ پیش کیا۔

''صبر وتحمل کے بعد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کی شہادت نے دل کا سکون زائل کر دیا''۔

اور دعبل بن علی خزاعی نے اپنا مشہور قصیدہ تائیہ پڑھا جس کا مطلع یہ تھا۔

''آیات الٰہی کے مدارس تلاوت سے خالی ہو چکے ہیں اور وحی کی منزل کا صحن ویران ہو چکا ہے''۔

امام علی رضا علیہ السلام نے ان دونوں کو بیس ہزار درہم رضوی عطا کئے۔

اور واضح رہے کہ درہم رضوی ان درہموں کو کہا جاتا ہے جن پر آپؑ کا اسم گرامی منقوش تھا اور جسے مامون نے اس وقت ڈھلوایا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ دعبل اپنا حصہ دس ہزار درہم لے کر قم گئے اور وہاں انہوں نے ہر درہم کو دس درہموں کے بدلے

فروخت کر دیا۔اس طرح اسے ایک لاکھ درہم مل گئے۔لیکن ابراہیم نے اپنا حصہ اپنے پاس رکھا اور اس میں سے کچھ درہم لوگوں کو تحفے میں دیئے اور کچھ اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کیے اور بقیہ اپنے پاس رکھے اور جب ان کی وفات ہوئی تو یہی رقم ان کی تجہیز و تکفین میں کام آئی''۔

9 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْمُكَتِّبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَارُونَ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ إِنَّ الْمَأْمُونَ لَمَّا جَعَلَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَلِيَّ عَهْدِهِ وَ إِنَّ الشُّعَرَاءَ قَصَدُوا الْمَأْمُونَ وَ وَصَلَهُمْ بِأَمْوَالٍ جَمَّةٍ حِينَ مَدَحُوا الرِّضَا عليه السلام وَ صَوَّبُوا رَأْيَ الْمَأْمُونِ فِي الْأَشْعَارِ دُونَ أَبِي نُوَاسٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَقْصِدْهُ وَلَمْ يَمْدَحْهُ وَدَخَلَ عَلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا نُوَاسٍ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا مِنِّي وَ مَا أَكْرَمْتُهُ بِهِ فَلِمَا ذَا أَخَّرْتَ مَدْحَهُ وَأَنْتَ شَاعِرُ زَمَانِكَ وَ قَرِيعُ دَهْرِكَ فَأَنْشَدَ يَقُولُ

قِيلَ لِي أَنْتَ أَوْحَدُ النَّاسِ طُرّاً فِي فُنُونٍ مِنَ الْكَلَامِ النَّبِيهِ
لَكَ مِنْ جَوْهَرِ الْكَلَامِ بَدِيعٌ يُثْمِرُ الدُّرَّ فِي يَدَيْ مُجْتَنِيهِ
فَعَلَى مَا تَرَكْتَ مَدْحَ ابْنِ مُوسَى وَ الْخِصَالَ الَّتِي تَجَمَّعْنَ فِيهِ
قُلْتُ لَا أَهْتَدِي لِمَدْحِ إِمَامٍ كَانَ جَبْرَئِيلُ خَادِماً لِأَبِيهِ

فَقَالَ الْمَأْمُونُ أَحْسَنْتَ وَ وَصَلَهُ مِنَ الْمَالِ بِمِثْلِ الَّذِي وَصَلَ بِهِ كَافَّةَ الشُّعَرَاءِ وَ فَضَّلَهُ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ

علی بن محمد بن سلیمان نوفلی کی روایت ہے: ''جب مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تو ابونواس کے سوا تمام شعراء مامون کے دربار میں پہنچے اور ہر ایک نے امامؑ کی مدح کی اور مامون کے اس اقدام کی تعریف کی اور یوں انہوں نے کافی انعامات حاصل کئے۔

مگر ابونواس دربار میں حاضر نہ ہوئے اور نہ ہی انہوں نے مداح میں کوئی قصیدہ پڑھا۔ایک دن جب وہ مامون کے پاس گئے تو مامون نے ان سے کہا: ابونواس! تم جانتے ہو کہ میرے نزدیک علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کا مقام کیا ہے۔اور میں نے انہیں کس عہدے پر متعین کیا ہے۔اس کے باوجود تم نے ان کی مدح میں کوئی قصیدہ نہیں کہا حالانکہ تم شاعر عصر ہو اور شعرائے زمانہ کے سرتاج ہو۔

یہ سن کر ابونواس نے یہ قطعہ پڑھا۔

۱۔مجھ سے کہا گیا کہ تم مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کرنے والے شعرا میں بے مثال ہو۔
۲۔تم اپنے نادر اور بدیع کلام سے ایسے جواہرات پیش کرتے رہتے ہے۔جس سے چننے والے افکار و خیالات کے موتی چنتے ہیں۔
۳۔مگر اس کی آخر کیا وجہ ہے کہ علی بن موسیٰ الرضاؑ میں اتنے فضائل کے باوجود تم نے ان کی مدح کیوں نہ کی۔
۴۔میں نے کہا کہ میں ایسے امام کی مدح میں لب کشائی کروں بھی تو کیا کروں جس کے باپ کا جبریل خادم ہو"۔
مامون نے اسے آفرین کہی اور اس نے باقی شعراء کو جتنا انعام دیا تھا۔اتنا ہی انعام اس نے ابونواس کو دیا بلکہ ان سے کچھ زیادہ انعام دیا"۔

ابونواس کے اشعار

10 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْفَارِسِيُّ قَالَ نَظَرَ أَبُو نُوَاسٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَاؑ ذَاتَ يَوْمٍ وَ قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْمَأْمُونِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَدَنَا مِنْهُ أَبُو نُوَاسٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَ قَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَدْ قُلْتُ فِيكَ أَبْيَاتاً فَأُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَهَا مِنِّي قَالَ هَاتِ فَأَنْشَأَ يَقُولُ

مُطَهَّرُونَ نَقِيَّاتٌ ثِيَابُهُمْ — تَجْرِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ أَيْنَمَا ذُكِرُوا
مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَوِيّاً حِينَ تَنْسُبُهُ — فَمَا لَهُ مِنْ قَدِيمِ الدَّهْرِ مُفْتَخَرٌ
فَاللهُ لَمَّا بَرَا خَلْقاً فَأَتْقَنَهُ — صَفَاكُمْ وَ اصْطَفَاكُمْ أَيُّهَا الْبَشَرُ
فَأَنْتُمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى وَ عِنْدَكُمْ — عِلْمُ الْكِتَابِ وَ مَا جَاءَتْ بِهِ السُّوَرُ

فَقَالَ الرِّضَاؑ قَدْ جِئْتَنَا بِأَبْيَاتٍ مَا سَبَقَكَ إِلَيْهَا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ هَلْ مَعَكَ مِنْ نَفَقَتِنَا شَيْءٌ فَقَالَ ثَلَاثُمِائَةِ دِينَارٍ فَقَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ ثُمَّ قَالَؑ لَعَلَّهُ اسْتَقَلَّهَا يَا غُلَامُ سُقْ إِلَيْهِ الْبَغْلَةَ وَ لَمَّا كَانَتْ سَنَةُ إِحْدَى وَ مِائَتَيْنِ حَجَّ بِالنَّاسِ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى وَ دَعَا لِلْمَأْمُونِ وَ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَاؑ مِنْ بَعْدِهِ بِوَلَايَةِ الْعَهْدِ فَوَثَبَ إِلَيْهِ حَمْدَوَيْهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى بْنِ هَامَانَ فَدَعَا إِسْحَاقُ بِسَوَادِهِ فَلَمْ يَجِدْهُ فَأَخَذَ عَلَماً أَسْوَدَ فَالْتَحَفَ بِهِ وَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُمِرْتُ بِهِ وَ لَسْتُ أَعْرِفُ إِلَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْمَأْمُونَ وَ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ ثُمَّ نَزَلَ وَ دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطَرِّفِ بْنِ هَامَانَ عَلَى الْمَأْمُونِ يَوْماً وَ عِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَاؑ فَقَالَ لَهُ

الْمَأْمُونُ مَا تَقُولُ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ مَا قَوْلِي فِي طِينَةٍ عُجِنَتْ بِمَاءِ الرِّسَالَةِ وَ غُرِسَتْ بِمَاءِ الْوَحْيِ هَلْ يُنْفَخُ مِنْهُ إِلَّا مِسْكُ الْهُدَى وَ عَنْبَرُ التُّقَى قَالَ فَدَعَا الْمَأْمُونُ بِحُقَّةٍ فِيهَا لُؤْلُؤٌ فَحَشَا فَاهُ.

ترجمہ

ابوالحسن محمد بن یحییٰ فارسی کی روایت ہے: ''ایک دن امام علی رضا علیہ السلام اپنے خچر پر سوار ہو کر نکل رہے تھے کہ ابونواس کی آپؑ پر نظر پڑی۔ فوراً قریب آ گئے اور سلام کیا اور عرض کیا۔

فرزند رسول! میں نے آپؑ کی مدح میں چند اشعار کہے ہیں اور میری خواہش ہے کہ آپؑ میری زبان سے انہیں سن لیں۔

آپؑ نے فرمایا: سناؤ کیا ہے۔

ابونواس نے یہ شعر پڑھے:۔

ا۔ یہ ائمۂ طاہرین علیہم السلام اللہ کی طرف سے طاہر و مطہر پیدا کیے گئے ہیں۔ ان کا لباس بھی پاک و صاف اور طیب و طاہر ہے۔ ان لوگوں کا جہاں بھی ذکر ہوتا ہے تو درود و صلوٰۃ کا ایک سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔

۲۔ حسب و نسب میں جو شخص علوی نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کا ابتدائی اور قدیمی سلسلۂ نسب کوئی قابل فخر نہیں ہے۔

۳۔ اے خدا کے پاک بندو! اللہ نے جب سے مخلوقات کو پیدا کیا اور ان کی خلقت کو استوار کیا۔ اسی وقت سے آپؑ لوگوں کو چنا اور منتخب کیا ہے۔

۴۔ آپؑ حضرات ملاء اعلیٰ ہیں۔ آپؑ کے پاس قرآن اور سورتوں کے مطالب ہیں''۔

ابونواس کے ان اشعار کو سن کر حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: واقعی تم نے ایسے اشعار سنائے کہ تم سے پہلے ایسے اشعار کسی نے نہیں سنائے تھے۔ پھر آواز دی: اے غلام! ہمارے اخراجات کی رقم میں سے تمہارے پاس کچھ ہے۔

اس نے عرض کی: جی ہاں! تین سو دینار ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: یہ ابونواس کو دے دو۔

پھر آپؑ نے فرمایا: شاید ان کے پاس سواری نہیں۔ اے غلام! انہیں سواری کے لئے یہ خچر بھی دے دو۔

جب ۲۰۱ ہجری کا سال آیا تو اسحٰق بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ لوگوں کے ساتھ حج کے لئے آئے اور وہاں لوگوں کو مامون کی خلافت اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کی دعوت دی۔ اس کے بعد حمدویہ ابن علی بن عیسیٰ بن ماہان آ گے بڑھے تو اسحٰق نے سیاہ لباس منگوایا تا کہ انہیں پہنایا جائے مگر وہ نہ ملا تو ایک علم کا سیاہ پھریرا لے کر اپنے جسم پر ڈال لیا۔ پھر بولے: اے لوگو! ہمیں جو حکم دیا گیا تھا وہی ہم نے پہنچایا ہے۔ ہم امیر المومنین مامون اور فضل بن سہل کے علاوہ اور کسی کو نہیں

جانتے۔

یہ کہہ کر وہ منبر سے نیچے اتر آئے۔

ایک دن عبداللہ بن مطرف بن ماہان مامون کے پاس آئے۔ وہاں حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام بھی موجود تھے۔

مامون نے کہا: آپ اہل بیتؑ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

عبداللہ نے جواب دیا: اس طینت کے متعلق میرے قول کی کیا حقیقت جو آبِ رسالت سے گوندھی اور خمیر کی گئی ہو پھر وحی کے پانی سے مسلسل تر رکھی گئی ہو تو کیا ہدایت کی مشک اور تقویٰ کے عنبر کی خوشبو کے سوا ان سے بھلا کوئی اور خوشبو آ سکتی ہے۔

راوی کا بیان ہے: مامون کو ان کے یہ فقرات اتنے پسند آئے کہ اس نے جواہرات کا صندوقچہ منگوایا اور عبداللہ بن مطرف کے منہ کو موتیوں سے بھر دیا''۔

11 حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيُّ الْكَاتِبُ بِإِيلَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ صَقْرٍ الْغَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ الْمُبَرَّدَ يَقُولُ خَرَجَ أَبُو نُوَاسٍ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ دَارِهِ فَبَصُرَ بِرَاكِبٍ قَدْ حَاذَاهُ فَسَأَلَ عَنْهُ وَ لَمْ يَرَ وَجْهَهُ فَقِيلَ إِنَّهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فَأَنْشَأَ يَقُولُ

إِذَا أَبْصَرَتْكَ الْعَيْنُ مِنْ بَعْدِ غَايَةٍ ... وَ عَارَضَ فِيكَ الشَّكُّ أَثْبَتَكَ الْقَلْبُ

وَ لَوْ أَنَّ قَوْماً أَمَّمُوكَ لَقَادَهُمْ ... نَسِيمُكَ حَتَّى يَسْتَدِلَّ بِكَ الرَّكْبُ

ترجمه

ابوالعباس محمد بن یزید مبرّد کا بیان ہے: ''ایک دن ابونواس اپنے گھر سے نکلے۔ انہوں نے سامنے ایک سوار کو دیکھا جس کا چہرہ صاف نہ دکھائی دے رہا تھا۔

ابونواس نے پوچھا: وہ کون ہے؟

اسے بتایا گیا کہ وہ امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام ہیں تو انہوں نے فی البدیہہ یہ اشعار کہے۔

''جب آنکھ دور سے آپؑ کو دیکھ کر پہچان نہ سکے اور شک پیدا ہو تو دل آپؑ کو ثابت کر دیتا ہے۔

اگر کوئی گروہ آپؑ کے پاس آنا چاہے تو آپؑ کی خوشبو ہی انہیں آپؑ تک لے جائے گی اور قافلہ آپؑ تک پہنچ جائے گا۔

میں نے تو آپؑ کو ہی اپنے لئے حسب بنالیا ہے اور جس کا حسب آپؑ ہوں وہ کبھی نامراد نہیں رہتا''۔

12 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْمُبَرَّدُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَافِظُ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَشْرَسَ قَالَ عَرَضَ الْمَأْمُونُ يَوْماً لِلرِّضَا عليه السلام بِالامْتِنَانِ عَلَيْهِ بِأَنْ وَلَّاهُ الْعَهْدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ مَنْ أَخَذَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَحَقِيقٌ أَنْ يُعْطِيَ بِهِ وَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام كَلَامٌ فِي هَذَا النَّحْوِ.

ترجمہ

ثمامہ بن اشرس کی روایت ہے۔

''ایک دن مامون نے آپؑ کو اپنا ولی عہد بنانے کا آپؑ پر احسان جتلایا تو آپؑ نے فرمایا: ''جو چیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے حاصل کی جائے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر دے دینی چاہئے''۔

امام زین العابدین علیہ السلام سے ایک مرتبہ کسی نے پوچھا: آپؑ کیسے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ''رسول خدا کی وجہ سے ساری دنیا کو امن ملتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہم خوف زدہ ہیں''۔

امام زین العابدینؑ کا مسافرت میں طرز عمل

13 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ كَانَ مُسْتَتِراً سِتِّينَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام لَا يُسَافِرُ إِلَّا مَعَ رِفْقَةٍ لَا يَعْرِفُونَهُ وَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ مِنْ خَدَمِ الرِّفْقَةِ فِيمَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ فَسَافَرَ مَرَّةً مَعَ قَوْمٍ فَرَآهُ رَجُلٌ فَعَرَفَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَ تَدْرُونَ مَنْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَوَثَبُوا فَقَبَّلُوا يَدَهُ وَ رِجْلَهُ وَ قَالُوا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَرَدْتَ أَنْ تُصْلِيَنَا نَارَ جَهَنَّمَ لَوْ بَدَرَتْ مِنَّا إِلَيْكَ يَدٌ أَوْ لِسَانٌ أَ مَا كُنَّا قَدْ هَلَكْنَا آخِرَ الدَّهْرِ فَمَا الَّذِي يَحْمِلُكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ سَافَرْتُ مَرَّةً مَعَ قَوْمٍ يَعْرِفُونَنِي فَأَعْطَوْنِي بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا لَا أَسْتَحِقُّ بِهِ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُعْطُونِي مِثْلَ ذَلِكَ فَصَارَ كِتْمَانُ أَمْرِي أَحَبَّ إِلَيَّ.

ترجمہ

''امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام زین العابدین علیہ السلام کا دستور تھا کہ آپؑ ایسے قافلے کے ساتھ سفر کرتے تھے

جو آپؑ سے واقف نہ ہو اور آپؑ ان سے یہ شرط طے کرتے تھے کہ آپؑ اپنے ہم سفر افراد کی خدمت کریں گے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپؑ ایک قافلے کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو قافلے والوں میں سے ایک نے آپؑ کو پہچان لیا۔

اس نے قافلہ والوں سے کہا: جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟

اہل قافلہ نے کہا: ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔

اس نے کہا: یہ علی بن الحسین علیہ السلام ہے۔

یہ سن کر اہل قافلہ اٹھے اور آپؑ کے ہاتھ پاؤں کو بوسے دینے لگے اور انہوں نے کہا: فرزند رسولؐ! آپؑ تو ہمیں دوزخ کا ایندھن بنانا چاہتے تھے۔ اگر زبان یا ہاتھ سے ہم سے کوئی گستاخی سرزد ہو جاتی تو ہم برباد ہو جاتے۔ آخر آپؑ نے یہ کیا کیا؟

آپؑ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں نے واقف افراد کے ساتھ سفر کیا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے انہوں نے مجھ سے وہ سلوک کیا جس کے میں قابل نہ تھا۔ اسی لئے میں نے تمہیں اپنا تعارف کرانا مناسب نہ سمجھا کہ کہیں تم بھی انہی کی طرح سے میرے ساتھ وہی سلوک کرو'

14 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْفَرْوِيُّ قَالَ لَمَّا جَاءَتْنَا بَيْعَةُ الْمَأْمُونِ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْعَهْدِ إِلَى الْمَدِينَةِ خَطَبَ بِهَا النَّاسَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُسَاحِقِيُّ فَقَالَ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ أَ تَدْرُونَ مَنْ وَلِيُّ عَهْدِكُمْ فَقَالُوا لَا قَالَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سَبْعَةٌ آبَاؤُهُمْ مَا هُمْ هُمْ خَيْرُ مَنْ يَشْرَبُ صَوْبَ الْغَمَامِ

ترجمہ

ہارون فروی کی روایت ہے۔

جب مدینہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کی اطلاع ملی تو عبدالجبار بن سعید بن سلیمان مساحقی نے خطبہ دیا اور خطبے کے آخر میں کہا: لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا ولی عہد کون ہے؟

لوگوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تو انہوں نے کہا: سن لو! تمہارا ولی عہد علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہے۔ ان کے سات آباؤ اجداد تمام کائنات سے افضل ہیں۔

15 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْعَبَّاسِ يَقُولُ لَمَّا عَقَدَ الْمَأْمُونُ الْبَيْعَةَ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ النُّصْحَ لَكَ وَاجِبٌ وَ الْغِشَّ لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ إِنَّ الْعَامَّةَ تَكْرَهُ مَا فَعَلْتَ بِي وَ الْخَاصَّةَ تَكْرَهُ مَا فَعَلْتَ بِالْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ وَ الرَّأْيُ لَكَ أَنْ تُبْعِدَنَا عَنْكَ حَتَّى يَصْلُحَ لَكَ أَمْرُكَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ وَ اللهِ قَوْلُهُ هَذَا السَّبَبَ فِي الَّذِي آلَ الْأَمْرُ إِلَيْهِ.

ترجمه

ابراہیم بن عباس کی روایت ہے۔

جب مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تو امامؑ نے مامون سے فرمایا: امیرالمومنین! آپ کی خیر خواہی میرے لئے ضروری ہے اور مؤمن کے لئے دھوکا دینا جائز نہیں ہے۔ آپ نے جو سلوک میرے ساتھ کیا ہے اس پر عوام خوش نہیں ہیں اور جو سلوک آپ نے فضل بن سہل کے ساتھ روا رکھا اس سے خواص خوش نہیں ہیں۔ میری رائے یہی ہے کہ آپ ہمیں اپنے سے دور رکھیں تا کہ آپ کے حالات بہتر ہو سکیں۔

ابراہیم نے کہا: خدا کی قسم! آپؑ کی راست گوئی کی وجہ سے حالات نے دوسرا رخ اختیار کر لیا ہے۔

16 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ النَّحْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُبْدُونٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا بَايَعَ الْمَأْمُونُ الرِّضَا عليه السلام بِالْعَهْدِ أَجْلَسَهُ إِلَى جَانِبِهِ فَقَامَ الْعَبَّاسُ الْخَطِيبُ فَتَكَلَّمَ فَأَحْسَنَ ثُمَّ خَتَمَ ذَلِكَ بِأَنْ أَنْشَدَ

لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ شَمْسٍ وَ مِنْ قَمَرٍ فَأَنْتَ شَمْسٌ وَ هَذَا ذَلِكَ الْقَمَرُ

ترجمه

ابن ابی عبدون نے اپنے والد سے روایت کی۔ ''جب مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تو اس نے آپؑ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا۔ عباس خطیب نے اٹھ کر خوبصورت تقریر کی اور اپنی تقریر کا اختتام انہوں نے اس شعر پر کیا۔

''لوگوں کو سورج اور چاند کی بڑی ضرورت ہے۔ تم سورج ہو اور یہ چاند ہے''۔

خطبۂ امامؑ بوقت تہنیتِ ولی عہدی

17 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ لَمَّا بُويِعَ الرِّضَا عليه السلام بِالْعَهْدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ

يُهَنِّئُونَهُ فَأَوْمَى إِلَيْهِمْ فَأَنْصَتُوا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ أَنِ اسْتَمَعَ كَلاَمَهُمْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ * الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَعَّالِ لِمَا يَشَاءُ لا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَ لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ يَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ ما تُخْفِي الصُّدُورُ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ عَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَقُولُ وَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَضَدَهُ اللهُ بِالسَّدَادِ وَ وَفَّقَهُ لِلرَّشَادِ عَرَفَ مِنْ حَقِّنَا مَا جَهِلَهُ غَيْرُهُ فَوَصَلَ أَرْحَاماً قُطِعَتْ وَ آمَنَ نُفُوساً فَزِعَتْ بَلْ أَحْيَاهَا وَ قَدْ تَلِفَتْ وَ أَغْنَاهَا إِذَا افْتَقَرَتْ مُبْتَغِياً رِضَى رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يُرِيدُ جَزَاءً إِلَّا مِنْ عِنْدِهِ وَ سَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ وَ لا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ وَ إِنَّهُ جَعَلَ إِلَيَّ عَهْدَهُ وَ الْإِمْرَةَ الْكُبْرَى إِنْ بَقِيتُ بَعْدَهُ فَمَنْ حَلَّ عُقْدَةً أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِشَدِّهَا وَ قَصَمَ عُرْوَةً أَحَبَّ اللهُ إِيثَاقَهَا فَقَدْ أَبَاحَ حَرِيمَهُ وَ أَحَلَّ مُحَرَّمَهُ إِذَا كَانَ بِذَلِكَ زَارِياً عَلَى الْإِمَامِ مُنْتَهِكاً حُرْمَةَ الْإِسْلَامِ بِذَلِكَ جَرَى السَّالِفُ فَصَبَرَ مِنْهُ عَلَى الْفَلَتَاتِ وَ لَمْ يَعْتَرِضْ بَعْدَهَا عَلَى الْعَزَمَاتِ خَوْفاً عَلَى شَتَاتِ الدِّينِ وَ اضْطِرَابِ حَبْلِ الْمُسْلِمِينَ وَ لِقُرْبِ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ رَصَدِ الْمُنَافِقِينَ فُرْصَةً تُنْتَهَزُ وَ بَائِقَةً تَبْتَدِرُ وَ ما أَدْرِي ما يُفْعَلُ بِي وَ لا بِكُمْ ...إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ يَقْضِي الْحَقَّ وَ هُوَ خَيْرُ الْفاصِلِينَ.

ترجمه

محمد بن اسحاق نے اپنے والد سے روایت کی ہے: ''جب امام علی رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کی بیعت لی جا چکی تو لوگ آپؑ کے پاس مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپؑ نے مجمع کو خاموش ہونے کا اشارہ فرمایا، مجمع خاموش ہوا تو آپؑ نے ان کے سامنے یہ خطبہ دیا۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمان ورحیم ہے۔

ہر طرح کی حمد کا سزاوار وہ اللہ ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور اس کے فیصلے کو کوئی مسترد نہیں کر سکتا۔ وہ لوگوں کی دزدیدہ نگاہوں اور دلوں کے چھپے ہوئے بھیدوں سے واقف ہے اور درود ہو حضرت محمدؐ پر اولین وآخرین میں اور آپؐ کی طیب وطاہر آل پر۔

سنو! میں علیؑ بن موسیٰ بن جعفرؑ ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ امیر المومنین (مامون) اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ مضبوط کرے اور انہیں راہ صواب کی توفیق دے، انہوں نے ہمارے اس حق کو پہچانا جس سے دوسرے لوگ انجان بنے ہوئے تھے اور اس صلہ رحمی کا پاس ولحاظ کیا جو منقطع کر دی گئی تھی اور وہ نفوس جو خوف وہراس کی زندگی بسر کر رہے تھے انہیں امن کا احساس ہوا بلکہ جو تقریباً مر چکے تھے انہیں زندہ کر دیا گیا، جو افلاس میں مبتلا ہو چکے تھے ان کے افلاس کو دور کیا اور یہ سب انہوں نے پرور

دگار کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا اور اسی سے اس کی جزا چاہتے ہیں غیر سے نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو یقینا جزا دیتا ہے اور نیکی کرنے والوں کی نیکیوں کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دیتا۔

بے شک انہوں نے اپنی عظیم حکومت و خلافت کا مجھے ولی عہد اور جانشین بنایا ہے۔ بشرطیکہ ان کے بعد میں زندہ رہا۔ پس یاد رکھو جس نے اللہ کی باندھی ہوئی گرہ کو کھولا اور جس رسی کو اللہ نے مضبوط بنایا، اسے کاٹا تو سمجھ لو کہ اس نے حرام خدا کو حلال اور حلالِ خدا کو حرام کیا۔ اس طرح اس نے امام کو نظر انداز کیا اور اسلام کی بے حرمتی کی۔ درحقیقت یہ سلسلہ ایک گزرنے والے نے جاری کیا تھا مگر امام وقت نے اس کی عہد شکنی پر صبر کیا اور اس کے بعد وہ جو کچھ کرتا رہا اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کہیں دین پارہ پارہ اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر نہ جائے۔ کیونکہ جاہلیت کا دور ابھی عنقریب ہی گزرا تھا اور منافقین موقع کی تاک میں تھے۔ میں نہیں جانتا کہ اب ہمارے اور تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اور حکومت تو بس اللہ کی ہے اور وہی حق کا فیصلہ کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے"۔

بابرکت نام

18 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ الْحَاكِمُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ صَعِدَ الْمَأْمُونُ الْمِنْبَرَ لَمَّا بَايَعَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ جَاءَتْكُمْ بَيْعَةُ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ اللهِ لَوْ قَرَأْتُ هَذِهِ الْأَسْمَاءَ عَلَى الصُّمِّ الْبُكْمِ لَبَرَءُوا بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ

حسن بن جہم نے اپنے والد سے روایت کی۔ "جب امام علی رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کی بیعت ہوگئی تو مامون منبر پر آیا اور کہا: لوگو! یہ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کی بیعت ہے۔

خدا کی قسم! اگر یہی نام گونگے اور بہرے اشخاص پر بھی دم کر دیئے جائیں تو وہ بھی خدا کے حکم سے تندرست ہو جائیں گے"۔

ستاروں کی گردش

19 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاهِرٍ قَالَ أَشَارَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ عَلَى الْمَأْمُونِ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله بِصِلَةِ رَحِمِهِ بِالْبَيْعَةِ بِالْعَهْدِ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام لِيَمْحُوَ بِذَلِكَ مَا كَانَ

مِنْ أَمْرِ الرَّشِيدِ فِيهِمْ وَ مَا كَانَ يَقْدِرُ عَلَى خِلَافِهِ فِي شَيْءٍ فَوَجَّهَ مِنْ خُرَاسَانَ بِرَجَاءِ بْنِ أَبِي الضَّحَّاكِ وَ يَاسِرٍ الْخَادِمِ لِيُشْخِصَا إِلَيْهِ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ ذَلِكَ فِي سَنَةِ مِائَتَيْنِ فَلَمَّا وَصَلَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام إِلَى الْمَأْمُونِ وَ هُوَ بِمَرْوَ وَلَّاهُ الْعَهْدَ مِنْ بَعْدِهِ وَ أَمَرَ لِلْجُنْدِ بِرِزْقِ سَنَةٍ وَ كَتَبَ إِلَى الْآفَاقِ بِذَلِكَ وَ سَمَّاهُ الرِّضَا وَ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ بِاسْمِهِ وَ أَمَرَ النَّاسَ بِلُبْسِ الْخُضْرَةِ وَ تَرْكِ السَّوَادِ وَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ أُمَّ حَبِيبٍ وَ زَوَّجَ ابْنَهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام ابْنَتَهُ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْمَأْمُونِ وَ تَزَوَّجَ هُوَ بِبُورَانَ بِنْتِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ زَوَّجَهُ بِهَا عَمُّهَا الْفَضْلُ وَ كَانَ كُلُّ هَذَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَ مَا كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُتِمَّ الْعَهْدَ لِلرِّضَا عليه السلام بَعْدَهُ.

قَالَ الصَّوْلِيُّ وَ قَدْ صَحَّ عِنْدِي مَا حَدَّثَنِي بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ جِهَاتٍ مِنْهَا أَنَّ عَوْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ النَّوْبَخْتِيِّ أَوْ عَنْ أَخٍ لَهُ قَالَ لَمَّا عَزَمَ الْمَأْمُونُ عَلَى الْعَقْدِ لِلرِّضَا عليه السلام بِالْعَهْدِ قُلْتُ وَ اللهِ لَأَعْتَبِرَنَّ مَا فِي نَفْسِ الْمَأْمُونِ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ أَ يُحِبُّ إِتْمَامَهُ أَوْ هُوَ تَصَنَّعَ بِهِ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ عَلَى يَدِ خَادِمٍ لَهُ كَانَ يُكَاتِبُنِي بِأَسْرَارِهِ عَلَى يَدِهِ وَ قَدْ عَزَمَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ عَلَى عَقْدِ الْعَهْدِ وَ الطَّالِعُ السَّرَطَانُ وَ فِيهِ الْمُشْتَرِي وَ السَّرَطَانُ وَ إِنْ كَانَ شَرَفَ الْمُشْتَرِي فَهُوَ بُرْجٌ مُنْقَلِبٌ لَا يَتِمُّ أَمْرٌ يَنْعَقِدُ فِيهِ وَ مَعَ هَذَا فَإِنَّ الْمِرِّيخَ فِي الْمِيزَانِ الَّذِي هُوَ الرَّابِعُ وَ وَتَدُ الْأَرْضِ فِي بَيْتِ الْعَاقِبَةِ وَ هَذَا يَدُلُّ عَلَى نَكْبَةِ الْمَعْقُودِ لَهُ وَ عَرَّفْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ذَلِكَ لِئَلَّا يُعَتِّبَ عَلَيَّ إِذَا وَقَفَ عَلَى هَذَا مِنْ غَيْرِي فَكَتَبَ إِلَيَّ إِذَا قَرَأْتَ جَوَابِي إِلَيْكَ فَارْدُدْهُ إِلَيَّ مَعَ الْخَادِمِ وَ نَفْسَكَ أَنْ يَقِفَ أَحَدٌ عَلَى مَا عَرَّفْتَنِيهِ أَوْ أَنْ يَرْجِعَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ عَنْ عَزْمِهِ فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ أَلْحَقْتُ الذَّنْبَ بِكَ وَ عَلِمْتُ أَنَّكَ سَبَبُهُ قَالَ فَضَاقَتْ عَلَيَّ الدُّنْيَا وَ تَمَنَّيْتُ أَنِّي مَا كُنْتُ كَتَبْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ ذَا الرِّئَاسَتَيْنِ قَدْ تَنَبَّهَ عَلَى الْأَمْرِ وَ رَجَعَ عَنْ عَزْمِهِ وَ كَانَ حَسَنَ الْعِلْمِ بِالنُّجُومِ فَخِفْتُ وَ اللهِ عَلَى نَفْسِي وَ رَكِبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَ تَعْلَمُ فِي السَّمَاءِ نَجْماً أَسْعَدَ مِنَ الْمُشْتَرِي قَالَ لَا قُلْتُ أَ فَتَعْلَمُ أَنَّ فِي الْكَوَاكِبِ نَجْماً يَكُونُ فِي حَالٍ أَسْعَدَ مِنْهَا فِي شَرَفِهَا قَالَ لَا قُلْتُ فأمضى [فَأَمْضِ الْعَزْمَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ كُنْتَ تَعْقِدُهُ وَ سَعْدُ الْفَلَكِ فِي أَسْعَدِ حَالَاتِهِ فَأَمْضَى الْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ فَمَا عَلِمْتُ أَنِّي مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا حَتَّى وَقَعَ الْعَهْدُ فَزَعاً مِنَ الْمَأْمُونِ.

ترجمه

عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کی روایت ہے۔ ''فضل بن سہل نے مامون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ خدا اور رسولؐ کی رضا

حاصل کرنے کے لئے امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنائے تا کہ ہارون الرشید کی زیادتی کا ازالہ ہو سکے۔

مامون نے سنہ ۲۰۰ھ میں رجاء بن ابی الضحاک اور یاسر خادم کو خراسان سے روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ محمد بن جعفر صادقؑ اور علی بن موسیٰ کاظمؑ کو اپنے ساتھ خراسان لے آئیں۔

جب امام علی بن موسیٰ علیہ السلام خراسان تشریف لائے تو مامون نے انہیں اپنا ولی عہد مقرر کیا اور اہل لشکر کو ایک سال کی تنخواہ بطور انعام دی اور امامؑ کی ولی عہدی کے متعلق پورے ملک میں تحریر کیا اور اس نے آپؑ کا نام ''رضا'' رکھا اور آپؑ کے نام کے درہم ڈھالے گئے اور مامون نے بنی عباس کا سیاہ رنگ کا لباس اتار کر بنی فاطمہ کا سبز رنگ کا لباس پہن لیا۔ اور اس نے اپنی ایک دختر ام حبیب کا نکاح امام علی رضا علیہ السلام اور دوسری دختر ام الفضل کا نکاح آپؑ کے فرزند محمد تقی علیہ السلام سے کیا اور خود اس نے حسن بن سہل کی صاحبزادی ''پوران'' سے نکاح کیا۔ اور حسن کی دختر کا نکاح اس کے چچا فضل بن سہل نے مامون کے ساتھ کیا اور یہ تینوں نکاح ایک ہی دن میں ہوئے اور وہ دلی طور پر یہ چاہتا تھا کہ امام علی رضا علیہ السلام کی ولی عہدی ان کے اقتدار میں تبدیل نہ ہو۔

صولی نے کہا: احمد بن عبید اللہ کی روایت کئی وجوہ سے میرے ہاں صحیح ہے۔

ان میں سے ایک وجہ عون بن محمد کی وہ روایت ہے جو انہوں نے فضل بن سہل نوبختی یا اس کے بھائی سے کی ہے۔ انہوں نے کہا: جب مامون نے امامؑ کی ولی عہدی کا عزم کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا: خدا کی قسم! میں مامون کے دل کی بات اس سے ضرور معلوم کر کے رہوں گا کہ آیا وہ اس ولی عہدی کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کا خواہش مند ہے یا صرف یہ بناوٹ اور تصنع ہے۔

یہ سوچ کر میں نے اس کے ایک مخصوص خادم کے ہاتھ اس کے پاس ایک رقعہ لکھ کر بھیجا اور مامون جب بھی راز دارانہ تحریر روانہ کرتا تھا تو اسی خادم خاص کے ذریعے سے روانہ کیا کرتا تھا۔ اور اس رقعہ میں میں نے یہ لکھا۔

ذوالریاستین نے ولی عہدی کا عزم اس ساعت میں کیا ہے جو کہ سرطان کی ساعت ہے اور اس میں مشتری اور سرطان ایک دوسرے کے مدمقابل ہوتے ہیں اور اگر مشتری حالت شرف میں ہو تو وہ ''برج منقلب'' ہوتا ہے اور اس میں کیا جانے والا کوئی کام اپنے منطقی انجام تک نہیں پہنچ پاتا۔ علاوہ ازیں اس وقت مریخ میزان میں ہے جو کہ اس کا چوتھا گھر ہے اور وہ زمین کا ''وتد'' ہے اور وہ ''بیت عاقبت'' میں ہے اور یہ بھی اس بات کی نشانی ہے کہ ولی عہدی کبھی بھی مکمل نہ ہو سکے گی۔ اور میں آپ کو یہ بات اس لئے لکھ رہا ہوں کہ مبادا کل کوئی شخص آپ کو ستاروں کی چال کی خبر دے تو آپ مجھ پر ناراض نہ ہوں۔

وہ خادم یہ رقعہ لے کر مامون کے پاس گیا تو مامون نے مجھے لکھا کہ اس بات کو دل میں رکھو اور کسی سے اس کا اظہار نہ کرو اور ذوالریاستین کو بھی اس کا علم نہیں ہونا چاہئے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے عزم کو تبدیل کر لے (اور کسی نیک ساعت کا

انتخاب کرلے) اگر ایسا ہوا تو میں یہ سمجھوں گا کہ یہ سب کچھ تمہارا کیا دھرا ہے اور میں تمہیں ہی اس کا قصوروار سمجھوں گا اور ہاں میرا یہ خط اپنے پاس مت رکھنا۔ یہ خط پڑھ کر خادم کو واپس کردینا۔

جب میں نے مامون کا یہ خط پڑھا تو میری دنیا ہی تاریک ہوگئی اور میں نے اپنے آپ سے کہا: اے کاش! میں نے اسے خط نہ لکھا ہوتا۔

پھر مجھے معلوم ہوا کہ فضل بن سہل ذوالریاستین کو بھی ساعت کی نحوست کا پتہ چل گیا اور وہ اپنے عزم کو بدل دینے پر آمادہ ہوا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ذوالریاستین علم نجوم پر اچھی دسترس رکھتا تھا۔

جب ذوالریاستین اپنا عزم تبدیل کرنے پر آمادہ ہوا تو مجھے اپنی جان کے لالے پڑ گئے اور میں نے سوچا کہ اس کی تمام تر ذمہ داری مامون مجھ پر ڈال دے گا۔

چنانچہ میں اپنی جان بچانے کے لئے ذوالریاستین کے پاس گیا اور اس سے کہا: کیا آسمان میں مشتری سے زیادہ کوئی سعد ستارہ ہے؟

اس نے کہا: نہیں!

میں نے کہا: یہ بتائیں جب مشتری حالت شرف میں ہو تو اس سے زیادہ سعید کوئی اور ستارہ ہوسکتا ہے؟

ذوالریاستین نے کہا: نہیں! یہ سب سے زیادہ سعد ساعت ہے۔

میں نے کہا: پھر آپ کسی تردد کے بغیر ولی عہدی کا اعلان کرادیں کیونکہ اس وقت سعد ترین ساعات ہیں۔

چنانچہ ذوالریاستین میرے بچھائے ہوئے جال میں پھنس گیا اور وہ اپنے عزم پر قائم رہا اور جب تک امامؑ کی ولی عہدی کا اعلان نہیں ہوا اس وقت تک میری جان سولی پر لٹکی رہی۔ اور میں یہی سمجھتا رہا کہ میں دنیا میں نہیں ہوں"۔

دورِ متوکل کی ناصبیّت کی جھلک

20 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُرَاتِ أَبُو الْعَبَّاسِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقَطَانِيُّ قَالا كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ صَدِيقاً لِإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخِي زَيْدَانَ الْكَاتِبِ الْمَعْرُوفِ بِالزَّمِنِ فَنَسَخَ لَهُ شِعْرَهُ فِي الرِّضَا عليه السلام وَقْتَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ خُرَاسَانَ وَ فِيهِ شَيْءٌ بِخَطِّهِ وَ كَانَتِ النُّسْخَةُ عِنْدَهُ إِلَى أَنْ وُلِّيَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ دِيوَانَ الضِّيَاعِ لِلْمُتَوَكِّلِ وَ كَانَ قَدْ تَبَاعَدَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِي زَيْدَانَ الْكَاتِبِ فَعَزَلَهُ عَنْ ضِيَاعٍ كَانَتْ فِي يَدِهِ وَ طَالَبَهُ بِمَالٍ وَ شَدَّدَ عَلَيْهِ فَدَعَا إِسْحَاقُ بَعْضَ مَنْ يَثِقُ بِهِ وَ قَالَ لَهُ امْضِ إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَبَّاسِ فَأَعْلِمْهُ أَنَّ شِعْرَهُ فِي الرِّضَا عليه السلام كُلَّهُ عِنْدِي بِخَطِّهِ وَ غَيْرِ خَطِّهِ وَ لَئِنْ لَمْ يَتْرُكْ

بِالْمُطَالَبَةِ عَنِّي لَأُوصِلَنَّهُ إِلَى الْمُتَوَكِّلِ فَصَارَ الرَّجُلُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ بِرِسَالَتِهِ فَضَاقَتْ بِهِ الدُّنْيَا حَتَّى أَسْقَطَ الْمُطَالَبَةَ عَنْهُ وَ أَخَذَ جَمِيعَ مَا عِنْدَهُ مِنْ شِعْرِهِ بَعْدَ أَنْ حَلَفَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ- قَالَ الصَّوْلِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْمُنَجِّمُ قَالَ قَالَ لِي أَنَا كُنْتُ السَّفِيرَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَخَذْتُ الشعرة [شِعْرَهُ] فَأَحْرَقَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ بِحَضْرَتِي.

قَالَ الصَّوْلِيُّ وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مِلْحَانَ قَالَ كَانَ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَبَّاسِ ابْنَانِ اسْمُهُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ يُكَنَّيَانِ بِأَبِي مُحَمَّدٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا وُلِّيَ الْمُتَوَكِّلُ سَمَّى الْأَكْبَرَ إِسْحَاقَ وَ كَنَّاهُ بِأَبِي مُحَمَّدٍ وَ سَمَّى الْأَصْغَرَ عَبَّاساً وَ كَنَّاهُ بِأَبِي الْفَضْلِ فَزَعاً.

قَالَ الصَّوْلِيُّ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْخَصِيبِ قَالَ مَا شَرِبَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ لَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّبِيذَ قَطُّ حَتَّى وُلِّيَ الْمُتَوَكِّلُ فَشَرِبَاهُ وَ كَانَا يَتَعَمَّدَانِ أَنْ يَجْمَعَا الْكَرَّاعَاتِ وَ الْمُخَنَّثِينَ وَ يَشْرَبَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثاً لِيَشِيعَ الْخَبَرُ بِشُرْبِهِمَا.

وَ لَهُ أَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ فِي تَوَقِّيهِ لَيْسَ هَذَا مَوْضِعَ ذِكْرِهَا.

ترجمه

احمد بن محمد فرات ابوالعباس اور حسین بن علی باقطانی نے بیان کیا: "مشہور کاتب زیدان المعروف زمن کا بھائی اسحاق بن ابراہیم اور ابراہیم بن عباس ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے اور ابراہیم بن عباس نے امام علی رضاؑ کی مدح میں کچھ اشعار کہے تھے اور اس نے وہ اشعار اس وقت کہے تھے جب امامؑ خراسان سے روانہ ہو رہے تھے اور اس کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے اشعار اس کے دوست اسحاق بن ابراہیم کے پاس موجود تھے۔

امامؑ شہید ہو گئے اور پھر چند دنوں بعد اقتدار متوکل کے ہاتھ میں آیا (اور وہ بدترین دشمن اہل بیت تھا)۔ ابراہیم بن عباس متوکل کے دور میں سرکاری جاگیروں کا افسر اعلیٰ مقرر ہوا تو اس نے اپنے پرانے دوست اسحاق کو اس کے منصب سے معزول کر دیا اور سرکاری بقایاجات کی وصولی کے لئے اس پر سختی کی۔

اسحاق نے اپنے ایک معتمد ساتھی کو بلا کر ابراہیم بن عباس کے پاس بھیجا اور اس نے اس کے ذریعے اسے یہ پیغام روانہ کیا۔

اتنی سختی اچھی نہیں ہے کیونکہ تمہارے وہ اشعار جو تم نے امام علی رضاؑ کی تعریف میں لکھے تھے ابھی تک میرے پاس محفوظ ہیں اور اگر تم اپنی روش سے باز نہ آئے تو میں تمہارے ہاتھ کے لکھے ہوئے وہ اشعار متوکل کو پیش کر دوں گا۔

جب ابراہیم کو اسحاق کا یہ دھمکی آمیز پیغام پہنچا تو اس کے لئے دنیا اندھیر ہو گئی اور اس نے تمام مطالبات ختم کر

دیئے اور اس کے عوض اس نے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے اشعار اس سے حاصل کئے۔ اور دونوں نے آئندہ کے لیے ایک دوسرے کے خلاف کوئی کاروائی نہ کرنے کی قسمیں کھائیں۔

صولی کا بیان ہے کہ یحییٰ بن علی منجم نے مجھے بتایا کہ ان دونوں کے درمیان پیغام رسانی میں نے کی تھی اور میں نے اسحاق سے اشعار حاصل کر کے ابراہیم بن عباس کو پہنچائے تھے اور اس نے میری موجودگی میں اپنے اشعار نذر آتش کر دیئے تھے۔

صولی نے کہا کہ مجھے احمد بن ملحان نے بتایا کہ ابراہیم بن عباس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام حسن اور دوسرے کا نام حسین تھا۔ اور حسن کی کنیت ابومحمد تھی اور حسین کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور جب متوکل برسر اقتدار آیا تو اس نے متوکل کے شر سے بچنے کے لئے بیٹوں کے نام اور کنیت تبدیل کر دی اور اس نے حسن کا نام اسحاق رکھا اور اس کی کنیت ابومحمد رکھی اور حسین کا نام عباس رکھا اور اس کی کنیت ابوالفضل رکھی۔

صولی نے کہا کہ احمد بن اسماعیل بن خصیب نے بیان کیا کہ ابراہیم بن عباس اور موسیٰ بن عبدالملک نبیذ پینے کے ہر گز عادی نہیں تھے اور جب متوکل برسر اقتدار آیا تو ان دونوں نے نبیذ پینی شروع کر دی اور متوکل کو اپنا ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہونے کا یقین دلانے کے لئے اوباش اور مخنث افراد کو اپنے ہاں بلاتے اور روزانہ ان کے سامنے تین بار مے نوشی کرتے تھے تا کہ ان کی مے خواری کی داستانیں متوکل کے پاس تسلسل سے پہنچتی رہیں اور وہ اس ذریعے سے قرب سلطانی کے مزے لوٹتے رہیں۔

متوکل دور کی اس کے علاوہ بھی بیسیوں داستانیں ہیں لیکن یہاں ان کے ذکر کا محل نہیں ہے''۔

امام اور نماز عید

21 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ الْخَادِمُ لَمَّا رَجَعَ الْمَأْمُونُ مِنْ خُرَاسَانَ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام بِطُوسَ بِأَخْبَارِهِ كُلِّهَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ حَدَّثَنِي الرَّيَّانُ بْنُ الصَّلْتِ وَ كَانَ مِنْ رِجَالِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ وَ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ الْكَاتِبِ الرَّاشِدِيِّ كُلُّ هَؤُلَاءِ حَدَّثُوا بِأَخْبَارِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ قَالُوا لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَ اسْتَوَى أَمْرُ الْمَأْمُونِ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْتَقْدِمُهُ إِلَى خُرَاسَانَ فَاعْتَلَّ عَلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام بِعِلَلٍ كَثِيرَةٍ فَمَا زَالَ الْمَأْمُونُ يُكَاتِبُهُ وَ يَسْأَلُهُ حَتَّى عَلِمَ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ لَا يَكُفُّ عَنْهُ فَخَرَجَ وَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لَهُ سَبْعُ سِنِينَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ لَا تَأْخُذْ عَلَى طَرِيقِ

الْكُوفَةِ وَ قُمَّ فَحُمِلَ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَ الْأَهْوَازِ وَ فَارِسَ حَتَّى وَافَى مَرْوَ فَلَمَّا وَافَى مَرْوَ عَرَضَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ يَتَقَلَّدُ الْإِمْرَةَ وَ الْخِلَافَةَ فَأَبَى الرِّضَا عليه السلام ذَلِكَ وَ جَرَتْ فِي هَذَا مُخَاطَبَاتٌ كَثِيرَةٌ وَ بَقُوا فِي ذَلِكَ نَحْواً مِنْ شَهْرَيْنِ كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنْ يَقْبَلَ مَا يَعْرِضُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ وَ الْخِطَابُ فِي هَذَا قَالَ الْمَأْمُونُ فَوِلَايَةُ الْعَهْدِ فَأَجَابَهُ إِلَى ذَلِكَ وَ قَالَ لَهُ عَلَى شُرُوطٍ أَسْأَلُهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ سَلْ مَا شِئْتَ قَالُوا فَكَتَبَ الرِّضَا عليه السلام إِنِّي أَدْخُلُ فِي وِلَايَةِ الْعَهْدِ عَلَى أَنْ لَا آمُرَ وَ لَا أَنْهَى وَ لَا أَقْضِيَ وَ لَا أُغَيِّرَ شَيْئاً مِمَّا هُوَ قَائِمٌ وَ تُعْفِيَنِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَأَجَابَهُ الْمَأْمُونُ إِلَى ذَلِكَ وَ قَبِلَهَا عَلَى هَذِهِ الشُّرُوطِ وَ دَعَا الْمَأْمُونُ الْوُلَاةَ وَ الْقُضَاةَ وَ الْقُوَّادَ وَ الشَّاكِرِيَّةَ وَ وُلْدَ الْعَبَّاسِ إِلَى ذَلِكَ فَاضْطَرَبُوا عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ أَمْوَالًا كَثِيرَةً وَ أَعْطَى الْقُوَّادَ وَ أَرْضَاهُمْ إِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ قُوَّادِهِ أَبَوْا ذَلِكَ أَحَدُهُمْ عِيسَى الْجُلُودِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَ أَبُو يُونُسَ فَإِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي بَيْعَةِ الرِّضَا عليه السلام فَحَبَسَهُمْ وَ بُويِعَ الرِّضَا عليه السلام وَ كَتَبَ ذَلِكَ إِلَى الْبُلْدَانِ وَ ضُرِبَتِ الدَّنَانِيرُ وَ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِهِ وَ خُطِبَ لَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ وَ أَنْفَقَ الْمَأْمُونُ فِي ذَلِكَ أَمْوَالًا كَثِيرَةً فَلَمَّا حَضَرَ الْعِيدُ بَعَثَ الْمَأْمُونُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ وَ يَحْضُرَ الْعِيدَ وَ يَخْطُبَ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبُ النَّاسِ وَ يَعْرِفُوا فَضْلَهُ وَ تَقِرَّ قُلُوبُهُمْ عَلَى هَذِهِ الدَّوْلَةِ الْمُبَارَكَةِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَ قَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ مِنَ الشُّرُوطِ فِي دُخُولِي فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا أُرِيدُ بِهَذَا أَنْ يَرْسَخَ فِي قُلُوبِ الْعَامَّةِ وَ الْجُنْدِ وَ الشَّاكِرِيَّةِ هَذَا الْأَمْرُ فَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُهُمْ وَ يُقِرُّوا بِمَا فَضَّلَكَ اللَّهُ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَرُدُّهُ الْكَلَامَ فِي ذَلِكَ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَعْفَيْتَنِي مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَ إِنْ لَمْ تُعْفِنِي خَرَجْتُ كَمَا كَانَ يَخْرُجُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ كَمَا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ الْمَأْمُونُ اخْرُجْ كَمَا تُحِبُّ وَ أَمَرَ الْمَأْمُونُ الْقُوَّادَ وَ النَّاسَ أَنْ يُبَكِّرُوا إِلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَقَعَدَ النَّاسُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي الطُّرُقَاتِ وَ السُّطُوحِ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ وَ اجْتَمَعَ الْقُوَّادُ عَلَى بَابِ الرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ الرِّضَا عليه السلام فَاغْتَسَلَ وَ تَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ مِنْ قُطْنٍ وَ أَلْقَى طَرَفاً مِنْهَا عَلَى صَدْرِهِ وَ طَرَفاً بَيْنَ كَتِفِهِ وَ تَشَمَّرَ ثُمَّ قَالَ لِجَمِيعِ مَوَالِيهِ افْعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ عُكَّازَةً وَ خَرَجَ وَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُوَ حَافٍ قَدْ شَمَّرَ سَرَاوِيلَهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ مُشَمَّرَةٌ فَلَمَّا قَامَ وَ مَشَيْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ كَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ الْهَوَاءَ وَ الْحِيطَانَ تُجَاوِبُهُ وَ الْقُوَّادُ وَ النَّاسُ عَلَى الْبَابِ قَدْ تَزَيَّنُوا وَ لَبِسُوا السِّلَاحَ وَ تَهَيَّئُوا بِأَحْسَنِ هَيْئَةٍ فَلَمَّا طَلَعْنَا

عَلَيْهِمْ بِهٰذِهِ الصُّورَةِ حُفَاةً قَدْ تَشَمَّرْنَا وَ طَلَعَ الرِّضَا عليه السلام وَقَفَ وَقْفَةً عَلَى الْبَابِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا وَ رَفَعَ بِذَلِكَ صَوْتَهُ وَ رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا فَتَزَعْزَعَتْ مَرْوُ مِنَ الْبُكَاءِ وَ الصِّيَاحِ فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَسَقَطَ الْقُوَّادُ عَنْ دَوَابِّهِمْ وَ رَمَوْا بِخِفَافِهِمْ لَمَّا نَظَرُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَ صَارَتْ مَرْوُ ضَجَّةً وَاحِدَةً وَ لَمْ يَتَمَالَكِ النَّاسُ مِنَ الْبُكَاءِ وَ الضَّجِيجِ وَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَمْشِي وَ يَقِفُ فِي كُلِّ عَشْرِ خُطُوَاتٍ وَقْفَةً فَكَبَّرَ اللهَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَتُخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ وَ الْحِيطَانَ تُجَاوِبُهُ وَ بَلَغَ الْمَأْمُونَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَلَغَ الرِّضَا الْمُصَلَّى عَلَى هَذَا السَّبِيلِ افْتَتَنَ بِهِ النَّاسُ فَالرَّأْيُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَسَأَلَهُ الرُّجُوعَ فَدَعَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِخُفِّهِ فَلَبِسَهُ وَ رَجَعَ.

ترجمه

ہم سے احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی اور حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہشام مکتب اور علی بن عبداللہ وراق رضی اللہ عنھم نے بیان کیا، انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ''جب یاسر خادم خراسان سے واپس آئے تو اس نے مجھے سارے حالات بتائے نیز ریان بن صلت، محمد بن عرفہ اور صالح بن سعید نے بھی آپ کے تمام واقعات بیان کیے اور کہا کہ جب محمد امین کی حکومت ختم ہو گئی اور مامون کی حکومت اچھی طرح قائم ہو چکی تو اس نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام کو خط لکھا کہ آپؑ خراسان تشریف لائیں۔ امام علی رضا علیہ السلام نے بہت سے عذر اور نہ جانے کے اسباب پیش کئے۔ مگر مامون آپؑ کو مسلسل خط لکھتا رہا اور خراسان آنے کی درخواست کرتا رہا۔

جب امام علی رضا علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ مجھے کسی طرح نہیں چھوڑے گا تو مجبوراً مدینہ سے رخصت ہوئے۔ اس وقت آپؑ کے صاحبزادے حضرت ابوجعفر تقی جواد علیہ السلام صرف سات سال کے تھے۔ مامون نے لکھا تھا کہ کوفہ اور قم کے راستے سے نہیں بلکہ بصرہ۔ اہواز اور فارس سے ہوتے ہوئے مرو آئیں۔

جب آپؑ مرو پہنچے تو مامون نے آپؑ کے سامنے حکومت اور خلافت کی پیش کش رکھی کہ اسے آپؑ سنبھال لیں۔ امام علی رضا علیہ السلام نے اس سے انکار کیا اور اس سلسلے میں گفتگو کا رابطہ تقریباً دو ماہ تک جاری رہا۔ مگر حضرت امام علی رضا علیہ السلام اس سے برابر انکار ہی کرتے رہے۔

جب اس بارے میں کافی گفتگو کے بعد بھی کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو مامون نے کہا: اچھا اگر آپؑ خلافت و حکومت قبول نہیں کرتے تو ہماری ولی عہدی اور جانشینی ہی قبول کر لیجئے۔ آپؑ کو یہ تو قبول کرنا ہی پڑے گا۔

امامؑ نے فرمایا: اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو میں چند شرائط کے ساتھ ولی عہدی قبول کرلوں گا۔

مامون نے کہا: جو چاہے شرط رکھ لیجئے۔

امام علی رضاعلیہ السلام نے تحریرًا یہ بتایا کہ ولی عہدی ان شرائط پر منظور ہے کہ میں امر و نہی کسی قسم کا حکم جاری نہیں کروں گا۔ نہ کسی مقدمے کا فیصلہ کروں گا۔ اور جو حکومت کے ضوابط وقوانین رائج ہیں وہ بدستور جاری رہیں گے۔ میں ان میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کرونگا تم مجھے ان باتوں سے معاف ہی رکھنا۔

مامون نے آپؑ کی تمام شرائط منظور کرلیں۔ اس کے بعد اس نے تمام سرداروں، قاضیوں، ملازموں اور عباسیوں کو اس امر کی اطلاع دی۔ وہ لوگ یہ سن کر بہت مضطرب ہوئے مگر مامون نے اس کے لئے زر کثیر صرف کیا اور سرداروں کو بہت کچھ عطیات دے دلا کر راضی کرلیا۔ صرف تین آدمی راضی نہ ہوئے اور انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔ ایک جلودی، دوسرا علی بن عمران اور تیسرا ابن یونس۔ انہوں نے صاف کہہ دیا تھا کہ ہم ولی عہدی کے لئے حضرت امام علی رضاعلیہ السلام کی بیعت نہ کریں گے۔ مامون نے انہیں قید میں ڈال دیا۔ اس کے بعد حضرت امام علی رضاعلیہ السلام کی ولی عہدی کی بیعت لی گئی۔

تمام شہروں کو اس کے لئے پروانے جاری کئے۔ آپؑ کے نام سے درہم و دینار جاری کیے اور آپؑ کا نام منبروں اور خطبوں میں داخل کر دیا گیا۔ مامون نے ان کاموں کے لئے کثیر رقم خرچ کی۔

بیعت کے بعد جو عید آئی تو مامون نے امام علی رضاعلیہ السلام کے پاس آدمی بھیجا اور درخواست کی کہ عید گاہ تشریف لے جائیں۔ اور عید کا خطبہ آپؑ ہی دیں تا کہ لوگوں کے دل مطمئن ہوجائیں اور لوگ آپؑ کے فضل وشرف سے واقف ہوجائیں اور اس مبارک سلطنت سے ان کے دل ٹھنڈے ہوجائیں۔

امام علی رضاعلیہ السلام نے مامون کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہیں خود بھی معلوم ہے ہمارے اور تمہارے درمیان اس بارے میں کیا شرط طے پائی تھی۔

مامون نے جواب دیا کہ میرا مقصد امورِ حکومت میں دخل نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس لئے چاہتا ہوں کہ عوام، افواج اور ملازمین حکومت کے دلوں میں آپؑ کی جگہ اور قدر ومنزلت پیدا ہو۔ وہ آپؑ کی ولی عہدی سے مطمئن ہوں اور اللہ نے جو فضل و شرف آپؑ کو بخشا ہے اس کا اقرار کریں۔

اس سلسلے میں مسلسل گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر جب مامون نے بے حد اصرار کیا تو امام علی رضاعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے امیر المومنین! اول تو میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس امر سے درگذر کریں لیکن اگر درگذر کی گنجائش نہیں ہے تو پھر میں اس طرح نماز عید کے لئے برآمد ہوں گا جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام روانہ ہوا کرتے تھے۔

مامون نے کہا: آپؑ کو اختیار ہے جیسے چاہیں تشریف لے جائیں۔

پھر مامون نے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ وہ علی الصبح امام علی رضا علیہ السلام کے درِ دولت پر حاضر ہو جائیں۔

لہٰذا تمام سرداران فوج امامؑ کے در دولت پر حاضر ہو گئے اور شہر کے مرد و زن اور بچے راستوں اور چھتوں پر اشتیاق دیدار زیارت میں بیٹھ گئے۔

ادھر جب آفتاب طلوع ہوا تو حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے غسل فرمایا سر پر سوتی سفید عمامہ باندھا جس کا ایک سرا سینے پر اور دوسرا سرا دونوں کاندھوں کے درمیان ڈال دیا اور آستینوں کو چن کیا۔ پھر اپنے تمام غلاموں سے کہا: تم بھی ایسا ہی کرو جیسے میں نے کیا ہے۔

اس کے بعد آپؑ نے اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ ہم سب آپؑ کے سامنے تھے۔ آپؑ بیت الشرف سے برآمد ہوئے تو اس شان سے کہ پابرہنہ تھے۔ شلوار یعنی (پائجامہ) کو نصف ساق تک چڑھائے ہوئے اور عبا کے دامن کو گردانے ہوئے۔ جب آپؑ چلے تو ہم آپؑ کے آگے آگے تھے۔

آپؑ نے سر آسمان کی طرف بلند کیا اور چار تکبیریں کہیں تو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے ساری فضا اور تمام درودیوار آپؑ کی تکبیروں کے جواب میں تکبیریں بلند کر رہے ہیں۔ ادھر تمام سردارانِ فوج اسلحہ سجائے ہوئے اور عوام الناس لباس ہائے فاخرہ پہنے ہوئے درِ دولت کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ ہم نے بھی امامؑ کی تقلید میں ننگے پاؤں کئے۔ اپنے اپنے دامن گردانے اور نصف ساق تک شلوار (پائجامے) چڑھا لئے تھے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام باہر نکلے تو تھوڑی دیر درِ دولت پر توقف فرمایا اور ارشاد فرمایا: اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اس بناء پر کہ اس نے ہماری ہدایت فرمائی۔ اللہ اکبر اس بات پر کہ اس نے ہم کو بہائم اور چوپاؤں کی روزی عطا فرمائی اور اس کی حمد اس بات پر کہ اس نے ہمیں آزمایا۔

آپؑ کی آواز بلند تھی۔ ہم نے بلند آواز سے تکبیریں کہیں۔ پھر تو سارا مرو گریہ کناں اور نالۂ شیون وشین سے ہلنے لگا۔ آپؑ نے تین مرتبہ اللہ اکبر کہا تو سرداران فوج اپنی اپنی سواریوں سے نیچے گر پڑے اور اپنے اپنے جوتوں کے تسمے کاٹ کر جوتے اتار پھینکے اور جب لوگوں کی نظر حضرت امام علی رضا علیہ السلام پر پڑی تو پورے مرو میں ایک ساتھ مزید گریہ طاری ہو گیا۔ کسی کے لئے گریہ کو ضبط کرنا ممکن نہ تھا۔ اب امام علی رضا علیہ السلام آگے بڑھے تو ہر دس قدم پر کھڑے ہو کر چار تکبیریں کہتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ تمام ارض وسماوات اور درودیوار آپؑ کی تکبیروں کا جواب دے رہے ہیں۔

اس کی اطلاع مامون کو ہوئی تو فضل بن سہل ذوالریاستین نے اس سے کہا: اے امیر المومنین! اگر حضرت امام رضا علی علیہ السلام اسی شان وشوکت سے عیدگاہ تک پہنچ گئے تو سمجھ لیجئے کہ لوگوں میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ میری یہ رائے ہے کہ آپ

ان سے کہلا بھیجیں کہ آپؑ واپس آ جائیں۔عید گاہ جانے کی زحمت گوارا نہ فرمائیں۔

مامون نے فوراً آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا: فرزند رسولؐ! بس آپؑ زحمت نہ فرمائیں۔واپس آ جائیں۔

یہ سن کر آپؑ نے اپنی نعلین منگوائی اور اسے پہن کر واپس تشریف لائے''۔

ولی عہدی کا اصل سبب بقول مامون

22 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي بَيْعَةِ الرِّضَا مِنَ الْقُوَّادِ وَ الْعَامَّةِ وَ مَنْ لَمْ يُحِبَّ ذَلِكَ وَ قَالُوا إِنَّ هَذَا مِنْ تَدْبِيرِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ فَبَلَغَ الْمَأْمُونَ ذَلِكَ فَبَعَثَ إِلَيَّ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَصِرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَيَّانُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ بَيْعَةَ الرِّضَا عليه السلام كَانَتْ مِنْ تَدْبِيرِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُونَ ذَلِكَ قَالَ وَيْحَكَ يَا رَيَّانُ أَ يَجْسُرُ أَحَدٌ أَنْ يَجِيءَ إِلَى خَلِيفَةٍ وَ ابْنِ خَلِيفَةٍ قَدِ اسْتَقَامَتْ لَهُ الرَّعِيَّةُ وَ الْقُوَّادُ وَ اسْتَوَتْ لَهُ الْخِلَافَةُ فَيَقُولَ لَهُ ادْفَعِ الْخِلَافَةَ مِنْ يَدِكَ إِلَى غَيْرِكَ أَ يَجُوزُ هَذَا فِي الْعَقْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ لَا وَ اللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا يَجْسُرُ عَلَى هَذَا أَحَدٌ قَالَ لَا وَ اللهِ مَا كَانَ كَمَا يَقُولُونَ وَ لَكِنِّي سَأُخْبِرُكَ بِسَبَبِ ذَلِكَ إِنَّهُ لَمَّا كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدٌ أَخِي يَأْمُرُنِي بِالْقُدُومِ عَلَيْهِ فَأَبَيْتُ عَقَدَ لِعَلِيِّ بْنِ عِيسَى بْنِ هَامَانَ وَ أَمَرَهُ أَنْ يُقَيِّدَنِي بِقَيْدٍ وَ يَجْعَلَ الْجَامِعَةَ فِي عُنُقِي فَوَرَدَ عَلَيَّ بِذَلِكَ الْخَبَرِ وَ بَعَثْتُ هَرْثَمَةَ بْنَ أَعْيَنَ إِلَى سِجِسْتَانَ وَ كِرْمَانَ وَ مَا وَالاهَا فَأَفْسَدَ عَلَيَّ أَمْرِي فَانْهَزَمَ هَرْثَمَةُ وَ خَرَجَ صَاحِبُ السَّرِيرِ وَ غَلَبَ عَلَى كُوَرِ خُرَاسَانَ مِنْ نَاحِيَةٍ فَوَرَدَ عَلَيَّ هَذَا كُلُّهُ فِي أُسْبُوعٍ فَلَمَّا وَرَدَ ذَلِكَ عَلَيَّ لَمْ يَكُنْ لِي قُوَّةٌ فِي ذَلِكَ وَ لَا كَانَ لِي مَالٌ أَتَقَوَّى بِهِ وَ رَأَيْتُ مِنْ قُوَّادِي وَ رِجَالِي الْفَشَلَ وَ الْجُبْنَ أَرَدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِمَلِكِ كَابُلَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَلِكُ كَابُلَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَ يَبْذُلُ مُحَمَّدٌ لَهُ الْأَمْوَالَ فَيَدْفَعُنِي إِلَى يَدِهِ فَلَمْ أَجِدْ وَجْهاً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ أَتُوبَ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ ذُنُوبِي وَ أَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى هَذِهِ الْأُمُورِ وَ أَسْتَجِيرَ بِاللهِ تَعَالَى وَ أَمَرْتُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فَكُنِسَ وَ صَبَبْتُ عَلَيَّ الْمَاءَ وَ لَبِسْتُ ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ وَ صَلَّيْتُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأْتُ فِيهَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا حَضَرَنِي وَ دَعَوْتُ اللهَ تَعَالَى وَ اسْتَجَرْتُ بِهِ وَ عَاهَدْتُهُ عَهْداً وَثِيقاً بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ إِنْ أَفْضَى اللهُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَيَّ وَ كَفَانِي عَادِيَةَ هَذِهِ الْأُمُورِ الْغَلِيظَةِ أَنْ أَضَعَ هَذَا الْأَمْرَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَ اللهُ فِيهِ ثُمَّ قَوِيَ فِيهِ قَلْبِي فَبَعَثْتُ طَاهِراً إِلَى عَلِيِّ بْنِ عِيسَى بْنِ هَامَانَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ وَ رَدَدْتُ هَرْثَمَةَ بْنَ أَعْيَنَ إِلَى رَافِعِ بْنِ أَعْيَنَ فَظَفِرَ بِهِ وَ قَتَلَهُ وَ بَعَثْتُ إِلَى صَاحِبِ السَّرِيرِ فَهَادَيْتُهُ وَ بَذَلْتُ لَهُ شَيْئاً حَتَّى

رَجَعَ فَلَمْ يَزَلْ أَمْرِي يَتَقَوَّى حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ مَا كَانَ وَ أَفْضَى اللهُ إِلَيَّ بِهَذَا الْأَمْرِ وَ اسْتَوَى لِي فَلَمَّا وَفَى اللهُ تَعَالَى بِمَا عَاهَدْتُهُ عَلَيْهِ أَحْبَبْتُ أَنْ أَفِيَ اللهَ بِمَا عَاهَدْتُهُ فَلَمْ أَرَ أَحَداً أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَوَضَعْتُهَا فِيهِ فَلَمْ يَقْبَلْهَا إِلَّا عَلَى مَا قَدْ عَلِمْتَ فَهَذَا كَانَ سَبَبُهَا فَقُلْتُ وَفَّقَ اللهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا رَيَّانُ إِذَا كَانَ غَداً وَ حَضَرَ النَّاسُ فَاقْعُدْ بَيْنَ هَؤُلَاءِ الْقُوَّادِ وَ حَدِّثْهُمْ بِفَضْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أُحْسِنُ مِنَ الْحَدِيثِ شَيْئاً إِلَّا مَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا أَجِدُ أَحَداً يُعِينُنِي عَلَى هَذَا الْأَمْرِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْعَلَ أَهْلَ قُمَّ شِعَارِي وَ دِثَارِي فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا أُحَدِّثُ عَنْكَ بِمَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ مِنَ الْأَخْبَارِ فَقَالَ نَعَمْ حَدِّثْ عَنِّي بِمَا سَمِعْتَهُ مِنِّي مِنَ الْفَضَائِلِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَعَدْتُ بَيْنَ الْقُوَّادِ فِي الدَّارِ- فَقُلْتُ حَدَّثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ حَدَّثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ كُنْتُ أُخَلِّطُ الْحَدِيثَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ لَا أَحْفَظُهُ عَلَى وَجْهِهِ وَ حَدَّثْتُ بِحَدِيثِ خَيْبَرَ وَ بِهَذِهِ الْأَخْبَارِ الْمَشْهُورَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ الْخُزَاعِيُّ رَحِمَ اللهُ عَلِيّاً كَانَ رَجُلًا صَالِحاً وَ كَانَ الْمَأْمُونُ قَدْ بَعَثَ غُلَاماً إِلَى مَجْلِسِنَا يَسْمَعُ الْكَلَامَ فَيُؤَدِّيهِ إِلَيْهِ قَالَ الرَّيَّانُ فَبَعَثَ إِلَيَّ الْمَأْمُونُ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ يَا رَيَّانُ مَا أَرْوَاكَ لِلْأَحَادِيثِ وَ أَحْفَظَكَ لَهَا قَالَ قَدْ بَلَغَنِي مَا قَالَ الْيَهُودِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ فِي قَوْلِهِ رَحِمَ اللهُ عَلِيّاً كَانَ رَجُلًا صَالِحاً وَ اللهِ لَأَقْتُلَنَّهُ إِنْ شَاءَ اللهُ وَ كَانَ هِشَامُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّاشِدِيُّ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ أَخَصِّ النَّاسِ عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام مِنْ قَبْلِ أَنْ يُحْمَلَ وَ كَانَ عَالِماً أَدِيباً لَبِيباً وَ كَانَتْ أُمُورُ الرِّضَا عليه السلام تَجْرِي مِنْ عِنْدِهِ وَ عَلَى يَدِهِ وَ تصيره [تَصِيرُ الْأَمْوَالُ مِنَ النَّوَاحِي كُلِّهَا إِلَيْهِ قَبْلَ حَمْلِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَلَمَّا حُمِلَ أَبُو الْحَسَنِ اتَّصَلَ هِشَامُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِذِي الرِّئَاسَتَيْنِ وَ قَرَّبَهُ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ وَ أَدْنَاهُ فَكَانَ يَنْقُلُ أَخْبَارَ الرِّضَا عليه السلام إِلَى ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ وَ الْمَأْمُونِ فَحَظِيَ بِذَلِكَ عِنْدَهُمَا وَ كَانَ لَا يُخْفِي عَلَيْهِمَا مِنْ أَخْبَارِهِ شَيْئاً فَوَلَّاهُ الْمَأْمُونُ حِجَابَةَ الرِّضَا عليه السلام فَكَانَ لَا يَصِلُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام إِلَّا مَنْ أَحَبَّ وَ ضَيَّقَ عَلَى الرِّضَا عليه السلام وَ كَانَ مَنْ يَقْصِدُهُ مِنْ مَوَالِيهِ لَا يَصِلُ إِلَيْهِ وَ كَانَ لَا يَتَكَلَّمُ الرِّضَا عليه السلام فِي دَارِهِ بِشَيْءٍ إِلَّا أَوْرَدَهُ هِشَامٌ عَلَى الْمَأْمُونِ وَ ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ وَ جَعَلَ الْمَأْمُونُ الْعَبَّاسَ ابْنَهُ فِي حَجْرِ هِشَامٍ وَ قَالَ لَهُ أَدِّبْهُ فَسُمِّيَ هِشَامَ الْعَبَّاسِيِّ لِذَلِكَ قَالَ وَ أَظْهَرَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ عَدَاوَةً شَدِيدَةً لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ حَسَدَهُ عَلَى مَا كَانَ الْمَأْمُونُ يُفَضِّلُهُ بِهِ فَأَوَّلُ مَا ظَهَرَ لِذِي

الرِّئَاسَتَيْنِ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّ ابْنَةَ عَمِّ الْمَأْمُونِ كَانَتْ تُحِبُّهُ وَ كَانَ يُحِبُّهَا وَ كَانَ يَنْفَتِحُ بَابُ حُجْرَتِهَا إِلَى مَجْلِسِ الْمَأْمُونِ وَ كَانَتْ تَمِيلُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ تُحِبُّهُ وَ تَذْكُرُ ذَا الرِّئَاسَتَيْنِ وَ تَقَعُ فِيهِ فَقَالَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ حِينَ بَلَغَهُ ذِكْرُهَا لَهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَابُ دَارِ النِّسَاءِ مُشْرَعاً إِلَى مَجْلِسِكَ فَأَمَرَ الْمَأْمُونُ بِسَدِّهِ وَ كَانَ الْمَأْمُونُ يَأْتِي الرِّضَا عليه السلام يَوْماً وَ الرِّضَا عليه السلام يَأْتِي الْمَأْمُونَ يَوْماً وَ كَانَ مَنْزِلُ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِجَنْبِ مَنْزِلِ الْمَأْمُونِ فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِلَى الْمَأْمُونِ وَ نَظَرَ إِلَى الْبَابِ مَسْدُوداً قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الْبَابُ الَّذِي سَدَدْتَهُ فَقَالَ رَأَى الْفَضْلُ ذَلِكَ وَ كَرِهَهُ فَقَالَ عليه السلام إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ مَا لِلْفَضْلِ وَ الدُّخُولِ بَيْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ حَرَمِهِ قَالَ فَمَا تَرَى قَالَ فَتْحَهُ وَ الدُّخُولَ إِلَى ابْنَةِ عَمِّكَ وَ لَا تَقْبَلْ قَوْلَ الْفَضْلِ فِيمَا لَا يَحِلُّ وَ لَا يَسَعُ فَأَمَرَ الْمَأْمُونُ بِهَدْمِهِ وَ دَخَلَ عَلَى ابْنَةِ عَمِّهِ فَبَلَغَ الْفَضْلَ ذَلِكَ فَغَمَّهُ.

ترجمه

علی بن ابراہیم نے ریان بن صلت سے روایت کی ہے۔''ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی بیعت ولی عہدی کے متعلق سرداران لشکر اور عام لوگوں میں اکثر چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور کہنے لگے۔ یہ کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ فضل بن سہل ذوالریاستین کی کارستائی ہے۔ یہ بات جب مامون کو معلوم ہوئی تو اس نے شب کے وقت میرے پاس اپنا آدمی بھیجا اور مجھے بلایا۔

میں گیا تو اس نے کہا: اے ریان! میں نے سنا ہے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کی بیعت یہ سب فضل بن سہل کی کارستانی ہے۔

میں نے کہا: یا امیر المومنین! ایسا ہی ہے۔

مامون نے کہا: مگر اے ریان! ان کی سمجھ پر افسوس ہے جو یہ کہتے ہیں۔ یہ بتاؤ ایک وہ خلیفہ جس کی خلافت ہر طرح سے مستحکم ہو، رعایا اس کے قابو میں ہو، سرداران لشکر اس کے مطیع ہوں اور کوئی بھی یہ جسارت کرے اس سے کہے کہ تم اپنی خلافت سے دستبردار ہو جاؤ اور فلاں شخص کے حوالے کر دو۔ کیا عقل اس کو باور کر سکتی ہے؟

میں نے کہا: نہیں! خدا کی قسم یا امیر المومنین! کسی میں یہ جرأت اور جسارت کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ ایسے الفاظ زبان پر جاری کرے۔

مامون نے کہا: خدا کی قسم! یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ اصل سبب میں بتا تا ہوں سنو!

جب میرے بھائی محمد امین نے میرے نام حکم نامہ بھیجا کہ فوراً میرے دربار میں حاضر ہو جاؤ۔ میں نے انکار کر

دیا۔ تو اس نے علی بن عیسیٰ بن ہامان کو سردارِ لشکر بنا کر اسے حکم دیا کہ وہ مجھے قید کر کے اور گلے میں طوق اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر دربار میں حاضر کرے۔ جب اس کی اطلاع مجھے ملی تو میں نے ہرثمہ بن اعین کو سجستان اور کرمان کی طرف روانہ کیا مگر میرا معاملہ خراب ہو گیا۔ ہرثمہ کو شکست ہوئی اور صاحب سریر سے نکل کر صوبۂ خراسان پر ایک جانب سے اس نے قبضہ کر لیا۔ یہ ساری مصیبتیں مجھ پر ایک ہفتہ میں نازل ہوئیں۔

ان پہ در پے مصائب کو برداشت کرنے کی مجھ میں تاب وطاقت نہ تھی اور میرے پاس اس قدر مال ودولت نہ تھی کہ مقابلے کا سامان مہیا کروں۔ پھر میں نے یہ بھی دیکھا کہ میری فوج کے سپاہی اور سرداران لشکر سب مایوسی اور بزدلی کا شکار ہیں تو میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے ملک سے نکل کر کابل میں پناہ لوں۔ مگر پھر خیال آیا کہ کابل کا بادشاہ کافر ہے اور اگر میرے بھائی امین نے اسے کچھ رقم دے دی تو وہ مجھے پکڑ کر اس کے حوالے کر دے گا۔

لہٰذا سب سے بہتر صورت میں نے یہ پائی کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے گناہوں سے توبہ کروں اور اپنے ان امور میں اس سے مدد چاہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ وہ مجھے اپنی پناہ میں رکھے۔

یہ سوچ کر میں نے حکم دیا کہ اس گھر کو صاف کیا جائے (یہ کہہ کر مامون نے اس گھر کی طرف اشارہ کیا)۔ جب گھر صاف ہو گیا تو میں نے غسل کیا اور دو سفید کپڑے پہنے اور چار رکعت نماز پڑھی اور جتنا مجھے قرآن یاد تھا وہ پڑھا۔ اس کے بعد اللہ سے دعا کی اور اس سے پناہ چاہی اور صدق دل سے خدا سے یہ عہد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان مشکلات سے نجات دلائی اور میری مدد کی اور میں نے ان مشکلات پر قابو پا لیا تو اس خلافت کو اس جگہ رکھ دوں گا جہاں اللہ نے اسے رکھا ہے۔

جب یہ عہد کر کے اٹھا تو میرے دل میں قوت آئی اور میں نے طاہر کو علی بن عیسیٰ بن ہامان کی طرف روانہ کیا اور اس کا جو حشر ہوا وہ تمہیں معلوم ہے۔

اور پھر ہرثمہ کو رافع بن اعین کی طرف بھیجا۔ اس نے بھی اس پر فتح پائی اور اسے قتل کر دیا۔ اور صاحب سریر کی طرف آدمی بھیجا۔ اس نے کچھ رقم دے کر صلح کر لی وہ واپس آ گیا۔ اب مسلسل میری حکومت میں طاقت آنے لگی۔

یہاں تک کہ محمد امین کا جو انجام ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمام مشکلات سے نجات دلائی اور تمام امور میرے قابو میں آ گئے۔

جب اللہ تعالیٰ نے میری نذر و عہد کو پورا کیا تو میں نے بھی یہی چاہا کہ اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کروں اور میری نظر میں حضرت ابوالحسن علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے زیادہ خلافت وحکومت کا کوئی حقدار نہ تھا۔ میں نے یہ خلافت آنجناب کو پیش کی لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا اور جو کچھ قبول کیا اور جس طرح قبول کیا وہ تمہیں معلوم ہے۔ یہ تھا اصل سبب۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

پھر مامون نے مجھ سے کہا: کل جب فوج کے سالار و سردار آئیں تو تم ان کے درمیان جا کر بیٹھنا اور ان سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل بیان کرنا۔

میں نے کہا: امیر المومنین! حضرت علی علیہ السلام کے فضائل میں بہترین حدیثیں تو وہی ہیں جو میں نے آپ سے سنی ہیں۔

مامون نے کہا: سبحان اللہ! میں کسی ایک کو بھی اس معاملے میں مدد کرنے والا نہیں پاتا۔ میں نے محکم ارادہ کر لیا ہے کہ اہل قم کو اپنے شعار کے سانچے میں ڈھال لوں۔

میں نے کہا: امیر المومنین! کیا وہ احادیث جو میں نے آپ سے سنی ہیں، آپ کے حوالہ سے بیان کروں؟

مامون نے کہا: ہاں! تم نے فضائل کی جو احادیث مجھ سے سنی ہیں وہ میرے حوالے سے بیان کر دینا۔

الغرض جب دوسرا دن ہوا تو میں فوجی سرداروں کے ساتھ ایک گھر میں بیٹھا اور کہا: مجھ سے بیان کیا امیر المومنین (مامون) نے، انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے آباء سے سنا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یعنی جس کا میں حاکم ہوں اس کے حاکم علی ہیں''۔

مجھ سے بیان کیا امیر المومنین (مامون) نے، انہوں نے روایت کی اپنے والد سے اور انہوں نے روایت کی اپنے آباء سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی''

پھر میں نے حدیث خیبر پیش اور اسی طرح دوسری احادیث پیش کیں تو عبداللہ بن مالک خزاعی نے کہا: اللہ تعالیٰ علیؑ کا بھلا کرے اچھے آدمی تھے۔

مامون نے اپنے ایک غلام کو بھی اس نشست میں بھیج دیا تھا جو ان سرداروں کی باتیں سن رہا تھا۔

ریان کا بیان ہے: پھر مامون نے آدمی بھیج کر مجھے بلایا۔

میں گیا تو اس نے مجھے دیکھا تو کہا: ریان! میں تم سے بہتر حدیث کا حفظ کرنے والا اور روایت کرنے والا نہیں پاتا اور جو کچھ اس یہودی عبداللہ بن مالک نے کہا ہے: ''اللہ تعالیٰ علیؑ کا بھلا کرے اچھے آدمی تھے''۔

میں نے وہ بھی سن لیا ہے۔ میں انشاءاللہ اس کو ضرور قتل کروں گا۔

ہشام بن ابراہیم راشدی حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے عہدہ سنبھالنے سے پہلے آپؑ کے مخصوصین میں سے تھا اور یہ ایک صاحب علم اور ادیب لبیب تھا۔ اور امامؑ کے تمام امور اسی کے ذریعے سے انجام پاتے تھے بلکہ اطراف واکناف سے جو مال آتے وہ بھی اسی کے پاس آیا کرتے تھے۔

اور جب آپؑ نے ولی عہدی کا منصب سنبھالا تو ہشام بن ابراہیم راشدی ذوالریاستین سے وابستہ ہو گیا اور ذوالریاستین نے اس کو اپنے مقربین میں شامل کرلیا اور وہ امامؑ کے حالات ذوالریاستین اور مامون سے بیان کرتا تھا اور ان دونوں سے فائدہ اٹھایا کرتا تھا اور اس طرح آپؑ کا کوئی بھی حال ان سے چھپا نہ رہتا تھا۔

مامون نے ہشام بن ابراہیم کو امام علی رضاؑ کا حاجب مقرر کر دیا تھا۔ وہ جسے چاہتا وہی امام علی رضاؑ سے ملاقات کرسکتا تھا اور اس نے آپؑ کے دائرہ احباب واصحاب کو بہت تنگ کیا اور اگر ان میں سے کوئی آپؑ سے ملاقات کرنا چاہتا تو بھی آپؑ سے مل نہ سکتا تھا۔ اور حد یہ تھی کہ آپؑ کے غلاموں میں سے بھی کوئی آپؑ سے ملنا چاہتا تو بھی اسے اجازت نہیں تھی۔

اور امامؑ کی ہر گفتگو وہ مامون تک پہنچا تا تھا۔ پھر مامون نے ہشام کو اپنے بیٹے عباس کا اتالیق بھی بنا دیا تھا۔ اسی لئے اسے ہشام عباسی کہا جانے لگا۔

ذوالریاستین امام علی رضاؑ سے شدید عداوت اور حسد کرنے لگا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مامون اس پر امام علی رضاؑ کو فضیلت اور ترجیح دیتا تھا اور اظہار عداوت کا پہلا سبب یہ ہوا کہ مامون کی چچا زاد بہن جسے مامون سے محبت تھی اور مامون بھی اس سے محبت کرتا تھا۔ اور اس کے حجرے کا دروازہ مامون کی نشست گاہ میں کھلتا تھا۔

مامون کی چچا زاد بہن ذوالریاستین سے نفرت کرتی تھی اور اس کی برائیاں کرتی تھی۔

جب ذوالریاستین کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے ایک دن مامون سے کہا: امیر المومنین! یہ مناسب نہیں کہ عورتوں کے حجرے کا دروازہ آپ کی نشست گاہ میں کھلے۔

مامون نے اس کے کہنے پر دروازہ بند کرا دیا۔

عام طور پر یہ ہوتا تھا کہ مامون ایک دن امام علی رضاؑ کے ہاں آیا کرتا اور دوسرے دن امامؑ مامون کے یہاں جایا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک دن امام علی رضاؑ مامون کے یہاں تشریف لائے تو آپؑ کی نظر اس بند شدہ دروازے پر پڑی تو آپؑ نے دریافت فرمایا: امیر المومنین! آپ نے یہ دروازہ کیوں بند کرایا ہے؟

مامون نے کہا: یہ فضل کی رائے تھی۔ اس کو پسند نہ تھا۔

امامؑ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فضل کو امیر المومنین اور ان کے حرم کے درمیان دخیل ہونے کا کیا حق ہے؟

مامون نے آپؑ سے آپؑ کی رائے دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا: آپؑ یہ دروازہ کھلوا دیں اور اپنی چچا زاد بہن کی آمد و رفت کا راستہ نہ روکیں اور فضل کی کوئی بھی نامناسب بات نہ مانیں۔

مامون نے اس کو گرا دینے کا حکم دے دیا اور پھر اپنی چچازاد بہن کے پاس گیا۔
جب فضل نے یہ خبر سنی تو اسے اس پر بہت رنج ہوا''۔

کتاب ''الحباء والشرط'' سے اقتباس

23 وَ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ نُسْخَةَ كِتَابِ الْحِبَاءِ وَ الشَّرْطِ مِنَ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام إِلَى الْعُمَّالِ فِي شَأْنِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ وَ أَخِيهِ وَ لَمْ أَرْوِ ذَلِكَ عَنْ أَحَدٍ أَمَّا بَعْدُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَدِيءِ الرَّفِيعِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الرَّقِيبِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُقِيتِ عَلَى خَلْقِهِ الَّذِي خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِمُلْكِهِ وَ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ وَ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ وَ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِسُلْطَانِهِ وَ عَظَمَتِهِ وَ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ وَ أَحْصَى عَدَدَهُ فَلَا يَؤُدُهُ كَبِيرٌ وَ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ صَغِيرٌ الَّذِي لَا تُدْرِكُهُ أَبْصَارُ النَّاظِرِينَ وَ لَا تُحِيطُ بِهِ صِفَةُ الْوَاصِفِينَ لَهُ الْخَلْقُ وَ الْأَمْرُ وَ الْمَثَلُ الْأَعْلَى فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَعَ لِلْإِسْلَامِ دِيناً فَفَضَّلَهُ وَ عَظَّمَهُ وَ شَرَّفَهُ وَ كَرَّمَهُ وَ جَعَلَهُ الدِّينَ الْقَيِّمَ الَّذِي لَا يَقْبَلُ غَيْرَهُ وَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ الَّذِي لَا يَضِلُّ مَنْ لَزِمَهُ وَ لَا يَهْتَدِي مَنْ صَرَفَ عَنْهُ وَ جَعَلَ فِيهِ النُّورَ وَ الْبُرْهَانَ وَ الشِّفَاءَ وَ الْبَيَانَ وَ بَعَثَ بِهِ مَنِ اصْطَفَى مِنْ مَلَائِكَتِهِ إِلَى مَنِ اجْتَبَى مِنْ رُسُلِهِ فِي الْأُمَمِ الْخَالِيَةِ وَ الْقُرُونِ الْمَاضِيَةِ حَتَّى انْتَهَتْ رِسَالَتُهُ إِلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صلى الله عليه وآله فَخَتَمَ بِهِ النَّبِيِّينَ وَ قَفَّى بِهِ عَلَى آثَارِ الْمُرْسَلِينَ وَ بَعَثَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَ بَشِيراً لِلْمُؤْمِنِينَ الْمُصَدِّقِينَ وَ نَذِيراً لِلْكَافِرِينَ الْمُكَذِّبِينَ لِتَكُونَ لَهُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَ يَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَ إِنَّ اللهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْرَثَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَوَارِيثَ النُّبُوَّةِ وَ اسْتَوْدَعَهُمُ الْعِلْمَ وَ الْحِكْمَةَ وَ جَعَلَهُمْ مَعْدِنَ الْإِمَامَةِ وَ الْخِلَافَةِ وَ أَوْجَبَ وَلَايَتَهُمْ وَ شَرَّفَ مَنْزِلَتَهُمْ فَأَمَرَ رَسُولَهُ بِمَسْأَلَةِ أُمَّتِهِ مَوَدَّتَهُمْ إِذْ يَقُولُ قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى وَ مَا وَصَفَهُمْ بِهِ مِنْ إِذْهَابِهِ الرِّجْسَ عَنْهُمْ وَ تَطْهِيرِهِ إِيَّاهُمْ فِي قَوْلِهِ إِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ثُمَّ إِنَّ الْمَأْمُونَ بَرَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي عِتْرَتِهِ وَ وَصَلَ أَرْحَامَ أَهْلِ بَيْتِهِ فَرَدَّ أُلْفَتَهُمْ وَ جَمَعَ فُرْقَتَهُمْ وَ رَأَبَ صَدْعَهُمْ وَ رَتَقَ فَتْقَهُمْ وَ أَذْهَبَ اللهُ بِهِ الضَّغَائِنَ وَ الْإِحَنَ بَيْنَهُمْ وَ أَسْكَنَ التَّنَاصُرَ وَ التَّوَاصُلَ وَ الْمَوَدَّةَ وَ الْمَحَبَّةَ قُلُوبَهُمْ فَأَصْبَحَتْ بِيُمْنِهِ وَ حِفْظِهِ وَ بَرَكَتِهِ وَ بِرِّهِ وَ صِلَتِهِ أَيْدِيهِمْ وَاحِدَةً وَ كَلِمَتُهُمْ جَامِعَةً وَ أَهْوَاؤُهُمْ مُتَّفِقَةً وَ رَعَى الْحُقُوقَ لِأَهْلِهَا وَ وَضَعَ الْمَوَارِيثَ مَوَاضِعَهَا وَ كَافَأَ إِحْسَانَ الْمُحْسِنِينَ وَ حَفِظَ بَلَاءَ الْمُبْتَلَيْنَ وَ قَرَّبَ وَ بَاعَدَ عَلَى الدِّينِ ثُمَّ اخْتَصَّ

بِالتَّفْضِيلِ وَ التَّقْدِيمِ وَ التَّشْرِيفِ مَنْ قَدَّمَتْهُ مَسَاعِيهِ فَكَانَ ذَلِكَ ذى [ذَا الرِّئَاسَتَيْنِ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ إِذْ رَآهُ لَهُ مُؤَازِراً وَ بِحَقِّهِ قَائِماً وَ بِحُجَّتِهِ نَاطِقاً وَ لِنُقَبَائِهِ نَقِيباً وَ لِخُيُولِهِ قَائِداً وَ لِحُرُوبِهِ مُدَبِّراً وَ لِرَعِيَّتِهِ سَائِساً وَ إِلَيْهِ دَاعِياً وَ لِمَنْ أَجَابَ إِلَى طَاعَتِهِ مُكَافِياً وَ لِمَنْ عَدَلَ عَنْهَا مُنَابِذاً وَ بِنُصْرَتِهِ مُتَفَرِّداً وَ لِمَرَضِ الْقُلُوبِ وَ النِّيَّاتِ مُدَاوِياً لَمْ يَنْهَهُ عَنْ ذَلِكَ قِلَّةُ مَالٍ وَ لَا عَوَزُ رِجَالٍ وَ لَمْ يَمِلْ بِهِ طَمَعٌ وَ لَمْ يَلْفِتْهُ عَنْ نِيَّتِهِ وَ بَصِيرَتِهِ وَجَلٌ بَلْ عِنْدَ مَا يُهَوِّلُ الْمُهَوِّلُونَ وَ يُرْعِدُ وَ يُبْرِقُ لَهُ الْمُبْرِقُونَ وَ الْمُرْعِدُونَ وَ كَثْرَةُ الْمُخَالِفِينَ وَ الْمُعَانِدِينَ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ وَ الْمُخَاتِلِينَ أَثْبَتُ مَا يَكُونُ عَزِيمَةً وَ أَجْرَأُ جَنَاناً وَ أَنْفَذُ مَكِيدَةً وَ أَحْسَنُ تَدْبِيراً وَ أَقْوَى فِي تَثْبِيتِ حَقِّ الْمَأْمُونِ وَ الدُّعَاءِ إِلَيْهِ حَتَّى قَصَمَ أَنْيَابَ الضَّلَالَةِ وَ فَلَّ حَدَّهُمْ وَ قَلَّمَ أَظْفَارَهُمْ وَ حَصَدَ شَوْكَتَهُمْ وَ صَرَعَهُمْ مَصَارِعَ الْمُلْحِدِينَ فِي دِينِهِمْ وَ النَّاكِثِينَ لِعَهْدِهِ الْوَانِينَ فِي أَمْرِهِ الْمُسْتَخِفِّينَ بِحَقِّهِ الْآمِنِينَ لِمَا حَذَّرَ مِنْ سَطَوَتِهِ وَ بَأْسِهِ مَعَ آثَارِ ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ فِي صُنُوفِ الْأُمَمِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ مَا زَادَ اللهُ بِهِ فِي حُدُودِ دَارِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا قَدْ وَرَدَتْ أَنْبَاؤُهُ عَلَيْكُمْ وَ قُرِئَتْ بِهِ الْكُتُبُ عَلَى مَنَابِرِكُمْ وَ حَمَلَهُ أَهْلُ الْآفَاقِ إِلَيْكُمْ إِلَى غَيْرِكُمْ فَانْتَهَى شُكْرُ ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ بَلَاءَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَهُ وَ قِيَامَهُ بِحَقِّهِ وَ ابْتِذَالَهُ مُهْجَتَهُ وَ مُهْجَةَ أَخِيهِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ الْمَيْمُونِ النَّقِيبَةِ الْمَحْمُودِ السِّيَاسَةِ إِلَى غَايَةٍ تَجَاوَزَ فِيهَا الْمَاضِينَ وَ فَازَ بِهَا الْفَائِزِينَ وَ انْتَهَتْ مُكَافَاةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِيَّاهُ إِلَى مَا حَصَلَ لَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْقَطَائِعِ وَ الْجَوَاهِرِ وَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ لَا يَفِي بِيَوْمٍ مِنْ أَيَّامِهِ وَ لَا بِمَقَامٍ مِنْ مَقَامَاتِهِ فَتَرَكَهُ زُهْداً فِيهِ وَ ارْتِفَاعاً مِنْ هِمَّتِهِ عَنْهُ وَ تَوْفِيراً لَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَ إِطْرَاحاً لِلدُّنْيَا وَ اسْتِصْغَاراً لَهَا وَ إِيثَاراً لِلْآخِرَةِ وَ مُنَافَسَةً فِيهَا وَ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَزَلْ لَهُ سَائِلًا وَ إِلَيْهِ فِيهِ رَاغِباً مِنَ التَّخَلِّي وَ التَّزَهُّدِ فَعَظُمَ ذَلِكَ عِنْدَهُ وَ عِنْدَنَا لِمَعْرِفَتِنَا بِمَا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مَكَانِهِ الَّذِي هُوَ بِهِ مِنَ الْعِزِّ وَ الدِّينِ وَ السُّلْطَانِ وَ الْقُوَّةِ عَلَى صَلَاحِ الْمُسْلِمِينَ وَ جِهَادِ الْمُشْرِكِينَ وَ مَا أَرَى اللهَ بِهِ مِنْ تَصْدِيقِ نِيَّتِهِ وَ يُمْنِ نَقِيبَتِهِ وَ صِحَّةِ تَدْمِيرِهِ وَ قُوَّةِ رَأْيِهِ وَ نُجْحِ طَلِبَتِهِ وَ مُعَاوَنَتِهِ عَلَى الْحَقِّ وَ الْهُدَى وَ الْبِرِّ وَ التَّقْوَى فَلَمَّا وَثِقَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ ثِقْنَا مِنْهُ بِالنَّظَرِ لِلدِّينِ وَ إِيثَارِ مَا فِيهِ صَلَاحُهُ وَ أَعْطَيْنَاهُ سُؤْلَهُ الَّذِي يُشْبِهُ قَدْرَهُ وَ كَتَبْنَا لَهُ كِتَابَ حِبَاءٍ وَ شَرْطٍ قَدْ نُسِخَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِي هَذَا وَ أَشْهَدْنَا اللهَ عَلَيْهِ وَ مَنْ حَضَرَنَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِنَا وَ الْقُوَّادِ وَ الصَّحَابَةِ وَ الْقُضَاةِ وَ الْفُقَهَاءِ وَ الْخَاصَّةِ وَ الْعَامَّةِ وَ رَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْكِتَابَ بِهِ إِلَى الْآفَاقِ لِيَذِيعَ وَ يَشِيعَ فِي أَهْلِهَا وَ يُقْرَأَ عَلَى مَنَابِرِهَا وَ يَثْبُتَ عِنْدَ وُلَاتِهَا وَ قُضَاتِهَا فَسَأَلَنِي أَنْ

أَكْتُبَ بِذَلِكَ وَ أَشْرَحَ مَعَانِيَهُ وَ هِيَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَبْوَابٍ فَفِي الْبَابِ الْأَوَّلِ الْبَيَانُ عَنْ كُلِّ آثَارِهِ الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى بِهَا حَقَّهُ عَلَيْنَا وَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَ الْبَابُ الثَّانِي الْبَيَانُ عَنْ مَرْتَبَتِهِ فِي إِزَاحَةِ عِلَّتِهِ فِي كُلِّ مَا دَبَّرَ وَ دَخَلَ فِيهِ وَ أَلَّا سَبِيلَ عَلَيْهِ فِيمَا تَرَكَ وَ كَرِهَ وَ ذَلِكَ لِمَا لَيْسَ لِخَلْقٍ مِمَّنْ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ إِلَّا لَهُ وَحْدَهُ وَ لِأَخِيهِ وَ مِنْ إِزَاحَةِ الْعِلَّةِ تَحْكِيمُهُمَا فِي كُلِّ مَنْ بَغَى عَلَيْهِمَا وَ سَعَى بِفَسَادٍ عَلَيْنَا وَ عَلَيْهِمَا وَ عَلَى أَوْلِيَائِنَا لِئَلَّا يَطْمَعَ طَامِعٌ فِي خِلَافٍ عَلَيْهِمَا وَ لَا مَعْصِيَةٍ لَهُمَا وَ لَا احْتِيَالٍ فِي مَدْخَلٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمَا وَ الْبَابُ الثَّالِثُ الْبَيَانُ عَنْ إِعْطَائِنَا إِيَّاهُ مَا أَحَبَّ مِنْ مُلْكِ التَّحَلِّي وَ حِلْيَةِ الزُّهْدِ وَ حُجَّةِ التَّحْقِيقِ لِمَا سَعَى فِيهِ مِنْ ثَوَابِ الْآخِرَةِ بِمَا يَتَقَرَّبُ فِي قَلْبِ مَنْ كَانَ شَاكّاً فِي ذَلِكَ مِنْهُ وَ مَا يَلْزَمُنَا لَهُ مِنَ الْكَرَامَةِ وَ الْعِزِّ وَ الْحِبَاءِ الَّذِي بَذَلْنَاهُ لَهُ وَ لِأَخِيهِ فِي مَنْعِهِمَا مَا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَ ذَلِكَ مُحِيطٌ بِكُلِّ مَا يَحْتَاطُ فِيهِ مُحْتَاطٌ فِي أَمْرِ دِينٍ وَ دُنْيَا وَ هَذِهِ نُسْخَةُ الْكِتَابِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ وَ شَرْطٌ مِنْ عَبْدِ اللهِ الْمَأْمُونِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَلِيِّ عَهْدِهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا لِذِي الرِّئَاسَتَيْنِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ فِي يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ لِسَبْعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَ مِائَتَيْنِ وَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي تَمَّمَ اللهُ فِيهِ دَوْلَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ عَقَدَ لِوَلِيِّ عَهْدِهِ وَ أَلْبَسَ النَّاسَ اللِّبَاسَ الْأَخْضَرَ وَ بَلَّغَ أَمَلَهُ فِي إِصْلَاحِ وَلِيِّهِ وَ الظَّفَرِ بِعَدُوِّهِ إِنَّا دَعَوْنَاكَ إِلَى مَا فِيهِ بَعْضُ مُكَافَاتِكَ عَلَى مَا قُمْتَ بِهِ مِنْ حَقِّ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ حَقِّ رَسُولِهِ ﷺ وَ حَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَلِيِّ عَهْدِهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ حَقِّ هَاشِمٍ الَّتِي بِهَا يُرْجَى صَلَاحُ الدِّينِ وَ سَلَامَةُ ذَاتِ الْبَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنْ يُثْبِتَ النِّعْمَةَ عَلَيْنَا وَ عَلَى الْعَامَّةِ بِذَلِكَ وَ بِمَا عَاوَنْتَ عَلَيْهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ إِقَامَةِ الدِّينِ وَ السُّنَّةِ وَ إِظْهَارِ الدَّعْوَةِ الثَّانِيَةِ وَ إِيْثَارِ الْأُولَى مَعَ قَمْعِ الْمُشْرِكِينَ وَ كَسْرِ الْأَصْنَامِ وَ قَتْلِ الْعُتَاةِ وَ سَائِرِ آثَارِكَ الْمُمَثَّلَةِ لِلْأَمْصَارِ فِي الْمَخْلُوعِ وَ قَابِلٍ وَ فِي الْمُسَمَّى بِالْأَصْفَرِ الْمُكَنَّى بِأَبِي السَّرَايَا وَ فِي الْمُسَمَّى بِالْمَهْدِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّالِبِيِّ وَ التُّرْكِ الحولية وَ فِي طَبَرِسْتَانَ وَ مُلُوكِهَا إِلَى بُنْدَارَ هُرْمُزَ بْنِ شَرْوِينَ وَ فِي الدَّيْلَمِ وَ مَلِكِهَا مهورس وَ فِي كَابُلَ وَ مَلِكِهَا هرموس ثُمَّ مَلِكِهَا الأصفهبد وَ فِي ابْنِ الْبَرَمِ وَ جِبَالِ بداربندة وَ غَرْشِسْتَانَ وَ الغور وَ أَصْنَافِهَا وَ فِي خُرَاسَانِ خَاقَانَ وَ ملون صَاحِبِ جَبَلِ التُّبَّتِ وَ فِي كيمان وَ التغرغر وَ فِي أرمينية وَ الْحِجَازِ وَ صَاحِبِ السَّرِيرِ وَ صَاحِبِ الْخَزَرِ وَ فِي الْمَغْرِبِ وَ حُرُوبِهِ وَ تَفْسِيرُ ذَلِكَ فِي دِيوَانِ السِّيرَةِ وَ كَانَ مَا دَعَوْنَاكَ إِلَيْهِ وَ هُوَ مَعُونَةٌ لَكَ مِائَةُ أَلْفِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ غَلَّةُ عَشَرَةُ أَلْفِ أَلْفِ دِرْهَمٍ جَوْهَراً سِوَى مَا أَقْطَعَكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَ ذَلِكَ وَ قِيمَةُ

مِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ دِرْهَمٍ جَوْهَراً يَسِيراً عِنْدَنَا مَا أَنْتَ لَهُ مُسْتَحِقٌّ فَقَدْ تَرَكْتَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ بَذَلَهُ لَكَ الْمَخْلُوعُ وَ آثَرْتَ اللهَ وَ دِينَهُ وَ إِنَّكَ شَكَرْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَلِيَّ عَهْدِهِ وَ آثَرْتَ تَوْفِيرَ ذَلِكَ كُلِّهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَ جُدْتَ لَهُمْ بِهِ وَ سَأَلْتَنَا أَنْ نُبَلِّغَكَ الْخَصْلَةَ الَّتِي لَمْ تَزَلْ إِلَيْهَا تَائِقاً مِنَ الزُّهْدِ وَ التَّخَلِّي لِيَصِحَّ عِنْدَ مَنْ شَكَّ فِي سَعْيِكَ لِلْآخِرَةِ دُونَ الدُّنْيَا وَ تَرْكِكَ الدُّنْيَا وَ مَا عَنْ مِثْلِكَ يُسْتَغْنَى فِي حَالٍ وَ لَا مِثْلُكَ رُدَّ عَنْ طَلَبِهِ وَ لَوْ أَخْرَجْتَنَا طَلِبَتُكَ عَنْ شَطْرِ النَّعِيمِ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نامر [بِأَمْرٍ رُفِعَتْ فِيهِ الْمَئُونَةُ وَ أُوجِبَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ كَانَ يَزْعُمُ أَنَّ دُعَاكَ إِلَيْنَا لِلدُّنْيَا لَا لِلْآخِرَةِ وَ قَدْ أَجَبْنَاكَ إِلَى مَا سَأَلْتَ بِهِ وَ جَعَلْنَا ذَلِكَ لَكَ مُؤَكَّداً بِعَهْدِ اللهِ وَ مِيثَاقِهِ الَّذِي لَا تَبْدِيلَ لَهُ وَ لَا تَغْيِيرَ وَ فَوَّضْنَا الْأَمْرَ فِي وَقْتِ ذَلِكَ إِلَيْكَ فَمَا أَقَمْتَ فَعَزِيزٌ مُزَاحُ الْعِلَّةِ مَدْفُوعٌ عَنْكَ الدُّخُولُ فِيمَا تَكْرَهُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ كَائِناً مَا كَانَ نَمْنَعُكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا فِي الْحَالاتِ كُلِّهَا وَ إِذَا أَرَدْتَ التَّخَلِّيَ فَمُكَرَّمٌ مُزَاحُ الْبَدَنِ وَ حَقٌّ لِبَدَنِكَ بِالرَّاحَةِ وَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ نُعْطِيكَ مِمَّا تَتَنَاوَلُهُ مِمَّا بَذَلْنَاهُ لَكَ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَتَرَكْتَهُ الْيَوْمَ وَ جَعَلْنَا لِلْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ مِثْلَ مَا جَعَلْنَاهُ لَكَ فَنِصْفُ مَا بَذَلْنَاهُ مِنَ الْعَطِيَّةِ وَ أَهْلِ ذَلِكَ هُوَ لَكَ وَ بِمَا بَذَلَ مِنْ نفسى [نَفْسِهِ فِي جِهَادِ الْعُتَاةِ وَ فَتْحِ الْعِرَاقِ مَرَّتَيْنِ وَ تَفْرِيقِ جُمُوعِ الشَّيْطَانِ بِيَدِهِ حَتَّى قَوَّى الدِّينَ وَ خَاضَ نِيرَانَ الْحُرُوبِ وَ وَقَانا عَذابَ السَّمُومِ بِنَفْسِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ مَنْ سَاسَ مِنْ أَوْلِيَاءِ الْحَقِّ وَ أَشْهَدْنَا اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ وَ خِيَارَ خَلْقِهِ وَ كُلَّ مَنْ أَعْطَانَا بَيْعَتَهُ وَ صَفْقَةَ يَمِينِهِ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ بَعْدَهُ عَلَى مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ وَ جَعَلْنَا اللهَ عَلَيْنَا كَفِيلًا وَ أَوْجَبْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا الْوَفَاءَ بِمَا اشْتَرَطْنَا مِنْ غَيْرِ اسْتِثْنَاءٍ بِشَيْءٍ يَنْقُضُهُ فِي سِرٍّ وَ لَا عَلَانِيَةٍ وَ الْمُؤْمِنُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ وَ الْعَهْدُ فَرْضٌ مَسْئُولٌ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالْوَفَاءِ مَنْ طَلَبَ مِنَ النَّاسِ الْوَفَاءَ وَ كَانَ مَوْضِعاً لِلْقُدْرَةِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ أَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذا عاهَدْتُمْ وَ لا تَنْقُضُوا الْأَيْمانَ بَعْدَ تَوْكِيدِها وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ ما تَفْعَلُونَ وَ كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ تَوْقِيعَ الْمَأْمُونِ فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * قَدْ أَوْجَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى نَفْسِهِ جَمِيعَ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ وَ أَشْهَدَ اللهَ تَعَالَى وَ جَعَلَهُ عَلَيْهِ دَاعِياً وَ كَفِيلًا وَ كَتَبَ بِخَطِّهِ فِي صَفَرٍ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ مِائَتَيْنِ تَشْرِيفاً لِلْحِبَاءِ وَ تَوْكِيداً لِلشُّرُوطِ تَوْقِيعُ الرِّضَا عليه السلام فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * قَدْ أَلْزَمَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا نَفْسَهُ بِجَمِيعِ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ عَلَى مَا أَكَّدَ فِيهِ فِي يَوْمِهِ وَ غَدِهِ مَا دَامَ حَيّاً وَ جَعَلَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ دَاعِياً وَ كَفِيلًا وَ كَفَى بِاللهِ شَهِيداً وَ كَتَبَ بِخَطِّهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ مِنْ هَذِهِ

السَّنَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

ترجمه

میں نے ایک کتاب میں ''کتاب الحباء والشرط'' کا ایک اقتباس پڑھا ہے جسے میں یہاں نقل کرر ہا ہوں اور میری معلومات کا ذریعہ صرف مذکورہ کتاب ہی ہے۔کسی راوی نے مجھ سے یہ بیان نہیں کیا۔

''کتاب مذکور میں ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے اس دور کے عمال کو ایک طویل مکتوب تحریر کیا تھا جس میں انہوں نے فضل بن سہل اور اس کے بھائی کی دل کھول کر تعریف وتوصیف کی تھی۔اور اس کی عبارت یہ ہے۔

امابعد! ہر طرح کی تعریف کا حق دار وہ اللہ ہے جو خلقت کی ابتدا کرنے والا ہے اور جس نے نئی نئی چیزوں کو ایجاد کیا ہے۔کیونکہ وہ قادر بھی ہے اور قاہر بھی۔وہ اپنے بندوں کا خود ہی نگران ہے اور رزاق ہے۔اس کی مالکیت کے سامنے ہر شے سجدہ ریز ہے اور اس کی عزت وغلبہ کے سامنے ہر شے ذلیل ومغلوب ہے۔

اس کی قدرت کے آگے ہر شے متواضع ومنکسر ہے اس کا علم ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔وہ ہر شے کی مقدار وشمار کو جانتا ہے۔بڑی سے بڑی چیز کا سنبھالنا اس کے لئے گراں نہیں ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز اس کی علمی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے۔دیکھنے والوں کی آنکھیں اس کی دید سے بے بصارت ودرماندہ ہیں اور تعریف کرنے والوں کی تعریفیں اس کے اوصاف کا احاطہ نہیں کرسکتیں۔

خلق وامر صرف اسی کے لئے ہے۔اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بلند ہے۔وہ عزت اور حکمت والا ہے۔

لائق حمد ہے وہ اللہ جس نے اسلام جیسا پسندیدہ دین اپنے بندوں کے لئے بنایا۔پھر اس کو تمام باطل ادیان پر فضیلت،عظمت،شرافت اور کرامت عطا کی اور اس دین کو قیم اور نگران بنایا کہ جس میں بے دینی کی گنجائش ہی نہیں۔

یہ وہ صراط مستقیم ہے جو اس پر گامزن ہوا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا اور جس نے اسے چھوڑا وہ کبھی ہدایت نہ پائے گا۔

اس دین میں اللہ نے نور،برہان،شفا اور بیان سب کچھ ودیعت فرما دیا ہے۔زمانہ سابق اور گزشتہ امتوں میں وہ اسی دین کو اپنے منتخب رسولوں کے پاس منتخب فرشتوں کے ذریعے سے بھیجتا رہا۔یہاں تک کہ یہ سلسلہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر اختتام پذیر ہوا اور آپؐ پر ختم نبوت ورسالت کی مہر ثبت فرما دی اور آپؐ کو بھی رسولان ماسبق کے نقش قدم پر چلایا اور اللہ نے آپؐ کو تمام عالمین کے لئے رحمت اور آپؐ کی نبوت کی تصدیق کرنے والوں کے لئے بشیر اور جھٹلانے والوں کے لئے نذیر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ اللہ کی حجت سب پر تمام ہوجائے۔کسی کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

''تاکہ ہلاک ہونے والا دلیل وبرہان سے ہلاک ہو اور زندہ رہنے والا بھی دلیل وبرہان سے زندہ رہے اور بے

شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے''۔[1]

پس لائق حمد ہے وہ خدا جس نے آپؐ کے اہل بیتؑ کو انبیاؑء کی میراث کا وارث بنایا۔ انہیں علم و حکمت سے نوازا۔ ان کو امامت و خلافت کا معدن قرار دیا۔ ان کی محبت کو واجب گردانا۔ ان کے شرف و منزلت کو بڑھایا اور اپنے رسولؐ کو حکم دیا کہ وہ اپنی امت سے اپنے اہل بیتؑ کی مودت و محبت کا سوال کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریمؐ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''آپؐ اپنی امت سے کہہ دیں کہ میں تم سے اس کا اجر اور کچھ نہیں چاہتا مگر یہ کہ میرے قرابت داروں سے مودت و محبت کرنا''۔ (الشوریٰ۔ ۲۳)

یعنی ان سے دشمنی کا سلوک نہ کرنا۔ نیز اہل بیتؑ کے اوصاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ ہر رجس سے دور ہیں اور وہ تمام برائیوں سے پاک ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد قدرت ہے:۔

''اے اہل بیتؑ! بس اللہ کا تو یہی ارادہ ہے کہ وہ تم سے ہر رجس کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک و پاکیزہ رکھے جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے''۔[2]

مامون نے دراصل عترت رسولؐ کے معاملے میں رسول مقبولؐ کے ساتھ نیک سلوک کیا اور ان کے اہل بیتؑ سے عزیزوں جیسا برتاؤ کیا۔ باہمی الفتوں کو واپس لایا۔ بکھرے ہوئے شیرازوں کو پھر سے مجتمع کیا۔ درمیان میں پڑی ہوئی خلیج کو ہموار کیا۔ تعلقات میں آئے ہوئے شگاف کو پر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے دلی کدورتیں دور کیں۔ آپس کی نفرتیں مٹائیں اور اس کی جگہ دلوں میں محبت و مودت، آپس میں میل ملاپ اور ایک دوسرے کی مدد اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کیا۔ ان کی توجہ کی برکت، حسن سلوک اور میل ملاپ کی بدولت سب ایک ہو گئے۔ سب ایک زبان اور ایک دل بن گئے۔ اس لئے کہ انہوں نے صاحبان حق کا لحاظ کیا اور میراث کو اصل وارث کے حوالے کیا۔

احسان کرنے والوں کے احسانات کا بدلہ چکایا اور جو لوگ بلا و مصیبت میں گرفتار تھے ان کی مصیبتیں دور کیں۔

اس کے ساتھ دوسرا کام یہ کیا کہ جو لوگ حکومت کی خدمت اور سعی و کوشش میں پیش پیش تھے ان کو اپنی نوازش اور شرف و منزلت بخشی کے لئے مخصوص کیا۔ چنانچہ ذوالریاستین فضل بن سہل بھی ایسا ہی تھا۔

جب امیر المومنین نے یہ دیکھا کہ فضل بن سہل نے ان کا بوجھ ہلکا کیا، ان کے حق کے لئے لڑا اور ان کی طرف داری میں بولا۔

یہ ان کے سرداروں کا سردار اور ان کی فوجوں کا سالار رہے اور ان کی جنگوں کا ناظم اعلیٰ ہے۔ اس نے ان کی رعایا کا بہت خیال رکھا اور بہت دیکھ بھال کی۔ لوگوں کو ان کی خلافت کی دعوت دی۔ اور جس نے امیر المومنین (مامون) کی اطاعت کو

---

[1] انفال۔۴۲
[2] الاحزاب۔ ۳۳

قبول کیا اس پر نوازشیں کیں اور جس نے روگردانی اور سرتابی کی اس سے قطع تعلق کیا۔ وہ امیر المومنین (مامون) کی نصرت و مدد میں یکتا اور منفرد ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں اور نیتوں کا اچھا معالج ہے۔

مال کی کمی اور آدمیوں کی قلت نے کبھی اس کو عمل سے نہیں روکا اور وہ کبھی کسی کی تحریص و ترغیب میں نہیں آیا۔ اس نے کسی کے ڈرانے دھمکانے کی پرواہ نہیں کی۔ اور وہ اپنے ارادے پر مستحکم و قائم رہا۔ بلکہ جب ڈرانے والوں نے اس کو ڈرایا، گرجنے والے گرجے، چمکنے والے چمکے اور مجاہدوں سے دشمنوں اور مخالفوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو اس وقت اس کا عزم اور بھی محکم ہوا اور اس کا ارادہ مزید پختہ ہوا اور اس کی جرأت اور دلیری اور بڑھ گئی۔ اس نے بہتر سے بہتر انتظام اور اچھی سے اچھی تدبیر کی اور مامون کی طرف دعوت دینے اور اس کے حق کو ثابت کرنے میں اس نے اور زیادہ قوت صرف کی۔ یہاں تک کہ اس نے گمراہوں کے دانت توڑ دیئے، ان کی ساری تیزیاں ختم کر دیں اور ان کے ناخنِ تدبیر کاٹ ڈالے، ان کی ساری شان و شوکت خاک میں ملا دی اور انہیں اس طرح زیر کیا جس طرح ملحدوں، بدعہدی کرنے والوں، حکومت کی مخالفت کرنے والوں، اس کے حق کا استخفاف کرنے والوں اور اس کا رعب نہ ماننے والوں کو زیر کرتے ہیں۔

پھر ذوالریاستین کی خدمات مشرک اقوام و ممالک میں بھی کافی ہیں۔ اللہ نے اس کے ذریعے سے مسلم ممالک کی حدود میں اضافہ کیا جس کی خبریں تم لوگوں تک پہنچ چکی ہیں اور تمہارے منبروں سے اس کا اعلان ہو چکا ہے اور تم لوگوں سے سن کر یہ خبریں دنیا نے دوسرے لوگوں تک بھی پہنچائی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ ذوالریاستین نے مامون کی نوازشوں پر اپنی شکر گزاریوں اور وفاداریوں کی حد کر دی۔ ان کے حق کے لئے جنگ کی اور اپنے شریف النفس اور ستودہ صفات مدبر بھائی ابو محمد حسن بن سہل کی جان کی بازی لگا دی اور اس سلسلے میں وہ گزشتہ سرفروشوں اور فاتح افراد سے بھی آگے بڑھ گیا۔

امیر المومنین (مامون) نے اس کی خدمات کے صلے میں مال، جائیداد اور جواہرات بہت کچھ عطا کئے۔ اگرچہ یہ اس کی زندگی بھر کی خدمات میں ایک دن کی خدمت کا بھی صلہ نہیں بن سکتا اور نہ یہ اس کے مرتبے اور منزلت کے مطابق تھا۔

مگر اس نے اپنی بلند ہمتی، سیر چشمی، اپنے زہد و تقویٰ، ترک دنیا اور شوق آخرت میں ان سب کو حقیر جانا اور سب کچھ چھوڑ دیا۔

چنانچہ اس نے امیر المومنین (مامون) سے درخواست کی اور وہ یہ درخواست مسلسل کرتا رہتا تھا کہ اب ہمیں چھوڑ یے اور زاہدانہ زندگی بسر کرنے دیجئے۔ مگر اس کی یہ درخواست امیر المومنین (مامون) اور ہم پر بہت گراں تھی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے دین کو عزت بخشی ہے اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور مشرکین سے جہاد کی قوت و طاقت عطا کی ہے۔ اللہ نے اس کی صدق نیت اور پر برکت وزارت، اسکی درست تدبیر، حصول مقصد کے لئے عزم

محکم اور حق وہدایت اور نیکی وتقویٰ میں تعاون سب کچھ آشکار کر دیا ہے۔

اور جب ہمیں اور امیر المومنین (مامون) کو پورا یقین ہو گیا کہ یہ جو کچھ کر رہا ہے اس کے پیش نظر دین ہے اور یہ سب قربانیاں وہ اپنے اصلاح نفس کے لئے دے رہا ہے تو اس کی درخواست منظور کر لی گئی اور ہم نے اس کے لئے ایک بخشش اور شرط نامہ تحریر کر دیا ہے جس کی تفصیل سابقہ باب میں دے دی گئی ہے۔

اور اس پر اپنے خاندان میں سے جو لوگ اس وقت موجود تھے، ان کی اور سرداران فوج کی، اصحاب اور قاضیوں کی ،فقہاء اور دیگر عوام وخواص کی گواہیاں بھی ثبت کرا دی گئیں ہیں۔

امیر المومنین (مامون) کی رائے ہے کہ اس تحریر کی نقول ہر طرف روانہ کر دی جائیں تا کہ وہاں کے لوگوں میں اس کا اعلان کر دیا جائے اور منبروں سے پڑھ کر اسے سنا دیا جائے اور وہاں کے والی اور قاضی اس کو محفوظ کر لیں اور امیر المومنین (مامون) نے مجھ سے کہا ہے کہ یہ تحریر میں لکھوں اور اس کے مفہوم کو بھی واضح کروں۔ یہ کتابچہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلے حصے میں ان تمام خدمات کی تفصیل دی گئی ہے جن کی وجہ سے اس کے حق کی ادائیگی کو اللہ نے ہم سب مسلمانوں پر واجب کر دیا ہے۔

دوسرے حصے میں اس امر کا بیان کیا ہے کہ جن کاموں میں اس نے ہاتھ ڈالا اور جن امور کا انتظام سنبھالا، ان میں موانع اور رکاوٹوں کو دور کرنے میں اس کا کیا مقام ہے اور جن کاموں کو اس نے ناپسند کیا ان میں ہاتھ نہیں ڈالا جس کی اس پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ یہ وہ خدمات ہیں کہ امیر المومنین (مامون) کی بیعت کرنے والوں میں سے ہر شخص اس کا اور اس کے بھائی کا احسان مند رہے گا۔

اس کے علاوہ جو لوگ ان دونوں کے خلاف ہوئے تھے اور جنہوں نے ہمارے اور تمہارے ماننے والوں کے خلاف فتنے کھڑے کیے تھے اور ان کے متعلق ان دونوں کے فیصلوں پر اعتراضات کا دور کرنا جن فیصلوں کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ کوئی ان دونوں کے خلاف اقدام کرنے کی جرأت نہ کر سکے، ان کے حکم کو نہ ٹال سکے اور ہمارے اور ان دونوں کے درمیان دخل اندازی کی ہمت نہ کر سکے۔

تیسرے حصے میں ہمارے عطیات کا ذکر ہے۔ اگر چہ انہوں نے حصول ثواب آخرت کے لئے گوشہ نشینی اور جامہ زہد پہننے کی خواہش ظاہر کی ہے مگر ہم پر بہر حال لازم ہے کہ اسے اور اس کے بھائی کو کچھ دیں اور اس کی قدردانی اور عزت افزائی کریں۔ اس لئے ان دونوں نے خود کو ان تمام چیزوں سے بچایا جن سے ہم اپنے نفس کو بچاتے ہیں اور وہ واقعًا وہ شخص جو دینی اور دنیاوی امور میں محتاط ہوتا ہے وہ یہی سب کچھ کرتا ہے۔

اور یہ ہے کتاب حباء وشرط کی نقل۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ امیر المومنین عبداللہ المامون اور ان کے ولی عہد علی بن موسیٰ الرضا (علیہ السلام) کی طرف سے ایک تحریر ہے جو ذوالریاستین فضل بن سہل کے لئے سوموار ے ماہ رمضان ۲۰۱ھ کو لکھی گئی۔ آج ہی کا دن وہ ہے جس میں امیر المومنین (مامون) کی حکومت کی تکمیل ہوئی اوران کے ولی عہد کے لئے بیعت لی گئی۔ عوام الناس نے سبز لباس پہنے اور اپنی ولی عہدی کے متعلق امیر المومنین (مامون) کی خواہش پوری ہوئی۔ وہ اپنے دشمن پر فتح یاب ہوئے۔

ہم تمہیں کچھ صلہ دینا چاہتے ہیں تمہاری ان خدمات کا جو تم نے اللہ اور اس کے رسول، امیر المومنین (مامون)، ان کے ولی عہد اور بنی ہاشم کے حق کے لئے انجام دی ہیں جن سے امید ہے کہ دین کی فلاح ہوگی۔ آپس کے مناقشات دور ہوں گے اور ان خدمات کی وجہ سے ہماری حکومت میں استحکام اور عام مسلمانوں کی نعمتوں میں پائیداری آئی۔

تم نے دین اور سنت کے قیام، دعوت ثانیہ کے اظہار و ایثار نیز شرک کا قلع قمع کرنے، بت شکنی اور باغیوں کو قتل کرنے میں امیر المومنین (مامون) کی مدد کی۔ علاوہ ازیں دشمن کے خالی کیے ہوئے شہروں میں اچھی خدمات انجام دیں۔ یہ اس کا صلہ ہے۔

تم نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے مثلاً اصغر نامی شخص جس کی کنیت ابوسرایا اور نام مہدی بن جعفر کی سرکوبی کی ہے۔ ترک وخزلیجی، طبرستان اور اس کے مضافات بندار ہرمز بن شروین دیلم اور اس کے مضافات، کابل اور اس کے مضافات مہوزین، اصفہد، ابن مبرم، کوہ بدار بندہ وغرشستان، غور اور اس کے اقسام اور خراسان میں خاقان وملون صاحب جبل تبت، کیمان، تغزغر میں آرمینیہ حجاز، صاحب سریر، صاحب خزرمیں، مغرب اور اس کے غزوات میں جو خدمات انجام دی ہیں جن کی تفصیل دیوان سیرت میں درج ہے۔

اعترافِ خدمات کے صلے میں تم کو دس کروڑ درہم نقد اور دس لاکھ درہم کی قیمت کا غلہ دیتے ہیں اور یہ اس کے علاوہ ہے جو امیر المومنین (مامون) تم کو اس سے پہلے جاگیریں دے چکے ہیں اور یہ دس کروڑ درہم بھی تمہارے استحقاق کو دیکھتے ہوئے کم ہیں۔ اس لئے کہ اتنی رقم تم کو محمد امین مخلوع بھی دے رہا تھا لیکن تم نے چھوڑ دی۔ تم نے اللہ اور اس کے دین کے لئے قربانی دی۔ اس طرح تم نے امیر المومنین (مامون) اور ان کے ولی عہد کو ممنون کیا۔ یہ سب تمہاری طرف سے مسلمانوں کے لئے ایثار تھا جو انہیں بخش دیا۔

تم نے درخواست کی ہے کہ تمہیں تخلئے اور زہد کی اس منزل پر پہنچنے دیا جائے جس کی تمہیں ہمیشہ سے خواہش رہی ہے تاکہ تمہارے ترک دنیا پر لوگوں کا شک دور ہو جائے اور وہ سمجھ لیں کہ یہ جو کچھ تم نے کیا ہے وہ آخرت کے لئے کیا ہے دنیا کے لئے نہیں کیا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ نہ تم جیسے شخص سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے اور نہ درخواست کو رد کیا جا سکتا ہے۔ اگر تم نے

اپنی درخواست میں کچھ مال ودولت کا مطالبہ کیا ہوتا تو اسے بھی مسترد نہ کیا جاتا۔ چہ جائیکہ تم نے تو ایسے امر کی درخواست کی ہے جس میں کچھ صرف نہیں۔ اور تم چاہتے ہو کہ ان لوگوں پر اپنی حجت تمام کرو جو یہ سمجھتے ہیں کہ تم نے ہماری امارت وخلافت کی طرف جو دعوت دی ہے وہ صرف دنیا کے لئے دی ہے۔ آخرت کے لئے نہیں۔

بہر حال ہم نے تمہاری اس درخواست کو قبول کیا اور ہم تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ تاکیدی عہد و میثاق کرتے ہیں کہ اس میں کوئی تغیر وتبدل نہیں ہوگا۔ حکومت وامارت اس وقت بھی تمہارے ہی سپرد ہے۔ خوش دلی سے جو کام کرنا چاہو کرو اور جو نہ کرنا چاہو نہ کرو خواہ وہ کوئی سا بھی کام ہو۔ بہر حال ہم صرف ان کاموں سے تمہیں روکیں گے جن سے ہم خود کو بچاتے ہیں۔ ہم نے اس تخلیئے کی درخواست اس لئے قبول کی ہے کہ تمہیں جسمانی طور پر آرام ملے۔ اس لئے کہ تمہیں جسمانی راحت و آرام کی ضرورت ہے۔

اس تحریر میں جو تفصیل دی گئی ہے وہ سب تم کو دیتے ہیں اور جس کو آج تم چھوڑ رہے ہو۔ نیز تمہارے بھائی حسن بن سہل کو بھی اتنی ہی رقم دیتے ہیں جتنی تم کو دی ہے۔ اس کے علاوہ جو عطیات تم کو دیئے ہیں اس کا نصف اس کو بھی دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اس نے بھی باغیوں سے جہاد کیا اور دو مرتبہ فتح عراق اور شیاطین کے جتھے کو پراگندہ کرنے میں جان کی بازی لگا دی تھی جس سے دین میں قوت آئی اور جنگ کے شعلے بجھ گئے۔ ان کا، ان کے گھر والوں کا اور تمام حق کا ساتھ دینے والوں کا بہت بہت شکریہ۔

اس تحریر میں جو کچھ بھی مرقوم ہے۔ ہم اس پر اللہ کو، اس کے ملائکہ کو، اس کی مخلوقات میں سے منتخب ہستیوں کو اور ہر اس شخص کو جس نے آج بیعت کی ہے یا اس کے بعد کرے گا شاہد بناتے ہیں۔ اللہ کو اپنا کفیل قرار دیتے ہیں۔ ہم سب نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے کہ ہم ان تمام شرائط کو بلا استثنا اور بے کم وکاست، در پردہ اور ظاہر میں بھی پورا کریں گے۔ مومنین سے ان کی شرائط اور کیے ہوئے عہد کے لئے باز پرس ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص تمام لوگوں سے وفا کا طالب ہے اس کو بھی سب سے زیادہ وفا کرنی چاہئے۔

جبکہ وہ صاحب قدرت واستطاعت بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

''اور اللہ کا جب تم عہد کر چکو تو اسے پورا کرو اور قسموں کو ان کے پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو کیونکہ تم اپنے اوپر اللہ کو ضامن قرار دے چکے ہو۔ بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے''۔ [1]

حسن بن سہل نے مامون کی طرف سے یہ تحریر کیا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

---

[1] النحل۔ ۹۱

جو کچھ اس تحریر میں مرقوم ہے ان سب کو پورا کرنا امیر المومنین (مامون) نے اپنے اوپر واجب ولازم کرلیا ہے۔ اس پر اللہ کو داعی اور کفیل اور ضامن بنایا ہے اور اس پر اپنے ہاتھ سے بخشش وشرط کی تاکید وتشریف کے لئے ماہ صفر ۲۰۲ ھ میں دستخط کئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی تحریر وتوثیق بخط خود

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اس تحریر میں جو شرائط مرقوم ہیں ان سب کو پورا کرنا علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) اپنے اوپر لازم وواجب تاکیدی قرار دیا۔ آج کے لئے بھی اور کل کے لئے بھی جب تک وہ زندہ ہیں۔ اور اس پر اللہ کو داعی اور ضامن وکفیل بنایا اور اللہ شہادت کے لئے بہت کافی ہے۔ اور یہ تحریر اپنے ہاتھ سے اسی مہینے اور اسی سن میں لکھی اور ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے جو تمام عالمین کا پروردگار ہے اور درود ہو محمدؐ اور ان کی آلؑ پر۔ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے اس تحریر کی تصدیق وتوثیق کی''۔

فضل بن سہل کا انجام

24 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِقُمَّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ سَنَةَ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ الْخَادِمُ قَالَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام إِذَا كَانَ خَلَا جَمَعَ حَشَمَهُ كُلَّهُمْ عِنْدَهُ الصَّغِيرَ وَ الْكَبِيرَ فَيُحَدِّثُهُمْ وَ يَأْنَسُ بِهِمْ وَ يُؤْنِسُهُمْ وَ كَانَ عليه السلام إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمَائِدَةِ لَا يَدَعُ صَغِيراً وَ لَا كَبِيراً حَتَّى السَّائِسَ وَ الْحَجَّامَ إِلَّا أَقْعَدَهُ مَعَهُ عَلَى مَائِدَتِهِ قَالَ يَاسِرٌ الْخَادِمُ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَوْماً إِذْ سَمِعْنَا وَقْعَ الْقُفْلِ الَّذِي كَانَ عَلَى بَابِ الْمَأْمُونِ إِلَى دَارِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ لَنَا الرِّضَا عليه السلام قُومُوا تَفَرَّقُوا فَقُمْنَا عَنْهُ فَجَاءَ الْمَأْمُونُ وَ مَعَهُ كِتَابٌ طَوِيلٌ فَأَرَادَ الرِّضَا عليه السلام أَنْ يَقُومَ فَأَقْسَمَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ بِحَقِّ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَلَّا يَقُومَ إِلَيْهِ ثُمَّ جَاءَ حَتَّى انْكَبَّ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَ قَبَّلَ وَجْهَهُ وَ قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى وِسَادَةٍ فَقَرَأَ ذَلِكَ الْكِتَابَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فَتْحٌ لِبَعْضِ قُرَى كَابُلَ فِيهِ إِنَّا فَتَحْنَا قَرْيَةَ كَذَا وَ كَذَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام وَ سَرَّكَ فَتْحُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الشِّرْكِ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ أَ وَ لَيْسَ فِي ذَلِكَ سُرُورٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اتَّقِ اللَّهَ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ مَا وَلَّاكَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ وَ خَصَّكَ بِهِ فَإِنَّكَ قَدْ ضَيَّعْتَ أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ وَ فَوَّضْتَ ذَلِكَ إِلَى غَيْرِكَ يَحْكُمُ فِيهِمْ بِغَيْرِ

حُكْمِ اللهِ وَ قَعَدْتَ فِي هَذِهِ الْبِلَادِ وَ تَرَكْتَ بَيْتَ الْهِجْرَةِ وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ وَ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارَ يُظْلَمُونَ دُونَكَ وَ لا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَ لا ذِمَّةً وَ يَأْتِي عَلَى الْمَظْلُومِ دَهْرٌ يُتْعِبُ فِيهِ نَفْسَهُ وَ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَتِهِ وَ لَا يَجِدُ مَنْ يَشْكُو إِلَيْهِ حَالَهُ وَ لَا يَصِلُ إِلَيْكَ فَاتَّقِ اللهَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَ ارْجِعْ إِلَى بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَعْدِنِ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ أَمَا عَلِمْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ وَالِيَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُ الْعَمُودِ فِي وَسَطِ الْفُسْطَاطِ مَنْ أَرَادَهُ أَخَذَهُ قَالَ الْمَأْمُونُ يَا سَيِّدِي فَمَا تَرَى قَالَ أَرَى أَنْ تَخْرُجَ مِنْ هَذِهِ الْبِلَادِ وَ تَتَحَوَّلَ إِلَى مَوْضِعِ آبَائِكَ وَ أَجْدَادِكَ وَ تَنْظُرَ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَ لَا تَكِلَهُمْ إِلَى غَيْرِكَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى سَائِلُكَ عَمَّا وَلَّاكَ فَقَامَ الْمَأْمُونُ فَقَالَ نِعْمَ مَا قُلْتَ يَا سَيِّدِي هَذَا هُوَ الرَّأْيُ فَخَرَجَ وَ أَمَرَ أَنْ يُقَدَّمَ النَّوَائِبُ وَ بَلَغَ ذَلِكَ ذَا الرِّئَاسَتَيْنِ فَغَمَّهُ غَمّاً شَدِيداً وَ قَدْ كَانَ غَلَبَ عَلَى الْأَمْرِ وَ لَمْ يَكُنْ لِلْمَأْمُونِ عِنْدَهُ رَأْيٌ فَلَمْ يَجْسُرْ أَنْ يُكَاشِفَهُ ثُمَّ قَوِيَ بِالرِّضَا عليه السلام جِدّاً فَجَاءَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ إِلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الرَّأْيُ الَّذِي أَمَرْتَ بِهِ قَالَ أَمَرَنِي سَيِّدِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِذَلِكَ وَ هُوَ الصَّوَابُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الصَّوَابُ قَتَلْتَ بِالْأَمْسِ أَخَاكَ وَ أَزَلْتَ الْخِلَافَةَ عَنْهُ وَ بَنُو أَبِيكَ مُعَادُونَ لَكَ وَ جَمِيعُ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ أَهْلُ بَيْتِكَ وَ الْعَرَبُ ثُمَّ أَحْدَثْتَ هَذَا الْحَدَثَ الثَّانِيَ إِنَّكَ وَلَّيْتَ وِلَايَةَ الْعَهْدِ لِأَبِي الْحَسَنِ وَ أَخْرَجْتَهَا مِنْ بَنِي أَبِيكَ وَ الْعَامَّةُ وَ الْفُقَهَاءُ وَ الْعُلَمَاءُ وَ آلُ الْعَبَّاسِ لَا يَرْضَوْنَ بِذَلِكَ وَ قُلُوبُهُمْ مُتَنَافِرَةٌ عَنْكَ فَالرَّأْيُ أَنْ تُقِيمَ بِخُرَاسَانَ حَتَّى تَسْكُنَ قُلُوبُ النَّاسِ عَلَى هَذَا وَ يَتَنَاسَوْا مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ أَخِيكَ وَ هَاهُنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَشَايِخُ قَدْ خَدَمُوا الرَّشِيدَ وَ عَرَفُوا الْأَمْرَ فَاسْتَشِرْهُمْ فِي ذَلِكَ فَإِنْ أَشَارُوا بِذَلِكَ فَأَمْضِهِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ مِثْلُ مَنْ قَالَ مِثْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ وَ أَبُو يُونُسَ وَ الْجَلُودِيِّ وَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ نَقَمُوا بَيْعَةَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَ لَمْ يَرْضَوْا بِهِ فَحَبَسَهُمُ الْمَأْمُونُ بِهَذَا السَّبَبِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ نَعَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا صَنَعْتَ فَحَكَى لَهُ مَا قَالَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ وَ دَعَا الْمَأْمُونُ بِهَؤُلَاءِ النَّفَرِ فَأَخْرَجَهُمْ مِنَ الْحَبْسِ فَأَوَّلُ مَنْ أُدْخِلَ عَلَيْهِ عليه السلام عَلِيُّ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ فَنَظَرَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام بِجَنْبِ الْمَأْمُونِ فَقَالَ أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تُخْرِجَ هَذَا الْأَمْرَ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ وَ خَصَّكُمْ بِهِ وَ تَجْعَلَهُ فِي أَيْدِي أَعْدَائِكُمْ وَ مَنْ كَانَ آبَاؤُكَ يقتلهم [يَقْتُلُونَهُمْ] وَ يُشَرِّدُونَهُمْ فِي الْبِلَادِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ وَ أَنْتَ بَعْدُ عَلَى هَذَا قَدِّمْهُ يَا حَرَسِيُّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فَأُدْخِلَ أَبُو يُونُسَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام بِجَنْبِ الْمَأْمُونِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ هَذَا الَّذِي بِجَنْبِكَ وَ اللَّهِ صَنَمٌ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ وَ أَنْتَ بَعْدُ عَلَى هَذَا يَا حَرَسِيُّ قَدِّمْهُ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ ثُمَّ أُدْخِلَ الْجَلُودِيُّ وَ كَانَ الْجَلُودِيُّ فِي خِلَافَةِ الرَّشِيدِ لَمَّا خَرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْمَدِينَةِ بَعَثَهُ الرَّشِيدُ وَ أَمَرَهُ إِنْ ظَفِرَ بِهِ أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ أَنْ يُغِيرَ عَلَى دُورِ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَنْ يَسْلُبَ نِسَاءَهُمْ وَ لَا يَدَعَ عَلَى وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ إِلَّا ثَوْباً وَاحِداً فَفَعَلَ الْجَلُودِيُّ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ مَضَى أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام فَصَارَ الْجَلُودِيُّ إِلَى بَابِ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَجَمَ عَلَى دَارِهِ مَعَ خَيْلِهِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ الرِّضَا جَعَلَ النِّسَاءَ كُلَّهُنَّ فِي بَيْتٍ وَ وَقَفَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَقَالَ الْجَلُودِيُّ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام لَا بُدَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأَسْلُبَهُنَّ كَمَا أَمَرَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام أَنَا أَسْلُبُهُنَّ لَكَ وَ أَحْلِفُ أَنِّي لَا أَدَعُ عَلَيْهِنَّ شَيْئاً إِلَّا أَخَذْتُهُ فَلَمْ يَزَلْ يَطْلُبُ إِلَيْهِ وَ يَحْلِفُ لَهُ حَتَّى سَكَنَ فَدَخَلَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَلَمْ يَدَعْ عَلَيْهِنَّ شَيْئاً حَتَّى أَقْرَاطَهُنَّ وَ خَلَاخِيلَهُنَّ وَ أُزُرَارَهُنَّ إِلَّا أَخَذَهُ مِنْهُنَّ وَ جَمِيعَ مَا كَانَ فِي الدَّارِ مِنْ قَلِيلٍ وَ كَثِيرٍ فَلَمَّا كَانَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ أُدْخِلَ الْجَلُودِيُّ عَلَى الْمَأْمُونِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَبْ لِي هَذَا الشَّيْخَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا سَيِّدِي هَذَا الَّذِي فَعَلَ بِبَنَاتِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وسلم مَا فَعَلَ مِنْ سَلْبِهِنَّ فَنَظَرَ الْجَلُودِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام وَ هُوَ يُكَلِّمُ الْمَأْمُونَ وَ يَسْأَلُهُ عَنْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَ يَهَبَهُ لَهُ فَظَنَّ أَنَّهُ يُعِينُ عَلَيْهِ لِمَا كَانَ الْجَلُودِيُّ فَعَلَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ وَ بِخِدْمَتِي الرَّشِيدَ أَنْ لَا تَقْبَلَ قَوْلَ هَذَا فِيَّ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ قَدِ اسْتَعْفَى وَ نَحْنُ نُبِرُّ قَسَمَهُ ثُمَّ قَالَ لَا وَ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ فِيكَ قَوْلَهُ أَلْحِقُوهُ بِصَاحِبَيْهِ فَقُدِّمَ فَضُرِبَ عُنُقُهُ وَ رَجَعَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ إِلَى أَبِيهِ سَهْلٍ وَ قَدْ كَانَ الْمَأْمُونُ أَمَرَ أَنْ يُقَدِّمَ النَّوَائِبَ وَ رَدَّهَا ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ فَلَمَّا قَتَلَ الْمَأْمُونُ هَؤُلَاءِ عَلِمَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ أَنَّهُ قَدْ عَزَمَ عَلَى الْخُرُوجِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام مَا صَنَعْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِتَقْدِيمِ النَّوَائِبِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا سَيِّدِي مُرْهُمْ أَنْتَ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ صَاحَ بِالنَّاسِ قَدِّمُوا النَّوَائِبَ قَالَ فَكَأَنَّمَا وَقَعَتْ فِيهِمُ النِّيرَانُ فَأَقْبَلَتِ النَّوَائِبُ تَتَقَدَّمُ وَ تَخْرُجُ وَ قَعَدَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ فِي مَنْزِلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ قَعَدْتَ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ ذَنْبِي عَظِيمٌ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَ عِنْدَ الْعَامَّةِ وَ النَّاسُ يَلُومُونَنِي بِقَتْلِ أَخِيكَ الْمَخْلُوعِ وَ بَيْعَةِ الرِّضَا عليه السلام وَ لَا آمَنُ السُّعَاةَ وَ الْحُسَّادَ وَ أَهْلَ الْبَغْيِ أَنْ يسمعوا [يَسْعَوْا بِي فَدَعْنِي أَخْلُفُكَ بِخُرَاسَانَ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ لَا نَسْتَغْنِي عَنْكَ فَأَمَّا مَا قُلْتَ إِنَّهُ يُسْعَى بِكَ وَ تُبْغَى لَكَ الْغَوَائِلُ فَلَسْتَ أَنْتَ عِنْدَنَا إِلَّا الثِّقَةَ الْمَأْمُونَ النَّاصِحَ

الْمُشْفِقِ فَاكْتُبْ لِنَفْسِكَ مَا تَثِقُ بِهِ مِنَ الضَّمَانِ وَ الْأَمَانِ وَ أَكِّدْ لِنَفْسِكَ مَا تَكُونُ بِهِ مُطْمَئِنّاً فَذَهَبَ وَ كَتَبَ لِنَفْسِهِ كِتَاباً وَ جَمَعَ عَلَيْهِ الْعُلَمَاءَ وَ أَتَى بِهِ إِلَى الْمَأْمُونِ فَقَرَأَهُ وَ أَعْطَاهُ الْمَأْمُونُ كُلَّ مَا أَحَبَّ وَ كَتَبَ خَطَّهُ فِيهِ وَ كَتَبَ لَهُ بِخَطِّهِ كِتَابَ الْحَبْوَةِ إِنِّي قَدْ حَبَوْتُكَ بِكَذَا وَ كَذَا مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الضِّيَاعِ وَ السُّلْطَانِ وَ بَسَطَ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا أَمَلَهُ فَقَالَ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ خَطُّ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي هَذَا الْأَمَانِ يُعْطِينَا مَا أَعْطَيْتَ فَإِنَّهُ وَلِيُّ عَهْدِكَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام قَدْ شَرَطَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يَعْمَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً وَ لَا يُحْدِثَ حَدَثاً فَلَا نَسْأَلُهُ مَا يَكْرَهُهُ فَسَلْهُ أَنْتَ فَإِنَّهُ لَا يَأْبَى عَلَيْكَ فِي هَذَا فَجَاءَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ يَاسِرٌ فَقَالَ لَنَا الرِّضَا عليه السلام قُومُوا تَنَحَّوْا فَتَنَحَّيْنَا فَدَخَلَ فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَاعَةً فَرَفَعَ أَبُو الْحَسَنِ رَأْسَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا حَاجَتُكَ يَا فَضْلُ قَالَ يَا سَيِّدِي هَذَا أَمَانٌ مَا كَتَبَهُ لِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَنْتَ أَوْلَى أَنْ تُعْطِيَنَا مِثْلَ مَا أَعْطَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ كُنْتَ وَلِيَّ عَهْدِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام اقْرَأْهُ وَ كَانَ كِتَاباً فِي أَكْبَرِ جِلْدٍ فَلَمْ يَزَلْ قَائِماً حَتَّى قَرَأَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَا فَضْلُ لَكَ عَلَيْنَا هَذَا مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ يَاسِرٌ فَنَغَصَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَ خَرَجَ الْمَأْمُونُ وَ خَرَجْنَا مَعَ الرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ بِأَيَّامٍ وَ نَحْنُ فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ وَرَدَ عَلَى ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ كِتَابٌ مِنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ إِنِّي نَظَرْتُ فِي تَحْوِيلِ هَذِهِ السَّنَةِ فِي حِسَابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَذُوقُ فِي شَهْرِ كَذَا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَ حَرَّ النَّارِ فَأَرَى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَ الرِّضَا وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْحَمَّامَ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَتَحْتَجِمَ فِيهِ وَ تَصُبَّ الدَّمَ عَلَى بَدَنِكَ لِيَزُولَ نَحْسُهُ عَنْكَ فَبَعَثَ الْفَضْلُ إِلَى الْمَأْمُونِ وَ كَتَبَ إِلَيْهِ بِذَلِكَ وَ سَأَلَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْحَمَّامَ مَعَهُ وَ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام أَيْضاً ذَلِكَ فَكَتَبَ الْمَأْمُونُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام رُقْعَةً فِي ذَلِكَ فَسَأَلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام لَسْتُ بِدَاخِلٍ غَداً الْحَمَّامَ وَ لَا أَرَى لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَدْخُلَ الْحَمَّامَ غَداً وَ لَا أَرَى لِلْفَضْلِ أَنْ يَدْخُلَ الْحَمَّامَ غَداً فَأَعَادَ إِلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام لَسْتُ بِدَاخِلٍ غَداً الْحَمَّامَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فِي النَّوْمِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ يَقُولُ لِي يَا عَلِيُّ لَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ غَداً فَلَا أَرَى لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ غَداً فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ صَدَقْتَ يَا سَيِّدِي وَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لَسْتُ بِدَاخِلٍ الْحَمَّامَ غَداً وَ الْفَضْلُ فَهُوَ أَعْلَمُ وَ مَا يَفْعَلُهُ قَالَ يَاسِرٌ فَلَمَّا أَمْسَيْنَا وَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَنَا الرِّضَا عليه السلام قُولُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَأَقْبَلْنَا نَقُولُ

ذَلِكَ فَلَمَّا صَلَّى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّبْحَ قَالَ لَنَا قُولُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيباً مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اصْعَدِ السَّطْحَ فَاسْتَمِعْ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئاً فَلَمَّا صَعِدْتُ سَمِعْتُ الضَّجَّةَ وَ النَّحِيبَ وَ كَثُرَ ذَلِكَ فَإِذَا بِالْمَأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي كَانَ إِلَى دَارِهِ مِنْ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ يَا سَيِّدِي يَا أَبَا الْحَسَنِ آجَرَكَ اللهُ فِي الْفَضْلِ وَ كَانَ دَخَلَ الْحَمَّامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالسُّيُوفِ فَقَتَلُوهُ وَ أُخِذَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي الْحَمَّامِ وَ كَانُوا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ أَحَدُهُمْ ابْنُ خَالَةِ الْفَضْلِ ذُو الْقَلَمَيْنِ قَالَ وَ اجْتَمَعَ الْقُوَّادُ وَ الْجُنْدُ مَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ عَلَى بَابِ الْمَأْمُونِ فَقَالُوا اغْتَالَهُ وَ قَتَلَهُ فَلَنَطْلُبَنَّ بِدَمِهِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا سَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَ تُفَرِّقَهُمْ قَالَ يَاسِرٌ فَرَكِبَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالَ لِي ارْكَبْ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْبَابِ نَظَرَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَيْهِمْ وَ قَدِ اجْتَمَعُوا وَ جَاءُوا بِالنِّيرَانِ لِيُحْرِقُوا الْبَابَ فَصَاحَ بِهِمْ وَ أَوْمَى إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ تَفَرَّقُوا فَتَفَرَّقُوا قَالَ يَاسِرٌ فَأَقْبَلَ النَّاسُ وَ اللهِ يَقَعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَارَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا رَكَضَ وَ مَرَّ وَ لَمْ يَقِفْ لَهُ أَحَدٌ.

ترجمہ

ہم سے حمزہ بن محمد بن احمد بن جعفر بن محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے ۳۳۹ھ میں قم میں بیان کیا

اس نے کہا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے ۳۱۰ھ میں انہیں تحریر کیا کہ مجھے یاسر خادم نے بتایا: ''امام علی رضا علیہ السلام کا دستور تھا جب ان کے پاس باہر کا کوئی شخص نہ ہوتا تو آپؑ اپنے تمام متعلقین کو اپنے پاس جمع کرتے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ان سب سے محبت وانس کی باتیں کرتے اور جب آپؑ دستر خوان پر بیٹھتے تو چھوٹے بڑے سب ہی موجود ہوتے۔ یہاں تک کہ سائیس (گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والے) اور فصد کھولنے والا بھی آپؑ کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے۔

یاسر کا بیان ہے: ایک دن ہم آپؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ ناگاہ اس دروازے کا قفل کھلا جو مامون اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے بیت الشرف کے درمیان تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اب تم لوگ جاؤ۔ ہم اٹھ کر چلے گئے۔ تو مامون آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک طویل خط تھا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے چاہا کہ اس کی تعظیم کے لئے اٹھیں کہ مامون نے رسول اللہؐ کے حق کی قسم دیدی کہ آپؑ اپنی جگہ سے نہ اٹھیں۔ وہ خود آپؑ کے سامنے ایک مسند پر بیٹھ گیا اور وہ خط پڑھ کر سنانے لگا۔ اس میں کابل کے بعض دیہاتوں کی فتح تحریر تھی کہ ہم نے فلاں فلاں دیہات فتح کر لئے۔

جب وہ سارا خط پڑھ کر فارغ ہوا تو حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو مشرکوں کے ایک قریے کی فتح نے خوش کر دیا ہے؟

مامون نے کہا: کیا یہ خوشی کی بات نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے امیر المومنین! امت محمدیؐ کے سلسلے میں آپ اللہ سے ڈریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امت کی خبر گیری سے ہٹا کر ملک گیری کی خدمت کے لئے معین نہیں کر دیا۔ اپ نے مسلمانوں کے امور کی، ذمہ داریوں کو تو پورا کیا نہیں۔ اس کو دوسروں کے حوالے کر دیا۔ جو ان لوگوں پر حکمِ خدا کے خلاف اپنا حکم چلاتے ہیں اور آپ ہیں کہ اس ملک میں بیٹھے ہیں۔ آپ نے اس شہر مدینہ کو چھوڑ دیا جو دار الہجرت تھا۔ وہاں نزول وحی ہوتا تھا۔ آپ کی عدم موجودگی میں وہاں مہاجرین وانصار پر ظلم ہو رہا ہے۔ وہاں کے مومنین کے پاس کچھ نہیں ہے۔ بلکہ بعض لوگوں پر ایسا وقت آجاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی سے تنگ آجاتے ہیں۔ وہ دانے دانے کو محتاج ہو جاتے ہیں۔ وہاں کون ہے جس سے وہ اپنا دکھ درد بیان کریں۔ وہ لوگ یہاں آپ تک نہیں پہنچ پاتے۔

لہٰذا اے امیر المومنین! امور مسلمین کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور شہر نبیؐ اور مہاجرین وانصار کی آبادی میں واپس چلیں۔

اے امیر المومنین! کیا آپ کو نہیں معلوم کہ مسلمانوں کے والی اور خلیفہ کی حیثیت اس عمود اور چوب کی ہے جو خیمے کے درمیان میں استادہ ہوتی ہے جو چاہے اس تک پہنچ جائے۔

مامون نے کہا: پھر آپ کی کیا رائے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ اس ملک سے نکلیں اور اپنے آباؤ اجداد کے وطن میں واپس چلیں۔ وہاں مسلمانوں کی دیکھ بھال کریں۔ وہاں کے لوگوں کو کسی غیر کے سپرد نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ ہی سے باز پرس کرے گا اس لئے کہ آپ والی ہیں۔

یہ سن کر مامون اٹھا اور بولا: ہاں! آپؑ کی رائے بالکل درست ہے اور یہ کہہ کر نکلا اور حکم دیا کہ کوچ کا سامان کرو۔

جب یہ خبر ذوالریاستین کو پہنچی تو اسے شدید غم ہوا۔ وہ حکومت پر چھایا ہوا تھا۔ اس کے سامنے مامون کی رائے بھی اہمیت نہ رکھتی تھی۔ مگر اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ اپنے غم کا اظہار کر سکے۔

اس کے بعد جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے مزید زور دیا تو ذوالریاستین مامون کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المومنین! آپ نے جو حکم دیا ہے یہ کس کی رائے سے دیا ہے؟

مامون نے کہا: یہ حضرت ابوالحسن علیہ السلام کی رائے ہے اور یہی درست ہے۔

اس نے کہا: یا امیر المومنین! یہ رائے درست نہیں ہے۔ ابھی کل کی تو بات ہے کہ آپ نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور اس سے خلافت چھینی ہے۔ آپ کے باپ کی اولادیں تمہاری دشمن ہیں۔ بلکہ عراق، عرب اور آپ کا سارا خاندان آپ کا دشمن ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات آپ نے یہ کر دی کہ ابوالحسن الرضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنا دیا اور اپنے خاندان سے خلافت نکال کر دوسرے کو دے دی۔ اس بناء پر سارے عوام، علماء، فقہاء اور آل عباس آپ سے ناراض ہیں۔ ان کے دل آپ سے نفرت کرتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ ابھی کچھ دن اور خراسان میں قیام کریں تا کہ لوگوں کے دلوں سے یہ بات نکل جائے اور لوگ آپ کے بھائی محمد امین کے واقعے کو بھول جائیں۔

اے امیر المومنین! یہاں چند اور بھی بزرگ ہیں جنہوں نے آپ کے والد ہارون الرشید کی خدمت کی ہے۔ وہ معاملہ فہم افراد ہیں۔ ان سے بھی مشورہ کر لیجئے۔ اگر ان کا بھی یہی مشورہ ہو تو بسم اللہ۔

مامون نے پوچھا: مثلاً وہ کون لوگ ہیں؟

اس نے کہا: علی بن عمران، ابن مونس اور جلودی۔ (یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام کی ولی عہدی سے انکار کیا تھا۔ اس پر راضی نہ ہوئے تھے۔ اسی بات پر مامون نے انہیں قید میں ڈال دیا تھا۔)

مامون نے کہا: اچھا ٹھیک ہے۔

دوسرے دن حضرت امام علی رضا علیہ السلام پھر مامون کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: یا امیر المومنین! آپ نے کیا فیصلہ کیا۔ تو مامون نے وہ سب کچھ بیان کر دیا جو کچھ ذوالریاستین نے مشورہ دیا تھا۔

پھر مامون نے حکم دیا: وہ لوگ سامنے حاضر کیے جائیں۔

وہ قید خانے سے نکالے گئے اور پہلا شخص جو مامون کے سامنے لایا گیا وہ علی بن عمران تھا۔

اس نے مامون کے پہلو میں جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بولا: خدا کی پناہ یا امیر المومنین! وہ حکومت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مخصوص کر دی تھی۔ آپ نے اسے اپنے خاندان سے نکال کر اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں دے دی۔ اور دی بھی انہی کو جن کے آباء واجداد کو آپ کے آباء واجداد نے قتل کیا تھا۔ اور انہیں شہر بدر کیا تھا۔

مامون نے کہا: اے زانیہ کی اولاد! ابھی تو بچ گیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے حکم دیا کہ اس کی گردن ماردی جائے۔

پس اس کی گردن ماردی گئی۔

اب ابن مونس کو لایا گیا اور جب اس نے مامون کے پہلو میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بولا: یا امیر المومنین! یہ آپ کے پہلو میں جو بیٹھے ہیں۔ خدا کی قسم بت ہیں بت۔ خدا کو چھوڑ کر ان کی پوجا کی جاتی ہے۔

مامون نے کہا: اے ولد الحرام! تو بھی بچ گیا تھا۔

اس نے جلاد کو حکم دیا: اس کی گردن بھی ماردو۔
چنانچہ اس کی گردن بھی ماردی گئی۔
اس کے بعد جلودی سامنے لایا گیا۔

(واضح ہو کہ جلودی وہ ہے جو ہارون رشید کے دور حکومت میں تھا۔ جب محمد بن جعفر بن محمد نے مدینے سے خروج کیا تو ہارون الرشید نے اس کو مدینے بھیجا اور حکم دیا کہ ان کو پکڑ و تو گردن مار دینا۔ نیز اولاد ابی طالب کے سارے گھروں کو مسمار کر دینا۔ اوران کی عورتوں کے جسموں پر صرف ایک کپڑے کے سوا اور کچھ نہ چھوڑنا۔ جلودی نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ وہ تمام گھروں کو لوٹتا ہوا حضرت امام ابوالحسن علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے دروازے پر پہنچا اور آپؑ کے گھر پر اپنے فوجیوں کے ساتھ ہجوم کیا۔

جب حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام نے یہ دیکھا تو ساری عورتوں کو ایک مکان میں جمع کر لیا اور خود دروازے پر کھڑے ہو گئے۔

جلودی نے کہا: امیر المومنین (ہارون الرشید) کے حکم کے مطابق لازم ہے کہ میں گھر کے اندر داخل ہو جاؤں اور عورتوں کے جسموں سے کپڑے تک اتارلوں۔

حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا: میں خود عورتوں کے جسموں سے کپڑے اتار کر تجھے دے دیتا ہوں اور میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ ایک چیز بھی بغیر اتارے نہ رہوں گا۔ آپ مسلسل اس سے درخواست کرتے رہے اور اپنا یہ حلف دھراتے رہے کہ وہ خاموش ہو گیا۔

حضرت ابوالحسن علیہ السلام گھر کے اندر تشریف لے گئے اور عورتوں کے کانوں کے بندے اور خلخال وغیرہ سب اتر وا کر اسے دے دیں اور گھر میں جو چیز بھی تھی خواہ بڑی تھی یا چھوٹی سب اس کے حوالے کر دی۔

لیکن آج جب جلودی مامون کے سامنے حاضر ہوا تو امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: یا امیر المومنین! اس شیخ کو مجھے بخش دیجئے۔

مامون نے کہا: یہ وہی شخص تو ہے جس نے دختر انِ رسولؐ کے جسموں سے کپڑے اور زیورات تک اتار لئے تھے۔

جلودی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی طرف دیکھا کہ آپؑ مامون سے مصروفِ گفتگو ہیں۔ مگر وہ اس کے لئے عفو کی درخواست کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اس شیخ کو مجھے بخش دیں۔

مگر وہ یہ سمجھا کہ امام علی رضا علیہ السلام مامون کو میرے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ اس لئے کہ مدینے میں آپؑ کے ساتھ ظالمانہ سلوک کر چکا تھا۔

جلودی نے پکار کر کہا: یا امیر المومنین! آپ کو اللہ کا واسطہ۔ میں نے جو آپ کے باپ ہارون الرشید کی خدمت کی ہے اس کا واسطہ۔ میرے معاملے میں آپ ان کا کوئی مشورہ قبول نہ کریں۔

مامون نے کہا: یا ابوالحسنؑ! اب میں معافی چاہتا ہوں میں آپؑ کی بات نہیں مان سکتا۔ اس نے مجھ کو آپ کی بات نہ ماننے قسم دے دی ہے۔

پھر مامون نے جلودی سے پکار کر کہا: خدا کی قسم! میں تمہارے معاملے میں ان کی بات نہیں مانوں گا اور حکم دیا کہ اسے بھی اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو۔

اس کو بھی لیجایا گیا اور گردن ماردی گئی۔

ادھر مامون خیموں کو آگے بڑھانے کا حکم دے چکا تھا۔ ذوالریاستین تو مامون کو مشورہ دے کر اپنے باپ سہل کے پاس چلا گیا۔ مگر جب مامون نے ان تینوں کو قتل کرادیا تو وہ سمجھ گیا کہ مامون نے جانے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔

امام علی رضاؑ نے مامون سے فرمایا: اے میرے چچا کے بیٹے! آپ نے خیموں کو آگے بڑھانے کے لئے کیا کیا ؟

مامون نے کہا: یا سیدی! آپؑ خود ذرا زحمت فرمائیں۔

پس امام علی رضاؑ نے لوگوں کو پکار کر فرمایا: خیمے آگے بڑھائے جائیں۔

یہ سنتے ہی فوراً لوگوں نے خیمے آگے بڑھانے شروع کردیئے مگر ذوالریاستین اپنے گھر ہی میں بیٹھا رہا۔

مامون نے آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اس سے پوچھا: تم گھر میں کیوں بیٹھے ہو۔ کیا چلنا نہیں ہے؟؟

اس نے کہا: یا امیر المومنین! میں آپ کے خاندان اور عام مسلمانوں کی نظر میں سب سے بڑا مجرم ہوں۔ لوگ مجھے آپ کے بھائی محمد امین کے قتل اور امام علی رضاؑ کی ولی عہدی پر برا بھلا کہتے ہیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ چغل خور، حاسد اور مخالف آپ سے میرے متعلق لگائی بجھائی کریں گے۔ لہٰذا مجھے یہیں خراسان میں چھوڑ دیجئے۔ میں یہیں آپ کی نیابت کروں گا۔

مامون نے کہا: نہیں! ہمیں تو تمہاری ضرورت ہے اور تمہارا یہ خیال کہ لوگ ہم سے تمہارے متعلق چغلیاں کریں گے تو اس کا مجھ پر کیا اثر ہوگا۔ اس لئے کہ تم ہمارے نزدیک باوثوق، ناصح اور مشفق ہو اور اگر پھر بھی تمہیں خطرہ ہو تو خود اپنے قلم سے امان نامہ اور ضمانت نامہ لکھ لو جس عبارت میں بھی تم چاہو تا کہ تمہیں اطمینان ہو جائے۔

فضل بن سہل گیا۔ اپنے ہاتھ سے ایک امان نامہ لکھا۔ علماء کو جمع کیا اور مامون کے پاس آیا اور اسے پڑھ کر سنایا۔

مامون نے اس امان نامے کی ہر بات قبول کرلی اور اپنے قلم سے ایک ہبہ نامہ لکھا کہ میں نے فلاں فلاں اختیار،

جاگیر اور نقدی فضل کو دی

فضل نے کہا: یا امیر المومنین! اس امان نامے پر حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے بھی دستخط ضروری ہیں۔ اس لئے کہ وہ آپ کے ولی عہد ہیں۔

مامون نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے اپنی ولی عہدی کے لئے یہ شرط رکھی ہے

کہ وہ یہ سب کچھ نہ کریں گے۔ لہٰذا میں ان سے دستخط کے لئے نہ کہوں گا۔ تم خود ہی ان سے بات کرو۔ وہ تمہاری بات نہیں ٹالیں گے۔

فضل بن سہل وہ امان نامہ لے کر امام علی رضا علیہ السلام کے پاس گیا۔

یاسر کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم سب ہٹ جاؤ۔

ہم سب ہٹ گئے۔ آپؑ نے فضل کو اندر بلایا۔ وہ کچھ دیر آپؑ کے سامنے کھڑا رہا۔

امامؑ نے نظر اٹھائی اور اسے دیکھ کر فرمایا: فضل! کیا کام ہے؟

اس نے کہا: میرے آقا! یہ امان نامہ میرے لئے امیر المومنین (مامون) نے تحریر کر دیا ہے۔ آپؑ ان کے ولی عہد ہیں۔ اس لئے جو مراعات مجھے امیر المومنین (مامون) نے دی ہیں آپؑ بھی منظور فرما کر دستخط فرما دیں۔

امامؑ نے فرمایا: اچھا پڑھو۔

امان نامہ کی تحریر بہت طویل تھی۔ اس لئے اس نے کھڑے ہو کر آخر تک پڑھ کر سنا دی۔

آپؑ نے فرمایا: فضل! ان سب کی پابندی ہم پر اس وقت تک لازم ہے جب تک تم اللہ سے ڈرتے رہو۔

یاسر کا بیان ہے کہ امامؑ نے فقط ایک ہی فقرے پر اس کا تمام معاملہ ختم کر دیا۔ وہ امامؑ کی خدمت سے نکلا۔

اب مامون نے کوچ کیا۔ ان کے ساتھ ہم نے بھی امامؑ کے ہمراہ کوچ کیا۔

جب کئی دن کے سفر کے بعد ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو ذوالریاستین اپنے بھائی حسن بن سہل کا ایک خط لے کر آیا جس میں درج تھا۔

میں نے از روئے علم نجوم اس سال کی تحویل پر نظر ڈالی ہے۔ اس میں سے یہ معلوم ہوا کہ فلاں مہینے میں بدھ کے دن تم کو لوہے اور آگ سے گزند پہنچے گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ تم اور امیر المومنین (مامون) اور امام علی رضا علیہ السلام اس دن حمام جا کر فصد کھلواؤ اور پھر تو اپنے جسم پر خون مل لو تا کہ نحوست ختم ہو جائے۔

فضل نے مامون کے پاس آدمی بھیجا اور اس کے متعلق اسے تحریری اطلاع دی اور درخواست کی کہ آپ بھی میرے ساتھ حمام چلیں اور امام علی رضا علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہیں۔

مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو رقعہ لکھا اور ساتھ چلنے کی درخواست کی۔

امام علی رضا علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا کہ میں کل حمام نہیں جاؤں گا اور آپ کے لئے بھی میرا یہی مشورہ ہے کہ کل آپ بھی حمام نہ جائیں۔ بلکہ میری رائے فضل کے متعلق بھی یہی ہے کہ وہ بھی حمام نہ جائے۔

اس سلسلے میں طرفین سے دو دفعہ رقعے آئے۔ بالآخر امام علی رضا علیہ السلام نے رقعہ کے جواب میں لکھا: میں کل حمام نہیں جاؤں گا کیونکہ کل میں نے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ اور آپؐ نے مجھے فرمایا: علیؑ! کل حمام نہ جانا۔

میری رائے یہ ہے کہ آپ اور فضل دونوں ہی کل حمام نہ جائیں۔

مامون نے رقعہ کا جواب لکھا: میرے آقا! آپؑ نے سچ فرمایا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سچ فرمایا۔ میں کل حمام نہیں جاؤں گا البتہ فضل اپنے معاملے میں آزاد ہے۔

یاسر کا بیان ہے کہ جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو امامؑ نے ہم سے فرمایا کہ آج رات تم یہ دعا پڑھتے رہو۔

''ہم اس شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو آج رات نازل ہونے والا ہے''۔

ہم سب یہ دعا پڑھتے رہے۔ امامؑ نے نماز فجر ادا کی اور ہم سے فرمایا کہ تم اب بھی یہ دعا ان الفاظ کے ساتھ پڑھتے رہو۔

''ہم اللہ سے پناہ چاہتے ہیں اس شر سے جو کہ آج دن میں نازل ہونے والا ہے''۔

پھر جب آفتاب طلوع ہونے کے قریب آیا تو امامؑ نے فرمایا: ذرا مکان کی چھت پر جا کر سنو کچھ شور وغل سننے میں آ رہا ہے؟

جب میں چھت پر گیا تو سنا کہ ہر طرف چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ اتنے میں مامون اس دروازے سے داخل ہوا جو امامؑ اور اس کے گھروں کے درمیان تھا اور وہ یہ کہتا ہوا آیا۔

یا سیدی یا ابوالحسن! فضل کی موت پر صبر کیجئے۔ اللہ آپؑ کو اس صبر کا اجر دے گا۔ وہ حمام میں گیا تھا کچھ لوگ تلواریں لئے ہوئے وہاں پہنچ گئے اور اسے قتل کر دیا۔ جو لوگ وہاں گئے تھے وہ تعداد میں تین تھے اور اس وقت وہ سب گرفتار ہو چکے ہیں اور ان میں ایک اس کا خالہ زاد بھائی ذوالقلمین بھی شامل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر سرداران فوج اور تمام فوجی اور ذوالریاستین کے آدمی مامون کے دروازے پر مظاہرہ کرنے اور مطالبہ کرنے لگے کہ تم نے دھوکے سے حمام میں بھیج کر فضل کو قتل کرایا ہے اور ہم اسکے خون کا عوض لیں گے۔

مامون نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا: یا سیدی! آپؑ زحمت فرمائیں اور اس مجمع کو منتشر کریں۔

یاسر کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مجھے بھی ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ جب ہم دروازے

سے نکلے تو امامؑ نے اس مجمع پر نظر ڈالی۔ وہ لوگ آگ لئے ہوئے تیار تھے کہ مامون کے دروازے کو آگ لگائیں گے۔ امامؑ نے مجمع سے فرمایا کہ منتشر ہو جاؤ۔

یہ حکم پاتے ہی سب منتشر ہو گئے۔

یاسر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! لوگ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے تھے اور آپؑ نے جس کو چلے جانے کا حکم دیا وہ فوراً اپنی سواری کو ایڑ لگا کر چلا گیا کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرا''۔

آپ حکومت کریں اور میں دعا کروں

25 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ مَا كَانَ وَ قُتِلَ دَخَلَ الْمَأْمُونُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَبْكِي وَ قَالَ لَهُ هَذَا وَقْتُ حَاجَتِي إِلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَتَنْظُرُ فِي الْأَمْرِ وَ تُعِينُنِي فَقَالَ لَهُ عَلَيْكَ التَّدْبِيرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ عَلَيْنَا الدُّعَاءُ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ الْمَأْمُونُ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام لِمَ أَخَّرْتَ أَعَزَّكَ اللهُ مَا قَالَهُ لَكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَبَيْتَهُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَبَا حَسَنٍ لَسْتُ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فِي شَيْءٍ قَالَ فَرَآنِي قَدِ اغْتَمَمْتُ فَقَالَ لِي وَ مَا لَكَ فِي هَذَا لَوْ آلَ الْأَمْرُ إِلَى مَا تَقُولُ وَ أَنْتَ مِنِّي كَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ الْآنَ مَا كَانَتْ نَفَقَتُكَ إِلَّا فِي كُمِّكَ وَ كُنْتَ كَوَاحِدٍ مِنَ النَّاسِ.

ترجمہ

ابوالحسین محمد بن ابی عبادہ سے روایت ہے: ''جب فضل بن سہل کا کام تمام ہوا اور وہ قتل ہو گیا تو مامون روتا ہوا امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور کہا: ابوالحسنؑ! اب اس وقت ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔ آپؑ حکومت کا انتظام سنبھالیں اور میری مدد فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین! سلطنت کا انتظام تو آپ ہی کریں اور میری دعا آپ کے ساتھ ہے۔

جب مامون چلا گیا تو میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کی: امیرالمومنین (مامون) نے آپؑ کو انتظام سنبھالنے کے لئے کہا تو آپؑ نے انکار کیوں فرمایا۔ آخر آپؑ کو اس میں پس و پیش کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وائے ہو تم پر! میرا اس حکومت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپؑ نے مجھے مغموم دیکھا تو فرمایا: اس میں تمہارا کیا فائدہ ہے؟ فرض کرو اگر تمہارے کہنے کے مطابق حکومت ادھر پلٹ بھی آئے تو تم کو اس وقت بھی مجھ سے اتنا ہی ملے گا جتنا اخراجات کے لئے اب

تمہارے ہاتھ میں ہے اور تم میں اور عام لوگوں میں کوئی فرق روا نہیں رکھا جائیگا''۔

قائمِ آلِ محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی پیش گوئی

26 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَوْجِ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَفِظَ مِنَّا مَا ضَيَّعَ النَّاسُ وَ رَفَعَ مِنَّا مَا وَضَعُوهُ حَتَّى لَقَدْ لُعِنَّا عَلَى مَنَابِرِ الْكُفْرِ ثَمَانِينَ عَاماً وَ كُتِمَتْ فَضَائِلُنَا وَ بُذِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي الْكَذِبِ عَلَيْنَا وَ اللهُ تَعَالَى يَأْبَى لَنَا إِلَّا أَنْ يُعْلِيَ ذِكْرَنَا وَ يُبَيِّنَ فَضْلَنَا وَ اللهِ مَا هَذَا بِنَا وَ إِنَّمَا هُوَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ قَرَابَتِنَا مِنْهُ حَتَّى صَارَ أَمْرُنَا وَ مَا نَرْوِي عَنْهُ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدَنَا مِنْ أَعْظَمِ آيَاتِهِ وَ دَلَالاتِ نُبُوَّتِهِ.

ترجمہ

محمد بن ابی الموج حسین رازی نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے اس شخص سے روایت کی جس نے امام علی رضا علیہ السلام سے یہ سنا تھا۔ آپؑ فرما رہے تھے: ''تمام قسم کی تعریف خدا کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمارے ان حقوق کی حفاظت فرمائی جسے لوگوں نے ضائع کیا اور جس نے ہمیں بلندی دی جب کہ لوگ ہمیں پست کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کفر کے منبروں پر پورے اسی (۸۰) سال تک ہم پر لعنت کی گئی اور ہمارے فضائل چھپائے گئے اور ہم پر جھوٹ تراشنے کے لئے دولتیں خرچ کی گئیں جب کہ اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ ہمارا ذکر بلند رہے اور ہمارے فضائل بیان ہوتے رہیں۔

خدا کی قسم! یہ شرف ہمیں اپنی طرف سے نہیں ملا بلکہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور ہماری آپؐ سے قرابت کی وجہ سے نصیب ہوا اور آج ہماری حکومت قائم ہوئی اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے بعد اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نشانی ظاہر ہوگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند ترین علامت کا ظہور ہوگا''۔

شکر کی قدردانی

27 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْغَلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْمَأْمُونَ أَمَرَ بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقَالَ اسْتَبْقِنِي فَإِنَّ لِي شُكْراً فَقَالَ وَ مَنْ أَنْتَ وَ مَا شُكْرُكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْشُدُكَ اللهَ تَعَالَى أَنْ تَتَرَفَّعَ عَنْ شُكْرِ أَحَدٍ وَ إِنْ قَلَّ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ عِبَادَهُ بِشُكْرِهِ فَشَكَرُوهُ فَعَفَا عَنْهُمْ.

ترجمہ

احمد بن عیسیٰ بن زید نے کہا: ''مامون نے ایک شخص کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: آپ مجھے زندہ رہنے دیں میں شکر کرنے والا شخص ہوں۔

مامون نے کہا: تیری اور تیرے شکر کی حیثیت ہی کیا ہے؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: امیر المومنین! میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کے شکر کی قدر دانی کریں اگر چہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے شکر کا حکم دیا۔ لوگوں نے شکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا''۔

فضل نے امامؑ کی ولی عہدی کا مشورہ کیوں دیا؟

28 وَ قَدْ ذَكَرَ قَوْمٌ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ أَشَارَ إِلَى الْمَأْمُونِ بِأَنْ يَجْعَلَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَاؑ وَلِيَّ عَهْدِهِ مِنْهُمْ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ السَّلَامِيُّ فَإِنَّهُ ذَكَرَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ الَّذِي صَنَّفَهُ فِي أَخْبَارِ خُرَاسَانَ وَ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّئَاسَتَيْنِ وَزِيرَ الْمَأْمُونِ وَ مُدَبِّرَ أُمُورِهِ وَ كَانَ مَجُوسِيّاً فَأَسْلَمَ عَلَى يَدِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ وَ صَحِبَهُ وَ قِيلَ بَلْ أَسْلَمَ سَهْلٌ وَالِدُ الْفَضْلِ عَلَى يَدَيِ الْمَهْدِيِّ وَ أَنَّ الْفَضْلَ اخْتَارَهُ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ الْبَرْمَكِيُّ لِخِدْمَةِ الْمَأْمُونِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَتَغَلَّبَ عَلَيْهِ فَاسْتَبَدَّ بِالْأَمْرِ دُونَهُ فَإِنَّمَا لُقِّبَ بِذُو الرِّئَاسَتَيْنِ فَإِنَّهُ تَقَلَّدَ الْوِزَارَةَ وَ رِئَاسَةَ الْجُنْدِ فَقَالَ الْفَضْلُ حِينَ اسْتَخْلَفَ الْمَأْمُونُ يَوْماً لِبَعْضِ مَنْ كَانَ يُعَاشِرُهُ أَيْنَ يَقَعُ فِعْلِي فِيمَا أَتَيْتُهُ مِنْ فِعَالِ أَبِي مُسْلِمٍ فِيمَا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبَا مُسْلِمٍ حَوَّلَهَا مِنْ قَبِيلَةٍ إِلَى قَبِيلَةٍ وَ أَنْتَ حَوَّلْتَهَا مِنْ أَخٍ إِلَى أَخٍ وَ بَيْنَ الْحَالَتَيْنِ مَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ فَإِنِّي أُحَوِّلُهَا مِنْ قَبِيلَةٍ إِلَى قَبِيلَةٍ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْمَأْمُونِ بِأَنْ يَجْعَلَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَاؑ وَلِيَّ عَهْدِهِ فَبَايَعَهُ وَ أَسْقَطَ بَيْعَةَ الْمُؤْتَمَنِ أَخِيهِ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَاؑ وَرَدَ عَلَى الْمَأْمُونِ وَ هُوَ بِخُرَاسَانَ سَنَةَ مِائَتَيْنِ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَ فَارِسٍ مَعَ رَجَاءِ بْنِ أَبِي الضَّحَّاكِ وَ كَانَ الرِّضَاؑ مُتَزَوِّجاً بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ فَلَمَّا بَلَغَ خَبَرُهُ الْعَبَّاسِيِّينَ بِبَغْدَادَ سَاءَهُمْ ذَلِكَ فَأَخْرَجُوا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمَهْدِيِّ وَ بَايَعُوهُ بِالْخِلَافَةِ فَفِيهِ يَقُولُ دِعْبِلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُزَاعِيُّ

يَا مَعْشَرَ الْأَجْنَادِ لَا تَقْنَطُوا   خُذُوا عَطَايَاكُمْ وَ لَا تَسْخَطُوا
فَسَوْفَ يُعْطِيكُمْ حَنِينِيَّةً   يَلَذُّهَا الْأَمْرَدُ وَ الْأَشْمَطُ
وَ المعبديات الْمَعْبَدِيَّاتِ لِقُوَّادِكُمْ   لَا تَدْخُلُ الْكِيسَ وَ لَا تُرْبَطُ

وَ هَكَذَا يَرْزُقُ أَصْحَابَهُ خَلِيقَةٌ ضجفه [مُصْحَفُهُ الْبَرْبَطُ

وَ ذَلِكَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمَهْدِيِّ كَانَ مُؤْلَفاً بِضَرْبِ الْعُودِ مُنْهَمِكاً فِي الشُّرْبِ فَلَمَّا بَلَغَ الْمَأْمُونَ خَبَرُ إِبْرَاهِيمَ عَلِمَ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ أَخْطَأَ عَلَيْهِ وَ أَشَارَ بِغَيْرِ الصَّوَابِ فَخَرَجَ مِنْ مَرْوَ مُنْصَرِفاً إِلَى الْعِرَاقِ وَ احْتَالَ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ حَتَّى قَتَلَهُ غَالِبٌ خَالُ الْمَأْمُونِ فِي حَمَّامٍ بِسَرَخْسَ مُغَافَصَةً فِي شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ مِائَتَيْنِ وَ احْتَالَ الْمَأْمُونُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام حَتَّى سُمَّ فِي عِلَّةٍ كَانَتْ أَصَابَتْهُ فَمَاتَ وَ أَمَرَ بِدَفْنِهِ بِسَنَابَادَ مِنْ طُوسَ بِجَنْبِ قَبْرِ هَارُونَ الرَّشِيدِ وَ ذَلِكَ فِي صَفَرٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ مِائَتَيْنِ وَ كَانَ ابْنَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ سَنَةً وَ قِيلَ ابْنَ خَمْسٍ وَ خَمْسِينَ سَنَةً هَذَا مَا حَكَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ السَّلَامِيُّ فِي كِتَابِهِ وَ الصَّحِيحُ عِنْدِي أَنَّ الْمَأْمُونَ إِنَّمَا وَلَّاهُ الْعَهْدَ وَ بَايَعَ لَهُ لِلنَّذْرِ الَّذِي قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ وَ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ لَمْ يَزَلْ مُعَادِياً وَ مُبْغِضاً لَهُ وَ كَارِهاً لِأَمْرِهِ لِأَنَّهُ كَانَ مِنْ صَنَائِعِ آلِ بَرْمَكَ وَ مَبْلَغُ سِنِّ الرِّضَا تِسْعٌ وَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَ سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَ كَانَتْ وَفَاتُهُ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ مِائَتَيْنِ كَمَا قَدْ أَسْنَدْتُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ.

ترجمہ

''بہت سے مورخین نے اس کا ذکر کیا ہے کہ فضل بن سہل نے مامون کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنائے۔

چنانچہ منجملہ ان کے ابوعلی حسین بن احمد سلامی بھی ہے جس نے اپنی کتاب میں جو تاریخ خراسان پر مشتمل ہے تحریر کیا ہے۔

فضل بن سہل ذوالریاستین مامون کا وزیر اور اس کے تمام امور کا نگران تھا۔ یہ پہلے مجوسی تھا اور اس نے یحییٰ بن خالد برمکی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا اور اسی کی صحبت میں رہا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ نہیں بلکہ اس کا باپ سہل، مہدی کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا اور یحییٰ بن خالد برمکی نے مامون کی خدمت کے لئے اسے منتخب کیا تھا اور وہ مامون سے وابستہ ہوکر اس پر چھا گیا اور اس میں مطلق العنانی آ گئی۔

اسے ذوالریاستین (دوطرح کی ریاست رکھنے والا) اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بیک وقت مامون کا وزیر اور اس کی فوج کا سالار تھا اور جب مامون نے اپنے بھائی مؤتمن کو اپنا ولی عہد بنایا تو ایک دن فضل بن سہل نے اپنے ہم نشینوں سے کہا: ابومسلم خراسانی کے کام کے مقابلے میں میرا کام کس درجہ پر ہے؟

انہوں نے جواب دیا: اس کا کام تو یہ تھا کہ حکومت کو ایک قبیلے سے نکال کر دوسرے قبیلے میں منتقل کر دے اور آپ

نے یہ کیا کہ حکومت کو ایک بھائی کے ہاتھ سے نکال کر دوسرے بھائی کے ہاتھ منتقل کر دیا۔ اوران دونوں کرداروں میں جو فرق ہے اسے آپ خود بہتر جانتے ہیں۔

فضل نے کہا: مجھ میں یہ صفت بھی ہے کہ حکومت کو ایک قبیلہ سے نکال کر دوسرے قبیلے میں پہنچا سکتا ہوں۔

اس کے بعد اس نے مامون کو مشورہ دیا کہ آپ امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کریں۔

اس پر مامون نے اپنے بھائی مؤتمن کو ولی عہدی کے منصب سے کالعدم قرار دیا اور امامؑ کو اپنا جانشین اور ولی عہد مقرر کیا۔

امام علی رضا علیہ السلام مامون کے پاس ۲۰۰ھ میں رجاء بن ابی ضحاک کے ساتھ براہ بصرہ و فارس خراسان پہنچے تھے۔ اور امامؑ کا عقد مامون کی دختر سے ہوا۔ جب آپؑ کی ولی عہدی کی خبر بغداد میں عباسیوں کو ملی تو انہوں نے ابراہیم بن مہدی کو آگے بڑھایا اور خلافت کے لئے اس کی بیعت کر لی۔

دعبل خزاعی نے اسی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے۔

''اے گروہ افواج اسلامی! مایوسی اختیار نہ کرو۔ خفگی کی کیا بات ہے۔ تمہیں تو اپنی تنخواہوں سے غرض ہے تم تنخواہ لئے جاؤ۔

خلیفہ صاحب تمہیں ایسے ایسے گانے سنائیں گے کہ جن کو سن کر بوڑھے اور جوان بھی وجد میں آ کر جھومیں گے۔

یہ تمہارے سرداروں کو ''معبد یات'' (مشہور نغمہ) سے لطف اندوز کریں گے۔ نیز اپنے اصحاب کو بھی اسی سے نوازیں گے۔ اس لئے کہ اب وہ خلیفہ بنا ہے جس کا دین، ایمان اور قرآن سب کچھ بربط (بانسری اور شہنائی بجانا ہے''۔

اور دعبل خزاعی نے یہ اس لئے کہا تھا کہ ابراہیم بن مہدی کو عود و بربط بجانے کا بڑا شوق تھا اور وہ ہمیشہ شراب میں غرق رہتا تھا۔

الغرض جب یہ خبر مامون کو پہنچی تو اس کو یہ احساس ہوا کہ فضل بن سہل نے یہ کام غلط کرادیا ہے اور مجھے غلط مشورہ دیا ہے۔

وہ فوراً عراق جانے کے لئے مرو سے نکلا اور درمیان راہ اس نے ایسی تدبیر کی کہ سرخس کے ایک حمام میں اس کو قتل کرادیا اور یہ واقعہ ۲۰۳ھ کا ہے اور پھر اس نے دوسری تدبیر یہ کی کہ امام علی رضا علیہ السلام کو زہر دے کر شہید کر دیا اور حکم دیا کہ محوس کے قریہ سناباد میں ہارون الرشید کی قبر کے پہلو میں آپؑ کو دفن کیا جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شہادت کے وقت آپؑ کی عمر پچپن (۵۵) برس کی تھی''۔

ہم دونوں کے لئے شرائط کی پابندی ضروری ہے

29 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حُكَيْمٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ لِيَ الْمَأْمُونُ يَوْماً يَا أَبَا الْحَسَنِ انْظُرْ بَعْضَ مَنْ تَثِقُ بِهِ نُوَلِّيهِ هَذِهِ الْبُلْدَانَ الَّتِي قَدْ فَسَدَتْ عَلَيْنَا فَقُلْتُ لَهُ تَفِي لِي وَ أُوَافِي لَكَ فَإِنِّي إِنَّمَا دَخَلْتُ فِيمَا دَخَلْتُ عَلَى أَنْ لَا آمُرَ فِيهِ وَ لَا أَنْهَى وَ لَا أَعْزِلَ وَ لَا أُوَلِّيَ وَ لَا أُشِيرَ حَتَّى يُقَدِّمَنِي اللهُ قَبْلَكَ فَوَ اللهِ إِنَّ الْخِلَافَةَ لَشَيْءٌ مَا حَدَّثْتُ بِهِ نَفْسِي وَ لَقَدْ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ أَتَرَدَّدُ فِي طُرُقِهَا عَلَى دَابَّتِي وَ إِنَّ أَهْلَهَا وَ غَيْرَهُمْ يَسْأَلُونِّي الْحَوَائِجَ فَأَقْضِيهَا لَهُمْ فَيَصِيرُونَ كَالْأَعْمَامِ لِي وَ إِنَّ كُتُبِي لَنَافِذَةٌ فِي الْأَمْصَارِ وَ مَا زِدْتَنِي مِنْ نِعْمَةٍ هِيَ عَلَيَّ مِنْ رَبِّي فَقَالَ لَهُ أَفِي لَكَ.

ترجمہ

معمر بن خلاد سے روایت ہے: ''مجھ سے امام رضا علیہ السلام نے بیان فرمایا: ایک دن مامون نے مجھ سے کہا: فرزند رسول! آپؑ اپنے بھروسے کا آدمی تلاش کریں تا کہ اس کو ان شہروں کا والی بنایا جائے جن کا انتظام فاسد اور خراب ہو رہا ہے۔

میں نے اس کے جواب میں کہا تھا: تم مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو اور میں تم سے کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا۔ میں نے ولی عہدی کو اس معاہدہ پر قبول کیا تھا کہ میں کوئی حکم جاری نہ کروں گا اور نہ کسی کو کسی کام سے منع کروں گا اور نہ کسی کو معزول کروں گا اور نہ کسی کو والی بناؤں گا اور نہ کسی کو شہر بدر کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم سے پہلے مجھے اپنی بارگاہ میں طلب فرمائے اور بخدا خلافت ایسی چیز ہے کہ میرے دل میں اس کا کبھی خیال بھی نہیں آیا۔ میں تو شہر مدینہ کی گلیوں میں اپنی سواری پر بیٹھ کر چلا پھرا کرتا تھا۔ اہل مدینہ اور غیر اہل مدینہ سب ہی اپنی اپنی حاجات کے لئے میرے پاس آتے تھے اور میں ان کی حاجتوں کو پورا کیا کرتا تھا۔ اور وہاں کے باشندے ہمارے لئے چھاؤں کی مانند تھے اور تمام دیار وامصار میں میری تحریر نافذ العمل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی تھیں، ان میں تیری ولی عہدی نے کوئی اضافہ نہیں کیا۔

مامون نے کہا: درست ہے۔ میں اپنے وعدہ پر قائم رہوں گا''۔

فضل بن سہل کا امام کو ورغلانا

30 وَ رُوِيَ أَنَّهُ قَصَدَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ مَعَ هِشَامِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ

رَسُولِ اللهِ جِئْتُكَ فِي سِرٍّ فَأَخْلِ لِيَ الْمَجْلِسَ فَأَخْرَجَ الْفَضْلُ يَمِيناً مَكْتُوبَةً بِالْعِتْقِ وَ الطَّلَاقِ وَ مَالَا كَفَّارَةَ لَهُ وَ قَالا لَهُ إِنَّمَا جِئْنَاكَ لِنَقُولَ كَلِمَةَ حَقٍّ وَ صِدْقٍ وَ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ الْإِمْرَةَ إِمْرَتُكُمْ وَ الْحَقَّ حَقُّكُمْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَ الَّذِي نَقُولُهُ بِأَلْسِنَتِنَا عَلَيْهِ ضَمَائِرُنَا وَ إِلَّا يَنْعَتِقُ مَا نَمْلِكُ وَ النِّسَاءُ طَوَالِقُ وَ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ حِجَّةً رَاجِلًا إِنَّا عَلَى أَنْ نَقْتُلَ الْمَأْمُونَ وَ تَخْلُصَ لَكَ الْأَمْرُ حَتَّى يَرْجِعَ الْحَقُّ إِلَيْكَ فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمَا وَ شَتَمَهُمَا وَ لَعَنَهُمَا وَ قَالَ لَهُمَا كَفَرْتُمَا النِّعْمَةَ فَلَا تَكُونُ لَكُمَا السَّلَامَةُ وَ لَا لِي إِنْ رَضِيتُ بِمَا قُلْتُمَا فَلَمَّا سَمِعَ الْفَضْلُ ذَلِكَ مِنْهُ مَعَ هِشَامٍ عَلِمَا أَنَّهُمَا أَخْطَئَا فَقَصَدَا الْمَأْمُونَ بَعْدَ أَنْ قَالا لِلرِّضَا عليه السلام أَرَدْنَا بِمَا فَعَلْنَا أَنْ نُجَرِّبَكَ فَقَالَ لَهُمَا الرِّضَا عليه السلام كَذَبْتُمَا فَإِنَّ قُلُوبَكُمَا عَلَى مَا أَخْبَرْتُمَانِي بِهِ إِلَّا أَنَّكُمَا لَمْ تَجِدَانِي كَمَا أَرَدْتُمَا فَلَمَّا دَخَلَا عَلَى الْمَأْمُونِ قَالا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا قَصَدْنَا الرِّضَا عليه السلام وَ جَرَّبْنَاهُ وَ أَرَدْنَا أَنْ نَقِفَ مَا يُضْمِرُهُ لَكَ فَقُلْنَا وَ قَالَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ وُفِّقْتُمَا فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ عِنْدِ الْمَأْمُونِ قَصَدَهُ الرِّضَا عليه السلام وَ أَخْلَيَا الْمَجْلِسَ وَ أَعْلَمَهُ مَا قَالا وَ أَمَرَهُ أَنْ يَحْفَظَ نَفْسَهُ مِنْهُمَا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ الرِّضَا عليه السلام عَلِمَ أَنَّ الرِّضَا عليه السلام هُوَ الصَّادِقُ.

ترجمہ

روایت کی گئی کہ ایک مرتبہ فضل بن سہل، ہشام بن ابراہیم (عمرو خ ل) کوساتھ لے کر آپؑ کے پاس آیا اور کہا: فرزند رسول! میں تنہائی میں آپؑ سے کچھ بات کرنے آیا ہوں۔تخلیہ چاہیے۔

جب تخلیہ ہو گیا تو فضل نے تمام غلاموں کی آزادی اور بیویوں کی طلاق کا ایک ایسا حلف نامہ نکالا جس کو کوئی کفارہ نہ ہو۔اوران دونوں نے کہا: ہم لوگ آپؑ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ آپؑ سے حق اور سچی بات کہیں۔ہمیں معلوم ہے یہ حکومت آپؑ کی ہے اور فرزند رسول یہ آپؑ کا حق ہے کہ آپؑ حکومت کریں اور ہم جو کچھ زبان سے کہہ رہے ہیں، ہمارے دل میں بھی وہی ہے۔ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ ہم مامون کو قتل کر دیں گے اور حکومت خالص آپؑ کی ہو جائیگی۔آپؑ کا حق آپؑ کو مل جائے گا اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہمارے سارے غلام آزاد اور ہماری ساری عورتوں کو طلاق اور تیس حج پا پیادہ ہم پر واجب۔

آپؑ نے ان کی کوئی بات نہ سنی اور انہیں ڈانٹا اور ان پر لعنت کی اور ان سے کہا: تم لوگوں نے کفرانِ نعمت کیا ہے۔ لہٰذا اب تمہاری خیر نہیں اور اگر میں اس پر راضی ہو جاؤں تو میری بھی خیر نہیں۔

جب فضل اور ہشام نے حضرتؑ کا یہ جواب سنا تو سمجھ گئے کہ ان سے غلطی ہوئی ہے۔پھر وہ فوراً امامؑ سے بولے: ہم نے آپؑ کو آزمانے کے لئے یہ کہا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: تم دونوں جھوٹے ہو۔تم نے مجھ سے وہی کہا جو کچھ تمہارے دل میں تھا مگر میں تمہارے ارادے

سے متفق نہیں ہوا۔

اس کے بعد دونوں مامون کے پاس گئے اور اس سے کہا: امیر المومنین! ہم دونوں امام علی رضا علیہ السلام کے پاس گئے تھے اور ہم انہیں آزمانا چاہتے تھے اور اس ذریعے سے یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کے دل میں کیا ہے۔ چنانچہ ہم نے انہیں یہ کہا اور انہوں نے ہمیں یہ جواب دیا۔

مامون نے کہا: اللہ تم دونوں کو بھلائی کی توفیق دے۔

جب یہ دونوں مامون کے دربار سے واپس ہوئے تو امامؑ مامون کے پاس تشریف لے گئے اور تخلیہ میں آپؑ نے وہ سب کچھ مامون کو بتادیا جو ان دونوں نے کہا تھا۔ اور پھر آپؑ نے اس سے فرمایا: آپؑ ان سے اپنی جان کی حفاظت کریں۔

جب مامون نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوری تفصیل سنی تو سمجھ گیا کہ امام علی رضا علیہ السلام سچ کہہ رہے ہیں۔

باب 41

امام علی رضا علیہ السلام، طلب باراں اور منکر کا انجام

1 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ الرِّضَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام لَمَّا جَعَلَهُ الْمَأْمُونُ وَلِيَّ عَهْدِهِ احْتُبِسَ الْمَطَرُ فَجَعَلَ بَعْضُ حَاشِيَةِ الْمَأْمُونِ وَ الْمُتَعَصِّبِينَ عَلَى الرِّضَا يَقُولُونَ انْظُرُوا لَمَّا جَاءَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام وَ صَارَ وَلِيَّ عَهْدِنَا فَحَبَسَ اللهُ عَنَّا الْمَطَرَ وَ اتَّصَلَ ذَلِكَ بِالْمَأْمُونِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لِلرِّضَا عليه السلام قَدِ احْتُبِسَ الْمَطَرُ فَلَوْ دَعَوْتَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُمْطِرَ النَّاسَ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام نَعَمْ قَالَ فَمَتَى تَفْعَلُ ذَلِكَ وَ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَتَانِي الْبَارِحَةَ فِي مَنَامِي وَ مَعَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عليه السلام وَ قَالَ يَا بُنَيَّ انْتَظِرْ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فَابْرُزْ إِلَى الصَّحْرَاءِ وَ اسْتَسْقِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى سَيَسْقِيهِمْ وَ أَخْبِرْهُمْ بِمَا يُرِيكَ اللهُ مِمَّا لَا يَعْلَمُونَ مِنْ حَالِهِمْ لِيَزْدَادَ عِلْمُهُمْ بِفَضْلِكَ وَ مَكَانِكَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ غَدَا إِلَى الصَّحْرَاءِ وَ خَرَجَ الْخَلَائِقُ يَنْظُرُونَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ يَا رَبِّ أَنْتَ عَظَّمْتَ حَقَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَتَوَسَّلُوا بِنَا كَمَا أَمَرْتَ وَ أَمَّلُوا فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ تَوَقَّعُوا إِحْسَانَكَ وَ نِعْمَتَكَ فَاسْقِهِمْ سَقْياً نَافِعاً عَامّاً غَيْرَ رَائِثٍ وَ لَا ضَائِرٍ وَ لْيَكُنِ ابْتِدَاءُ مَطَرِهِمْ بَعْدَ انْصِرَافِهِمْ مِنْ مَشْهَدِهِمْ هَذَا إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَ مَقَارِّهِمْ قَالَ فَوَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَقَدْ نَسَجَتِ الرِّيَاحُ فِي الْهَوَاءِ الْغُيُومَ وَ أَرْعَدَتْ وَ أَبْرَقَتْ وَ تَحَرَّكَ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ يُرِيدُونَ التَّنَحِّيَ عَنِ الْمَطَرِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام عَلَى رِسْلِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ فَلَيْسَ هَذَا الْغَيْمُ لَكُمْ إِنَّمَا هُوَ لِأَهْلِ بَلَدِ كَذَا فَمَضَتِ السَّحَابَةُ وَ عَبَرَتْ ثُمَّ جَاءَتْ سَحَابَةٌ أُخْرَى تَشْتَمِلُ عَلَى رَعْدٍ وَ بَرْقٍ فَتَحَرَّكُوا فَقَالَ عَلَى رِسْلِكُمْ فَمَا هَذِهِ لَكُمْ إِنَّمَا هِيَ لِأَهْلِ بَلَدِ كَذَا فَمَا زَالَتْ حَتَّى جَاءَتْ عَشْرُ سَحَابَةٍ وَ عَبَرَتْ وَ يَقُولُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ عَلَى رِسْلِكُمْ لَيْسَتْ هَذِهِ لَكُمْ إِنَّمَا هِيَ لِأَهْلِ بَلَدِ كَذَا ثُمَّ أَقْبَلَتْ سَحَابَةٌ حَادِيَةَ عَشَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ هَذِهِ سَحَابَةٌ بَعَثَهَا اللهُ عَزَّ وَ

جَلَّ لَكُمْ فَاشْكُرُوا اللهَ عَلَى تَفَضُّلِهِ عَلَيْكُمْ وَ قُومُوا إِلَى مَقَارِّكُمْ وَ مَنَازِلِكُمْ فَإِنَّهَا مسامة مُسَامِتَةٌ لَكُمْ وَ لِرُءُوسِكُمْ مُمْسِكَةٌ عَنْكُمْ إِلَى أَنْ تَدْخُلُوا إِلَى مَقَارِّكُمْ ثُمَّ يَأْتِيكُمْ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَلِيقُ بِكَرَمِ اللهِ تَعَالَى وَ جَلَالِهِ وَ نَزَلَ على مِنَ الْمِنْبَرِ وَ انْصَرَفَ النَّاسُ فَمَا زَالَتِ السَّحَابَةُ مُمْسِكَةً إِلَى أَنْ قَرُبُوا مِنْ مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ جَاءَتْ بِوَابِلِ الْمَطَرِ فَمُلِئَتِ الْأَوْدِيَةُ وَ الْحِيَاضُ وَ الْغُدْرَانُ وَ الْفَلَوَاتُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ هَنِيئاً لِوَلَدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ کَرَامَاتُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ بَرَزَ إِلَيْهِمُ الرِّضَا علیہ السلام وَ حَضَرَتِ الْجَمَاعَةُ الْكَثِيرَةُ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ فِي نِعَمِ اللهِ عَلَيْكُمْ فَلَا تُنَفِّرُوهَا عَنْكُمْ بِمَعَاصِيهِ بَلِ اسْتَدِيمُوهَا بِطَاعَتِهِ وَ شُكْرِهِ عَلَى نِعَمِهِ وَ أَيَادِيهِ وَ اعْلَمُوا أَنَّكُمْ لَا تَشْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِاللهِ وَ بَعْدَ الِاعْتِرَافِ بِحُقُوقِ أَوْلِيَاءِ اللهِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مُعَاوَنَتِكُمْ لِإِخْوَانِكُمُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى دُنْيَاهُمُ الَّتِي هِيَ مَعْبَرٌ لَهُمْ إِلَى جِنَانِ رَبِّهِمْ فَإِنَّ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ مِنْ خَاصَّةِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فِي ذَلِكَ قَوْلًا مَا يَنْبَغِي لِقَائِلٍ أَنْ يَزْهَدَ فِي فَضْلِ اللهِ عَلَيْهِ فِيهِ إِنْ تَأَمَّلَهُ وَ عَمِلَ عَلَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ فُلَانٌ يَعْمَلُ مِنَ الذُّنُوبِ كَيْتَ وَ كَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ بَلْ قَدْ نَجَا وَ لَا يَخْتِمُ اللهُ عَمَلَهُ إِلَّا بِالْحُسْنَى وَ سَيَمْحُو اللهُ عَنْهُ السَّيِّئَاتِ وَ يُبَدِّلُهَا مِنْ حَسَنَاتٍ إِنَّهُ كَانَ يَمُرُّ مَرَّةً فِي طَرِيقٍ عَرَضَ لَهُ مُؤْمِنٌ قَدِ انْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ وَ هُوَ لَا يَشْعُرُ فَسَتَرَهَا عَلَيْهِ وَ لَمْ يُخْبِرْهُ بِهَا مَخَافَةَ أَنْ يَخْجَلَ ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ الْمُؤْمِنَ عَرَفَهُ فِي مَهْوَاهُ فَقَالَ لَهُ أَجْزَلَ اللهُ لَكَ الثَّوَابَ وَ أَكْرَمَ لَكَ الْمَآبَ وَ لَا نَاقَشَكَ فِي الْحِسَابِ فَاسْتَجَابَ اللهُ لَهُ فِيهِ فَهَذَا الْعَبْدُ لَا يَخْتِمُ اللهُ لَهُ إِلَّا بِخَيْرٍ بِدُعَاءِ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِ فَاتَّصَلَ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ بِهَذَا الرَّجُلِ فَتَابَ وَ أَنَابَ وَ أَقْبَلَ عَلَى طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمْ يَأْتِ عَلَيْهِ سَبْعَةُ أَيَّامٍ حَتَّى أُغِيرَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فِي أَثَرِهِمْ جَمَاعَةً ذَلِكَ الرَّجُلُ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ فِيهِمْ قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى علیہ السلام وَ عَظَّمَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْبَرَكَةَ فِي الْبِلَادِ بِدُعَاءِ الرِّضَا علیہ السلام وَ قَدْ كَانَ لِلْمَأْمُونِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ هُوَ وَلِيَّ عَهْدِهِ مِنْ دُونِ الرِّضَا علیہ السلام وَ حُسَّادٌ كَانُوا بِحَضْرَةِ الْمَأْمُونِ لِلرِّضَا علیہ السلام فَقَالَ لِلْمَأْمُونِ بَعْضُ أُولَئِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللهِ أَنْ تَكُونَ تَارِيخَ الْخُلَفَاءِ فِي إِخْرَاجِكَ هَذَا الشَّرَفَ الْعَمِيمَ وَ الْفَخْرَ الْعَظِيمَ مِنْ بَيْتِ وُلْدِ الْعَبَّاسِ إِلَى بَيْتِ وُلْدِ عَلِيٍّ لَقَدْ أَعَنْتَ عَلَى نَفْسِكَ وَ أَهْلِكَ جِئْتَ بِهَذَا السَّاحِرِ وَلَدِ السَّحَرَةِ وَ قَدْ كَانَ خَامِلًا فَأَظْهَرْتَهُ وَ مُتَّضِعاً فَرَفَعْتَهُ وَ مَنْسِيّاً فَذَكَّرْتَ بِهِ وَ مُسْتَخِفّاً فَنَوَّهْتَ بِهِ قَدْ مَلَأَ الدُّنْيَا مَخْرَقَةً وَ تَشَوُّقاً بِهَذَا

الْمَطَرِ الْوَارِدِ عِنْدَ دُعَائِهِ مَا أَخْوَفَنِي أَنْ يُخْرِجَ هَذَا الرَّجُلُ هَذَا الْأَمْرَ عَنْ وُلْدِ الْعَبَّاسِ إِلَى وُلْدِ عَلِيٍّ بَلْ مَا أَخْوَفَنِي أَنْ يَتَوَصَّلَ بِسِحْرِهِ إِلَى إِزَالَةِ نِعْمَتِكَ وَ التَّوَاثُبِ عَلَى مَمْلَكَتِكَ هَلْ جَنَى أَحَدٌ عَلَى نَفْسِهِ وَ مُلْكِهِ مِثْلَ جِنَايَتِكَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ قَدْ كَانَ هَذَا الرَّجُلُ مُسْتَتِراً عَنَّا يَدْعُو إِلَى نَفْسِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَجْعَلَهُ وَلِيَّ عَهْدِنَا لِيَكُونَ دُعَاؤُهُ لَنَا وَ لِيَعْتَرِفَ بِالْمُلْكِ وَ الْخِلَافَةِ لَنَا وَ لِيَعْتَقِدَ فِيهِ الْمَفْتُونُونَ بِهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا ادَّعَى فِي قَلِيلٍ وَ لَا كَثِيرٍ وَ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَنَا مِنْ دُونِهِ وَ قَدْ خَشِينَا إِنْ تَرَكْنَاهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ يَنْفَتِقَ عَلَيْنَا مِنْهُ مَا لَا نَسُدُّهُ وَ يَأْتِيَ عَلَيْنَا مِنْهُ مَا لَا نُطِيقُهُ وَ الْآنَ فَإِذْ قَدْ فَعَلْنَا بِهِ مَا فَعَلْنَاهُ وَ أَخْطَأْنَا فِي أَمْرِهِ بِمَا أَخْطَأْنَا وَ أَشْرَفْنَا مِنَ الْهَلَاكِ بِالتَّنْوِيهِ بِهِ عَلَى مَا أَشْرَفْنَا فَلَيْسَ يَجُوزُ التَّهَاوُنُ فِي أَمْرِهِ وَ لَكِنَّا نَحْتَاجُ أَنْ نَضَعَ مِنْهُ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى نُصَوِّرَهُ عِنْدَ الرَّعَايَا بِصُورَةِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ لِهَذَا الْأَمْرِ ثُمَّ نُدَبِّرَ فِيهِ بِمَا يَحْسِمُ عَنَّا مَوَادَّ بَلَائِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَوَلِّنِي مُجَادَلَتَهُ فَإِنِّي أُفْحِمُهُ وَ أَصْحَابَهُ وَ أَضَعُ مِنْ قَدْرِهِ فَلَوْ لَا هَيْبَتُكَ فِي نَفْسِي لَأَنْزَلْتُهُ مَنْزِلَتَهُ وَ بَيَّنْتُ لِلنَّاسِ قُصُورَهُ عَمَّا رَشَّحْتَهُ لَهُ قَالَ الْمَأْمُونُ مَا شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ هَذَا قَالَ فَاجْمَعْ جَمَاعَةَ وُجُوهِ أَهْلِ مَمْلَكَتِكَ مِنَ الْقُوَّادِ وَ الْقُضَاةِ وَ خِيَارِ الْفُقَهَاءِ لِأُبَيِّنَ نفضه [نَقْصَهُ بِحَضْرَتِهِمْ فَيَكُونَ أَخْذاً لَهُ عَنْ مَحَلِّهِ الَّذِي أَحْلَلْتَهُ فِيهِ عَلَى عِلْمٍ مِنْهُمْ بِصَوَابِ فِعْلِكَ قَالَ فَجَمَعَ الْخَلْقَ الْفَاضِلِينَ مِنْ رَعِيَّتِهِ فِي مَجْلِسٍ وَاسِعٍ قَعَدَ فِيهِ لَهُمْ وَ أَقْعَدَ الرِّضَا عليه السلام بَيْنَ يَدَيْهِ فِي مَرْتَبَتِهِ الَّتِي جَعَلَهَا لَهُ فَابْتَدَأَ هَذَا الْحَاجِبُ الْمُتَضَمِّنُ لِلْوَضْعِ مِنَ الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا عَنْكَ الْحِكَايَاتِ وَ أَسْرَفُوا فِي وَصْفِكَ بِمَا أَرَى أَنَّكَ إِنْ وَقَفْتَ عَلَيْهِ بَرِئْتَ إِلَيْهِمْ مِنْهُ قَالَ وَ ذَلِكَ أَنَّكَ قَدْ دَعَوْتَ اللهَ فِي الْمَطَرِ الْمُعْتَادِ مَجِيئُهُ فَجَاءَ فَجَعَلُوهُ آيَةً مُعْجِزَةً لَكَ أَوْجَبُوا لَكَ بِهَا أَنْ لَا نَظِيرَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَ هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَدَامَ اللهُ مُلْكَهُ وَ بَقَاءَهُ لَا يُوَازِي بِأَحَدٍ إِلَّا رَجَحَ بِهِ وَ قَدْ أَحَلَّكَ الْمَحَلَّ الَّذِي قَدْ عَرَفْتَ فَلَيْسَ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْكَ أَنْ تُسَوِّغَ الْكَاذِبِينَ لَكَ وَ عَلَيْهِ مَا يَتَكَذَّبُونَهُ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام مَا أَدْفَعُ عِبَادَ اللهِ عَنِ التَّحَدُّثِ بِنِعَمِ اللهِ عَلَيَّ وَ إِنْ كُنْتُ لَا أَبْغِي أَشَراً وَ لَا بَطَراً وَ أَمَّا مَا ذِكْرُكَ صَاحِبَكَ الَّذِي أَحَلَّنِي مَا أَحَلَّنِي فَمَا أَحَلَّنِي إِلَّا الْمَحَلَّ الَّذِي أَحَلَّهُ مَلِكُ مِصْرَ يُوسُفَ الصِّدِّيقَ عليه السلام وَ كَانَتْ حَالُهُمَا مَا قَدْ عَلِمْتَ فَغَضِبَ الْحَاجِبُ عِنْدَ ذَلِكَ وَ قَالَ يَا ابْنَ مُوسَى لَقَدْ عَدَوْتَ طَوْرَكَ وَ تجاوزك [تَجَاوَزْتَ قَدْرَكَ إِنْ بَعَثَ اللهُ بِمَطَرٍ مُقَدَّرٍ وَقْتُهُ لَا يَتَقَدَّمُ وَ لَا يَتَأَخَّرُ جَعَلْتَهُ آيَةً تَسْتَطِيلُ بِهَا وَ صَوْلَةً تَصُولُ بِهَا كَأَنَّكَ جِئْتَ بِمِثْلِ آيَةِ الْخَلِيلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا أَخَذَ رُءُوسَ الطَّيْرِ بِيَدِهِ وَ دَعَا أَعْضَاءَهَا الَّتِي كَانَ

فَرَّقَهَا عَلَى الْجِبَالِ فَأَتَيْنَهُ سَعْياً وَ تَرْكَبْنَ عَلَى الرُّءُوسِ وَ خَفَقْنَ وَ طِرْنَ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ كُنْتَ صَادِقاً فِيمَا تَوَهَّمُ فَأَحْيِ هَذَيْنِ وَ سَلِّطْهُمَا عَلَيَّ فَإِنَّ ذَلِكَ يَكُونُ حِينَئِذٍ آيَةً مُعْجِزَةً فَأَمَّا الْمَطَرُ الْمُعْتَادُ مَجِيئُهُ فَلَسْتَ أَنْتَ أَحَقَّ بِأَنْ يَكُونَ جَاءَ بِدُعَائِكَ مِنْ غَيْرِكَ الَّذِي دَعَا كَمَا دَعَوْتَ وَ كَانَ الْحَاجِبُ أَشَارَ إِلَى أَسَدَيْنِ مُصَوَّرَيْنِ عَلَى مَسْنَدِ الْمَأْمُونِ الَّذِي كَانَ مُسْتَنِداً إِلَيْهِ وَ كَانَا مُتَقَابِلَيْنِ عَلَى الْمَسْنَدِ فَغَضِبَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام وَ صَاحَ بِالصُّورَتَيْنِ دُونَكُمَا الْفَاجِرَ فَافْتَرِسَاهُ وَ لَا تُبْقِيَا لَهُ عَيْناً وَ لَا أَثَراً فَوَثَبَتِ الصُّورَتَانِ وَ قَدْ عَادَتَا أَسَدَيْنِ فَتَنَاوَلَا الْحَاجِبَ وَ رَضَّاهُ [وَ رَضَّضَاهُ] وَ هَشَمَاهُ وَ أَكَلَاهُ وَ لَحَسَا دَمَهُ وَ الْقَوْمُ يَنْظُرُونَ مُتَحَيِّرِينَ مِمَّا يُبْصِرُونَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْهُ أَقْبَلَا عَلَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَا يَا وَلِيَّ اللهِ فِي أَرْضِهِ مَا ذَا تَأْمُرُنَا نَفْعَلُ بِهَذَا أَ نَفْعَلُ بِهِ مَا فَعَلْنَا بِهَذَا يُشِيرَانِ إِلَى الْمَأْمُونِ فَغُشِيَ عَلَى الْمَأْمُونِ مِمَّا سَمِعَ مِنْهُمَا فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام قِفَا فَوَقَفَا قَالَ الرِّضَا عليه السلام صُبُّوا عَلَيْهِ مَاءَ وَرْدٍ وَ طَيِّبُوهُ فَفُعِلَ ذَلِكَ بِهِ وَ عَادَ الْأَسَدَانِ يَقُولَانِ أَ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ الَّذِي أَفْنَيْنَاهُ قَالَ لَا فَإِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ تَدْبِيراً هُوَ مُمْضِيهِ فَقَالَا مَا ذَا تَأْمُرُنَا قَالَ عُودَا إِلَى مَقَرِّكُمَا كَمَا كُنْتُمَا فَصَارَا إِلَى الْمَسْنَدِ وَ صَارَا صُورَتَيْنِ كَمَا كَانَتَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي شَرَّ حُمَيْدِ بْنِ مِهْرَانَ يَعْنِي الرَّجُلَ الْمُفْتَرَسَ ثُمَّ قَالَ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ هَذَا الْأَمْرُ لِجَدِّكُمْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ لَكُمْ فَلَوْ شِئْتَ لَنَزَلْتُ عَنْهُ لَكَ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام لَوْ شِئْتُ لَمَا نَاظَرْتُكَ وَ لَمْ أَسْأَلْكَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَعْطَانِي مِنْ طَاعَةِ سَائِرِ خَلْقِهِ مِثْلَ مَا رَأَيْتَ مِنْ طَاعَةِ هَاتَيْنِ الصُّورَتَيْنِ إِلَّا جُهَّالَ بَنِي آدَمَ فَإِنَّهُمْ وَ إِنْ خَسِرُوا حُظُوظَهُمْ فَلِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ تَدْبِيرٌ وَ قَدْ أَمَرَنِي بِتَرْكِ الِاعْتِرَاضِ عَلَيْكَ وَ إِظْهَارِ مَا أَظْهَرْتَهُ مِنَ الْعَمَلِ مِنْ تَحْتِ يَدِكَ كَمَا أُمِرَ يُوسُفُ بِالْعَمَلِ مِنْ تَحْتِ يَدِ فِرْعَوْنِ مِصْرِ قَالَ فَمَا زَالَ الْمَأْمُونُ ضَئِيلًا فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ قَضَى فِي عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام مَا قَضَى.

ترجمه

ہم سے ابوالحسن محمد بن قسم مفسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن یسار سے روایت کی، ان دونوں نے اپنے اپنے والد کی سند سے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے والد امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے والد امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ’’جب مامون نے علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تو اس سال بارش نہ ہوئی اور مامون کے بعض حاشیہ نشین اور امامؑ سے تعصب رکھنے والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا: دیکھو! جب سے علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) آئے اور ولی عہد مقرر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی بارش روک دی ہے۔

یہ باتیں مامون تک پہنچیں تو اس کو بہت گراں گزرا۔

اس نے امامؑ سے کہا: بارش بالکل نہیں ہوئی۔ کاش! آپؑ دعا فرماتے اور بارش ہو جاتی۔

امامؑ نے فرمایا: اچھا! میں دعا کروں گا۔

مامون نے کہا: پھر آپؑ کب دعا فرمائیں گے۔

یہ گفتگو جمعہ کے دن ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا:[1] میں سوموار کو دعا کروں گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ شب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس خواب میں تشریف لائے تھے اور آپؑ کے ساتھ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بھی تھے۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے فرزند! انتظار کرو اور سوموار کے دن صحرا میں جاؤ اور بارش کے لئے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ پانی برسا دے گا۔ اور اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: یہ خواب تم سب پر ظاہر کر دو تا کہ جو لوگ تم سے ناواقف ہیں ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ اللہ کے نزدیک تمہاری قدر و منزلت کیا ہے۔

الغرض جب سوموار کا دن ہوا تو آپؑ صحرا میں تشریف لے گئے۔ ہجوم خلائق دیکھنے کے لئے جمع ہوا۔ آپؑ منبر پر تشریف لے گئے اور اس طرح دعا شروع کی۔

اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم اہل بیت کو بڑا حق عطا فرمایا ہے اور اسی لئے لوگ تیرے حکم کے مطابق ہمیں اپنا وسیلہ اور ذریعہ بنا کر تیرے فضل و کرم کی امید رکھتے ہیں اور تجھ سے احسانات و نعمتوں کی توقع رکھتے ہیں۔

لہٰذا تو ان لوگوں کو سیراب کر دے اور ایسی بارش عطا فرما جو عام اور جلد ہونے والی ہو۔ غیر مضر بھی ہو۔ لیکن یہ بارش اس وقت شروع ہو جب سب لوگ یہاں سے چلے جائیں اور اپنے اپنے گھروں میں پہنچ جائیں۔

راوی کا بیان ہے کہ اس اللہ کی قسم! جس نے حضرت محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ یہ دعا کرتے ہی فضاؤں میں بادل منڈلانے لگے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ابھی نہ جاؤ۔ اپنی جگہ پر رہو کیونکہ یہ بادل تمہارے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ فلاں شہر کے لئے ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بادل لوگوں کے سروں سے گزر گیا۔

پھر ایک دوسرا بادل گرج چمک کے ساتھ نمودار ہوا۔ لوگوں نے بھاگنا شروع کیا۔ آپؑ نے فرمایا: ابھی جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بادل فلاں شہر والوں کے لئے ہے۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے بادل آتے اور سروں کو عبور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دس بار بادل اٹھے اور ہر مرتبہ آپؑ یہی فرماتے رہے کہ ابھی نہ جاؤ۔ یہ بادل تمہارے لئے نہیں ہے بلکہ

---

[1] یہ باب ایک حدیث پر مشتمل ہے۔

فلاں شہر والوں کے لئے ہے۔

بالآخر جب گیارہواں بادل اٹھا تو آپؑ نے فرمایا: ایہا الناس! لو یہ بادل اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔ اس نے تم پر بھی کرم فرمایا لہٰذا اس کا شکر ادا کرو اور اپنے اپنے گھروں اور اپنی اپنی منزلوں پر پہنچ جاؤ۔ بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اطمینان سے چلے جاؤ۔ جب تک تم لوگ اپنے گھروں تک نہیں پہنچو گے یہ بادل اس وقت تک تمہارے سروں پر منڈلاتا رہے گا۔ اس کے بعد ہی برسے گا۔

یہ فرما کر آپؑ منبر سے اترے۔ آپؑ کے ارشاد کے مطابق وہ بادل اسی طرح سروں پر منڈلاتا رہا۔ اور جب لوگ اپنے گھروں کے قریب پہنچے تو بڑی بڑی بوندیں برسنے لگیں اور اتنی بارش ہوئی کہ سارے گڑھے، تالاب، وادیاں اور صحرا پانی سے بھر گئے۔ لوگ کہنے لگے کہ مبارک ہو یہ فرزند رسولؐ کی وجہ سے خدا ہم پر کا کرم ہوا۔

پھر امام علیہ السلام برآمد ہوئے۔ سامنے بہت بڑا مجمع تھا۔ آپؑ نے سب کو خطاب کر کے فرمایا: لوگو! خدا نے تم کو جو نعمتیں دی ہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال کی وجہ سے یہ نعمتیں تم سے چھن جائیں اور ان نعمتوں اور بخششوں پر خدا کا شکر ادا کر کے اور اس کے احکام کی اطاعت کر کے ان نعمتوں کو ہمیشہ باقی رکھنے کی کوشش کرو اور یہ جان لو کہ اللہ پر ایمان لانے اور آل محمدؐ کے حقوق کا اعتراف کرنے کے بعد اللہ کا سب سے بہترین شکر یہ ہے کہ تم اپنے برادران ایمانی میں ایک دوسرے کی مدد اور اعانت کرو جو ان کو جنت تک پہنچنے کے لئے گزرگاہ اور پل کا کام دے گا اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے مخصوص بندوں میں شمار ہوگا۔

چنانچہ اس سلسلے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی فرمایا ہے جو ایک کہنے والے کو کہنا چاہئے۔ آپؐ سے کہا گیا تھا کہ یا رسول اللہ! فلاں شخص ایسے ایسے گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے وہ تو تباہ ہوا۔ کیا اس کی نجات نہ ہوگی؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس کی نجات ہوگی اور اس کے اعمال کا اختتام نیکی پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے ایک مومن مرد دکھائی دیا جس کی شرم گاہ کھلی ہوئی تھی اور اس بے چارے کو اس کا علم نہ تھا۔ اور اس نے بڑھ کر اس کو ڈھانپ دیا تاکہ اس مومن کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

اس شخص نے اس مرد مومن سے کچھ نہیں کہا مگر اس کو راستہ چلتے پتہ چل گیا تو اس نے اس شخص کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ثواب میں اضافہ فرمائے اور تمہاری بازگشت مکرم ہو اور اللہ تعالیٰ حساب کتاب میں تم سے نرمی فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مومن کی دعا اس کے متعلق قبول فرما لی ہے اور اس دعا کی وجہ سے اس کا انجام بخیر ہوگا۔

چنانچہ جب رسول مقبول کا وہ قول اس گناہ گار شخص تک پہنچا تو اس نے توبہ کی اور اللہ کے احکام پر عمل کرنے لگا۔ اور

ابھی سات دن بھی نہ گزرے تھے کہ مدینہ کی چراگاہ میں ڈاکہ زنی ہوئی۔

رسول مقبولؐ نے ڈاکوؤں کے تعاقب میں ایک گروہ کو بھیجا جس میں وہ مرد گناہ گار بھی تھا اور وہ اس میں شہید ہو گیا۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد امام علی رضا علیہ السلام کی دعا کی برکت سے ملک میں خوشحالی آئی اور مامون کے کچھ رشتہ دار ایسے بھی تھے جو چاہتے تھے کہ امام علی رضا علیہ السلام کی بجائے وہ مامون کے ولی عہد بنیں۔اس کے علاوہ مامون کے دربار میں امامؑ سے حسد کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔

ان ہی میں سے کسی نے مامون سے کہا: امیر المومنین! خدا نہ کرے کہ خلفاء کی تاریخ میں آپ وہ ہوں جس نے اس قابل فخر اور شرف عام خلافت کو اولاد عباس سے نکال کر اولاد علی میں پہنچا دی۔آپ نے اپنی اور اپنے خاندان کی بنی ہوئی بات بگاڑ دی۔آپ اس ساحر ابن ساحر (نعوذ باللہ) کو خلافت میں لے آئے جو گمنامی میں تھا مگر آپ نے اس کو شہرت دلائی۔ یہ پست تھا آپ نے اسے بلند کیا۔لوگ انہیں بھول چکے تھے آپ نے یاد دلایا۔اس کا کوئی وزن نہیں تھا لیکن آپ نے اسے گراں قدر بنا دیا اور اب جو اس کی دعا سے بارش ہوئی ہے تو ساری دنیا میں اس کی اور بھی دھوم مچ گئی اور ہمیں تو سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ یہ شخص حکومت کو ہمیشہ کے لئے بنی عباس سے نکال کر اولادِ علی میں پہنچا دے گا۔اور صرف یہی نہیں ہمیں تو اس کے متعلق یہ خوف ہے کہ یہ آپ سے آپ کی حکومت چھین لے گا۔

بھلا کوئی شخص اپنے اور اپنے ملک کے حق میں بھی ایسی غلطی کرتا ہے جیسا کہ آپ نے کی ہے؟

مامون نے کہا: کیا بتاؤں۔ یہ ہماری نگاہوں سے جب پوشیدہ تھے تو در پردہ اپنی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔میں نے چاہا کہ انہیں اپنا ولی عہد بناؤں تو بجائے اپنی طرف دعوت دینے کے یہ ہماری طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ اور لوگوں کو ہمارے ملک اور ہماری خلافت سے متعارف کرائیں گے اور ان کے عقیدت مندوں اور شیدائیوں کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ جس امر کا انہیں دعویٰ ہے وہ بات ان میں تھوڑی سی بھی نہیں ہے اور واقعتاً خلافت ہمارا حق ہے ان کا نہیں ہے۔ نیز ہمیں ڈر تھا کہ اگر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا تو یہ ایسا انقلاب نہ لے آئیں جس کا سدِ باب ہم سے نہ ہو سکے اور ہم پر ایسی مصیبت نہ نازل کریں جو ناقابل برداشت ہو۔

اب جو ہم نے کرنا تھا وہ تو کر چکے اور ہم سے جو غلطی ہونی تھی سو وہ ہو گئی۔اب ان کے معاملہ کو کوئی اہمیت نہ دینا جائز نہیں ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے مرتبہ و منزلت کو آہستہ آہستہ کم کریں اور رعایا کے سامنے انہیں اس شکل میں پیش کریں کہ رعایا سمجھ لے کہ وہ خلافت کے اہل نہیں ہیں۔ پھر ہم ایسی تدبیر کریں کہ اس بلا و مصیبت کی جڑ ہی کٹ جائے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: امیر المومنین! یہ کام آپ میرے حوالے کر دیں۔ میں ان کے اور ان کے اصحاب

کے دانت کھٹے کر دوں گا۔ اور میں ان کی قدر و منزلت کو ایسا گھٹاؤں گا کہ آپ بھی دیکھ لیں گے اور اگر میرے دل میں آپ کا خوف نہ ہوتا تو میں بہت پہلے ہی یہ کام کر چکا ہوتا اور جو ان کی وجہ سے بارش ہوئی ہے اس کا بھی نقص و قصور لوگوں کے سامنے پیش کر دیتا۔

مامون نے کہا: میرے لئے اس سے اچھی بات بھلا اور کیا ہوگی۔

اس نے کہا: آپ اپنے تمام وزیروں، سرداروں، قاضیوں اور فقہائے روزگار کو جمع کریں۔ میں ان سب کے سامنے اس کا نقص و قصور بیان کروں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مامون نے اپنی رعایا میں سے افاضل افراد کو جمع کیا اور ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں امامؑ کو افاضل افراد کے سامنے ان کے مناسب مقام پر بٹھایا۔

اور اس شخص نے امامؑ کی بے حرمتی کرنے کی غرض سے اس طرح خطاب کیا۔

اے علی بن موسیٰ! لوگ آپ کے بارے میں بہت کچھ بیان کرتے ہیں اور آپ کے اوصاف کو اس طرح بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ بھی ان کو سن لیں تو آپ خود بھی ان سے برأت کا اظہار کریں گے۔

ان میں سے پہلی صفت تو یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش ہوگئی۔ حالانکہ اس بارش کا وقت مقرر تھا۔ جب وہ وقت آ گیا تو بارش ہوگئی۔ لیکن لوگوں نے اسے آپ کا معجزہ قرار دے دیا اور طے کر لیا کہ دنیا میں کوئی آپؑ کا مثل و نظیر نہیں ہے۔ حالانکہ یہ امیر المومنین (مامون)، اللہ ان کو اور ان کے ملک کو سلامت رکھے، دنیا کے ہر شخص سے بہتر اور افضل ہیں۔ اور انہوں نے ہی آپ کو اس مرتبہ پر پہنچایا ہے۔ آپ پر ان کا احسان ہے جس کا بدلہ یہ تو نہیں ہے کہ آپ جھوٹوں اور کاذبوں کو کھلی چھٹی دے دیں کہ وہ آپ کی تعریف اور ان کے خلاف جھوٹی جھوٹی باتیں بیان کرتے پھریں۔

امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سنو! اللہ تعالیٰ نے جو کرم و احسان مجھ پر فرمایا ہے اگر لوگ اس کو بیان کرتے ہیں تو ان کو روکا نہیں جا سکتا اگرچہ میں خود یہ نہیں چاہتا۔

اور تو نے یہ جو کہا کہ امیر المومنین (مامون) نے مجھے اس عہدے پر فائز کیا ہے تو انہوں نے بالکل اسی طرح مجھے اس عہدے پر فائز کیا جس طرح بادشاہ مصر نے حضرت یوسفؑ کو عہدہ پر فائز کیا تھا اور اس کی تفصیل بہ تمام و کمال تمہیں معلوم ہے۔

یہ سن کر حاجب کو غصہ آ گیا۔ اس نے کہا: فرزند موسیٰ! دیکھئے آپ اپنی حد سے بڑھے جا رہے ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کر دی جس کا ایک وقت مقرر تھا نہ اس سے پہلے بارش ہو سکتی تھی نہ اس کے بعد۔ اور آپ نے اس کو اپنا معجزہ بنا لیا تا کہ اس سے آپ کی شان بڑھ جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے حضرت ابراہیمؑ کا معجزہ دکھایا ہے جو

انہوں نے پرندوں کے سر اپنے ہاتھ میں لے کر ان کے جسم کے ٹکڑے مختلف پہاڑوں پر رکھ دیئے۔ پھر ہر ایک کو آواز دی تو وہ تیزی سے اڑتے ہوئے اپنے اپنے سروں سے ملحق ہو گئے۔

اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو آپ اس قالین پر جو دو شیروں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں ان کو مجسم اور زندہ کر دیں اور ان سے کہہ دیں کہ وہ مجھے پھاڑ کھائیں۔ تب میں سمجھوں گا کہ یہ معجزہ ہے ورنہ اس بارش کا تو وقت ہی مقرر تھا اور آپ کو یہ حق نہیں کہ دعویٰ کریں کہ یہ بارش آپ ہی کی دعا سے ہوئی۔ اس وقت اگر کوئی بھی انسان دعا کرتا تو بارش کو تو ہونا ہی تھا۔

قالین کے شیر کا مجسم ہونا

اس کی یہ بے ہودگی سن کر امامؑ کو غصہ آ گیا اور قالین پر منقش شیر کی صورتوں کو حکم دیا: اٹھو اور اس فاسق و فاجر کو پھاڑ کھاؤ اور اس طرح سے کھا جاؤ کہ اس کی ایک بوٹی بھی باقی نہ رہے۔

یہ حکم سنتے ہی ان تصویروں نے ایک مرتبہ ہمہمہ بھرا اور مجسم شیروں کی شکل اختیار کر لی اور اس بے ہودہ گو حاجب پر جست لگا کر حملہ آور ہوئے اور اس طرح اس کی تکہ بوٹی کر کے کھا گئے جس طرح آپؑ نے حکم دیا تھا۔ یہاں تک کہ ہڈیاں بھی چبالیں اور خون تک چٹ کر گئے۔

مجمع حیران و ششدر اور سہما ہوا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

جب یہ دونوں شیر اس سے فارغ ہوئے تو امامؑ سے مخاطب ہو کر بولے: اے روئے زمین پر خدا کے ولی! اب آپؑ کا کیا حکم ہے۔ اگر اجازت ہو تو اس مامون کو بھی اس طرح صاف کر دیں جس طرح حاجب کو صاف کیا ہے۔

یہ سن کر مامون کو غش آ گیا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ٹھہر جاؤ۔ وہ دونوں حکم امامؑ کے منتظر رہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: مامون پر عرق گلاب چھڑکا جائے اور خوشبو سنگھائی جائے۔

چنانچہ جب اس پر عرق چھڑکا گیا تو وہ ہوش میں آ گیا۔

پھر ان شیروں نے پلٹ کر کہا: اگر اجازت ہو تو اس کو اس کے ساتھی کے پاس پہنچا دیں۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ کی مصلحت اسی میں ہے اور وہ پوری ہو کر رہے گی اور آپؑ نے ان شیروں حکم دیا: تم دونوں اپنی اصلی صورتوں پر پلٹ جاؤ۔

وہ دونوں شیر قالین کی طرف پلٹے اور پھر تصویر بن گئے۔

اس کے بعد مامون نے سکون کی سانس لی اور کہا: شکر ہے اس خدا کا جس نے اس موذی حاجب حمید بن مہران سے ہمیں نجات دلائی۔

پھر وہ امامؑ سے بولا: آپؑ چاہیں تو میں حکومت چھوڑ دوں اور آپؑ سنبھال لیں۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہوں تو مجھے تم سے مانگنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق کو ہمارا اطاعت گزار بنایا ہے جیسا کہ تم نے ابھی ابھی دیکھا ہے کہ ان تصویروں نے میری کس طرح اطاعت کی۔ بس صرف چند جاہل انسان ہیں جو نافرمانی اور سرکشی پر تلے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اس میں بھی مصلحت ہے کہ ہمیں صبر کا حکم فرمایا کہ تم پر اعتراض نہ کریں۔

مگر تم نے جو اس سے کہلایا تھا کہ تم نے مجھے ولی عہد اور اپنا نائب بنایا ہے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے فرعونِ مصر کے نائب حضرت یوسفؑ تھے۔

راوی کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد مامون بالکل سست پڑ گیا اور اس نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے متعلق (زہر خورانی کا) وہ فیصلہ کیا جو آپ کو معلوم ہے''۔

باب 42

امامؑ کی طرف سے مامون اور اس کے حواریوں کی رسوائی کی دعا

1 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَرَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُؤَدِّبُ وَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ رُفِعَ إِلَى الْمَأْمُونِ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام يَعْقِدُ مَجَالِسَ الْكَلَامِ وَ النَّاسُ يَفْتَتِنُونَ بِعِلْمِهِ فَأَمَرَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الطُّوسِيَّ حَاجِبَ الْمَأْمُونِ فَطَرَدَ النَّاسَ عَنْ مَجْلِسِهِ وَ أَحْضَرَهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ زَبَرَهُ وَ اسْتَخَفَّ بِهِ فَخَرَجَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مِنْ عِنْدِهِ مُغْضَباً وَ هُوَ يُدَمْدِمُ بِشَفَتَيْهِ وَ يَقُولُ وَ حَقِّ الْمُصْطَفَى وَ الْمُرْتَضَى وَ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ لَأَسْتَنْزِلَنَّ مِنْ حَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِدُعَائِي عَلَيْهِ مَا يَكُونُ سَبَباً لِطَرْدِ كِلَابِ أَهْلِ هَذِهِ الْكُورَةِ إِيَّاهُ وَ اسْتِخْفَافِهِمْ بِهِ وَ بِخَاصَّتِهِ وَ عَامَّتِهِ ثُمَّ إِنَّهُ عليه السلام انْصَرَفَ إِلَى مَرْكَزِهِ وَ اسْتَحْضَرَ الْمِيضَاةَ وَ تَوَضَّأَ وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ قَنَتَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَ اللهُمَّ يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْجَامِعَةِ وَ الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَ الْمِنَنِ الْمُتَتَابِعَةِ وَ الْآلَاءِ الْمُتَوَالِيَةِ وَ الْأَيَادِي الْجَمِيلَةِ وَ الْمَوَاهِبِ الْجَزِيلَةِ يَا مَنْ لَا يُوصَفُ بِتَمْثِيلٍ وَ لَا يُمَثَّلُ بِنَظِيرٍ وَ لَا يُغْلَبُ بِظَهِيرٍ يَا مَنْ خَلَقَ فَرَزَقَ وَ أَلْهَمَ فَأَنْطَقَ وَ ابْتَدَعَ فَشَرَعَ وَ عَلَا فَارْتَفَعَ وَ قَدَّرَ فَأَحْسَنَ وَ صَوَّرَ فَأَتْقَنَ وَ أَجْنَحَ فَأَبْلَغَ وَ أَنْعَمَ فَأَسْبَغَ وَ أَعْطَى فَأَجْزَلَ يَا مَنْ سَمَا فِي الْعِزِّ فَفَاتَ خَوَاطِفَ الْأَبْصَارِ وَ دَنَا فِي اللُّطْفِ فَجَازَ هَوَاجِسَ الْأَفْكَارِ يَا مَنْ تَفَرَّدَ بِالْمُلْكِ فَلَا نِدَّ لَهُ فِي مَلَكُوتِ سُلْطَانِهِ وَ تَوَحَّدَ بِالْكِبْرِيَاءِ فَلَا ضِدَّ لَهُ فِي جَبَرُوتِ شَأْنِهِ يَا مَنْ حَارَتْ فِي كِبْرِيَاءِ هَيْبَتِهِ دَقَائِقُ اللَّطَائِفِ الْأَوْهَامِ وَ حَسَرَتْ دُونَ إِدْرَاكِ عَظَمَتِهِ خَطَائِفُ أَبْصَارِ الْأَنَامِ يَا عَالِمَ خَطَرَاتِ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ وَ شَاهِدَ لَحَظَاتِ أَبْصَارِ النَّاظِرِينَ يَا مَنْ عَنَتِ الْوُجُوهُ لِهَيْبَتِهِ وَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ لِجَلَالَتِهِ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوبُ مِنْ خِيفَتِهِ وَ ارْتَعَدَتِ الْفَرَائِصُ مِنْ فَرَقِهِ يَا بَدِيءُ يَا بَدِيعُ يَا قَوِيُّ يَا مَنِيعُ يَا عَلِيُّ يَا رَفِيعُ صَلِّ عَلَى مَنْ شَرَّفْتَ الصَّلَاةَ

بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَ انْتَقِمْ لِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي وَ اسْتَخَفَّ بِي وَ طَرَدَ الشِّيعَةَ عَنْ بَابِي وَ أَذِقْهُ مَرَارَةَ الذُّلِّ وَ الْهَوَانِ كَمَا أَذَاقَنِيهَا وَ اجْعَلْهُ طَرِيدَ الْأَرْجَاسِ وَ شَرِيدَ الْأَنْجَاسِ قَالَ أَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ فَمَا اسْتَتَمَّ مَوْلَايَ دُعَاءَهُ حَتَّى وَقَعَتِ الرَّجْفَةُ فِي الْمَدِينَةِ وَ ارْتَجَّ الْبَلَدُ وَ ارْتَفَعَتِ الزَّعْقَةُ وَ الصَّيْحَةُ وَ اسْتَفْحَلَتِ النَّعْرَةُ وَ ثَارَتِ الْغَبَرَةُ وَ هَاجَتِ الْقَاعَةُ فَلَمْ أُزَايِلْ مَكَانِي إِلَى أَنْ سَلَّمَ مَوْلَايَ عليه السلام فَقَالَ لِي يَا أَبَا الصَّلْتِ اصْعَدِ السَّطْحَ فَإِنَّكَ سَتَرَى امْرَأَةً بَغِيَّةً غَثَّةً رِثَّةً مُهَيِّجَةَ الْأَشْرَارِ مُتَّسِخَةَ الْأَطْمَارِ يُسَمِّيهَا أَهْلُ هَذِهِ الْكُورَةِ سُمَانَةَ لِغَبَاوَتِهَا وَ تَهَتُّكِهَا وَ قَدْ أَسْنَدَتْ مَكَانَ الرُّمْحِ إِلَى نَحْرِهَا قَصَباً وَ قَدْ شَدَّتْ وِقَايَةً لَهَا حَمْرَاءَ إِلَى طَرَفِهِ مَكَانَ اللِّوَاءِ فَهِيَ تَقُودُ جُيُوشَ الْقَاعَةِ وَ تَسُوقُ عَسَاكِرَ الطَّغَامِ إِلَى قَصْرِ الْمَأْمُونِ وَ مَنَازِلِ قُوَّادِهِ فَصَعِدْتُ السَّطْحَ فَلَمْ أَرَ إِلَّا نُفُوساً تُزَعْزَعُ بِالْعِصِيِّ وَ هَامَاتٍ تُرْضَخُ بِالْأَحْجَارِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَأْمُونَ مُتَدَرِّعاً قَدْ بَرَزَ مِنْ قَصْرِ شَاهْجَانَ مُتَوَجِّهاً لِلْهَرَبِ فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِشَاجِرْدِ الْحَجَّامِ قَدْ رَمَى مِنْ بَعْضِ أَعَالِي السُّطُوحِ بِلَبِنَةٍ ثَقِيلَةٍ فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْمَأْمُونِ فَأَسْقَطَتْ بَيْضَتَهُ بَعْدَ أَنْ شَقَّتْ جِلْدَ هَامَتِهِ فَقَالَ لِقَاذِفِ اللَّبِنَةِ بَعْضُ مَنْ عَرَفَ الْمَأْمُونَ وَيْلَكَ هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَسَمِعْتُ سُمَانَةَ تَقُولُ اسْكُتْ لَا أُمَّ لَكَ لَيْسَ هَذَا يَوْمَ التَّمَيُّزِ وَ الْمُحَابَاةِ وَ لَا يَوْمَ إِنْزَالِ النَّاسِ عَلَى طَبَقَاتِهِمْ فَلَوْ كَانَ هَذَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَمَا سَلَّطَ ذُكُورَ الْفُجَّارِ عَلَى فُرُوجِ الْأَبْكَارِ وَ طُرِدَ الْمَأْمُونُ وَ جُنُودُهُ أَسْوَأَ طَرْدٍ بَعْدَ إِذْلَالٍ وَ اسْتِخْفَافٍ شَدِيدٍ.

ترجمہ

”عبدالسلام بن صالح ہروی نے بیان کیا کہ مامون کو بتایا گیا کہ امام علی رضا علیہ السلام اپنا علمی دربار منعقد کرتے ہیں اور دور دراز سے لوگ آ کر آپؑ سے خوشہ چینی کرتے ہیں۔ مامون نے اپنے حاجب محمد بن عمر وطوسی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو امامؑ کے قریب نہ آنے دے۔

اس نے لوگوں کو امامؑ کے پاس سے منتشر کر دیا۔ مامون نے امامؑ کو اپنے پاس بلایا اور آپؑ کو سختی سے منع کیا کہ آپؑ اس طرح کی مجلس منعقد نہ کریں۔ اور اس نے آپؑ کو سخت سست کہا۔

امام علی رضاؑ مامون کے دربار سے نکلے تو آپؑ زیر لب یہ فرما رہے تھے: مجھے مصطفی، مرتضی اور حضرت سیدۃ النساء سلام اللہ علیہم کے حق کی قسم! میں خدا کی مدد سے انہیں بددعا کروں گا اور اس علاقے کے لوگوں سے انہیں ذلیل و رسوا کر کے یہاں سے نکلوا دوں گا۔ اور ان کے ہر خاص و عام کی بے عزتی کراؤں گا۔

پھر آپؑ اپنے مقام پر تشریف لائے اور آپؑ نے پانی طلب کیا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور دوسری رکعت کے قنوت میں آپؑ نے یہ دعا کی۔

اے قدرت جامعہ اور رحمت واسعہ اور مسلسل احسانات، متواتر نعمات، خوبصورت انعامات اور عظیم بخشش کرنے والے خدا! اے وہ ذات جس کی وصف مثال اور نظیر سے نہیں بیان کی جاسکتی اور اے وہ ذات جو کسی مددگار کی وجہ سے غلبہ حاصل نہیں کرتا۔ اے وہ ذات جس نے پیدا کیا اور رزق دیا اور جس نے ہر نفس کو نیکی اور بدی کا الہام فرمایا اور اسے عقل وشعور عطا کیا۔

اور اے وہ ذات جس نے اشیاء کو ایجاد کیا اور اس کے طریقے مقرر فرمائے اور جو بلند ہوا اور بہت بلند ہوا اور جس نے اندازہ کیا تو ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا اور جس نے تصویر کشی کی اور خوبصورت تصویر کشی کی اور جس کو جھکایا تو ٹھیک ٹھیک جھکایا اور جس نے انعام کیا تو انعام کو پھیلا دیا اور جس نے عطا کیا تو بہت زیادہ عطا کیا۔

اے وہ ذات جو مراتب عزت میں بلند ہوا تو نگاہوں کی حدود سے غائب ہو گیا اور جس نے لطف وکرم کیا تو افکار کے کھٹکنے کے قریب آ گیا۔ اے وہ ذات جو اپنے ملک میں واحد ہے اور اس کی سلطنت میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

اے وہ ذات جو اپنی کبریائی میں منفرد ہے اور اس کے شان جبروت میں کوئی اس کا مدمقابل نہیں ہے۔ اور اے وہ ذات جس کی ہیبت کی کبریائی میں دقیق اوہام پریشان ہو گئے اور اس کی عظمت کے ادراک سے لوگوں کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔

اے وہ ذات جو عارفین کے دلوں کے خیالات کو جانتا ہے اور جو دیکھنے والوں کی نگاہوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اے وہ ذات جس کی ہیبت کے سامنے چہرے جھک گئے اور جس کے جلال کے سامنے گردنیں جھک گئیں اور جس کے خوف کی وجہ سے دل کانپ اٹھے اور اے وہ ذات جس کے خوف سے پستان اور مونڈھے کے درمیان کا گوشت کانپنے لگتا ہے۔ اے پیدا کرنے والے اور اے اچھا پیدا کرنے والے اور اے قوت رکھنے والے اور اے بلند وبالا! تو اس ذات پر درود بھیج جس کی وجہ سے درود کو شرف ملا ہے اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے میری تحقیر کی اور جس نے میرے دروازہ سے میرے شیعوں کو ہٹایا۔ اس سے انتقام لے اور اسے ذلت ورسوائی کا ذائقہ چکھا جیسا کہ اس نے مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کی اور ناپاک اور نجس افراد کے ہاتھوں انہیں یہاں سے ذلیل ورسوا کر کے نکال۔

ابوصلت کا بیان ہے کہ ابھی میرے آقا کی دعا مکمل نہ ہوئی تھی کہ شہر میں ایک غوغا سنائی دیا اور چاروں طرف سے مارو مارو کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ میں یہ آوازیں سن کر اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ پھر میرے آقا نے نماز سے فارغ ہو کر مجھے فرمایا: ابوصلت! ذرا چھت پر چڑھو۔ اور وہاں تم ایک ذلیل اور بدکار عورت کو دیکھو گے جسے اس علاقے والے اس کی بے حیائی کی وجہ

سے سمانہ کہتے ہیں۔اس نے سینے پر نیزہ رکھا ہوا ہوگا اور اس نے جھنڈے کی جگہ پر اپنا سرخ دوپٹہ بلند کیا ہوا ہوگا اور اس کے ساتھ اس علاقہ کے اوباش جمع ہوں گے اور وہ اپنا لشکر لے کر مامون کے محل اور اس کے لشکر کے سرداروں کے محلات پر حملہ آور ہوگی۔

ابوصلت کہتے ہیں کہ جب میں چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ لاٹھیوں اور پتھروں سے لوگوں کی سر پھٹول ہو رہی ہے اور اسی اثنا میں میں نے دیکھا کہ مامون زرہ پہن کر قصر شاہ جہان سے جنگ کرنے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا کہ شاہ گرد حجام نے چھت کے اوپر سے کھڑے ہو کر ایک موٹی اینٹ پھینکی جس سے مامون کی خود (لوہے کی ٹوپی) ٹوٹ گئی اور اس کے سر پر زخم آیا۔

مامون کے کسی جاننے والے نے اینٹ پھینکنے والے سے کہا: تم پر وائے ہو! یہ تو امیر المومنین ہے۔

سمانہ نے یہ آواز سن کر کہا: خاموش ہو جاؤ! یہ وقت کسی چھوٹے بڑے کی پہچان کا نہیں ہے۔اگر یہ شخص امیر المومنین ہوتا تو یہ بدکار لوگوں کو کنواری لڑکیوں پر کیوں مسلط کرتا؟

الغرض سمانہ کے لشکر نے مامون اور اس کے لشکر کو بہت برے طریقہ سے ذلیل کر کے وہاں سے نکال باہر کیا۔

باب 43

امام علی رضاؑ ذوق شاعری

آپؑ نے یہ اشعار مامون کے سامنے پڑھے جن میں حلم، جاہل کے مقابلے میں سکوت اختیار کرنے، دوست کو ملامت نہ کرنے، دشمن سے بہتر رویہ اختیار کرنے اور راز مخفی رکھنے کی تاکید کی گئی۔

ا۔حلم کے بارے میں

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِصَامٍ الْكُلَيْنِيُّ وَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَدِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْوَرَّاقِ وَ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ ره قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَلَوِيُّ الْجَوَّانِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَ اسْمَهُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ الْمَأْمُونَ قَالَ لَهُ هَلْ رَوَيْتَ مِنَ الشِّعْرِ شَيْئاً فَقَالَ قَدْ رَوَيْتُ مِنْهُ الْكَثِيرَ فَقَالَ أَنْشِدْنِي أَحْسَنَ مَا رَوَيْتَهُ فِي الْحِلْمِ فَقَالَ عليه السلام

إِذَا كَانَ دُونِي مَنْ بُلِيتُ بِجَهْلِهِ ... أَبَيْتُ لِنَفْسِي أَنْ تُقَابِلَ بِالْجَهْلِ
وَ إِنْ كَانَ مِثْلِي فِي مَحَلِّي مِنَ النُّهَى ... أَخَذْتُ بِحِلْمِي كَيْ أُجَلَّ عَنِ الْمِثْلِ
وَ إِنْ كُنْتُ أَدْنَى مِنْهُ فِي الْفَضْلِ وَ الْحِجَى ... عَرَفْتُ لَهُ حَقَّ التَّقَدُّمِ وَ الْفَضْلِ

فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ مَا أَحْسَنَ هَذَا مَنْ قَالَهُ فَقَالَ بَعْضُ فِتْيَانِنَا قَالَ فَأَنْشِدْنِي أَحْسَنَ مَا رَوَيْتَهُ فِي السُّكُوتِ عَنِ الْجَاهِلِ وَ تَرْكِ عِتَابِ الصَّدِيقِ فَقَالَ عليه السلام

إِنِّي لَيَهْجُرُنِي الصَّدِيقُ تَجَنُّباً ... فَأُرِيهِ أَنَّ لِهَجْرِهِ أَسْبَاباً
وَ أَرَاهُ إِنْ عَاتَبْتُهُ أَغْرَيْتُهُ ... فَأَرَى لَهُ تَرْكَ الْعِتَابِ عِتَاباً
وَ إِذَا بُلِيتُ بِجَاهِلٍ مُتَحَكِّمٍ ... يَجِدُ الْمُحَالَ مِنَ الْأُمُورِ صَوَاباً
أَوْلَيْتُهُ مِنِّي السُّكُوتَ وَ رُبَّمَا ... كَانَ السُّكُوتُ عَنِ الْجَوَابِ جَوَاباً

فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَا أَحْسَنَ هَذَا هَذَا مَنْ قَالَهُ فَقَالَ لِبَعْضِ فِتْيَانِنَا قَالَ فَأَنْشِدْنِي عَنْ

أَحْسَنِ مَا رَوَيْتَهُ فِي اسْتِجْلَابِ الْعَدُوِّ حَتَّى يَكُونَ صَدِيقاً فَقَالَ عليه السلام

وَ ذِي غِلَّةٍ سالمة [سَالَمْتُهُ فَقَهَرْتُهُ فَأَوْقَرْتُهُ مِنِّي لِعَفْوِ التَّحَمُّلِ
وَ مَنْ لَا يُدَافِعُ سَيِّئَاتِ عَدُوِّهِ بِإِحْسَانِهِ لَمْ يَأْخُذِ الطَّوْلَ مِنْ عَلُ
وَ لَمْ أَرَ فِي الْأَشْيَاءِ أَسْرَعَ مَهْلَكاً لِغِمْرٍ قَدِيمٍ مِنْ وِدَادٍ مُعَجَّلِ

فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَا أَحْسَنَ هَذَا هَذَا مَنْ قَالَهُ فَقَالَ عليه السلام بَعْضُ فِتْيَانِنَا قَالَ فَأَنْشِدْنِي أَحْسَنَ مَا رَوَيْتَهُ فِي كِتْمَانِ السِّرِّ فَقَالَ عليه السلام

وَ إِنِّي لَأَنْسَى السِّرَّ كَيْ لَا أُذِيعَهُ فَيَا مَنْ رَأَى سِرّاً يُصَانُ بِأَنْ يُنْسَى
مَخَافَةَ أَنْ يَجْرِيَ بِبَالِي ذِكْرُهُ فَيَنْبِذَهُ قَلْبِي إِلَى مُلْتَوَى الْحَشَا
فَيُوشِكُ مَنْ لَمْ يُفْشِ سِرّاً وَ جَالَ فِي خَوَاطِرِهِ أَنْ لَا يُطِيقَ لَهُ حَبْساً

فَقَالَ الْمَأْمُونُ إِذَا أَمَرْتَ أَنْ يُتَرِّبَ الْكِتَابَ كَيْفَ تَقُولُ قَالَ تَرِّبْ قَالَ فَمِنَ السَّحَا قَالَ سَحِّ قَالَ فَمِنَ الطِّينِ قَالَ طن [طَيِّنْ قَالَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا غُلَامُ تَرِّبْ هَذَا الْكِتَابَ وَ سَحِّهِ وَ طنه [طَيِّنْهُ وَ امْضِ بِهِ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ وَ خُذْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ثَلَاثَمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه كان سبيل ما يقبله الرضا عليه السلام من المأمون سبيل ما كان يقبله النبى صلى الله عليه وآله من الملوك و سبيل ما كان يقبله الحسن بن على عليه السلام من معاوية و سبيل ما كان يقبله الأئمة من آبائه عليهم السلام من الخلفاء و من كانت الدنيا كلها له فغلب عليها ثم أعطى بعضها فجائز له أن يأخذه و مما أنشده الرضا عليه السلام و تمثل به

ترجمہ

موسیٰ بن محمد محاربی نے کسی شخص سے اورانہوں نے حضرت علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

''ایک دن مامون نے آپؑ سے دریافت کیا: کیا آپؑ کو کچھ اشعار یاد بھی ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں! مجھے بہت سے اشعار یاد ہیں۔

مامون نے کہا: اچھا! آپؑ مجھے ''حلم'' کے متعلق کچھ اشعار سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ۔سنو!

''اگر ہمارا سابقہ کبھی ایسے شخص سے پڑے کہ اس کی جہالت میرے لئے بلاومصیبت بن جائے تو میں اپنے نفس کو مجبور کرتا ہوں کہ وہ انتہائی تحمل سے اس کی جہالت کو برداشت کرے۔

اور اگر وہ شخص عقل اور سمجھ میں میرے ہی مثل اور مرتبہ کا ہے تو میں بہت تحمل اور برداشت سے اس امر کی کوشش کرتا ہوں کہ اپنے مثل سے بڑھ جاؤں۔

اور اگر میں عقل و دانائی اور سمجھ بوجھ میں اس سے کم ہوں تو ظاہر ہے کہ تحمل اور برداشت کے ساتھ ہمیں اس کی فضیلت اور بڑائی کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا''۔

مامون نے کہا: یہ بہت اچھے اشعار ہیں۔ یہ کس کے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہمارے ہی ایک نوجوان نے یہ اشعار کہے ہیں۔

پھر اس نے کہا: اچھا! اگر جاہل کے جواب میں خاموشی اور اپنے دوست پر عتاب نہ کرنے کے بارے میں آپؑ کو کوئی بہترین اشعار یاد ہوں تو وہ سنایئے۔

آپؑ نے فرمایا: ۔لوسنو!

۲۔معافی بہترین انتقام ہے

''جب میرا کوئی دوست مجھ سے ملنے سے گریز کرنے لگتا ہے تو میں خود سمجھ لیتا ہوں کہ اس کے گریز کے کچھ نہ کچھ اسباب ضرور ہیں۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں اس کے گریز پر عتاب کروں گا تو وہ مجھ سے اور بھی دور ہو جائے گا۔ اسی لئے میں ترک عتاب کو ہی عتاب سمجھ لیتا ہوں۔

اور اگر میرا سابقہ کسی ایسے جاہل حاکم سے پڑ جائے کہ کسی معاملے میں بھی اس کے لئے صحیح راستے پر چلنا محال ہو تو۔

میں یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ سکوت اختیار کروں اور کبھی کبھی یہ سکوت اختیار کرنا اور جواب نہ دینا از خود ایک طرح کا جواب ہے''۔

مامون نے کہا: یہ بہت اچھے اشعار ہیں۔ ان کا شاعر کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ بھی ہمارے ہی نوجوانوں میں سے کسی نے کہے ہیں۔

مامون نے کہا: اچھا! اگر آپؑ کو ایسے اشعار یاد ہوں جس میں دشمن کو دوست بنانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہو تو وہ مجھے سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ۔لوسنو!

۳۔ بلند اخلاقی

''کچھ دشمنی اور کدورت رکھنے والے ایسے ہیں جنہیں میں نے صلح صفائی کے ذریعے سے رام کر لیا اور اپنی طرف سے بہترین عفو کا بوجھ اس پر لاد دیا۔

اور جو شخص دشمن کی بدسلوکی کو اس کے ساتھ نیکی اور احسان کر کے نہیں دفع کر سکتا وہ بلند مقام حاصل نہیں کر سکتا۔

میں نے دنیا میں کوئی چیز اتنی جلد ہلاک اور فنا ہونے والی نہیں دیکھی جتنی جلد نئی دوستی پرانی دشمنی کو فنا کر دیتی ہے''۔

مامون نے کہا: کیا خوب! بہت اچھے اشعار ہیں۔ یہ کس کے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ بھی ہمارے ایک نوجوان نے کہے ہیں۔

مامون نے کہا: اچھا اپنے راز کو چھپائے رکھنے کے متعلق جو بہترین اشعار آپؑ کو یاد ہوں وہ سنائیں۔

آپؑ نے فرمایا:۔ اچھا سنو!

۴۔ رازداری

''میں اپنے راز کی باتوں کو بھلا دیتا ہوں تاکہ اس کو فاش نہ کر سکوں اور کیا کہنا اس شخص کا جو اپنا راز چھپانے کے لئے راز کو بھلا دیتا ہے۔

صرف اس ڈر سے کہ اگر یہ راز میرے ذہن میں گردش کرتا رہا تو ایک نہ ایک دن میں وہ راز کسی کے سامنے اگل دونگا۔

جس نے ابھی اپنے راز کو فاش نہیں کیا ہے مگر اس کے دل و دماغ میں وہ چکر لگا رہا ہے تو کچھ بعید نہیں جو وہ اسے ضبط نہ کر سکے اور فاش کر دے''۔

اس کے بعد مامون نے غلام کو حکم دیا کہ یہ خط لے کر فضل بن سہل کے پاس چلا جا اور حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے لئے تین لاکھ درہم لے آ''۔

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام کی طرف سے مامون کا ہدیہ قبول کرنے کی بالکل وہی نوعیت ہے جس طرح سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر مسلم سلاطین کا ہدیہ قبول فرما لیتے تھے۔ یا جس طرح سے امام حسن مجتبیٰؑ معاویہ کی دی ہوئی رقم قبول فرما لیتے تھے یا جس طرح سے ہمارے دیگر ائمہ اپنے سلاطین وقت و خلفاء کی رقم قبول فرما لیا کرتے تھے۔ اور اصولی طور پر اگر ایک شخص ہماری دولت پر زبردستی قبضہ کر کے بیٹھ جائے تو اگر وہ اس میں سے ہمیں کچھ دے تو اس کا لے لینا جائز ہے۔

مروان بن ابی حفصہ کے اشعار سے اذیت

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّرُ بْنُ خَلَّادٍ وَ جَمَاعَةٌ قَالُوا دَخَلْنَا عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَغَيِّرَ الْوَجْهِ فَقَالَ عليه السلام إِنِّي بَقِيتُ لَيْلَتِي سَاهِراً مُتَفَكِّراً فِي قَوْلِ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ

أَنَّى يَكُونُ وَ لَيْسَ ذَاكَ بِكَائِنٍ ... لِبَنِي الْبَنَاتِ وِرَاثَةُ الْأَعْمَامِ

ثُمَّ نِمْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَائِلٍ قَدْ أَخَذَ بِعِضَادَةِ الْبَابِ وَ هُوَ يَقُولُ

أَنَّى يَكُونُ وَ لَيْسَ ذَاكَ بِكَائِنٍ ... لِلْمُشْرِكِينَ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ

لِبَنِي الْبَنَاتِ نَصِيبُهُمْ مِنْ جَدِّهِمْ ... وَ الْعَمُّ مَتْرُوكٌ بِغَيْرِ سِهَامِ

مَا لِلطَّلِيقِ وَ لِلتُّرَاثِ وَ إِنَّمَا ... سَجَدَ الطَّلِيقُ مَخَافَةَ الصَّمْصَامِ

قَدْ كَانَ أَخْبَرَكَ الْقُرْآنُ بِفَضْلِهِ ... فَمَضَى الْقَضَاءُ بِهِ مِنَ الْحُكَّامِ

إِنَّ ابْنَ فَاطِمَةَ الْمُنَوَّهَ بِاسْمِهِ ... حَازَ الْوِرَاثَةَ عَنْ بَنِي الْأَعْمَامِ

وَ بَقِيَ ابْنُ نَثْلَةَ وَاقِفاً مُتَرَدِّداً ... يَبْكِي وَ يُسْعِدُهُ ذَوُو الْأَرْحَامِ

ترجمہ

سید عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی نے عبدالسلام بن صالح ہروی سے روایت کی کہ معمر بن خلاد اور ایک جماعت کا بیان ہے: ''ہم ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا: فرزند رسولؑ! میں آپؑ پر نثا رجاؤں۔آج آپؑ کے چہرۂ مبارک پر حزن وملال کے آثار کیوں نمایاں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: میں تمام رات مروان بن ابی حفصہ کے اس شعر پر غور کرتا رہا جس کی وجہ سے مجھے رات بھر نیند نہیں آئی۔وہ شعر یہ ہے۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ لڑکی کی اولاد چچاؤں کو پہنچنے والی میراث حاصل کرلے''۔

یہی سوچتے سوچتے مجھے نیند آ گئی تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے دروازے کا بازو تھامے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جو پہلے مشرک تھے اب اسلام کے ستون بن جائیں۔

از روئے شرع نواسوں کو نانا کا ترکہ ملتا ہے اور چچا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔
بھلا آزاد کردہ کا میراث سے کیا تعلق اور وہ بھی ایسا آزاد کردہ جس نے تلوار کے خوف سے سجدہ کیا ہو۔
قرآن مجید نے تو پہلے ہی اس وارث رسولؐ کے فضل واستحقاق کی اطلاع دے دی تھی۔ اسی لئے سابقہ حکام وقت نے کئی بار ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔
فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد جو اپنے اپنے ناموں سے پکاری جاتی ہے۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچاؤں کی اولاد کو وراثت سے محجوب کر دیا ہے۔
اور آج ثکلہ کی اولاد کھڑی ہو کر اس کا مرثیہ پڑھ رہی ہے اور ان کے رشتہ داران کی اس مرثیہ خوانی میں مدد کر رہے ہیں"۔

موت کا ایک دن معین ہے

3 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ

إِنَّكَ فِي دَارٍ لَهَا مُدَّةٌ ... يُقْبَلُ فِيهَا عَمَلُ الْعَامِلِ
أَ لَا تَرَى الْمَوْتَ مُحِيطاً بِهَا ... يُكْذَبُ فِيهَا أَمَلُ الْآمِلِ
تُعَجِّلُ الذَّنْبَ لِمَا تَشْتَهِي ... وَ تَأْمُلُ التَّوْبَةَ فِي قَابِلٍ
وَ الْمَوْتُ يَأْتِي أَهْلَهُ بَغْتَةً ... مَا ذَاكَ فِعْلَ الْحَازِمِ الْعَاقِلِ

ترجمه

"عبداللہ بن مغیرہ کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علی رضا علیہ السلام کو مندرجہ ذیل اشعار پڑھتے ہوئے سنا: "اس وقت تم ایک ایسے گھر میں ہو کہ جس کی رہائش کی مدت تک ہر عمل کرنے والے کا عمل قبول کیا جاتا ہے۔
کیا تم نہیں دیکھتے کہ موت نے اس کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور وہ ہر امید رکھنے والے کی امید کا خاتمہ کر دیتی ہے۔
تم اپنی خواہش کے مطابق گناہ کا ارتکاب کرنے میں تو جلدی کرتے ہو اور اس میں دیر نہیں کرتے لیکن توبہ کو آئندہ کے لئے ملتوی کر دیتے ہو۔
حالانکہ موت اچانک آجاتی ہے اس لئے ایک عقل مند اور محتاط آدمی کا یہ کام نہیں کہ توبہ کو ملتوی رکھے"۔

عیوب کی پردہ پوشی کرو

4 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْخَبَّازِ سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ كَاتِبُ أَبِي الْفَيَّاضِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَضَرْنَا مَجْلِسَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام فَشَكَا رَجُلٌ أَخَاهُ فَأَنْشَأَ يَقُولُ

أَعْذِرْ أَخَاكَ عَلَى ذُنُوبِهِ — وَ اسْتُرْ وَ غَطِّ عَلَى عُيُوبِهِ
وَ اصْبِرْ عَلَى بُهْتِ السَّفِيهِ — وَ لِلزَّمَانِ عَلَى خُطُوبِهِ
وَ دَعِ الْجَوَابَ تَفَضُّلًا — وَ كِلِ الظَّلُومَ إِلَى حَسِيبِهِ

ترجمہ

"احمد بن حسین کاتب ابی الفیاض نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کا شکوہ کیا تو آپؑ نے یہ شعر پڑھے۔

"اگر تمہارے بھائی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معذور سمجھو اور اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرو۔
بے وقوف اور احمق کی باتوں پر اور زمانے کے حوادث پر صبر کرو۔
اور کرم کرتے ہوئے اسے کوئی جواب نہ دو اور ظالم کو حساب کرنے والے کے حوالے کر دو"۔

اشعار عبد المطلب بزبان امام علی رضاؑ

5 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ أَنْشَدَنِي الرِّضَا عليه السلام لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ

يَعِيبُ النَّاسُ كُلُّهُمْ زَمَاناً — وَ مَا لِزَمَانِنَا عَيْبٌ سِوَانَا
نَعِيبُ زَمَانَنَا وَ الْعَيْبُ فِينَا — وَ لَوْ نَطَقَ الزَّمَانُ بِنَا هَجَانَا
وَ إِنَّ الذِّئْبَ يَتْرُكُ لَحْمَ ذِئْبٍ — وَ يَأْكُلُ بَعْضُنَا بَعْضاً عِيَاناً
لَبِسْنَا لِلْخِدَاعِ مُسُوكَ طِيبٍ — وَ وَيْلٌ لِلْغَرِيبِ إِذَا أَتَانَا

ترجمہ

"ریان بن صلت کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مجھے حضرت عبد المطلبؑ کے مندرجہ ذیل اشعار سنائے۔

''تمام لوگ زمانے کو ہی عیب لگاتے ہیں۔حالانکہ زمانے میں کوئی عیب نہیں۔اگر ہے تو ہم ہی اس کے عیب اور اس کے دامن کا دھبہ ہیں۔دراصل عیب ہم لوگوں میں ہے مگر ہم ہیں کہ زمانے کو عیب لگاتے ہیں۔اگر زمانہ کو اللہ قوت گویائی دیتا تو وہ ہماری ہی ہجو کرتا۔

ایک بھیڑیا تو دوسرے بھیڑیے کا گوشت نہیں کھاتا اور ہم میں سے بعض بعض کو کھلے عام کھائے جا رہے ہیں۔

ہم نے دھوکا دینے کے لئے پاک وصاف کھال پہن رکھی ہے۔جب کوئی اجنبی مسافر آجاتا ہے تو اس کا برا حال کر دیتے ہیں''۔

سخاوت اور بخل

6 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّمَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ

خُلِقَتِ الْخَلَائِقُ فِي قُدْرَةٍ فَمِنْهُمْ سَخِيٌّ وَ مِنْهُمْ بَخِيلٌ

فَأَمَّا السَّخِيُّ فَفِي رَاحَةٍ وَ أَمَّا الْبَخِيلُ فَشُومٌ طَوِيلٌ

ترجمہ

ہیثم بن عبداللہ رمانی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے بیان کیا:

امیر المومنین علیہ السلام یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

'اے اللہ تو نے اپنی قدرت سے کیسی کیسی مخلوق پیدا کی ہے ان میں کچھ سخی ہیں اور کچھ بخیل ہیں۔

پس ان میں سے جو سخی ہیں انہیں تو آرام ہی آرام ہے لیکن جو بخیل ہیں وہ ہمیشہ اور مستقل مصیبت میں بسر کرتے ہیں۔

کائنات کی بے ثباتی

7 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَوْماً يُنْشِدُ وَ قَلِيلًا مَا كَانَ يُنْشِدُ شِعْراً

كُلُّنَا نَأْمُلُ مَدّاً فِي الْأَجَلِ وَ الْمَنَايَا هُنَّ آفَاتُ الْأَمَلِ
لَا تَغُرَّنَّكَ أَبَاطِيلُ الْمُنَى وَ الْزَمِ الْقَصْدَ وَ دَعْ عَنْكَ الْعِلَلَ
إِنَّمَا الدُّنْيَا كَظِلٍّ زَائِلٍ حَلَّ فِيهِ رَاكِبٌ ثُمَّ رَحَلَ

فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا أَعَزَّ اللهُ الْأَمِيرَ فَقَالَ لِعِرَاقِيٍّ لَكُمْ قُلْتُ أَنْشَدَنِيهِ أَبُو الْعَتَاهِيَةِ لِنَفْسِهِ فَقَالَ هَاتِ اسْمَهُ وَ دَعْ عَنْكَ هَذَا إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى يَقُولُ وَ لا تَنابَزُوا بِالْأَلْقابِ وَ لَعَلَّ الرَّجُلَ يَكْرَهُ هَذَا

ترجمه

محمد بن یحییٰ بن ابی عباد نے اپنے چچا سے روایت کی ہے۔انہوں نے کہا: میں نے ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔حالانکہ آپؑ بہت ہی کم شعر پڑھا کرتے تھے۔

''ہم انسانوں میں سے ہر ایک کو یہی امید ہوتی ہے کہ ابھی اس کی زندگی کی مدت اور آگے بڑھے گی۔لیکن موت تمام امیدوں کے لئے آفت بن کر آجاتی ہے۔

اے انسان! باطل تمناؤں اور خواہشات سے دھوکا نہ کھانا اور میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی کوتاہیوں کو دور کرنا۔

یہ دنیا ایک ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے جس میں کوئی مسافر تھوڑی دیر آرام کر کے روانہ ہو جائے''۔

راوی کہتا ہے، میں نے عرض کیا: یہ اشعار کس کے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ تمہارے کسی عراقی شاعر کے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یہ اشعار تو مجھے ابو العتاھیہ نے سنائے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: اس کا نام لیا کرو۔ابو العتاھیہ نہ کہا کرو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''کسی کو برے لقب سے نہ پکارو۔ممکن ہے اس کو برا محسوس ہو''۔[1]

بڑھاپے کی شکایت

8 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ بَعَثَ الْمَأْمُونُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا علیہ السلام جَارِيَةً فَلَمَّا أُدْخِلَتْ إِلَيْهِ اشْمَأَزَّتْ مِنَ الشَّيْبِ فَلَمَّا رَأَى كَرَاهِيَتَهَا رَدَّهَا إِلَى الْمَأْمُونِ وَ كَتَبَ إِلَيْهِ بِهَذَا الْأَبْيَاتِ شِعْراً

---

[1] الحجرات۔۱۱

نَعَى نَفْسِي إِلَى نَفْسِي الْمَشِيبُ	وَ عِنْدَ الشَّيْبِ يَتَّعِظُ اللَّبِيبُ
فَقَدْ وَلَّى الشَّبَابُ إِلَى مَدَاهُ	فَلَسْتُ أَرَى مَوَاضِعَهُ يَئُوبُ
سَأَبْكِيهِ وَ أَنْدُبُهُ طَوِيلًا	وَ أَدْعُوهُ إِلَيَّ عَسَى يُجِيبُ
وَ هَيْهَاتَ الَّذِي قَدْ فَاتَ عَنِّي	تُمَنِّينِي بِهِ النَّفْسُ الْكَذُوبُ
وَ رَاعَ الْغَانِيَاتِ بَيَاضُ رَأْسِي	وَ مَنْ مُدَّ الْبَقَاءُ لَهُ يَشِيبُ
أَرَى الْبِيضَ الْحِسَانَ يحِدف [يَحِدْنَ عَنِّي	وَ فِي هِجْرَانِهِنَّ لَنَا نَصِيبٌ
فَإِنْ يَكُنِ الشَّبَابُ مَضَى حَبِيباً	فَإِنَّ الشَّيْبَ أَيْضاً لِي حَبِيبٌ
سَأَصْحَبُهُ بِتَقْوَى اللهِ حَتَّى	يُفَرِّقَ بَيْنَنَا الْأَجَلُ الْقَرِيبُ

ترجمه

ابراہیم بن محمد حسنی کا بیان ہے: ''مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو ایک کنیز ہبہ کی۔ جب کنیز نے آپؑ کے بڑھاپے کو دیکھا تو اس نے ناگواری سی محسوس کی۔

آپؑ نے کنیز کو واپس مامون کے پاس روانہ کر دیا اور یہ اشعار لکھ کر اسے بھیج دیئے۔

''میرے نفس نے مجھے بڑھاپے کی خبر سنائی اور بڑھاپے کے وقت عقل مند نصیحت حاصل کرتا ہے۔

جوانی اپنی منزل پر پہنچ کر چلی گئی۔ اور اب اس کی واپسی کی مجھے کوئی امید تک نہیں ہے۔

میں جوانی کو روؤں گا اور ایک طویل عرصے تک اس کا مرثیہ کرتا رہوں گا اور اسے آوازیں دوں گا کہ وہ لوٹ آئے۔

لیکن جو چیز مجھ سے چلی گئی ہے وہ کبھی واپس آنے والی نہیں ہے اور یہ سب جھوٹے نفس کی تمنا ہے جو کبھی پوری نہیں ہوگی۔

میرے سر کی سفیدی نے خوبرو عورتوں کو مجھ سے خوفزدہ کر دیا ہے اور جسے طویل عمر مل جائے تو وہ بوڑھا ہی ہو جاتا ہے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ پری پیکر مجھ سے دور ہو رہے ہیں اور ان سے علیحدہ رہنا ہمارا مقصد بن چکا ہے۔

اگر جانے والی جوانی مجھے عزیز تھی تو یہ بڑھاپا بھی مجھے عزیز ہے۔ میں خدا کے تقویٰ کے ساتھ اس سے صحبت قائم رکھوں گا یہاں تک کہ وہ موت جو قریب ہے۔ ہمارے درمیان جدائی ڈال دے گی''۔

اپنی خوش حالی پر نہ اتراؤ

9 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام يُنْشِدُ كَثِيراً

إِذَا كُنْتَ فِي خَيْرٍ فَلَا تَغْتَرِرْ بِهِ   وَ لَكِنْ قُلِ اللهُمَّ سَلِّمْ وَ تَمِّمْ

ترجمہ

ابراہیم بن عباس کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

''اگر تم خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہو تو اس پر نہ اتراؤ اور ناز نہ کرو بلکہ اللہ سے دعا کرو کہ یہ خوشحالی سلامت رہے اور تمام و کمال کو پہنچے''۔

باب 44

آپ کے اخلاق کریمانہ اور کیفیت عبادت کا بیان

1 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ بِنَيْسَابُورَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ كَانَ جُلُوسُ الرِّضَا عليه السلام فِي الصَّيْفِ عَلَى حَصِيرٍ وَ فِي الشِّتَاءِ عَلَى مِسْحٍ وَ لُبْسُهُ الْغَلِيظَ مِنَ الثِّيَابِ حَتَّى إِذَا بَرَزَ لِلنَّاسِ تَزَيَّنَ لَهُمْ.

ترجمہ

''ابو عباد کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام گرمیوں میں چٹائی اور جاڑوں میں موٹے کمبل پر بیٹھتے تھے۔ ہمیشہ موٹا لباس پہنتے تھے مگر جب مجمع عام میں تشریف لے جاتے تو ان کی خاطر عمدہ قسم کی پوشاک زیب تن کیا کرتے تھے''۔

2 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عليه السلام أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام كَانَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الْحَاجَةَ فَأُبَادِرُ بِقَضَائِهَا مَخَافَةَ أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا فَلَا يَجِدَ لَهَا مَوْقِعاً إِذَا جَاءَتْهُ.

ترجمہ

حماد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے والد سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جب کوئی شخص میرے پاس کوئی حاجت لے کر آتا تو میں اس کی حاجت برآری کے لئے جلدی کرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھ سے مستغنیٰ نہ ہو جائے اور پھر کبھی ضرورت کے وقت میرے پاس آنے کو نا گوار نہ سمجھے''۔

کنیزوں سے سلوک

3 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ

حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ أَبِي وَ اسْمُهَا عُذْرٌ قَالَتْ اشْتُرِيتُ مَعَ عِدَّةِ جَوَارٍ مِنَ الْكُوفَةِ وَ كُنْتُ مِنْ مُوَلَّدَاتِهَا قَالَتْ فَحُمِلْنَا إِلَى الْمَأْمُونِ فَكُنَّا فِي دَارِهِ فِي جَنَّةٍ مِنَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الطِّيبِ وَ كَثْرَةِ الدَّنَانِيرِ فَوَهَبَنِي الْمَأْمُونُ لِلرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا صِرْتُ فِي دَارِهِ فَقَدْتُ جَمِيعَ مَا كُنْتُ فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ وَ كَانَتْ عَلَيْنَا قَيِّمَةٌ تُنَبِّهُنَا مِنَ اللَّيْلِ وَ تَأْخُذُنَا بِالصَّلَاةِ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنْ أَشَدِّ شَيْءٍ عَلَيْنَا فَكُنْتُ أَتَمَنَّى الْخُرُوجَ مِنْ دَارِهِ إِلَى أَنْ وَهَبَنِي لِجَدِّكَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ كُنْتُ كَأَنِّي قَدْ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ الصَّوْلِيُّ وَ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً قَطُّ أَتَمَّ مِنْ جَدَّتِي هَذِهِ عَقْلًا وَ لَا أَسْخَى كَفّاً وَ تُوُفِّيَتْ سَنَةَ سَبْعِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ لَهَا نَحْوُ مِائَةِ سَنَةٍ وَ كَانَتْ تُسْأَلُ عَنْ أَمْرِ الرِّضَا عليه السلام كَثِيراً فَتَقُولُ مَا أَذْكُرُ مِنْهُ شَيْئاً إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَاهُ يَتَبَخَّرُ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ السَّنِيِّ وَ يَسْتَعْمِلُ بَعْدَهُ مَاءَ وَرْدٍ وَ مِسْكاً وَ كَانَ عليه السلام إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ وَ كَانَ يُصَلِّيهَا فِي أَوَّلِ وَقْتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى أَنْ تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَجْلِسُ لِلنَّاسِ أَوْ يَرْكَبُ وَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فِي دَارِهِ كَائِناً مَا كَانَ إِنَّمَا يَتَكَلَّمُ النَّاسُ قَلِيلًا قَلِيلًا وَ كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللهِ يَتَبَرَّكُ بِجَدَّتِي هَذِهِ فَدَبَّرَهَا يَوْمَ وُهِبَتْ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ خَالُهُ الْعَبَّاسُ بْنُ الْأَحْنَفِ الْحَنَفِيُّ الشَّاعِرُ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لِجَدِّي هَبْ لِي هَذِهِ الْجَارِيَةَ قَالَ هِيَ مُدَبَّرَةٌ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْأَحْنَفِ

أيا [يَا غدر] عُذْرُ زُيِّنَ بِاسْمِكِ [الغدر] الْعُذْرُ وَ أَسَاءَ لَا يُحْسِنُ بِكِ الدَّهْرُ

ترجمہ

''صولی کہتا ہے کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا جن کا نام عذر تھا کہ مجھے بھی چند کنیزوں کے ساتھ شہر کوفہ سے خریدا گیا۔ میرے والد عرب اور والدہ غیر عرب تھی۔

یہاں سے مجھے خرید کر مامون کے پاس لے جایا گیا۔ وہاں میں مامون کے گھر میں رہی جو میرے لئے جنت تھا۔ کھانا پینا، عطریات، درہم و دینار ہر شے بافراغت تھی۔

اس کے بعد مامون نے مجھے امام علی رضا علیہ السلام کو ہبہ کر دیا۔ جب میں آپؑ کے بیت الشرف میں پہنچی تو یہاں ہر چیز مفقود تھی اور ہم کنیزوں پر ایک داروغہ مقرر تھی جو ہمیں نماز شب کے لئے بیدار کرتی تھی۔ یہ بات مجھ پر بہت گراں گزرتی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح سے یہاں سے نکل جاؤں۔

پھر امام علی رضا علیہ السلام نے مجھے تمہارے دادا عبداللہ بن عباس کو ہبہ کر دیا اور جب میں ان کے گھر پہنچی تو ایسا معلوم ہوا کہ جنت میں آ گئی۔

صولی کا بیان ہے کہ میں نے آج تک اپنی دادی سے زیادہ عقل مند کوئی دوسری خاتون نہیں دیکھی اور نہ میں نے کسی خاتون کو اپنی دادی سے زیادہ سخی پایا۔ان کا انتقال ۲۷۰ھ میں بعمر سو سال ہوا۔

ان سے حضرت امام علی رضاؑ کے بارے میں اکثر لوگ دریافت کیا کرتے۔تو وہ کہا کرتی: مجھے تو بس ان کے متعلق اتنا یاد ہے کہ وہ عود ہندی سلگاتے۔اس کے بعد عرق گلاب اور مشک استعمال کرتے اور صبح کی نماز اول وقت میں پڑھا کرتے تھے۔صبح کی نماز کے بعد جب آپؑ سجدہ کرتے تو آفتاب بلند ہونے کے بعد سجدہ سے سر اٹھاتے تھے۔پھر اٹھتے اور لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے یا کہیں جانے کے لئے سواری تیار کراتے۔

یہ ممکن نہ تھا کہ آپؑ کے بیت الشرف میں کوئی شخص بلند آواز سے بات کرے اور آپؑ خود زیادہ بات چیت کرنا پسند نہ کرتے تھے۔

میرے دادا عبداللہ میری دادی کو متبرک خیال کرتے تھے اور جس دن سے یہ ان کو ہبہ ہوئی تھیں تو اسی دن سے میرے دادا نے میری دادی کو کنیز مدبرہ (چند شرائط پوری کرنے کے بعد آزاد) بنا دیا تھا۔

ایک دن میرے دادا کے ماموں عباس بن احنف حنفی میرے دادا کے پاس آئے اور میری دادی کی باتوں کو سن کر حیرت زدہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ کنیز آپ مجھے دے دیں۔میرے دادا نے کہا تھا۔یہ مدبرہ ہے۔

یہ سن کر عباس بن احنف نے کہا: ''اے عذر! تیری وجہ سے لفظ عذر خوبصورت بن گیا اور زمانے پر تعجب ہے جو تجھ سے برائی کر رہا ہے''۔

آپؑ ہر سوال کا جواب قرآن سے دیا کرتے تھے

4 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَكْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْعَبَّاسِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ الرِّضَاؑ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ وَ لَا رَأَيْتُ أَعْلَمَ مِنْهُ بِمَا كَانَ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ إِلَى وَقْتِهِ وَ عَصْرِهِ وَ كَانَ الْمَأْمُونُ يَمْتَحِنُهُ بِالسُّؤَالِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ فَيُجِيبُ فِيهِ وَ كَانَ كَلَامُهُ كُلُّهُ وَ جَوَابُهُ وَ تَمَثُّلُهُ انْتِزَاعَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَ كَانَ يَخْتِمُهُ فِي كُلِّ ثَلَاثَةٍ وَ يَقُولُ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَخْتِمَهُ فِي أَقْرَبَ مِنْ ثَلَاثَةٍ تَخَتَّمْتُ وَ لَكِنِّي مَا مَرَرْتُ بِآيَةٍ قَطُّ إِلَّا فَكَّرْتُ فِيهَا وَ فِي أَيِّ شَيْءٍ أُنْزِلَتْ وَ فِي أَيِّ وَقْتٍ فَلِذَلِكَ صِرْتُ أَخْتِمُ فِي كُلِّ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ- وَ مِنْ كَلَامِهِؑ الْمَشْهُورِ قَوْلُهُ الصَّغَائِرُ مِنَ الذُّنُوبِ طُرُقٌ إِلَى الْكَبَائِرِ وَ مَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ فِي الْقَلِيلِ لَمْ تخفه [يَخَفْهُ] فِي الْكَثِيرِ وَ لَوْ لَمْ يُخَوِّفِ اللَّهُ النَّاسَ بِجَنَّةٍ وَ نَارٍ لَكَانَ الْوَاجِبَ أَنْ يُطِيعُوهُ وَ لَا يَعْصُوهُ لِتَفَضُّلِهِ عَلَيْهِمْ وَ إِحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ وَ مَا بَدَأَهُمْ بِهِ مِنْ إِنْعَامِهِ الَّذِي مَا اسْتَحَقُّوهُ.

ترجمہ

صولی نے ابوذکوان سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم بن عباس کو کہتے ہوئے سنا: میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ ان سے کسی نے کوئی سوال کیا ہو اور آپؑ کو اس کا علم نہ ہو اور میں نے ان کے دور میں ان سے بڑا عالم اور کہیں نہیں پایا۔

مامون نے بارہا آپؑ کی آزمائش کی اور ہر طرح کے سوالات آپؑ سے دریافت کئے۔ جن کا جواب آپؑ فوراً ہی دے دیتے تھے۔ آپؑ کی ساری گفتگو اور جوابات قرآن مجید سے ماخوذ ہوتے تھے۔ آپؑ پورا قرآن تین دنوں میں ختم کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر چاہوں تو تین دن سے کم میں بھی ختم کر سکتا ہوں۔ لیکن جب بھی کوئی آیت پڑھتا ہوں تو غور کرتا ہوں کہ یہ آیت کس چیز کے بارے میں نازل ہوئی اور کس وقت نازل ہوئی۔ اسی لئے میں تین دن میں ختم کرتا ہوں''۔

آپؑ کا مشہور فرمان ہے:

''گناہان صغیرہ، گناہان کبیرہ کا راستہ ہیں اور جو شخص چھوٹی چیز کے متعلق خدا سے نہیں ڈرتا وہ بڑی چیز کے لئے بھی نہیں ڈرتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ جنت کا انعام اور دوزخ کے عذاب کی دھمکی نہ بھی دیتا تو بھی انسانوں پر فرض تھا کہ وہ خدا کے فضل، احسانات اور انعامات کی وجہ سے اس کی اطاعت کریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں''۔

یومیہ نمازوں میں فرائض ونوافل کی تفصیل

5 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ أَبِي الضَّحَّاكِ يَقُولُ بَعَثَنِي الْمَأْمُونُ فِي إِشْخَاصِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام مِنَ الْمَدِينَةِ وَ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ آخُذَ بِهِ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَ الْأَهْوَازِ وَ فَارِسَ وَ لَا آخُذَ بِهِ عَلَى طَرِيقِ قُمَّ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَهُ بِنَفْسِي بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ حَتَّى أَقْدَمَ بِهِ عَلَيْهِ فَكُنْتُ مَعَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَرْوَ فَوَ اللهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَانَ أَتْقَى لِلَّهِ تَعَالَى مِنْهُ وَ لَا أَكْثَرَ ذِكْراً لِلَّهِ فِي جَمِيعِ أَوْقَاتِهِ مِنْهُ وَ لَا أَشَدَّ خَوْفاً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ وَ كَانَ إِذَا أَصْبَحَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَإِذَا سَلَّمَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ يُسَبِّحُ اللهَ وَ يُحَمِّدُهُ وَ يُكَبِّرُهُ وَ يُهَلِّلُهُ وَ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً يَبْقَى فِيهَا حَتَّى يَتَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ يُحَدِّثُهُمْ وَ يَعِظُهُمْ إِلَى قُرْبِ الزَّوَالِ ثُمَّ جَدَّدَ وُضُوءَهُ وَ عَادَ إِلَى مُصَلَّاهُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الْحَمْدَ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ وَ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يَقْنُتُ فِيهِمَا

فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُؤَذِّنُ وَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُقِيمُ وَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فَإِذَا سَلَّمَ سَبَّحَ اللهَ وَ حَمِدَهُ وَ كَبَّرَهُ وَ هَلَّلَهُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ يَقُولُ فِيهَا مِائَةَ مَرَّةٍ شُكْراً لِلَّهِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَامَ فَصَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يَقْنُتُ فِي ثَانِيَةِ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ يَقْنُتُ فِي الثَّانِيَةِ فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ وَ صَلَّى الْعَصْرَ فَإِذَا سَلَّمَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ يُسَبِّحُ اللهَ وَ يُحَمِّدُهُ وَ يُكَبِّرُهُ وَ يُهَلِّلُهُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً يَقُولُ فِيهَا مِائَةَ مَرَّةٍ حَمْداً لِلَّهِ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ تَوَضَّأَ وَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثاً بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ وَ قَنَتَ فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ فَإِذَا سَلَّمَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ يُسَبِّحُ اللهَ وَ يُحَمِّدُهُ وَ يُكَبِّرُهُ وَ يُهَلِّلُهُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَقُومَ وَ يُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَتَيْنِ وَ يَقْنُتُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ الْحَمْدَ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ الْحَمْدَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ فِي التَّعْقِيبِ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُفْطِرُ ثُمَّ يَلْبَثُ حَتَّى يَمْضِيَ مِنَ اللَّيْلِ قَرِيبٌ مِنَ الثُّلُثِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَ يَقْنُتُ فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ فَإِذَا سَلَّمَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُسَبِّحُهُ وَ يُحَمِّدُهُ وَ يُكَبِّرُهُ وَ يُهَلِّلُهُ مَا شَاءَ اللهُ وَ يَسْجُدُ بَعْدَ التَّعْقِيبِ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا كَانَ الثُّلُثُ الْأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ بِالتَّسْبِيحِ وَ التَّحْمِيدِ وَ التَّكْبِيرِ وَ التَّهْلِيلِ وَ الِاسْتِغْفَارِ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنْهَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ يُصَلِّي صَلَاةَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يَقْنُتُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ التَّسْبِيحِ وَ يَحْتَسِبُ بِهَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَ سُورَةَ الْمُلْكِ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيِ الشَّفْعِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا الْحَمْدُ لِلَّهِ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ يَقْنُتُ فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةَ الْوَتْرِ يَتَوَجَّهُ فِيهَا وَ يَقْرَأُ فِيهَا الْحَمْدَ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَ يَقْنُتُ فِيهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَ يَقُولُ فِي

قُنُوتِهِ اللهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اللهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ وَ قِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَ لَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ ثُمَّ يَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ أَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ سَبْعِينَ مَرَّةً فَإِذَا سَلَّمَ جَلَسَ فِي التَّعْقِيبِ مَا شَاءَ اللهُ فَإِذَا قَرُبَ مِنَ الْفَجْرِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ وَ أَقَامَ وَ صَلَّى الْغَدَاةَ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا سَلَّمَ جَلَسَ فِي التَّعْقِيبِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةَ الشُّكْرِ حَتَّى يَتَعَالَى النَّهَارُ وَ كَانَ قِرَاءَتُهُ فِي جَمِيعِ الْمَفْرُوضَاتِ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالْحَمْدِ وَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ وَ الْمُنَافِقِينَ وَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ لِلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ وَ الْغَدَاةِ وَ يُخْفِي الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَ كَانَ يُسَبِّحُ فِي الْأُخْرَاوَيْنِ يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ كَانَ قُنُوتُهُ فِي جَمِيعِ صَلَاتِهِ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَكْرَمُ وَ كَانَ إِذَا أَقَامَ فِي بَلْدَةٍ عَشَرَةَ أَيَّامٍ صَائِماً لَا يُفْطِرُ فَإِذَا جَنَّ اللَّيْلُ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْإِفْطَارِ وَ كَانَ فِي الطَّرِيقِ يُصَلِّي فَرَائِضَهُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا ثَلَاثاً وَ لَا يَدَعُ نَافِلَتَهَا وَ لَا يَدَعُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَ الشَّفْعَ وَ الْوَتْرَ وَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي سَفَرٍ وَ لَا حَضَرٍ وَ كَانَ لَا يُصَلِّي مِنْ نَوَافِلِ النَّهَارِ فِي السَّفَرِ شَيْئاً وَ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَقْصُرُهَا سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَ يَقُولُ هَذَا تَمَامُ الصَّلَاةِ وَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى الضُّحَى فِي سَفَرٍ وَ لَا حَضَرٍ وَ كَانَ لَا يَصُومُ فِي السَّفَرِ شَيْئاً وَ كَانَ عليه السلام يَبْدَأُ فِي دُعَائِهِ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ يُكْثِرُ مِنْ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ وَ غَيْرِهَا وَ كَانَ يُكْثِرُ بِاللَّيْلِ فِي فِرَاشِهِ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ بَكَى وَ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ وَ تَعَوَّذَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَ كَانَ عليه السلام يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * فِي جَمِيعِ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ كَانَ إِذَا قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قَالَ سِرّاً اللهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ كَذَلِكَ اللهُ رَبُّنَا ثَلَاثاً وَ كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ الْجَحْدِ قَالَ فِي نَفْسِهِ سِرّاً يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ رَبِّيَ اللهُ وَ دِينِيَ

الْإِسْلَامُ ثَلَاثاً وَ كَانَ إِذَا قَرَأَ وَ التِّينِ وَ الزَّيْتُونِ قَالَ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنْهَا بَلَى وَ أَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَ كَانَ إِذَا قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنْهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْجُمُعَةِ قُلْ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا وَ اللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ وَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَاتِحَةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سِرّاً سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَ إِذَا قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا * قَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ سِرّاً وَ كَانَ عليه السلام لَا يَنْزِلُ بَلَداً إِلَّا قَصَدَهُ النَّاسُ يَسْتَفْتُونَهُ فِي مَعَالِمِ دِينِهِمْ فَيُجِيبُهُمْ وَ يُحَدِّثُهُمُ الْكَثِيرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا وَرَدْتُ بِهِ عَلَى الْمَأْمُونِ سَأَلَنِي عَنْ حَالِهِ فِي طَرِيقِهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا شَاهَدْتُهُ مِنْهُ فِي لَيْلِهِ وَ نَهَارِهِ وَ ظَعْنِهِ وَ إِقَامَتِهِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَبِي الضَّحَّاكِ هَذَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُهُمْ وَ أَعْبَدُهُمْ فَلَا تُخْبِرْ أَحَداً بِمَا شَاهَدْتَهُ مِنْهُ لِئَلَّا يَظْهَرَ فَضْلُهُ إِلَّا عَلَى لِسَانِي وَ بِاللهِ أَسْتَعِينُ عَلَى مَا أَقْوَى مِنَ الرَّفْعِ مِنْهُ وَ الْإِسَاءَةِ بِهِ.

ترجمہ

احمد بن علی انصاری نے بیان کیا کہ میں نے رجاء بن ابی ضحاک سے سنا۔انہوں نے کہا: ''مجھے مامون نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کو مدینہ سے لانے کے لئے بھیجا اور حکم دیا کہ انہیں بصرہ، اہواز اور فارس کے راستے سے لے کر آنا۔قم کے راستے سے نہ لانا اور یہ بھی حکم دیا کہ جب تک ہمارے پاس نہ پہنچ جاؤ تب تک دن رات ان کی نگرانی خود کرتے رہنا۔

چنانچہ میں مدینہ سے لے کر مرو تک آپؑ کے ساتھ ساتھ رہا۔

خدا کی قسم! میں نے کسی کو آپؑ سے زیادہ صاحبِ تقویٰ، ذکرِالٰہی میں مشغول اور خوفِ خدا رکھنے والا نہیں پایا۔

جب صبح نمودار ہوتی تو نمازِ صبح پڑھ کر سلام پڑھتے۔ تسبیح وتحمید وتکبیر وتہلیل و درود میں مشغول رہتے۔ یہاں تک کہ سورج نمودار ہو جاتا۔ پھر سجدے میں جاتے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔ پھر آپؑ قبل زوال تک لوگوں سے گفتگو کرتے اور انہیں وعظ ونصیحت فرماتے۔

اس کے بعد تجدید وضو کرتے اور اپنے مصلے پر پہنچ جاتے۔ جب زوال کا وقت ہوتا تو کھڑے ہو کر چھ رکعات نماز پڑھتے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۂ کافرون، دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۂ اخلاص اور اس کے بعد چار رکعات میں ہر رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۂ اخلاص پڑھتے۔ ہر دوسری رکعت کے آخر میں سلام پڑھتے اور ہر دوسری رکعت میں رکوع سے قبل قنوت پڑھتے۔

اس کے بعد اذان کہتے اور دو رکعات نماز پڑھتے۔ پھر کھڑے ہو کر نمازِ ظہر ادا کرتے۔ جب نمازِ ظہر کے آخر میں

سلام پڑھ لیتے تو دیر تک تسبیح وتحمید وتکبیر میں مصروف رہتے۔ پھر سجدۂ شکر بجالاتے اور اس میں سو مرتبہ "شُكْرً الِلّٰہِ" کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے اور نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تو چھ رکعات نماز پڑھتے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ اخلاص پڑھتے اور ہر دوسری رکعت میں رکوع سے قبل دعائے قنوت پڑھتے اور ہر دوسری رکعت کے آخر میں سلام پڑھتے۔

پھر اقامت کہہ کر نماز عصر پڑھتے۔ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنے مصلے پر بیٹھ جاتے اور جس قدر اللہ چاہتا۔ تعقیبات پڑھتے۔ جب رات ہوتی تو افطار فرماتے۔

پھر تھوڑا دم لیتے اور جب قریب ایک تہائی رات گزر جاتی تو کھڑے ہو کر چار رکعت نماز عشاء بجالاتے جس کی دوسری رکعت میں سورتوں کی تلاوت کے بعد رکوع سے قبل قنوت پڑھتے تھے اور جب سلام پڑھ کر نماز سے فارغ ہو جاتے تو ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے اور جب تک اللہ چاہتا تسبیح وتحمید وتکبیر وتہلیل کرتے رہتے۔

پھر ان تعقیبات کے بعد سجدہ شکر بجالاتے اور اپنے بستر پر تشریف لے جاتے۔ اور جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا تو اپنے بستر سے سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَسْتَغْفِرُ اللهَ کہتے ہوئے اٹھتے، مسواک کرتے، وضو فرماتے اور نماز شب کے لئے کھڑے ہو جاتے اور آٹھ رکعت نماز شب پڑھتے۔ جس کی ہر دوسری رکعت پر سلام کہتے۔ اور ہر پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ اخلاص تیس (۳۰) مرتبہ پڑھتے۔ اس کے بعد نماز جعفر طیار چار رکعت او ر ہر دو رکعت پر سلام اور ہر دوسری رکعت میں رکوع سے قبل قنوت پڑھتے تھے۔ اس کے بعد باقی دو رکعتیں جن کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ ملک اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور سورۂ دھر پڑھتے۔

اور اس کے بعد نماز شفع کی دو رکعت پڑھتے۔ جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں قنوت پڑھتے تھے اور سلام کے بعد نماز وتر ایک رکعت پڑھتے تھے جس میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ اخلاص تین بار اور سورۂ فلق ایک بار اور ایک بار سورۂ ناس پڑھتے تھے اور اس میں بھی رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے اور قنوت میں یہ دعا پڑھتے۔

اس کے بعد ستر مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ" کہتے۔ جب سلام پڑھ کر نماز وتر تمام کرتے تو تعقیبات کے لئے بیٹھ جاتے۔ اس کے بعد شکر کے دو سجدے کرتے یہاں تک کہ خوب دن نکل آتا۔

آپؑ تمام فرض نمازوں کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ سوائے جمعہ کے دن نماز صبح اور نماز ظہر اور نماز عصر کے۔

ان میں آپ سورۂ حمد اور سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ اعلیٰ کی تلاوت فرماتے اور سوموار اور جمعرات کے دن صبح کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ دہر اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ غاشیہ تلاوت فرماتے تھے۔

اور آپ نماز مغرب، نماز عشاء، نماز شب (تہجد)، نماز شفع، نماز وتر اور نماز صبح بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے اور نماز ظہر اور عصر دھیمی آواز سے پڑھتے تھے اور آخر کی دو رکعتوں میں تسبیحات اربعہ یعنی ''سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' تین مرتبہ پڑھتے اور ہر نماز کے قنوت میں یہ دعا پڑھتے۔

آپؑ جب کسی شہر میں دس دن قیام کرتے تو روزہ رکھتے قصر نہ فرماتے اور جب رات تاریک ہو جاتی تو افطار سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

آپؑ دوران سفر نماز مغرب کے علاوہ باقی تمام نمازیں دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ آپؑ مغرب کی تین رکعات پوری پڑھا کرتے تھے اور سفر وحضر میں نوافلِ مغرب، نماز تہجد، نماز شفع، نماز وتر کو ہر حال میں ادا کرتے تھے۔

آپؑ دن کی نمازوں کے نوافل سفر میں ادا نہیں کرتے تھے۔ اور جن نمازوں کو قصر کر کے پڑھتے ان میں تسبیحات اربعہ یعنی "سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" تین مرتبہ پڑھتے اور فرماتے یہ اتمام نماز کے لئے ہے۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپؑ نے سفر یا حضر میں نماز الضحیٰ پڑھی ہو۔ نیز آپؑ سفر میں کوئی روزہ نہیں رکھتے تھے۔

آپؑ اپنی دعا کو محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود کے ساتھ شروع فرماتے اور نماز میں بلکہ نماز کے علاوہ بھی کثرت سے درود پڑھتے تھے۔

آپؑ رات کے وقت اپنے بستر پر کثرت سے تلاوت کلام پاک کیا کرتے تھے۔ جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں جنت یا جہنم کا ذکر ہوتا تو گریہ فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا فرماتے اور جہنم سے پناہ چاہتے۔

آپؑ شب و روز کی تمام نمازوں میں ''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ'' بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

اور جب آپؑ سورۂ اخلاص پڑھتے تو خفی آواز سے ''اللہ احد'' کہتے تھے اور جب سورۂ اخلاص کی تلاوت سے فارغ ہوتے تو ''کذلک اللہ ربنا'' تین بار کہتے تھے۔

اور جب سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تو دل میں کہتے ''یا ایھا الکافرون'' اور جب اس کی تلاوت سے فارغ ہوتے تو فرماتے ''ربی اللہ ودینی الاسلام''۔

اور جب سورۃ التین کی تلاوت کرتے تو یہ سورہ مکمل کرنے کے بعد "بَلٰی وَ اَنَا مِنَ الشّٰاھِدِیۡنَ" کہتے تھے۔

اور جب سورۃ القیامۃ یعنی "لا اقسم بیوم القیامۃ" کی تلاوت کرتے تو تلاوت کے بعد فرماتے "سبحانك اللھم بلی"۔

اور جب سورۂ جمعہ کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فراغت کے بعد فرماتے۔ "سبحانك اللھم"

اور جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرماتے تو تلاوت کے بعد فرماتے۔ "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ"

اور جب سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تو تلاوت کے بعد دل میں کہتے۔ "سِرّاً سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى"
اور جب آپؑ قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت کرتے جن میں "یا ایھا الذین امنوا" ہے تو آپؑ آہستہ سے "لبیک اللھم لبیک" کہتے تھے۔ اور اس سفر کے درمیان جس شہر میں بھی کوئی شخص آپؑ کے پاس آتا اور آپؑ سے دینی مسائل دریافت کرتا تو آپؑ اس کے جوابات اکثر و بیشتر اپنے آباء و اجداد علیہم السلام کے سلسلے سے دیا کرتے تھے۔ یعنی سلسلے کو حضرت علی علیہ السلام اور ان سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان فرماتے۔

الغرض جب میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو لے کر مامون کے پاس پہنچا تو اس نے دورانِ سفر ان حضرت کا حال دریافت کیا تو میں نے شب و روز آپؑ کے کوچ اور قیام میں جو دیکھا تھا، بیان کیا۔ تو تو اس نے کہا: ابن ضحاک! یہ روئے زمین پر سب سے بہتر انسان ہیں۔ سب سے زیادہ صاحبِ علم ہیں اور سب سے زیادہ عبادت گزار ہیں۔ مگر تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ کسی سے بیان نہ کرنا تا کہ ان کا فضل و شرف لوگوں پر ظاہر نہ ہو سکے اور آپؑ کے متعلق جو میری نیت ہے اس میں اللہ سے میں مدد چاہتا ہوں۔

قید خانہ میں عبادت

6 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ جِئْتُ إِلَى بَابِ الدَّارِ الَّتِي حُبِسَ فِيهَا الرِّضَا عليه السلام بِسَرَخْسَ وَ قَدْ قُيِّدَ عليه السلام فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ السَّجَّانَ فَقَالَ لَا سَبِيلَ لَكَ إِلَيْهِ عليه السلام قُلْتُ وَ لِمَ قَالَ لِأَنَّهُ رُبَّمَا صَلَّى فِي يَوْمِهِ وَ لَيْلَتِهِ أَلْفَ رَكْعَةٍ وَ إِنَّمَا يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاتِهِ سَاعَةً فِي صَدْرِ النَّهَارِ وَ قَبْلَ الزَّوَالِ وَ عِنْدَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَهُوَ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ قَاعِدٌ فِي مُصَلَّاهُ وَ يُنَاجِي رَبَّهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَاطْلُبْ لِي مِنْهُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ إِذْناً عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ لِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ هُوَ قَاعِدٌ فِي مُصَلَّاهُ مُتَفَكِّراً قَالَ أَبُو الصَّلْتِ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا شَيْءٌ يَحْكِيهِ عَنْكُمُ النَّاسُ قَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ يَقُولُونَ إِنَّكُمْ تَدَّعُونَ أَنَّ النَّاسَ لَكُمْ عَبِيدٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ أَنْتَ شَاهِدٌ بِأَنِّي لَمْ أَقُلْ ذَلِكَ قَطُّ وَ لَا سَمِعْتُ أَحَداً مِنْ آبَائِي عليهم السلام قَالَهُ قَطُّ وَ أَنْتَ الْعَالِمُ بِمَا لَنَا مِنَ الْمَظَالِمِ عِنْدَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ إِنَّ هَذِهِ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ السَّلَامِ إِذَا كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَبِيدَنَا عَلَى مَا حَكَوْهُ عَنَّا فَمِمَّنْ نَبِيعُهُمْ قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ السَّلَامِ أَ مُنْكِرٌ أَنْتَ لِمَا أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى لَنَا مِنَ الْوَلَايَةِ كَمَا يُنْكِرُهُ غَيْرُكَ قُلْتُ مَعَاذَ اللهِ بَلْ أَنَا مُقِرٌّ بِوَلَايَتِكُمْ.

ترجمہ

''عبدالسلام بن صالح ہروی کا بیان ہے: میں مقام سرخس میں اس اس گھر دروازے پر پہنچا جہاں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نظر بند اور قید تھے۔

میں نے قید خانہ کے داروغہ سے آپؑ سے ملاقات کی اجازت طلب کی تو اس نے کہا ان سے ملنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: ان کے پاس وقت ہی کہاں ہے۔ وہ روز و شب میں ایک ہزار رکعات نماز ادا کرتے ہیں۔ البتہ دن کے ابتدائی حصے میں ذرا دم لیتے ہیں۔ پھر زوال سے پہلے اور غروب آفتاب سے قبل نماز میں مشغول نہیں ہوتے۔ مگر اس وقت بھی آپؑ اپنے مصلیٰ پر بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے رب سے محو مناجات رہتے ہیں۔

میں نے کہا: اچھا تو پھر انہی اوقات میں سے کسی وقت کی ملاقات کی اجازت میرے لئے حاصل کر لو۔

اس نے میرے لئے اجازت مانگی۔ میں حاضرِ خدمت ہوا تو آپؑ اپنے مصلی پر بیٹھے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے۔ میں نے آپؑ سے عرض کی: فرزند رسولؐ! لوگ آپؑ کی طرف سے عجیب روایت بیان کر رہے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کون سی روایت؟

میں نے عرض کیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ حضرات اس بات کے دعویدار ہیں کہ تمام لوگ آپؑ کے زرخرید غلام ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر باتوں کے جاننے والے! تو خود اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے یہ بات کسی سے نہیں کی اور نہ ہی میرے آبائے طاہرینؑ نے کبھی کوئی ایسا دعویٰ کیا تھا۔ اور تو بخوبی جانتا ہے کہ لوگوں نے ہم پر کتنے ظلم کیے ہیں اور یہ بھی انہی مظالم میں سے ایک ظلم ہے۔

پھر آپؑ میری جانب متوجہ ہوئے اور مجھ سے فرمایا: عبدالسلام! فرض کر لو اگر تمام لوگ ہمارے غلام بن جائیں تو ہم ان قیدی غلاموں کو آخر کس کے پاس فروخت کریں گے؟

میں نے کہا: فرزند رسولؐ! آپؑ نے سچ فرمایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: عبدالسلام! کیا تم بھی اپنے علاوہ دوسروں کی طرح سے ہماری ولایت کے وجوب کے منکر ہو؟

میں نے کہا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔ میں تو آپؑ کی ولایت کا اقرار کرتا ہوں''۔

نشست و برخاست کا انداز

7 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو جَعْفَرِ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا علیہ السلام جَفَا أَحَداً بِكَلِمَةٍ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ قَطَعَ عَلَى أَحَدٍ كَلَامَهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَ مَا رَدَّ أَحَداً عَنْ حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَ لَا مَدَّ رِجْلَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَ لَا اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ شَتَمَ أَحَداً مِنْ مَوَالِيهِ وَ مَمَالِيكِهِ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ تَفَلَ وَ لَا رَأَيْتُهُ يُقَهْقِهُ فِي ضَحِكِهِ قَطُّ بَلْ كَانَ ضَحِكُهُ التَّبَسُّمُ وَ كَانَ إِذَا خَلَا وَ نَصَبَ مَائِدَتَهُ أَجْلَسَ مَعَهُ عَلَى مَائِدَتِهِ مَمَالِيكَهُ وَ مَوَالِيَهُ حَتَّى الْبَوَّابَ السَّائِسَ وَ كَانَ علیہ السلام قَلِيلَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ كَثِيرَ السَّهَرِ يُحْيِي أَكْثَرَ لَيَالِيهِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى الصُّبْحِ وَ كَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَلَا يَفُوتُهُ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ وَ يَقُولُ ذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ وَ كَانَ علیہ السلام كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ وَ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَ أَكْثَرُ ذَلِكَ يَكُونُ مِنْهُ فِي اللَّيَالِي الْمُظْلِمَةِ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى مِثْلَهُ فِي فَضْلِهِ فَلَا تصدق [تُصَدِّقْهُ].

ترجمہ

ابراہیم بن عباس کا بیان ہے: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو کبھی کسی سے ترش روئی سے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نیز کبھی کسی کی بات کاٹ کر خود بات کرتے ہوئے یا کسی محتاج کے سوال کو رد کرتے ہوئے یا کبھی اپنے ہم نشینوں کے سامنے پیر پھیلائے ہوئے یا ہم نشینوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے یا اپنے غلاموں میں سے کسی کو سخت سست کہتے ہوئے یا تھوکتے ہوئے یا ہنستے وقت قہقہہ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؑ کی ہنسی صرف مسکراہٹ تک محدود ہوتی تھی۔

جب دسترخوان لگایا جاتا تو آپؑ کے ساتھ غلام، دربان، اور سائیس بھی کھانا کھاتے تھے۔ اور آپؑ رات کو بہت کم سوتے اور زیادہ بیدار رہتے تھے۔ اور اکثر راتوں کو پوری پوری رات جاگ کر بسر کرتے تھے۔ آپؑ اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے۔ ہر مہینے کے تین روزے آپؑ کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ یہ ''صوم الدھر'' ہے۔

آپؑ پوشیدہ طور پر بہت صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے اور عموماً اندھیری راتوں میں ایسا کرتے تھے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے آنجنابؑ کے مانند کسی شخص کو فضل و شرف میں دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس کو سچا نہ جانو۔

باب 45

امامت وتفضیل کے متعلق مامون کا مناظرہ

مامون کے متعلق امامؑ کا ارشاد

1 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ الْمَأْمُونُ يَعْقِدُ مَجَالِسَ النَّظَرِ وَ يَجْمَعُ الْمُخَالِفِينَ لِأَهْلِ الْبَيْتِ عليهم السلام وَ يُكَلِّمُهُمْ فِي إِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ تَفْضِيلِهِ عَلَى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ تَقَرُّباً إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ الَّذِينَ يَثِقُ بِهِمْ وَ لَا تَغْتَرُّوا مِنْهُ بِقَوْلِهِ فَمَا يَقْتُلُنِي وَ اللهِ غَيْرُهُ وَ لَكِنَّهُ لَا بُدَّ لِي مِنَ الصَّبْرِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

ترجمہ

''اسحاق بن حماد سے روایت ہے کہ مامون صرف حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو خوش کرنے اور قربت جتانے کے لئے اہل بیت علیہم السلام کے مخالفین سے مباحثوں اور مناظروں کی مجالس منعقد کیا کرتا اور ان میں سے حضرت علی امیر المومنینؑ کی امامت اور تمام صحابہ پر آپؑ کی فضیلت کے متعلق بحث کیا کرتا تھا۔ مگر حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے معتمد اور باوثوق اصحاب کو یہ بتادیا کرتے تھے: دیکھو! مامون کی باتوں سے دھوکا نہ کھا جانا۔ بخدا یہی میرا قاتل ہے لیکن ہمیں ابھی اس معیّنہ اجل تک صبر کرنا ہے''۔

مخالفین اہلبیتؑ سے مامون کا منظرہ

2 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ الرَّازِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَمَعَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ الْقَاضِي قَالَ أَمَرَنِي الْمَأْمُونُ بِإِحْضَارِ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الْكَلَامِ وَ النَّظَرِ فَجَمَعْتُ لَهُ مِنَ الصِّنْفَيْنِ زُهَاءَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا ثُمَّ مَضَيْتُ بِهِمْ فَأَمَرْتُهُمْ بِالْكَيْنُونَةِ فِي مَجْلِسِ

الْحَاجِبِ لِأُعْلِمَهُ بِمَكَانِهِمْ فَفَعَلُوا فَأَعْلَمْتُهُ فَأَمَرَنِي بِإِدْخَالِهِمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا فَحَدَّثَهُمْ سَاعَةً وَ آنَسَهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْعَلَكُمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي يَوْمِي هَذَا حُجَّةً فَمَنْ كَانَ حَاقِناً أَوْ لَهُ حَاجَةٌ فَلْيَقُمْ إِلَى قَضَاءِ حَاجَتِهِ وَ انْبَسِطُوا وَ سُلُّوا خِفَافَكُمْ وَ ضَعُوا أَرْدِيَتَكُمْ فَفَعَلُوا مَا أُمِرُوا بِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ إِنَّمَا اسْتَحْضَرْتُكُمْ لِأَحْتَجَّ بِكُمْ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى فَاتَّقُوا اللهَ وَ انْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَ إِمَامِكُمْ وَ لَا يَمْنَعْكُمْ جَلَالَتِي وَ مَكَانِي مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ وَ رَدِّ الْبَاطِلِ عَلَى مَنْ أَتَى بِهِ وَ أَشْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ مِنَ النَّارِ وَ تَقَرَّبُوا إِلَى اللهِ تَعَالَى بِرِضْوَانِهِ وَ إِيثَارِ طَاعَتِهِ فَمَا أَحَدٌ تَقَرَّبَ إِلَى مَخْلُوقٍ بِمَعْصِيَةِ الْخَالِقِ إِلَّا سَلَّطَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَنَاظِرُونِي بِجَمِيعِ عُقُولِكُمْ إِنِّي رَجُلٌ أَزْعُمُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام خَيْرُ الْبَشَرِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَإِنْ كُنْتُ مُصِيباً فَصَوِّبُوا قَوْلِي وَ إِنْ كُنْتُ مُخْطِئاً فَرُدُّوا عَلَيَّ وَ هَلُمُّوا فَإِنْ شِئْتُمْ سَأَلْتُكُمْ وَ إِنْ شِئْتُمْ سَأَلْتُمُونِي فَقَالَ لَهُ الَّذِينَ يَقُولُونَ بِالْحَدِيثِ بَلْ نَسْأَلُكَ فَقَالَ هَاتُوا وَ قَلِّدُوا كَلَامَكُمْ رَجُلًا وَاحِداً مِنْكُمْ فَإِذَا تَكَلَّمَ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ أَحَدِكُمْ زِيَادَةٌ فَلْيَزِدْ وَ إِنْ أَتَى بِخَلَلٍ فَسَدِّدُوهُ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنَّمَا نَحْنُ نَزْعُمُ أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبُو بَكْرٍ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الرِّوَايَةَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهَا جَاءَتْ عَنِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَلَمَّا أَمَرَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ بِالاقْتِدَاءِ بِهِمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِالاقْتِدَاءِ إِلَّا بِخَيْرِ النَّاسِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ الرِّوَايَاتُ كَثِيرَةٌ وَ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ كُلُّهَا حَقّاً أَوْ كُلُّهَا بَاطِلًا أَوْ بَعْضُهَا حَقّاً وَ بَعْضُهَا بَاطِلًا فَلَوْ كَانَتْ كُلُّهَا حَقّاً كَانَتْ كُلُّهَا بَاطِلًا مِنْ قِبَلِ أَنَّ بَعْضَهَا يَنْقُضُ بَعْضاً وَ لَوْ كَانَتْ كُلُّهَا بَاطِلًا كَانَ فِي بُطْلَانِهَا بُطْلَانُ الدِّينِ وَ دُرُوسُ الشَّرِيعَةِ فَلَمَّا بَطَلَ الْوَجْهَانِ ثَبَتَ الثَّالِثُ بِالاضْطِرَارِ وَ هُوَ أَنَّ بَعْضَهَا حَقٌّ وَ بَعْضَهَا بَاطِلٌ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا بُدَّ مِنْ دَلِيلٍ عَلَى مَا يَحِقُّ مِنْهَا لِيُعْتَقَدَ وَ يُنْفَى خِلَافُهُ فَإِذَا كَانَ دَلِيلُ الْخَبَرِ فِي نَفْسِهِ حَقّاً كَانَ أَوْلَى مَا أَعْتَقِدُهُ وَ آخُذُ بِهِ وَ رِوَايَتُكَ هَذِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي أَدِلَّتُهَا بَاطِلَةٌ فِي نَفْسِهَا وَ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَحْكَمُ الْحُكَمَاءِ وَ أَوْلَى الْخَلْقِ بِالصِّدْقِ وَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ الْأَمْرِ بِالْمُحَالِ وَ حَمْلِ النَّاسِ عَلَى التَّدَيُّنِ بِالْخِلَافِ وَ ذَلِكَ أَنَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ لَا يَخْلُوَانِ مِنْ أَنْ يَكُونَا مُتَّفِقَيْنِ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ أَوْ مُخْتَلِفَيْنِ فَإِنْ كَانَا مُتَّفِقَيْنِ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ كَانَا وَاحِداً فِي الْعَدَدِ وَ الصِّفَةِ وَ الصُّورَةِ وَ الْجِسْمِ وَ هَذَا مَعْدُومٌ أَنْ يَكُونَ اثْنَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ وَ إِنْ كَانَا مُخْتَلِفَيْنِ فَكَيْفَ يَجُوزُ الِاقْتِدَاءُ بِهِمَا وَ هَذَا تَكْلِيفُ مَا لَا يُطَاقُ لِأَنَّكَ إِذَا اقْتَدَيْتَ بِوَاحِدٍ خَالَفْتَ الْآخَرَ وَ الدَّلِيلُ عَلَى اخْتِلَافِهِمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَبَى أَهْلَ الرِّدَّةِ وَ رَدَّهُمْ عُمَرُ أَحْرَاراً وَ أَشَارَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِعَزْلِ

خَالِدٍ وَ بِقَتْلِهِ بِمَالِكِ بْنِ نُوَيْرَةَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ وَ حَرَّمَ عُمَرُ الْمُتْعَتَيْنِ وَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَ وَضَعَ عُمَرُ دِيوَانَ الْعَطِيَّةِ وَ لَمْ يَفْعَلْهُ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُمَرُ وَ لِهَذَا نَظَائِرُ كَثِيرَةٌ قَالَ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هَذَا فَصْلٌ وَ لَمْ يَذْكُرِ الْمَأْمُونُ لِخَصْمِهِ وَ هُوَ أَنَّهُمْ لَمْ يَرْوُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ إِنَّمَا رَوَوْا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مِنْهُمْ مَنْ رَوَى أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَلَوْ كَانَتِ الرِّوَايَةُ صَحِيحَةً لَكَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ بِالنَّصْبِ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي كِتَابِ اللهِ وَ الْعِتْرَةِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مَعْنَى قَوْلِهِ بِالرَّفْعِ اقْتَدُوا أَيُّهَا النَّاسُ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي كِتَابِ اللهِ وَ الْعِتْرَةِ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ الْمَأْمُونِ فَقَالَ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُسْتَحِيلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ رِوَايَاتِكُمْ أَنَّهُ عليه السلام آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَ أَخَّرَ عَلِيّاً عليه السلام فَقَالَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ وَ مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي فَأَيُّ الرِّوَايَتَيْنِ ثَبَتَتْ بَطَلَتِ الْأُخْرَى قَالَ الْآخَرُ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُسْتَحِيلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَوْ عَلِمَ أَنَّهُمَا أَفْضَلُ مَا وَلَّى عَلَيْهِمَا مَرَّةً عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَ مَرَّةً أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ مِمَّا يُكَذِّبُ هَذِهِ الرِّوَايَةَ قَوْلُ عَلِيٍّ عليه السلام لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا أَوْلَى بِمَجْلِسِهِ مِنِّي بِقَمِيصِي وَ لَكِنِّي أَشْفَقْتُ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ كُفَّاراً وَ قَوْلُهُ عليه السلام أَنَّى يَكُونَانِ خَيْراً مِنِّي وَ قَدْ عَبَدْتُ اللهَ تَعَالَى قَبْلَهُمَا وَ عَبَدْتُهُ بَعْدَهُمَا قَالَ آخَرُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَغْلَقَ بَابَهُ وَ قَالَ هَلْ مِنْ مُسْتَقِيلٍ فَأُقِيلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَنْ ذَا يُؤَخِّرُكَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا بَاطِلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَعَدَ عَنْ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ رَوَيْتُمْ أَنَّهُ قَعَدَ عَنْهَا حَتَّى قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام وَ أَنَّهَا أَوْصَتْ أَنْ تُدْفَنَ لَيْلًا لِئَلَّا يَشْهَدَا جَنَازَتَهَا وَ وَجْهٌ آخَرُ وَ هُوَ أَنَّهُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَخْلَفَهُ فَكَيْفَ كَانَ لَهُ أَنْ يَسْتَقِيلَ وَ هُوَ يَقُولُ لِلْأَنْصَارِ قَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ أَبَا عُبَيْدَةَ وَ عُمَرَ قَالَ آخَرُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَائِشَةُ فَقَالَ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا بَاطِلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّكُمْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِرٌ مَشْوِيٌّ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ فَكَانَ عَلِيّاً عليه السلام فَأَيُّ رِوَايَتِكُمْ تُقْبَلُ فَقَالَ آخَرُ فَإِنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ مَنْ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي قَالَ الْمَأْمُونُ كَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَقُولَ عَلِيٌّ عليه السلام أَجْلِدُ الْحَدَّ عَلَى مَنْ لَا يَجِبُ حَدٌّ عَلَيْهِ فَيَكُونَ مُتَعَدِّياً لِحُدُودِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَامِلًا بِخِلَافِ أَمْرِهِ وَ لَيْسَ تَفْضِيلُ مَنْ فَضَّلَهُ عَلَيْهِمَا فِرْيَةً وَ قَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ إِمَامِكُمْ أَنَّهُ قَالَ

وُلِّيتُكُمْ وَ لَسْتُ بِخَيْرِكُمْ فَأَيُّ الرَّجُلَيْنِ أَصْدَقُ عِنْدَكُمْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ عَلِيٌّ عليه السلام عَلَى أَبِي بَكْرٍ مَعَ تَنَاقُضِ الْحَدِيثِ فِي نَفْسِهِ وَ لَا بُدَّ لَهُ فِي قَوْلِهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ صَادِقاً أَوْ كَاذِباً فَإِنْ كَانَ صَادِقاً فَأَنَّى عَرَفَ ذَلِكَ بِوَحْيٍ فَالْوَحْيُ مُنْقَطِعٌ أَوْ بِالتَّظَنِّي فَالْمُتَظَنِّي مُتَحَيِّرٌ أَوْ بِالنَّظَرِ فَالنَّظَرُ مَبْحَثٌ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ صَادِقٍ فَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَلِيَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَ يَقُومَ بِأَحْكَامِهِمْ وَ يُقِيمَ حُدُودَهُمْ كَذَّابٌ قَالَ آخَرُ فَقَدْ جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا الْحَدِيثُ مُحَالٌ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ فِي الْجَنَّةِ كَهْلٌ وَ يُرْوَى أَنَّ أَشْجَعِيَّةً كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ فَبَكَتْ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَاراً عُرُباً أَتْرَاباً فَإِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يُنْشَأُ شَابّاً إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا قَالَ آخَرُ فَقَدْ جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَوْ لَمْ أَكُنْ أُبْعَثُ فِيكُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُحَالٌ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَ النَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَالَ تَعَالَى وَ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُوحٍ وَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَنْ لَمْ يُؤْخَذْ مِيثَاقُهُ عَلَى النُّبُوَّةِ مَبْعُوثاً وَ مَنْ أُخِذَ مِيثَاقاً عَلَى النُّبُوَّةِ مُؤَخَّراً قَالَ آخَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَظَرَ إِلَى عُمَرَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَاهَى بِعِبَادِهِ عَامَّةً وَ بِعُمَرَ خَاصَّةً فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُسْتَحِيلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ لِيُبَاهِيَ بِعُمَرَ وَ يَدَعَ نَبِيَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَكُونَ عُمَرُ فِي الْخَاصَّةِ وَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْعَامَّةِ وَ لَيْسَتْ هَذِهِ الرِّوَايَاتُ بِأَعْجَبَ مِنْ رِوَايَتِكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَفْقَ نَعْلَيْنِ فَإِذَا بِلَالٌ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ سَبَقَنِي إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّمَا قَالَتِ الشِّيعَةُ عَلِيٌّ عليه السلام خَيْرٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُمْ عَبْدُ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنَ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَنَّ السَّابِقَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْبُوقِ وَ كَمَا رَوَيْتُمْ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ وَ أَلْقَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ إِنَّهُنَّ الْغَرَانِيقُ الْعُلَى فَفَرَّ مِنْ عُمَرَ وَ أَلْقَى عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِزَعْمِكُمُ الْكُفَّارُ قَالَ آخَرُ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ نَزَلَ الْعَذَابُ مَا نَجَا إِلَّا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا خِلَافُ الْكِتَابِ أَيْضاً لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ لِنَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ أَنْتَ فِيهِمْ فَجَعَلْتُمْ عُمَرَ مِثْلَ الرَّسُولِ قَالَ آخَرُ فَقَدْ شَهِدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِعُمَرَ بِالْجَنَّةِ فِي عَشَرَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لَوْ كَانَ هَذَا كَمَا زَعَمْتُمْ لَكَانَ عُمَرُ لَا يَقُولُ لِحُذَيْفَةَ نَشَدْتُكَ بِاللهِ أَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَا فَإِنْ كَانَ قَدْ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُ حَتَّى زَكَّاهُ حُذَيْفَةُ

فَصَدَّقَ حُذَيْفَةَ وَ لَمْ يُصَدِّقِ النَّبِيَّ ﷺ فَهَذَا عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ وَ إِنْ كَانَ قَدْ صَدَّقَ النَّبِيَّ ﷺ فَلِمَ سَأَلَ حُذَيْفَةَ وَ هَذَانِ الْخَبَرَانِ مُتَنَاقِضَانِ فِي أَنْفُسِهِمَا قَالَ الْآخَرُ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وُضِعْتُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ وُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ أُخْرَى فَرَجَحْتُ بِهِمْ ثُمَّ وُضِعَ مَكَانِي أَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ بِهِمْ ثُمَّ عُمَرُ فَرَجَحَ بِهِمْ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُحَالٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ أَجْسَامُهُمَا أَوْ أَعْمَالُهُمَا فَإِنْ كَانَتِ الْأَجْسَامُ فَلَا يَخْفَى عَلَى ذِي رُوحٍ أَنَّهُ مُحَالٌ لِأَنَّهُ لَا يُرَجَّحُ أَجْسَامُهُمَا بِأَجْسَامِ الْأُمَّةِ وَ إِنْ كَانَتْ أَفْعَالُهُمَا فَلَمْ تَكُنْ بَعْدُ فَكَيْفَ تُرَجَّحُ بِمَا لَيْسَ فَأَخْبِرُونِي بِمَا يَتَفَاضَلُ النَّاسُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَالَ فَأَخْبِرُونِي فَمَنْ فَضَلَ صَاحِبَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ الْمَفْضُولَ عَمِلَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ بِأَكْثَرَ مِنْ عَمَلِ الْفَاضِلِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَيَلْحَقُ بِهِ فَإِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ أَوْجَدْتُكُمْ فِي عَصْرِنَا هَذَا مَنْ هُوَ أَكْثَرُ جِهَاداً وَ حَجّاً وَ صَوْماً وَ صَلَاةً وَ صَدَقَةً مِنْ أَحَدِهِمْ قَالُوا صَدَقْتَ لَا يَلْحَقُ فَاضِلُ دَهْرِنَا لِفَاضِلِ عَصْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَأْمُونُ فَانْظُرُوا فِيمَا رَوَتْ أَئِمَّتُكُمُ الَّذِينَ أَخَذْتُمْ عَنْهُمْ أَدْيَانَكُمْ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ قِيسُوا إِلَيْهَا مَا رَوَوْا فِي فَضَائِلِ تَمَامِ الْعَشَرَةِ الَّذِينَ شَهِدُوا لَهُمْ بِالْجَنَّةِ فَإِنْ كَانَتْ جُزْءاً مِنْ أَجْزَاءٍ كَثِيرَةٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُكُمْ وَ إِنْ كَانُوا قَدْ رَوَوْا فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ عليه السلام أَكْثَرَ فَخُذُوا عَنْ أَئِمَّتِكُمْ مَا رَوَوْا وَ لَا تَعْدُوهُ قَالَ فَأَطْرَقَ الْقَوْمُ جَمِيعاً فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَا لَكُمْ سَكَتُّمْ قَالُوا قَدِ اسْتَقْصَيْنَا قَالَ الْمَأْمُونُ فَإِنِّي أَسْأَلُكُمْ خَبِّرُونِي أَيُّ الْأَعْمَالِ كَانَ أَفْضَلَ يَوْمَ بَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ قَالُوا السَّبْقُ إِلَى الْإِسْلَامِ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ قَالَ فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَحَداً أَسْبَقَ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَى الْإِسْلَامِ قَالُوا إِنَّهُ سَبَقَ حَدَثاً لَمْ يَجْرِ عَلَيْهِ حُكْمٌ وَ أَبُو بَكْرٍ أَسْلَمَ كَهْلًا قَدْ جَرَى عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْحَالَتَيْنِ فَرْقٌ قَالَ الْمَأْمُونُ فَخَبِّرُونِي عَنْ إِسْلَامِ عَلِيٍّ عليه السلام أَ بِإِلْهَامٍ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى أَمْ بِدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنْ قُلْتُمْ بِإِلْهَامٍ فَقَدْ فَضَّلْتُمُوهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُلْهَمْ بَلْ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عَنِ اللهِ تَعَالَى دَاعِياً وَ مُعَرِّفاً فَإِنْ قُلْتُمْ بِدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَهَلْ دَعَاهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ أَوْ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ قُلْتُمْ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ فَهَذَا خِلَافُ مَا وَصَفَ اللهُ تَعَالَى بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحى وَ إِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى فَقَدْ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ بِدُعَاءِ عَلِيٍّ عليه السلام مِنْ بَيْنِ صِبْيَانِ النَّاسِ وَ إِيثَارِهِ عَلَيْهِمْ فَدَعَاهُ ثِقَةً بِهِ وَ عِلْماً بِتَأْيِيدِ اللهِ تَعَالَى وَ خَلَّةٌ أُخْرَى خَبِّرُونِي عَنِ الْحَكِيمِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُكَلِّفَ خَلْقَهُ مَا لَا يُطِيقُونَ فَإِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ

فَقَدْ كَفَرْتُمْ وَ إِنْ قُلْتُمْ لَا فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَأْمُرَ نَبِيَّهُ ﷺ بِدُعَاءِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ قَبُولُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ لِصِغَرِهِ وَ حَدَاثَةِ سِنِّهِ وَ ضَعْفِهِ عَنِ الْقَبُولِ وَ خَلَّةٌ أُخْرَى هَلْ رَأَيْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا أَحَداً مِنْ صِبْيَانِ أَهْلِهِ وَ غَيْرِهِمْ فَيَكُونُوا أُسْوَةَ عَلِيٍّ عليه السلام فَإِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّهُ لَمْ يَدْعُ غَيْرَهُ فَهَذِهِ فَضِيلَةٌ لِعَلِيٍّ عليه السلام عَلَى جَمِيعِ صِبْيَانِ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ بَعْدَ السَّبْقِ إِلَى الْإِيمَانِ قَالُوا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ فَهَلْ تَجِدُونَ لِأَحَدٍ مِنَ الْعَشَرَةِ فِي الْجِهَادِ مَا لِعَلِيٍّ عليه السلام فِي جَمِيعِ مَوَاقِفِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَثَرِ هَذِهِ بَدْرٌ قُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهَا نَيِّفٌ وَ سِتُّونَ رَجُلًا قَتَلَ عَلِيٌّ عليه السلام مِنْهُمْ نَيِّفاً وَ عِشْرِينَ وَ أَرْبَعُونَ لِسَائِرِ النَّاسِ فَقَالَ قَائِلٌ كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي عَرِيشِهِ يُدَبِّرُهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عَجِيبَةً أَ كَانَ يُدَبِّرُ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مَعَهُ فَيَشْرَكُهُ أَوْ لِحَاجَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى رَأْيِ أَبِي بَكْرٍ أَيُّ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَقُولَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَنْ أَزْعُمَ أَنَّهُ يُدَبِّرُ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ يَشْرَكُهُ أَوْ بِافْتِقَارٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ قَالَ فَمَا الْفَضِيلَةُ فِي الْعَرِيشِ فَإِنْ كَانَتْ فَضِيلَةُ أَبِي بَكْرٍ بِتَخَلُّفِهِ عَنِ الْحَرْبِ فَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ كُلُّ مُتَخَلِّفٍ فَاضِلًا أَفْضَلَ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ وَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ لا يَسْتَوِي الْقاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجاهِدِينَ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقاعِدِينَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنى وَ فَضَّلَ اللهُ الْمُجاهِدِينَ عَلَى الْقاعِدِينَ أَجْراً عَظِيماً الْآيَةَ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ هَلْ أَتى عَلَى الْإِنْسانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ فَقَرَأْتُ حَتَّى بَلَغْتُ وَ يُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَ يَتِيماً وَ أَسِيراً إِلَى قَوْلِهِ وَ كانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوراً فَقَالَ فِيمَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَاتُ فَقُلْتُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ فَهَلْ بَلَغَكَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ حِينَ أَطْعَمَ الْمِسْكِينَ وَ الْيَتِيمَ وَ الْأَسِيرَ إِنَّما نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزاءً وَ لا شُكُوراً عَلَى مَا وَصَفَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى عَرَفَ سَرِيرَةَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ نِيَّتَهُ فَأَظْهَرَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ تَعْرِيفاً لِخَلْقِهِ أَمْرَهُ فَهَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى وَصَفَ فِي شَيْءٍ مِمَّا وَصَفَ فِي الْجَنَّةِ مَا فِي هَذِهِ السُّورَةِ قَوارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَذِهِ فَضِيلَةٌ أُخْرَى فَكَيْفَ تَكُونُ الْقَوَارِيرُ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ يُرِيدُ كَأَنَّهَا مِنْ صَفَائِهَا مِنْ فِضَّةٍ يُرَى دَاخِلُهَا كَمَا يُرَى خَارِجُهَا وَ هَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ ﷺ يَا إِسْحَاقُ رُوَيْداً شَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ وَ عَنَى بِهِ نِسَاءً كَأَنَّهَا الْقَوَارِيرُ رِقَّةً وَ قَوْلُهُ ﷺ رَكِبْتُ فَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ فَوَجَدْتُهُ بَحْراً أَيْ كَأَنَّهُ بَحْرٌ مِنْ كَثْرَةِ جَرْيِهِ وَ عَدْوِهِ وَ كَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَ يَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكانٍ وَ ما هُوَ بِمَيِّتٍ وَ مِنْ وَرائِهِ عَذابٌ غَلِيظٌ أَيْ كَأَنَّهُ يَأْتِيهِ الْمَوْتُ وَ لَوْ أَتَاهُ مِنْ مَكَانٍ وَاحِدٍ مَاتَ

ثُمَّ قَالَ يَا إِسْحَاقُ أَلَسْتَ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنَّ الْعَشَرَةَ فِي الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مَا أَدْرِي أَ صَحِيحٌ هَذَا الْحَدِيثُ أَمْ لَا أَ كَانَ عِنْدَكَ كَافِراً قُلْتُ لَا قَالَ أَ فَرَأَيْتَ لَوْ قَالَ مَا أَدْرِي هَذِهِ السُّورَةُ قُرْآنٌ أَمْ لَا أَ كَانَ عِنْدَكَ كَافِراً قُلْتُ بَلَى قَالَ أَرَى فَضْلَ الرَّجُلِ يَتَأَكَّدُ خَبِّرُونِي يَا إِسْحَاقُ عَنْ حَدِيثِ الطَّائِرِ الْمَشْوِيِّ أَ صَحِيحٌ عِنْدَكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَانَ وَ اللهِ عِنَادُكَ لَا يَخْلُو هَذَا مِنْ أَنْ يَكُونَ كَمَا دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ يَكُونَ مَرْدُوداً أَوْ عَرَفَ اللهُ الْفَاضِلَ مِنْ خَلْقِهِ وَ كَانَ الْمَفْضُولُ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَوْ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ لَمْ يَعْرِفِ الْفَاضِلَ مِنَ الْمَفْضُولِ فَأَيُّ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَقُولَ بِهِ قَالَ إِسْحَاقُ فَأَطْرَقْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي أَبِي بَكْرٍ ثانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُما فِي الْغارِ إِذْ يَقُولُ لِصاحِبِهِ لا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنا فَنَسَبَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى صُحْبَةِ نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ الْمَأْمُونُ سُبْحَانَ اللهِ مَا أَقَلَّ عِلْمَكَ بِاللُّغَةِ وَ الْكِتَابِ أَ مَا يَكُونُ الْكَافِرُ صَاحِباً لِلْمُؤْمِنِ فَأَيُّ فَضِيلَةٍ فِي هَذَا أَ مَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى قالَ لَهُ صاحِبُهُ وَ هُوَ يُحاوِرُهُ أَ كَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا فَقَدْ جَعَلَهُ لَهُ صَاحِباً وَ قَالَ الْهُذَلِيُّ شِعْراً

وَ لَقَدْ غَدَوْتُ وَ صَاحِبِي وَحْشِيَّةٌ تَحْتَ الرِّدَاءِ بَصِيرَةٌ بِالْمَشْرِقِ

وَ قَالَ الْأَزْدِيُّ شِعْراً

وَ لَقَدْ ذَعَرْتُ الْوَحْشَ فِيهِ وَ صَاحِبِي مَحْضُ الْقَوَائِمِ مِنْ هِجَانٍ هَيْكَلِ

فَصَيَّرَ فَرَسَهُ صَاحِبَهُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ اللهَ مَعَنا فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَعَ الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ أَ مَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى ما يَكُونُ مِنْ نَجْوى ثَلاثَةٍ إِلَّا هُوَ رابِعُهُمْ وَ لا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سادِسُهُمْ وَ لا أَدْنى مِنْ ذلِكَ وَ لا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ ما كانُوا وَ أَمَّا قَوْلُهُ لا تَحْزَنْ فَأَخْبِرْنِي مِنْ حُزْنِ أَبِي بَكْرٍ أَ كَانَ طَاعَةً أَوْ مَعْصِيَةً فَإِنْ زَعَمْتَ أَنَّهُ طَاعَةٌ فَقَدْ جَعَلْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الطَّاعَةِ وَ هَذَا خِلَافُ صِفَةِ الْحَكِيمِ وَ إِنْ زَعَمْتَ أَنَّهُ مَعْصِيَةٌ فَأَيُّ فَضِيلَةٍ لِلْعَاصِي وَ خَبِّرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ عَلَى مَنْ قَالَ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مُسْتَغْنِياً عَنِ الصِّفَةِ السَّكِينَةِ قَالَ فَخَبِّرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئاً وَ ضاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِما رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلى رَسُولِهِ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَ تَدْرِي مَنِ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ أَرَادَ اللهُ تَعَالَى فِي هَذَا الْمَوْضِعِ قَالَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ انْهَزَمُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا سَبْعَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلِيٌّ عليه السلام يَضْرِبُ بِسَيْفِهِ وَ الْعَبَّاسُ أَخَذَ بِلِجَامِ

بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ الْخَمْسَةُ يُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَوْفاً مِنْ أَنْ يَنَالَهُ سِلَاحُ الْكُفَّارِ حَتَّى أَعْطَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَسُولَهُ ﷺ الظَّفَرَ عَنَى بِالْمُؤْمِنِينَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ عَلِيّاً ؑ وَ مَنْ حَضَرَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَمَنْ كَانَ أَفْضَلَ أَ مَنْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتِ السَّكِينَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلَيْهِ أَمْ مَنْ كَانَ فِي الْغَارِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَمْ يَكُنْ أَهْلًا لِنُزُولِهَا عَلَيْهِ يَا إِسْحَاقُ مَنْ أَفْضَلُ مَنْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ أَوْ مَنْ نَامَ عَلَى مِهَادِهِ وَ فِرَاشِهِ وَ وَقَاهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى تَمَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ مِنَ الْهِجْرَةِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَمَرَ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْمُرَ عَلِيّاً ؑ بِالنَّوْمِ عَلَى فِرَاشِهِ وَ وِقَايَتِهِ بِنَفْسِهِ فَأَمَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ ؑ أَ تَسْلَمُ يَا نَبِيَّ اللهِ [قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمْعاً وَ طَاعَةً ثُمَّ أَتَى مَضْجَعَهُ وَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ وَ أَحْدَقَ الْمُشْرِكُونَ بِهِ لَا يَشُكُّونَ فِي أَنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنْ يَضْرِبَهُ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ ضَرْبَةً لِئَلَّا يَطْلُبَ الْهَاشِمِيُّونَ بِدَمِهِ وَ عَلِيٌّ ؑ يَسْمَعُ بِأَمْرِ الْقَوْمِ فِيهِ مِنَ التَّدْبِيرِ فِي تَلَفِ نَفْسِهِ فَلَمْ يَدْعُهُ ذَلِكَ إِلَى الْجَزَعِ كَمَا جَزِعَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْغَارِ وَ هُوَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلِيٌّ ؑ وَحْدَهُ فَلَمْ يَزَلْ صَابِراً مُحْتَسِباً فَبَعَثَ اللهُ تَعَالَى مَلَائِكَتَهُ تَمْنَعُهُ مِنْ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْهِ فَقَالُوا أَيْنَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَ مَا عِلْمِي بِهِ قَالُوا فَأَنْتَ غَدَرْتَنَا ثُمَّ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ ؑ أَفْضَلَ لِمَا بَدَا مِنْهُ إِلَّا مَا يَزِيدُ خَيْراً حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ وَ هُوَ مَحْمُودٌ مَغْفُورٌ لَهُ يَا إِسْحَاقُ أَ مَا تَرْوِي حَدِيثَ الْوَلَايَةِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ ارْوِهِ فَرَوَيْتُهُ فَقَالَ أَ مَا تَرَى أَنَّهُ أَوْجَبَ لِعَلِيٍّ ؑ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنَ الْحَقِّ مَا لَمْ يُوجِبْ لَهُمَا عَلَيْهِ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ هَذَا قَالَهُ بِسَبَبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَقَالَ وَ أَيْنَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا قُلْتُ بِغَدِيرِ خُمٍّ بَعْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَمَتَى قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قُلْتُ بِمُوتَةَ قَالَ أَ فَلَيْسَ قَدْ كَانَ قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَبْلَ غَدِيرِ خُمٍّ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَخْبِرْنِي لَوْ رَأَيْتَ ابْناً لَكَ أَتَتْ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَقُولُ مَوْلَايَ مَوْلَى ابْنِ عَمِّي أَيُّهَا النَّاسُ فَاقْبَلُوا أَ كُنْتَ تَكْرَهُ لَهُ ذَلِكَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ أَ فَتُنَزِّهُ ابْنَكَ عَمَّا لَا يَتَنَزَّهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ وَيْحَكُمْ أَ جَعَلْتُمْ فُقَهَاءَكُمْ أَرْبَابَكُمْ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ اتَّخَذُوا أَحْبارَهُمْ وَ رُهْبانَهُمْ أَرْباباً مِنْ دُونِ اللهِ وَ اللهِ مَا صَامُوا لَهُمْ وَ لَا صَلَّوْا لَهُمْ وَ لَكِنَّهُمْ أَمَرُوا لَهُمْ فَأُطِيعُوا ثُمَّ قَالَ أَ تَرْوِي قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لِعَلِيٍّ ؑ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّ هَارُونَ أَخُو مُوسَى لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَعَلِيٌّ ؑ كَذَلِكَ قُلْتُ لَا قَالَ وَ هَارُونُ نَبِيٌّ وَ لَيْسَ عَلِيٌّ كَذَلِكَ فَمَا الْمَنْزِلَةُ الثَّالِثَةُ إِلَّا الْخِلَافَةَ وَ هَذَا كَمَا قَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّهُ اسْتَخْلَفَهُ اسْتِثْقَالًا لَهُ فَأَرَادَ أَنْ يُطَيِّبَ بِنَفْسِهِ وَ هَذَا كَمَا حَكَى اللهُ تَعَالَى عَنْ مُوسَى ؑ حَيْثُ يَقُولُ

لِهَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَ أَصْلِحْ وَ لا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ فَقُلْتُ إِنَّ مُوسَى خَلَّفَ هَارُونَ فِي قَوْمِهِ وَ هُوَ حَيٌّ ثُمَّ مَضَى إِلَى مِيقَاتِ رَبِّهِ تَعَالَى وَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَلَّفَ عَلِيّاً ؑ حِينَ خَرَجَ إِلَى غَزَاتِهِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ مُوسَى حِينَ خَلَّفَ هَارُونَ أَ كَانَ مَعَهُ حَيْثُ مَضَى إِلَى مِيقَاتِ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَ وَ لَيْسَ قَدِ اسْتَخْلَفَهُ عَلَى جَمِيعِهِمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ عَلِيٌّ ؑ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ إِلَى غَزَاتِهِ فِي الضُّعَفَاءِ وَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ إِذَا كَانَ أَكْثَرُ قَوْمِهِ مَعَهُ وَ إِنْ كَانَ قَدْ جَعَلَهُ خَلِيفَةً عَلَى جَمِيعِهِمْ وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ جَعَلَهُ خَلِيفَةً عَلَيْهِمْ فِي حَيَاتِهِ إِذَا غَابَ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ قَوْلُهُ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ هُوَ وَزِيرُ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضاً بِهَذَا الْقَوْلِ لِأَنَّ مُوسَى ؑ قَدْ دَعَا اللهَ تَعَالَى وَ قَالَ فِيمَا دَعَا وَ اجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي هارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَ أَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي فَإِذَا كَانَ عَلِيٌّ ؑ مِنْهُ ﷺ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى فَهُوَ وَزِيرُهُ كَمَا كَانَ هَارُونُ وَزِيرَ مُوسَى وَ هُوَ خَلِيفَتُهُ كَمَا كَانَ هَارُونُ خَلِيفَةَ مُوسَى ؑ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّظَرِ وَ الْكَلَامِ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ أَوْ تَسْأَلُونِّي فَقَالُوا بَلْ نَسْأَلُكَ قَالَ قُولُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَ لَيْسَتْ إِمَامَةُ عَلِيٍّ ؑ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ نُقِلَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ نَقْلِ الْفَرْضِ مِثْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ الْحَجُّ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي جَمِيعِ الْفَرْضِ وَ اخْتَلَفُوا فِي خِلَافَةِ عَلِيٍّ ؑ وَحْدَهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لِأَنَّ جَمِيعَ الْفَرْضِ لَا يَقَعُ فِيهِ مِنَ التَّنَافُسِ وَ الرَّغْبَةِ مَا يَقَعُ فِي الْخِلَافَةِ فَقَالَ آخَرُ مَا أَنْكَرْتَ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهُمْ بِاخْتِيَارِ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَقُومُ مَقَامَهُ رَأْفَةً بِهِمْ وَ رِقَّةً عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَخْلِفَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَيُعْصَى خَلِيفَتُهُ فَيَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ فَقَالَ أَنْكَرْتُ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَرْأَفُ بِخَلْقِهِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَدْ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَيْهِمْ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّ فِيهِمْ عاص [عَاصِياً وَ مطيع [مُطِيعاً فَلَمْ يَمْنَعْهُ تَعَالَى ذَلِكَ مِنْ إِرْسَالِهِ وَ عِلَّةٌ أُخْرَى وَ لَوْ أَمَرَهُمْ بِاخْتِيَارِ رَجُلٍ مِنْهُمْ كَانَ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَأْمُرَهُمْ كُلَّهُمْ أَوْ بَعْضَهُمْ فَلَوْ أَمَرَ الْكُلَّ مَنْ كَانَ الْمُخْتَارُ وَ لَوْ أَمَرَ بَعْضَنَا دُونَ بَعْضٍ كَانَ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ عَلَى هَذَا الْبَعْضِ عَلَامَةٌ فَإِنْ قُلْتَ الْفُقَهَاءُ فَلَا بُدَّ مِنْ تَحْدِيدِ الْفَقِيهِ وَ سِمَتِهِ قَالَ آخَرُ فَقَدْ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى حَسَنٌ وَ مَا رَأَوْهُ قَبِيحاً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ قَبِيحٌ فَقَالَ هَذَا الْقَوْلُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ يُرِيدُ كُلَّ الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْبَعْضَ فَإِنْ أَرَادَ الْكُلَّ فَهَذَا مَفْقُودٌ لِأَنَّ الْكُلَّ لَا يُمْكِنُ اجْتِمَاعُهُمْ وَ إِنْ كَانَ الْبَعْضَ فَقَدْ رَوَى كُلٌّ فِي صَاحِبِهِ حُسْناً مِثْلُ رِوَايَةِ الشِّيعَةِ فِي عَلِيٍّ وَ رِوَايَةِ الْحَشْوِيَّةِ فِي غَيْرِهِ

فَمَتَى يَثْبُتُ مَا تُرِيدُونَ مِنَ الْإِمَامَةِ قَالَ آخَرُ فَيَجُوزُ أَنْ تَزْعُمَ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَخْطَئُوا قَالَ كَيْفَ نَزْعُمُ أَنَّهُمْ أَخْطَئُوا وَ اجْتَمَعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ وَ هُمْ لَمْ يَعْلَمُوا فَرْضاً وَ لَا سُنَّةً لِأَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ الْإِمَامَةَ لَا فَرْضٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ لَا سُنَّةٌ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ فَكَيْفَ يَكُونُ فِيمَا لَيْسَ عِنْدَكَ بِفَرْضٍ وَ لَا سُنَّةٍ خَطَأٌ قَالَ آخَرُ إِنْ كُنْتَ تَدَّعِي لِعَلِيٍّ عليه السلام مِنَ الْإِمَامَةِ دُونَ غَيْرِهِ فَهَاتِ بَيِّنَتَكَ عَلَى مَا تَدَّعِي فَقَالَ مَا أَنَا بِمُدَّعٍ وَ لَكِنِّي مُقِرٌّ وَ لَا بَيِّنَةَ عَلَى مُقِرٍّ وَ الْمُدَّعِي مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ إِلَيْهِ التَّوْلِيَةَ وَ الْعَزْلَ وَ أَنَّ إِلَيْهِ الِاخْتِيَارَ وَ الْبَيِّنَةَ لَا تَعْرَى مِنْ أَنْ تَكُونَ مِنْ شُرَكَائِهِ فَهُمْ خُصَمَاءُ أَوْ تَكُونَ مِنْ غَيْرِهِمْ وَ الْغَيْرُ مَعْدُومٌ فَكَيْفَ يُؤْتَى بِالْبَيِّنَةِ عَلَى هَذَا قَالَ آخَرُ فَمَا كَانَ الْوَاجِبُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَا فَعَلَهُ قَالَ أَ فَمَا وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْلِمَ النَّاسَ أَنَّهُ إِمَامٌ فَقَالَ إِنَّ الْإِمَامَةَ لَا تَكُونُ بِفِعْلٍ مِنْهُ فِي نَفْسِهِ وَ لَا بِفِعْلٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ مِنِ اخْتِيَارٍ أَوْ تَفْضِيلٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَ إِنَّمَا [إِنَّمَا] يَكُونُ بِفِعْلٍ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِيهِ كَمَا قَالَ لِإِبْرَاهِيمَ عليه السلام إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً وَ كَمَا قَالَ تَعَالَى لِدَاوُدَ عليه السلام يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ وَ كَمَا قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ فِي آدَمَ إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً فَالْإِمَامُ إِنَّمَا يَكُونُ إِمَاماً مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى وَ بِاخْتِيَارِهِ إِيَّاهُ فِي بَدْءِ الصَّنِيعَةِ وَ التَّشْرِيفِ فِي النَّسَبِ وَ الطَّهَارَةِ فِي الْمَنْشَإِ وَ الْعِصْمَةِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَ لَوْ كَانَتْ بِفِعْلٍ مِنْهُ فِي نَفْسِهِ كَانَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ الْفِعْلَ مُسْتَحِقّاً لِلْإِمَامَةِ وَ إِذَا عَمِلَ خِلَافَهَا اعْتَزَلَ فَيَكُونُ خَلِيفَةً مِنْ قِبَلِ أَفْعَالِهِ قَالَ آخَرُ فَلِمَ أَوْجَبْتَ الْإِمَامَةَ لِعَلِيٍّ عليه السلام بَعْدَ الرَّسُولِ ﷺ فَقَالَ لِخُرُوجِهِ مِنَ الطُّفُولِيَّةِ إِلَى الْإِيمَانِ كَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الطُّفُولِيَّةِ إِلَى الْإِيمَانِ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْ ضَلَالَةِ قَوْمِهِ عَنِ الْحُجَّةِ وَ اجْتِنَابِهِ الشِّرْكَ كَبَرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ اجْتِنَابِهِ الشِّرْكَ لِأَنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ وَ لَا يَكُونُ الظَّالِمُ إِمَاماً وَ لَا مَنْ عَبَدَ وَثَناً بِإِجْمَاعٍ وَ مَنْ شرك [أَشْرَكَ] فَقَدْ حَلَّ مِنَ اللهِ تَعَالَى مَحَلَّ أَعْدَائِهِ فَالْحُكْمُ فِيهِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ بِمَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَجِيءَ إِجْمَاعٌ آخَرُ مِثْلُهُ وَ لِأَنَّ مَنْ حُكِمَ عَلَيْهِ مَرَّةً فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ حَاكِماً فَيَكُونَ الْحَاكِمُ مَحْكُوماً عَلَيْهِ فَلَا يَكُونُ حِينَئِذٍ فَرْقٌ بَيْنَ الْحَاكِمِ وَ الْمَحْكُومِ عَلَيْهِ قَالَ آخَرُ فَلِمَ لَمْ يُقَاتِلْ عَلِيٌّ عليه السلام أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَمَا قَاتَلَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ الْمَسْأَلَةُ مُحَالٌ لِأَنَّ لَمْ اقْتِضَاءٌ وَ لَمْ يَفْعَلْ نَفْيٌ وَ النَّفْيُ لَا يَكُونُ لَهُ عِلَّةٌ إِنَّمَا الْعِلَّةُ لِلْإِثْبَاتِ وَ إِنَّمَا يَجِبُ أَنْ يُنْظَرَ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ عليه السلام أَ مِنْ قِبَلِ اللهِ أَمْ مِنْ قِبَلِ غَيْرِهِ فَإِنْ صَحَّ أَنَّهُ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى فَالشَّكُّ فِي تَدْبِيرِهِ كُفْرٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا

قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً فَأَفْعَالُ الْفَاعِلِ تَبَعٌ لِأَصْلِهِ فَإِنْ كَانَ قِيَامُهُ عَنِ اللهِ تَعَالَى فَأَفْعَالُهُ عَنْهُ وَ عَلَى النَّاسِ الرِّضَا وَ التَّسْلِيمُ وَ قَدْ تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقِتَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَوْمَ صَدَّ الْمُشْرِكُونَ هَدْيَهُ عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا وَجَدَ الْأَعْوَانَ وَ قَوِيَ حَارَبَ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي الْأَوَّلِ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خُذُوهُمْ وَ احْصُرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ قَالَ آخَرُ إِذَا زَعَمْتَ أَنَّ إِمَامَةَ عَلِيٍّ ؑ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى وَ أَنَّهُ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ فَلِمَ لَمْ يَجُزْ إِلَّا التَّبْلِيغُ وَ الدُّعَاءُ لِلْأَنْبِيَاءِ ؑ وَ جَازَ لِعَلِيٍّ أَنْ يَتْرُكَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ دَعْوَةِ النَّاسِ إِلَى طَاعَتِهِ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ أَنَّا لَمْ نَزْعُمْ أَنَّ عَلِيّاً ؑ أُمِرَ بِالتَّبْلِيغِ فَيَكُونَ رَسُولًا وَ لَكِنَّهُ ؑ وُضِعَ عَلَماً بَيْنَ اللهِ تَعَالَى وَ بَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ تَبِعَهُ كَانَ مُطِيعاً وَ مَنْ خَالَفَهُ كَانَ عَاصِياً فَإِنْ وَجَدَ أَعْوَاناً يَتَقَوَّى بِهِمْ جَاهَدَ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ أَعْوَاناً فَاللَّوْمُ عَلَيْهِمْ لَا عَلَيْهِ لِأَنَّهُمْ أُمِرُوا بِطَاعَتِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ لَمْ يُؤْمَرْ هُوَ بِمُجَاهَدَتِهِمْ إِلَّا بِقُوَّةٍ وَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْتِ عَلَى النَّاسِ الْحَجُّ إِلَيْهِ فَإِذَا حَجُّوا أَدَّوْا مَا عَلَيْهِمْ وَ إِذَا لَمْ يَفْعَلُوا كَانَتِ اللَّائِمَةُ عَلَيْهِمْ لَا عَلَى الْبَيْتِ وَ قَالَ آخَرُ إِذَا أُوجِبَ أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ إِمَامٍ مُفْتَرَضِ الطَّاعَةِ بِالاضْطِرَارِ كَيْفَ يَجِبُ بِالاضْطِرَارِ أَنَّهُ عَلِيٌّ ؑ دُونَ غَيْرِهِ- فَقَالَ مِنْ قِبَلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَفْرِضُ مَجْهُولًا وَ لَا يَكُونُ الْمَفْرُوضُ مُمْتَنِعاً إِذِ الْمَجْهُولُ مُمْتَنِعٌ فَلَا بُدَّ مِنْ دَلَالَةِ الرَّسُولِ ﷺ عَلَى الْفَرْضِ لِيَقْطَعَ الْعُذْرَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بَيْنَ عِبَادِهِ أَ رَأَيْتَ لَوْ فَرَضَ اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّاسِ صَوْمَ شَهْرٍ فَلَمْ يُعْلِمِ النَّاسَ أَيُّ شَهْرٍ هُوَ وَ لَمْ يُوسَمْ بِوَسْمٍ وَ كَانَ عَلَى النَّاسِ اسْتِخْرَاجُ ذَلِكَ بِعُقُولِهِمْ حَتَّى يُصِيبُوا مَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى فَيَكُونُ النَّاسُ حِينَئِذٍ مُسْتَغْنِينَ عَنِ الرَّسُولِ الْمُبَيِّنِ لَهُمْ وَ عَنِ الْإِمَامِ النَّاقِلِ خَبَرَ الرَّسُولِ إِلَيْهِمْ وَ قَالَ آخَرُ مِنْ أَيْنَ أَوْجَبْتَ أَنَّ عَلِيّاً ؑ كَانَ بَالِغاً حِينَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ كَانَ صَبِيّاً حِينَ دُعِيَ وَ لَمْ يَكُنْ جَازَ عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَ لَا بَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ لَا يَعْرَى فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنْ أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَدْعُوَهُ فَإِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَهُوَ مُحْتَمِلُ التَّكْلِيفِ قَوِيٌّ عَلَى أَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَ إِنْ كَانَ مِمَّنْ لَمْ يُرْسَلْ إِلَيْهِ فَقَدْ لَزِمَ النَّبِيَّ ﷺ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ وَ كَانَ مَعَ ذَلِكَ فَقَدْ كَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ عِبَادَ اللهِ مَا لَا يُطِيقُونَ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ هَذَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِي يَمْتَنِعُ كَوْنُهُ وَ لَا يَأْمُرُ بِهِ حَكِيمٌ وَ لَا يَدُلُّ عَلَيْهِ الرَّسُولُ تَعَالَى اللهُ عَنْ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمُحَالِ وَ جَلَّ الرَّسُولُ مِنْ أَنْ يَأْمُرَ بِخِلَافِ مَا يُمْكِنُ كَوْنُهُ فِي حِكْمَةِ الْحَكِيمِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ عِنْدَ

ذَلِكَ جَمِيعاً فَقَالَ الْمَأْمُونُ قَدْ سَأَلْتُمُونِي وَ نَقَضْتُمْ عَلَيَّ أَ فَأَسْأَلُكُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَ لَيْسَ قَدْ رَوَتِ الْأُمَّةُ بِإِجْمَاعٍ مِنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ وَ رَوَوْا عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَصَى اللهَ بِمَعْصِيَةٍ صَغُرَتْ أَوْ كَبُرَتْ ثُمَّ اتَّخَذَهَا دِيناً وَ مَضَى مُصِرّاً عَلَيْهَا فَهُوَ مُخَلَّدٌ بَيْنَ أَطْبَاقِ الْجَحِيمِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَخَبِّرُونِي عَنْ رَجُلٍ يَخْتَارُهُ الْأُمَّةُ فَتَنْصِبُهُ خَلِيفَةً هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ لَهُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَمْ يَسْتَخْلِفْهُ الرَّسُولُ فَإِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ فَقَدْ كَابَرْتُمْ وَ إِنْ قُلْتُمْ لَا وَجَبَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ لَا كَانَ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَإِنَّكُمْ مُتَعَرِّضُونَ لِأَنْ تَكُونُوا مِمَّنْ وَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِدُخُولِ النَّارِ وَ خَبِّرُونِي فِي أَيِّ قَوْلَيْكُمْ صَدَقْتُمْ أَ فِي قَوْلِكُمْ مَضَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ أَوْ فِي قَوْلِكُمْ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنْ كُنْتُمْ صَدَقْتُمْ فِي الْقَوْلَيْنِ فَهَذَا مَا لَا يُمْكِنُ كَوْنُهُ إِذْ كَانَ مُتَنَاقِضاً وَ إِنْ كُنْتُمْ صَدَقْتُمْ فِي أَحَدِهِمَا بَطَلَ الْآخَرُ فَاتَّقُوا اللهَ وَ انْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَ دَعُوا التَّقْلِيدَ وَ تَجَنَّبُوا الشُّبُهَاتِ فَوَ اللهِ مَا يَقْبَلُ اللهُ تَعَالَى إِلَّا مِنْ عَبْدٍ لَا يَأْتِي إِلَّا بِمَا يَعْقِلُ وَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا فِيمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ وَ الرَّيْبُ شَكٌّ وَ إِدْمَانُ الشَّكِّ كُفْرٌ بِاللهِ تَعَالَى وَ صَاحِبُهُ فِي النَّارِ وَ خَبِّرُونِي هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَبْتَاعَ أَحَدُكُمْ عَبْداً فَإِذَا ابْتَاعَهُ صَارَ مَوْلَاهُ وَ صَارَ الْمُشْتَرِي عَبْدَهُ قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ جَازَ أَنْ يَكُونَ مَنِ اجْتَمَعْتُمْ عَلَيْهِ أَنْتُمْ لِهَوَاكُمْ وَ اسْتَخْلَفْتُمُوهُ صَارَ خَلِيفَةً عَلَيْكُمْ وَ أَنْتُمْ وَلَّيْتُمُوهُ أَ لَا كُنْتُمْ أَنْتُمُ الْخُلَفَاءَ عَلَيْهِ بَلْ تُؤْتُونَ خَلِيفَةً وَ تَقُولُونَ إِنَّهُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ إِذَا أَسْخَطْتُمْ عَلَيْهِ قَتَلْتُمُوهُ كَمَا فُعِلَ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لِأَنَّ الْإِمَامَ وَكِيلُ الْمُسْلِمِينَ إِذَا رَضُوا عَنْهُ وَلَّوْهُ وَ إِذَا سَخِطُوا عَلَيْهِ عَزَلُوهُ قَالَ فَلِمَنِ الْمُسْلِمُونَ وَ الْعِبَادُ وَ الْبِلَادُ قَالُوا لِلَّهِ تَعَالَى فو الله [قَالَ فَاللهُ أَوْلَى أَنْ يُوَكِّلَ عَلَى عِبَادِهِ وَ بِلَادِهِ مِنْ غَيْرِهِ لِأَنَّ مِنْ إِجْمَاعِ الْأُمَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثاً فِي مُلْكِ غَيْرِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فَإِنْ فَعَلَ فَآثِمٌ غَارِمٌ ثُمَّ قَالَ خَبِّرُونِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَلِ اسْتَخْلَفَ حِينَ مَضَى أَمْ لَا فَقَالُوا لَمْ يَسْتَخْلِفْ قَالَ فَتَرْكُهُ ذَلِكَ هُدًى أَمْ ضَلَالٌ قَالُوا هُدًى قَالَ فَعَلَى النَّاسِ أَنْ يَتَّبِعُوا الْهُدَى وَ يَتْرُكُوا الْبَاطِلَ وَ يَتَنَكَّبُوا الضَّلَالَ قَالُوا قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ فَلِمَ اسْتَخْلَفَ النَّاسُ بَعْدَهُ وَ قَدْ تَرَكَهُ هُوَ فَتَرْكُ فِعْلِهِ ضَلَالٌ وَ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ خِلَافُ الْهُدَى هُدًى وَ إِذَا كَانَ تَرْكُ الِاسْتِخْلَافِ هُدًى فَلِمَ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَ لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ لِمَ جَعَلَ عُمَرُ الْأَمْرَ بَعْدَهُ شُورَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ خِلَافاً عَلَى صَاحِبِهِ لِأَنَّكُمْ زَعَمْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَ أَنَّ أَبَا

بَكْرٍ اسْتَخْلَفَ وَ عُمَرَ لَمْ يَتْرُكِ الِاسْتِخْلَافَ كَمَا تَرَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِزَعْمِكُمْ وَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ كَمَا فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَ جَاءَ بِمَعْنًى ثَالِثٍ فَخَبِّرُونِي أَيَّ ذَلِكَ تَرَوْنَهُ صَوَاباً فَإِنْ رَأَيْتُمْ فِعْلَ النَّبِيِّ ﷺ صَوَاباً فَقَدْ أَخْطَأْتُمْ أَبَا بَكْرٍ وَ كَذَلِكَ الْقَوْلُ فِي بَقِيَّةِ الْأَقَاوِيلِ وَ خَبِّرُونِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِزَعْمِكُمْ مِنْ تَرْكِ الِاسْتِخْلَافِ أَوْ مَا صَنَعَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الِاسْتِخْلَافِ وَ خَبِّرُونِي هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تَرْكُهُ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ هُدًى وَ فِعْلُهُ مِنْ غَيْرِهِ هُدًى فَيَكُونَ هُدًى ضِدَّ هُدًى فَأَيْنَ الضَّلَالُ حِينَئِذٍ وَ خَبِّرُونِي هَلْ وُلِّيَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاخْتِيَارِ الصَّحَابَةِ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَوْمِ فَإِنْ قُلْتُمْ لَا فَقَدْ أَوْجَبْتُمْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَمِلُوا ضَلَالَةً بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَ إِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ كَذَّبْتُمُ الْأُمَّةَ وَ أَبْطَلَ قَوْلَكُمُ الْوُجُودُ الَّذِي لَا يُدْفَعُ وَ خَبِّرُونِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْ لِمَنْ ما فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ أَ صِدْقٌ هَذَا أَمْ كِذْبٌ قَالُوا صِدْقٌ قَالَ أَ فَلَيْسَ مَا سِوَى اللهِ لِلَّهِ إِذْ كَانَ مُحْدِثَهُ وَ مَالِكَهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَفِي هَذَا بُطْلَانُ مَا أَوْجَبْتُمْ مِنِ اخْتِيَارِكُمْ خَلِيفَةً تَفْتَرِضُونَ طَاعَتَهُ وَ تُسَمُّونَهُ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ أَنْتُمُ اسْتَخْلَفْتُمُوهُ وَ هُوَ مَعْزُولٌ عَنْكُمْ إِذَا غَضِبْتُمْ عَلَيْهِ وَ عَمِلَ بِخِلَافِ مَحَبَّتِكُمْ وَ مَقْتُولٌ إِذَا أَبَى الِاعْتِزَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللهِ كَذِباً فَتَلْقَوْا وَبَالَ ذَلِكَ غَداً إِذَا قُمْتُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالَى وَ إِذَا وَرَدْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ قَدْ كَذَبْتُمْ عَلَيْهِ مُتَعَمِّدِينَ وَ قَدْ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ اللهُمَّ إِنِّي قَدْ أَرْشَدْتُهُمْ اللهُمَّ إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ مَا وَجَبَ عَلَيَّ إِخْرَاجُهُ مِنْ عُنُقِي اللهُمَّ إِنِّي لَمْ أَدَعْهُمْ فِي رَيْبٍ وَ لَا فِي شَكٍّ اللهُمَّ إِنِّي أَدِينُ بِالتَّقَرُّبِ إِلَيْكَ بِتَقْدِيمِ عَلِيٍّ علیہ السلام عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَمَا أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُكَ ﷺ قَالَ ثُمَّ افْتَرَقْنَا فَلَمْ نَجْتَمِعْ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى قُبِضَ الْمَأْمُونُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ لِمَ سَكَتُّمْ قَالُوا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ قَالَ تَكْفِينِي هَذِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِإِخْرَاجِهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا مُتَحَيِّرِينَ خَجِلِينَ ثُمَّ نَظَرَ الْمَأْمُونُ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ هَذَا أَقْصَى مَا عِنْدَ الْقَوْمِ فَلَا يَظُنُّ ظَانٌّ أَنَّ جَلَالَتِي مَنَعَتْهُمْ مِنَ النَّقْضِ عَلَيَّ.

ترجمہ

اسحاق بن حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن اکثم قاضی کو کہتے ہوئے سنا: مامون نے مجھے حکم دیا کہ میں محدثین، متکلمین اور مناظرین کی ایک جماعت فراہم کروں۔تو میں نے محدثین و متکلمین دونوں قسم کے تقریباً چالیس افراد

جمع کر دیئے اوران سب کو لے کر دربار میں پہنچا اورانہیں دربان کے پاس بٹھا کر میں اندر گیا تا کہ انہیں یہ بتا دوں کہ یہ لوگ کس مرتبے اور منزلت کے ہیں۔

مامون نے ان سب کے رتبے اور منزلت سن کر کہا: اچھا! ان سب کو میرے سامنے لاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ آج آپ لوگوں کے سامنے اس حجت کو تمام کر دوں جو مجھ پر عنداللہ فرض ہے۔ لہٰذا اب آپ حضرات میں سے جن صاحب کو اپنی ضروریات بشری سے فارغ ہونا ہو وہ فارغ ہو جائیں۔ اپنے موزے اور ردائیں اتار کر بے تکلف بیٹھ جائیں۔

چنانچہ جب وہ لوگ اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے تو مامون نے ان سے خطاب کیا حضرات! میں نے آپ کو آج اس لئے زحمت دی ہے کہ آپ سے ایک اہم مسئلے پر گفتگو کروں اور آپ سے بھی مجھے یہ امید ہے کہ ہمہ تن گوش ہو کر اس گفتگو کو سنیں گیں۔

مامون: سنیے! میں ایک شخص ہوں جس کا دعویٰ ہے کہ بعداز نبی اکرمؐ حضرت علی خیر البشر اور افضلِ الخلائق ہیں۔ اگر آپ حضرات کے نزدیک بھی میرا یہ دعویٰ سچا ہے تو اس کی تصدیق و تائید کریں ورنہ اسے رد کر دیں۔ اور اب اس سلسلے میں اگر آپ کہیں تو میں چند سوالات کروں یا آپ حضرات مجھ سے سوالات پوچھ سکتے ہیں۔

پہلا محدث: ہم آپ سے سوال کریں گے۔

مامون: بہتر! مگر آپ حضرات اپنے حلقے میں سے ایک شخص کو گفتگو کے لئے منتخب کر لیں تا کہ صرف وہی بات کرے باقی سب سنتے رہیں۔ البتہ اس کے بعد اگر کوئی اور شخص مزید گفتگو کرنا چاہے تو وہ اس کی کمی پوری کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایک محدث نے بحث کا آغاز اس طرح کیا۔

محدث: امیر المومنین! ہمارا نظریہ یہ ہے کہ رسول خدا کے بعد حضرت ابوبکر ہی تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ اور ہمارا یہ نظریہ رسول اکرمؐ کی ایک متفقہ حدیث کی بنیاد پر قائم ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''تم میرے بعد ابوبکر وعمر کی اقتدا کرنا''

پس جب رسول رحمتؐ نے شیخین کی اقتدا کا حکم دے دیا ہے تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپؐ نے لوگوں کو ان کی اقتدا کا حکم دیا ہے جو کہ تمام لوگوں سے بہتر ہے۔

مامون: یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے پاس روایات زیادہ ہیں اور ان روایات کے متعلق تین ہی صورتیں ہیں۔ یا تو تمام روایات سچی ہیں یا تمام روایات جھوٹی ہیں یا پھر کچھ سچی اور کچھ جھوٹی ہیں۔

تمام روایات کو سچا ماننا ممکن نہیں ہے کیونکہ ان میں سے کچھ روایات دوسری روایات کی متضاد ہیں اور تمام روایات کو باطل کہنا بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر تمام روایات کو غلط تسلیم کر لیا جائے تو پھر پورے کا پورا دین اور پوری شریعت ہی باطل ہو جائے گی (کیونکہ دین شریعت روایات کی اساس پر قائم ہے) اور جب پہلی دو صورتیں غلط ہیں تو ہمیں لازمی طور پر تیسری

صورت کو صحیح قرار دینا ہوگا اور تیسری صورت یہ ہے کہ بعض روایات حق اور بعض روایات باطل ہیں۔ اور اس کے لیے ہمیں کسی محکم دلیل کی ضرورت ہوگی جس سے صحیح روایات کو ثابت اور اس کی متضاد روایات کی نفی کی جا سکے اور جب روایت صحیح ثابت ہو جائے تو ہمیں اس پر اعتقاد رکھنا چاہیے اور اس سے تمسک کرنا چاہیے اور جو روایت آپ نے پیش کی ہے اس کا تعلق ان روایات سے ہے جن کے باطل ہونے کی دلیلیں خود ان کے اندر موجود ہیں۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ اور امر مسلم یہ ہے کہ رسول اکرمؐ تمام صاحبان حکمت سے بڑے حکیم اور تمام مخلوقات میں سب سے بڑے راست گو تھے اور آپؐ کے متعلق یہ بات سوچی ہی نہیں جا سکتی کہ آپؐ کسی ناممکن اور امر محال کا حکم فرمائیں اور لوگوں کو مجبور کریں کہ وہ غلط بات پر عقیدہ رکھیں اور دیانت داری کے خلاف عمل کریں اور جو روایت آپ نے پیش کی ہے اس میں یہی بات نظر آتی ہے۔

اور اسی روایت میں جن دو افراد کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے وہ دونوں یا تو ہر لحاظ سے متفق ہوں یا مختلف ہوں گے۔ اور اگر دونوں ہر لحاظ سے متفق ہیں تو پھر انہیں عدد، صفت، صورت، جسم اور فرد واحد تسلیم کرنا پڑے گا اور ایسا ناممکن ہے کہ دو افراد ہر لحاظ سے ایک ہوں۔ اور اگر وہ دونوں مختلف تھے تو ان کے باہمی اختلاف کے باوجود لوگوں کو ان کی اقتداء کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے؟ اور یہ ''تکلیف ملا یطاق'' ہے۔

کیونکہ اگر انسان ایک کی اقتدا کرے گا تو دوسرے کی مخالفت کرے گا اور شیخین کے باہمی اختلاف کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے اہل ارتداد کو قید کرنے کا حکم دیا تھا اور حضرت عمر نے انہیں آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو مشورہ دیا تھا کہ وہ خالد بن ولید کو سالاری سے معزول کر دیں اور مالک بن نویرہ کے قصاص میں اسے قتل کر دیں۔ مگر حضرت ابوبکر نے ان کا مشورہ قبول نہیں کیا تھا۔ حضرت عمر نے متعۃ الحج اور متعۃ النساء کو حرام قرار دیا تھا جب کہ حضرت ابوبکر نے ایسا نہیں کیا تھا حضرت عمر نے وظائف کے رجسٹرات مرتب کرائے تھے جب کہ حضرت ابوبکر نے ایسا نہیں کیا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے بعد کے لیے ایک شخص کو اپنا خلیفہ نامزد کیا، جب کہ حضرت عمر نے کسی فرد واحد کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا اور یہ معاملہ شوریٰ پر چھوڑا تھا۔ اس کے علاوہ بھی شیخین میں باہمی اختلافات کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

خدارا! اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اتنے اختلافات کے باوجود ان دونوں کی ایک ہی وقت اقتدا کیسے کی جا سکتی ہے؟

قول مؤلف: مصنف کتاب ہذا کے مصنف کہتے ہیں کہ یہ گفتگو انتہائی فیصلہ کن ہے اور اس بحث کے دوران مامون کو یہ کہنا یاد نہ رہا کہ محدثین اہل سنت نے مذکورہ حدیث کو "**اقتدوا باللذین من بعد ابوبکر و عمر**" کے الفاظ سے بیان نہیں کیا۔ اگر وہ اس روایت کو ان الفاظ سے بیان کرتے تو اس سے شیخین کی اقتدا کرنے کا حکم ثابت ہوتا۔

محدثین اہل سنت نے اس روایت کو ان الفاظ سے بیان کیا اور بعض محدثین نے اس روایت کو ان الفاظ سے بیان

کیا اور اگر اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو ''نصب'' کی صورت میں حدیث کا عربی مفہوم یوں ہوگا۔

1۔ ''اے ابوبکر وعمر! تم دونوں میرے بعد دو چیزوں یعنی قرآن اور میری عترت کی اقتدا کرنا''۔

اور اگر اس روایت کو ''رفع'' کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا عربی زبان میں مفہوم اس طرح سے ہوگا۔

2۔ ''اے لوگو اور اے ابوبکر وعمر! دونوں بھی میرے بعد اللہ کی کتاب اور عترت کی اقتدا کرنا''۔

الغرض جن دو مذکورہ طریقوں سے محدثین اہل سنت نے اس روایت کو بیان کیا ہے اس سے کسی طور پر حضرت ابوبکر وعمر کی اقتدا کا حکم سرے سے ثابت ہی نہیں ہوتا۔

آمدم برسر مطلب اس کے بعد دوسرے محدث نے گفتگو شروع کی۔

دوسرا محدث: مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:۔

''اگر میں کسی کو اپنا خلیل منتخب کرتا تو حضرت ابوبکر کو ہی اپنا خلیل منتخب کرتا''۔

مامون: یہ بھی ناممکن ہے۔ اس لئے کہ آپ لوگ ہی یہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ میں مواخات قائم کرائی یعنی انہیں ایک دوسرے کا بھائی بنایا مگر حضرت علیؑ کو چھوڑ دیا اور انہیں کسی کا بھائی نہ بنایا۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہؐ! آپؐ نے لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا تو آپؐ نے فرمایا: علیؑ! میں نے تمہیں اپنے لئے منتخب کیا ہے۔

''تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

لہٰذا یہ روایت اور ابھی آپ نے جو روایت پڑھی ہے دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ اور یہ دونوں بیک وقت کیسے صحیح ہوسکتی ہیں؟

اور صاف بات ہے کہ ان میں سے ایک ہی صحیح ہوگی اور دوسری غلط۔

چنانچہ یہ جواب سن کر وہ بھی خاموش ہوگیا۔

تیسرا محدث: جنابِ عالی! مگر حضرت علی علیہ السلام نے خود برسر منبر کہا ہے:۔

''نبی اکرمؐ کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر وعمر ہیں''۔

مامون: آپ خود سوچیں کہ یہ کیسے ممکن ہے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں بزرگوں کو پوری امت سے بہتر سمجھتے تو ان دونوں کو کبھی عمرو بن العاص اور کبھی اسامہ بن زید کے ماتحت نہ کرتے اور اس روایت کی تکذیب تو حضرت علیؑ کا یہ قول کر رہا ہے۔

''جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانشینی کا سب سے زیادہ حقدار تھا۔ مگر میں نے سوچا کہ

یہ لوگ ابھی ابھی تو چند دن پہلے مسلمان ہوئے ہیں اگر میں ان سے الجھوں گا تو پھر یہ کہیں کافر نہ ہو جائیں''۔

نیز حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ میں ان دونوں کے اسلام لانے سے پہلے اللہ کی عبادت کرتا رہا اور ان دونوں کی وفات کے بعد بھی اللہ کی عبادت کر رہا ہوں''۔

یہ سن کر وہ محدث لاجواب ہو گیا۔

چوتھا محدث: مگر یہ روایت بھی موجود ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا اور یہ فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو مجھ سے یہ عہدہ لے لے اور میں اس کے حق میں دست بردار ہو جاؤں؟

اس موقع پر حضرت علی علیہ السلام نے ان سے کہا، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا تو پھر آپ کو مؤخر کون کر سکتا ہے؟

مامون: مگر یہ روایت بھی درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر سے بیعت سے کنارہ کشی کی تھی اور آپ لوگوں کی روایات میں ہمیں یہ الفاظ دکھائی دیتے ہیں کہ جب تک حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زندہ رہیں تو اس وقت تک حضرت علی علیہ السلام بیعت سے کنارہ کش رہے۔

اور حضرت زہراؑ یہ وصیت کر کے فوت ہوئی تھیں کہ مجھے شب کے اندھیرے میں دفن کرنا تاکہ یہ دونوں میرے جنازے میں شریک نہ ہو سکیں۔

اور آپ کی بیان کردہ روایت کے غلط ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے تو پھر انہیں جائز ہی نہیں کہ وہ دوسرے کے حق میں دستبردار ہوں، اور انہیں کیا حق تھا کہ وہ ایک نصاریٰ سے یہ کہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگوں پر ابوعبیدہ یا حضرت عمر کو خلیفہ بنا کر خود خلافت سے دستبردار ہو جاؤں۔

جواب معقول تھا اس لیے وہ بھی خاموش ہو گیا۔

پانچواں محدث: ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ عمرو بن العاص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہؐ! خواتین میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون سی خاتون پیاری ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ

پھر عمرو بن العاص نے آپؐ سے پوچھا: اور مردوں میں سے کون آپؐ کو زیادہ محبوب ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے والد۔

مامون: یہ روایت بھی درست نہیں ہے اس لیے کہ آپ حضرات کے پاس ایک مشہور اور متواتر روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا گیا تو آپؐ نے دعا فرمائی کہ پروردگار! جو تیرے نزدیک ساری

مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو اس کو اسی وقت بھیج دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیج دیا۔ اب آپ بتائیں کہ اس متواتر روایت کے سامنے آپ کی پیش کردہ روایت کو کس طرح قبول کیا جائے؟

چھٹا محدث: حضرت علیؑ نے خود ہی کہا ہے کہ جو شخص مجھے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر فضیلت دے گا تو اس کو میں اتنے تازیانے ماروں گا، جتنے تازیانے ایک جھوٹے اور مفتری کو مارے جاتے ہیں۔

مامون: یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ حضرت علیؑ ایسا فرمائیں کہ جس پر از روئے شرع کوئی حد نہیں اس پر میں حد شرع جاری کروں گا۔ اس طرح تو انہوں نے خود حدود الٰہی سے تجاوز اور حکم خدا کے خلاف ارشاد فرمایا اس لیے کہ ان دونوں سے کسی کو افضل سمجھنا کوئی گناہ نہیں ہے۔

اور پھر آپ حضرات نے خود حضرت ابوبکر سے روایت کی ہے کہ جب وہ والی مقرر ہوئے تو انہوں نے اپنے پہلے خطبے میں کہا: ''لوگو! مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے مگر میں تم سے بہتر نہیں ہوں''۔

اب آپ خود ہی بتائیں کہ ان دونوں میں سے سچا کون ہے۔ حضرت ابوبکر جو اپنے لیے خود ہی اعلان کر رہے ہیں یا حضرت علیؑ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو فضیلت دے رہے ہیں۔

اور ان دونوں باتوں میں جو تناقض اور تضاد ہے وہ تو اپنی جگہ ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اپنے اس قول میں سچے ہیں تو کس حد تک؟ اور اگر سچے ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟

کیا انہیں وحی کے ذریعے معلوم ہوا؟

وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا۔ اب یہ کہ وہ خود اپنی ہی نظر میں ایسے تھے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے متعلق مشکوک تھے اور اگر وہ اپنے اسی قول میں سچے نہ تھے تو ایسا شخص جو مسلمانوں کا والی ہو اور جو احکام اسلام کے نفاذ کا ذمہ دار ہو اور جو مسلمانوں پر حدود اسلامی جاری کرنے والا ہو باوجود اس کے وہ کاذب ہو؟؟

یہ عجیب بات ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ وہ اپنے قول میں سچے تھے اور وہ لوگوں سے کسی طرح اور کسی طور پر افضل نہیں تھے۔

ساتواں محدث: مگر حدیث میں یہ بھی تو ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔

مامون: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کبھی بھی نہیں فرما سکتے۔ اس لیے کہ جنت میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک ضعیفہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے حصول جنت کے لیے دعا کی طالب ہوئی تو آپؐ نے فرمایا ''کوئی

بوڑھی خاتون جنت میں داخل نہیں ہوگی''۔

یہ سن کر وہ رونے لگی۔ آپؐ نے فرمایا، کیوں روتی ہو؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''بے شک ہم نے ان حوروں کو خلق کیا ہے، انہیں نت نئی بنایا ہے یہ با کرہ اور آپس میں ہم سن سہیلیاں ہوں گی''۔ [1]

مقصد آیت یہ ہے کہ جنت میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔ اب اگر آپ کہیں کہ حضرت ابوبکر وعمر بھی جوان بن کر جنت میں جائیں گے تو آپ کے یہاں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حسنؑ وحسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔ خواہ وہ اولین میں سے ہو یا آخرین میں سے اور دونوں کے والدین ان سے افضل و بہتر ہیں۔ یہ جواب سن کر وہ بھی خاموش ہوگیا۔

آٹھواں محدث: ان کے افضل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! اگر مجھے تمہارے پاس نبی بنا کر نہ بھیجا جاتا تو عمر کو نبی بنا کر

تمہارے پاس بھیج جاتا۔

مامون: یہ بھی نہ ممکن ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اے رسولؐ! ہم نے آپؐ کے پاس بھی اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی''۔ [2]

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''اے رسولؐ! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے انبیاءؑ سے وعدہ لیا تھا اور آپؐ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰ بن مریمؑ سے وعدہ لیا تھا''۔ [3]

اب آپ خود ہی انصاف کر کے مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ جائز ہے کہ اللہ جس سے عہد و میثاق لے، اس کو تو نہ بھیجے اور جس سے کوئی عہد و میثاق نہ لیا گیا ہو اسے نبی بنا کر بھیج دے؟؟ یہ سن کر وہ بھی لا جواب ہوگیا۔

نواں محدث: یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ فخر ومباہات کرتا ہے۔

چنانچہ آنحضرتﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ یوم عرفہ میں حضرت عمر کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بالعموم اور عمر پر بالخصوص فخر ومباہات کرتا ہے۔

مامون: یہ بھی ناممکن اور محال ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کر سکتا کہ حضرت عمر پر تو فخر کرے اور اپنے نبیؐ کو چھوڑ

---

[1] الواقعہ ۳۵ تا ۳۷
[2] النساء ۱۶۳
[3] الاحزاب، ۷

دے اور حضرت عمر کا شمار خاص بندوں میں ہو اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شمار عام بندوں میں ہو۔

اور آپ لوگوں کی روایات کو دیکھتے ہوئے اس روایت پر کوئی تعجب نہیں ہوتا اس لیے کہ آپ کے یہاں تو یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جب میں جنت میں داخل ہونے لگوں گا تو مجھے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دے گی اور میں دیکھوں گا کہ حضرت ابوبکر کے غلام بلال مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اسی بنا پر جب شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ، حضرت ابوبکر سے بہتر ہیں تو آپ جواب میں یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کا غلام بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہے کیونکہ مسبوق صبوق سے افضل ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں آپ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ جب شیطان حضرت عمر کو آتا ہوا محسوس کرتا تھا تو بھاگ جاتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ آپ نے یہ روایت بھی تراشی ہوئی ہے کہ شیطان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر لات ومنات کی تعریف جاری کرادی تھی اور سورۃ النجم کی تلاوت کے دوران آپؐ کے منہ سے ابلیس نے یہ کلمات جاری کرائے تھے "انھن الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجیٰ" اب ذرا انصاف سے تو مجھے بتائیں کہ شیطان حضرت عمر کو دیکھ کر تو بھاگ کھڑا ہوتا تھا مگر رسول اکرمؐ سے کلمۂ کفر تک کہلا دیا کرتا تھا؟؟

مامون کا جواب معقول تھا۔ وہ محدث بے چارہ جواب میں کیا کہتا۔ لہٰذا وہ بھی خاموش ہو گیا۔

دسواں محدث: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اگر عذاب نازل ہوتا تو میری امت میں سوائے حضرت عمر کے اور کوئی نہ بچتا۔ (بھلا اس سے بڑھ کر افضلیت کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟)

مامون: مگر یہ روایت تو نص قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے رسولؐ! جب تک آپؐ ان کے درمیان میں موجود ہیں اس وقت تک اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ (الانفال ۳۳)

آپ لوگوں نے تو اس روایت کی بنا پر حضرت عمر حضرت رسول اکرمؐ کے مثل بنا دیا۔ (یہ جواب سن کر وہ محدث بھی خاموش ہو گیا)۔

گیارہواں محدث: اچھا! اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود گواہی دی ہے کہ حضرت عمر فاروق ان دس صحابہ میں سے ہیں جو جنتی ہیں اور جنہیں جنت کی بشارت دی گئی ہے؟

مامون: اگر ایسا ہوتا جیسا کہ آپ لوگوں کا خیال ہے تو حضرت عمر بار بار حضرت حذیفہؓ سے یہ نہ کہتے کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ کیا میں بھی منافقین میں سے ہوں؟

غور کیجئے! اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق یہ فرما دیا تھا کہ تم جنتی ہو تو کیا ان کو رسول اکرمؐ کی بات کا یقین نہ تھا اور وہ حذیفہؓ سے اس کی تصدیق کیوں چاہتے تھے؟

اس کا دوسرا مقصد تو یہ بنتا ہے کہ وہ حضرت حذیفہؓ کو تو سچا جانتے تھے مگر رسول اکرمؐ کو نہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس سے تو ان کے اسلام کی نفی ہوتی ہے۔ اور اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے تھے تو یہ بتائیں کہ انہوں نے حضرت حذیفہؓ سے بار بار کیوں دریافت کیا۔ بہر حال عشرہ مبشرہ والی روایت اور حذیفہ والی روایت یہ دونوں آپس میں متناقض اور متضاد ہیں۔

محدث کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ وہ خاموش ہو گیا۔

بارہواں محدث: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

میری ساری امت کو ترازو کے ایک پلے میں رکھا گیا اور دوسرے پلے میں مجھے رکھا گیا تو میرا پلہ بھاری رہا۔ پھر مجھے اتار کر ابوبکر کو رکھا گیا تو ان کا پلہ بھی بھاری رہا۔ پھر ان کو اتار کر ان کی جگہ عمر کو رکھا گیا تو ان کا پلہ بھی بھاری رہا۔ پھر اس کے بعد وہ ترازو ہی اٹھالی گئی۔

مامون: جناب یہ ناممکن ہے۔ اس لئے کہ یہ بات دو حال سے خالی نہیں ہیں۔ یہاں یا تو ان دونوں کے اجسام کا وزن مراد ہے یا ان کے اعمال و افعال کا وزن اگر دونوں کے اجسام کا وزن مراد ہے تو دنیا جانتی ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ ان کے اجسام اتنے وزنی ہوں کہ ساری امت کے اجسام سے بھاری ہو جائیں۔

اب رہ گیا اعمال و افعال کا وزن تو وہ کچھ دنوں کے بعد تو رہے نہیں اور ان کے اعمال کا سلسلہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ مگر بہت سے لوگ ان کے بعد زندہ رہے اور اعمال بجالاتے رہے۔ نیز بہت سے لوگ تو امت کے ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے پھر ان لوگوں کے اعمال سے توازن کے کیا معنی؟

اچھا! آپ حضرات یہ بتائیں کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت کس بنا پر حاصل ہوتی ہے؟

کسی نے کہا: اعمال صالحہ کی بنا پر۔

مامون نے کہا: پھر زیادہ سے زیادہ عہد نبوی تک ان کے اعمال کا پلہ بھاری ہوسکتا ہے مگر جن لوگوں کے اعمال کا پلہ ہلکا تھا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی اعمال صالحہ انجام دیئے تو کیا ان کو بھی اس میں ملا دیا جائے گا؟

اگر کہیں کہ ہاں تو میں عصر حاضر کی مثالیں پیش کروں گا۔

ان میں ایسی ہستیاں بھی ہیں جنہوں نے ان دونوں سے زیادہ جہاد کئے۔ ان سے زیادہ حج کئے۔ ان سے زیادہ نمازیں پڑھیں اور ان سے زیادہ صدقات وزکوۃ دی۔

لوگوں نے کہا: امیر المومنینؑ آپ نے سچ کہا۔ ہمارے زمانے کے بعض افراد کے اعمال صالحہ عہد نبوی کے زمانے کے لوگوں سے زیادہ ہیں دونوں کا توازن نہیں ہوسکتا۔

مامون نے کہا: اچھا! ذرا آپ اپنے ان ائمہ کو دیکھیں جن سے آپ نے دین حاصل کیا کہ انہوں نے حضرت علیؑ کے فضائل میں کتنی روایات نقل کی ہیں۔ اگر عشرہ مبشرہ میں سے سب کے فضائل مل کر بھی حضرت علیؑ کے فضائل کے برابر ہو جائیں تو ہمیں آپ حضرات کی بات تسلیم۔ اور اگر ان ائمہ نے عشرہ مبشرہ کے فضائل سے زیادہ حضرت علیؑ کے فضائل نقل کئے ہوں تو آپ حضرات میرے موقف کو تسلیم کرلیں۔

یہ سن کر سب لوگ خاموش ہو گئے۔

مامون نے کہا: کیا بات ہے آپ حضرات خاموش کیوں ہو گئے؟

انہوں نے کہا: بس اس سلسلے میں ہمیں جو کچھ کہنا تھا ہم نے کہہ دیا مزید ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

مامون کے محدثین سے سوالات

سوال: پہلی بات تو یہ بتائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت کے وقت کون سا عمل سب سے افضل تھا؟

جواب: اسلام کی طرف سبقت کرنا۔ اس لئے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقرب ہیں۔ [1]

مامون: کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے پہلے بھی کسی نے اسلام میں سبقت کی تھی؟

جواب: نہیں۔ سب سے پہلے حضرت علیؑ ہی اسلام لائے مگر ابھی وہ نابالغ تھے اور نابالغ کا اسلام معتبر نہیں ہوتا۔ اور حضرت ابوبکر پختہ عمر میں اسلام لائے لہٰذا ان کا اسلام معتبر ہے۔

مامون: اس سلسلے کی وضاحت کرتے ہوئے آپ یہ بتائیں کہ حضرت علی علیہ السلام کیوں ایمان لائے؟ کیا آپ کو الہام ہوا تھا کہ آپؑ اسلام لائیں یا یہ کہ رسول کریمؐ نے انہیں دعوت دی تھی؟ اور اگر آپ لوگ یہ کہیں کہ انہیں بذریعۂ الہام حکم ملا تھا، تو پھر آپؑ رسول مقبولؐ سے بھی افضل ہوئے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہام نہیں ہوا تھا بلکہ جبریل امینؑ آپؐ پر نازل ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ کو پیغام نبوت پہنچانے کا حکم دیا۔

اور اگر آپ حضرات یہ کہیں کہ حضرت علیؑ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر اسلام قبول کیا تھا تو پھر یہ بات دو حالتوں سے خالی نہ ہوگی۔

1۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم خدا سے دعوت دی ہوگی۔

---

[1] سورۂ واقعہ ۱۰۔۱۱

2۔ یا از خود اپنی طرف سے دعوت دی ہو گی۔

اور یہ دوسری شق باطل ہے کیونکہ یہ آیت قرآن کے خلاف ہے۔

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ الفاظ موجود ہیں۔

''اور میں از خود بناوٹ اور غلط بیان والا نہیں ہوں''۔[۱]

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ''رسولؐ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے جب تک ان کے پاس اللہ کی طرف سے وحی نہ آجائے''۔[۲]

تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا کہ بچوں میں سے علیؑ کو دعوت اسلام دیں۔

لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اسلام اور حضرت علیؑ کا اسلام لانا دونوں لائق وثوق اور معتبر ہیں۔

اور یہاں پر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدائے حکیم کے لیے یہ روا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو کسی ایسے کام کا حکم دے جو اس مخلوق کی طاقت اور بساط سے باہر ہو؟

اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے تو یہ کفر ہے اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو یہ کیسے روا ہو سکتا ہے کہ اللہ اپنے رسولؐ کو حکم دے کہ تم ایسے شخص کو دعوت اسلام دو جو اپنے بچپن اور کم سنی اور نابالغی کی وجہ سے دعوت اسلام قبول کرنے کے لائق ہی نہیں ہے۔

اور اس کے ساتھ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ حضرات یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں میں سے کسی دوسرے بچے کو دعوت اسلام دی تھی اور اگر بالفرض آپؐ نے کسی اور بچے کو دعوت اسلام دی تھی تو کب اور کسے دی؟

اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے علاوہ کسی دوسرے بچے کو دعوت اسلام نہیں دی تو یہ کائنات کے تمام بچوں پر حضرت علیؑ کی مخصوص فضیلت ہے۔

سوال: اچھا آپ حضرات یہ بتائیں کہ سبقت ایمانی کے بعد سب سے افضل اور برتر عمل کون سا ہے؟

جواب: علماء نے کہا کہ اس کے بعد جہاد فی سبیل اللہ افضل عمل ہے۔

سوال: پھر یہ بتائیں کہ آپ لوگوں نے عشرہ مبشرہ میں سے کسی ایک کے لیے بھی جہاد کی اتنی روایات پیش کیں ہیں جتنی روایات حضرت علیؑ کے متعلق منقول ہیں؟

آپ صرف غزوہ بدر پر غور کر لیں کہ اس میں ساٹھ سے زیادہ کافر قتل ہوئے اور حضرت علیؑ نے ان میں سے بیس سے زیادہ کافروں کو تن تنہا قتل کیا۔ جبکہ باقی تین سو بارہ مجاہدین نے مل کر قریباً چالیس افراد کو قتل کیا۔

---

[۱] ص۔ ۸٦

[۲] النجم۔ ۳

یہ سن کر ایک محدث نے کہا: ایک محدث: مگر آپ یہ نہ بھولیں کہ حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عریش یعنی ایک چھپر میں موجود تھے اور وہ جہاد کا انتظام کر رہے تھے؟

مامون: آپ نے بلاشبہ ایک عجیب بات کہی ہے۔ اچھا یہ بتائیں کیا وہ نبی اکرمؐ کے انتظام کے علاوہ کوئی اور انتظام کر رہے تھے یا نبی اکرمؐ کے انتظام میں شریک تھے یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے انتظام میں حضرت ابوبکر کی رائے اور مشورے کے محتاج تھے؟

آپ حضرات ان تین باتوں میں سے ایک بات تسلیم کریں۔

دوسرا محدث: خدا نہ کرے اگر ہم یہ سمجھیں کہ ان کا انتظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظام سے علیحدہ تھا یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتظام میں شریک تھے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے مشورہ کی ضرورت تھی۔

مامون: پھر حضرت ابوبکر کو میدان جنگ چھوڑ کر عریش میں بیٹھنے سے کونسی فضیلت حاصل ہوگئی۔ اگر فضیلت کا یہی معیار مان لیا جائے تو جہاد نہ کرنے والے افراد مجاہدین سے افضل قرار پائیں گے۔ جب کہ اللہ کا فرمان ہے۔

''معذوروں کے سوا جہاد سے منہ چھپا کر بیٹھنے والے اور خدا کی راہ میں اپنے مال وجان سے جہاد کرنے والے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھنے والوں پر خدا نے درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے۔ اگر چہ خدا نے تمام ایمان لانے والوں سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے مگر مجاہدین کو عظیم ثواب کے اعتبار سے خانہ نشینوں پر بڑی فضیلت دی ہے''۔[1]

سورۂ دہر کی تلاوت

اسحاق بن حماد بن زید کا بیان ہے کہ پھر مامون نے مجھ سے کہا، ذرا سورۂ دہر ھَلْ اَتٰی کی تلاوت کرو۔

میں نے تلاوت شروع کی اور یہ آیات پڑھیں۔

''یہ اس کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم صرف اللہ کی رضا کی خاطر تمہیں کھلاتے ہیں ورنہ نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم اپنے پروردگار سے اس دن کے بارے میں ڈرتے ہیں جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور ان پر ہوائیاں اڑنے لگیں گی۔ تو خدا نے انہیں اس دن کی سختی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور سرور عطا کیا۔ اور انہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت اور حریر جنت عطا کیا۔ جہاں وہ تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے نہ آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ سردی۔ ان کے سروں پر قریب ترین سایہ ہوگا اور جنت کے میوے ان کے اختیار میں کر دیئے جائیں گے۔ ان کے گرد چاندی کے پیالے اور شیشے کے ساغروں کی گردش ہوگی۔ یہ ساغر بھی چاندی ہی کے ہونگے جنہیں یہ لوگ اپنے پیمانے

---

[1] سورۃ النساء ۹۵

کے مطابق بنالیں گے۔ یہ وہاں ایسے پیالے سے سیراب کیے جائیں گے جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔ جو جنت کا ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔ ان کے گرد ہمیشہ نو جوان رہنے والے بچے گردش کررہے ہوں گے کہ تم انہیں دیکھوں گے تو بکھرے ہوئے موتی معلوم ہوں گے۔ اور پھر دوبارہ دیکھو گے تو پھر نعمتیں اور ملک کبیر دکھائی دے گا۔ ان کے اوپر کریب کے سبز لباس اور ریشم کے حلے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور انہیں ان کا پروردگار پاکیزہ شراب سے سیراب کرے گا یہ سب تمہاری جزا ہے اور تمہاری سعی قابل قبول ہے''۔[1]

اور جب میں یہ آیات پڑھ چکا تو مامون نے مجھ سے کہا۔ امون: یہ آیات کس کے متعلق نازل ہوئیں؟

اسحاق بن حماد: یہ آیات حضرت علی علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئیں۔

مامون: اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے پاس ایسی کوئی ایک روایت بھی موجود ہے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ جب مسکین، یتیم اور اسیر نے حضرت علیؑ کا شکریہ ادا کیا ہو تو انہوں نے سائل کو روک کر کہا ہو کہ ہمیں تمہارے شکریے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو رضائے خدا کے لیے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں؟

اسحاق بن حماد: نہیں ہمارے پاس ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے۔

مامون: اس کا مقصد تو پھر یہ ہوا کہ حضرت علیؑ نے اپنی زبان سے یہ لفظ ادا نہیں کئے۔ اللہ نے ان کے دلی بھید اور نیت کی ترجمانی ان الفاظ سے کی ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے قرآن مجید میں طرح طرح کی نعمتوں کا اعلان کیا ہے لیکن کیا ان آیات کے علاوہ جو کہ شان اہل بیتؑ میں نازل ہوئیں ہیں۔ کسی دوسری جگہ عام مومنین کے لئے یہ کہا ہو ''قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ'' یعنی ان کے لئے شفاف چاندی کے ساغر ہوں گے؟

اسحاق بن حماد: نہیں، یہ الفاظ صرف اہل بیتؑ کے متعلق ہی ہیں۔

مامون: تو یہ علیؑ کی ایک اور مخصوص فضیلت ہے جس میں ان کے اہل خانہ کے علاوہ کوئی شریک نہیں ہے۔ اور کیا آپ حضرات جانتے ہیں کہ شفاف چاندی کے ساغر کیسے ہوں گے؟

محدثین: ہمیں معلوم نہیں ہے۔

مامون: ان کے ساغر ایسی شفاف چاندی سے بنے ہوں گے کہ شیشہ کے جام کی طرح سے ان کے اندر کا مشروب باہر سے دکھائی دے گا۔ علاوہ ازیں لغت عرب میں خوبصورت خواتین کو بھی لفظ ''قواریر'' آبگینوں، سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور کلام عرب کا یہ بھی ایک اسلوب ہے کہ کسی ایک ''علاقہ'' کی وجہ سے اسے مجازاً دوسرے لفظوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ

---

[1] دہر۔۸ تا ۲۲

ایک بار حضرت رسول مقبولؐ ابوطلحہ انصاری کے گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپؐ نے فرمایا "انی لوجدته بحرا"۔ میں نے تو اسے سمندر پایا ہے۔ آپؐ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ وہ گھوڑا اپنی تیز رفتاری میں سمندر کی موج کی مانند ہے۔

اور اسی طرح سے مصیبت کو بھی اللہ تعالیٰ نے لفظ سے موت سے تعبیر کیا۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

''اور اسے ہر طرف سے موت گھیرے ہوئے ہوگی لیکن وہ مرنے والا نہیں ہوگا اور اس کے پیچھے بہت سخت عذاب لگا ہوا ہوگا''۔[1]

مقصد آیت یہ ہے کہ اس پر اتنی مصیبتیں آئیں گی کہ ان میں سے ایک مصیبت ہی موت کے لیے کافی ہوگی۔

مامون: کیا آپ ان لوگوں میں نہیں ہو جو دس مخصوص افراد کے لئے جنت کی گواہی دیتے ہو اور ان دس افراد کو آپ اپنی اصلاح میں عشرہ مبشرہ کہتے ہو؟

اسحاق: جی ہاں۔ ہمارا یہ نظریہ ہے۔

مامون: اچھا یہ بتاؤ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ عشرہ مبشرہ کی حدیث صحیح ہے یا باطل ہے۔ تو کیا یہ کہنے والا شخص تمہاری نظر میں کافر ہو جائے گا؟

اسحاق: ہرگز نہیں، وہ کافر نہیں ہوگا۔

مامون: اب آپ سمجھیں کہ علیؑ اور اس کے اغیار میں کتنا فرق ہے۔ اگر کوئی شخص عشرہ مبشرہ کی روایت کا انکار کرے تو وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اگر کوئی شخص سورۂ دہر کا انکار کرے جو حضرت علیؑ کی فضیلت میں نازل ہوا ہے تو وہ کافر بن جاتا ہے اور اسی طرح سے حضرت علیؑ کی فضیلت اور زیادہ مستحکم اور مؤکد ہو جاتی ہے۔

حدیث طیر

(حدیث طیر یہ ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ لایا گیا تو آپؐ نے دعا مانگی کہ خدایا! تیری مخلوق میں سے جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، اسے یہاں بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ آ کر اس پرندے کو کھا سکے۔ دعا ختم نہ ہوئی کہ حضرت علیؑ تشریف لائے)۔

مامون: اسحاق! بھلا یہ بتاؤ حدیث طیر کو صحیح مانتے ہو؟

اسحاق: جی ہاں! یہ صحیح ہے۔

مامون: خدا کی قسم! پھر تو حضرت علیؑ سے آپ کا بغض و عناد ظاہر ہو گیا اس لیے کہ یا تو علیؑ ان صفات کے حامل تھے جن کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی تھی یا پھر وہ (عیاذاً باللہ) ان صفات سے خالی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ

[1] ابراہیم۔ ۱۷

مخلوقات میں سب سے زیادہ افضل کون ہے مگر اس کے باوجود اللہ نے افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو اپنا محبوب بنا کر یا پھر شاید آپ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ (عیاذ باللہ) خود خدا کو بھی معلوم نہ تھا کہ افضل کون ہے اور مفضول کون ہے اور اس لیے اس نے غیر افضل کو اپنا محبوب بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیج دیا؟

یعنی حدیث طیر کو صحیح تسلیم کرنے کے باوجود حضرت علیؑ کی افضلیت کا انکار کرنا بغض علیؑ کا ثبوت ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اسحاق کا بیان ہے یہ سن کر میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر بولا۔

آیت غار

اسحاق: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کے متعلق ارشاد فرمایا:

''دو آدمیوں میں سے دوسرے نے جب کہ وہ دونوں غار میں تھے اپنے ساتھی سے کہا، حزن و ملال نہ کرو۔ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے''۔[1] اس آیت مجیدہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو محمدؐ کا صاحب قرار دیا ہے جو بہت بڑی فضیلت ہے۔

مامون: مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس لغت اور کلام خدا کا علم بہت ہی کم ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ایک کافر بھی مومن کا صاحب (ساتھی) کہلا سکتا ہے جیسا کہ اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

''اس کا صاحب (ساتھی) جو اس سے باتیں کر رہا تھا، کہنے لگا کہ کیا تم اس پروردگار کے منکر ہو جس نے تمہیں پہلے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے، پھر تمہیں ٹھیک ٹھاک مرد بنا دیا''۔[2]

اس آیت مجیدہ میں ایک کافر کو ایک مومن کا صاحب بیان کیا گیا ہے۔

آپ نے ہذلی کا شعر سنا ہوگا

اور ازدی نے کہا تھا

ان اشعار میں شعراء نے اپنے گھوڑے اور گدھے تک کو بھی اپنا صاحب کہا ہے۔ لہٰذا لفظ صاحب سے آپ حضرت ابوبکر کی کوئی فضیلت ثابت نہیں کر سکتے۔

علاوہ ازیں ''اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا''، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے، کے لفظوں سے بھی ان کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد ہو۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا۔

''جب تین آدمیوں کا خفیہ مشورہ ہوتا ہے تو وہ (اللہ) ان کا چوتھا ہوتا ہے اور جب پانچ آدمیوں کا مشورہ ہوتا ہے تو

---

[1] توبہ ۴۰

[2] کہف، ۳۷

وہ (اللہ) ان کا چھٹا ہوتا ہے اور اس سے کم ہوں یا زیادہ اور چاہے کہیں بھی ہوں وہ (اللہ) ان کے ساتھ ضرور ہوتا ہے''۔ [۱]

اور پھر اس آیت میں لَا تَحْزَنْ کا لفظ موجود ہے یعنی حبیب خداؐ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ ''حزن وغم نہ کرو''۔

تو آپ یہ بتائیں کہ حضرت ابوبکر کے اس موقعے پر حزن کو کیا سمجھا جائے؟ یعنی آپ کو اس بات کی وضاحت کرنا ہو گی کہ حضرت ابوبکر کا حزن اطاعت خدا پر مبنی تھا یا خدا کی نافرمانی پر؟؟

اب اگر آپ یہ کہیں کہ ان کا حزن اطاعت خدا پر مبنی تھا تو پھر میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ اگر ان کا حزن اطاعت خدا پر مبنی تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حزن وملال کرنے سے منع کیوں فرمایا؟

اور اگر معصیت و نافرمانی پر مبنی تھا تو پھر ایک معصیت کار کی فضیلت ہی کیا ہے۔ اور معصیت وطاعت کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ معیار ہر وقت مدنظر رکھیں۔

''رسول نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے''۔ [۲]

لہٰذا جس چیز سے رسول کریمؐ روک دیں وہ نیکی نہیں ہو سکتی۔

اچھا! آگے بڑھیں اسی سورۂ آیت ۴۰ میں یہ فقرہ بھی ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔ تو آپ حضرات یہ بتائیں کہ خدا کی طرف سے تسکین کس پر نازل کی گئی؟؟

اسحاق: خدا کی طرف سے تسکین حضرت ابوبکر پر نازل کی گئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تسکین سے مستغنی تھے ان کو اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

مامون: اگر ایسا ہے تو پھر اس آیت کے متعلق آپ کیا کہیں گے۔

''اور جنگ حنین کے دن جب تمہیں اپنی کثرت نے مغرور کر دیا تھا، پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین باوجود وسعت کے تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ تب اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی''۔ [۳]

اور اگر نبی اکرمؐ تسکین سے مستغنی تھے تو اللہ تعالیٰ نے حنین میں ان پر تسکین نازل کیوں فرمائی۔

اور اس کے علاوہ آپ کو یہ علم بھی ہے کہ جنگ حنین میں وہ مومن کون تھے جن پر اللہ نے تسکین نازل فرمائی؟

اسحاق: مجھے معلوم نہیں ہے۔

مامون: تو مجھ سے سنو! مسلمانوں کو جنگ حنین میں شکست ہوئی اور سب فرار کر گئے اور اس دار و گیر کے مرحلے پر

---

[۱] المجادلہ۔ ۷
[۲] الاعراف ۱۵۷
[۳] توبہ ۲۵، ۲۶

بنی ہاشم میں سے صرف سات آدمی آپؐ کے ساتھ رہ گئے۔ایک حضرت علیؑ جو تلوار چلا رہے تھے۔دوسرے حضرت عباسؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے کی عنان تھامے ہوئے تھے کہ کہیں کافر آپؐ کو گزند نہ پہنچائیں

اور اس کے علاوہ دیگر پانچ آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔تب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو فتح و کامرانی سے نوازا اور اپنے رسولؐ اور بنی ہاشم کے دیگر سات افراد پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔

اب آپ فیصلہ کر کے مجھے بتائیں کہ افضل وہ ہیں جو جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے اور ان پر تسکین نازل ہوئی یا وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں رہا اور پھر بھی تسکین سے محروم رہا؟؟

بستر رسولؐ پر شب بسری

اے اسحاق! آپ ہی انصاف سے کہیں کہ افضل کون ہے؟

آیا وہ افضل ہے جو پیغمبرؐ کے ساتھ غار میں رہا یا وہ افضل ہے جس نے پیغمبر اکرمؐ کے بستر پر سو کر اپنی جان کی بازی لگائی اور پیغمبر اکرمؐ کو بچا لیا۔یہاں تک کہ پیغمبرؐ نے اپنے ارادۂ ہجرت کو عملی جامہ پہنایا۔اور اس موقعے پر اللہ نے اپنے حبیبؐ کو حکم دیا کہ آپ علیؑ سے کہہ دیں کہ وہ آپؐ کے بستر پر آپؐ کو خطرے سے بچانے کے لیے سو جائیں۔

جب نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا تو انہوں نے یہ کہا تھا۔

یارسول اللہؐ! کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔جی ہاں!

یہ سن کر حضرت علی نے کہا تھا:۔میں دل و جان سے آپؐ کے بستر پر سو جاؤں گا۔

یہ کہہ کر حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوابگاہ میں پہنچے اور آپؐ کی چادر اوڑھ کر سو رہے۔اور ادھر مشرکین تاریکی شب میں آئے اور چاروں طرف سے آپ کا محاصرہ کر لیا اور ان کو یقین تھا کہ بستر پر پیغمبرؐ سو رہے ہیں اور ان لوگوں نے متفقہ طور پر یہ طے کر لیا تھا کہ قریش کے خاندان کا ہر فرد ایک ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلوار چلائے تاکہ ان کا خون تمام قریش میں تقسیم ہو جائے اور بنی ہاشم سارے خاندانِ قریش سے ان کے خون کا بدلہ نہ لے سکیں۔

حضرت علیؑ نے خون کے پیاسوں کی آہٹ سنی اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اس وقت سخت خطرے میں ہیں مگر اس کے باوجود وہ بستر مرگ کو پھولوں کا بستر سمجھ کر سوتے رہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔

جب صبح ہوئی اور حضرت علیؑ بستر سے اٹھے اور مشرکین نے انہیں دیکھا تو حیران ہو کر پوچھنے لگے۔

محمدؐ کہاں ہیں؟

حضرت علیؑ نے جواب دیا: کیا تم میرے حوالے کر گئے تھے کہ مطالبہ کرنے آئے ہو؟

انہوں نے کہا: آپ نے رات بھر ہمیں دھوکے میں رکھا۔

اس کے بعد حضرت علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ چونکہ حضرت علیؑ نے شروع سے ہی ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے۔ اسی لیے وہ ہمیشہ ہی سے افضل رہے۔ اور پھر اس کے بعد ان کے کارناموں میں مزید اضافہ ہوتا گیا اور وہ افضل ترین ہو گئے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ محمود و مغفور تھے۔

حدیث ولایت

مامون: اسحاق! کیا آپ حدیث ولایت روایت نہیں کرتے؟

اسحاق: جی ہاں! کرتا ہوں۔

مامون: اچھا تو بیان کرو۔

اسحاق: سنئے! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔

مامون: تو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات شیخین کے مولا تھے یا نہیں اور آپؐ ان پر حق ولایت رکھتے تھے یا نہیں؟

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کے مولا تھے اور ان پر حق ولایت بھی رکھتے ہیں تو اس حدیث کے تحت حضرت علیؑ بھی ان دونوں پر حق ولایت رکھتے تھے جب کہ وہ دونوں علیؑ پر کوئی حق نہیں رکھتے تھے۔

اسحاق: مگر لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بات حضرت علیؑ کے لیے کہی تھی وہ زید بن حارثہ کی وجہ سے کہی تھی؟

مامون: اچھا یہ بتائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث کس مقام پر بیان فرمائی؟

اسحاق: غدیر خم پر حجۃ الوداع سے واپسی پر۔

مامون: اور زید بن حارثہ کب شہید ہوئے تھے؟

اسحاق: وہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔

مامون: تو کیا زید بن حارثہ غدیر خم سے پہلے شہید نہ ہو چکے تھے؟

اسحاق: جی ہاں، ایسا ہی ہے۔

مامون: پھر آپ پر افسوس ہے جب وہ اس موقعے پر زندہ ہی نہ تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی وجہ سے مذکورہ حدیث کیوں بیان کی۔ اور آپ لوگوں نے یہود و نصاریٰ کی طرح اپنے علماء وفقہا کو اپنا رب مان لیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں کہا گیا ہے۔

''ان یہود ونصاریٰ نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راہبوں کو اپنا رب بنا رکھا ہے''۔[1]

اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے عالموں اور راہبوں کی عبادت نہیں کرتے تھے اور وہ ان کے لیے روزے نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی ان کے لیے نماز پڑھتے تھے۔ بلکہ وہ جو حکم دیتے تھے یہ لوگ ان کی اطاعت کیا کرتے تھے یہی حال آج آپ لوگوں کا ہے جو کچھ آپ کے مشائخ نے آپ سے کہا آپ نے آنکھیں بند کر کے اسے مان لیا ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ ان کی بات صحیح ہے یا غلط ہے؟

حدیث منزلت

مامون: اچھا یہ بتاؤ کیا آپ اس حدیث کی بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا۔

''علیؑ! تمہیں مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی''۔

اسحاق: جی ہاں! میں یہ حدیث بھی روایت کرتا ہوں۔

مامون: تو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے حقیقی بھائی اور ایک باپ اور ماں سے تھے؟

اسحاق: جی ہاں! دونوں حقیقی بھائی تھے۔

مامون: تو علیؑ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سگے بھائی تھے؟

اسحاق: نہیں! وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔

مامون: مگر ہارونؑ نبی تھے جب کہ حضرت علیؑ نبی نہیں تھے تو پھر نہ یہ منزلت اور نہ وہ منزلت، تو اب تیسری منزلت سوائے خلافت کے اور کیا باقی رہ جاتی ہے؟

اور منافقین بھی اس حدیث سے انکار نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علیؑ کو ایک بوجھ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے پھر ان کی دلجوئی کے لئے یہ کہہ دیا اور یہ حدیث اس آیت قرآنی کے مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ سے فرمایا ''اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ آپ میری قوم میں میری جانشینی کریں اور ان کی اصلاح کرتے رہیں اور خبردار مفسدین کے راستے کی پیروی نہ کرنا''۔[2]

اسحاق: جی ہاں! حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ کو اپنی قوم میں اپنا جانشین اپنی زندگی میں مقرر کیا تھا پھر وہ انہیں جانشین مقرر کر کے تورات لینے کے لیے طور سینا پر تشریف لے گئے اور جب طور سینا سے واپس آئے تو ہارونؑ کی خلافت ختم

---

[1] توبہ، ۳۱
[2] الاعراف، ۱۴۲

ہوگئی۔ اسی طرح سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک جانے لگے تو آپ نے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین بنایا تھا اور جب آپ تبوک سے واپس آ گئے تو حضرت علیؑ کی خلافت بھی ختم ہوگئی۔

مامون: اچھا یہ بتاؤ کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر جا رہے تھے اور انہوں نے اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کیا تو کیا حضرت موسیٰؑ کے کچھ صحابی بھی اس سفر میں ان کے ہمراہ تھے؟

اسحاق: نہیں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ کوئی بھی صحابی نہیں تھا وہ طور سینا پر اکیلے تشریف لے گئے تھے اور ان کی ساری امت اور سارے اصحاب ہارونؑ کے پاس تھے

مامون: اور یہ بتائیں جب تبوک کے موقعے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو مثیل ہارونؑ بنا کر مدینہ ٹھہرایا تو اس وقت صحابہ کی اکثریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی یا علیؑ کے پاس مدینہ میں ٹھہری ہوئی تھی؟

اسحاق: صحابہ کی اکثریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوگئی تھی۔ مدینہ میں تو صرف عورتیں، بوڑھے اور بچے ہی تھے۔

مامون: بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ علیؑ مثیل ہارونؑ ہوں اور ہارونؑ تو پوری امت اور صحابہ پر خلیفہ ہو اور علیؑ صرف بوڑھے مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خلیفہ ہو؟

اصل بات یہ ہے کہ علیؑ مثیل ہارونؑ اس وقت ہی قرار پائیں گے جب وہ ہارونؑ کی طرح سے تمام اصحاب اور امت کے خلیفہ مانے جائیں گے۔ اور ان کی خلافت کو صرف تبوک کے لیے محدود نہ کیا جائے گا۔ اور علیؑ کی خلافت کی دلیل اسی حدیث منزلت میں ہی موجود ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

مقصد یہ ہے کہ انہیں نبوت حاصل نہ ہوگی انہیں صرف خلافت حاصل ہوگی اور حدیث منزلت سے حضرت علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی۔

''پروردگار! میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر قرار دے۔[1]

اسی سے میری پشت کو مضبوط بنا دے اور اس کو میرے کاموں میں میرا شریک بنا''۔

اور جب حضرت علیؑ، حضرت رسولؐ کے لیے بمنزلۂ ہارونؑ کے ہیں تو پھر حضرت علیؑ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی طرح وزیر ہوں گے جس طرح سے ہارونؑ، موسیٰؑ کے وزیر تھے اور پھر حضرت علیؑ بھی اسی طرح سے خلیفہ ہوں گے جسطرح سے ہارون علیہ السلام خلیفہ تھے۔

---

[1] طہ ۲۹ تا ۳۲

متکلمین سے گفتگو

اس کے بعد مامون الرشید مناظرین و متکلمین کے گروہ کی طرف متوجہ ہوا اور بولا۔ بتائیں! میں آپ سے کچھ پوچھوں یا آپ مجھ سے کچھ پوچھیں گے؟

ان لوگوں نے کہا: ہم آپ سے پوچھیں گے۔

مامون نے کہا: پوچھئے۔

پہلا متکلم: یہ بتائیں کہ حضرت علیؑ کی خلافت و امامت بھی خدا کی طرف سے اسی طرح واجب ہے جس طرح ظہر کی چار رکعت نماز یا دوسو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ یا مکہ میں خانۂ کعبہ کا حج؟

مامون: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

متکلم: آخر یہ تمام فرائض بھی رسول خداؐ نے تعلیم فرمائے ہیں اور حضرت علیؑ کی امامت بھی رسول خداؐ کی تعلیم کردہ ہے۔ تو پھر یہ کیا بات ہے کہ ان تمام فرائض میں تو کوئی اختلاف نہیں اور اگر امت نے اختلاف کیا تو صرف حضرت علیؑ کی امامت میں؟

مامون: خلافت اقتدار اور حکومت کا نام ہے جب کہ نماز روزہ میں اقتدار و حکومت والی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اسی لیے لوگوں نے حصول اقتدار کے لیے علیؑ سے اختلاف کیا ہے تا کہ ان کے دنیاوی مفادات کی تکمیل ہوتی رہے۔

دوسرا متکلم: آپ کو اس سے آخر کیوں انکار ہے کہ آنحضرتؐ چونکہ اپنی امت پر انتہائی مہربان اور شفیق تھے۔ اس لیے آپؐ نے سوچا کہ اگر میں نے اپنا خلیفہ و جانشین نامزد کر دیا اور اگر امت نے اس کی نافرمانی کی تو امت پر عذاب آجائے گا۔ اسی لیے آپؐ نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا اور آپؐ نے امت کو ہی حکم دے دیا کہ تم جس کو چاہو میرا خلیفہ اور جانشین منتخب کر لو تا کہ نافرمانی سے بچو۔

مامون: اگر آنحضرتؐ نے از راہ شفقت کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا کہ کہیں امت پر عذاب نہ آجائے تو اس صورت میں آپ کو چاہیے کہ انبیاء کی بعثت کا ہی انکار کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر رسول خداؐ سے زیادہ مہربان ہے۔ پھر اللہ نے اپنی مخلوق کے پاس انبیاء و رسل بھیجے جب کہ اللہ تعالیٰ کو یہ علم بھی تھا کہ لوگ میرے انبیاء کی نافرمانی کریں گے۔ اور نافرمانی کی وجہ سے ان پر عذاب آئے گا۔

اللہ کو تجربہ بھی ہو گیا مگر اس کے باوجود اس نے انبیاء و رسل بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا اور اس سے باز نہ آیا۔

علاوہ ازیں دوسری بات یہ ہے اگر آپؐ نے امت کو خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دے دیا تو پھر سوال یہ ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کا حق پوری امت کے تمام افراد کو حاصل ہے یا چند مخصوص افراد کو حاصل ہے؟

اور اگر یہ حق تمام افرادِ امت کو حاصل ہے تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ وہ کون سا خلیفہ ہے جسے تمام امت کے افراد نے منتخب کیا ہو۔

اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند افراد امت کو انتخاب خلیفہ کا حق تفویض کیا ہے تو آخر ان کی کس خصوصیت کی بنا پر انہیں یہ حق دیا گیا ہے؟

اگر یہ حق صرف امت کے فقہاء کو حاصل ہے تو ان کی بھی تحدید اور پہچان کی ضرورت تھی تا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ کون سے فقیہ ہیں جنہیں خلیفہ منتخب کرنے کا حق حاصل ہے اور اگر حاصل ہے تو آخر کیوں؟

تیسرا متکلم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ تمام مسلمان جس بات کو اچھی سمجھیں اور پسند کریں وہ بات اللہ کے نزدیک بھی اچھی اور پسندیدہ ہے اور جس بات کو تمام مسلمان ناپسند اور برا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی ناپسندیدہ اور بری ہے۔

مامون: یہ امر بھی بذات خود وضاحت طلب ہے کہ اس سے مومنین کے تمام افراد مراد ہیں یا ان میں سے بعض افراد مراد ہیں اور اگر اس سے مومنین کے تمام افراد مراد ہیں تو یہ امر محال ہے کیونکہ تمام کا ایک امر پر مجتمع ہونا محال اور ناممکن ہے۔

اور اگر اس سے بعض مومن مراد ہیں تو یہ اور زیادہ مشکل ہے اس لئے کہ بعض مومن ایک فرد کو پسند کریں گے اور بعض دوسرے کو۔ مثلاً شیعہ ایک فرد کو پسند کرتے ہیں اور حشویہ دوسرے فرد کو تو اس طرح سے خلافت جو مقصود ہے وہ کہاں ثابت ہو سکتی ہے؟

چوتھا متکلم: اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اصحاب محمدؐ سے خطا ہوئی اور کیا یہ نظریہ درست ہو سکتا ہے؟

مامون: ہم ایسا کیوں سمجھیں کہ اصحاب محمدؐ نے خطا کی جب کہ وہ خلافت کو نہ فرض سمجھتے تھے اور نہ سنت۔ اور آج تک آپ بھی تو یہی خیال ہے کہ امامت وخلافت نہ تو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ تو وہ چیز جو آپ نزدیک نہ فرض ہے اور نہ سنت، تو اس کے لیے خطا کا کیا سوال ہے؟

پانچواں متکلم: اچھا اگر آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام ہی حقدار خلافت ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی دوسرا مستحق خلافت نہیں ہے تو آپ اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کریں۔

مامون: یہ دعویٰ میرا تو نہیں، میں تو اقرار کرنے والا ہوں اور اقرار کرنے والے پر بارِ ثبوت نہیں ہوتا۔ دعویٰ تو ان کا ہے لہٰذا بارِ ثبوت ان پر ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں خلیفہ مقرر کرنے اور معزول کرنے کا اختیار ہے۔ مگر یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ گواہی اور ثبوت میں کس کو پیش کیا جائے؟

کیا ان کو اس سلسلہ میں پیش کیا جائے جن کا خود اس میں ہاتھ ہے؟

وہ تو خود اس میں فریق اور مدعا علیہ ہیں۔ان کی گواہی کے کیا معنی ہیں؟
یا پھر غیروں کو پیش کیا جائے تو غیر وہاں کوئی تھا ہی نہیں ،لہٰذا گواہی اور ثبوت اگر کوئی پیش بھی کرے تو کیسے اور کس طرح؟؟
چھٹا متکلم: اچھا یہ بتائیں کہ بعد وفات رسولؐ حضرت علیؑ کا کیا فریضہ تھا؟
مامون: آپ بتائیں کیا فریضہ تھا؟
متکلم: کیا حضرت علیؑ پر یہ واجب نہ تھا کہ لوگوں کو بتاتے کہ میں خلیفہ وامام ہوں؟
مامون: حضرت علیؑ خود تو امام نہیں بنے تھے کہ سب کو بتلاتے پھرتے کہ لو میں امام بن گیا ہوں اور نہ تو وہ لوگوں کے انتخاب سے امام بنے تھے۔
انہیں اللہ نے امام بنایا تھا اور امام بنانا اللہ کا کام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ارشاد ہے۔
''میں آپؑ کو لوگوں کا امام بنا رہا ہوں''۔[1]
اور حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے فرمان خداوندی ہے۔
''اے داؤد! ہم نے آپؑ کو زمین میں خلیفہ مقرر کیا''۔[2]
اور حضرت آدمؑ کی خلافت کا اعلان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خبر دی۔
''میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں''۔[3]
ان تین آیات مجیدہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابتدائے خلقت سے ہی اللہ کا بنایا ہوا ہوتا ہے۔وہ اپنے نسب میں شریف ونجیب ہوتا ہے۔وہ پیدائشی طاہر ہوتا ہے۔وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے معصوم بنایا جاتا ہے۔
اگر امام بن جانا حضرت علیؑ کا ذاتی فعل ہوتا یعنی وہ اپنے کسی فعل کی وجہ سے مستحق امامت بنے ہوتے اور اگر اس کے خلاف عمل کرتے تو معزول ہو جاتے ،تب کہا جا سکتا تھا کہ امامت ان کا ذاتی فعل ہے۔مگر جب ان کا یہ فعل ہی نہیں ہے تو پھر ان پر اس طرح کا کوئی فرض بھی عائد نہیں ہوتا۔
ساتواں متکلم: یہ کیا ضروری ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علیؑ ہی امام ہوں؟
مامون: یہ اس لیے ضروری ہے کہ حضرت علیؑ بچپن ہی سے صاحب ایمان تھے بالکل اسی طرح سے جیسے نبی

---

[1] بقرہ،۱۲۴
[2] سورۂ ص،۲۶
[3] البقرہ،۳۰

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن ہی سے صاحب ایمان تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کی ضلالت و گمراہی سے کنارہ کش رہے تھے اور کفر و شرک و بدعات سے اجتناب کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح حضرت علیؑ نے پوری زندگی میں ایک لمحہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا کیونکہ قرآن مجید ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔ اسی لیے شرک کرنے والا ظالم ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے اپنا ابدی فیصلہ سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میرا عہدہ امامت ظالموں کو نہیں پہنچے گا''۔ [۱]

جس نے زندگی بھر میں ایک دفعہ شرک کیا ہو وہ امامت کے لائق نہیں رہتا اور پیغمبر اکرمؐ کے بعد جو لوگ مسند خلافت پر بیٹھے، ان میں سے واحد شخصیت علیؑ ہیں جن کا چہرہ بتوں کے سامنے نہیں جھکا تھا۔ اسی لیے رسول مقبولؐ کے بعد علیؑ کا امام ہونا ضروری ہے۔

آٹھواں متکلم: اچھا یہ بتائیے کہ حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان سے جنگ کیوں نہیں کی۔ جس طرح انہوں نے معاویہ سے جنگ کی تھی؟

مامون: آپ کا یہ سوال ہی غلط ہے۔ کسی کام کے کرنے کا کوئی سبب ہوتا ہے، نہ کرنے کا کوئی سبب نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ حضرت علیؑ کے معاملے میں لازمًا یہ دیکھنا پڑے گا کہ آپ اللہ کے بنائے ہوئے امام تھے یا کسی دوسرے کے بنائے ہوئے۔ اگر آپ اللہ کے بنائے ہوئے امام تھے تو پھر جو کچھ آپ نے کیا اس میں کسی طرح کی چوں و چرا کی گنجائش نہیں ہے اگر کوئی اعتراض کرے گا تو وہ دائرہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''پس آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن بن ہی نہیں سکتے جب تک یہ لوگ آپس کے اختلافات میں آپؐ کو حکم نہ بنائیں اور پھر جب آپؐ اس کا فیصلہ کر دیں تو آپ کے فیصلے کے خلاف دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور آپ کے فیصلے کو اس طرح سے تسلیم کریں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے''۔ [۲]

ہر فاعل کا فعل اس کے اصل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر اللہ نے ان کو امام بنایا ہے تو پھر ان کے ہر کام کو بھی اللہ کی طرف سے سمجھنا چاہیے اور لوگوں کا فرض ہے کہ ان کے کام پر راضی رہیں اور اسے تسلیم کریں۔

اور اس کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ مشرکین مکہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج کرنے سے روک دیا تھا۔ آپؐ نے حدیبیہ میں قیام فرمایا اور ان سے جنگ نہ کی اور جب آپؐ کی قوت و طاقت میں اضافہ ہوا تو آپؐ نے جنگ سے گریز بھی نہیں کیا۔ حدیبیہ کے موقعے پر اللہ نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا۔

---

[۱] البقرہ، ۱۲۴

[۲] النساء، ۶۵

مقصد آیت یہ ہے کہ آپ اچھے طریقے سے گزر کرتے ہوئے جنگ کو ٹال دیں۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری طاقت بڑھ گئی تو اللہ نے حکم دیا۔ [1]

''تم لوگ مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کردو اور انہیں پکڑو ان کا محاصرہ کرو اور ان کے لیے گھات لگا کر بیٹھو''۔ (توبہ، ۵)

نواں متکلم: جب آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ کو عہدۂ امامت پر فائز کیا تو ان کا فرض تھا کہ جس طرح سے انبیاءؑ نے عہدۂ نبوت پر فائز ہونے کے بعد لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی تو حضرت علیؑ بھی لوگوں کو اپنی امامت کی دعوت دیتے۔ حضرت علیؑ کے لیے یہ کیسے جائز تھا کہ وہ خدائی عہدے پر مامور ہونے کے باوجود خاموشی اختیار کیے رہیں اور کسی کو اپنی طرف دعوت نہ دیں۔

مامون: میں اس سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ حضرت علیؑ کو تبلیغ اور پیغام رسانی کا حکم تھا۔ اسی لیے کہ آپ رسول نہیں تھے بلکہ آپ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان ایک علَم اور نشان بنائے گئے تھے۔ لہٰذا جو آپؑ کی پیروی کرے گا اطاعت گزار اور جو نافرمانی کرے گا وہ گناہ گار کہلائے گا اور جب آپ کو اعوان و انصار ملے تو آپؑ نے مخالفین سے جہاد کیا اور جب تک آپؑ کو اعوان و انصار میسر نہیں تھے اس وقت تک آپؑ خاموش رہے اور جہاد نہ کرنے کا الزام آپؑ پر نہیں ہے بلکہ ان لوگوں پر ہے جنہوں نے آپؑ کی اطاعت اور مدد سے منہ موڑا۔ کیونکہ تمام امت کو رسول مقبولؐ کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ وہ علیؑ کی مدد کریں اور اس کی پیروی کریں اور حضرت علیؑ کو یہ حکم نہیں تھا کہ وہ بغیر اعوان و انصار کی قوت کے جہاد کریں۔

یاد رکھیں! حضرت علیؑ کی مثال خانۂ کعبہ جیسی ہے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ خانۂ کعبہ کے پاس جائیں۔ خانۂ کعبہ پر فرض نہیں کہ وہ لوگوں کے پاس جائے اگر کوئی شخص خانۂ کعبہ تک پہنچ کر مناسک حج ادا کرتا ہے تو وہ اپنا فرض پورا کرتا ہے۔ اور اگر کوئی نہیں جاتا تو وہ خود قابل ملامت بنتا ہے۔ خانۂ کعبہ پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

دسواں متکلم: یہ بتائیے کہ اگر امام واقعی مفترض الطاعۃ ہوتا ہے تو یہ کیا ضروری ہے کہ حضرت علیؑ ہی مفترض الطاعۃ امام ہوں کوئی دوسرا کیوں نہیں ہوسکتا؟

مامون: اللہ کی طرف سے کوئی ایسا فریضہ عائد نہیں کیا جاسکتا جو مجہول ہو اور لوگ اس سے ناواقف اور لاعلم ہوں اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ جب اللہ نے ایک فریضہ عائد کیا ہے تو اس کا وجود بھی یقینی ہوگا اور وہ ممتنع العمل نہیں ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ مجہول ممتنع العمل ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ رسول مقبولؐ اس فرض کی نشاندہی کردیں تاکہ اللہ اور اس کے بندوں کے

---

[1] الحجر، ۸۵)

درمیان کوئی عذر باقی نہ رہے۔

آپ کی اس میں کیا رائے ہے کہ اگر اللہ ایک ماہ کے روزے فرض کر دیتا اور مہینے مقرر نہ کرتا اور اس کے ساتھ یہ واجب کر دیتا کہ لوگ نبی و امام کی طرف رجوع کیے بغیر خود ہی اس مہینہ کا تعین کریں تو کیا یہ طرز عمل درست ہوتا؟

گیارہواں متکلم: یہ کہاں سے ثابت ہے کہ دعوت اسلام کے آغاز میں حضرت علیؑ بالغ تھے اس لیے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ دعوت اسلام کے آغاز میں آپؑ نابالغ تھے اور نابالغ بچے کا اسلام معتبر نہیں ہوتا؟

مامون: یہ امر دو حال سے خالی نہیں ہے یا تو حضرت علیؑ اس وقت ان لوگوں میں سے تھے جن کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تھے تا کہ انہیں دعوت ایمانی دیں اگر ان میں سے تھے تو مکلف تھے اور اتنی قوت رکھتے تھے کہ فرائض کو ادا کر سکیں۔

اور اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ حضرت علیؑ اس وقت ان لوگوں میں سے تھے جن کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث نہ ہوئے تھے تو پھر یہ الزام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عائد ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے فرد کو دعوت ہی کیوں دی جس کی طرف وہ مبعوث ہی نہ ہوئے تھے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔

''اگر رسولؐ ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات بنا لیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے''۔[1]

اور غیر مکلف افراد کو دعوت اسلام دینا رسول اکرمؐ کے لیے محال اور ناممکن ہے۔

مامون کے یہ جوابات سن کر تمام متکلمین خاموش ہو گئے اور کسی نے مزید سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔

مامون نے کہا: آپ سب اپنے اپنے سوالات کر چکے ہو اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں بھی آپ سے چند سوالات کروں؟

سب نے کہا: جی ہاں! پوچھئے۔ آپ ہم سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

محدثین و متکلمین سے مامون کے سوالات

سوال: کیا ساری امت نے بالا جماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت نہیں کی کہ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص عمداً کوئی جھوٹ بات میری طرف منسوب کرے گا وہ اوندھے منہ دوزخ میں جائے گا''؟

جواب: جی ہاں! یہ صحیح حدیث ہے۔

سوال: اور لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت بھی کی ہے کہ جو شخص کوئی گناہِ صغیرہ یا گناہ کبیرہ کرے اور

---

[1] الحاقہ ۴۴ تا ۴۶

پھراس گناہ کو اپنا دین بنالے اوراس پر اصرار کرے تو وہ ہمیشہ دوزخ کے نچلے طبقوں میں ہوگا۔

جواب: جی ہاں! یہ روایت بھی درست ہے۔

سوال: اچھا یہ بتائیں کہ ایک شخص کو عوام نے منتخب کیا اور اسے اپنا خلیفہ بنایا تو کیا اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ کہنا درست ہے؟ جب کہ اسے نہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلیفہ بنایا اور نہ ہی خدا نے اسے اپنا خلیفہ منتخب کیا۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ جی ہاں یہ درست ہے تو میں سمجھوں گا کہ آپ بلاوجہ ہی ضد اور مکابرہ پر اڑے ہوئے ہو۔

اور اگر آپ یہ کہیں گے کہ نہیں تو پھر آپ کو یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ حضرت ابوبکر نہ تو اللہ کے خلیفہ اور نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ کیونکہ انہیں نہ تو خدا نے خلیفہ بنایا اور نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خلیفہ نامزد کیا۔ اور آپ لوگ انہیں خلیفۂ رسولؐ کہہ کر اور اس کا مسلسل اصرار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتہام لگاتے رہتے ہو جس کے ارتکاب پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کا اعلان کیا تھا۔

اچھا! آپ حضرات یہ بتائیں کہ ان دو باتوں میں سے کون سی ایک بات سچ ہے

۱۔ رسول مقبولؐ نے انتقال فرمایا تو کسی کو خلیفہ بنا کر نہیں گئے تھے۔

۲۔ حضرت ابوبکر کو خلیفۃ الرسول کہنا درست ہے۔

اب اگر آپ یہ کہیں کہ دونوں باتیں سچی ہیں تو یہ ناممکن ہے اس لیے کہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور اگر ان میں سے ایک بات سچ ہے تو دوسری لازماً جھوٹ ہے۔

لہٰذا آپ لوگ اللہ سے ڈریں اور اپنے دل میں سوچیں اور دوسروں کی تقلید مت کریں اور شک وشبہ میں نہ پڑیں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جس کو سوچ سمجھ کر صحیح انجام دیا جائے اور جس عمل کی صداقت کا یقین ہو کہ یہ حق ہے۔

اور سنو! شک وشبہ اور اس کا تسلسل خدا کا انکار ہے اور ایسا شخص دوزخ میں جائے گا۔

بتائیں کیا یہ درست ہے کہ آپ میں سے کوئی شخص ایک غلام خریدے اور وہ غلام آقا و مالک بن جائے اور آقا و مالک اس کا غلام بن جائے؟

جواب: نہیں! یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

سوال: اگر یہ نہیں ہوسکتا تو بھلا یہ کیسے ہوگیا کہ آپ نے اپنے حرص اور ہوائے نفس کی خاطر ایک فرد پر اجماع کر کے خلیفہ بنایا اور وہ آپ لوگوں پر خلیفہ اور حاکم ہوگیا۔ حالانکہ آپ نے ہی اسے حاکم و والی بنایا ہے اور اس کے خلیفہ ہونے سے پہلے آپ ہی اس کے حاکم اور والی تھے اور اب وہ آپ پر حاکم ہوگیا۔ اور آپ لوگ اسے خلیفہ رسولؐ کے نام سے یاد

کرنے لگے اور جب آپ اس سے ناراض ہوئے تو اسے قتل بھی کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ برتاؤ کیا گیا۔

جواب: بات یہ ہے کہ امام در اصل مسلمانوں کا وکیل ہوتا ہے اور جب تک مسلمان اس سے راضی رہے اس کو اپنا امام اور والی بنائے رکھا اور جب وہ ان کی توقعات پر پورا نہ اترا تو اس کو معزول کر دیا۔ اس میں کیا برائی ہے؟

سوال: اچھا! یہ بتاؤ یہ سارے بندے، سارے مسلمان اور سارا ملک کس کا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ہے۔

سوال: تو پھر آپ وکیل بنانے کا حق اللہ تعالیٰ کو دینے پر آمادہ کیوں نہیں ہیں اور خدا کا حق اپنے ہی ہاتھ میں رکھنے پر اصرار کیوں کر رہے ہیں۔ کیونکہ کسی کی ملکیت میں کسی دوسرے کو مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے تاوان دینا پڑتا ہے۔

اچھا! آپ حضرات یہ بتائیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو وہ کسی کو اپنا جانشین نامزد کر گئے تھے یا نہیں؟

جواب: نہیں! کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا تھا۔

سوال: خلیفہ نامزد نہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو ہدایت پر چھوڑا تھا یا گمراہی پر؟

جواب: ہدایت پر

سوال: پھر امت پر لازم تھا کہ وہ اس ہدایت پر قائم رہتے جس پر انہیں رسولؐ چھوڑ کر گئے تھے اور گمراہی میں مبتلا نہ ہوتے۔

جواب: مگر امت نے تو رسولؐ کا خلیفہ مقرر لیا۔

سوال: یہی تو نکتۂ اعتراض ہے کہ امت نے رسولؐ کا خلیفہ کیوں بنایا جب کہ رسولؐ اس کام کو ترک کر گئے تھے اور جس کام کو رسولؐ نے ترک کر دیا ہو اور اس کا ترک کرنا عین ہدایت ہو تو مسلمانوں کو کیا پڑی تھی کہ وہ کسی کو خلیفہ رسولؐ نامزد کرتے؟

اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تو پھر حضرت ابوبکر نے سنت رسولؐ کو چھوڑ کر حضرت عمر کو اپنا خلیفہ نامزد کیوں کیا؟

اور حضرت عمر نے سنت رسولؐ اور سنت حضرت ابوبکر دونوں سے کیوں انحراف کیا اور انہوں نے اپنی خلافت کے لیے ایک شوریٰ کی تشکیل کیوں دی؟

تو اب خلافت کے لیے ہمیں تین مختلف اشکال دکھائی دیتی ہیں

1۔رسول خدا کی سنت ہے خلیفہ نہ بنانا۔
2۔حضرت ابوبکر کی سنت ہے خلیفہ مقرر کرنا۔
3۔حضرت عمر کی سنت ہے خلافت کو شوریٰ میں مرتکز کرنا۔

تو اب آپ حضرات فیصلہ کر کے مجھے بتائیں کہ ان تین مختلف النوع اشکال میں سے کون سی شکل صحیح ہے اور کون سی غلط ہے؟

اور اگر آپ جواب میں یہ کہیں کہ سب شکلیں صحیح ہیں تو آپ کا جواب بالبداہت باطل ہوگا کیونکہ تینوں صورتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ سب کی سب بیک وقت صحیح نہیں ہوسکتیں۔

اور اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی ذہن میں رکھیں کہ جب خلافت رسولؐ کا ترک کرنا ہدایت ہے تو پھر خلیفہ رسولؐ کا منتخب کرنا گمراہی ہی ہوگا اور ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ خلافت رسولؐ کا ترک کرنا بھی ہدایت ہو اور خلیفہ بنانا بھی ہدایت ہو۔ کیونکہ ہدایت کی ضد ہدایت نہیں بلکہ گمراہی ہوا کرتی ہے۔

اور اس کے ساتھ مجھے یہ بھی بتائیں کہ کیا کسی نبی کی امت میں کوئی خلیفہ ایسا بھی گزرا ہے جسے تمام صحابہ نے مل کر بنایا ہو؟

اگر آپ یہ کہیں گے کہ نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے تسلیم کرلیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب لوگوں نے گمراہی پر عمل کیا۔

اور اگر آپ ہاں میں جواب دیں تو اس کا مقصد یہ بنے گا کہ آپ تمام انبیاءؑ کی امتوں کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''حبیبؐ! آپ ان سے کہہ دیں کہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب کس کا ہے؟ پھر آپؐ ان سے کہہ دیں کہ یہ سب اللہ ہی کا ہے''۔[1]

آیا یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب: سچ ہے۔

سوال: تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے سوا جتنی چیزیں ہیں وہ سب اللہ ہی کی ہیں اس لیے کہ اس نے ہی سب چیزوں کو پیدا کیا اور وہی ان سب کا مالک ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

سوال: پھر تو آپ کا کسی کو واجب الاطاعت خلیفہ بنالینا، اور اس کو خلیفہ رسولؐ کے نام سے یاد کرنا، اس سے ناراض

---

[1] الانعام۔۲۱

ہونا اور اگر وہ آپ کی مرضی کے مطابق عمل نہ کرے تو اسے معزول کر دینا اور اگر وہ معزولی پر آمادہ نہ ہوتو اسے قتل کر دینا۔ یہ سب کا سب باطل ہے۔

مامون کی طرف سے اتمام حجت

پھر مامون نے کہا: آپ پر افسوس اور حیف ہے خدا پر جھوٹ اور اتہام نہ رکھو ورنہ قیامت کے دن خدا اور اس کے رسولؐ کے خلاف دروغ گوئی کی وجہ سے آپ کو سخت سزا ملے گی اس لیے کہ آنحضرتؐ کا فرمان ہے ”جو شخص مجھ پر جھوٹ منسوب کرے گا وہ اوندھے منہ جہنم میں جائے گا“۔

پھر مامون نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دونوں ہاتھ بلند کر کے کہا: پروردگارا! میں ان لوگوں کو نصیحت اور ان کی ہدایت کی پوری کوشش کر چکا۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا اور اپنی گردن سے ذمہ داری کا بوجھ اتار دیا۔

خدایا! تو جانتا ہے کہ میں خود کسی شک وشبہ میں مبتلا رہ کر ان لوگوں کو حق کی دعوت نہیں دے رہا ہوں۔

پروردگارا! میں آنحضرتؐ کے بعد حضرت علیؑ کو تمام مخلوق میں سب سے افضل مان کر تیرا تقرب چاہتا ہوں جیسا کہ تیرے رسولؐ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد مجلس برخاست ہوگئی اور مامون کی زندگی میں دوبارہ اس طرح کی کوئی مجلس مباحثہ قائم نہ ہوئی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ مامون کے دلائل سن کر تمام اہل مجلس خاموش ہو گئے۔

مامون نے کہا: کیا بات ہے آخر آپ خاموش کیوں ہیں؟

علماء ومحدثین نے کہا: ہم جواب دیں تو کیا دیں۔ ہمیں تو اس وقت کوئی جواب نہیں سوجھتا۔

مامون نے کہا: میری طرف سے آپ پر یہ اتمام حجت ہی کافی ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم شرمندہ شرمندہ سے دربار مامون سے باہر آئے۔

پھر مامون نے فضل بن سہل سے کہا: یہ ان کے دلائل کی آخری حد تھی۔ یہ لوگ میرے رعب شاہی سے خاموش نہیں ہوئے بلکہ ان کے دلائل ہی ختم ہو گئے تھے اسی لیے انہیں خاموش ہونا پڑا“۔

باب 46

حضرتؑ کی زبانی ائمہؑ کے دلائل اور غلاۃ ومفوضہ کی تردید

1 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ حَضَرْتُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ يَوْماً وَ عِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَدِ اجْتَمَعَ الْفُقَهَاءُ وَ أَهْلُ الْكَلَامِ مِنَ الْفِرَقِ الْمُخْتَلِفَةِ فَسَأَلَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ بِأَيِّ شَيْءٍ تَصِحُّ الْإِمَامَةُ لِمُدَّعِيهَا قَالَ بِالنَّصِّ وَ الدَّلِيلِ قَالَ لَهُ فَدَلَالَةُ الْإِمَامِ فِيمَا هِيَ قَالَ فِي الْعِلْمِ وَ اسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ قَالَ فَمَا وَجْهُ إِخْبَارِكُمْ بِمَا يَكُونُ قَالَ ذَلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ فَمَا وَجْهُ إِخْبَارِكُمْ بِمَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ قَالَ عليه السلام لَهُ أَ مَا بَلَغَكَ قَوْلُ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ قَالَ بَلَى قَالَ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَ لَهُ فِرَاسَةٌ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ عَلَى قَدْرِ إِيمَانِهِ وَ مَبْلَغِ اسْتِبْصَارِهِ وَ عِلْمِهِ وَ قَدْ جَمَعَ اللهُ لِلْأَئِمَّةِ مِنَّا مَا فَرَّقَهُ فِي جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فَأَوَّلُ الْمُتَوَسِّمِينَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ زِدْنَا مِمَّا جَعَلَ اللهُ لَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَيَّدَنَا بِرُوحٍ مِنْهُ مُقَدَّسَةٍ مُطَهَّرَةٍ لَيْسَتْ بِمَلَكٍ لَمْ تَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَى إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هِيَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنَّا تُسَدِّدُهُمْ وَ تُوَفِّقُهُمْ وَ هُوَ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ بَلَغَنِي أَنَّ قَوْماً يَغْلُونَ فِيكُمْ وَ يَتَجَاوَزُونَ فِيكُمُ الْحَدَّ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا تَرْفَعُونِي فَوْقَ حَقِّي فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ تَعَالَى اتَّخَذَنِي عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَنِي نَبِيّاً قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَاداً لِي مِنْ دُونِ اللهِ وَ لَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ وَ لَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا

الْمَلائِكَةَ وَ النَّبِيِّينَ أَرْباباً أَ يَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام يَهْلِكُ فِيَّ اثْنَانِ وَ لَا ذَنْبَ لِي مُحِبٌّ مُفْرِطٌ وَ مُبْغِضٌ مُفْرِطٌ وَ أَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِمَّنْ يَغْلُو فِينَا وَ يَرْفَعُنَا فَوْقَ حَدِّنَا كَبَرَاءَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام مِنَ النَّصَارَى قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ إِذْ قالَ اللهُ يا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَ أُمِّي إِلهَيْنِ مِنْ دُونِ اللهِ قالَ سُبْحانَكَ ما يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ ما لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ ما فِي نَفْسِي وَ لا أَعْلَمُ ما فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ما قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا ما أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّي وَ رَبَّكُمْ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً ما دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْتَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْداً لِلَّهِ وَ لَا الْمَلائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كانا يَأْكُلانِ الطَّعامَ وَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَغَوَّطَانِ فَمَنِ ادَّعَى لِلْأَنْبِيَاءِ رُبُوبِيَّةً وَ ادَّعَى لِلْأَئِمَّةِ رُبُوبِيَّةً أَوْ نُبُوَّةً أَوْ لِغَيْرِ الْأَئِمَّةِ إِمَامَةً فَنَحْنُ مِنْهُ بُرَآءُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَمَا تَقُولُ فِي الرَّجْعَةِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّهَا لَحَقٌّ قَدْ كَانَتْ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ وَ نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلُّ مَا كَانَ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ قَالَ عليه السلام إِذَا خَرَجَ الْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَصَلَّى خَلْفَهُ وَ قَالَ عليه السلام إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيباً وَ سَيَعُودُ غَرِيباً فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ يَكُونُ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ يَرْجِعُ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَمَا تَقُولُ فِي الْقَائِلِينَ بِالتَّنَاسُخِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام مَنْ قَالَ بِالتَّنَاسُخِ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ الْعَظِيمِ مُكَذِّبٌ بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ قَالَ الْمَأْمُونُ مَا تَقُولُ فِي الْمُسُوخِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أُولَئِكَ قَوْمٌ غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَمَسَخَهُمْ فَعَاشُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ مَاتُوا وَ لَمْ يَتَنَاسَلُوا فَمَا يُوجَدُ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْقِرَدَةِ وَ الْخَنَازِيرِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ اسْمُ الْمُسُوخِيَّةِ فَهُوَ مِثْلُ مَا لَا يَحِلُّ أَكْلُهَا وَ الِانْتِفَاعُ بِهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَا أَبْقَانِيَ اللهُ بَعْدَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَوَ اللهِ مَا يُوجَدُ الْعِلْمُ الصَّحِيحُ إِلَّا عِنْدَ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ وَ إِلَيْكَ انْتَهَتْ عُلُومُ آبَائِكَ فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَ أَهْلِهِ خَيْراً قَالَ الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ فَلَمَّا قَامَ الرِّضَا عليه السلام تَبِعْتُهُ فَانْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لَكَ مِنْ جَمِيلِ رَأْيِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا حَمَلَهُ عَلَى مَا أَرَى مِنْ إِكْرَامِهِ لَكَ وَ قَبُولِهِ لِقَوْلِكَ فَقَالَ عليه السلام يَا ابْنَ الْجَهْمِ لَا يَغُرَّنَّكَ مَا أَلْفَيْتَهُ عَلَيْهِ مِنْ إِكْرَامِي وَ الِاسْتِمَاعِ مِنِّي فَإِنَّهُ سَيَقْتُلُنِي بِالسَّمِّ وَ هُوَ ظَالِمٌ إِلَيَّ أَنْ أَعْرِفُ ذَلِكَ

بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيَّ مِنْ آبَائِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاكْتُمْ هَذَا مَا دُمْتُ حَيّاً قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ فَمَا حَدَّثْتُ أَحَداً بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَنْ مَضَى علیہ السلام بِطُوسٍ مَقْتُولًا بِالسَّمِّ وَ دُفِنَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ قَحْطَبَةَ الطَّائِيِّ فِي الْقُبَّةِ الَّتِي فِيهَا قَبْرُ هَارُونَ الرَّشِيدِ إِلَى جَانِبِهِ.

ترجمہ

حسن بن جہم کا بیان ہے کہ میں ایک دن مامون کے دربار میں گیا اس وقت حضرت امام علی رضا علیہ السلام بھی وہاں موجود تھے۔ اور دربار فقہاء اور مختلف فرقوں کے متکلمین سے چھلک رہا تھا۔ ان میں سے ایک نے آپؑ سے دریافت کیا: فرزند رسولؐ! آپ یہ بتائیں کہ کسی بھی امامت کے دعویدار کے اثبات امامت کی حجت قاطع کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نص اور دلیل۔

متکلم نے پھر وضاحت معلوم کرتے ہوئے پوچھا: امام کی ظاہری دلیل کیا ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی دلیل ان کے علم کی وسعت اور قبولیت دعا ہوتی ہے۔

اس نے معلوم کیا: آپ حضرات جو مستقبل کی خبریں دیتے ہیں اس کی بنیاد کیا ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان امور کی خبریں دی تھی اسی لیے ہم ان کی پیش گوئی کرتے ہیں۔

متکلم نے پوچھا: بھلا آپؑ لوگوں کے دلوں کے بھید کو کیسے جانتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا۔

''مومن کی فراست سے بچتے رہو وہ خدا کے نور سے نگاہ کرتا ہے''۔

متکلم نے کہا: جی ہاں! میں نے یہ حدیث سنی ہوئی ہے۔

آپؑ نے مزید فرمایا: ''ہر مومن صاحب فراست ہوتا ہے اور ہر مومن کو اس کے ایمان اور گہری بصیرت اور علم کی مقدار میں خدا نور عطا کرتا ہے جس سے وہ حقائق کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کو جو فراست و نور عطا کیا ہے وہ تمام کا تمام ہم ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کو عطا کیا ہے۔ اللہ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا: ''ان باتوں میں صاحبانِ ہوش کے لیے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں''۔[1]

اور ان متوسمین (صاحبان ہوش) میں سب سے پہلے فرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پھر حضرت امیر المومنینؑ تھے پھر امام حسنؑ تھے پھر امام حسینؑ تھے۔ پھر ان کی نسل میں سے ہونے والے امام اپنے اپنے دور کے ''متوسم'' رہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا''۔

---

[1] الحجر، ۷۵

مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! اللہ نے آپؑ کے خاندان پر جو احسانات کیے ہیں، ان کی مزید وضاحت فرمائیں۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی طرف سے ایک مقدس و مطہر روح کے ساتھ مؤید کیا ہے۔ اور وہ روح فرشتہ نہیں ہے اور وہ سابقہ ہادیوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقرر کیا تھا اور اب وہ روح ہم ائمہ کے ساتھ ہوتی ہے ان کی تائید و تسدید کرتی ہے۔ اور وہ ہمارے اور خدا کے درمیان نور کا ایک ستون ہے''۔

مامون نے آپؑ سے کہا: ابوالحسن! مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ آپ حضرات کے متعلق غلو کرتے ہیں اور حد سے بڑھ جاتے ہیں۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے والد امام موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے اور انہوں نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے اور انہوں نے اپنے والد امام زین العابدینؑ سے اور انہوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مجھے میرے حق سے زیادہ بلند نہ کرو کیونکہ اللہ تعالی نے مجھے نبی بنانے سے پہلے عبد بنایا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

''کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ خدا اسے کتاب و حکمت اور نبوت عطا کر دے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ ان کا قول یہی ہوتا ہے کہ اللہ والے بنو کہ تم کتاب کی تعلیم بھی دیتے ہو اور اسے پڑھتے بھی رہتے ہو۔ وہ یہ حکم بھی نہیں دے سکتا کہ تم ملائکہؑ یا انبیاءؑ کو اپنا پروردگار بنا لو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے سکتا ہے جب کہ تم لوگ مسلمان ہو''۔ اور حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے۔[1]

''دو شخص میرے بارے میں ہلاک ہوں گے جبکہ اس میں میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ حد سے زیادہ محبت کرنے والا اور میرے حق میں کمی کرنے والا، بغض رکھنے والا۔ اور جو لوگ ہمارے متعلق غلو کریں اور ہمیں ہماری حد سے بڑھائیں تو میں خدا کے حضور ان سے ایسے ہی اظہار برائت کرتا ہوں جیسا کہ عیسیٰ بن مریمؑ نصاریٰ سے بیزاری کا اعلان کریں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''اور جب اللہ نے کہا، اے عیسیٰ بن مریمؑ! کیا آپ نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو خدا مان لو تو عیسیٰؑ نے عرض کی تیری ذات بے نیاز ہے، میں ایسی بات کیسے کہوں گا جس کا مجھے کوئی حق نہیں اور اگر میں نے کہا تھا تو تجھے تو معلوم ہی ہے کہ تو میرے دل کا حال جانتا ہے اور میں تیرے اسرار نہیں جانتا ہوں۔ تو تو غیب کا جاننے والا بھی ہے۔ میں نے ان سے وہی کہا ہے جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ میرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور میں جب تک ان کے درمیان رہا ان کا گواہ اور نگران رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ان کا

---

[1] آل عمران، ۷۹۔۸۰

نگہبان ہے اور تو ہر شے کا گواہ اور نگران ہے''۔[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''نہ مسیح کو اس بات سے انکار ہے کہ وہ بندۂ خدا ہیں اور نہ ملائکۂ مقربین کو اس کی بندگی سے کوئی انکار ہے''۔[2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مسیح بن مریمؑ کچھ نہیں ہیں صرف وہ ہمارے رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور ان کی والدہ صدیقہ تھی اور وہ دونوں کھانا کھایا کرتے ہیں''۔[3]

مفہوم آیت یہ ہے کہ مسیح اور ان کی والدہ بول و براز کیا کرتے تھے۔لہٰذا جو شخص بھی انبیاءؑ اور ائمہؑ کے لیے ربوبیت کا دعویٰ کرے اور جو شخص بھی غیر نبی کے لیے نبوت یا غیر امامت کا دعویٰ کرے تو ہم دنیا و آخرت میں اس سے بیزار ہیں۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ رجعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: 'رجعت حق ہے۔اور گذشتہ امتوں میں اس کی نظیر موجود ہے۔اور قرآن مجید نے اس کا اعلان کیا ہے۔اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس امت میں وہ سب کچھ ہوگا جو سابقہ امتوں میں ہو چکا ہے۔جیسا کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے اور جیسا کہ تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: 'جب میرا فرزند مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ظہور کرے گا تو عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے اتر کر ان کے پیچھے نماز ادا کریں گے''۔

اور آپؑ نے فرمایا: 'اسلام نے غربت سے ابتدا کی اور عنقریب وہ غریب ہو جائے گا۔غریبوں کے لیے خوشخبری ہو''۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔

یا رسول اللہؐ! اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ''پھر حق اپنے حقداروں کے پاس پہنچ جائے گا''۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ عقیدۂ تناسخ کے قائل افراد کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تناسخ کا عقیدہ رکھنے والا خداوند عظیم کا منکر اور جنت و جہنم کے جھٹلانے والا ہے''۔

مامون نے کہا: آپؑ مسخ شدہ جانوروں کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: ''جن لوگوں پر اللہ غضب ناک ہوا اور انہیں مسخ کیا تو وہ مسخ ہونے کے بعد صرف تین دن تک زندہ

---

[1] المائدہ۔۱۱۶، ۱۱۷

[2] النساء، ۱۷۲

[3] المائدہ۔۷۵

رہے پھر مر گئے اور ان سے آگے نسل کا سلسلہ جاری نہیں ہوا اور اس وقت ہمیں جو بندر اور خنزیر اور دوسرے مسخ شدہ کہلانے والے جانور دکھائی دیتے ہیں یہ دراصل ابتداء سے ہی بندر اور خنزیر تھے ان کا کھانا اور ان سے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے''۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! خدا آپؑ کے بعد مجھے دنیا میں زندہ نہ رکھے۔ خدا کی قسم! صحیح علم اہل بیتؑ کے یہاں سے ملتا ہے اور آپؑ ہی اپنے آباءؑ کے علوم کے وارث ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؑ کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

راوی حسن بن جہم کا بیان ہے کہ اس کے بعد امام علی رضاعلیہ السلام سے اٹھ کر اپنی رہائش گاہ تشریف لائے اور میں بھی آپؑ کے پیچھے آپؑ کی رہائش گاہ تک آیا۔ اور میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے امیرالمومنین (مامون) کو آپؑ کا فریفتہ بنادیا اور اسے آپؑ کا اکرام و احترام اور آپؑ کے فرمان کو قبول کرنے کی سعادت عطا کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''ابن جہم! اس احترام و اکرام کو دیکھ کر کہیں تم دھوکا نہ کھا جانا، وہ عنقریب مجھے زہر دے کر قتل کر دے گا اور وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کی خبر دے چکے تھے اور میرے آبائے طاہرینؑ نے بھی ان سے یہ روایت کی ہے۔ اور جب تک میں زندہ رہوں اس خبر کو چھپائے رکھنا۔ اور کسی کے سامنے اس کا اظہار نہ کرنا۔

حسن بن جہم بیان کرتے ہیں کہ جب تک امامؑ زندہ رہے تو میں نے اس واقعہ کی کسی کو اطلاع نہ دی اور جب طوس میں زہر کے ذریعے سے آپؑ شہید ہوئے اور حمید بن قحطبہ طائی کے مکان میں ہارون الرشید کے پہلو میں دفن ہو گئے تو پھر میں نے اس حدیث کو بیان کیا''۔

غالیوں پر لعنت

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام مَنْ قَالَ بِالتَّنَاسُخِ فَهُوَ كَافِرٌ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَعَنَ اللهُ الْغُلَاةَ أَلَا كَانُوا يَهُوداً أَلَا كَانُوا مَجُوساً أَلَا كَانُوا نَصَارَى أَلَا كَانُوا قَدَرِيَّةً أَلَا كَانُوا مُرْجِئَةً أَلَا كَانُوا حَرُورِيَّةً ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَا تُقَاعِدُوهُمْ وَلَا تُصَادِقُوهُمْ وَ ابْرَءُوا مِنْهُمْ بَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ.

ترجمہ

حسین بن خالد صیرفی کا بیان ہے کہ امام علی رضاعلیہ السلام نے فرمایا: 'تناسخ کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ

غالیوں پر لعنت کرے۔ غالی یہودی، نصرانی، قدریہ، مرجئہ اور حروریہ (خوارج) ہیں''۔

پھر آپؑ نے فرمایا: 'ان کے ساتھ نشست و برخاست نہ رکھو اور ان سے کسی طرح کی دوستی نہ رکھو اور ان سے برائت اختیار کرو۔ خدا ان سے بیزار ہے''۔

تفویض در امر شریعت و تفویض در امور تکوینی

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ ره قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام مَا تَقُولُ فِي التَّفْوِيضِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ دِينِهِ فَقَالَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَأَمَّا الْخَلْقُ وَ الرِّزْقُ فَلَا ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ اللهُ خالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَ هُوَ يَقُولُ اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحانَهُ وَ تَعالى عَمَّا يُشْرِكُونَ

ترجمہ

یاسر خادم نے بیان کیا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔

''مولا! آپ تفویض کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دینی امور اپنے نبیؐ کو تفویض فرمائے اور اعلان کیا۔

''تمہیں جو کچھ رسول دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ''۔[1]

لیکن خلق و رزق میں تفویض نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اللہ ہر چیز کا خالق ہے''۔[2]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ آپؐ کہیں دیں کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام انجام دے سکے؟ جو کچھ وہ شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے پاک و پاکیزہ اور بلند و برتر ہے''۔[3]

غالیوں اور مفوّضہ کے متعلق فیصلہ

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَشَّارٍ ره قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَرَجِ الْمُظَفَّرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ

---

[1] الحشر، ۷

[2] الرعد، ۱۶

[3] الروم، ۴۰

الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْقُمِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْغُلَاةِ وَ الْمُفَوِّضَةِ فَقَالَ الْغُلَاةُ كُفَّارٌ وَ الْمُفَوِّضَةُ مُشْرِكُونَ مَنْ جَالَسَهُمْ أَوْ خَالَطَهُمْ أَوْ آكَلَهُمْ أَوْ شَارَبَهُمْ أَوْ وَاصَلَهُمْ أَوْ زَوَّجَهُمْ أَوْ تَزَوَّجَ مِنْهُمْ أَوْ آمَنَهُمْ أَوِ ائْتَمَنَهُمْ عَلَى أَمَانَةٍ أَوْ صَدَّقَ حَدِيثَهُمْ أَوْ أَعَانَهُمْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ خَرَجَ مِنْ وَلَايَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَلَايَةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ وَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ترجمہ

ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے غالیوں اور مفوضہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا ''غالی کافر ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں۔ جو ان سے نشست و برخاست رکھے یا ان سے کسی طرح کا اختلاط رکھے یا ان کے ساتھ کھائے پئے، یا ان سے تعلقات قائم کرے یا ان کو رشتہ دے یا ان سے رشتہ لے یا انہیں امان دے یا ان کے پاس کوئی امانت رکھے یا ان کی کسی بات کی تصدیق کرے یا کسی جملے کے ذریعے سے ان کی مدد کرے تو وہ اللہ اور رسول خداؐ اور ہم اہل بیتؑ کی سرپرستی سے نکل جائے گا''۔

بعض نظریات کی تردید

5 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّ فِي سَوَادِ الْكُوفَةِ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ السَّهْوُ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَ كَذَبُوا لَعَنَهُمُ اللهُ إِنَّ الَّذِي لَا يَسْهُو هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَ فِيهِمْ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام لَمْ يُقْتَلْ وَ أَنَّهُ أُلْقِيَ شِبْهُهُ عَلَى حَنْظَلَةَ بْنِ أَسْعَدَ الشَّامِيِّ وَ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ كَمَا رُفِعَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَ يَحْتَجُّونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَ لَنْ يَجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا فَقَالَ كَذَبُوا عَلَيْهِمْ غَضَبُ اللهِ وَ لَعْنَتُهُ وَ كَفَرُوا بِتَكْذِيبِهِمْ لِنَبِيِّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فِي إِخْبَارِهِ بِأَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام سَيُقْتَلُ وَ اللهِ لَقَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَ قُتِلَ مَنْ كَانَ خَيْراً مِنَ الْحُسَيْنِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَ مَا مِنَّا إِلَّا مَقْتُولٌ وَ إِنِّي وَ اللهِ لَمَقْتُولٌ بِالسَّمِّ بِاغْتِيَالِ مَنْ يَغْتَالُنِي أَعْرِفُ ذَلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ أَخْبَرَهُ بِهِ جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَنْ يَجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا فَإِنَّهُ يَقُولُ لَنْ يَجْعَلَ اللهُ لِكَافِرٍ عَلَى مُؤْمِنٍ حُجَّةً وَ لَقَدْ أَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ كُفَّارٍ قَتَلُوا النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ مَعَ قَتْلِهِمْ إِيَّاهُمْ لَنْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِ عليهم السلام سَبِيلًا مِنْ طَرِيقِ الْحُجَّةِ.

وقد أخرجت ما رويته في هذا المعنى في كتاب إبطال الغلو و التفويض.

ترجمہ

تمیم بن عبداللہ بن تمیم قرشی نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے احمد بن علی انصاری کی سند سے بیان کیا انہوں نے ابوصلت ہروی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔

کوفہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حالت نماز میں سہو واقع نہیں ہوا۔

امامؑ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا، ان پر خدا کی لعنت ہو۔ جس پر سہو طاری نہیں ہوتا وہ صرف خدائے واحد ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

میں نے کہا: فرزند رسولؐ! کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ امام حسین بن علی علیہما السلام سرے سے قتل ہی نہیں ہوئے اور ان کی جگہ حنظلہ بن اسود شامی کو ان کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا اور امام حسین علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح سے آسمان پر اٹھا لیا گیا اور وہ لوگ اپنے دعویٰ کی دلیل کے لیے یہ آیت پڑھتے ہیں۔

''اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا''۔ [1]

اامامؑ نے فرمایا: 'ان پر اللہ کا غضب اور لعنت ہو۔ انہوں نے جھوٹ کہا اور نبی اکرمؐ نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر دی تھی اور انہوں نے نبی اکرمؐ کے فرمان کی تردید کی ان پر اللہ کا غضب اور اللہ کی لعنت ہو اور وہ لوگ کافر ہیں۔

خدا کی قسم! امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے اور امام حسینؑ سے امیر المومنینؑ اور امام حسنؑ بہتر تھے وہ بھی شہید ہوئے اور ہم میں سے ہر امام مقتول ہوتا ہے۔ اور مجھے بھی عنقریب زہر دے کر قتل کیا جائے گا اور میں اپنے قاتل کو پہچانتا ہوں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی اور انہیں یہ پیش گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل امینؑ نے سنائی تھی۔

اور جہاں تک "وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا" کی آیت کا تعلق ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ دلیل و برہان میں کبھی بھی کافروں کو مومنوں پر غلبہ نہیں دے گا۔ اور اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ کافروں کو مومنین ظاہری اور مادی غلبہ و تسلط نہیں دے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایسے کافروں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے انبیاء کرامؑ کو شہید کیا تھا۔ کافر انبیاءؑ پر مادی و جسمانی اعتبار سے غالب ضرور ہوئے لیکن دلیل و برہان میں انبیاءؑ پر غالب نہ تھے۔

(میں (مصنف کتاب ہذا) نے اس مفہوم کی جملہ روایات اپنی کتاب ابطال الغلو والتفویض میں نقل کی ہیں)

[1] سورۂ نساء۔ ۱۴۱

باب 47

امام علیہ السلام کے چند دلائل امامت ومعجزات

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَذُكِرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا يُظِلَّنِي وَ إِيَّاهُ سَقْفُ بَيْتٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَذَا يَأْمُرُنَا بِالْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ يَقُولُ هَذَا لِعَمِّهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ إِنَّهُ مَتَى يَأْتِينِي وَ يَدْخُلُ عَلَيَّ فَيَقُولُ فِيَّ يُصَدِّقُهُ النَّاسُ وَ إِذَا لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَ لَمْ أَدْخُلْ عَلَيْهِ لَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهُ إِذَا قَالَ.

ترجمہ

عمیر بن یزید (خ ل عمر بن زیاد اور بحار میں عمر بن برید ہے) سے مروی ہے۔

ایک مرتبہ میں امام ابوالحسن علی بن رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں محمد بن جعفر کا ذکر ہوا۔

آپؑ نے فرمایا: ''میں نے تو اپنے لیے یہ طے کرلیا ہے کہ میں اور وہ کبھی ایک چھت کے سایہ کے نیچے جمع نہ ہوں گے''۔

آپؑ کی یہ بات سن کر میں نے اپنے دل میں یہ سوچا: ''یہ تو ہمیں اپنے رشتہ داروں سے نیکی اور بھلائی کی تعلیم دیتے ہیں مگر خود اپنے چچا کے لئے یہ کہہ رہے ہیں''۔

ابھی یہ بات میرے دل میں ہی آئی تو آپؑ نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: ''ہاں ہاں! یہی نیکی اور حسن سلوک ہے۔ جب وہ میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے ملاقات کرتے ہیں تو یہاں سے جا کر جو کچھ میرے متعلق کہتے ہیں لوگ اس کو سچ سمجھنے لگتے ہیں اور جب وہ نہ میرے پاس آئیں اور نہ میں ان کے پاس جاؤں تو وہ میرے متعلق جو کچھ کہیں گے لوگ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔

2 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الطَّاهِرِيَّ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَشْكُو عَمَّهُ بِعَمَلِ السُّلْطَانِ وَ التَّلَبُّسِ بِهِ وَ أَمْرُ وَصِيَّتِهِ فِي يَدَيْهِ فَكَتَبَ عليه السلام أَمَّا الْوَصِيَّةُ فَقَدْ كُفِيتَ أَمْرَهَا فَاغْتَمَّ الرَّجُلُ وَ ظَنَّ أَنَّهَا تُؤْخَذُ مِنْهُ

فَمَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِعِشْرِينَ يَوْماً.

ترجمه

محمد بن عبداللہ طاہری نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا جس میں انہوں نے اپنے چچا کے متعلق شکایت تحریر کی کہ وہ حکومت کا ملازم ہے اور بدعنوانی اور تلبیس (مکروفریب) سے کام لے رہا ہے اور اس کی وصیت کا معاملہ اس کے اختیار میں ہے۔

امامؑ نے جواباً تحریر فرمایا: ''اب رہ گیا وصیت کا معاملہ تو تمہیں اس کی فکر کی ضرورت نہیں''۔

محمد بن عبداللہ بہت مغموم ہوا اور اس نے دل میں خیال کیا اگر اس نے وصیت کر دی تو اس سے وصول کر لیا جائے گا مگر وہ بیس دنوں کے بعد مر گیا۔

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام وَ بِي عَطَشٌ شَدِيدٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَسْتَسْقِيَ فَدَعَا بِمَاءٍ وَ ذَاقَهُ وَ نَاوَلَنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْرَبْ فَإِنَّهُ بَارِدٌ فَشَرِبْتُ.

ترجمه

محمد بن عبداللہ قمی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی اور مجھے پانی طلب کرنا اچھا نہ لگا۔ امامؑ نے پانی منگوایا اور مجھے پانی کا جام دے کر فرمایا: محمد! یہ ٹھنڈا پانی ہے اسے پی لو میں نے پانی لیا۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ دَاوُدَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الطَّيِّبِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام دَخَلَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام السُّوقَ فَاشْتَرَى كَلْباً وَ كَبْشاً وَ دِيكاً فَلَمَّا كَتَبَ صَاحِبُ الْخَبَرِ إِلَى هَارُونَ بِذَلِكَ قَالَ قَدْ أَمِنَّا جَانِبَهُ وَ كَتَبَ الزُّبَيْرِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَدْ فَتَحَ بَابَهُ وَ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ هَارُونُ وَا عَجَبَا مِنْ هَذَا يَكْتُبُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام قَدِ اشْتَرَى كَلْباً وَ كَبْشاً وَ دِيكاً وَ يَكْتُبُ فِيهِ بِمَا يَكْتُبُ.

ترجمه

ابوالحسن طیب (خ ل طبیب) سے روایت ہے کہ جب موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے وفات پائی۔ تو ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا بازار تشریف لے گئے تو وہاں سے کتا ایک مینڈھا اور ایک مرغ خریدا۔

جب ہارون کے مخبر نے ہارون کو یہ واقعہ لکھ بھیجا تو ہارون نے خوش ہو کر کہا چلو اب ان کی طرف سے تو ہمیں اطمینان حاصل ہوا۔

زبیری نے ہارون کو لکھا۔

علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنا دروازہ کھول دیا ہے اور اپنے لئے امامت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

ہارون نے کہا: عجیب بات ہے کہ ایک مخبر لکھتا ہے کہ انہوں نے کتا مینڈھا اور مرغ خرید لیا ہے اور دوسرا یہ لکھتا ہے کہ وہ دعوائے امامت کر رہے ہیں۔

آغاز سفر سے نیشاپور تک کے حالات

5 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَ أَبُو مُحَمَّدٍ النِّيلِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَاهَوَيْهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الصَّائِغِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى خُرَاسَانَ أُؤَامِرُهُ فِي قَتْلِ رَجَاءِ بْنِ أَبِي الضَّحَّاكِ الَّذِي حَمَلَهُ إِلَى خُرَاسَانَ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ وَ قَالَ أَ تُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَ نَفْساً مُؤْمِنَةً بِنَفْسٍ كَافِرَةٍ قَالَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْأَهْوَازِ قَالَ لِأَهْلِ الْأَهْوَازِ اطْلُبُوا لِي قَصَبَ سُكَّرٍ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْأَهْوَازِ مِمَّنْ لَا يَعْقِلُ أَعْرَابِيٌّ لَا يَعْلَمُ أَنَّ الْقَصَبَ لَا يُوجَدُ فِي الصَّيْفِ فَقَالُوا يَا سَيِّدَنَا إِنَّ الْقَصَبَ لَا يُوجَدُ فِي هَذَا الْوَقْتِ إِنَّمَا يَكُونُ فِي الشِّتَاءِ فَقَالَ بَلَى اطْلُبُوهُ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَهُ فَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ اللهِ مَا طَلَبَ سَيِّدِي إِلَّا مَوْجُوداً فَأَرْسَلُوا إِلَى جَمِيعِ النَّوَاحِي فَجَاءَ أَكَرَةُ إِسْحَاقَ فَقَالُوا عِنْدَنَا شَيْءٌ ادَّخَرْنَاهُ لِلْبَذْرَةِ نَزْرَعُهُ فَكَانَتْ هَذِهِ إِحْدَى بَرَاهِينِهِ فَلَمَّا صَارَ إِلَى قَرْيَةٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ لَكَ الْحَمْدُ إِنْ أَطَعْتُكَ وَ لَا حُجَّةَ لِي إِنْ عَصَيْتُكَ وَ لَا صُنْعَ لِي وَ لَا لِغَيْرِي فِي إِحْسَانِكَ وَ لَا عُذْرَ لِي إِنْ أَسَأْتُ مَا أَصَابَنِي مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْكَ يَا كَرِيمُ اغْفِرْ لِمَنْ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ أَشْهُراً فَمَا زَادَ فِي الْفَرَائِضِ عَلَى الْحَمْدِ وَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي الْأُولَى وَ عَلَى الْحَمْدِ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِي الثَّانِيَةِ.

ترجمہ

ابوالحسن صائغ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میں امام علی رضاؑ کے ہمراہ خراسان گیا اور میں نے آپؑ سے رجاء بن ابی ضحاک کے قتل کے لئے مشورہ چاہا۔ وہ آپؑ کو خراسان لے کر جا رہا تھا۔ آپ نے اس امر سے منع کیا اور فرمایا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایک کافر کے بدلے مومن قتل ہو جائے''۔

راوی کا بیان ہے کہ جب آپ مقام اہواز پر پہنچے تو آپؑ نے اہل اہواز سے کہا: ''میرے لیے چند گنّے تلاش کر کے لاؤ''۔

اہل اہواز میں سے ایک کم عقل نے کہا: یہ بے چارے اعرابی ہیں۔ ان کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ موسم گرما میں گنا نہیں ملتا۔

اہل اہواز نے آپؑ سے عرض کیا: اس موسم میں گنا دستیاب نہیں ہوتا۔ گنا سردی کے موسم میں ملتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تم تلاش کرو گے تو مل جائیگا۔

محمد بن اسحاق نے کہا: آقا نے فرمائش کی ہے تو یقینا کہیں نہ کہیں موجود ہوگا۔ لہٰذا ہر طرف آدمی بھیجے جائیں۔

اتنے میں اہواز کے چند کاشتکار آئے اور انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس تھوڑے سے گنّے ہیں جنہیں ہم نے کاشت کے لئے محفوظ کرلیا ہے۔ یہ واقعہ بھی آپ کی امامت کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے۔ آپؑ ایک قریہ میں پہنچے وہاں آپ نے سجدہ کیا جس میں مَیں نے آپؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا:۔

''پروردگار! اگر میں نے تیری اطاعت کی ہے تو میں تیرا شکر گذار ہوں اور اگر میں تیری نافرمانی کرتا تو اس کے جواز کی میرے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی اور تیرے کرم و احسان میں میری یا میرے علاوہ کسی دوسرے کی نیکی یا کارکردگی کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس لئے اگر گناہ کئے ہوتے تو اس کیلئے ہمارے پاس عذر کون سا تھا۔ لہٰذا جو نیکیاں میرے پاس ہیں وہ بھی تیرے ہی فضل و کرم کی مرہون ہیں۔

اے کریم! مشرق و مغرب میں جتنے مومنین و مومنات ہیں تو ان سب کو بخش دے''۔

راوی کہتا ہے: ''ہم نے آپ کی اقتداء میں کئی مہینے نمازیں پڑھیں۔ آپ نماز فریضہ کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے''۔

6 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ الرَّازِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ الْحَارِثِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أَخِي عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَأَتَاهُ مَنْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ رُبِطَ

ذَقَنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَمَضَى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ مَضَيْنَا مَعَهُ وَ إِذَا لَحْيَاهُ قَدْ رُبِطَا وَ إِذَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ وُلْدُهُ وَ جَمَاعَةُ آلِ أَبِي طَالِبٍ يَبْكُونَ فَجَلَسَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام عِنْدَ رَأْسِهِ وَ نَظَرَ فِي وَجْهِهِ فَتَبَسَّمَ فَنَقِمَ مَنْ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبَسَّمَ شَامِتاً بِعَمِّهِ قَالَ وَ خَرَجَ لِيُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ سَمِعْنَا فِيكَ مِنْ هَؤُلَاءِ مَا نَكْرَهُ حِينَ تَبَسَّمْتَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِنَّمَا تَعَجَّبْتُ مِنْ بُكَاءِ إِسْحَاقَ وَ هُوَ يَمُوتُ وَ اللَّهِ قَبْلَهُ وَ يَبْكِيهِ مُحَمَّدٌ قَالَ فَبَرَأَ مُحَمَّدٌ وَ مَاتَ إِسْحَاقُ.

ترجمه

محمد بن داؤد نے کہا کہ میں اور میرا بھائی دونوں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص یہ خبر لا یا کہ محمد بن جعفر کے جبڑوں کو تحت الحنک باندھی جا چکی ہے۔یعنی وہ مر چکا ہے یا قریب المرگ ہے۔

یہ سن کر آپؑ اسے دیکھنے کے لئے جانے لگے اور ہم بھی آپؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور وہاں کا منظر یہ تھا کہ اسحاق بن جعفر صادق اور ان کی اولاد اور آل ابوطالب کے کچھ لوگ ان کے گرد بیٹھ کر رو رہے تھے۔

امام علی رضا علیہ السلام اس قریب المرگ شخص کے سرہانے کے پاس بیٹھ گئے اور اس کے چہرے کو دیکھ کر آپؑ نے تبسم فرمایا یہ بات حاضرین کو ناگوار محسوس ہوئی بلکہ ان میں سے کچھ افراد نے یہ کہا کہ یہ اپنے چچا کی مصیبت پر خوش ہو رہے ہیں۔

پھر آپؑ نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے گئے۔ میں نے راستے میں آپؑ سے عرض کی: ہماری جان آپؑ پر قربان جائے! جس وقت آپؑ نے تبسم کیا تو حاضرین میں سے کچھ افراد نے آپؑ کے متعلق نازیبا گفتگو کی جو ہمیں بری محسوس ہوئی۔

آپؑ نے فرمایا: میرا تبسم تو اسحاق کے گریہ کرنے پر تھا اس لیے کہ وہ محمد بن جعفر سے پہلے انتقال کر جائے گا۔اور خود محمد بن جعفر اس کی موت پر گریہ کرے گا۔

راوی کہتا ہے کہ محمد بن جعفر تو رو بصحت ہو گیا اور اسحاق کا انتقال ہو گیا۔

7 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي القسم [الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَذَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرِضَ أَبِي مَرَضاً شَدِيداً فَأَتَاهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَعُودُهُ وَ عَمِّي إِسْحَاقُ جَالِسٌ يَبْكِي قَدْ جَزِعَ عَلَيْهِ جَزَعاً شَدِيداً قَالَ يَحْيَى فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ مِمَّا يَبْكِي عَمُّكَ قُلْتُ يَخَافُ عَلَيْهِ مَا تَرَى قَالَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ لَا تَغْتَمَّنَّ فَإِنَّ إِسْحَاقَ سَيَمُوتُ قَبْلَهُ قَالَ يَحْيَى فَبَرَأَ أَبِي مُحَمَّدٌ وَ مَاتَ إِسْحَاقُ.

قال مصنف هذا الكتاب ره علم الرضا عليه السلام ذلك بما كان عنده من كتاب علم المنايا و

فیه مبلغ أعمار أهل بیته متوارثا عن رسول الله ﷺ و من ذلك.

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أُوتِيتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابِ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ.

ترجمہ

یحییٰ بن محمد بن جعفر صادقؑ نے کہا کہ میرے والد سخت بیمار ہوئے تو امام علی رضا علیہ السلام ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور میرے چچا اسحاق ان کے قریب بیٹھے گریہ کر رہے تھے۔

آپؑ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارے چچا کیوں رو رہے ہیں؟

میں نے کہا: ان کو محمد بن جعفر کی موت کا ڈر ہے اور ان کا حال آپؑ کے سامنے ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''غم نہ کرو۔ محمد بچ جائیں گے اور اسحاق ان سے پہلے انتقال کر جائیں گے''۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا میرے والد تندرست ہو گئے اور چچا اسحاق کا انتقال ہو گیا۔

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں: ''امامؑ کے پاس علم المنایا پر مبنی وہ کتاب موجود تھی جو انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارثت میں ملی تھی۔ اور اسی کتاب کی وجہ سے آپؑ نے اسحاق کی موت کی خبر دی تھی''۔

امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: ''مجھے علم المنایا اور البلایا اور انساب اور فیصلوں کا علم عطا کیا گیا ہے''۔

ایک دعویدار خلافت کو تنبیہ

8 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ لَمَّا خَرَجَ عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بِمَكَّةَ وَ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَ دُعِيَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بُويِعَ لَهُ بِالْخِلَافَةِ وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام وَ أَنَا مَعَهُ فَقَالَ لَهُ يَا عَمِّ لَا تُكَذِّبْ أَبَاكَ وَ لَا أَخَاكَ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ لَا يَتِمُّ ثُمَّ خَرَجَ وَ خَرَجْتُ مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أَتَى الْجَلُودِيُّ فَلَقِيَهُ فَهَزَمَهُ ثُمَّ اسْتَأْمَنَ إِلَيْهِ فَلَبِسَ السَّوَادَ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَلَعَ نَفْسَهُ وَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لِلْمَأْمُونِ وَ لَيْسَ لِي فِيهِ حَقٌّ ثُمَّ أُخْرِجَ إِلَى خُرَاسَانَ فَمَاتَ بِجُرْجَانَ.

ترجمہ

اسحاق بن موسیٰ کا بیان ہے جب میرے چچا محمد بن جعفر صادقؑ نے مکہ میں خروج کیا اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی اور امیر المومنین ہونے کا دعویٰ کیا اور ان کی خلافت پر بیعت کی گئی۔ تو امام علی رضا علیہ السلام ان کے پاس گئے اور میں بھی آپؑ کے ہمراہ تھا۔

آپؑ نے ان سے فرمایا: ''چچا جان! آپ اپنے والد بزرگوار اور اپنے بھائی کی تکذیب نہ کریں۔ آپ کی یہ امارت

بے جان ہے اور آپ مقصد کو حاصل نہ کر سکیں گے''۔

پھر آپؑ مکہ سے مدینہ چلے گئے اور میں بھی آپؑ کے ساتھ مدینہ واپس آ گیا۔ ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ عباسی لشکر کو لے کر جلودی آ پہنچا اور خوب رن پڑا اور محمد بن جعفر کو شکست ہوئی اور اس نے جلودی سے امان طلب کی۔ اور امان ملنے کے بعد اس نے بنی عباس کا سیاہ لباس پہنا اور منبر پر گئے اور خلافت کے دعویٰ سے اپنی دست برداری کا اعلان کیا اور کہا کہ یہ حکومت مامون کی ہے اور میرا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ پھر وہاں سے نکل کر خراسان چلے گئے اور جرجان میں وفات پائی۔

ابی السرایا کے متعلق پیش گوئی

9 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَثْرَمِ وَ كَانَ عَلَى شُرْطَةِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَلَوِيِّ بِالْمَدِينَةِ أَيَّامَ أَبِي السَّرَايَا قَالَ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ بَيْتِهِ وَ غَيْرُهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فَبَايَعُوهُ وَ قَالُوا لَهُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام كَانَ مَعَنَا وَ كَانَ أَمْرُنَا وَاحِداً فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِكَ اجْتَمَعُوا وَ أَحَبُّوا أَنْ تَكُونَ مَعَهُمْ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَافْعَلْ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَ هُوَ بِالْحَمْرَاءِ فَأَدَّيْتُ مَا أَرْسَلَنِي بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ أَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ إِذَا مَضَى عِشْرُونَ يَوْماً أَتَيْتُكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَأَبْلَغْتُهُ مَا أَرْسَلَنِي بِهِ فَمَكَثْنَا أَيَّاماً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ جَاءَنَا وَرْقَاءُ قَائِدُ الْجُلُودِيِّ فَقَاتَلَنَا وَ هَزَمَنَا وَ خَرَجْتُ هَارِباً نَحْوَ الصَّوْرَيْنِ فَإِذَا هَاتِفٌ يَهْتِفُ بِي يَا أَثْرَمُ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ مَضَتِ الْعِشْرُونَ أَمْ لَا وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ترجمہ

محمد بن اثرم سے روایت ہے کہ جب ابی السرایا نے عباسی حکومت کے خلاف خروج کیا اور مدینہ پر قبضہ کیا تھا تو وہ اس وقت محمد بن سلیمان علوی کے لشکر میں اہم عہدے پر تعینات تھا اس کا بیان ہے کہ انہی دنوں بنو ہاشم اور قریش نے ایک مشترکہ اجلاس کیا اور انہوں نے محمد بن سلیمان علوی سے کہا۔

اگر آپ امام علی رضا علیہ السلام کو اس تحریک میں شامل کر لیں تو آپ کی تحریک مضبوط ہو جائے گی۔

محمد بن سلیمان نے اس پیغام رسانی کے لیے مجھے منتخب کیا اور کہا تم امام علی رضا علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ اور ان سے جا کر درخواست کرو کہ آپؑ کے خاندان کے افراد ایک بات پر جمع ہو چکے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپؑ بھی ان کا ساتھ دیں۔ لہٰذا اگر آپؑ ہمارے ساتھ آنا چاہیں تو ضرور آئیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ "حمراء الاسد" پر قیام پذیر تھے۔
اور میں نے آپؑ کو محمد بن سلیمان علوی کا پیغام پہنچایا اور انہیں اپنے ساتھ شمولیت کی دعوت دی۔
امامؑ نے فرمایا: "میری طرف سے محمد بن سلیمان علوی کو سلام کہنا اور اس سے کہنا کہ بیس دن بعد میں تمہارے پاس آؤں گا"۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ کا جواب محمد بن سلیمان کو پہنچایا اور ٹھیک اٹھارویں دن جلودی کا لشکر لے کر ورقا ہمارے مقابلے پر آیا۔ ہماری اور اس کی جنگ ہوئی جس میں ہمیں شکست اٹھانی پڑی اور ہم بھاگ نکلے۔
میں میدان جنگ سے بھاگ کر "صورین" کی طرف جا رہا تھا کہ پیچھے سے یہ صدا سنائی دی۔
اثرم! رک جاؤ۔
جب میں نے پیچھے دیکھا تو امام علی رضا علیہ السلام کھڑے تھے: انہوں نے فرمایا: "بیس دن گزرے ہیں یا نہیں؟"
واضح رہے کہ محمد بن سلیمان علوی کا نسب نامہ یہ ہے۔
محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام۔

ریان کے دل کی بات زبان امامت پر

10 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ قَالَ لِيَ الرَّيَّانُ بْنُ الصَّلْتِ بِمَرْوٍ وَ قَدْ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ بَعَثَهُ إِلَى بَعْضِ كُوَرِ خُرَاسَانَ فَقَالَ لِي أُحِبُّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لِي عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَأُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أُحِبُّ أَنْ يَكْسُوَنِي مِنْ ثِيَابِهِ وَ أُحِبُّ أَنْ يَهَبَ لِي مِنَ الدَّرَاهِمِ الَّتِي ضُرِبَتْ بِاسْمِهِ فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدِياً إِنَّ الرَّيَّانَ بْنَ الصَّلْتِ يُرِيدُ الدُّخُولَ عَلَيْنَا وَ الْكِسْوَةَ مِنْ ثِيَابِنَا وَ الْعَطِيَّةَ مِنْ دَرَاهِمِنَا فَأَذِنْتُ لَهُ فَدَخَلَ فَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ وَ ثَلَاثِينَ دِرْهَماً مِنَ الدَّرَاهِمِ الْمَضْرُوبَةِ بِاسْمِهِ.

ترجمہ

معمر بن خلاد کا بیان ہے کہ فضل بن سہل نے ریان بن صلت کو خراسان کے کچھ علاقوں کا والی مقرر کیا تو وہ مرو میں امام علی رضا علیہ السلام کے بیت الشرف پر حاضر ہوا اور اس نے مجھ سے کہا: میرے لیے امامؑ سے داخلے کی اجازت لو اور میری خواہش ہے کہ امام اپنے ملبوسات میں سے مجھے کوئی لباس عطا کریں اور اپنے نام والے درہموں میں سے کچھ درہم مجھے بطور تبرک عطا فرمائیں۔
راوی کہتا ہے کہ میں یہ پیغام لے کر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: "ریان بن صلت ہماری

خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ ہم اسے اپنا کوئی لباس اور اپنے مخصوص درہموں میں سے کچھ درہم عطا کریں''۔

میں نے اسے ملاقات کی اجازت دے دی ہے۔ جاؤ اسے لے آؤ۔

معمر کہتا ہے کہ میں اسے لے کر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے اسے دو کپڑے اور اپنے نام سے جاری ہونے والے تیس درہم عطا کیے۔

ثروت واقبال کی پیش گوئی

11 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَاجِيلَوَيْهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ كُنَّا حَوْلَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ نَحْنُ شُبَّانٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ إِذْ مَرَّ عَلَيْنَا جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ الْعَلَوِيُّ وَ هُوَ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَنَظَرَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ وَ ضَحِكْنَا مِنْ هَيْئَةِ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَتَرَوْنَهُ عَنْ قَرِيبٍ كَثِيرَ الْمَالِ كَثِيرَ التَّبَعِ فَمَا مَضَى إِلَّا شَهْرٌ أَوْ نَحْوُهُ حَتَّى وَلِيَ الْمَدِينَةَ وَ حَسُنَتْ حَالُهُ فَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَ مَعَهُ الْخِصْيَانُ وَ الْحَشَمُ وَ جَعْفَرٌ هَذَا هُوَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمه

حسین بن موسیٰ کاظم علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہم بنی ہاشم کے چند نوجوان امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں جعفر بن محمد علوی کا گزر ہوا اور وہ بے حد بوسیدہ لباس اور بری ہیئت میں تھے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنسنے لگے

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تم سب عنقریب دیکھو گے کہ یہ مالدار ہو جائیں گے اور ان کے پاس نوکروں اور خادموں کی کثرت ہو گی''۔

ابھی اس بات کو ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ والیٔ مدینہ بن گئے اور ان کی حالت بہت ہی اچھی ہو گئی اور جب وہ ہمارے قریب سے گزرتے تو ان کے ہمراہ کئی خواجہ سرا اور بہت سے نوکر چاکر ہوتے تھے۔

جعفر بن عمر کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔

جعفر بن عمر بن حسن (بحار میں حسین) بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام۔

امین کے قتل کی پیش گوئی

12 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ عَبْدَ اللهِ يَقْتُلُ مُحَمَّداً فَقُلْتُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَارُونَ يَقْتُلُ مُحَمَّدَ بْنَ هَارُونَ فَقَالَ لِي نَعَمْ عَبْدُ اللهِ الَّذِي بِخُرَاسَانَ يَقْتُلُ مُحَمَّدَ ابْنَ زُبَيْدَةَ الَّذِي هُوَ بِبَغْدَادَ فَقَتَلَهُ.

ترجمہ

حسین بن بشار کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''عبداللہ، محمد کو قتل کرے گا''۔

یہ سن کر میں نے کہا: کیا عبداللہ بن ہارون، محمد بن ہارون کو قتل کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! عبداللہ جو کہ خراسان میں ہے وہ بغداد میں رہنے والے محمد بن زبیدہ کو قتل کرے گا''۔

چنانچہ جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کی پیش گوئی

13 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِقُمَّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ سَنَةَ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قِيَامَا وَ كَانَ مِنْ رُؤَسَاءِ الْوَاقِفَةِ فَسَأَلَنَا أَنْ نَسْتَأْذِنَ لَهُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَفَعَلْنَا فَلَمَّا صَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهُ أَنْتَ إِمَامٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللهَ أَنَّكَ لَسْتَ بِإِمَامٍ قَالَ فَنَكَتَ عليه السلام فِي الْأَرْضِ طَوِيلاً مُنَكِّسَ الرَّأْسِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا عِلْمُكَ أَنِّي لَسْتُ بِإِمَامٍ قَالَ لَهُ إِنَّا قَدْ رُوِّينَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَكُونُ عَقِيماً وَ أَنْتَ قَدْ بَلَغْتَ السِّنَّ وَ لَيْسَ لَكَ وَلَدٌ قَالَ فَنَكَسَ رَأْسَهُ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللهَ أَنَّهُ لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَ اللَّيَالِي حَتَّى يَرْزُقَنِي اللهُ وَلَداً مِنِّي قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَجْرَانَ فَعَدَدْنَا الشُّهُورَ مِنَ الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ فَوَهَبَ اللهُ لَهُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ قَالَ وَ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ قِيَامَا هَذَا وَاقِفاً فِي الطَّوَافِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ عليه السلام فَقَالَ مَا لَكَ حَيَّرَكَ اللهُ تَعَالَى فَوَقَفَ عَلَيْهِ بَعْدَ الدَّعْوَةِ.

ترجمہ

ابن ابی نجران اور صفوان دونوں کا بیان ہے کہ حسین بن قیاما جو کہ فرقۂ واقفیہ میں سے تھے، اس نے ہم لوگوں سے کہا: آپ میرے لیے امام علی رضا علیہ السلام سے اِذنِ باریابی حاصل کریں۔

چنانچہ امامؑ سے اس کے لیے اجازت طلب کی گئی اور وہ آپؑ کے سامنے گیا اور اس نے کہا: کیا آپ امام ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! میں امام ہوں''۔

اس نے کہا: میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ آپؑ امام نہیں ہیں۔

راوی کا بیان ہے یہ سن کر آپؑ گردن جھکائے دیر تک خاموش رہے۔ پھر اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: ''تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں امام نہیں ہوں؟''

اس نے کہا: میں یہ بات اس لیے بیان کر رہاں ہوں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تھا کہ امام بے اولاد نہیں ہوتا۔ اور اس وقت آپؑ کا سن اتنا ہو چکا ہے لیکن اب تک کوئی اولاد نہیں ہے۔

یہ سن کر آپؑ کچھ دیر خاموش رہے پھر ارشاد فرمایا: ''میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ چند شب و روز ہی میں اللہ تعالیٰ مجھے نیک فرزند عطا کرے گا''۔

عبدالرحمن بن ابی نجران نے کہا: اس وقت سے ہم نے مہینے گننے شروع کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی سال ہی فرزند امام محمد تقی علیہ السلام عطا فرمایا راوی کا بیان ہے کہ یہ حسن بن قیاما ایک مرتبہ طواف میں کھڑا ہوئے تھے تو حضرت ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

''تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے ورطۂ حیرت میں ڈالے''

اس کے بعد اس نے امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت پر ہی توقف کیا اور آپؑ کے بعد کسی اور امام کے امامت کا قائل نہ رہے۔

ہرثمہ کے انجام کی پیش گوئی

14 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ مُوسَى بْنِ هَارُونَ قَالَ رَأَيْتُ الرِّضَا عليه السلام وَ قَدْ نَظَرَ إِلَى هَرْثَمَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ كَأَنِّي بِهِ وَ قَدْ حُمِلَ إِلَى مَرْوَ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ فَكَانَ كَمَا قَالَ.

ترجمہ

موسیٰ بن ہارون کی روایت ہے کہ آپؑ نے مدینہ میں ایک مرتبہ ہرثمہ پر نظر ڈالی تو فرمایا: ''گویا میں دیکھ رہا ہوں

کہ یہ شخص مرو لے جایا جا رہا ہے جہاں اس کی گردن ماری جا رہی ہے''۔ پھر ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؑ نے کہا تھا۔

اگر رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور دیتے تو میں بھی اور دیتا

15 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي حَبِيبٍ البناجی النِّبَاجِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ وَ قَدْ وَافَى البناج النِّبَاجَ وَ نَزَلَ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْحَاجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ كَأَنِّي مَضَيْتُ إِلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ وَقَفْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ وَجَدْتُ عِنْدَهُ طَبَقاً مِنْ خُوصِ نَخْلِ الْمَدِينَةِ فِيهِ تَمْرٌ صَيْحَانِيٌّ فَكَأَنَّهُ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ فَنَاوَلَنِي مِنْهُ فَعَدَدْتُهُ فَكَانَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ تَمْرَةً فَتَأَوَّلْتُ أَنِّي أَعِيشُ بِعَدَدِ كُلِّ تَمْرَةٍ سَنَةً فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ عِشْرِينَ يَوْماً كُنْتُ فِي أَرْضٍ تُعْمَرُ بَيْنَ يَدَيَّ لِلزِّرَاعَةِ حَتَّى جَاءَنِي مَنْ أَخْبَرَنِي بِقُدُومِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام مِنَ الْمَدِينَةِ وَ نُزُولِهِ ذَلِكَ الْمَسْجِدَ وَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْعَوْنَ إِلَيْهِ فَمَضَيْتُ نَحْوَهُ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ رَأَيْتُ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ وَ تَحْتَهُ حَصِيرٌ مِثْلُ مَا كَانَ تَحْتَهُ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقُ خُوصٍ فِيهِ تَمْرٌ صَيْحَانِيٌّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ عَلَيَّ وَ اسْتَدْنَانِي فَنَاوَلَنِي قَبْضَةً مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ فَعَدَدْتُهُ فَإِذَا عَدَدُهُ مِثْلُ ذَلِكَ التَّمْرِ الَّذِي نَاوَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي مِنْهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عليه السلام لَوْ زَادَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَزِدْنَاكَ

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله للصادق عليه السلام دلالة مثل هذه الدلالة و قد ذكرتها في الدلائل.

ترجمہ

ابوحبیب نباجی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہمارے گاؤں نباج میں تشریف لائے اور اس مسجد میں قیام فرمایا جس میں ہر سال حجاج آ کر ٹھہرا کرتے ہیں۔

پھر میں نے خواب میں مزید دیکھا کہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے کھڑا ہو گیا اور اس وقت آپؐ کے سامنے مدینہ کی کھجوروں کے پتوں سے بنی ہوئی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہے اور اس میں صیحانی کھجوریں ہیں آپؐ نے ان کھجوروں میں سے ایک مٹھی بھر کر مجھے عطا فرمائی۔ میں نے دانے شمار کیے تو اٹھارہ دانے تھے۔ میں نے اپنے ذہن میں اس خواب کی تعبیر یہ مراد لی کہ اب میری زندگی کے اٹھارہ برس باقی ہیں۔

اس خواب کو دیکھے ہوئے بیس دن ہو چکے تھے اور میں ایک قطعہ اراضی کو زراعت کے لیے تیار کرنے میں مصروف تھا کہ ایک شخص نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام مدینہ سے تشریف لائے ہیں۔ اور اسی مسجد میں قیام

پذیر ہیں اور لوگ جوق در جوق ان کی زیارت کے لیے جارہے ہیں۔

چنانچہ میں بھی زیارت کے شوق میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ عین اسی مقام پر تشریف فرما ہیں جہاں میں نے عالم خواب میں رسول خدا ﷺ کو تشریف فرما دیکھا تھا۔ اور آپؑ ویسی ہی چٹائی پر بیٹھے تھے جیسی چٹائی پر میں نے عالم خواب میں رسول خدا ﷺ کو دیکھا تھا اور آپؑ کے سامنے بھی کھجور کے پتوں کی ایک ٹوکری رکھی ہے جس میں صیحانی کھجوریں ہیں۔

میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور آپؑ نے مجھے قریب بلا کر ان کھجوروں میں سے ایک مٹھی کھجور بھر کر مجھے عطا کی۔ اور جب میں نے کھجوریں شمار کیں تو پوری اٹھارہ تھیں۔

میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! کچھ اور بھی عنایت فرمائیں۔

انہوں نے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے جد بزرگوار نے اس سے زیادہ عنایت فرمائی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دے دیتا''۔

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق بھی ایک ایسی روایت مروی ہے جسے میں نے کتاب الدلائل میں نقل کیا ہے۔

خواب میں نسخے کی تجویز

16 حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّعَالِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْرُوفُ بِالصَّفْوَانِيِّ قَالَ قَدْ خَرَجَتْ قَافِلَةٌ مِنْ خُرَاسَانَ إِلَى كِرْمَانَ فَقَطَعَ اللُّصُوصُ عَلَيْهِمُ الطَّرِيقَ وَ أَخَذُوا مِنْهُمْ رَجُلًا اتَّهَمُوهُ بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَبَقِيَ فِي أَيْدِيهِمْ مُدَّةً يُعَذِّبُونَهُ لِيَفْتَدِيَ مِنْهُمْ نَفْسَهُ وَ أَقَامُوهُ فِي الثَّلْجِ وَ مَلَئُوا فَاهُ مِنْ ذَلِكَ الثَّلْجِ فَشَدُّوهُ فَرَحِمَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ فَأَطْلَقَتْهُ وَ هَرَبَ فَانْفَسَدَ فَمُهُ وَ لِسَانُهُ حَتَّى لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَلَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى خُرَاسَانَ وَ سَمِعَ بِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ أَنَّهُ بِنَيْسَابُورَ فَرَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ قَائِلًا يَقُولُ لَهُ إِنَّ ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ وَرَدَ خُرَاسَانَ فَسَلْهُ عَنْ عِلَّتِكَ فَرُبَّمَا يُعَلِّمُكَ دَوَاءً تَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ فَرَأَيْتُ كَأَنِّي قَدْ قَصَدْتُهُ عليه السلام وَ شَكَوْتُ إِلَيْهِ مَا كُنْتُ دُفِعْتُ إِلَيْهِ وَ أَخْبَرْتُهُ بِعِلَّتِي فَقَالَ لِي خُذْ مِنَ الْكَمُّونِ وَ السَّعْتَرِ وَ الْمِلْحِ وَ دُقَّهُ وَ خُذْ مِنْهُ فِي فَمِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً فَإِنَّكَ تُعَافَى فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ مِنْ مَنَامِهِ وَ لَمْ يُفَكِّرْ فِيمَا كَانَ رَأَى فِي مَنَامِهِ وَ لَا اعْتَدَّ بِهِ حَتَّى وَرَدَ بَابَ نَيْسَابُورَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَدِ ارْتَحَلَ مِنْ نَيْسَابُورَ وَ هُوَ بِرِبَاطِ سَعْدٍ فَوَقَعَ فِي نَفْسِ الرَّجُلِ أَنْ يَقْصِدَهُ وَ يَصِفَ لَهُ أَمْرَهُ لِيَصِفَ لَهُ مَا

يَنْتَفِعُ بِهِ مِنَ الدَّوَاءِ فَقَصَدَهُ إِلَى رِبَاطِ سَعْدٍ فَدَخَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَ كَيْتَ وَ قَدِ انْفَسَدَ عَلَيَّ فَمِي وَلِسَانِي حَتَّى لَا أَقْدِرُ عَلَى الْكَلَامِ إِلَّا بِجُهْدٍ فَعَلِّمْنِي دَوَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام أَلَمْ أُعَلِّمْكَ اذْهَبْ فَاسْتَعْمِلْ مَا وَصَفْتُهُ لَكَ فِي مَنَامِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُعِيدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ عليه السلام لِي خُذْ مِنَ الْكَمُّونِ وَ السَّعْتَرِ وَ الْمِلْحِ فَدُقَّهُ وَ خُذْ مِنْهُ فِي فَمِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً فَإِنَّكَ سَتُعَافَى قَالَ الرَّجُلُ فَاسْتَعْمَلْتُ مَا وَصَفَ لِي فَعُوفِيتُ قَالَ أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّعَالِبِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْرُوفَ بِالصَّفْوَانِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ وَ سَمِعْتُ مِنْهُ هَذِهِ الْحِكَايَةَ.

ترجمه

عبداللہ بن عبدالرحمن صفوانی سے روایت ہے کہ ایک قافلہ خراسان سے کرمان کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اورانہوں نے اس قافلے کے مشہور ومعروف دولت مند شخص کو اپنے پاس یرغمال بنالیا اور ایک مدت تک اپنے پاس رکھ کر اس پر سختیاں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کبھی اسے برف پر باندھ کر لٹا دیتے اور کبھی اس کے منہ میں برف بھر دیتے تا کہ وہ تاوان ادا کر کے خود کو ان کے چنگل سے چھڑائے۔

ڈاکوؤں کی ایک عورت کو اس پر ترس آ گیا اور اس نے اس کو رہا کر دیا اور وہ تاجر وہاں سے بھاگ نکلا۔ مگر برف کی وجہ سے اس کا منہ اور زبان اس طرح متاثر ہو گئیں تھیں کہ وہ بات نہیں کر سکتا تھا۔

جب وہ شخص خراسان واپس آیا تو اس نے سنا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور میں ہیں۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اس سے کہہ رہا ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام خراسان آئے ہوئے ہیں۔ تم جا کر ان کے سامنے اپنا مرض بیان کر۔ وہ تمہارے لیے کوئی دوا تجویز کریں گے جس سے تمہیں آرام ہو جائے گا۔ پھر خواب ہی میں اس نے دیکھا کہ وہ امامؑ کی خدمت میں گیا اور آپؑ سے اپنی تکلیف بیان کی تو آپؑ نے فرمایا: ”زیرہ، پودینہ، اور نمک کو باریک بنا کر سفوف تیار کرلو اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا دو تین مرتبہ اپنے منہ میں رکھ لو تو صحت یاب ہو جاؤ گے“۔

یہ خواب دیکھ کر وہ شخص بیدار ہوا مگر اس نے خواب کو چنداں اہمیت نہ دی اور وہ نیشاپور گیا اور جب وہ شہر کے دروازے پر پہنچا تو اسے بتایا گیا کہ امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور سے تشریف لے گئے ہیں اور اب آپؑ رباط سعد میں ہیں۔

اس نے دل میں سوچا کہ وہیں چل کر آپؑ سے اپنا مدعا بیان کرنا چاہیے۔ اسی لیے وہ رباط سعد روانہ ہوا اور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: فرزند رسولؐ! مجھ پر مصائب گزرے ہیں جس کی وجہ سے میرا منہ اور میری زبان سخت متاثر ہوئیں ہیں اور میرے لیے بات کرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس کی دوا نہیں بتائی تھی؟ جاؤ اور اسی دوا کو استعمال کرو جو میں نے تمہیں خواب میں بتائی تھی''۔

اس شخص نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! مناسب سمجھیں تو دوبارہ بتادیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''تھوڑا سا زیرہ، پودینہ اور نمک لے کر سفوف بناؤ اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا دو تین مرتبہ اپنے منہ میں رکھو۔ انشاء اللہ صحت یاب ہو جاؤ گے''۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کے فرمان پر عمل کیا اور صحت یاب ہو گیا۔

ابو حامد احمد بن علی بن حسین ثعالبی کا بیان ہے کہ میں نے ابو احمد عبداللہ بن عبدالرحمن صفوانی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خود اس شخص سے ملاقات کی اور دیکھا ہے اور میں نے خود اسی کی زبان سے یہ سارا قصہ سنا ہے۔

ریان پر نوازش

17 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّيَّانُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ لَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعِرَاقِ وَ عَزَمْتُ عَلَى تَوْدِيعِ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِذَا وَدَّعْتُهُ سَأَلْتُهُ قَمِيصاً مِنْ ثِيَابِ جَسَدِهِ لِأُكَفَّنَ بِهِ وَ دَرَاهِمَ مِنْ مَالِهِ أَصُوغُ بِهَا لِبَنَاتِي خَوَاتِيمَ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ شَغَلَنِي الْبُكَاءُ وَ الْأَسَفُ عَلَى فِرَاقِهِ عَنْ مَسْأَلَةِ ذَلِكَ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ صَاحَ بِي يَا رَيَّانُ ارْجِعْ فَرَجَعْتُ فَقَالَ لِي أَ مَا تُحِبُّ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ قَمِيصاً مِنْ ثِيَابِ جَسَدِي تُكَفَّنُ فِيهِ إِذَا فَنِيَ أَجَلُكَ أَ وَ مَا تُحِبُّ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ دَرَاهِمَ تَصُوغُ بِهَا لِبَنَاتِكَ خَوَاتِيمَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي أَنْ أَسْأَلَكَ ذَلِكَ فَمَنَعَنِي الْغَمُّ بِفِرَاقِكَ فَرَفَعَ عليه السلام الْوِسَادَةَ وَ أَخْرَجَ قَمِيصاً فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَ رَفَعَ جَانِبَ الْمُصَلَّى فَأَخْرَجَ دَرَاهِمَ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ وَ عَدَدْتُهَا فَكَانَتْ ثَلَاثِينَ دِرْهَماً.

ترجمہ

ریان بن صلت کا بیان ہے کہ جب میں نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو سوچا کہ امام علی رضا علیہ السلام سے رخصت ہو لوں۔ اور اس کے ساتھ میں نے اپنے دل میں یہ بھی سوچا کہ جب زیارت سے مشرف ہوں گا تو میں آپؑ سے آپؑ کی استعمال شدہ ایک پوشاک کا بھی سوال کروں گا تاکہ وہ پوشاک میرے کفن کے لیے کام آسکے اور اس کے علاوہ حضرتؑ سے چند دراہموں کو بھی طلب کروں گا تاکہ ان سے اپنی بیٹیوں کے لیے انگوٹھیاں بنوا سکوں

اور جب میں رخصت ہونے لگا تو آپؑ کی جدائی برداشت نہ کرسکا اور گریہ میں مشغول ہو گیا اور اپنا سوال بھول گیا۔

اور جب میں رخصت ہو کر بیت الشرف سے باہر آنے والا تھا تو آپؑ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: ''کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ میں

اپنے ملبوسات میں سے کوئی پوشاک تمہارے کفن کے لیے اور اپنے درہموں میں سے کچھ درہم تمہاری بیٹیوں کی انگوٹھیوں کے لیے دے دوں''۔

میں نے عرض کی: مولا! دل میں تو یہ ارادہ تھا مگر آپؑ کی جدائی کے غم میں یہ سب کچھ بھول گیا۔

پھر آپؑ نے تکیہ اٹھایا اور اپنی ایک قمیص نکال کر مجھے عطا فرمائی اور جانماز کا ایک گوشہ اٹھایا اور اس میں سے کچھ درہم نکال کر مجھے عنایت فرمائے۔ اور میں نے شمار کئے تو وہ تیس درہم تھے۔

ایک شک کرنے والی کی تسلی

18 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ كُنْتُ شَاكّاً فِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ كِتَاباً أَسْأَلُهُ فِيهِ الْإِذْنَ عَلَيْهِ وَ قَدْ أَضْمَرْتُ فِي نَفْسِي أَنْ أَسْأَلَهُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ عَنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَدْ عَقَدْتُ قَلْبِي عَلَيْهَا قَالَ فَأَتَانِي جَوَابُ مَا كَتَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ عَافَانَا اللهُ وَ إِيَّاكَ أَمَّا مَا طَلَبْتَ مِنَ الْإِذْنِ عَلَيَّ فَإِنَّ الدُّخُولَ إِلَيَّ صَعْبٌ وَ هَؤُلَاءِ قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ فِي ذَلِكَ فَلَسْتَ تَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ وَ سَيَكُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ وَ كَتَبَ عليه السلام بِجَوَابِ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ عَنِ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ فِي الْكِتَابِ وَ لَا وَ اللهِ مَا ذَكَرْتُ لَهُ مِنْهُنَّ شَيْئاً وَ لَقَدْ بَقِيتُ مُتَعَجِّباً لَمَّا ذَكَرَهَا فِي الْكِتَابِ وَ لَمْ أَدْرِ أَنَّهُ جَوَابِي إِلَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَوَقَفْتُ عَلَى مَعْنَى مَا كَتَبَ بِهِ عليه السلام.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی نے کہا کہ مجھے ابوالحسن علی ابن موسی الرضا علیہ السلام کی امامت میں شک تھا۔ اور میں نے آپؑ کو ایک عریضہ لکھا اور حاضری کی اجازت طلب کی اور یہ بات دل میں رکھے ہوئے تھا کہ جیسے ہی میری حضرتؑ سے ملاقات ہوگی تو میں ان سے ان تین آیات کے متعلق دریافت کروں گا جنہیں میں سمجھنے سے آج تک قاصر رہا تھا۔

بزنطی نے بیان کیا: مجھے میرے عریضہ کا جواب ان الفاظ میں موصول ہوا۔

اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور ہم سے درگزر فرمائے تم نے جو ملاقات کی اجازت چاہی ہے فی الحال یہ تمہارے لیے ممکن نہیں ہے کیونکہ ہم تک لوگوں کا پہنچنا مشکل بنا دیا گیا ہے اور ان لوگوں نے اس پر سخت پابندیاں عائد کردی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو جلد ملاقات ہو سکے گی۔

پھر آپ نے اس خط میں ان تین آیات کا مطلب بھی تحریر فرمایا جن کے متعلق میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ مگر خدا کی قسم! میں نے اپنے خط میں اس کا کہیں تذکرہ نہیں کیا تھا اور فوری طور پر یہ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ میرے خط کا جواب

ہے۔لیکن بعد میں مجھے یاد آیا اور سمجھ گیا جو کچھ آپؑ نے تحریر کیا تھا وہ میرے چھپے ہوئے ارادکا صحیح صحیح جواب تھا۔

اپنی تکریم کو لوگوں پر فخر کا ذریعہ نہ بناؤ

19 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رض قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ بَعَثَ الرِّضَا عليه السلام إِلَيَّ بِحِمَارٍ فَرَكِبْتُهُ وَ أَتَيْتُهُ فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ بِاللَّيْلِ إِلَى أَنْ مَضَى مِنْهُ مَا شَاءَ اللهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ لِي لَا أَرَاكَ تَقْدِرُ عَلَى الرُّجُوعِ إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَجَلْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ وَ اغْدُ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْتُ أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ يَا جَارِيَةُ افْرُشِي لَهُ فِرَاشِي وَ اطْرَحِي عَلَيْهِ مِلْحَفَتِيَ الَّتِي أَنَامُ فِيهَا وَ ضَعِي تَحْتَ رَأْسِهِ مِخَدَّتِي قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَنْ أَصَابَ مَا أَصَبْتُ فِي لَيْلَتِي هَذِهِ لَقَدْ جَعَلَ اللهُ لِي مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَهُ وَ أَعْطَانِي مِنَ الْفَخْرِ مَا لَمْ يُعْطِهِ أَحَداً مِنْ أَصْحَابِنَا بَعَثَ إِلَيَّ بِحِمَارِهِ فَرَكِبْتُهُ وَ فَرَشَ لِي فِرَاشَهُ وَ بِتُّ فِي مِلْحَفَتِهِ وَ وُضِعَتْ لِي مِخَدَّتُهُ مَا أَصَابَ مِثْلَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ وَ هُوَ قَاعِدٌ مَعِي وَ أَنَا أُحَدِّثُ نَفْسِي فَقَالَ عليه السلام لِي يَا أَحْمَدُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَتَى زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ فِي مَرَضِهِ يَعُودُهُ فَافْتَخَرَ عَلَى النَّاسِ بِذَلِكَ فَلَا تَذْهَبَنَّ نَفْسُكَ إِلَى الْفَخْرِ وَ تَذَلَّلْ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اعْتَمَدَ عَلَى يَدِهِ فَقَامَ عليه السلام.

ترجمہ

بزنطی کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ نے میرے پاس ایک سواری بھیجی۔ میں اس پر سوار ہو کر آپؑ کے پاس آیا اور وہاں اتنی دیر تک قیام کیا کہ رات ہو گئی بلکہ رات کا ایک حصہ بھی گزر گیا۔ جب چلنے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ میری نظر میں تم اس وقت مدینہ واپس نہ جا سکو گے۔

میں نے عرض کیا کہ آپؑ نے درست فرمایا ''میں آپؑ پر قربان''۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: پھر آج کی شب ہمارے پاس ہی بسر کر لو۔ اور کل دن میں اللہ کے حفظ و امان میں چلے جانا۔

میں نے عرض کیا: بہت بہتر، میں آپؑ پر قربان۔

آپؑ نے کنیز کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ میرا بستر ان کے لیے بچھا دو۔ اور میرا لحاف اس بستر پر رکھ دو۔ اور میرا تکیہ بھی اس بستر پر رکھ دینا۔

بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ آج کی شب جو فخر و منزلت اللہ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ وہ

میرے دوستوں میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی یعنی میرے لیے امام نے اپنی سواری بھیجی۔ اس پر میں سوار ہوا، اپنا بستر میرے لیے لگوایا، اپنا لحاف اور تکیہ مجھے دیا، یہ بات میرے احباب میں تو کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

بزنطی کا بیان ہے۔ آپ میرے ساتھ تشریف فرما تھے اور میں اپنے دل ہی دل میں یہ باتیں سوچ رہا تھا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:۔

''اے احمد سنو! حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ایک مرتبہ زید بن صوحان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ تو وہ لوگوں میں اس امر پر فخر کا اظہار کرنے لگے۔

لہٰذا تم اپنے نفس کو فخر و مباہات کی راہ پر مت ڈالنا بلکہ اللہ کی بارگاہ میں عجز و نیاز سے کام لینا۔

فرقۂ واقفیہ کے سامنے اپنے حق کا اثبات

20 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ عَلَى الرِّضَا جَمَاعَةٌ مِنَ الْوَاقِفَةِ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الْبَطَائِنِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مِهْرَانَ وَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنَا عَنْ أَبِيكَ عليه السلام مَا حَالُهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَضَى فَقَالَ لَهُ فَإِلَى مَنْ عَهِدَ فَقَالَ إِلَيَّ فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا قَالَهُ أَحَدٌ مِنْ آبَائِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَمَنْ دُونَهُ قَالَ لَكِنْ قَدْ قَالَهُ خَيْرُ آبَائِي وَ أَفْضَلُهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ أَمَا تَخَافُ هَؤُلَاءِ عَلَى نَفْسِكَ فَقَالَ لَوْ خِفْتُ عَلَيْهَا كُنْتُ عَلَيْهَا مُعِيناً إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَتَاهُ أَبُو لَهَبٍ فَتَهَدَّدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنْ خُدِشْتُ مِنْ قِبَلِكَ خَدْشَةً فَأَنَا كَذَّابٌ فَكَانَتْ أَوَّلَ آيَةٍ نَزَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هِيَ أَوَّلُ آيَةٍ أَنْزِعُ لَكُمْ إِنْ خُدِشْتُ خَدْشَةً مِنْ قِبَلِ هَارُونَ فَأَنَا كَذَّابٌ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مِهْرَانَ قَدْ أَتَانَا مَا نَطْلُبُ إِنْ أَظْهَرْتَ هَذَا الْقَوْلَ قَالَ فَتُرِيدُهَا ذَا أَ تُرِيدُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى هَارُونَ فَأَقُولَ لَهُ إِنِّي إِمَامٌ وَ أَنْتَ لَسْتَ فِي شَيْءٍ لَيْسَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّمَا قَالَ ذَلِكَ لِأَهْلِهِ وَ مَوَالِيهِ وَ مَنْ يَثِقُ بِهِ فَقَدْ خَصَّهُمْ بِهِ دُونَ النَّاسِ وَ أَنْتُمْ تَعْتَقِدُونَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ كَانَ قَبْلِي مِنْ آبَائِي وَ لَا تَقُولُونَ إِنَّهُ إِنَّمَا يَمْنَعُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَ أَنَّ أَبَاهُ حَيٌّ تَقِيَّةً فَإِنِّي لَا أَتَّقِيكُمْ فِي أَنْ أَقُولَ إِنِّي إِمَامٌ فَكَيْفَ أَتَّقِيكُمْ فِي أَنْ أَدَّعِيَ أَنَّهُ حَيٌّ لَوْ كَانَ حَيّاً.

قال مصنف هذا الكتاب ره إنما لم يخش الرشيد لأنه قد كان عهد إليه أن صاحبه المأمون دونه.

ترجمہ

ابی مسروق کا بیان ہے کہ فرقۂ واقفیہ کی ایک جماعت امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔جس میں علی بن حمزہ بطائنی، محمد بن اسحاق بن عمار، حسین بن مہران اور حسن بن ابی سعید مکاری شامل تھے۔

علی بن حمزہ نے آپؑ سے دریافت کیا: آپؑ کے والد کا کیا بنا؟

آپؑ نے فرمایا: ''وہ رحلت فرما گئے ہیں''۔

اس نے کہا: اگر وہ وفات پا چکے ہیں تو پھر عہدۂ امامت کس کے پاس ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''میرے پاس ہے''۔

اس نے کہا: یہ دعویٰ جو آپؑ فرما رہے ہیں حضرت علیؑ سے لے کر اب تک آپؑ کے آبائؑ میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: ''مگر میرے آباءؑ میں جو سب سے افضل و بہتر تھے انہوں نے تو کیا تھا یعنی انہوں نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا تھا''۔

اس نے کہا: ''تو کیا آپ دعوائے امامت کر کے اپنی جان کو خطرے میں تو نہیں ڈال رہے؟''

آپؑ نے فرمایا: ''اگر میں ڈرتا تو اب تک حکمرانوں کا معین و مددگار بن گیا ہوتا۔

سنو! ایک مرتبہ ابولہب حضرت رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور دھمکیاں دینے لگے۔

آپؐ نے فرمایا: ابولہب! سنو اگر تمہاری طرف سے مجھے ایک خراش بھی آ گئی تو سمجھ لینا کہ میں جھوٹا نبوت کا دعویدار ہوں۔

چنانچہ رسول مقبولؐ نے اپنی نبوت کی پہلی علامت بیان کر کے لوگوں کے شک کو دور کیا اور اسی طرح میں بھی اپنی امامت کی پہلی نشانی بتا کر تمہارے ذہنوں سے شک و شبہ دور کر دینا چاہتا ہوں اور وہ نشانی یہ ہے کہ اگر ہارون کی طرف سے مجھے ایک بھی خراش آ گئی تو سمجھ لینا کہ میں جھوٹا دعویدار امامت ہوں''۔

حسین بن مہران نے کہا: ہم آپؑ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپؑ یہی بات اعلان کر کے بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ہارون کے پاس جاؤں اور اس سے کہوں کہ میں امام ہوں یا کچھ اور؟

جب کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ابتدائے بعثت میں یہ نہیں کیا تھا۔ آپؐ نے بھی ابتداء میں اپنی نبوت کا اعلان اپنے اہل خاندان، اپنے احباب اور قابل بھروسہ لوگوں میں کیا تھا۔ عوام الناس میں نہیں کیا تھا۔ تم لوگ تو مجھ سے پہلے میرے آباء واجداد میں سے ہر ایک کی امامت کے معتقد ہو۔ اب تم یہ کہتے ہو کہ علی بن موسیٰ الرضاؑ اپنے والد کی حیات سے

انکار تقیہ کی بنا پر کر رہے ہیں جب میں تمہارے سامنے امامت کے دعویٰ کے متعلق تقیہ نہیں کرتا تو پھر اگر میرے والد زندہ ہوتے تو میں ان کو زندہ کہنے میں تم سے کیوں تقیہ کرتا؟''

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام ہارون سے ذرہ برابر بھی خائف نہیں تھے۔ کیونکہ آپؑ علم امامت سے یہ جانتے تھے کہ ہارون آپؑ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اور آپؑ کو مامون کی طرف سے زحمات ومصائب کا سامنا کرنا ہوگا۔

ایک شخص کو پرانا لقب یاد دلانا

21 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشَّارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِيهِ عليه السلام فَجَعَلْتُ أَسْتَفْهِمُهُ بَعْضَ مَا كَلَّمَنِي بِهِ فَقَالَ لِي نَعَمْ يَا سَمَاعُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كُنْتُ وَ اللهِ أُلَقَّبُ بِهَذَا فِي صِبَايَ وَ أَنَا فِي الْكُتَّابِ قَالَ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِي.

ترجمہ

یحییٰ بن بشار کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے ان کے والد کی چند احادیث کی تشریح کی دریافت کی۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جی ہاں! سماع!''

میں نے عرض کیا: مولا! میری جان آپؑ پر قربان یہ تو میرے بچپنے کا لقب ہے اور یہ لقب مجھے اس وقت ملا تھا جب میں مکتب میں تھا۔

یہ سن کر آپؑ نے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا۔

آپؑ کے قتل کی ایک کوشش

22 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنِي هَرْثَمَةُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ يَعْنِي الرِّضَا عليه السلام فِي دَارِ الْمَأْمُونِ وَ كَانَ قَدْ ظَهَرَ فِي دَارِ الْمَأْمُونِ أَنَّ الرِّضَا عليه السلام قَدْ تُوُفِّيَ وَ لَمْ يَصِحَّ هَذَا الْقَوْلُ فَدَخَلْتُ أُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ قَالَ وَ كَانَ فِي بَعْضِ ثِقَاتِ خَدَمِ الْمَأْمُونِ غُلَامٌ يُقَالُ لَهُ صَبِيحٌ الدَّيْلَمِيُّ وَ كَانَ يَتَوَالَى سَيِّدِي حَقَّ وَلَايَتِهِ وَ إِذَا صَبِيحٌ قَدْ خَرَجَ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لِي يَا هَرْثَمَةُ أَ لَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي ثِقَةُ الْمَأْمُونِ عَلَى سِرِّهِ وَ عَلَانِيَتِهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ اعْلَمْ يَا هَرْثَمَةُ أَنَّ الْمَأْمُونَ دَعَانِي وَ ثَلَاثِينَ غُلَاماً

مِنْ ثِقَاتِهِ عَلَى سِرِّهِ وَ عَلَانِيَتِهِ فِي الثُّلُثِ الْأَوَّلِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ قَدْ صَارَ لَيْلُهُ نَهَاراً مِنْ كَثْرَةِ الشُّمُوعِ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُيُوفٌ مَسْلُولَةٌ مَشْحُوذَةٌ مَسْمُومَةٌ فَدَعَا بِنَا غُلَاماً غُلَاماً وَ أَخَذَ عَلَيْنَا الْعَهْدَ وَ الْمِيثَاقَ بِلِسَانِهِ وَ لَيْسَ بِحَضْرَتِنَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ غَيْرُنَا فَقَالَ لَنَا هَذَا الْعَهْدُ لَازِمٌ لَكُمْ أَنَّكُمْ تَفْعَلُونَ مَا آمُرُكُمْ بِهِ وَ لَا تُخَالِفُوا فِيهِ شَيْئاً قَالَ فَحَلَفْنَا لَهُ فَقَالَ يَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ سَيْفاً بِيَدِهِ وَ امْضُوا حَتَّى تَدْخُلُوا عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي حُجْرَتِهِ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُ قَائِماً أَوْ قَاعِداً أَوْ نَائِماً فَلَا تُكَلِّمُوهُ وَ ضَعُوا أَسْيَافَكُمْ عَلَيْهِ وَ اخْلِطُوا لَحْمَهُ وَ دَمَهُ وَ شَعْرَهُ وَ عَظْمَهُ وَ مُخَّهُ ثُمَّ اقْلِبُوا عَلَيْهِ بِسَاطَهُ وَ امْسَحُوا أَسْيَافَكُمْ بِهِ وَ صِيرُوا إِلَيَّ وَ قَدْ جَعَلْتُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ عَلَى هَذَا الْفِعْلِ وَ كِتْمَانِهِ عَشْرَ بِدَرٍ دَرَاهِمَ وَ عَشْرَ ضِيَاعٍ مُنْتَخَبَةٍ وَ الْحُظُوظُ عِنْدِي مَا حَيِيتُ وَ بَقِيتُ قَالَ فَأَخَذْنَا الْأَسْيَافَ بِأَيْدِينَا وَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي حُجْرَتِهِ فَوَجَدْنَاهُ مُضْطَجِعاً يُقَلِّبُ طَرَفَ يَدَيْهِ وَ يُكَلِّمُ بِكَلَامٍ لَا نَعْرِفُهُ قَالَ فَبَادَرَ الْغِلْمَانُ إِلَيْهِ بِالسُّيُوفِ وَ وَضَعْتُ سَيْفِي وَ أَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ عَلِمَ مَصِيرَنَا إِلَيْهِ فَلَيْسَ عَلَى بَدَنِهِ مَا لَا تَعْمَلُ فِيهِ السُّيُوفُ فَطَوَوْا عَلَى بِسَاطِهِ وَ خَرَجُوا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا فَعَلْنَا مَا أَمَرْتَنَا بِهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا تُعِيدُوا شَيْئاً مِمَّا كَانَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ تَبَلُّجِ الْفَجْرِ خَرَجَ الْمَأْمُونُ فَجَلَسَ مَجْلِسَهُ مَكْشُوفَ الرَّأْسِ مُحَلَّلَ الْأَزْرَارِ وَ أَظْهَرَ وَفَاتَهُ وَ قَعَدَ لِلتَّعْزِيَةِ ثُمَّ قَامَ حَافِياً حَاسِراً فَمَشَى لِيَنْظُرَ إِلَيْهِ وَ أَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ حُجْرَتَهُ سَمِعَ هَمْهَمَتَهُ فَأُرْعِدَ ثُمَّ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ قُلْتُ لَا عِلْمَ لَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَسْرِعُوا وَ انْظُرُوا قَالَ صَبِيحٌ فَأَسْرَعْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَإِذَا سَيِّدِي عليه السلام جَالِسٌ فِي مِحْرَابِهِ يُصَلِّي وَ يُسَبِّحُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هُوَ ذَا نَرَى شَخْصاً فِي مِحْرَابِهِ يُصَلِّي وَ يُسَبِّحُ فَانْتَفَضَ الْمَأْمُونُ وَ ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ غَدَرْتُمُونِي لَعَنَكُمُ اللهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ مِنْ بَيْنِ الْجَمَاعَةِ فَقَالَ لِي يَا صَبِيحُ أَنْتَ تَعْرِفُهُ فَانْظُرْ مَنِ الْمُصَلِّي عِنْدَهُ قَالَ صَبِيحٌ فَدَخَلْتُ وَ تَوَلَّى الْمَأْمُونُ رَاجِعاً ثُمَّ صِرْتُ إِلَيْهِ عِنْدَ عَتَبَةِ الْبَابِ قَالَ عليه السلام لِي يَا صَبِيحُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا مَوْلَايَ وَ قَدْ سَقَطْتُ لِوَجْهِي فَقَالَ قُمْ يَرْحَمُكَ اللهُ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِؤُا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ... وَ اللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَأْمُونِ فَوَجَدْتُ وَجْهَهُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَقَالَ لِي يَا صَبِيحُ مَا وَرَاءَكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هُوَ وَ اللهِ جَالِسٌ فِي حُجْرَتِهِ وَ قَدْ نَادَانِي وَ قَالَ لِي كَيْتَ وَ كَيْتَ قَالَ فَشَدَّ أَزْرَارَهُ وَ أَمَرَ بِرَدِّ أَثْوَابِهِ وَ قَالَ قُولُوا إِنَّهُ كَانَ غُشِيَ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ قَدْ أَفَاقَ قَالَ هَرْثَمَةُ فَأَكْثَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ شُكْراً وَ حَمْداً ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِيَ الرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا رَآنِي

قَالَ يَا هَرْثَمَةُ لَا تُحَدِّثْ أَحداً بِمَا حَدَّثَكَ بِهِ صَبِيحٌ إِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ بِمَحَبَّتِنَا وَ وَلَايَتِنَا فَقُلْتُ نَعَمْ يَا سَيِّدِي ثُمَّ قَالَ عليه السلام يَا هَرْثَمَةُ وَ اللهِ لَا يَضُرُّنَا كَيْدُهُمْ شَيْئاً حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

ترجمہ

ہرثمہ بن اعین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا جب کہ مامون کے محل میں یہ خبر پھیلی ہوئی تھی کہ آپؑ کی وفات ہوگئی ہے۔ اور اس بات کی تصدیق وتردید کے لیے میں حضرتؑ کے پاس جانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں مامون کا ایک معتمد غلام جس کا نام صبیح تھا، اس نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ سے کہا: ہرثمہ! تمہیں معلوم ہوگا کہ میں مامون کا راز دان ہوں اور وہ تمام اندرونی و بیرونی معاملات کے لیے مجھ پر اعتماد کرتا ہے؟

میں نے کہا: ہاں! مجھے یہ معلوم ہے۔

پھر صبیح دیلمی نے مجھ سے کہا: ہرثمہ سنو! تمہیں ایک عجیب وغریب خبر سناؤں آج رات جب کہ رات کا تہائی حصہ بیت چکا تھا، مامون نے مجھ سمیت تیس ثقہ غلاموں کو اپنے پاس طلب کیا۔ اور جب میں مامون کے پاس گیا تو وہاں اتنی مشعلیں جل رہی تھیں کہ رات پر دن کا گمان ہوتا تھا۔ اور مامون کے سامنے بہت سی چمکتی ہوئی تلواریں رکھی تھیں۔ اس نے ہم سے ایک ایک غلام کو علیحدہ علیحدہ طلب کیا اور ہر ایک سے کہا تم کو حلفیہ یہ کہنا ہوگا کہ تم میرا کام ضرور کرو گے اور پھر کسی کو اس کی خبر نہ دو گے۔

چنانچہ ہم میں سے ہر ایک نے یہ حلف اٹھایا۔ پھر اس نے ہمیں تلواریں دیں اور کہا تم لوگ خاموشی سے علی رضا علیہ السلام کے حجرے میں چلے جاؤ اور انہیں تم جس بھی حالت میں پاؤ ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور اس کا گوشت اور خون اور ان کی ہڈیاں اور بال ایک دوسرے سے مخلوط کر دو اور ان کا بستر ان پر پلٹ دو اور اپنی تلواروں کو اسی بستر سے صاف کرلو۔

پھر میرے پاس آجاؤ اور میں تم کو اس کے صلے میں دس دس تھیلیاں دیناروں کی دوں گا اور ہر شخص کو دس دس جاگیریں بطور انعام دوں گا۔ اور میں جب تک زندہ رہوں گا تمہاری قدردانی کرتا رہوں گا۔

ہم نے تلواریں اٹھائیں اور امامؑ کے حجرے کی طرف چل پڑے جب ہم وہاں گئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور ایسی گفتگو کر رہے تھے جو کہ ہماری سمجھ سے بلند وبالا تھی۔

مامون کے غلام تلواریں لے کر آپؑ پر ٹوٹ پڑے اور آپؑ نے اپنے بدن پر زرہ وغیرہ بھی نہیں پہن رکھی تھی۔ چند لمحات میں غلاموں نے آپؑ کے بدن کے ٹکڑے کر ڈالے اور ان پر ان کا بستر پلٹ کر واپس آئے۔ اس پورے کام میں میں خاموش ہو کر یہ منظر دیکھتا رہا۔ اپنا کام سرانجام دینے کے بعد تمام غلام مامون کے پاس آگئے اور اسے اپنی کارکردگی سے آگاہ

کیا۔

مامون نے ان سے کہا: تم ہمیشہ کے لیے اپنی زبانوں کو بند رکھنا اور کسی کو اس کے متعلق کچھ نہ بتانا اور جب صبح ہوئی تو مامون غمگین صورت بنائے ہوئے اپنے دربار میں آ بیٹھا اور اس نے تاج اتارا ہوا تھا اور گریبان کھولا ہوا تھا اور یوں وہ تعزیت کے لیے بیٹھ گیا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ مزید یقین حاصل کرنے کے لیے پا پیادہ اور ننگے سر امامؑ کے حجرے کی طرف چل پڑا۔ میں اس کے آگے آگے تھا۔ جب وہ آپؑ کے حجرے کے قریب آیا تو اسے امامؑ کی آواز سنائی دی۔

وہ آپؑ کی آواز سن کر کانپ گیا۔ اور کہا کیا وہاں کوئی دوسرا شخص موجود تھا؟

ہم نے کہا: ہم نے تو کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

پھر مامون نے کہا: جاؤ اور دیکھو کہ صورت حال کیا ہے؟

صبیح دیلمی نے کہا: یہ سن کر ہم امامؑ کے حجرے کی طرف دوڑ پڑے تو وہاں میں نے اپنے آقا و مولا امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ محراب میں بیٹھے تسبیح اور ذکر خدا کر رہے ہیں۔

مامون نے جیسے ہی یہ سنا تو اس کا رنگ فق ہو گیا اور کہنے لگا۔ تم لوگوں نے مجھ سے غداری کی ہے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: صبیح! تم جاؤ اور غور سے دیکھو کہ وہاں کون بیٹھا ہوا ہے؟

چنانچہ میں حجرے کے قریب گیا اور جب دہلیز پر پہنچا تو امامؑ نے آواز دے کر فرمایا: صبیح!

میں نے کہا: لبیک میرے آقا و مولا! پھر میں چہرے کے بل ان کے سامنے گر پڑا۔

آپؑ نے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں جب کہ اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار ہی کیوں نہ ہو''۔

پھر میں مامون کے پاس آیا اور اسے آپؑ کی زندگی کی سلامتی کی خبر دی تو مامون کا چہرہ کالی رات کی طرح سیاہ ہو گیا۔ اور اس نے مجھ سے تفصیل پوچھی تو میں نے بتایا کہ امامؑ نے مجھے آواز دی اور مجھ سے گفتگو کی۔

مامون نے حکم دیا کہ اب اس کے لیے شاہی لباس لایا جائے اور ہمیں ہدایت دی کہ تم لوگ یہ کہو کہ امام علی رضا علیہ السلام کسی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے پھر اب انہیں افاقہ مل چکا ہے۔

ہرثمہ کہتے ہیں: یہ خبر سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں اپنے آقا امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ''ہرثمہ! جو کچھ تم نے صبیح دیلمی سے سنا، اسے اپنے دل میں محفوظ رکھنا

اور کسی ایسے مومن کے بغیر جس کے قلب کا اللہ نے ہماری محبت وولایت کے لیے امتحان لے لیا ہو، کسی کو اس واقعے کے متعلق کچھ نہ بتانا''۔

میں نے کہا: مولا! میں ایسا ہی کروں گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''ہرثمہ! جب تک ہماری زندگی باقی ہے اس وقت تک ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکے گی''۔

اپنے والد کی موت کی تصدیق

23 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى الْخَرَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الرِّضَا وَ هُوَ بِقَنْطَرَةِ أَرْبَقَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ وَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُنَاساً يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَاكَ حَيٌّ فَقَالَ كَذَبُوا لَعَنَهُمُ اللهُ وَ لَوْ كَانَ حَيّاً مَا قُسِمَ مِيرَاثُهُ وَ لَا نُكِحَ نِسَاؤُهُ وَ لَكِنَّهُ وَ اللهِ ذَاقَ الْمَوْتَ كَمَا ذَاقَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِابْنِي مُحَمَّدٍ مِنْ بَعْدِي وَ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي ذَاهِبٌ فِي وَجْهِ الْأَرْضِ لَا أَرْجِعُ مِنْهُ بُورِكَ قَبْرٌ بِطُوسَ وَ قَبْرَانِ بِبَغْدَادَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْنَا وَاحِداً فَمَا الثَّانِي قَالَ سَتَعْرِفُونَهُ ثُمَّ قَالَ عليه السلام قَبْرِي وَ قَبْرُ هَارُونَ الرَّشِيدِ هَكَذَا وَ ضَمَّ إِصْبَعَيْهِ.

ترجمہ

جعفر بن محمد نوفلی سے روایت ہے کہ میں نے ''اربق'' کے پل پر امام علی رضا علیہ السلام سے ملاقات کی۔

میں نے آپؑ کو سلام کیا اور آپؑ سے عرض کیا: مولا! میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپؑ کے والد زندہ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''ان پر خدا کی لعنت ہو۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر میرے والد زندہ ہوتے تو ان کی میراث تقسیم نہ کی جاتی اور ان کی خواتین نکاح ثانی نہ کرتیں۔ خدا کی قسم! انہوں نے بھی ایسے ہی موت کا ذائقہ چکھا ہے جیسے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے موت کا ذائقہ چکھا تھا''۔

میں نے عرض کیا: آپؑ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ''تم میرے بعد میرے فرزند محمد سے تمسک رکھنا۔ اور جہاں میں جا رہا ہوں وہاں سے میری واپسی نہیں ہوگی۔ ایک قبر طوس میں ہوگی اور دو قبریں بغداد میں ہوں گی''۔

میں نے کہا: ایک قبر کو تو ہم جانتے ہیں اور بغداد میں دوسری قبر کس کی ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: ''تمہیں عنقریب اس کا پتہ چل جائے گا''۔ (یعنی ایک قبر میرے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وہاں پہلے سے موجود ہے اور دوسری قبر میرے فرزند امام محمد تقی علیہ السلام کی وہاں بنے گی)۔

پھر آپؑ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر فرمایا: ''میری اور ہارون الرشید کی قبر ایسے ہی ایک ساتھ ہوگی''۔

اپنی اور ہارون کی قبر یکجا ہونے کی پیش گوئی

24 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَرَّجَانِيِّ قَالَ خَرَجَ هَارُونُ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مِنْ بَابٍ وَ خَرَجَ الرِّضَا عليه السلام مِنْ بَابٍ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام وَ هُوَ يَعْنِي هَارُونَ مَا أَبْعَدَ الدَّارَ وَ أَقْرَبَ اللِّقَاءَ يَا طُوسُ يَا طُوسُ سَتَجْمَعُنِي وَ إِيَّاهُ.

ترجمہ

حمزہ بن جعفر ارجانی سے روایت ہے کہ ہارون الرشید مسجد الحرام کے ایک دروازے سے نکلا اور امام علی رضا علیہ السلام مسجد الحرام کے دوسرے دروازے سے برآمد ہوئے تو آپؑ نے ہارون کو سنانے کے لیے فرمایا: ”ہمارے گھر ایک دوسرے سے کتنے دور ہیں اور طوس میں ہماری ملاقات کتنی قریب ہے؟ اے طوس، اے طوس! عنقریب تو مجھے اور اسے جمع کر دے گا“۔

پیاسوں کو پانی کا پتہ دینا

25 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ كُنْتُ وَ جَمَاعَةً مَعَ الرِّضَا عليه السلام فِي مَفَازَةٍ فَأَصَابَنَا عَطَشٌ شَدِيدٌ وَ دَوَابَّنَا حَتَّى خِفْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا فَقَالَ لَنَا الرِّضَا عليه السلام ائْتُوا مَوْضِعاً وَصَفَهُ لَنَا فَإِنَّكُمْ تُصِيبُونَ الْمَاءَ فِيهِ قَالَ فَأَتَيْنَا الْمَوْضِعَ فَأَصَبْنَا الْمَاءَ وَ سَقَيْنَا دَوَابَّنَا حَتَّى رَوِيَتْ وَ رَوِينَا وَ مَنْ مَعَنَا مِنَ الْقَافِلَةِ ثُمَّ رَحَلْنَا فَأَمَرَنَا عليه السلام بِطَلَبِ الْعَيْنِ فَطَلَبْنَاهَا فَمَا أَصَبْنَا إِلَّا بقرة ابَعْرَ الْإِبِلِ وَ لَمْ نَجِدْ لِلْعَيْنِ أَثَراً فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَجُلٍ مِنْ وُلْدِ قَنْبَرَ كَانَ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ مِائَةً و عشرون اعِشْرِينَ سَنَةً فَأَخْبَرَنِي الْقَنْبَرِيُّ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ سَوَاءً قَالَ كُنْتُ أَنَا أَيْضاً مَعَهُ فِي خِدْمَتِهِ وَ أَخْبَرَنِي الْقَنْبَرِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي ذَلِكَ مُصْعِداً إِلَى خُرَاسَانَ.

ترجمہ

محمد بن حفص کا بیان ہے کہ مجھ سے عبد صالح ابوالحسن موسیٰ بن جعفر کے ایک غلام نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم چند آدمی صحرا میں امام علی رضا علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ہمیں اور ہماری سواریوں کو سخت پیاس کا سامنا کرنا پڑا اور نوبت

یہاں تک پہنچی کہ ہمیں اپنی جانوں کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

امام علی رضاؑ نے ہم سے فرمایا: ''آؤ ہم تمہیں ایسی جگہ بتائیں جہاں سے تمہیں پانی مل سکے''۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم لوگ اس مقام پر گئے اور وہاں ہمیں وافر مقدار میں پانی مل گیا اور ہم سب نے خوب سیر ہو کر اور ہماری سواریوں نے بھی جی بھر کر پانی پیا۔

لیکن جب دوبارہ ہم نے اس چشمے کو تلاش کرنا چاہا تو وہاں اونٹوں کی مینگنیوں کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔

اس واقعے کا ذکر میں نے قنبرؓ کی اولاد میں سے ایک ایسے شخص سے کیا جس کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی تو اس قنبری نے بھی اسی واقعے کی تصدیق کی اور اس قنبری نے یہ بھی کہا کہ یہ واقعہ خراسان جاتے ہوئے پیش آیا تھا۔

اپنی شہادت کی پیش گوئی

26 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي محول [مُخَوَّلٌ] السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ لَمَّا وَرَدَ الْبَرِيدُ بِإِشْخَاصِ الرِّضَاؑ إِلَى خُرَاسَانَ كُنْتُ أَنَا بِالْمَدِينَةِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُوَدِّعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَدَّعَهُ مِرَاراً كُلَّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَى الْقَبْرِ وَ يَعْلُو صَوْتُهُ بِالْبُكَاءِ وَ النَّحِيبِ فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ وَ هَنَّأْتُهُ فَقَالَ ذَرْنِي فَإِنِّي أَخْرُجُ مِنْ جِوَارِ جَدِّي ﷺ وَ أَمُوتُ فِي غُرْبَةٍ وَ أُدْفَنُ فِي جَنْبِ هَارُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ مُتَّبِعاً لِطَرِيقِهِ حَتَّى مَاتَ بِطُوسَ وَ دُفِنَ إِلَى جَنْبِ هَارُونَ.

ترجمہ

محول سجستانی کا بیان ہے کہ جس وقت امام علی رضاؑ کے خراسان منتقل ہونے کے لیے قاصد پہنچا تو میں اس وقت مدینہ ہی میں تھا۔ آپؑ مسجد نبوی میں قبر رسولؐ سے رخصت ہونے کے لیے تشریف لائے۔

اس وقت آپؑ کی حالت یہ تھی کہ بار بار قبر اطہر سے رخصت ہوتے اور آپؑ جتنی بار بھی قبر رسولؐ پر گئے اتنی بار ہی بلند آواز سے زار و قطار گریہ کیا۔

یہ دیکھ کر میں آگے بڑھا آپؑ کو سلام کیا اور ولی عہدی کی مبارک دی۔

آپؑ نے فرمایا: ''جی بھر کر میری زیارت کر لو۔ اب میں اپنے جد کے قرب و جوار سے نکالا جا رہا ہوں۔ مجھے غربت و مسافرت کے عالم میں موت آئے گی اور مجھے ہارون الرشید کے پہلو میں دفن کیا جائے گا''۔

راوی کہتا ہے جب آپؑ مدینہ سے رخصت ہوئے تو میں بھی آپؑ کے پیچھے اسی راستے پر چلا اور وہی کچھ ہوا جو آپؑ نے فرمایا تھا۔ آپؑ نے طوس میں وفات پائی اور ہارون الرشید کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ایک شک کرنے والے سے خطاب

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ مُوسَى عليه السلام وَقَفَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِ فَحَجَجْتُ تِلْكَ السَّنَةَ فَإِذَا أَنَا بِالرِّضَا عليه السلام فَأَضْمَرْتُ فِي قَلْبِي أَمْراً فَقُلْتُ أَبَشَراً مِنَّا وَاحِداً نَتَّبِعُهُ الْآيَةَ فَمَرَّ عَلَيَّ عليه السلام كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ عَلَيَّ فَقَالَ أَنَا وَ اللهِ الْبَشَرُ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَتَّبِعَنِي فَقُلْتُ مَعْذِرَةً إِلَى اللهِ تَعَالَى وَ إِلَيْكَ فَقَالَ مَغْفُورٌ لَكَ- وَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمَشَايِخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

ترجمه

ابن ابی کثیر کا بیان ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو لوگوں نے حضرت علی رضا علیہ السلام کو امام تسلیم کرنے میں توقف کیا۔

میں اسی سال حج پر گیا تو وہاں میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے دل میں بطور انکار یہ آیت پڑھی۔

یعنی کیا ہم اپنے ہی جیسے انسان کی پیروی کریں؟ [1]

ابھی میں نے اپنے دل میں اس آیت کو پڑھا ہی تھا کہ امام علی رضا علیہ السلام بجلی کی طرح تیزی سے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''خدا کی قسم! میں ایسا انسان ہوں جس کی پیروی تم پر واجب ہے''۔

میں نے عرض کی: میں اللہ اور آپؑ سے معذرت خواہ ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: جاؤ ہم نے معاف کیا۔

میں نے اس حدیث کو بہت سے مشائخ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

اپنے خاندان کو گریہ کرنے کا حکم

28 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَاكِمُ الشَّاذَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ قَالَ لِيَ الرِّضَا عليه السلام إِنِّي حَيْثُ أَرَادُوا الْخُرُوجَ بِي مِنَ الْمَدِينَةِ جَمَعْتُ عِيَالِي فَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَبْكُوا عَلَيَّ حَتَّى أَسْمَعَ ثُمَّ فَرَّقْتُ فِيهِمُ اثْنَيْ عَشَرَ

---

[1] القمر ۲۴

أَلْفَ دِينَارٍ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا إِنِّي لَا أَرْجِعُ إِلَى عِيَالِي أَبَداً.

ترجمہ

حسن بن علی وشاء نے کہا کہ امام علی رضاؑ نے مجھے بتایا: ''جب میں مدینہ سے خراسان روانہ ہونے لگا تو میں نے اپنے تمام اہل وعیال کو جمع کیا اور میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ جی بھر کر مجھے رولیں تا کہ میں ان کے رونے کی آواز خود سن سکوں۔ بعدازاں میں نے ان میں بارہ ہزار دینار تقسیم کیے اور ان سے کہا: ''میں اس کے بعد کبھی بھی اپنے اہل وعیال کے پاس واپس نہ آسکوں گا''۔

مقروض کے قرض کی ادائیگی

29 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيُّ قَالَ لَزِمَنِي دَيْنٌ ثَقِيلٌ فَقُلْتُ مَا لِقَضَاءِ دَيْنِي غَيْرُ سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي ابْتِدَاءً يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَدْ عَرَفْنَا حَاجَتَكَ وَ عَلَيْنَا قَضَاءُ دَيْنِكَ فَلَمَّا أَمْسَيْنَا أُتِيَ بِطَعَامٍ لِلْإِفْطَارِ فَأَكَلْنَا فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ تَبِيتُ أَوْ تَنْصَرِفُ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي إِنْ قَضَيْتَ حَاجَتِي فَالانْصِرَافُ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَتَنَاوَلَ عليه السلام مِنْ تَحْتِ الْبِسَاطِ قَبْضَةً فَدَفَعَهَا إِلَيَّ فَخَرَجْتُ وَ دَنَوْتُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا هِيَ دَنَانِيرُ حُمْرٌ وَ صُفْرٌ فَأَوَّلُ دِينَارٍ وَقَعَ بِيَدِي وَ رَأَيْتُ نَقْشَهُ كَانَ عَلَيْهِ يَا بَا مُحَمَّدٍ الدَّنَانِيرُ خَمْسُونَ سِتَّةٌ وَ عِشْرُونَ مِنْهَا لِقَضَاءِ دَيْنِكَ وَ أَرْبَعٌ وَ عِشْرُونَ لِنَفَقَةِ عِيَالِكَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ فَتَّشْتُ الدَّنَانِيرَ فَلَمْ أَجِدْ ذَلِكَ الدِّينَارَ وَ إِذَا هِيَ لَا تَنْقُصُ شَيْئاً.

ترجمہ

ابومحمد غفاری نے کہا کہ ایک مرتبہ مجھ پر بھاری قرضہ ہوگیا جس کی ادائیگی میرے بس میں نہیں تھی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس قرض کی ادائیگی میرے آقا ومولا ابوالحسن علی ابن موسی الرضاؑ ہی کر سکتے ہیں۔

دوسرے دن میں اپنے آقا کے پاس گیا اور اجازت طلب کی۔ آپؑ نے مجھے اجازت عطا فرمائی۔ جب میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا۔

''ابومحمد! ہمیں تمہاری حاجت معلوم ہے اور ہم تمہارا قرض ادا کریں گے''۔ شام کے وقت افطاری کے لیے کھانا لایا گیا تو میں نے آپؑ کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ''رات یہاں بسر کرو گے یا واپس جانا پسند کرو گے؟''

میں نے کہا: اگر آپؑ میری حاجت پوری کر دیں تو میں واپس جانے کو ترجیح دوں گا۔ آپؑ نے چٹائی کے نیچے سے ایک مٹھی بھر کر مجھے عطا فرمائی۔ پھر میں آپؑ سے رخصت ہو کر چلا آیا اور چراغ کے قریب جا کر دینار شمار کرنے کے لیے گیا تو پہلے دینار پر یہ عبارت تحریر تھی۔

''ابو محمد! یہ پچاس دینار ہیں۔ ان میں سے چھبیس دینار تمہارے قرض کی ادائیگی کے لیے ہیں اور چوبیس دینار تمہارے اہل وعیال کے نفقے کے لیے ہیں''۔

جب صبح ہوئی اور میں نے دوبارہ دینار گنے تو اس میں اس دینار کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا البتہ دینار پورے کے پورے پچاس ہی تھے ان میں کوئی کمی نہیں تھی۔

اولاد کی بشارت

30 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَارُونِ الْفَامِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ كَانَ عِنْدِي جَارِيَتَانِ حَامِلَتَانِ فَكَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام أُعْلِمُهُ ذَلِكَ وَ أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَ مَا فِي بُطُونِهِمَا ذَكَرَيْنِ وَ أَنْ يَهَبَ لِي ذَلِكَ قَالَ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلَام أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ثُمَّ ابْتَدَأَنِي عَلَيْهِ السَّلَام بِكِتَابٍ مُفْرَدٍ نُسْخَتُهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * عَافَانَا اللهُ وَ إِيَّاكَ بِأَحْسَنِ عَافِيَةٍ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ بِرَحْمَتِهِ الْأُمُورُ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَمْضِي فِيهَا مَقَادِيرُهُ عَلَى مَا يُحِبُّ يُولَدُ لَكَ غُلَامٌ وَ جَارِيَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَسَمِّ الْغُلَامَ مُحَمَّداً وَ الْجَارِيَةَ فَاطِمَةَ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالَى قَالَ فَوُلِدَ لِي غُلَامٌ وَ جَارِيَةٌ عَلَى مَا قَالَهُ عَلَيْهِ السَّلَام.

ترجمہ

موسیٰ بن عمر بن بزیع کا بیان ہے کہ میرے پاس دو کنیزیں تھیں اور دونوں ہی حاملہ تھیں۔ اور میں نے خط کے ذریعے سے امامؑ کو اس کی اطلاع دی اور درخواست کی کہ آپؑ دعا فرمائیں ان دونوں کے بطن سے اولاد نرینہ پیدا ہو اور اللہ ہمیں فرزندوں سے نوازے۔

آپؑ نے جواب میں فرمایا: ''میں انشاءاللہ دعا کروں گا''۔

پھر اس کے بعد خود ہی دوسرا خط تحریر فرمایا جس میں آپؑ نے لکھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

''اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری دنیا وآخرت بخیر فرمائے اور اپنی مہربانی کے زیر سایہ رکھے۔ تمام امور اللہ کے ہاتھ

میں ہیں۔ وہ جس کی قسمت میں جو چاہتا ہے وہی مقدر کر دیتا ہے۔تمہارے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا اور ایک بیٹی۔فرزند کا نام محمد رکھنا اور دختر کا نام فاطمہ رکھنا۔اس لیے کہ یہ اللہ کی عطا کردہ برکت ہے''۔

راوی کہتا ہے جیسا آپؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یعنی ایک بیٹا پیدا ہوا اور ایک بیٹی۔

دعا کی قبولیت

31 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَاذَوَيْهِ الْمُؤَدِّبُ رہ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ قَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ كُنْتُ وَاقِفِيّاً وَ حَجَجْتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا صِرْتُ بِمَكَّةَ اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ فَتَعَلَّقْتُ بِالْمُلْتَزَمِ ثُمَّ قُلْتُ اللهُمَّ قَدْ عَلِمْتَ طَلِبَتِي وَ إِرَادَتِي فَأَرْشِدْنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنْ آتِيَ الرِّضَاؑ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَقَفْتُ بِبَابِهِ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ قُلْ لِمَوْلَاكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِالْبَابِ فَسَمِعْتُ نِدَاءَهُؑ وَ هُوَ يَقُولُ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ فَدَخَلْتُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ أَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَ هَدَاكَ لِدِينِهِ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَ أَمِينُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ.

ترجمہ

حسن بن علی بن فضال سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغیرہ نے خبر دی کہ میں پہلے واقفیہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا (یعنی امام موسیٰ کاظمؑ پر توقف کرتا تھا اور امام علی رضاؑ کو امام نہیں مانتا تھا) اور اس مسئلے پر بڑی بحث کیا کرتا تھا۔

جب میں مکہ مکرمہ گیا تو دل ہی دل میں ایک خلش پیدا ہوئی اور (بیت اللہ میں رکن یمانی کے سامنے) جا کر ملتزم کو تھاما پھر دعا کی۔

''پروردگار تو میری نیت اور حاجت سے آگاہ ہے تو مجھے اس دین کی طرف ہدایت فرما جو سب سے بہتر ہو''۔

پھر اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مجھے امام علی رضاؑ کے پاس جانا چاہیے۔ چنانچے میں مدینہ منورہ آیا اور امامؑ کے در دولت پر حاضر ہوا اور دربان سے کہا کہ وہ امام کو بتائے کہ ایک عراقی در دولت پر حاضر ہے۔

میں نے اسی اثنا میں امام علی رضاؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عبداللہ بن مغیرہ! اندر آجاؤ''۔

جب میں اندر گیا تو آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: ''اللہ نے تمہاری دعا قبول کر لی اور اپنے دین کی طرف تمہاری ہدایت فرما دی۔

یہ سن کر میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کی حجت اور اس کی مخلوقات پر اللہ کے امین ہیں۔

میرا مال مجھے واپس کرو

32 حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ رَزِينٍ قَالَ كَانَ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام عِنْدِي مَالٌ فَبَعَثَ فَأَخَذَ بَعْضَهُ وَ تَرَكَ عِنْدِي بَعْضَهُ وَ قَالَ مَنْ جَاءَكَ بَعْدِي يَطْلُبُ مَا بَقِيَ عِنْدَكَ فَإِنَّهُ صَاحِبُكَ فَلَمَّا مَضَى عليه السلام أَرْسَلَ إِلَيَّ عَلِيٌّ ابْنُهُ عليه السلام ابْعَثْ إِلَيَّ بِالَّذِي هُوَ عِنْدَكَ وَ هُوَ كَذَا وَ كَذَا فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ مَا كَانَ لَهُ عِنْدِي.

ترجمہ

داؤد بن رزین کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا میرے پاس کچھ مال تھا۔ میں نے وہ مال آپؑ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آپؑ نے کچھ مال رکھ لیا اور کچھ مال میرے پاس واپس بھیج دیا اور فرمایا: ''جو میرے بعد اس مال کا مطالبہ کرے وہی تمہارا امام ہے''۔

جب امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو امام علی رضا علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ تمہارے پاس اتنا اتنا مال ہے تم اسے میرے پاس روانہ کر دو۔

چنانچہ میں نے مذکورہ مال آپؑ کے پاس روانہ کر دیا۔

خطوط جلا دیں

33 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَأَلَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ أَنْ أَسْأَلَ الرِّضَا عليه السلام أَنْ يُحْرِقَ كُتُبَهُ إِذَا قَرَأَهَا مَخَافَةَ أَنْ تَقَعَ فِي يَدِ غَيْرِهِ قَالَ الْوَشَّاءُ فَابْتَدَأَنِي عليه السلام بِكِتَابٍ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ أَنْ يُحْرِقَ كُتُبَهُ فِيهِ أَعْلِمْ صَاحِبَكَ أَنِّي إِذَا قَرَأْتُ كُتُبَهُ إِلَيَّ حَرَقْتُهَا.

ترجمہ

وشاء کا بیان ہے کہ عباس بن جعفر بن محمد بن اشعث نے مجھ سے کہا: ''تم امام علی رضا علیہ السلام سے درخواست کرو کہ وہ میرے خطوط کو پڑھنے کے بعد چاک کر دیا کریں یا جلا دیا کریں تا کہ وہ کسی غیر کے ہاتھ نہ لگ جائیں''۔

وشاء کا بیان ہے کہ میرے درخواست کرنے سے پہلے ہی خود آپؑ نے مجھے تحریر فرمایا کہ اپنے ساتھی سے کہہ دو کہ میں اس کے خط پڑھنے کے بعد پھاڑ دیا کرتا ہوں یا جلا دیا کرتا ہوں۔

اپنا سن وسال بتانا

34 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ تَمَنَّيْتُ فِي نَفْسِي إِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ أَتَى عَلَيْكَ مِنَ السِّنِّ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ جَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيَّ وَ يَتَفَرَّسُ فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ كَمْ أَتَى لَكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَأَنَا أَكْبَرُ مِنْكَ وَ قَدْ أَتَى عَلَيَّ اثْنَتَانِ وَ أَرْبَعُونَ سَنَةً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ وَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے دل میں آیا کہ جب میں ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دوں گا تو دریافت کروں گا کہ آپؑ کا سن کیا ہے؟

چنانچہ جب میں حاضر خدمت ہو کر آپؑ کے سامنے بیٹھا تو آپؑ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: ''تمہارا سن کیا ہوگا؟''

میں نے عرض کیا: مولا میں آپؑ پر قربان! میرا سن یہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''میں تم سے عمر میں بڑا ہوں کیونکہ میرا سن بیالیس سال ہے''۔

میں نے عرض کی: مولا میں آپؑ پر قربان! میرا تو ارادہ تھا کہ میں دریافت کروں کہ آپؑ کا سن مبارک کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''میں نے بھی تمہیں بتا دیا ہے''۔

دل میں پوشیدہ سوال کا جواب

35 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي فَيْضُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زُرْوَانُ الْمَدَائِنِيُّ بِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يُرِيدُ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَوَضَعَهَا عَلَى صَدْرِي قَبْلَ أَنْ أَذْكُرَ لَهُ شَيْئاً مِمَّا أَرَدْتُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ بْنَ آدَمَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ لَمْ يَكُنْ إِمَاماً فَأَخْبَرَنِي بِمَا أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ.

ترجمہ

مدائنی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ آپؑ سے عبداللہ بن جعفر صادق کے متعلق دریافت کروں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا "اے محمد بن آدم! عبداللہ ہرگز امام نہیں تھے"۔

اس طرح آپؑ نے میرے سوال سے پہلے ہی جواب دے دیا۔

سر درد کی دعا اور لباس احرام

36 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْهِشَامَ الْعَبَّاسِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ أَنْ يُعَوِّذَنِي لِصُدَاعٍ أَصَابَنِي وَ أَنْ يَهَبَ لِي ثَوْبَيْنِ مِنْ ثِيَابِهِ أُحْرِمُ فِيهِمَا فَلَمَّا دَخَلْتُ سَأَلْتُ عَنْ مَسَائِلِي فَأَجَابَنِي وَ نَسِيتُ حَوَائِجِي فَلَمَّا قُمْتُ لِأَخْرُجَ وَ أَرَدْتُ أَنْ أُوَدِّعَهُ قَالَ لِي اجْلِسْ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَ عَوَّذَنِي ثُمَّ دَعَا لِي بِثَوْبَيْنِ مِنْ ثِيَابِهِ فَدَفَعَهُمَا إِلَيَّ وَ قَالَ لِي أَحْرِمْ فِيهِمَا قَالَ الْعَبَّاسِيُّ وَ طَلَبْتُ بِمَكَّةَ ثَوْبَيْنِ سَعِيدِيَّيْنِ إِحْدَاهُمَا لِابْنِي فَلَمْ أُصِبْ بِمَكَّةَ مِنْهُمَا شَيْئاً عَلَى نَحْوِ مَا أَرَدْتُ فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي مُنْصَرَفِي فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ وَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ دَعَا بِثَوْبَيْنِ سَعِيدِيَّيْنِ عَلَى عَمَلِ الْمُوَشَّى الَّذِي كُنْتُ طَلَبْتُهُ فَدَفَعَهُمَا إِلَيَّ.

ترجمہ

محمد بن عیسیٰ یقطینی کا بیان ہے کہ میں نے ہشام عباسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ارادہ تھا کہ میں آپؑ سے اپنے دردِ سر کے لیے کوئی دعا دم کراؤں گا اور یہ بھی عرض کروں گا کہ آپؑ اپنے لباسوں میں سے دو لباس عنایت فرمائیں جن کو میں جامہ احرام کے طور پر استعمال کروں گا۔

جب میں آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو میں نے آپؑ سے بہت سے مسائل دریافت کیے۔ آپؑ نے سب کے جوابات عنایت فرمائے اور میں اپنی حاجت بھول گیا۔ اور جب میں جانے کے لیے اٹھا اور آپؑ سے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے فرمایا، بیٹھ جاؤ۔

میں بیٹھ گیا، تو آپؑ نے اپنا دستِ شفقت میرے سر پر رکھا اور دعا دم فرمائی پھر اپنے لباسوں میں سے دو لباس منگوائے اور مجھے عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا "یہ رکھ لو، انہیں جامۂ احرام کے طور پر استعمال کرنا"۔

نیز عباسی کا بیان ہے کہ میں نے مکۂ مکرمہ میں دو سعیدی لباس اپنے فرزند کو تحفۃً دینے کے لیے بہت تلاش کیے مگر سارے مکہ میں جیسا میں چاہتا تھا ویسا لباس نہیں مل سکا۔ پھر واپسی پر مدینہ سے گزرا اور حضرت ابوالحسن الرضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب میں آپؑ سے رخصت ہو کر چلنے لگا تو آپؑ نے مجھے دو سعیدی پھولدار لباس عطا فرمائے اور وہ لباس ایسے ہی تھے جیسا کہ میں چاہتا تھا۔

برساتی کا ساتھ لانا

37 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى بَعْضِ أَمْلَاكِهِ فِي يَوْمٍ لَا سَحَابَ فِيهِ فَلَمَّا بَرَزْنَا قَالَ حَمَلْتُمْ مَعَكُمُ الْمَمَاطِرَ قُلْنَا لَا وَ مَا حَاجَتُنَا إِلَى الْمَمَاطِرِ وَ لَيْسَ سَحَابٌ وَ لَا نَتَخَوَّفُ الْمَطَرَ فَقَالَ لَكِنِّي حَمَلْتُهُ وَ سَتُمْطَرُونَ قَالَ فَمَا مَضَيْنَا إِلَّا يَسِيراً حَتَّى ارْتَفَعَتْ سَحَابَةٌ وَ مُطِرْنَا حَتَّى أَهَمَّتْنَا أَنْفُسُنَا فَمَا بَقِيَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ابْتَلَّ.

ترجمه

حسین بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ کے ساتھ آپؑ کی زمینوں پر جانے کے لیے نکلے۔ مطلع بالکل صاف تھا۔ اور بادل کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔ جب ہم آگے بڑھے تو آپؑ نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس برساتی بھی ہے؟''

میں نے عرض کی: حضور! بھلا ہمیں برساتی کی کیا ضرورت ہے بادل کا کہیں نام ونشان تک نہیں ہے اور بارش کا کوئی امکان بھی نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''میں نے اپنی برساتی لے لی ہے اور تم عنقریب بھیگ جاؤ گے''۔

راوی کا بیان ہے کہ ابھی تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ ایک طرف سے بادل اٹھے اور اچانک بارش ہونے لگی۔ بارش سے بچنے کی کوشش کے باوجود ہم سب بھیگ گئے۔

فرزند کی بشارت

38 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ مِهْرَانَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام يَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللهَ لِابْنٍ لَهُ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَيْهِ وَهَبَ اللهُ لَكَ ذَكَراً صَالِحاً فَمَاتَ ابْنُهُ ذَلِكَ وَ وُلِدَ لَهُ ابْنٌ.

ترجمہ

موسیٰ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا کہ آپؑ میرے بیٹے کے لیے دعا فرمائیں (وہ بیمار ہے)۔

آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: ''اللہ تمہیں ایک صالح فرزند عنایت کریگا''۔

تو وہ بیٹا جو بیمار تھا مر گیا۔ لیکن اس کے بعد خدا نے اسے دوسرا صالح فرزند عطا فرمایا۔

تکلیف پر صبر کرنے کی جزا

39 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْمَسْرُوقِ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ نَزَلْتُ بِبَطْنِ مَرٍّ فَأَصَابَنِي الْعِرْقُ الْمَدِينِيُّ فِي جَنْبِي وَ فِي رِجْلِي فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَوَجِّعاً فَقُلْتُ إِنِّي لَمَّا أَتَيْتُ بَطْنَ مَرٍّ أَصَابَنِي الْعِرْقُ الْمَدِينِيُّ فِي جَنْبِي وَ فِي رِجْلِي فَأَشَارَ عليه السلام إِلَى الَّذِي فِي جَنْبِي تَحْتَ الْإِبْطِ وَ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ وَ تَفَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ مِنْ هَذَا وَ نَظَرَ إِلَى الَّذِي فِي رِجْلِي فَقَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام مَنْ بُلِيَ مِنْ شِيعَتِنَا بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ أَلْفِ شَهِيدٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَبْرَأُ وَ اللهِ مِنْ رِجْلِي أَبَداً قَالَ الْهَيْثَمُ فَمَا زَالَ يَعْرُجُ مِنْهَا حَتَّى مَاتَ.

ترجمہ

محمد بن فضیل کا بیان ہے کہ جب میں ''بطن مر'' (۱) پہنچا تو میرے پہلو اور پاؤں میں رشتہ کا مرض (۲) لاحق ہوگیا اور اسی حالت میں مدینہ میں حضرت امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: کیا بات ہے میں تمہیں کسی درد میں مبتلا پا رہا ہوں

میں نے عرض کیا: مولا! جب میں ''بطن مر'' پہنچا تو وہاں میرے پہلو اور پاؤں میں رشتہ کی بیماری لاحق ہوگئی۔

آپؑ نے میرے پہلو میں جہاں درد تھا اشارہ کیا اور کچھ دم کیا پھر آپؑ نے اس پر اپنا لعاب دہن لگا دیا اور فرمایا اب اس جگہ کی تکلیف سے مطمئن رہو۔

اس کے بعد آپؑ نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ حضرت امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے:۔

''میرے دوستوں میں سے اگر کوئی دوست کسی تکلیف میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار شہید کا ثواب لکھ دیتا ہے''۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم! میری خواہش ہے کہ میرا یہ پاؤں کبھی ٹھیک نہ ہو۔

ہیثم کا بیان ہے کہ وہ عمر بھر اس تکلیف کی وجہ سے لنگڑا کر چلتا رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

بہی کھاتہ روانہ کرو

40 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ قَدِمَتْ عَلَيَّ أَحْمَالٌ وَ أَتَانِي رَسُولُ الرِّضَا عليه السلام قَبْلَ أَنْ أَنْظُرَ فِي الْكُتُبِ أَوْ أُوَجِّهَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي يَقُولُ الرِّضَا عليه السلام سَرِّحْ إِلَيَّ بِدَفْتَرٍ وَ لَمْ يَكُنْ لِي فِي مَنْزِلِي دَفْتَرٌ أَصْلاً قَالَ فَقُلْتُ فَأَطْلُبُ مَا لَا أَعْرِفُ بِالتَّصْدِيقِ لَهُ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئاً وَ لَمْ أَقَعْ عَلَى شَيْءٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّسُولُ قُلْتُ مَكَانَكَ فَحَلَلْتُ بَعْضَ الْأَحْمَالِ فَتَلَقَّانِي دَفْتَرٌ لَمْ أَكُنْ عَلِمْتُ بِهِ إِلَّا أَنِّي عَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْلُبْ إِلَّا الْحَقَّ فَوَجَّهْتُ بِهِ إِلَيْهِ.

ترجمه

حسن بن راشد کا بیان ہے کہ جب میں درختوں کے پھلوں پر گیا تو قبل اس کے کہ میں کاغذات کو دیکھوں یا اس کی طرف توجہ دوں، میرے پاس حضرت امام علی رضاؑ کا آدمی پہنچا کہ ''فوراً بہی کھاتہ روانہ کرو''، مگر میری قیام گاہ پر کوئی بہی کھاتہ اصلاً نہیں تھا۔ میں نے کہا، مجھے تو معلوم نہیں کہ کوئی بہی کھاتہ بھی ہے تاہم تلاش کرتا ہوں۔ میں نے ادھر ادھر تلاش کیا مگر نہ ملا۔ جب حضرت کا نوکر واپس جانے لگا تو میں نے کہا ذرا ٹھہرو! جب میں نے کچھ پھلوں کو ہٹایا تو وہ بہی کھاتہ ان کے درمیان میں پڑا ہوا مل گیا جس کا مجھے بالکل علم نہ تھا لیکن مجھے اتنا یقین ضرور تھا کہ جب حضرتؑ طلب فرما رہے ہیں تو یقیناً موجود ہوگا اسی لیے میں نے تلاش پر توجہ دی۔

مصر چلے جاؤ

41 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ الْكِرْمَانِيِّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيِّ قَالَ قَدِمَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ الْإِذْنَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مِصْرَ أَتَّجِرُ إِلَيْهَا فَكَتَبَ إِلَيَّ أَقِمْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ فَأَقَمْتُ سَنَتَيْنِ ثُمَّ قَدِمَ الثَّالِثَةَ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْتَأْذِنُهُ فَكَتَبَ إِلَيَّ اخْرُجْ مُبَارَكاً لَكَ صَنَعَ اللهُ لَكَ فَإِنَّ الْأَمْرَ يَتَغَيَّرُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَأَصَبْتُ بِهَا خَيْراً وَ وَقَعَ الْهَرْجُ بِبَغْدَادَ فَسَلِمْتُ مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ.

ترجمه

ابومحمد مصری کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام (بغداد) تشریف لائے تو میں نے ایک

عریضہ کے ذریعے سے آپؑ سے بغرض تجارت مصر جانے کی اجازت چاہی تو آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: ابھی کچھ دنوں تک جب تک خدا کی مشیت ہے، ٹھہرے رہو۔

میں دو سال تک ٹھہرا رہا۔ جب تیسرا سال آیا تو میں نے پھر عریضہ تحریر کیا اور اجازت چاہی۔

آپؑ نے عریضے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: ''اللہ تمہیں یہ سفر مبارک کرے۔ اللہ نے تمہارا کام بنا دیا۔ اس لیے کہ حالات اب بدل گئے ہیں''۔

راوی کہتا ہے کہ میں مصر گیا اور وہاں خوب دولت کمائی اور ادھر بغداد میں فتنہ وفساد برپا ہوا جس سے میں محفوظ رہا۔

بیٹوں کی بشارت

42 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَرْخِيِّ قَالَ كَانَ لَا يَعِيشُ لِي وَلَدٌ وَ تُوُفِّيَ لِي بِضْعَةَ عَشَرَ مِنَ الْوُلْدِ فَحَجَجْتُ وَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ هُوَ مُتَّزِرٌ بِإِزَارٍ مُوَرَّدٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قَبَّلْتُ يَدَهُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَسَائِلَ ثُمَّ شَكَوْتُ إِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَلْقَى مِنْ قِلَّةِ بَقَاءِ الْوَلَدِ فَأَطْرَقَ طَوِيلًا وَ دَعَا مَلِيّاً ثُمَّ قَالَ لِي إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَنْصَرِفَ وَ لَكَ حَمْلٌ وَ أَنْ يُولَدَ لَكَ وَلَدٌ بَعْدَ وَلَدٍ وَ تُمَتَّعَ بِهِمْ أَيَّامَ حَيَاتِكَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَجِيبَ الدُّعَاءَ فَعَلَ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ فَانْصَرَفْتُ مِنَ الْحَجِّ إِلَى مَنْزِلِي فَأَصَبْتُ أَهْلِي ابْنَةَ خَالِي حَامِلًا فَوَلَدَتْ لِي غُلَاماً سَمَّيْتُهُ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ حَمَلَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَلَدَتْ لِي غُلَاماً سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً وَ كَنَّيْتُهُ بِأَبِي الْحَسَنِ فَعَاشَ إِبْرَاهِيمُ نَيِّفاً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ عَاشَ أَبُو الْحَسَنِ أربع أَرْبَعاً وَ عِشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ إِنَّهُمَا اعْتَلَّا جَمِيعاً وَ خَرَجْتُ حَاجّاً وَ انْصَرَفْتُ وَ هُمَا عَلِيلَانِ فَمَكَثَا بَعْدَ قُدُومِي شَهْرَيْنِ ثُمَّ تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ وَ تُوُفِّيَ مُحَمَّدٌ فِي آخِرِ الشَّهْرِ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَهُمَا بِسَنَةٍ وَ نِصْفٍ وَ لَمْ يَكُنْ يَعِيشُ لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَدٌ إِلَّا أَشْهُرٌ.

ترجمہ

احمد بن عبداللہ بن حارثہ کرخی کا بیان ہے کہ میری اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ تقریباً دس بچے مر چکے تھے۔ میں حج کے لیے گیا اور فراغت حج کے بعد حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپؑ سرخ زعفرانی رنگ کی تہمد پہنے ہوئے نکلے۔ میں نے سلام عرض کی۔ اور دست بوسی کے بعد چند مسائل دریافت کیے۔ پھر میں نے آپؑ سے اپنی اولاد کے زندہ نہ رہنے کی شکایت کی، تو آپؑ دیر تک نیچی نگاہ کیے رہے اور دعا فرماتے رہے۔ پھر فرمایا۔

مجھے امید ہے کہ جب تم گھر واپس جاؤ گے تو تمہاری زوجہ حاملہ ہوگی اور تمہارے ہاں یکے بعد دیگرے دو فرزند پیدا

ہوں گے اور زندگی بھر تم ان سے فیض اٹھاتے رہو گے۔ اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ دعا قبول کرنا چاہتا ہے تو قبول ہو جاتی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے''۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں حج سے اپنے گھر واپس ہوا تو میں نے اپنی زوجہ کو جو میرے ماموں کی لڑکی ہے اسے حاملہ پایا، اس کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوا۔ میں نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ اس کے بعد پھر حمل رہا اور دوسرا فرزند پیدا ہوا۔ میں نے اس کا نام محمد رکھا اور کنیت ابوالحسن رکھی۔ ابراہیم تیس سال سے کچھ زیادہ کا ہو گیا تھا اور ابوالحسن چوبیس سال کا میں پھر حج کو گیا اور جب حج سے واپس آیا تو دونوں بیمار تھے۔ میری واپسی کے بعد دو مہینے تک دونوں زندہ رہے۔ شروع مہینے میں ابراہیم کا انتقال ہوا اور آخر مہینے میں محمد کا۔ پھر وہ شخص خود ان دونوں کے بعد صرف ڈیڑھ سال تک زندہ رہا اور اس سے پہلے اس کی کوئی اولاد ایک ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہتی تھی۔

ایک شخص کو وصیت کرنے کا حکم

43 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ أَوْصِ بِمَا تُرِيدُ وَ اسْتَعِدَّ لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ فَكَانَ كَمَا قَالَ فَمَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

ترجمه

سعید بن سعد کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھ کر اس سے فرمایا: ''بندہ خدا! جو تم چاہتے ہو اس کی وصیت کر لو اور اس چیز کی تیاری کر لو جس سے کوئی مفر (چارۂ کار) نہیں ہے''۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا۔ وہ شخص تین دن کے بعد مر گیا۔

تمہارے ہاں چھ انگلیوں والا بچہ جنم لے گا

44 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمَأْمُونِ يَوْماً فَأَجْلَسَنِي وَ أَخْرَجَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ دَعَا بِالطَّعَامِ فَطَعِمْنَا ثُمَّ طَيَّبْنَا ثُمَّ أَمَرَ بِسِتَارَةٍ فَضُرِبَتْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى بَعْضِ مَنْ كَانَ فِي السِّتَارَةِ فَقَالَ بِاللهِ لَمَّا رَثَيْتِ لَنَا مَنْ بِطُوسَ فَأَخَذَتْ يقول [تَقُولُ

سُقْيَا بِطُوسَ وَ مَنْ أَضْحَى بِهَا قَطَناً — مِنْ عِتْرَةِ الْمُصْطَفَى أَبْقَى لَنَا حَزَناً

قَالَ ثُمَّ بَكَى وَ قَالَ لِي يَا عَبْدَ اللهِ أَ يَلُومُنِي أَهْلُ بَيْتِي وَ أَهْلُ بَيْتِكَ أَنْ نَصَبْتُ أَبَا الْحَسَنِ

الرِّضَا عَلَیہ السَّلام عَلَماً فَوَ اللهِ لَأُحَدِّثَكَ بِحَدِيثٍ تَتَعَجَّبُ مِنْهُ جِئْتُهُ يَوْماً فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ آبَاءَكَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَیہ السَّلام كَانَ عِنْدَهُمْ عِلْمُ مَا كَانَ وَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ أَنْتَ وَصِيُّ الْقَوْمِ وَ وَارِثُهُمْ وَ عِنْدَكَ عِلْمُهُمْ وَ قَدْ بَدَتْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ قَالَ هَاتِهَا فَقُلْتُ هَذِهِ الزَّاهِرِيَّةُ خطتنی [حَظِيَّتِي وَ لَا أُقَدِّمُ عَلَيْهَا مِنْ جَوَارِيَّ قَدْ حَمَلَتْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَ أَسْقَطَتْ وَ هِيَ الْآنَ حَامِلٌ فَدُلَّنِي عَلَى مَا نَتَعَالَجُ بِهِ فَتَسْلَمَ فَقَالَ لَا تَخَفْ مِنْ إِسْقَاطِهَا فَإِنَّهَا تَسْلَمُ وَ تَلِدُ غُلَاماً أَشْبَهَ النَّاسِ بِأُمِّهِ وَ يَكُونُ لَهُ خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ وَ فِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَوَلَدَتِ الزَّاهِرِيَّةُ غُلَاماً أَشْبَهَ النَّاسِ بِأُمِّهِ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ وَ فِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ عَلَى مَا كَانَ وَصَفَهُ لِيَ الرِّضَا عَلَیہ السَّلام فَمَنْ يَلُومُنِي عَلَى نَصْبِي إِيَّاهُ عَلَماً وَ الْحَدِيثُ فِيهِ زِيَادَةٌ حَذَفْنَاهَا وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

قال مصنف هذا الكتاب إنما علم الرضا عَلَیہ السَّلام ذلك مما وصل إليه عن آبائه عن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ و ذلك أن جبرئيل عَلَیہ السَّلام قد كان نزل عليه بأخبار الخلفاء و أولادهم من بني أمية و ولد العباس و بالحوادث التي تكون في أيامهم و ما يجري على أيديهم و لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

ترجمہ

عبداللہ محمد ہاشمی کا بیان ہے کہ میں ایک دن مامون الرشید کے پاس گیا۔اس نے مجھے بٹھایا اور جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے، سب کو رخصت کر دیا۔ پھر کھانا منگوایا اور مجھے کھانا کھلایا اور مجھ سے دلجوئی کی باتیں کیں۔ پھر سامنے پردہ کھینچنے کا حکم دیا اور جب پردہ کھینچ دیا گیا تو آگے بڑھا اور اس نے پس پردہ مستورات سے کہا: ''برائے خدا، وہ طوس والا شعر سنانا''۔

انہوں نے وہ شعر پڑھنا شروع کر دیا جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔

''اللہ طوس کو شاد و آباد رکھے اور عترت رسولؐ میں سے اس ذات کو بھی جس نے ہمیں غمگین چھوڑا اور طوس میں آ کر مقیم ہو گیا''۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ شعر سن کر مامون رو یا اور مجھ سے کہا: اے عبداللہ! کیا ہمارے اور تمہارے خاندان والے ہمیں ملامت کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کو اپنا ولی عہد کیوں مقرر کیا؟

اچھا سنو! خدا کی قسم میں تمہیں اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں جس سے تمہیں حیرت ہوگی اور وہ یہ ہے کہ میں ایک دن ان

کے پاس گیا اور ان سے کہا۔

فرزند رسولؐ! میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپؑ کے آباء واجداد موسیٰ وجعفر ومحمد، علی بن الحسین علیہم السلام کے پاس قیامت تک جو ہونے والا ہے یا جو اس سے پہلے ہو چکا ہے، ان سب کا علم تھا۔ اور آپؑ بھی ان کے ہی وصی اور وارث ہیں اور آپؑ کے پاس آپؑ کے بزرگوں کا علم موجود ہے۔ آج مجھے آپؑ سے ایک درخواست کرنی ہے۔

امامؑ نے مجھ سے دریافت فرمایا: بتاؤ تمہیں کیا حاجت ہے؟

میں نے کہا: میری ایک نہایت ہی پسندیدہ کنیز ہے اور میں اپنی تمام کنیزوں میں سے کسی کو اس پر ترجیح نہیں دیتا۔ صورت حال یہ ہے کہ وہ کئی مرتبہ حاملہ ہوئی ہے مگر ہر بار اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ اور اب بھی وہ حاملہ ہے۔ آپؑ اس کے لیے کوئی ایسا علاج بتائیں جس سے اس کا حمل سلامت رہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''تم اسقاط سے نہ ڈرو۔ حمل سلامت رہے گا اور اس کے بطن سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو شکل و صورت میں اپنی ماں سے مشابہ ہوگا۔ اس کے دائیں ہاتھ میں ایک زائد انگلی ہوگی جو بالکل سیدھی ہوگی اور اس کے بائیں پاؤں میں ایک زائد انگلی ہوگی جو ڈھیلی ڈھالی ہوگی''۔

یہ سن کر میں نے دل میں کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب وقت حمل پورا ہوا تو اس کنیز کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو اپنی ماں کے مشابہ تھا اور آپؑ کے فرمان کے مطابق اس کے دائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں اور بائیں پاؤں کی بھی چھ انگلیاں تھیں۔

اب تم مجھے بتاؤ کہ اس ولی عہدی کی تقرری پر کیا میں پھر بھی لائق ملامت ہوں؟

یہ حدیث کافی طویل ہے جس میں سے ہم نے بقدر ضرورت تحریر کر دی ہے

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں کہ امامؑ نے یہ پیش گوئی اس علم کی وجہ سے فرمائی تھی جو انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور میراث ملا تھا۔ جبریل امینؑ نے حکم خداوندی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنی امیہ و بنی عباس کے سلاطین کے حالات بتائے تھے اور اسی وجہ سے حضرتؑ نے مذکورہ پیش گوئی فرمائی تھی۔

باب 48

خاندان بکار پر بددعا اور اس کا اثر

1 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيَّ يَقُولُ اسْتَحْلَفَ الزُّبَيْرَ بْنَ بَكَّارٍ رَجُلٌ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ عَلَى شَيْءٍ بَيْنَ الْقَبْرِ وَ الْمِنْبَرِ فَحَلَفَ فَبَرَصَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ وَ بِسَاقَيْهِ وَ قَدَمَيْهِ بَرَصٌ كَثِيرٌ وَ كَانَ أَبُوهُ بَكَّارٌ قَدْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي شَيْءٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَسَقَطَ فِي وَقْتِ دُعَائِهِ عَلَيْهِ حَجَرٌ مِنْ قَصْرٍ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهُ وَ أَمَّا أَبُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُصْعَبٍ فَإِنَّهُ مَزَّقَ عَهْدَ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ وَ أَمَانَهُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّشِيدِ وَ قَالَ اقْتُلْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ لَا أَمَانَ لَهُ فَقَالَ يَحْيَى لِلرَّشِيدِ إِنَّهُ خَرَجَ مَعَ أَخِي بِالْأَمْسِ وَ أَنْشَدَ أَشْعَاراً لَهُ فَأَنْكَرَهَا فَحَلَّفَهُ يَحْيَى بِالْبَرَاءَةِ وَ تَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فَحُمَّ مِنْ وَقْتِهِ وَ مَاتَ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَ انْخَسَفَ قَبْرُهُ مَرَّاتٍ كَثِيرَةً وَ ذَكَرَ خَبَراً طَوِيلًا لَهُ اخْتَصَرْتُ هَذَا مِنْهُ.

ترجمه

علی بن محمد نوفلی کا بیان ہے کہ زبیر بن بکار سے طالبین میں کسی شخص نے قبر رسولؐ اور منبر رسولؐ کے درمیان حلف اٹھوایا۔اس کے حلف اٹھاتے ہی اس کے جسم پر سفید داغ نکل آئے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے اس کی پنڈلیوں اور قدموں پر برص کے سفید داغ تھے اور اس کے والد بکار نے امام علی رضا علیہ السلام پر کسی معاملے میں ظلم کیا تو آپؑ نے اس کے لیے بددعا کی اور اسی وقت قصر سے ایک پتھر اس کی گردن پر گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔اور اس کے والد یعنی عبداللہ بن مصعب نے یحییٰ بن عبداللہ بن حسن کا امان نامہ ہارون رشید کے سامنے چاک کر دیا اور کہا یہ کل میرے بھائی کے ساتھ گیا تھا اور ان کی شان میں اشعار پڑھے تھے اس نے انکار کیا تو یحییٰ نے اس سے حلف اٹھوایا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اگر ہو تو جلد سے جلد کسی عقوبت اور سزا میں گرفتار ہو جاؤں۔

اس کے ساتھ ہی اس کو بخار چڑھا اور تین دن کے اندر مر گیا اور اس کی قبر بار بار زمین میں دھنستی رہی۔

یہ روایت طویل ہے جس میں سے بقدر ضرورت ہم نے نقل کی ہے۔

باب 49

آپؑ کی پیش گوئی کہ آپؑ بغداد نہ جا سکیں گے

1 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ قَالَ الْمَأْمُونُ يَوْماً لِلرِّضَا عليه السلام نَدْخُلُ بَغْدَادَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَنَفْعَلُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ عليه السلام لَهُ تَدْخُلُ أَنْتَ بَغْدَادَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا خَلَوْتُ بِهِ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ شَيْئاً غَمَّنِي وَ ذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ وَ مَا أَنَا وَ بَغْدَادَ لَا أَرَى بَغْدَادَ وَ لَا تَرَانِي.

ترجمہ

محمد بن ابی عباد کا بیان ہے کہ ایک دن مامون نے امامؑ سے کہا: ہم انشاء اللہ بغداد میں داخل ہوں گے تو فلاں فلاں کام کریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: ''امیرالمومنین! بس آپ ہی بغداد میں داخل ہوں گے''۔

پھر میں آپؑ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا تو میں نے آپؑ سے عرض کی۔

مولا! میں نے آپؑ سے ایک ایسی چیز سنی جس نے مجھے غمگین کر دیا۔

آپؑ نے فرمایا: ''حسین! میرا اور بغداد کا بھلا آپس میں کیا تعلق ہے۔ میں بغداد نہ دیکھ پاؤں گا اور بغداد مجھے نہ دیکھ سکے گا''۔

باب 50

آل برمک کیلئے بددعا اور پیش گوئی

1 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ ره قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي السَّنَةِ الَّتِي بَطَشَ هَارُونُ بِآلِ بَرْمَكَ بَدَأَ بِجَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى وَ حَبَسَ يَحْيَى بْنَ خَالِدٍ وَ نَزَلَ بِالْبَرَامِكَةِ مَا نَزَلَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَاقِفاً بِعَرَفَةَ يَدْعُو ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو اللهَ تَعَالَى عَلَى الْبَرَامِكَةِ بِمَا فَعَلُوا بِأَبِي عليه السلام فَاسْتَجَابَ اللهُ لِيَ الْيَوْمَ فِيهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى بُطِشَ بِجَعْفَرٍ وَ يَحْيَى وَ تَغَيَّرَتْ أَحْوَالُهُمْ.

ترجمہ

محمد بن فضیل کا بیان ہے کہ جس سال ہارون الرشید نے آل برمک پر سختی کی تو سب سے پہلے جعفر بن یحییٰ سے شروع سختی کی اور یحییٰ بن خالد کو قید میں ڈال دیا اور آل برمک پر جو مصیبت ٹوٹی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ امام علی رضا علیہ السلام نے عرفہ میں کھڑے ہو کر آل برمک کے لیے بددعا کی تھی۔ آپؑ نے عرفہ میں کچھ دیر کے لیے سر جھکایا۔ آپؑ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ''برامکہ نے میرے والد علیہ السلام کے ساتھ جو بدسلوکی کی تھی اس کے لیے میں ان پر بددعا کیا کرتا تھا۔ آج اللہ نے میری بددعا سن لی''۔

ابھی واپسی کو چند ہی دن گزرے تھے کہ جعفر اور یحییٰ پر سختی ہوئی اور ان کے حالات بدل گئے۔

آل برمک کو معلوم نہیں اس سال ان پر کیا گزرے گی

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام بِمِنًى فَمَرَّ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ مَعَ قَوْمٍ مِنْ آلِ بَرْمَكَ فَقَالَ عليه السلام مَسَاكِينُ هَؤُلَاءِ لَا يَدْرُونَ مَا يَحُلُّ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ ثُمَّ قَالَ هَاهْ وَ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونُ وَ أَنَا كَهَاتَيْنِ وَ ضَمَّ بِإِصْبَعَيْهِ قَالَ مُسَافِرٌ فَوَ اللهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَفَنَّاهُ مَعَهُ.

ترجمہ

مسافر کا بیان ہے کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کے ساتھ مقام منیٰ میں تھا کہ ادھر سے یحییٰ بن خالد کا گزر ہوا اور اس کے ساتھ آل برمک کے بہت سے افراد تھے۔ انہیں دیکھ کر آپؑ نے فرمایا: ''آہ! ان بے چاروں کو معلوم نہیں کہ اس سال ان پر کیا گزرے گی''۔

پھر فرمایا: ''اس سے زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ میں اور ہارون دونوں اس طرح اکٹھے ہوں گے''

پھر آپؑ نے دونوں انگلیاں ملا کر اشارہ کیا۔

آل ابو طالب کے متعلق ہارون الرشید کا حلفیہ بیان

3 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ بِنَيْسَابُورَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْفُورٍ الْبَلْخِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِهَارُونَ حَيْثُ تَوَجَّهَ مِنَ الرَّقَّةِ إِلَى مَكَّةَ اذْكُرْ يَمِينَكَ الَّتِي حَلَفْتَ بِهَا فِي آلِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّكَ حَلَفْتَ إِنِ ادَّعَى أَحَدٌ بَعْدَ مُوسَى الْإِمَامَةَ ضَرَبْتَ عُنُقَهُ صَبْراً وَ هَذَا عَلِيٌّ ابْنُهُ يَدَّعِي هَذَا الْأَمْرَ وَ يُقَالُ فِيهِ مَا يُقَالُ فِي أَبِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ مُغْضَباً فَقَالَ وَ مَا تَرَى تُرِيدُ أَنْ أَقْتُلَهُمْ كُلَّهُمْ قَالَ مُوسَى بْنُ مِهْرَانَ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ صِرْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عليه السلام مَا لِي وَ لَهُمْ لَا يَقْدِرُونَ إِلَيَّ عَلَى شَيْءٍ.

ترجمہ

جعفر بن یحییٰ کا بیان ہے کہ جب ہارون الرشید مقام رقہ سے مکۂ مکرمہ کو جا رہا تھا، تو میں نے عیسیٰ بن جعفر کو ہارون سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ آل ابی طالبؑ کے متعلق آپ نے جو کچھ حلفیہ طور پر کہا تھا اسے یاد کریں۔

آپ نے حلفاً کہا تھا کہ اب موسیٰ بن جعفر کے بعد اگر کسی ایک نے بھی امامت کا دعویٰ کیا تو میں اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کی گردن اڑا دوں گا۔

اور اب آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے فرزند علی بن موسیٰ نے امر امامت کا دعویٰ کیا ہے اور ان کے متعلق بھی وہی سب کچھ کہا جاتا ہے جو ان کے والد کے لیے کہا جاتا تھا۔

یہ سن کر ہارون نے عیسیٰ بن جعفر کی طرف غصے کی نظر سے دیکھا اور کہا، تمہاری رائے اور خواہش یہ ہے کہ اب میں ان میں سے سب ہی کو تہ تیغ کر دوں؟

موسیٰؒ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مذکورہ واقعہ بیان کیا تو آپؑ

نے ارشاد فرمایا: ''میرا ان لوگوں سے کیا واسطہ ہے۔ وہ لوگ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے''۔

ہارون مجھ پر کوئی تسلط حاصل نہ کرے گا

4 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ لَمَّا مَضَى أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ تَكَلَّمَ الرِّضَا عليه السلام خِفْنَا عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْراً عَظِيماً وَ إِنَّا نَخَافُ مِنْ هَذَا الطَّاغِي فَقَالَ لِيَجْهَدْ جَهْدَهُ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ قَالَ صَفْوَانُ فَأَخْبَرَنَا الثِّقَةُ أَنَّ يَحْيَى بْنَ خَالِدٍ قَالَ لِلطَّاغِي هَذَا عَلِيٌّ ابْنُهُ قَدْ قَعَدَ وَ ادَّعَى الْأَمْرَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ مَا يَكْفِينَا مَا صَنَعْنَا بِأَبِيهِ تُرِيدُ أَنْ نَقْتُلَهُمْ جَمِيعاً وَ لَقَدْ كَانَتِ الْبَرَامِكَةُ مُبْغِضِينَ عَلَى بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُظْهِرِينَ لَهُمُ الْعَدَاوَةَ.

ترجمہ

صفوان بن یحییٰ کا بیان ہے جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہوئی اور امام علی رضا علیہ السلام نے امامت کا اعلان کیا تو میں نے آپؑ سے کہا: مولا! آپؑ نے ایک امر عظیم کا دعویٰ کیا ہے اور ہمیں آپؑ کے متعلق اس طاغوت (ہارون) سے خطرہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''وہ اپنی پوری کوشش صرف کر کے دیکھ لے وہ مجھ پر کوئی تسلط حاصل نہ کر سکے گا۔

صوان نے کہا: ہمیں ایک مستند شخص نے بتایا ہے کہ یحییٰ بن خالد برمکی نے طاغوت (ہارون) سے کہا تھا کہ موسیٰ کاظمؑ کے فرزند علیؑ امامت کا دعویٰ کر چکے ہیں۔

ہارون نے کہا: تو کیا جو بدسلوکی ہم اس کے والد سے کر چکے ہیں وہ ظلم ہمارے لیے کافی نہیں ہے اور کیا تمہاری نیت یہ ہے کہ ہم سب کو ہی قتل کر دیں؟

واضح رہے کہ برامکہ آل محمدؐ کے دشمن تھے اور ان سے عداوت کا اظہار کیا کرتے تھے۔

باب 51

ہارون کے ساتھ ایک مکان میں دفن ہونے کی پیش گوئی

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ مِهْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَ هَارُونُ يَخْطُبُ فَقَالَ أَ تَرَوْنَنِي وَ إِيَّاهُ نُدْفَنُ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ.

ترجمہ

موسیٰ بن مہران کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو مسجد نبوی میں دیکھا وہاں اس وقت ہارون خطبہ دے رہا تھا۔

امامؑ نے فرمایا: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اور ہارون ایک ہی مکان میں دفن ہوں گے؟“

میں اور ہارون دونوں اکھٹے دفن ہوں گے

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الرِّضَا عليه السلام وَ هُوَ يَنْظُرُ إِلَى هَارُونَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَنَا وَ هَارُونُ هَكَذَا وَ ضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ فَكُنَّا لَا نَدْرِي مَا يَعْنِي بِذَلِكَ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ بِطُوسَ مَا كَانَ فَأَمَرَ الْمَأْمُونُ بِدَفْنِ الرِّضَا عليه السلام إِلَى جَنْبِ هَارُونَ.

ترجمہ

محمد بن فضیل کا بیان ہے اس نے ایک ایسے شخص سے سنا جس نے امام علی رضا علیہ السلام سے یہ جملے سنے تھے کہ آپؑ منیٰ یا عرفات میں بار بار ہارون کو دیکھتے تھے اور آپؑ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ”میں اور ہارون دونوں یوں اکھٹے ہوں گے۔ پھر آپؑ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا“۔

راوی کہتا ہے کہ ہمیں آپؑ کے فرمان کا مطلب اس وقت سمجھ میں آیا جب ہم نے آپؑ کو طوس میں ہارون کے پہلو میں دفن کیا۔

کیونکہ مامون نے حکم دیا تھا کہ امام علی رضاؑ کو ہارون کے پہلو میں دفن کیا جائے۔

باب 52

زہرخورانی اور ہارون کے پہلو میں دفن ہونے کی پیش گوئی

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ إِنِّي سَأُقْتَلُ بِالسَّمِّ مَظْلُوماً وَ أُقْبَرُ إِلَى جَنْبِ هَارُونَ وَ يَجْعَلُ اللهُ تُرْبَتِي مُخْتَلَفَ شِيعَتِي وَ أَهْلِ مَحَبَّتِي فَمَنْ زَارَنِي فِي غُرْبَتِي وَجَبَتْ لَهُ زِيَارَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ وَ اصْطَفَاهُ عَلَى جَمِيعِ الْخَلِيقَةِ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ مِنْكُمْ عِنْدَ قَبْرِي رَكْعَتَيْنِ إِلَّا اسْتَحَقَّ الْمَغْفِرَةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ الَّذِي أَكْرَمَنَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِالْإِمَامَةِ وَ خَصَّنَا بِالْوَصِيَّةِ إِنَّ زُوَّارَ قَبْرِي لَأَكْرَمُ الْوُفُودِ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَزُورُنِي فَيُصِيبُ وَجْهَهُ قَطْرَةٌ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ تَعَالَى جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: ''عنقریب زہر کے ذریعے سے مجھے مظلوم بنا کر قتل کر دیا جائے گا اور مجھے ہارون کے پہلو میں دفن کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ میری قبر کو میرے شیعوں اور میرے محبت کرنے والوں کیلئے آمدورفت کا مقام بنائے گا۔ جو میری مسافرت میں آ کر میری زیارت کرے گا تو قیامت کے دن اس کیلئے میری زیارت واجب ہوجائے گی۔

اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ذریعے سے سرفراز کیا اور انہیں اپنی تمام مخلوق میں منتخب کیا جو بھی شخص میری قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے گا وہ جب خدا کے حضور حاضر ہوگا تو مغفرت کا مستحق ہوگا۔

اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمیں امامت سے سرفراز کیا اور ہمیں وصیت سے مخصوص کیا میرے روضے کے زائرین خدا کے حضور حاضر ہونے والوں میں تمام وفود سے زیادہ محترم ہوں گے۔ جو بھی مومن میرے روضے کی زیارت کرے اور ان کے چہرے پر پسینہ کا صرف ایک قطرہ آ جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے جسم پر دوزخ کو حرام قرار دے گا۔

باب 53

اہل ایمان واہل نفاق کی صحیح پہچان

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ كَتَبَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ أَقْرَأَنِيهِ رِسَالَةً إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِنَا إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَبِحَقِيقَةِ النِّفَاقِ.

ترجمہ

عبدالرحمن بن ابی نجران کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا اور آپؑ نے وہ خط مجھے بھی پڑھنے کے لیے دیا۔ اس خط میں یہ عبارت تحریر تھی۔

''ہم جب کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو ہم اس کی حقیقت ایمان یا حقیقت نفاق کو پہنچان لیتے ہیں''۔

باب 54

آپؑ تمام زبانیں جانتے تھے

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَزَّكٍ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ كَانَ غِلْمَانٌ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي الْبَيْتِ الصَّقَالِبَةُ وَ رُومِيَّةٌ وَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَرِيباً مِنْهُمْ فَسَمِعَهُمْ بِاللَّيْلِ يَتَرَاطَنُونَ بِالصَّقْلَبِيَّةِ وَ الرُّومِيَّةِ وَ يَقُولُونَ إِنَّا كُنَّا نَفْتَصِدُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي بِلَادِنَا ثُمَّ لَيْسَ نَفْتَصِدُ هَاهُنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَجَّهَ أَبُو الْحَسَنِ إِلَى بَعْضِ الْأَطِبَّاءِ فَقَالَ لَهُ افْصِدْ فُلَاناً عِرْقَ كَذَا وَ افْصِدْ فُلَاناً عِرْقَ كَذَا وَ افْصِدْ فُلَاناً عِرْقَ كَذَا وَ افْصِدْ هَذَا عِرْقَ كَذَا ثُمَّ قَالَ يَا يَاسِرُ لَا تَفْتَصِدْ أَنْتَ قَالَ فَافْتَصَدْتُ فَوَرِمَتْ يَدِي وَ احْمَرَّتْ فَقَالَ لِي يَا يَاسِرُ مَا لَكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَ لَمْ أَنْهَكَ عَنْ ذَلِكَ هَلُمَّ يَدَكَ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَ تَفَلَ فِيهَا ثُمَّ أَوْصَانِي أَنْ لَا أَتَعَشَّى فَمَكَثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ لَا أَتَعَشَّى ثُمَّ أُغَافِلُ فَأَتَعَشَّى فَيَضْرِبُ عَلَيَّ.

ترجمہ

یاسر خادم کا بیان ہے کہ حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ کے غلاموں میں سے کچھ غلام صقلبی اور رومی بھی تھے اور آپؑ ان کی زبانوں سے بخوبی واقف تھے۔

ایک مرتبہ رات کے وقت آپؑ کے صقلبی اور رومی غلام اپنی زبانوں میں محوِ گفتگو تھے اور امام علی رضا علیہ السلام ان کی گفتگو سن رہے تھے۔ وہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ ہم وطن میں ہر سال دو مرتبہ فصد کھلوایا کرتے تھے۔ لیکن یہاں فصد نہیں کھلوا سکے۔

جب رات گذر گئی تو آپؑ نے طبیب کو بلا کر اس سے فرمایا ''میرے فلاں غلام کی فلاں رگ کا فصد کھول دو اور فلاں غلام کی فلاں رگ کا فصد کھول دو اور مجھ سے فرمایا، یاسر! تم فصد نہ کھلوانا۔

یاسر کا بیان ہے کہ میں نے فصد کھلوائی تو میرا ہاتھ متورم ہوا اور سرخ ہو گیا۔

آپؑ نے اس سے دریافت فرمایا: اے یاسر! تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟

میں نے عرض کیا: مولا! میں نے فصد کھلوائی تو میرا ہاتھ سرخ اور متورم کر ہو گیا۔

آپؑ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں فصد کھلوانے سے منع نہیں کیا تھا؟ اچھا اب تم میرے قریب آؤ اور ہاتھ دکھاؤ''۔

پھر آپؑ نے میرے ہاتھ پر اپنا دست شفقت پھیرا اور لعاب دہن لگایا۔ پھر ہدایت فرمائی کہ رات کے وقت کھانا کھانا چھوڑ دو۔

میں نے ایک عرصے تک رات کو کھانا نہیں کھایا مگر ایک دفعہ بھول کر کھالیا تو میری پھر وہی حالت ہوگئی۔

آپؑ تفصیل سے طریقے سمجھاتے تھے

2 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ دَاوُدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ كُنْتُ أَتَغَدَّى مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَيَدْعُو بَعْضَ غِلْمَانِهِ بِالصَّقْلَبِيَّةِ وَ الْفَارِسِيَّةِ وَ رُبَّمَا بَعَثْتُ غُلَامِي هَذَا بِشَيْءٍ مِنَ الْفَارِسِيَّةِ فَيُعَلِّمُهُ وَ رُبَّمَا كَانَ يَنْغَلِقُ الْكَلَامُ عَلَى غُلَامِهِ بِالْفَارِسِيَّةِ فَيَفْتَحُ هُوَ عَلَى غُلَامِهِ.

ترجمہ

ابو ہاشم جعفری سے روایات ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضاؑ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا آپؑ نے اپنے ایک غلام کو صقلبی اور فارسی زبان میں آواز دی۔ اور کبھی کبھی میں اپنے غلام کو بھی فارسی زبان سیکھنے کیلئے بھیج دیا کرتا تھا۔ آپ اسے اس طرح تعلیم فرماتے کہ دقت نہ ہوتی اور کبھی دقت پیش بھی آتی تو آپؑ اس کو مفصل طریقے سے سمجھا دیتے تھے۔

فصل الخطاب کیا ہے؟

3 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام يُكَلِّمُ النَّاسَ بِلُغَاتِهِمْ وَ كَانَ وَ اللهِ أَفْصَحَ النَّاسِ وَ أَعْلَمَهُمْ بِكُلِّ لِسَانٍ وَ لُغَةٍ فَقُلْتُ لَهُ يَوْماً يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي لَأَعْجَبُ مِنْ مَعْرِفَتِكَ بِهَذِهِ اللُّغَاتِ عَلَى اخْتِلَافِهَا فَقَالَ يَا أَبَا الصَّلْتِ أَنَا حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ مَا كَانَ اللهُ لِيَتَّخِذَ حُجَّةً عَلَى قَوْمٍ وَ هُوَ لَا يَعْرِفُ لُغَاتِهِمْ أَ وَ مَا بَلَغَكَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أُوتِينَا فَصْلَ الْخِطَابِ فَهَلْ فَصْلُ الْخِطَابِ إِلَّا مَعْرِفَةُ اللُّغَاتِ.

ترجمہ

ابوصلت ہروی کا بیان ہے کہ امام علی رضاؑ ہر شخص سے اس کی مادری زبان میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ اور خدا کی قسم! آپؑ ہر زبان کو اہل زبان سے زیادہ جانتے تھے اور اس سے زیادہ فصیح لہجے میں گفتگو فرماتے تھے۔

ایک دن میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! یہ ساری زبانیں آپس میں مختلف ہیں مگر مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ آپؑ ہر زبان جانتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''اے ابوصلت! میں اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر حجت ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہیں کرتا کہ وہ کسی قوم پر ایسے شخص کو حجت بنائے جو اس قوم کی زبان نہ جانتا ہو۔ کیا تم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ ہم کو فصل الخطاب عطا کیا گیا ہے۔ تو فصل الخطاب اور کیا ہے یہی تمام زبانوں تو کا جاننا ہی تو ہے''۔

باب 55

حسن بن علی وشاء کے سوالوں کے جوابات

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ كُنْتُ كَتَبْتُ مَعِي مَسَائِلَ كَثِيرَةً قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ جَمَعْتُهَا فِي كِتَابٍ مِمَّا رُوِيَ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ غَيْرِ ذَلِكَ وَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ فِي أَمْرِهِ وَ أَخْتَبِرَهُ فَحَمَلْتُ الْكِتَابَ فِي كُمِّي وَ صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنْهُ خَلْوَةً فَأُنَاوِلَهُ الْكِتَابَ فَجَلَسْتُ نَاحِيَةً وَ أَنَا مُتَفَكِّرٌ فِي طَلَبِ الْإِذْنِ عَلَيْهِ وَ بِالْبَابِ جَمَاعَةٌ جُلُوسٌ يَتَحَدَّثُونَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ فِي الْفِكْرَةِ فِي الِاحْتِيَالِ لِلدُّخُولِ عَلَيْهِ إِذْ أَنَا بِغُلَامٍ قَدْ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ فِي يَدِهِ كِتَابٌ فَنَادَى أَيُّكُمُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ ابْنُ بِنْتِ إِلْيَاسَ الْبَغْدَادِيِّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَمَا حَاجَتُكَ فَقَالَ هَذَا الْكِتَابُ أُمِرْتُ بِدَفْعِهِ إِلَيْكَ فَهَاكَ خُذْهُ فَأَخَذْتُهُ وَ تَنَحَّيْتُ نَاحِيَةً فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا وَ اللهِ فِيهِ جَوَابُ مَسْأَلَةٍ مَسْأَلَةٍ فَعِنْدَ ذَلِكَ قَطَعْتُ عَلَيْهِ وَ تَرَكْتُ الْوَقْفَ.

ترجمہ

حسن بن علی وشاء کا بیان ہے کہ میں ابتدا میں واقفیہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور میں امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔

ایک مرتبہ میں نے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی چند احادیث جمع کیں اور ان سے متعلق بہت سے مسائل ایک کتابچے میں لکھے پھر میں امام علی رضا علیہ السلام کے امتحان کی غرض سے ان کی دہلیز پر پہنچا مگر آپؑ کے آستانے پر بہت سے لوگ جمع تھے اور سب کے سب آپؑ کی زیارت کے منتظر تھے۔ اور میں آپؑ کی چوکھٹ پر کھڑا ہو کر سوچنے لگا کہ کس طرح سے اذنِ باریابی حاصل کروں۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک غلام حویلی سے باہر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور اس نے آتے ہی آواز دے کر کہا: ''تم میں سے حسن بن علی وشاء بن بنت الیاس بغدادی کون ہے؟''

میں نے کہا: وہ میں ہوں۔

غلام نے وہ کتاب مجھے دی اور کہا: ''مجھے حکم ملا ہے کہ یہ کتاب تم تک پہنچاؤں۔ یہ کتاب لے لو''۔

میں نے وہ کتاب لی اور دور جا کر بیٹھ گیا اور اس کتاب کو پڑھنے لگا۔ اس کتاب میں میرے تمام سوالوں کے ترتیب وار جوابات لکھے ہوئے تھے۔

امامؑ کا یہ معجزہ دیکھ کر میں نے مذہب واقفیہ کو خیر باد کہا اور آپؑ کی امامت کو تسلیم کر لیا۔

ابن وشاء سے کپڑے کا مطالبہ

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام غُلَامَهُ وَ مَعَهُ رُقْعَةٌ فِيهَا ابْعَثْ إِلَيَّ بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ ضَرْبِ كَذَا فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ وَ قُلْتُ لِلرَّسُولِ لَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ بِهَذِهِ الصِّفَةِ وَ مَا أَعْرِفُ هَذَا الضَّرْبَ مِنَ الثِّيَابِ فَأَعَادَ الرَّسُولَ إِلَيَّ وَ قَالَ فَاطْلُبْهُ فَأَعَدْتُ إِلَيْهِ الرَّسُولَ وَ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي مِنْ هَذَا الضَّرْبِ شَيْءٌ فَأَعَادَ إِلَيَّ الرَّسُولَ اطْلُبْهُ فَإِنَّهُ عِنْدَكَ مِنْهُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ وَ قَدْ كَانَ أَبْضَعَ مِنِّي رَجُلٌ ثَوْباً مِنْهَا وَ أَمَرَنِي بِبَيْعِهِ وَ كُنْتُ قَدْ نَسِيتُهُ فَطَلَبْتُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ مَعِي فَوَجَدْتُهُ فِي سَفَطٍ تَحْتَ الثِّيَابِ كُلِّهَا فَحَمَلْتُهُ إِلَيْهِ.

ترجمہ

حسن بن علی وشاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام علی رضا علیہ السلام کا ایک غلام حضرتؑ کا رقعہ لے کر میرے پاس آیا اور رقعہ میں آپؑ نے تحریر کیا تھا۔

''فلاں علاقے کا فلاں کپڑا میرے پاس روانہ کرو''۔

میں نے جواب میں عریضہ لکھا کہ اس طرح کا کوئی کپڑا میرے پاس موجود نہیں ہے۔

کچھ دیر کے بعد حضرتؑ کا غلام میرے پاس آیا اور کہا: ''مولا تم سے وہی کپڑا طلب کرتے ہیں''۔

میں نے عرض کیا: میرے پاس اس طرح کا کوئی کپڑا نہیں ہے۔

پھر تیسری مرتبہ غلام میرے پاس آیا اور کہا: ''مولا تم سے وہی کپڑا طلب کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ وہ کپڑا تمہارے پاس موجود ہے''۔

حسن بن علی وشاء کہتے ہیں کہ پھر مجھے یاد آیا کہ ایک عرصہ قبل ایک شخص میرے پاس اس طرح کا کپڑا فروخت کی غرض سے رکھ گیا تھا جو کہ مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ میں اٹھا اور تمام تھان ہٹا کر دیکھا تو مولا کا مطلوبہ کپڑا اس کے نیچے سے برآمد ہوا۔ میں نے وہ کپڑا آپؑ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

مشورہ پر عمل نہ کرنے والے کا انجام

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ بْنُ خَالِدٍ الصَّيْرَفِيُّ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْأَعْوَضِ فَقَالَ حَيْثُ مَا ظَفِرْتَ بِالْعَافِيَةِ فَالْزَمْهُ فَلَمْ يُقْنِعْهُ ذَلِكَ فَخَرَجَ يُرِيدُ الْأَعْوَضَ فَقُطِعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقُ وَ أُخِذَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمَالِ.

ترجمہ

صفوان بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ حسین بن خالد صیرفی آپؑ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں! میں "اعوض" جانا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: "جب خدا نے تمہیں عافیت عطا کی ہے تو اسی پر قناعت کرو"۔

مگر اس نے حضرتؑ کے مشورہ کو نہ مانا اور "اعوض" کی طرف چل پڑا۔ راستے میں ڈاکہ پڑ گیا اور اس کی تمام ترپونجی لٹ گئی۔

باب 56

ابوقرہ صاحب جاثلیق کے سوال کا جواب

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هَاشِمٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ سَأَلَنِي أَبُو قُرَّةَ صَاحِبُ الْجَاثَلِيقِ أَنْ أُوصِلَهُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام فَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ عليه السلام أَدْخِلْهُ عَلَيَّ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَبَّلَ بِسَاطَهُ وَ قَالَ هَكَذَا عَلَيْنَا فِي دِينِنَا أَنْ نَفْعَلَ بِأَشْرَافِ أَهْلِ زَمَانِنَا ثُمَّ قَالَ أَصْلَحَكَ اللهُ مَا تَقُولُ فِي فِرْقَةٍ ادَّعَتْ دَعْوَى فَشَهِدَتْ لَهُمْ فِرْقَةٌ أُخْرَى مُعَدِّلُونَ قَالَ الدَّعْوَى لَهُمْ قَالَ فَادَّعَتْ فِرْقَةٌ أُخْرَى دَعْوَى فَلَمْ يَجِدُوا شُهُوداً مِنْ غَيْرِهِمْ قَالَ لَا شَيْءَ لَهُمْ قَالَ فَإِنَّا نَحْنُ ادَّعَيْنَا أَنَّ عِيسَى رُوحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا فَوَافَقَنَا عَلَى ذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَ ادَّعَى الْمُسْلِمُونَ أَنَّ مُحَمَّداً نَبِيٌّ فَلَمْ نُتَابِعْهُمْ عَلَيْهِ وَ مَا أَجْمَعْنَا عَلَيْهِ خَيْرٌ مِمَّا افْتَرَقْنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام مَا اسْمُكَ قَالَ يُوحَنَّا قَالَ يَا يُوحَنَّا إِنَّا آمَنَّا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام رُوحِ اللهِ وَ كَلِمَتِهِ الَّذِي كَانَ يُؤْمِنُ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ يُبَشِّرُ بِهِ وَ يُقِرُّ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ عَبْدٌ مَرْبُوبٌ فَإِنْ كَانَ عِيسَى الَّذِي هُوَ عِنْدَكَ رُوحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ لَيْسَ هُوَ الَّذِي آمَنَ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ بَشَّرَ بِهِ وَ لَا هُوَ الَّذِي أَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْعُبُودِيَّةِ وَ الرُّبُوبِيَّةِ فَنَحْنُ مِنْهُ بُرَءَاءُ فَأَيْنَ اجْتَمَعْنَا فَقَامَ وَ قَالَ لِصَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قُمْ فَمَا كَانَ أَغْنَانَا عَنْ هَذَا الْمَجْلِسِ.

ترجمہ

صفوان بن یحییٰ صاحب السابری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوقرہ جاثلیق نے مجھ سے کہا تم میرے لیے امام علی رضا علیہ السلام سے اذن باریابی طلب کرو۔

میں نے امامؑ سے اس کے لیے اجازت طلب کی تو آپؑ نے اجازت دے دی۔

وہ جب آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے از راہِ ادب آپؑ کی مسند کا بوسہ لیا۔ اور کہنے لگا کہ ہمارے دین میں یہ حکم ہے کہ ہم اپنے دور کے بزرگوں کا اسی طرح سے احترام کریں۔

پھر اس نے آپؑ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپؑ کو سلامت رکھے ایک فرقہ ایک بات کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسرا فرقہ ان کی صداقت کی گواہی دیتا ہے تو آپؑ اس پہلے فرقے کے دعوے کے متعلق کیا فرمائیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ''ان کا دعویٰ ثابت ہے''۔

اس نے کہا: ایک اور فرقہ اسی طرح کا دعویٰ کرتا ہے لیکن ان کے دعوے کی تائید ان کے اپنے افراد کے علاوہ دوسرا فرقہ نہیں کرتا، تو آپؑ اس فرقے کے دعوے کے متعلق کیا کہیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ''ان کا دعویٰ ثابت نہ ہو سکے گا''۔

یہ سن کر اس نے کہا: ہم نے دعویٰ کیا کہ حضرت مسیح روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور مسلمانوں نے اس کی تصدیق کی۔ (لہٰذا ہمارا دعویٰ سچا ثابت ہو گیا)

اور مسلمانوں نے دعویٰ کیا کہ محمدؐ نبی ہیں مگر ہم نے ان کی تائید نہیں کی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ پر اتفاق ہے اور حضرت محمدؐ پر اختلاف ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ ہمیں پیروی اجماع کی کرنی چاہیے یا افتراق کی؟

امام علی رضا علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ''تمہارا نام کیا ہے؟''

اس نے کہا: میرا نام یوحنا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''یوحنا سن لو! ہم اس عیسیٰ بن مریم روح اللہ اور کلمۃ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو محمد مصطفیٰؐ پر ایمان رکھتے تھے اور جو ان کی بشارت دیا کرتے تھے اور جو اپنے متعلق عبد مربوب ہونے کے دعویدار تھے۔

اور اگر تم کسی ایسے عیسیٰ بن مریم کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ تسلیم کرتے ہو جو محمد مصطفیٰؐ پر ایمان نہیں لائے تھے اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت نہیں دی تھی اور جس نے اپنے متعلق عبد مربوب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو ہم ایسے عیسیٰ سے بیزار ہیں۔ ذرا مجھے بتاؤ تو سہی کہ ہم جمع ہوئے ہی کب ہیں؟''

آپؑ کا یہ جواب سن کر وہ کھڑا ہو گیا اور صفوان بن یحییٰ سے کہا اٹھو، چلیں۔ اس مجلس نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیا۔

باب 57

مسئلۂ امامت کے متعلق یحییٰ بن ضحاک سمرقندی کا جواب

1 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ يُحْكَى عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ خَبَرٌ مُخْتَلِفُ الْأَلْفَاظِ لَمْ تَقَعْ لِي رِوَايَتُهُ بِإِسْنَادٍ أَعْمَلُ عَلَيْهِ وَ قَدِ اخْتَلَفَتْ أَلْفَاظُ مَنْ رَوَاهُ إِلَّا أَنِّي سَآتِي بِهِ وَ بِمَعَانِيهِ وَ إِنِ اخْتَلَفَتْ أَلْفَاظُهُ كَانَ الْمَأْمُونُ فِي بَاطِنِهِ يُحِبُّ سَقَطَاتِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَنْ يَعْلُوَهُ الْمُحْتَجُّ وَ إِنْ أَظْهَرَ غَيْرَ ذَلِكَ فَاجْتَمَعَ عِنْدَهُ الْفُقَهَاءُ وَ الْمُتَكَلِّمُونَ فَدَسَّ إِلَيْهِمْ أَنْ نَاظِرُوهُ فِي الْإِمَامَةِ فَقَالَ لَهُمُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْتَصِرُوا عَلَى وَاحِدٍ مِنْكُمْ يَلْزَمُكُمْ مَا يَلْزَمُهُ فَرَضُوا بِرَجُلٍ يُعْرَفُ بِيَحْيَى بْنِ الضَّحَّاكِ السَّمَرْقَنْدِيِّ وَ لَمْ يَكُنْ بِخُرَاسَانَ مِثْلُهُ.

فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا يَحْيَى سَلْ عَمَّا شِئْتَ

فَقَالَ نَتَكَلَّمُ فِي الْإِمَامَةِ كَيْفَ ادَّعَيْتَ لِمَنْ لَمْ يَؤُمَّ وَ تَرَكْتَ مَنْ أَمَّ وَ وَقَعَ الرِّضَا بِهِ

فَقَالَ لَهُ يَا يَحْيَى أَخْبِرْنِي عَمَّنْ صَدَّقَ كَاذِباً عَلَى نَفْسِهِ أَوْ كَذَّبَ صَادِقاً عَلَى نَفْسِهِ أَ يَكُونُ مُحِقّاً مُصِيباً أَوْ مُبْطِلًا مُخْطِئاً فَسَكَتَ يَحْيَى

فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ أَجِبْهُ

فَقَالَ يُعْفِينِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ جَوَابِهِ

فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ عَرِّفْنَا الْغَرَضَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ

فَقَالَ لَا بُدَّ لِيَحْيَى مِنْ أَنْ يُخْبِرَ عَنْ أَئِمَّتِهِ أَنَّهُمْ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَوْ صَدَقُوا فَإِنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ كَذَبُوا فَلَا أَمَانَةَ لِكَذَّابٍ وَ إِنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ صَدَقُوا

فَقَدْ قَالَ أَوَّلُهُمْ وُلِّيتُكُمْ وَ لَسْتُ بِخَيْرِكُمْ

وَ قَالَ تَالِيهِ كَانَتْ بَيْعَتُهُ فَلْتَةً فَمَنْ عَادَ لِمِثْلِهَا فَاقْتُلُوهُ فَوَ اللَّهِ مَا رَضِيَ لِمَنْ فَعَلَ مِثْلَ فِعْلِهِمْ إِلَّا بِالْقَتْلِ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَ الْخَيْرِيَّةُ لَا تَقَعُ إِلَّا بِنُعُوتٍ مِنْهَا الْعِلْمُ وَ مِنْهَا الْجِهَادُ وَ مِنْهَا سَائِرُ الْفَضَائِلِ وَ لَيْسَتْ فِيهِ وَ مَنْ كَانَتْ بَيْعَتُهُ فَلْتَةً يَجِبُ الْقَتْلُ عَلَى مَنْ فَعَلَ مِثْلَهَا كَيْفَ

يُقْبَلُ عَهْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَ هَذِهِ صُورَتُهُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ لِي شَيْطَاناً يَعْتَرِينِي فَإِذَا مَالَ بِي فَقَوِّمُونِي وَ إِذَا أَخْطَأْتُ فَأَرْشِدُونِي فَلَيْسُوا أَئِمَّةً بِقَوْلِهِمْ إِنْ صَدَقُوا أَوْ كَذَبُوا فَمَا عِنْدَ يَحْيَى فِي هَذَا جَوَابٌ فَعَجِبَ الْمَأْمُونُ مِنْ كَلَامِهِ

وَ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا فِي الْأَرْضِ مَنْ يُحْسِنُ هَذَا سِوَاكَ.

ترجمہ

محمد بن یحییٰ صولی کا بیان ہے کہ مامون ہمیشہ اس بات کی کوشش کیا کرتا تھا کہ امام علی رضاؑ کسی نہ کسی طرح سے دلائل میں مغلوب ہو جائیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مامون کے پاس علمائے متکلمین جمع تھے اور مامون نے ان سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سے مسئلۂ امامت پر گفتگو کرو۔ (دربار آراستہ ہوا اور امامؑ دربار میں تشریف لائے)

آپؑ نے ان علماء سے کہا: تم لوگ اپنے میں سے کسی ایک شخص کا انتخاب کر لو اور جس چیز کو وہ مان لے تو تم بھی مان لو۔

چنانچہ علماء نے اپنی محفل میں سے یحییٰ بن ضحاک سمرقندی کا انتخاب کیا اور وہ اس وقت خراسان کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔

اس نے امامؑ سے کہا: آپؑ بھلا اس شخص کے لیے دعوائے امامت کیسے کرتے ہیں جس نے امامت نہیں کی اور جس نے امامت کی ہے آپؑ نے اس کو کیوں چھوڑ رکھا ہے؟

اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا: یحییٰ! مجھے یہ بتاؤ کہ جو شخص اپنے متعلق کسی جھوٹ بولنے والے کی تصدیق کرے یا اپنے متعلق کسی سچ بولنے والے کی تردید کرے، تو کیا ایسا تصدیق کرنے والا حق پر ہوگا یا ایسا تردید کرنے والا باطل پر ہوگا؟

یہ سوال سن کر یحییٰ خاموش ہو گیا۔

مامون نے اس سے کہا: یحییٰ! جواب دو۔

اس نے کہا: امیر المومنین (مامون) بہتر ہے کہ مجھے جواب سے معذور ہی سمجھیں۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ ہمیں بتائیں کہ آپؑ اس سوال کے ذریعے سے آخر کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: یحییٰ کو اپنے بزرگوں کے متعلق یہ جواب دینا چاہیے کہ انہوں نے اپنے متعلق سچ کہا تھا یا جھوٹ کہا تھا؟

اگر یحییٰ کا یہ خیال ہو کہ انہوں نے جھوٹ کہا تھا تو کسی جھوٹے کو امامت کا حق ہی نہیں ہے۔

اور اگر اس کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے سچ کہا تھا تو پہلے نے کہا تھا۔

''مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے۔ میں تم سے بہتر نہیں ہوں''۔

اور ثانی نے اول کے متعلق کہا تھا: ''اس کی بیعت بلا سوچے سمجھے عمل میں آئی تھی اور اب اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو قتل کر دینا''۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ ثانی کا فیصلہ ہے جو بھی اس (اول) کی طرح سے حکومت حاصل کرے تو وہ واجب القتل ہے۔

اب جو شخص لوگوں سے افضل نہ ہو اور افضل ہو تو بھلا کیسے کیونکہ فضیلت کا دار و مدار علم اور جہاد پر ہے اور اس کے ساتھ دوسرے فضائل کی بھی ضرورت ہے جو کہ اس میں موجود نہ تھے۔

اور اس کے ساتھ جس کی بیعت اس قدر فلتۃً واقع ہوئی ہو کہ اگر اس کے بعد کوئی ایسا کرے تو وہ واجب القتل قرار پائے، تو ایسے شخص کو یہ اختیار ہی کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بعد کسی اور کو اپنا جانشین نامزد کرتا جائے؟

اور جو شخص خود منبر پر علانیہ یہ کہتا ہو۔

''ایک شیطان ایسا ہے جو مجھ پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا جب تم مجھے ٹیڑھا دیکھو تو سیدھا کر دینا۔ اور جب میں غلطی کروں تو میری رہنمائی کر دیا کرو''۔

اب اگر یحییٰ ان کی سچائی کی تصدیق کرے تو وہ اپنے اقوال کی وجہ سے لائق امامت نہیں ہیں اگر یہ ان کی تردید کرے تو یہ ان کا پیروکار ہی نہیں ہے۔

یحییٰ کے پاس حضرتؑ کے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ مامون نے آپؑ کا برجستہ جواب سن کر تعجب کیا اور اس نے کہا: ابوالحسن! روئے زمین پر آپؑ کی دلیل سے کوئی بہتر دلیل دینے والا نہیں ہے۔

باب 58

زید النار سے خطاب اور شیعوں سے بدسلوکی رکھنے والوں سے متعلق فرمان

اولاد فاطمہؑ اور نار جہنم

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَيْضِ صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ كُنْتُ بِخُرَاسَانَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي مَجْلِسِهِ وَ زَيْدُ بْنُ مُوسَى حَاضِرٌ قَدْ أَقْبَلَ عَلَى جَمَاعَةٍ فِي الْمَجْلِسِ يَفْتَخِرُ عَلَيْهِمْ وَ يَقُولُ نَحْنُ وَ نَحْنُ وَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُقْبِلٌ عَلَى قَوْمٍ يُحَدِّثُهُمْ فَسَمِعَ مَقَالَةَ زَيْدٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا زَيْدُ أَ غَرَّكَ قَوْلُ نَاقِلِي الْكُوفَةِ إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ فَوَ اللهِ مَا ذَاكَ إِلَّا لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ وُلْدِ بَطْنِهَا خَاصَّةً فَأَمَّا أَنْ يَكُونَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام يُطِيعُ اللهَ وَ يَصُومُ نَهَارَهُ وَ يَقُومُ لَيْلَهُ وَ تَعْصِيهِ أَنْتَ ثُمَّ تَجِيئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَوَاءً لَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام كَانَ يَقُولُ لِمُحْسِنِنَا كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ وَ لِمُسِيئِنَا ضِعْفَانِ مِنَ الْعَذَابِ قَالَ الْحَسَنُ الْوَشَّاءُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي يَا حَسَنُ كَيْفَ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَقُلْتُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صالِحٍ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ فَمَنْ قَرَأَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صالِحٍ فَقَدْ نَفَاهُ عَنْ أَبِيهِ فَقَالَ عليه السلام كَلَّا لَقَدْ كَانَ ابْنَهُ وَ لَكِنْ لَمَّا عَصَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَفَاهُ عَنْ أَبِيهِ كَذَا مَنْ كَانَ مِنَّا لَمْ يُطِعِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَيْسَ مِنَّا وَ أَنْتَ إِذَا أَطَعْتَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَنْتَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ترجمہ

حسن بن موسیٰ علی وشاء بغدادی کا بیان ہے کہ میں خراسان کے اندر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی مجلس میں موجود تھا اور وہاں زید بن موسیٰ بھی تھے وہ اہل مجلس سے مخاطب تھے اور ان پر فخر کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم وہ لوگ ہیں اور ہم وہ لوگ ہیں اور ادھر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کچھ دوسرے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ جب زید کی باتیں سنیں تو ان کی

طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ''اے زید! کیا تم کو اہل کوفہ کے ناقلین روایت کے اس قول نے دھوکے میں مبتلا کر دیا کہ ''حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا چونکہ صاحب عصمت وعفت ہیں اس لیے اللہ نے ان کی ذریت پر جہنم کو حرام کر دیا ہے''؟

خدا کی قسم یہ سوائے امام حسنؑ اور بطن فاطمہؑ سے جوائمہؑ پیدا ہوئے اور کسی کے لیے نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ ہو کہ موسیٰ بن جعفرؑ اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ دن بھر روزہ رکھ رہے ہیں، رات بھر عبادت کر رہے ہیں اور تم اللہ کی معصیت اور اس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ پھر دونوں قیامت میں پہنچیں اور دونوں برابر ہو جائیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ تم اللہ کے نزدیک زیادہ معزز ہو۔

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام تو یہ فرمایا کرتے تھے کہ ''ہم میں جو نیکوکار ہیں ان کو دوہرا ثواب ملے گا اور جو خطا کار ہیں ان کو دوہرا عذاب ملے گا'' حسن بن وشاء کا بیان ہے کہ پھر آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے حسن! بتاؤ تم لوگ اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہو۔

میں نے عرض کیا: کچھ لوگ اس کو اِنَّہٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ اس کو اِنَّہٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ پڑھتے ہیں وہ حضرت نوحؑ کے والد ہونے ہی سے انکار کرتے ہیں۔ [1]

تو آپؑ نے فرمایا: ''نہیں نہیں وہ حضرت نوحؑ ہی کا فرزند تھا۔ مگر چونکہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی اس لیے اللہ نے اس کو حضرت نوحؑ کا بیٹا ہونے سے انکار کر دیا۔ پس اس طرح ہم میں سے بھی جو شخص اللہ کی اطاعت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور تم اگر اللہ کی اطاعت کرتے ہو تو تم اہل بیتؑ میں سے ہو''۔

زید النار

2 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ النَّحْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُبْدُونٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا جِيءَ بِزَيْدِ بْنِ مُوسَى أَخِي الرِّضَا عليه السلام إِلَى الْمَأْمُونِ وَ قَدْ خَرَجَ بِالْبَصْرَةِ وَ أَحْرَقَ دُورَ الْعَبَّاسِيِّينَ وَ ذَلِكَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ تِسْعِينَ وَ مِائَةٍ فَسُمِّيَ زَيْدَ النَّارِ قَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا زَيْدُ خَرَجْتَ بِالْبَصْرَةِ وَ تَرَكْتَ أَنْ تَبْدَأَ بِدُورِ أَعْدَائِنَا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ ثَقِيفٍ وَ عَدِيٍّ وَ بَاهِلَةَ وَ آلِ زِيَادٍ وَ قَصَدْتَ دُورَ بَنِي عَمِّكَ قَالَ وَ كَانَ مَزَّاحاً أَخْطَأْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ وَ إِنْ عُدْتُ بَدَأْتُ بِأَعْدَائِنَا فَضَحِكَ الْمَأْمُونُ وَ بَعَثَ بِهِ إِلَى أَخِيهِ الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَ قَدْ وَهَبْتُ جُرْمَهُ لَكَ فَلَمَّا جَاءُوا بِهِ عَنَّفَهُ وَ خَلَّى سَبِيلَهُ وَ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَهُ أَبَداً مَا عَاشَ.

ترجمہ

---

[1] ہود۔۴۶

ابن ابی عبدون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ۱۹۹ھ میں زید بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بصرہ میں خروج کیا اور عباسیوں کے گھروں کو نذر آتش کر دیا۔ جس کی وجہ سے انہیں "زید النار" کہا جانے لگا۔ جب یہ گرفتار کر کے مامون کے سامنے لائے گئے تو مامون نے ان سے کہا۔

اے زید! اگر تمہیں آگ لگانی مقصود تھی تو بنی امیہ، بنی ثقیف بنی عدی، بنی باھلہ اور آل زید کے گھروں کو لگاتے۔ کیونکہ یہ خاندان تمہارے خاندان کے دشمن ہیں۔ لیکن یہ تم نے کیا کیا دشمنوں کے گھروں کو چھوڑ کر اپنے چچا زاد بھائیوں کے گھروں کو جلا دیا؟

زید پر مزاح آدمی تھے انہوں نے برجستہ کہا: امیر المومنین! غلطی ہوگئی۔ اب جب آگ لگاؤں گا تو پہلے انہی لوگوں کے گھروں سے ابتدا کروں گا۔

مامون یہ سن کر ہنسنے لگا۔ پھر انہیں ان کے بھائی حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کے پاس بھیج دیا اور کہلا بھیجا کہ زید کے جرم کا میں نے آپؑ کو اختیار دیا۔

جب لوگ انہیں لے کر امامؑ کی خدمت میں آئے تو آپؑ نے انہیں بہت جھڑکا اور رہا کر دیا مگر آپؑ نے حلف اٹھا کر کہہ دیا۔ "میں پوری زندگی ان سے کبھی بات نہ کروں گا"

زید کے خروج کی تفصیل

3 حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ النَّسَّابَةُ عَنْ مَشَايِخِهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ مُوسَى كَانَ يُنَادِمُ الْمُسْتَنْصِرَ وَ كَانَ فِي لِسَانِهِ فَضْلٌ وَ كَانَ زَيْدِيّاً وَ كَانَ زَيْدٌ هَذَا يَنْزِلُ بَغْدَادَ عَلَى نَهَرِ كَرْخَايَا وَ هُوَ الَّذِي كَانَ بِالْكُوفَةِ أَيَّامَ أَبِي السَّرَايَا فَوَلَّاهُ فَلَمَّا قُتِلَ أَبُو السَّرَايَا تَفَرَّقَ الطَّالِبِيُّونَ فَتَوَارَى بَعْضُهُمْ بِبَغْدَادَ وَ بَعْضُهُمْ بِالْكُوفَةِ وَ صَارَ بَعْضُهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ كَانَ مِمَّنْ تَوَارَى زَيْدُ بْنُ مُوسَى هَذَا فَطَلَبَهُ الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ حَتَّى دُلَّ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَحَبَسَهُ ثُمَّ أَحْضَرَهُ عَلَى أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ جَرَّدَ السَّيَّافُ السَّيْفَ لِيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ كَانَ حَضَرَ هُنَاكَ الْحَجَّاجُ بْنُ خثيمة [خَيْثَمَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ لَا تَعْجَلَ وَ تَدْعُونِي إِلَيْكَ فَإِنَّ عِنْدِي نَصِيحَةً فَفَعَلَ وَ أَمْسَكَ السَّيَّافُ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَتَاكَ بِمَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَهُ أَمْرٌ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَامَ تَقْتُلُ ابْنَ عَمِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ غَيْرِ إِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ وَ اسْتِطْلَاعِ رَأْيِهِ فِيهِ ثُمَّ حَدَّثَهُ بِحَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَفْطَسَ وَ أَنَّ الرَّشِيدَ حَبَسَهُ عِنْدَ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ جَعْفَرٌ فَقَتَلَهُ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ وَ بَعَثَ بِرَأْسِهِ إِلَيْهِ فِي طَبَقٍ مَعَ هَدَايَا النَّيْرُوزِ وَ إِنَّ الرَّشِيدَ لَمَّا أَمَرَ مَسْرُوراً الْكَبِيرَ بِقَتْلِ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى قَالَ لَهُ إِذَا سَأَلَكَ جَعْفَرٌ

عَنْ ذَنْبِهِ الَّذِی تَقْتُلُهُ بِهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّمَا أَقْتُلُكَ بِابْنِ عَمِّی ابْنِ الْأَفْطَسِ الَّذِی قَتَلْتَهُ مِنْ غَیْرِ أَمْرِی ثُمَّ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ خُثَیْمَةَ لِلْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ أَ فَتَأْمَنُ أَیُّهَا الْأَمِیرُ حَادِثَةً تَحْدُثُ بَیْنَكَ وَ بَیْنَ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ وَ قَدْ قَتَلْتَ هَذَا الرَّجُلَ فَیَحْتَجُّ عَلَیْكَ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ الرَّشِیدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ یَحْیَى فَقَالَ الْحَسَنُ لِلْحَجَّاجِ جَزَاكَ اللهُ خَیْراً ثُمَّ أَمَرَ بِرَفْعِ زَیْدٍ وَ أَنْ یُرَدَّ إِلَى مَحْبَسِهِ فَلَمْ یَزَلْ مَحْبُوساً إِلَى أَنْ ظَهَرَ أَمْرُ إِبْرَاهِیمَ بْنِ الْمَهْدِیِّ فحير فَجَسَرَ أَهْلُ بَغْدَادَ بِالْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ فَأَخْرَجُوهُ عَنْهَا فَلَمْ یَزَلْ مَحْبُوساً حَتَّى حُمِلَ إِلَى الْمَأْمُونِ فَبَعَثَ بِهِ إِلَى أَخِیهِ الرِّضَا علیہ السلام فَأَطْلَقَهُ وَ عَاشَ زَیْدُ بْنُ مُوسَى إِلَى آخِرِ خِلَافَةِ الْمُتَوَكِّلِ وَ مَاتَ بِسُرَّ مَنْ رَأَى.

ترجمہ

ابوالخیر علی بن احمد نسابہ نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ زید بن موسیٰ کاظم علیہ السلام منتصر کے ندیم اور مصاحب تھے اور بڑے خوش گفتار تھے یہ زید یہ خیالات کے مالک تھے اور بغداد میں نہر کرخایا پر قیام کیا کرتے تھے۔ یہی وہ زید ہیں جو ابوسرایا کے دور میں کوفہ کے اندر تھے اور اس نے ان کو کوفہ کا والی مقرر کیا تھا۔ اور جب ابوسرایا قتل ہو گئے تو طالبین منتشر ہو گئے۔ کچھ بغداد جا کر چھپے رہے۔ اور کچھ کوفہ اور کچھ مدینہ واپس چلے گئے۔ اور انہی روپوش ہونے والوں میں زید بن موسیٰ بھی تھے۔

حسن بن سہل نے ان کو تلاش کرنے کا حکم دیا جب مل گئے تو انہیں حسن بن سہل کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے انہیں قید کا حکم دے دیا۔ چند دن بعد انہیں گردن زدنی کے لیے پیش کیا گیا۔ جلاد نے ان کے قتل کے لیے تلوار کھینچ لی۔ جب جلاد قریب پہنچا تو انہوں نے پکار کر کہا: ایہا الامیر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے قتل میں اتنی جلدی نہ کریں ٹھہر جائیں۔ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔

حسن بن سہل نے جلاد کو رک جانے کا اشارہ کیا۔ جلاد رک گیا۔

انہوں نے کہا: ایہا الامیر! یہ جو آپ نے میرے قتل کا ارادہ کیا ہے تو کیا اس کے متعلق امیر المومنین کی طرف سے آپ کو کوئی حکم پہنچا ہے؟

حسن بن سہل نے کہا: نہیں

پھر انہوں نے کہا: پھر آپ امیر المومنین کے چچازاد بھائی کو ان کی اجازت اور ان کے حکم ورائے کے بغیر کیوں قتل کر رہے ہیں؟

پھر انہوں نے اسے ابوعبداللہ بن افطس کا واقعہ یاد دلایا کہ ہارون الرشید نے ان کو جعفر بن یحییٰ کے پاس قید میں

ڈال دیا تھا۔ مگر جعفر نے رشید کے حکم کے بغیر ان کو قتل کر دیا اور نوروز کے نذرانوں اور تحفوں کے ساتھ ان کا سر بھی رشید کے پاس بھیج دیا تھا مگر جب مسرور کہہ کر ہارون نے جعفر بن یحییٰ کے قتل کا حکم دیا تھا تو اس سے یہ کہا تھا کہ اگر جعفر تم سے پوچھے کہ مجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا جا رہا ہے تم اس سے کہہ دینا کہ تو نے میرے چچازاد بھائی ابن افطس کو میرے حکم کے بغیر قتل کیا تھا اور میں تمہیں اس کے بدلے قتل کر رہا ہوں۔

یہ سن کر حجاج بن خثیمہ نے حسن بن سہل سے کہا: ایہا الامیر! کیا آپ کو یہ پورا اطمینان ہے کہ کبھی آپ کے اور امیر المومنین کے درمیان کوئی تلخی پیدا نہ ہوگی اور آپ بھی اس شخص کو امیر المومنین اجازت کے بغیر قتل کر چکے ہوں اور وہ آپ کے لیے وہی بہانہ پیش کرے جو رشید نے جعفر بن یحییٰ کے قتل کے لیے پیش کیا تھا۔

یہ سن کر حسن بن سہل نے حجاج سے کہا: اللہ تمہیں اس کی اچھی جزا دے۔ تم نے ہمیں خطرہ سے بچا لیا۔ پھر اس نے زید کے قتل کے حکم کو واپس لے لیا اور انہیں واپس قید میں بھیج دیا۔ یہ مسلسل قید میں رہے۔ یہاں تک کہ ابراہیم بن مہدی کا دور آیا اور اہل بغداد نے جسارت کر کے حسن بن سہل کو بغداد سے نکال دیا۔ مگر زید اسی طرح زندان میں پڑے رہے۔ بالآخر انہیں مامون کے پاس بھیج دیا گیا اور مامون نے ان کو ان کے بھائی امام علی رضا علیہ السلام کے پاس بھیج دیا۔ امامؑ نے انہیں رہا کر دیا۔ زید بن موسیٰ متوکل کے آخری ایام تک زندہ رہے بالآخر سر من رأی میں ان کا انتقال ہو گیا۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ أَنَّهُ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ مُوسَى أَخُو أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِالْمَدِينَةِ وَ أَحْرَقَ وَ قَتَلَ وَ كَانَ يُسَمَّى زَيْدَ النَّارِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَأُسِرَ وَ حُمِلَ إِلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ قَالَ يَاسِرٌ فَلَمَّا أُدْخِلَ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَا زَيْدُ أَغَرَّكَ قَوْلُ سَفِلَةِ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ خَاصَّةً إِنْ كُنْتَ تَرَى أَنَّكَ تَعْصِي اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام أَطَاعَ اللهَ وَ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَأَنْتَ إِذاً أَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ اللهِ مَا يَنَالُ أَحَدٌ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تَنَالُهُ بِمَعْصِيَتِهِ فَبِئْسَ مَا زَعَمْتَ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَنَا أَخُوكَ وَ ابْنُ أَبِيكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَنْتَ أَخِي مَا أَطَعْتَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ نُوحاً عليه السلام قَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَ إِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ أَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَأَخْرَجَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِهِ بِمَعْصِيَتِهِ.

ترجمہ

''عبدالسلام بن صالح ہروی کا بیان ہے: میں مقام سرخس میں اس اس گھر دروازے پر پہنچا جہاں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نظر بند اور قید تھے۔

میں نے قید خانہ کے داروغہ سے آپؑ سے ملاقات کی اجازت طلب کی تو اس نے کہا ان سے ملنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: ان کے پاس وقت ہی کہاں ہے۔ وہ روز و شب میں ایک ہزار رکعات نماز ادا کرتے ہیں۔ البتہ دن کے ابتدائی حصے میں ذرا دم لیتے ہیں۔ پھر زوال سے پہلے اور غروب آفتاب سے قبل نماز میں مشغول نہیں ہوتے۔ مگر اس وقت بھی آپؑ اپنے مصلیٰ پر بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے رب سے محو مناجات رہتے ہیں۔

میں نے کہا: اچھا تو پھر انہی اوقات میں سے کسی وقت کی ملاقات کی اجازت میرے لئے حاصل کر لو۔

اس نے میرے لئے اجازت مانگی۔ میں حاضرِ خدمت ہوا تو آپؑ اپنے مصلی پر بیٹھے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے۔ میں نے آپؑ سے عرض کی: فرزند رسولؐ! لوگ آپؑ کی طرف سے عجیب روایت بیان کر رہے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کون سی روایت؟

میں نے عرض کیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ حضرات اس بات کے دعویدار ہیں کہ تمام لوگ آپؑ کے زرخرید غلام ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر باتوں کے جاننے والے! تو خود اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے یہ بات کسی سے نہیں کی اور نہ ہی میرے آبائے طاہرینؑ نے کبھی کوئی ایسا دعویٰ کیا تھا۔ اور تو بخوبی جانتا ہے کہ لوگوں نے ہم پر کتنے ظلم کیے ہیں اور یہ بھی انہی مظالم میں سے ایک ظلم ہے۔

پھر آپؑ میری جانب متوجہ ہوئے اور مجھ سے فرمایا: عبدالسلام! فرض کر لو اگر تمام لوگ ہمارے غلام بن جائیں تو ہم ان قیدی غلاموں کو آخر کس کے پاس فروخت کریں گے؟

میں نے کہا: فرزند رسولؐ! آپؑ نے سچ فرمایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: عبدالسلام! کیا تم بھی اپنے علاوہ دوسروں کی طرح سے ہماری ولایت کے وجوب کے منکر ہو؟

میں نے کہا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔ میں تو آپؑ کی ولایت کا اقرار کرتا ہوں''۔

نشست و برخاست کا انداز

7 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو جَعْفَرِ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام جَفَا أَحَداً بِكَلِمَةٍ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ قَطَعَ عَلَى أَحَدٍ كَلَامَهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَ مَا رَدَّ أَحَداً عَنْ حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَ لَا مَدَّ رِجْلَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَ لَا اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ شَتَمَ أَحَداً مِنْ مَوَالِيهِ وَ مَمَالِيكِهِ قَطُّ وَ لَا رَأَيْتُهُ تَفَلَ وَ لَا رَأَيْتُهُ يُقَهْقِهُ فِي ضَحِكِهِ قَطُّ بَلْ كَانَ ضَحِكُهُ التَّبَسُّمُ وَ كَانَ إِذَا خَلَا وَ نَصَبَ مَائِدَتَهُ أَجْلَسَ مَعَهُ عَلَى مَائِدَتِهِ مَمَالِيكَهُ وَ مَوَالِيَهُ حَتَّى الْبَوَّابَ السَّائِسَ وَ كَانَ عليه السلام قَلِيلَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ كَثِيرَ السَّهَرِ يُحْيِي أَكْثَرَ لَيَالِيهِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى الصُّبْحِ وَ كَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَلَا يَفُوتُهُ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ وَ يَقُولُ ذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ وَ كَانَ عليه السلام كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ وَ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَ أَكْثَرُ ذَلِكَ يَكُونُ مِنْهُ فِي اللَّيَالِي الْمُظْلِمَةِ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى مِثْلَهُ فِي فَضْلِهِ فَلَا تصدق [تُصَدِّقْهُ].

ترجمہ

ابراہیم بن عباس کا بیان ہے: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو کبھی کسی سے ترش روئی سے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نیز کبھی کسی کی بات کاٹ کر خود بات کرتے ہوئے یا کسی محتاج کے سوال کو رد کرتے ہوئے یا کبھی اپنے ہمنشینوں کے سامنے پیر پھیلائے ہوئے یا ہمنشینوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے یا اپنے غلاموں میں سے کسی کو سخت سست کہتے ہوئے یا تھوکتے ہوئے یا ہنستے وقت قہقہہ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؑ کی ہنسی صرف مسکراہٹ تک محدود ہوتی تھی۔

جب دسترخوان لگایا جاتا تو آپؑ کے ساتھ غلام، دربان، اور سائیس بھی کھانا کھاتے تھے۔ اور آپؑ رات کو بہت کم سوتے اور زیادہ بیدار رہتے تھے۔ اور اکثر راتوں کو پوری پوری رات جاگ کر بسر کرتے تھے۔ آپؑ اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے۔ ہر مہینے کے تین روزے آپؑ کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ یہ ''صوم الدھر'' ہے۔

آپؑ پوشیدہ طور پر بہت صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے اور عموماً اندھیری راتوں میں ایسا کرتے تھے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے آنجنابؑ کے مانند کسی شخص کو فضل و شرف میں دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس کو سچا نہ جانو۔

باب 45

امامت وتفضیل کے متعلق مامون کا مناظرہ

مامون کے متعلق امامؑ کا ارشاد

1 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ الْمَأْمُونُ يَعْقِدُ مَجَالِسَ النَّظَرِ وَ يَجْمَعُ الْمُخَالِفِينَ لِأَهْلِ الْبَيْتِ عليهم السلام وَ يُكَلِّمُهُمْ فِي إِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ تَفْضِيلِهِ عَلَى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ تَقَرُّباً إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ الَّذِينَ يَثِقُ بِهِمْ وَ لَا تَغْتَرُّوا مِنْهُ بِقَوْلِهِ فَمَا يَقْتُلُنِي وَ اللهِ غَيْرُهُ وَ لَكِنَّهُ لَا بُدَّ لِي مِنَ الصَّبْرِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

ترجمه

''اسحاق بن حماد سے روایت ہے کہ مامون صرف حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو خوش کرنے اور قربت جتانے کے لئے اہل بیت علیہم السلام کے مخالفین سے مباحثوں اور مناظروں کی مجالس منعقد کیا کرتا اور ان میں سے حضرت علی امیر المومنینؑ کی امامت اور تمام صحابہ پر آپؑ کی فضیلت کے متعلق بحث کیا کرتا تھا۔ مگر حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے معتمد اور باوثوق اصحاب کو یہ بتادیا کرتے تھے: دیکھو! مامون کی باتوں سے دھوکا نہ کھا جانا۔ بخدا یہی میرا قاتل ہے لیکن ہمیں ابھی اس معیّنہ اجل تک صبر کرنا ہے''۔

مخالفین اہلبیتؑ سے مامون کا منظرہ

2 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ الرَّازِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَمَعَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ الْقَاضِي قَالَ أَمَرَنِي الْمَأْمُونُ بِإِحْضَارِ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الْكَلَامِ وَ النَّظَرِ فَجَمَعْتُ لَهُ مِنَ الصِّنْفَيْنِ زُهَاءَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا ثُمَّ مَضَيْتُ بِهِمْ فَأَمَرْتُهُمْ بِالْكَيْنُونَةِ فِي مَجْلِسِ

الْحَاجِبِ لِأُعْلِمَهُ بِمَكَانِهِمْ فَفَعَلُوا فَأَعْلَمْتُهُ فَأَمَرَنِي بِإِدْخَالِهِمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا فَحَدَّثَهُمْ سَاعَةً وَ آنَسَهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْعَلَكُمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي يَوْمِي هَذَا حُجَّةً فَمَنْ كَانَ حَاقِناً أَوْ لَهُ حَاجَةٌ فَلْيَقُمْ إِلَى قَضَاءِ حَاجَتِهِ وَ انْبَسِطُوا وَ سَلُّوا خِفَافَكُمْ وَ ضَعُوا أَرْدِيَتَكُمْ فَفَعَلُوا مَا أُمِرُوا بِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ إِنَّمَا اسْتَحْضَرْتُكُمْ لِأَحْتَجَّ بِكُمْ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى فَاتَّقُوا اللهَ وَ انْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَ إِمَامِكُمْ وَ لَا يَمْنَعُكُمْ جَلَالَتِي وَ مَكَانِي مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ وَ رَدِّ الْبَاطِلِ عَلَى مَنْ أَتَى بِهِ وَ أَشْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ مِنَ النَّارِ وَ تَقَرَّبُوا إِلَى اللهِ تَعَالَى بِرِضْوَانِهِ وَ إِيثَارِ طَاعَتِهِ فَمَا أَحَدٌ تَقَرَّبَ إِلَى مَخْلُوقٍ بِمَعْصِيَةِ الْخَالِقِ إِلَّا سَلَّطَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَنَاظِرُونِي بِجَمِيعِ عُقُولِكُمْ إِنِّي رَجُلٌ أَزْعُمُ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْبَشَرِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَإِنْ كُنْتُ مُصِيباً فَصَوِّبُوا قَوْلِي وَ إِنْ كُنْتُ مُخْطِئاً فَرُدُّوا عَلَيَّ وَ هَلُمُّوا فَإِنْ شِئْتُمْ سَأَلْتُكُمْ وَ إِنْ شِئْتُمْ سَأَلْتُمُونِي فَقَالَ لَهُ الَّذِينَ يَقُولُونَ بِالْحَدِيثِ بَلْ نَسْأَلُكَ فَقَالَ هَاتُوا وَ قَلِّدُوا كَلَامَكُمْ رَجُلًا وَاحِداً مِنْكُمْ فَإِذَا تَكَلَّمَ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ أَحَدِكُمْ زِيَادَةٌ فَلْيَزِدْ وَ إِنْ أَتَى بِخَلَلٍ فَسَدِّدُوهُ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنَّمَا نَحْنُ نَزْعُمُ أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الرِّوَايَةَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهَا جَاءَتْ عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَلَمَّا أَمَرَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ بِالاقْتِدَاءِ بِهِمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِالاقْتِدَاءِ إِلَّا بِخَيْرِ النَّاسِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ الرِّوَايَاتُ كَثِيرَةٌ وَ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ كُلُّهَا حَقّاً أَوْ كُلُّهَا بَاطِلًا أَوْ بَعْضُهَا حَقّاً وَ بَعْضُهَا بَاطِلًا فَلَوْ كَانَتْ كُلُّهَا حَقّاً كَانَتْ كُلُّهَا بَاطِلًا مِنْ قِبَلِ أَنَّ بَعْضَهَا يَنْقُضُ بَعْضاً وَ لَوْ كَانَتْ كُلُّهَا بَاطِلًا كَانَ فِي بُطْلَانِهَا بُطْلَانُ الدِّينِ وَ دُرُوسُ الشَّرِيعَةِ فَلَمَّا بَطَلَ الْوَجْهَانِ ثَبَتَ الثَّالِثُ بِالاضْطِرَارِ وَ هُوَ أَنَّ بَعْضَهَا حَقٌّ وَ بَعْضَهَا بَاطِلٌ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا بُدَّ مِنْ دَلِيلٍ عَلَى مَا يَحِقُّ مِنْهَا لِيُعْتَقَدَ وَ يُنْفَى خِلَافُهُ فَإِذَا كَانَ دَلِيلُ الْخَبَرِ فِي نَفْسِهِ حَقّاً كَانَ أَوْلَى مَا أَعْتَقِدُهُ وَ آخُذُ بِهِ وَ رِوَايَتُكَ هَذِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي أَدِلَّتُهَا بَاطِلَةٌ فِي نَفْسِهَا وَ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَحْكَمُ الْحُكَمَاءِ وَ أَوْلَى الْخَلْقِ بِالصِّدْقِ وَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ الْأَمْرِ بِالْمُحَالِ وَ حَمْلِ النَّاسِ عَلَى التَّدَيُّنِ بِالْخِلَافِ وَ ذَلِكَ أَنَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ لَا يَخْلُوَانِ مِنْ أَنْ يَكُونَا مُتَّفِقَيْنِ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ أَوْ مُخْتَلِفَيْنِ فَإِنْ كَانَا مُتَّفِقَيْنِ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ كَانَا وَاحِداً فِي الْعَدَدِ وَ الصِّفَةِ وَ الصُّورَةِ وَ الْجِسْمِ وَ هَذَا مَعْدُومٌ أَنْ يَكُونَ اثْنَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ وَ إِنْ كَانَا مُخْتَلِفَيْنِ فَكَيْفَ يَجُوزُ الِاقْتِدَاءُ بِهِمَا وَ هَذَا تَكْلِيفُ مَا لَا يُطَاقُ لِأَنَّكَ إِذَا اقْتَدَيْتَ بِوَاحِدٍ خَالَفْتَ الْآخَرَ وَ الدَّلِيلُ عَلَى اخْتِلَافِهِمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَبَى أَهْلَ الرِّدَّةِ وَ رَدَّهُمْ عُمَرُ أَحْرَاراً وَ أَشَارَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِعَزْلِ

خَالِدٍ وَ بِقَتْلِهِ بِمَالِكِ بْنِ نُوَيْرَةَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ وَ حَرَّمَ عُمَرُ الْمُتْعَتَيْنِ وَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَ وَضَعَ عُمَرُ دِيوَانَ الْعَطِيَّةِ وَ لَمْ يَفْعَلْهُ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُمَرُ وَ لِهَذَا نَظَائِرُ كَثِيرَةٌ قَالَ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هَذَا فَصْلٌ وَ لَمْ يَذْكُرِ الْمَأْمُونُ لِخَصْمِهِ وَ هُوَ أَنَّهُمْ لَمْ يَرْوُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ إِنَّمَا رَوَوْا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مِنْهُمْ مَنْ رَوَى أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَلَوْ كَانَتِ الرِّوَايَةُ صَحِيحَةً لَكَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ بِالنَّصْبِ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي كِتَابِ اللهِ وَ الْعِتْرَةِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مَعْنَى قَوْلِهِ بِالرَّفْعِ اقْتَدُوا أَيُّهَا النَّاسُ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي كِتَابِ اللهِ وَ الْعِتْرَةِ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ الْمَأْمُونِ فَقَالَ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُسْتَحِيلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ رِوَايَاتِكُمْ أَنَّهُ عليه السلام آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَ أَخَّرَ عَلِيّاً عليه السلام فَقَالَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ وَ مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي فَأَيُّ الرِّوَايَتَيْنِ ثَبَتَتْ بَطَلَتِ الْأُخْرَى قَالَ الْآخَرُ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُسْتَحِيلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَوْ عَلِمَ أَنَّهُمَا أَفْضَلُ مَا وَلَّى عَلَيْهِمَا مَرَّةً عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَ مَرَّةً أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ مِمَّا يُكَذِّبُ هَذِهِ الرِّوَايَةَ قَوْلُ عَلِيٍّ عليه السلام لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا أَوْلَى بِمَجْلِسِهِ مِنِّي بِقَمِيصِي وَ لَكِنِّي أَشْفَقْتُ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ كُفَّاراً وَ قَوْلُهُ عليه السلام أَنَّى يَكُونَانِ خَيْراً مِنِّي وَ قَدْ عَبَدْتُ اللهَ تَعَالَى قَبْلَهُمَا وَ عَبَدْتُهُ بَعْدَهُمَا قَالَ آخَرُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَغْلَقَ بَابَهُ وَ قَالَ هَلْ مِنْ مُسْتَقِيلٍ فَأُقِيلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَنْ ذَا يُؤَخِّرُكَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا بَاطِلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَعَدَ عَنْ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ رَوَيْتُمْ أَنَّهُ قَعَدَ عَنْهَا حَتَّى قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام وَ أَنَّهَا أَوْصَتْ أَنْ تُدْفَنَ لَيْلًا لِئَلَّا يَشْهَدَا جَنَازَتَهَا وَ وَجْهٌ آخَرُ وَ هُوَ أَنَّهُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَخْلَفَهُ فَكَيْفَ كَانَ لَهُ أَنْ يَسْتَقِيلَ وَ هُوَ يَقُولُ لِلْأَنْصَارِ قَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ أَبَا عُبَيْدَةَ وَ عُمَرَ قَالَ آخَرُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَائِشَةُ فَقَالَ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا بَاطِلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّكُمْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِرٌ مَشْوِيٌّ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ فَكَانَ عَلِيّاً عليه السلام فَأَيُّ رِوَايَتِكُمْ تُقْبَلُ فَقَالَ آخَرُ فَإِنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ مَنْ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي قَالَ الْمَأْمُونُ كَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَقُولَ عَلِيٌّ عليه السلام أَجْلِدُ الْحَدَّ عَلَى مَنْ لَا يَجِبُ حَدٌّ عَلَيْهِ فَيَكُونَ مُتَعَدِّياً لِحُدُودِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَامِلًا بِخِلَافِ أَمْرِهِ وَ لَيْسَ تَفْضِيلُ مَنْ فَضَّلَهُ عَلَيْهِمَا فِرْيَةً وَ قَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ إِمَامِكُمْ أَنَّهُ قَالَ

وُلِّيتُكُمْ وَ لَسْتُ بِخَيْرِكُمْ فَأَيُّ الرَّجُلَيْنِ أَصْدَقُ عِنْدَكُمْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ عَلِيٌّ عليه السلام عَلَى أَبِي بَكْرٍ مَعَ تَنَاقُضِ الْحَدِيثِ فِي نَفْسِهِ وَ لَا بُدَّ لَهُ فِي قَوْلِهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ صَادِقاً أَوْ كَاذِباً فَإِنْ كَانَ صَادِقاً فَأَنَّى عَرَفَ ذَلِكَ بِوَحْيٍ فَالْوَحْيُ مُنْقَطِعٌ أَوْ بِالتَّظَنِّي فَالْمُتَظَنِّي مُتَحَيِّرٌ أَوْ بِالنَّظَرِ فَالنَّظَرُ مَبْحَثٌ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ صَادِقٍ فَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَلِيَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَ يَقُومَ بِأَحْكَامِهِمْ وَ يُقِيمَ حُدُودَهُمْ كَذَّابٌ قَالَ آخَرُ فَقَدْ جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا الْحَدِيثُ مُحَالٌ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ فِي الْجَنَّةِ كَهْلٌ وَ يُرْوَى أَنَّ أَشْجَعِيَّةً كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ فَبَكَتْ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَاراً عُرُباً أَتْرَاباً فَإِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يُنْشَأُ شَابّاً إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا قَالَ آخَرُ فَقَدْ جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ أَكُنْ أُبْعَثُ فِيكُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُحَالٌ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَوْحَيْنا إِلَيْكَ كَما أَوْحَيْنا إِلى نُوحٍ وَ النَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَالَ تَعَالَى وَ إِذْ أَخَذْنا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُوحٍ وَ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى وَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَنْ لَمْ يُؤْخَذْ مِيثَاقُهُ عَلَى النُّبُوَّةِ مَبْعُوثاً وَ مَنْ أُخِذَ مِيثَاقاً عَلَى النُّبُوَّةِ مُؤَخَّراً قَالَ آخَرُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى عُمَرَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَاهَى بِعِبَادِهِ عَامَّةً وَ بِعُمَرَ خَاصَّةً فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُسْتَحِيلٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ لِيُبَاهِيَ بِعُمَرَ وَ يَدَعَ نَبِيَّهُ ﷺ فَيَكُونَ عُمَرُ فِي الْخَاصَّةِ وَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعَامَّةِ وَ لَيْسَتْ هَذِهِ الرِّوَايَاتُ بِأَعْجَبَ مِنْ رِوَايَتِكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَفْقَ نَعْلَيْنِ فَإِذَا بِلَالٌ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ سَبَقَنِي إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّمَا قَالَتِ الشِّيعَةُ عَلِيٌّ عليه السلام خَيْرٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُمْ عَبْدُ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ لِأَنَّ السَّابِقَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْبُوقِ وَ كَمَا رَوَيْتُمْ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ وَ أَلْقَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَ إِنَّهُنَّ الْغَرَانِيقُ الْعُلَى فَفَرَّ مِنْ عُمَرَ وَ أَلْقَى عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ بِزَعْمِكُمُ الْكُفَّارُ قَالَ آخَرُ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ نَزَلَ الْعَذَابُ مَا نَجَا إِلَّا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا خِلَافُ الْكِتَابِ أَيْضاً لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِنَبِيِّهِ ﷺ وَ ما كانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ أَنْتَ فِيهِمْ فَجَعَلْتُمْ عُمَرَ مِثْلَ الرَّسُولِ قَالَ آخَرُ فَقَدْ شَهِدَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ بِالْجَنَّةِ فِي عَشَرَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لَوْ كَانَ هَذَا كَمَا زَعَمْتُمْ لَكَانَ عُمَرُ لَا يَقُولُ لِحُذَيْفَةَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ أَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَا فَإِنْ كَانَ قَدْ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُ حَتَّى زَكَّاهُ حُذَيْفَةُ

فَصَدَّقَ حُذَيْفَةَ وَ لَمْ يُصَدِّقِ النَّبِيَّ ﷺ فَهَذَا عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ وَ إِنْ كَانَ قَدْ صَدَّقَ النَّبِيَّ ﷺ فَلِمَ سَأَلَ حُذَيْفَةَ وَ هَذَانِ الْخَبَرَانِ مُتَنَاقِضَانِ فِي أَنْفُسِهِمَا قَالَ الْآخَرُ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وُضِعْتُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ وُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ أُخْرَى فَرَجَحْتُ بِهِمْ ثُمَّ وُضِعَ مَكَانِي أَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ بِهِمْ ثُمَّ عُمَرُ فَرَجَحَ بِهِمْ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مُحَالٌ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ أَجْسَامُهُمَا أَوْ أَعْمَالُهُمَا فَإِنْ كَانَتِ الْأَجْسَامُ فَلَا يَخْفَى عَلَى ذِي رُوحٍ أَنَّهُ مُحَالٌ لِأَنَّهُ لَا يُرَجَّحُ أَجْسَامُهُمَا بِأَجْسَامِ الْأُمَّةِ وَ إِنْ كَانَتْ أَفْعَالُهُمَا فَلَمْ تَكُنْ بَعْدُ فَكَيْفَ تُرَجَّحُ بِمَا لَيْسَ فَأَخْبِرُونِي بِمَا يَتَفَاضَلُ النَّاسُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَالَ فَأَخْبِرُونِي فَمَنْ فَضَلَ صَاحِبَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ الْمَفْضُولَ عَمِلَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ بِأَكْثَرَ مِنْ عَمَلِ الْفَاضِلِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَ يَلْحَقُ بِهِ فَإِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ أَوْجَدْتُكُمْ فِي عَصْرِنَا هَذَا مَنْ هُوَ أَكْثَرُ جِهَاداً وَ حَجّاً وَ صَوْماً وَ صَلَاةً وَ صَدَقَةً مِنْ أَحَدِهِمْ قَالُوا صَدَقْتَ لَا يَلْحَقُ فَاضِلُ دَهْرِنَا لِفَاضِلِ عَصْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَأْمُونُ فَانْظُرُوا فِيمَا رَوَتْ أَئِمَّتُكُمُ الَّذِينَ أَخَذْتُمْ عَنْهُمْ أَدْيَانَكُمْ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ قِيسُوا إِلَيْهَا مَا رَوَوْا فِي فَضَائِلِ تَمَامِ الْعَشَرَةِ الَّذِينَ شَهِدُوا لَهُمْ بِالْجَنَّةِ فَإِنْ كَانَتْ جُزْءاً مِنْ أَجْزَاءٍ كَثِيرَةٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُكُمْ وَ إِنْ كَانُوا قَدْ رَوَوْا فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ عليه السلام أَكْثَرَ فَخُذُوا عَنْ أَئِمَّتِكُمْ مَا رَوَوْا وَ لَا تَعْدُوهُ قَالَ فَأَطْرَقَ الْقَوْمُ جَمِيعاً فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَا لَكُمْ سَكَتُّمْ قَالُوا قَدِ اسْتَقْصَيْنَا قَالَ الْمَأْمُونُ فَإِنِّي أَسْأَلُكُمْ خَبِّرُونِي أَيُّ الْأَعْمَالِ كَانَ أَفْضَلَ يَوْمَ بَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ قَالُوا السَّبْقُ إِلَى الْإِسْلَامِ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ قَالَ فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَحَداً أَسْبَقَ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَى الْإِسْلَامِ قَالُوا إِنَّهُ سَبَقَ حَدَثاً لَمْ يَجْرِ عَلَيْهِ حُكْمٌ وَ أَبُو بَكْرٍ أَسْلَمَ كَهْلًا قَدْ جَرَى عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْحَالَتَيْنِ فَرْقٌ قَالَ الْمَأْمُونُ فَخَبِّرُونِي عَنْ إِسْلَامِ عَلِيٍّ عليه السلام أَ بِإِلْهَامٍ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى أَمْ بِدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنْ قُلْتُمْ بِإِلْهَامٍ فَقَدْ فَضَّلْتُمُوهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُلْهَمْ بَلْ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عَنِ اللهِ تَعَالَى دَاعِياً وَ مُعَرِّفاً فَإِنْ قُلْتُمْ بِدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَهَلْ دَعَاهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ أَوْ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ قُلْتُمْ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ فَهَذَا خِلَافُ مَا وَصَفَ اللهُ تَعَالَى بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ ما أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ ما يَنْطِقُ عَنِ الْهَوى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحى وَ إِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى فَقَدْ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ بِدُعَاءِ عَلِيٍّ عليه السلام مِنْ بَيْنِ صِبْيَانِ النَّاسِ وَ إِيثَارِهِ عَلَيْهِمْ فَدَعَاهُ ثِقَةً بِهِ وَ عِلْماً بِتَأْيِيدِ اللهِ تَعَالَى وَ خَلَّةٌ أُخْرَى خَبِّرُونِي عَنِ الْحَكِيمِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُكَلِّفَ خَلْقَهُ مَا لَا يُطِيقُونَ فَإِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ

فَقَدْ كَفَرْتُمْ وَ إِنْ قُلْتُمْ لَا فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَأْمُرَ نَبِيَّهُ ﷺ بِدُعَاءِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ قَبُولُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ لِصِغَرِهِ وَ حَدَاثَةِ سِنِّهِ وَ ضَعْفِهِ عَنِ الْقَبُولِ وَ خَلَّةٌ أُخْرَى هَلْ رَأَيْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا أَحَداً مِنْ صِبْيَانِ أَهْلِهِ وَ غَيْرِهِمْ فَيَكُونُوا أُسْوَةَ عَلِيٍّ عليه السلام فَإِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّهُ لَمْ يَدْعُ غَيْرَهُ فَهَذِهِ فَضِيلَةٌ لِعَلِيٍّ عليه السلام عَلَى جَمِيعِ صِبْيَانِ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ بَعْدَ السَّبْقِ إِلَى الْإِيمَانِ قَالُوا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ فَهَلْ تَجِدُونَ لِأَحَدٍ مِنَ الْعَشَرَةِ فِي الْجِهَادِ مَا لِعَلِيٍّ عليه السلام فِي جَمِيعِ مَوَاقِفِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَثَرِ هَذِهِ بَدْرٌ قُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهَا نَيِّفٌ وَ سِتُّونَ رَجُلًا قَتَلَ عَلِيٌّ عليه السلام مِنْهُمْ نَيِّفاً وَ عِشْرِينَ وَ أَرْبَعُونَ لِسَائِرِ النَّاسِ فَقَالَ قَائِلٌ كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي عَرِيشِهِ يُدَبِّرُهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عَجِيبَةً أَ كَانَ يُدَبِّرُ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مَعَهُ فَيَشْرَكُهُ أَوْ لِحَاجَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى رَأْيِ أَبِي بَكْرٍ أَيُّ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَقُولَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَنْ أَزْعُمَ أَنَّهُ يُدَبِّرُ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ يَشْرَكُهُ أَوْ بِافْتِقَارٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ قَالَ فَمَا الْفَضِيلَةُ فِي الْعَرِيشِ فَإِنْ كَانَتْ فَضِيلَةُ أَبِي بَكْرٍ بِتَخَلُّفِهِ عَنِ الْحَرْبِ فَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ كُلُّ مُتَخَلِّفٍ فَاضِلًا أَفْضَلَ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ وَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ لا يَسْتَوِي الْقاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجاهِدِينَ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقاعِدِينَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنى وَ فَضَّلَ اللهُ الْمُجاهِدِينَ عَلَى الْقاعِدِينَ أَجْراً عَظِيماً الْآيَةَ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ هَلْ أَتى عَلَى الْإِنْسانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ فَقَرَأْتُ حَتَّى بَلَغْتُ وَ يُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَ يَتِيماً وَ أَسِيراً إِلَى قَوْلِهِ وَ كانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوراً فَقَالَ فِيمَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَاتُ فَقُلْتُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ فَهَلْ بَلَغَكَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ حِينَ أَطْعَمَ الْمِسْكِينَ وَ الْيَتِيمَ وَ الْأَسِيرَ إِنَّما نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزاءً وَ لا شُكُوراً عَلَى مَا وَصَفَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى عَرَفَ سَرِيرَةَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ نِيَّتَهُ فَأَظْهَرَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ تَعْرِيفاً لِخَلْقِهِ أَمْرَهُ فَهَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى وَصَفَ فِي شَيْءٍ مِمَّا وَصَفَ فِي الْجَنَّةِ مَا فِي هَذِهِ السُّورَةِ قَوارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَذِهِ فَضِيلَةٌ أُخْرَى فَكَيْفَ تَكُونُ الْقَوَارِيرُ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ يُرِيدُ كَأَنَّهَا مِنْ صَفَائِهَا مِنْ فِضَّةٍ يُرَى دَاخِلُهَا كَمَا يُرَى خَارِجُهَا وَ هَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ ﷺ يَا إِسْحَاقُ رُوَيْداً شَوْقُكَ بِالْقَوَارِيرِ وَ عَنَى بِهِ نِسَاءً كَأَنَّهَا الْقَوَارِيرُ رِقَّةً وَ قَوْلُهُ ﷺ رَكِبْتُ فَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ فَوَجَدْتُهُ بَحْراً أَيْ كَأَنَّهُ بَحْرٌ مِنْ كَثْرَةِ جَرْيِهِ وَ عَدْوِهِ وَ كَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَ يَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكانٍ وَ ما هُوَ بِمَيِّتٍ وَ مِنْ وَرائِهِ عَذابٌ غَلِيظٌ أَيْ كَأَنَّهُ يَأْتِيهِ الْمَوْتُ وَ لَوْ أَتَاهُ مِنْ مَكَانٍ وَاحِدٍ مَاتَ

ثُمَّ قَالَ يَا إِسْحَاقُ أَ لَسْتَ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنَّ الْعَشَرَةَ فِي الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مَا أَدْرِي أَ صَحِيحٌ هَذَا الْحَدِيثُ أَمْ لَا أَ كَانَ عِنْدَكَ كَافِراً قُلْتُ لَا قَالَ أَ فَرَأَيْتَ لَوْ قَالَ مَا أَدْرِي هَذِهِ السُّورَةُ قُرْآنٌ أَمْ لَا أَ كَانَ عِنْدَكَ كَافِراً قُلْتُ بَلَى قَالَ أَرَى فَضْلَ الرَّجُلِ يَتَأَكَّدُ خَبِّرُونِي يَا إِسْحَاقُ عَنْ حَدِيثِ الطَّائِرِ الْمَشْوِيِّ أَ صَحِيحٌ عِنْدَكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَانَ وَ اللهِ عِنَادُكَ لَا يَخْلُو هَذَا مِنْ أَنْ يَكُونَ كَمَا دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ يَكُونَ مَرْدُوداً أَوْ عَرَفَ اللهُ الْفَاضِلَ مِنْ خَلْقِهِ وَ كَانَ الْمَفْضُولُ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَوْ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ لَمْ يَعْرِفِ الْفَاضِلَ مِنَ الْمَفْضُولِ فَأَيُّ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَقُولَ بِهِ قَالَ إِسْحَاقُ فَأَطْرَقْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي أَبِي بَكْرٍ ثانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُما فِي الْغارِ إِذْ يَقُولُ لِصاحِبِهِ لا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنا فَنَسَبَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى صُحْبَةِ نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ الْمَأْمُونُ سُبْحَانَ اللهِ مَا أَقَلَّ عِلْمَكَ بِاللُّغَةِ وَ الْكِتَابِ أَ مَا يَكُونُ الْكَافِرُ صَاحِباً لِلْمُؤْمِنِ فَأَيُّ فَضِيلَةٍ فِي هَذَا أَ مَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى قالَ لَهُ صاحِبُهُ وَ هُوَ يُحاوِرُهُ أَ كَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا فَقَدْ جَعَلَهُ لَهُ صَاحِباً وَ قَالَ الْهُذَلِيُّ شِعْراً

وَ لَقَدْ غَدَوْتُ وَ صَاحِبِي وَحْشِيَّةٌ ... تَحْتَ الرِّدَاءِ بَصِيرَةٌ بِالْمَشْرِقِ

وَ قَالَ الْأَزْدِيُّ شِعْراً

وَ لَقَدْ ذَعَرْتُ الْوَحْشَ فِيهِ وَ صَاحِبِي ... مَحْضُ الْقَوَائِمِ مِنْ هِجَانٍ هَيْكَلٍ

فَصَيَّرَ فَرَسَهُ صَاحِبَهُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ اللهَ مَعَنا فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَعَ الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ أَ مَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى ما يَكُونُ مِنْ نَجْوى ثَلاثَةٍ إِلَّا هُوَ رابِعُهُمْ وَ لا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سادِسُهُمْ وَ لا أَدْنى مِنْ ذلِكَ وَ لا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ ما كانُوا وَ أَمَّا قَوْلُهُ لا تَحْزَنْ فَأَخْبِرْنِي مِنْ حُزْنِ أَبِي بَكْرٍ أَ كَانَ طَاعَةً أَوْ مَعْصِيَةً فَإِنْ زَعَمْتَ أَنَّهُ طَاعَةٌ فَقَدْ جَعَلْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الطَّاعَةِ وَ هَذَا خِلَافُ صِفَةِ الْحَكِيمِ وَ إِنْ زَعَمْتَ أَنَّهُ مَعْصِيَةٌ فَأَيُّ فَضِيلَةٍ لِلْعَاصِي وَ خَبِّرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ عَلَى مَنْ قَالَ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مُسْتَغْنِياً عَنِ الصِّفَةِ السَّكِينَةِ قَالَ فَخَبِّرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئاً وَ ضاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِما رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلى رَسُولِهِ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَ تَدْرِي مَنِ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ أَرَادَ اللهُ تَعَالَى فِي هَذَا الْمَوْضِعِ قَالَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ انْهَزَمُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا سَبْعَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلِيٌّ عليه السلام يَضْرِبُ بِسَيْفِهِ وَ الْعَبَّاسُ أَخَذَ بِلِجَامِ

بِغَلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ الْخَمْسَةُ يُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَوْفاً مِنْ أَنْ يَنَالَهُ سِلَاحُ الْكُفَّارِ حَتَّى أَعْطَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَسُولَهُ ﷺ الظَّفَرَ عَنَى بِالْمُؤْمِنِينَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ عَلِيّاً علیہ السلام وَ مَنْ حَضَرَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَمَنْ كَانَ أَفْضَلَ أَ مَنْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتِ السَّكِينَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلَيْهِ أَمْ مَنْ كَانَ فِي الْغَارِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَمْ يَكُنْ أَهْلًا لِنُزُولِهَا عَلَيْهِ يَا إِسْحَاقُ مَنْ أَفْضَلُ مَنْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ أَوْ مَنْ نَامَ عَلَى مِهَادِهِ وَ فِرَاشِهِ وَ وَقَاهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى تَمَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ مِنَ الْهِجْرَةِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَمَرَ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْمُرَ عَلِيّاً علیہ السلام بِالنَّوْمِ عَلَى فِرَاشِهِ وَ وِقَايَتِهِ بِنَفْسِهِ فَأَمَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام أَ تَسْلَمُ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمْعاً وَ طَاعَةً ثُمَّ أَتَى مَضْجَعَهُ وَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ وَ أَحْدَقَ الْمُشْرِكُونَ بِهِ لَا يَشُكُّونَ فِي أَنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنْ يَضْرِبَهُ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ ضَرْبَةً لِئَلَّا يَطْلُبَ الْهَاشِمِيُّونَ بِدَمِهِ وَ عَلِيٌّ علیہ السلام يَسْمَعُ بِأَمْرِ الْقَوْمِ فِيهِ مِنَ التَّدْبِيرِ فِي تَلَفِ نَفْسِهِ فَلَمْ يَدْعُهُ ذَلِكَ إِلَى الْجَزَعِ كَمَا جَزِعَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْغَارِ وَ هُوَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ عَلِيٌّ علیہ السلام وَحْدَهُ فَلَمْ يَزَلْ صَابِراً مُحْتَسِباً فَبَعَثَ اللهُ تَعَالَى مَلَائِكَتَهُ تَمْنَعُهُ مِنْ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْهِ فَقَالُوا أَيْنَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَ مَا عِلْمِي بِهِ قَالُوا فَأَنْتَ غَدَرْتَنَا ثُمَّ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ علیہ السلام أَفْضَلَ لَمَّا بَدَا مِنْهُ إِلَّا مَا يَزِيدُ خَيْراً حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ وَ هُوَ مَحْمُودٌ مَغْفُورٌ لَهُ يَا إِسْحَاقُ أَ مَا تَرْوِي حَدِيثَ الْوَلَايَةِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ ارْوِهِ فَرَوَيْتُهُ فَقَالَ أَ مَا تَرَى أَنَّهُ أَوْجَبَ لِعَلِيٍّ علیہ السلام عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنَ الْحَقِّ مَا لَمْ يُوجِبْ لَهُمَا عَلَيْهِ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ هَذَا قَالَهُ بِسَبَبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَقَالَ وَ أَيْنَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا قُلْتُ بِغَدِيرِ خُمٍّ بَعْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَمَتَى قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قُلْتُ بِمُوتَةَ قَالَ أَ فَلَيْسَ قَدْ كَانَ قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَبْلَ غَدِيرِ خُمٍّ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَخْبِرْنِي لَوْ رَأَيْتَ ابْناً لَكَ أَتَتْ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَقُولُ مَوْلَايَ مَوْلَى ابْنِ عَمِّي أَيُّهَا النَّاسُ فَاقْبَلُوا أَ كُنْتَ تَكْرَهُ لَهُ ذَلِكَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ أَ فَتُنَزِّهُ ابْنَكَ عَمَّا لَا يَتَنَزَّهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ وَيْحَكُمْ أَ جَعَلْتُمْ فُقَهَاءَكُمْ أَرْبَابَكُمْ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ وَ اللهِ مَا صَامُوا لَهُمْ وَ لَا صَلَّوْا لَهُمْ وَ لَكِنَّهُمْ أَمَرُوا لَهُمْ فَأُطِيعُوا ثُمَّ قَالَ أَ تَرْوِي قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لِعَلِيٍّ علیہ السلام أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّ هَارُونَ أَخُو مُوسَى لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَعَلِيٌّ علیہ السلام كَذَلِكَ قُلْتُ لَا قَالَ وَ هَارُونُ نَبِيٌّ وَ لَيْسَ عَلِيٌّ كَذَلِكَ فَمَا الْمَنْزِلَةُ الثَّالِثَةُ إِلَّا الْخِلَافَةَ وَ هَذَا كَمَا قَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّهُ اسْتَخْلَفَهُ اسْتِثْقَالًا لَهُ فَأَرَادَ أَنْ يُطَيِّبَ بِنَفْسِهِ وَ هَذَا كَمَا حَكَى اللهُ تَعَالَى عَنْ مُوسَى علیہ السلام حَيْثُ يَقُولُ

لِهَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَ أَصْلِحْ وَ لا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ فَقُلْتُ إِنَّ مُوسَى خَلَّفَ هَارُونَ فِي قَوْمِهِ وَ هُوَ حَيٌّ ثُمَّ مَضَى إِلَى مِيقَاتِ رَبِّهِ تَعَالَى وَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَلَّفَ عَلِيّاً عليه السلام حِينَ خَرَجَ إِلَى غَزَاتِهِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ مُوسَى حِينَ خَلَّفَ هَارُونَ أَ كَانَ مَعَهُ حَيْثُ مَضَى إِلَى مِيقَاتِ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَ وَ لَيْسَ قَدِ اسْتَخْلَفَهُ عَلَى جَمِيعِهِمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ عَلِيٌّ عليه السلام خَلَّفَهُ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ إِلَى غَزَاتِهِ فِي الضُّعَفَاءِ وَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ إِذَا كَانَ أَكْثَرُ قَوْمِهِ مَعَهُ وَ إِنْ كَانَ قَدْ جَعَلَهُ خَلِيفَةً عَلَى جَمِيعِهِمْ وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ جَعَلَهُ خَلِيفَةً عَلَيْهِمْ فِي حَيَاتِهِ إِذَا غَابَ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ قَوْلُهُ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ هُوَ وَزِيرُ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضاً بِهَذَا الْقَوْلِ لِأَنَّ مُوسَى عليه السلام قَدْ دَعَا اللهَ تَعَالَى وَ قَالَ فِيمَا دَعَا وَ اجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي هارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَ أَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي فَإِذَا كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام مِنْهُ ﷺ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى فَهُوَ وَزِيرُهُ كَمَا كَانَ هَارُونُ وَزِيرَ مُوسَى وَ هُوَ خَلِيفَتُهُ كَمَا كَانَ هَارُونُ خَلِيفَةَ مُوسَى عليه السلام ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّظَرِ وَ الْكَلَامِ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ أَوْ تَسْأَلُونِّي فَقَالُوا بَلْ نَسْأَلُكَ قَالَ قُولُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَ لَيْسَتْ إِمَامَةُ عَلِيٍّ عليه السلام مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ نُقِلَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ نَقْلِ الْفَرْضِ مِثْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ الْحَجُّ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي جَمِيعِ الْفَرْضِ وَ اخْتَلَفُوا فِي خِلَافَةِ عَلِيٍّ عليه السلام وَحْدَهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لِأَنَّ جَمِيعَ الْفَرْضِ لَا يَقَعُ فِيهِ مِنَ التَّنَافُسِ وَ الرَّغْبَةِ مَا يَقَعُ فِي الْخِلَافَةِ فَقَالَ آخَرُ مَا أَنْكَرْتَ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهُمْ بِاخْتِيَارِ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَقُومُ مَقَامَهُ رَأْفَةً بِهِمْ وَ رِقَّةً عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَخْلِفَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَيُعْصَى خَلِيفَتُهُ فَيَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ فَقَالَ أَنْكَرْتُ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَرْأَفُ بِخَلْقِهِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَدْ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَيْهِمْ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّ فِيهِمْ عاص [عَاصِياً] وَ مطيع [مُطِيعاً] فَلَمْ يَمْنَعْهُ تَعَالَى ذَلِكَ مِنْ إِرْسَالِهِ وَ عِلَّةٌ أُخْرَى وَ لَوْ أَمَرَهُمْ بِاخْتِيَارِ رَجُلٍ مِنْهُمْ كَانَ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَأْمُرَهُمْ كُلَّهُمْ أَوْ بَعْضَهُمْ فَلَوْ أَمَرَ الْكُلَّ مَنْ كَانَ الْمُخْتَارُ وَ لَوْ أَمَرَ بَعْضَنَا دُونَ بَعْضٍ كَانَ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ عَلَى هَذَا الْبَعْضِ عَلَامَةٌ فَإِنْ قُلْتَ الْفُقَهَاءُ فَلَا بُدَّ مِنْ تَحْدِيدِ الْفَقِيهِ وَ سِمَتِهِ قَالَ آخَرُ فَقَدْ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى حَسَنٌ وَ مَا رَأَوْهُ قَبِيحاً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ قَبِيحٌ فَقَالَ هَذَا الْقَوْلُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ يُرِيدُ كُلَّ الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْبَعْضَ فَإِنْ أَرَادَ الْكُلَّ فَهَذَا مَفْقُودٌ لِأَنَّ الْكُلَّ لَا يُمْكِنُ اجْتِمَاعُهُمْ وَ إِنْ كَانَ الْبَعْضَ فَقَدْ رَوَى كُلٌّ فِي صَاحِبِهِ حُسْناً مِثْلُ رِوَايَةِ الشِّيعَةِ فِي عَلِيٍّ وَ رِوَايَةِ الْحَشْوِيَّةِ فِي غَيْرِهِ

فَمَتَى يَثْبُتُ مَا تُرِيدُونَ مِنَ الْإِمَامَةِ قَالَ آخَرُ فَيَجُوزُ أَنْ تَزْعُمَ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَخْطَئُوا قَالَ كَيْفَ نَزْعُمُ أَنَّهُمْ أَخْطَئُوا وَ اجْتَمَعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ وَ هُمْ لَمْ يَعْلَمُوا فَرْضاً وَ لَا سُنَّةً لِأَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ الْإِمَامَةَ لَا فَرْضٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ لَا سُنَّةٌ مِنَ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله فَكَيْفَ يَكُونُ فِيمَا لَيْسَ عِنْدَكَ بِفَرْضٍ وَ لَا سُنَّةٍ خَطَأٌ قَالَ آخَرُ إِنْ كُنْتَ تَدَّعِي لِعَلِيٍّ عليه السلام مِنَ الْإِمَامَةِ دُونَ غَيْرِهِ فَهَاتِ بَيِّنَتَكَ عَلَى مَا تَدَّعِي فَقَالَ مَا أَنَا بِمُدَّعٍ وَ لَكِنِّي مُقِرٌّ وَ لَا بَيِّنَةَ عَلَى مُقِرٍّ وَ الْمُدَّعِي مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ إِلَيْهِ التَّوْلِيَةَ وَ الْعَزْلَ وَ أَنَّ إِلَيْهِ الِاخْتِيَارَ وَ الْبَيِّنَةُ لَا تَعْرَى مِنْ أَنْ تَكُونَ مِنْ شُرَكَائِهِ فَهُمْ خُصَمَاءُ أَوْ تَكُونَ مِنْ غَيْرِهِمْ وَ الْغَيْرُ مَعْدُومٌ فَكَيْفَ يُؤْتَى بِالْبَيِّنَةِ عَلَى هَذَا قَالَ آخَرُ فَمَا كَانَ الْوَاجِبُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ مَا فَعَلَهُ قَالَ أَ فَمَا وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْلِمَ النَّاسَ أَنَّهُ إِمَامٌ فَقَالَ إِنَّ الْإِمَامَةَ لَا تَكُونُ بِفِعْلٍ مِنْهُ فِي نَفْسِهِ وَ لَا بِفِعْلٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ مِنِ اخْتِيَارٍ أَوْ تَفْضِيلٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَ إِنَّمَا يَكُونُ بِفِعْلٍ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِيهِ كَمَا قَالَ لِإِبْرَاهِيمَ عليه السلام إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً وَ كَمَا قَالَ تَعَالَى لِدَاوُدَ عليه السلام يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ وَ كَمَا قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ فِي آدَمَ إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً فَالْإِمَامُ إِنَّمَا يَكُونُ إِمَاماً مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى وَ بِاخْتِيَارِهِ إِيَّاهُ فِي بَدْءِ الصَّنِيعَةِ وَ التَّشْرِيفِ فِي النَّسَبِ وَ الطَّهَارَةِ فِي الْمَنْشَإِ وَ الْعِصْمَةِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَ لَوْ كَانَتْ بِفِعْلٍ مِنْهُ فِي نَفْسِهِ كَانَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ الْفِعْلَ مُسْتَحِقّاً لِلْإِمَامَةِ وَ إِذَا عَمِلَ خِلَافَهَا اعْتَزَلَ فَيَكُونُ خَلِيفَةً مِنْ قِبَلِ أَفْعَالِهِ قَالَ آخَرُ فَلِمَ أَوْجَبْتَ الْإِمَامَةَ لِعَلِيٍّ عليه السلام بَعْدَ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لِخُرُوجِهِ مِنَ الطُّفُولِيَّةِ إِلَى الْإِيمَانِ كَخُرُوجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله مِنَ الطُّفُولِيَّةِ إِلَى الْإِيمَانِ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْ ضَلَالَةِ قَوْمِهِ عَنِ الْحُجَّةِ وَ اجْتِنَابِهِ الشِّرْكَ كَبَرَاءَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله مِنَ الضَّلَالَةِ وَ اجْتِنَابِهِ الشِّرْكَ لِأَنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ وَ لَا يَكُونُ الظَّالِمُ إِمَاماً وَ لَا مَنْ عَبَدَ وَثَناً بِإِجْمَاعٍ وَ مَنْ شرك [أَشْرَكَ] فَقَدْ حَلَّ مِنَ اللهِ تَعَالَى مَحَلَّ أَعْدَائِهِ فَالْحُكْمُ فِيهِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ بِمَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَجِيءَ إِجْمَاعٌ آخَرُ مِثْلُهُ وَ لِأَنَّ مَنْ حُكِمَ عَلَيْهِ مَرَّةً فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ حَاكِماً فَيَكُونَ الْحَاكِمُ مَحْكُوماً عَلَيْهِ فَلَا يَكُونُ حِينَئِذٍ فَرْقٌ بَيْنَ الْحَاكِمِ وَ الْمَحْكُومِ عَلَيْهِ قَالَ آخَرُ فَلِمَ لَمْ يُقَاتِلْ عَلِيٌّ عليه السلام أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَمَا قَاتَلَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ الْمَسْأَلَةُ مُحَالٌ لِأَنَّ لَمْ اقْتِضَاءٌ وَ لَمْ يَفْعَلْ نَفْيٌ وَ النَّفْيُ لَا يَكُونُ لَهُ عِلَّةٌ إِنَّمَا الْعِلَّةُ لِلْإِثْبَاتِ وَ إِنَّمَا يَجِبُ أَنْ يُنْظَرَ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ عليه السلام أَ مِنْ قِبَلِ اللهِ أَمْ مِنْ قِبَلِ غَيْرِهِ فَإِنْ صَحَّ أَنَّهُ مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى فَالشَّكُّ فِي تَدْبِيرِهِ كُفْرٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا

قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً فَأَفْعَالُ الْفَاعِلِ تَبَعٌ لِأَصْلِهِ فَإِنْ كَانَ قِيَامُهُ عَنِ اللهِ تَعَالَى فَأَفْعَالُهُ عَنْهُ وَ عَلَى النَّاسِ الرِّضَا وَ التَّسْلِيمُ وَ قَدْ تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقِتَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَوْمَ صَدَّ الْمُشْرِكُونَ هَدْيَهُ عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا وَجَدَ الْأَعْوَانَ وَ قَوِيَ حَارَبَ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي الْأَوَّلِ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خُذُوهُمْ وَ احْصُرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ قَالَ آخَرُ إِذَا زَعَمْتَ أَنَّ إِمَامَةَ عَلِيٍّ عليه السلام مِنْ قِبَلِ اللهِ تَعَالَى وَ أَنَّهُ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ فَلِمَ لَمْ يَجُزْ إِلَّا التَّبْلِيغُ وَ الدُّعَاءُ لِلْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَ جَازَ لِعَلِيٍّ أَنْ يَتْرُكَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ دَعْوَةِ النَّاسِ إِلَى طَاعَتِهِ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ أَنَّا لَمْ نَزْعُمْ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام أُمِرَ بِالتَّبْلِيغِ فَيَكُونَ رَسُولًا وَ لَكِنَّهُ عليه السلام وُضِعَ عَلَماً بَيْنَ اللهِ تَعَالَى وَ بَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ تَبِعَهُ كَانَ مُطِيعاً وَ مَنْ خَالَفَهُ كَانَ عَاصِياً فَإِنْ وَجَدَ أَعْوَاناً يَتَقَوَّى بِهِمْ جَاهَدَ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ أَعْوَاناً فَاللَّوْمُ عَلَيْهِمْ لَا عَلَيْهِ لِأَنَّهُمْ أُمِرُوا بِطَاعَتِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ لَمْ يُؤْمَرْ هُوَ بِمُجَاهَدَتِهِمْ إِلَّا بِقُوَّةٍ وَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْتِ عَلَى النَّاسِ الْحَجُّ إِلَيْهِ فَإِذَا حَجُّوا أَدَّوْا مَا عَلَيْهِمْ وَ إِذَا لَمْ يَفْعَلُوا كَانَتِ اللَّائِمَةُ عَلَيْهِمْ لَا عَلَى الْبَيْتِ وَ قَالَ آخَرُ إِذَا أُوجِبَ أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ إِمَامٍ مُفْتَرَضِ الطَّاعَةِ بِالاضْطِرَارِ كَيْفَ يَجِبُ بِالاضْطِرَارِ أَنَّهُ عَلِيٌّ عليه السلام دُونَ غَيْرِهِ- فَقَالَ مِنْ قِبَلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَفْرِضُ مَجْهُولًا وَ لَا يَكُونُ الْمَفْرُوضُ مُمْتَنِعاً إِذِ الْمَجْهُولُ مُمْتَنِعٌ فَلَا بُدَّ مِنْ دَلَالَةِ الرَّسُولِ ﷺ عَلَى الْفَرْضِ لِيَقْطَعَ الْعُذْرَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بَيْنَ عِبَادِهِ أَ رَأَيْتَ لَوْ فَرَضَ اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّاسِ صَوْمَ شَهْرٍ فَلَمْ يُعْلِمِ النَّاسَ أَيُّ شَهْرٍ هُوَ وَ لَمْ يُوسِمْ بِوَسْمٍ وَ كَانَ عَلَى النَّاسِ اسْتِخْرَاجُ ذَلِكَ بِعُقُولِهِمْ حَتَّى يُصِيبُوا مَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى فَيَكُونُ النَّاسُ حِينَئِذٍ مُسْتَغْنِينَ عَنِ الرَّسُولِ الْمُبَيِّنِ لَهُمْ وَ عَنِ الْإِمَامِ النَّاقِلِ خَبَرَ الرَّسُولِ إِلَيْهِمْ وَ قَالَ آخَرُ مِنْ أَيْنَ أَوْجَبْتَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ بَالِغاً حِينَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ كَانَ صَبِيّاً حِينَ دُعِيَ وَ لَمْ يَكُنْ جَازَ عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَ لَا بَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ لَا يَعْرَى فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنْ أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَدْعُوَهُ فَإِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَهُوَ مُحْتَمِلُ التَّكْلِيفِ قَوِيٌّ عَلَى أَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَ إِنْ كَانَ مِمَّنْ لَمْ يُرْسَلْ إِلَيْهِ فَقَدْ لَزِمَ النَّبِيَّ ﷺ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ وَ كَانَ مَعَ ذَلِكَ فَقَدْ كَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ عِبَادَ اللهِ مَا لَا يُطِيقُونَ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ هَذَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِي يَمْتَنِعُ كَوْنُهُ وَ لَا يَأْمُرُ بِهِ حَكِيمٌ وَ لَا يَدُلُّ عَلَيْهِ الرَّسُولُ تَعَالَى اللهُ عَنْ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمُحَالِ وَ جَلَّ الرَّسُولُ مِنْ أَنْ يَأْمُرَ بِخِلَافِ مَا يُمْكِنُ كَوْنُهُ فِي حِكْمَةِ الْحَكِيمِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ عِنْدَ

ذَلِكَ جَمِيعاً فَقَالَ الْمَأْمُونُ قَدْ سَأَلْتُمُونِي وَ نَقَضْتُمْ عَلَيَّ أَ فَأَسْأَلُكُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَ لَيْسَ قَدْ رَوَتِ الْأُمَّةُ بِإِجْمَاعٍ مِنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ وَ رَوَوْا عَنْهُ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَصَى اللهَ بِمَعْصِيَةٍ صَغُرَتْ أَوْ كَبُرَتْ ثُمَّ اتَّخَذَهَا دِيناً وَ مَضَى مُصِرّاً عَلَيْهَا فَهُوَ مُخَلَّدٌ بَيْنَ أَطْبَاقِ الْجَحِيمِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَخَبِّرُونِي عَنْ رَجُلٍ تَخْتَارُهُ الْأُمَّةُ فَتَنْصِبُهُ خَلِيفَةً هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ لَهُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَمْ يَسْتَخْلِفْهُ الرَّسُولُ فَإِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ فَقَدْ كَابَرْتُمْ وَ إِنْ قُلْتُمْ لَا وَجَبَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ لَا كَانَ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَإِنَّكُمْ مُتَعَرِّضُونَ لِأَنْ تَكُونُوا مِمَّنْ وَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِدُخُولِ النَّارِ وَ خَبِّرُونِي فِي أَيِّ قَوْلَيْكُمْ صَدَقْتُمْ أَ فِي قَوْلِكُمْ مَضَى عليه السلام وَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ أَوْ فِي قَوْلِكُمْ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنْ كُنْتُمْ صَدَقْتُمْ فِي الْقَوْلَيْنِ فَهَذَا مَا لَا يُمْكِنُ كَوْنُهُ إِذْ كَانَ مُتَنَاقِضاً وَ إِنْ كُنْتُمْ صَدَقْتُمْ فِي أَحَدِهِمَا بَطَلَ الْآخَرُ فَاتَّقُوا اللهَ وَ انْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَ دَعُوا التَّقْلِيدَ وَ تَجَنَّبُوا الشُّبُهَاتِ فَوَ اللهِ مَا يَقْبَلُ اللهُ تَعَالَى إِلَّا مِنْ عَبْدٍ لَا يَأْتِي إِلَّا بِمَا يَعْقِلُ وَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا فِيمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ وَ الرَّيْبُ شَكٌّ وَ إِدْمَانُ الشَّكِّ كُفْرٌ بِاللهِ تَعَالَى وَ صَاحِبُهُ فِي النَّارِ وَ خَبِّرُونِي هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَبْتَاعَ أَحَدُكُمْ عَبْداً فَإِذَا ابْتَاعَهُ صَارَ مَوْلَاهُ وَ صَارَ الْمُشْتَرِي عَبْدَهُ قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ جَازَ أَنْ يَكُونَ مَنِ اجْتَمَعْتُمْ عَلَيْهِ أَنْتُمْ لِهَوَاكُمْ وَ اسْتَخْلَفْتُمُوهُ صَارَ خَلِيفَةً عَلَيْكُمْ وَ أَنْتُمْ وَلَّيْتُمُوهُ أَ لَا كُنْتُمْ أَنْتُمُ الْخُلَفَاءُ عَلَيْهِ بَلْ تُؤْتُونَ خَلِيفَةً وَ تَقُولُونَ إِنَّهُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ إِذَا أَسْخَطْتُمْ عَلَيْهِ قَتَلْتُمُوهُ كَمَا فُعِلَ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لِأَنَّ الْإِمَامَ وَكِيلُ الْمُسْلِمِينَ إِذَا رَضُوا عَنْهُ وَلَّوْهُ وَ إِذَا سَخِطُوا عَلَيْهِ عَزَلُوهُ قَالَ فَلِمَنِ الْمُسْلِمُونَ وَ الْعِبَادُ وَ الْبِلَادُ قَالُوا لِلَّهِ تَعَالَى فو الله [قَالَ فَاللهُ أَوْلَى أَنْ يُوَكِّلَ عَلَى عِبَادِهِ وَ بِلَادِهِ مِنْ غَيْرِهِ لِأَنَّ مِنْ إِجْمَاعِ الْأُمَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثاً فِي مُلْكِ غَيْرِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فَإِنْ فَعَلَ فَآثِمٌ غَارِمٌ ثُمَّ قَالَ خَبِّرُونِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَلِ اسْتَخْلَفَ حِينَ مَضَى أَمْ لَا فَقَالُوا لَمْ يَسْتَخْلِفْ قَالَ فَتَرْكُهُ ذَلِكَ هُدًى أَمْ ضَلَالٌ قَالُوا هُدًى قَالَ فَعَلَى النَّاسِ أَنْ يَتَّبِعُوا الْهُدَى وَ يَتْرُكُوا الْبَاطِلَ وَ يَتَنَكَّبُوا الضَّلَالَ قَالُوا قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ فَلِمَ اسْتَخْلَفَ النَّاسُ بَعْدَهُ وَ قَدْ تَرَكَهُ هُوَ فَتَرْكُ فِعْلِهِ ضَلَالٌ وَ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ خِلَافُ الْهُدَى هُدًى وَ إِذَا كَانَ تَرْكُ الِاسْتِخْلَافِ هُدًى فَلِمَ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَ لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ لِمَ جَعَلَ عُمَرُ الْأَمْرَ بَعْدَهُ شُورَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ خِلَافاً عَلَى صَاحِبِهِ لِأَنَّكُمْ زَعَمْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَ أَنَّ أَبَا

بَكْرٍ اسْتَخْلَفَ وَ عُمَرَ لَمْ يَتْرُكِ الِاسْتِخْلَافَ كَمَا تَرَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِزَعْمِكُمْ وَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ كَمَا فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَ جَاءَ بِمَعْنًى ثَالِثٍ فَخَبِّرُونِي أَيَّ ذَلِكَ تَرَوْنَهُ صَوَاباً فَإِنْ رَأَيْتُمْ فِعْلَ النَّبِيِّ ﷺ صَوَاباً فَقَدْ أَخْطَأْتُمْ أَبَا بَكْرٍ وَ كَذَلِكَ الْقَوْلُ فِي بَقِيَّةِ الْأَقَاوِيلِ وَ خَبِّرُونِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِزَعْمِكُمْ مِنْ تَرْكِ الِاسْتِخْلَافِ أَوْ مَا صَنَعَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الِاسْتِخْلَافِ وَ خَبِّرُونِي هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تَرْكُهُ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ هُدًى وَ فِعْلُهُ مِنْ غَيْرِهِ هُدًى فَيَكُونَ هُدًى ضِدَّ هُدًى فَأَيْنَ الضَّلَالُ حِينَئِذٍ وَ خَبِّرُونِي هَلْ وُلِّيَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاخْتِيَارِ الصَّحَابَةِ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَوْمِ فَإِنْ قُلْتُمْ لَا فَقَدْ أَوْجَبْتُمْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَمِلُوا ضَلَالَةً بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَ إِنْ قُلْتُمْ نَعَمْ كَذَّبْتُمُ الْأُمَّةَ وَ أَبْطَلَ قَوْلَكُمُ الْوُجُودُ الَّذِي لَا يُدْفَعُ وَ خَبِّرُونِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْ لِمَنْ ما فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ أَ صِدْقٌ هَذَا أَمْ كَذِبٌ قَالُوا صِدْقٌ قَالَ أَ فَلَيْسَ مَا سِوَى اللَّهِ لِلَّهِ إِذْ كَانَ مُحْدِثَهُ وَ مَالِكَهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَفِي هَذَا بُطْلَانُ مَا أَوْجَبْتُمْ مِنِ اخْتِيَارِكُمْ خَلِيفَةً تَفْتَرِضُونَ طَاعَتَهُ وَ تُسَمُّونَهُ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَنْتُمُ اسْتَخْلَفْتُمُوهُ وَ هُوَ مَعْزُولٌ عَنْكُمْ إِذَا غَضِبْتُمْ عَلَيْهِ وَ عَمِلَ بِخِلَافِ مَحَبَّتِكُمْ وَ مَقْتُولٌ إِذَا أَبَى الِاعْتِزَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِباً فَتَلْقَوْا وَبَالَ ذَلِكَ غَداً إِذَا قُمْتُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى وَ إِذَا وَرَدْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَدْ كَذَبْتُمْ عَلَيْهِ مُتَعَمِّدِينَ وَ قَدْ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ أَرْشَدْتُهُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ مَا وَجَبَ عَلَيَّ إِخْرَاجُهُ مِنْ عُنُقِي اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَدَعْهُمْ فِي رَيْبٍ وَ لَا فِي شَكٍّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَدِينُ بِالتَّقَرُّبِ إِلَيْكَ بِتَقْدِيمِ عَلِيٍّ عليه السلام عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَمَا أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُكَ ﷺ قَالَ ثُمَّ افْتَرَقْنَا فَلَمْ نَجْتَمِعْ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى قُبِضَ الْمَأْمُونُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ لِمَ سَكَتُّمْ قَالُوا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ قَالَ تَكْفِينِي هَذِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِإِخْرَاجِهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا مُتَحَيِّرِينَ خَجِلِينَ ثُمَّ نَظَرَ الْمَأْمُونُ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ هَذَا أَقْصَى مَا عِنْدَ الْقَوْمِ فَلَا يَظُنُّ ظَانٌّ أَنَّ جَلَالَتِي مَنَعَتْهُمْ مِنَ النَّقْضِ عَلَيَّ.

ترجمہ

اسحاق بن حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن اکثم قاضی کو کہتے ہوئے سنا: مامون نے مجھے حکم دیا کہ میں محدثین، متکلمین اور مناظرین کی ایک جماعت فراہم کروں۔ تو میں نے محدثین و متکلمین دونوں قسم کے تقریباً چالیس افراد

جمع کر دیئے اوران سب کو لے کر دربار میں پہنچا اورانہیں دربان کے پاس بٹھا کر میں اندر گیا تا کہ انہیں یہ بتا دوں کہ یہ لوگ کس مرتبے اور منزلت کے ہیں۔

مامون نے ان سب کے رتبے اور منزلت سن کر کہا: اچھا! ان سب کو میرے سامنے لاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ آج آپ لوگوں کے سامنے اس حجت کو تمام کر دوں جو مجھ پر عنداللہ فرض ہے۔ لہٰذا اب آپ حضرات میں سے جن صاحب کو اپنی ضروریات بشری سے فارغ ہونا ہو وہ فارغ ہو جائیں۔ اپنے موزے اور ردائیں اتار کر بے تکلف بیٹھ جائیں۔

چنانچہ جب وہ لوگ اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے تو مامون نے ان سے خطاب کیا حضرات! میں نے آپ کو آج اس لئے زحمت دی ہے کہ آپ سے ایک اہم مسئلے پر گفتگو کروں اور آپ سے بھی مجھے یہ امید ہے کہ ہمہ تن گوش ہو کر اس گفتگو کو سنیں گیں۔

مامون: سنیئے! میں ایک شخص ہوں جس کا دعویٰ ہے کہ بعد از نبی اکرمؐ حضرت علی خیر البشر اور افضلِ الخلائق ہیں۔ اگر آپ حضرات کے نزدیک بھی میرا یہ دعویٰ سچا ہے تو اس کی تصدیق و تائید کریں ورنہ اسے رد کر دیں۔ اور اب اس سلسلے میں اگر آپ کہیں تو میں چند سوالات کروں یا آپ حضرات مجھ سے سوالات پوچھ سکتے ہیں۔

پہلا محدث: ہم آپ سے سوال کریں گے۔

مامون: بہتر! مگر آپ حضرات اپنے حلقے میں سے ایک شخص کو گفتگو کے لئے منتخب کر لیں تا کہ صرف وہی بات کرے باقی سب سنتے رہیں۔ البتہ اس کے بعد اگر کوئی اور شخص مزید گفتگو کرنا چاہے تو وہ اس کی کمی پوری کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایک محدث نے بحث کا آغاز اس طرح کیا۔

محدث: امیر المومنین! ہمارا نظریہ یہ ہے کہ رسول خدا کے بعد حضرت ابوبکر ہی تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ اور ہمارا یہ نظریہ رسول اکرمؐ کی ایک متفقہ حدیث کی بنیاد پر قائم ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''تم میرے بعد ابوبکر وعمر کی اقتدا کرنا''

پس جب رسول رحمتؐ نے شیخین کی اقتدا کا حکم دے دیا ہے تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپؐ نے لوگوں کو ان کی اقتدا کا حکم دیا ہے جو کہ تمام لوگوں سے بہتر ہے۔

مامون: یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے پاس روایات زیادہ ہیں اور ان روایات کے متعلق تین ہی صورتیں ہیں۔ یا تو تمام روایات سچی ہیں یا تمام روایات جھوٹی ہیں یا پھر کچھ سچی اور کچھ جھوٹی ہیں۔

تمام روایات کو سچا ماننا ممکن نہیں ہے کیونکہ ان میں سے کچھ روایات دوسری روایات کی متضاد ہیں اور تمام روایات کو باطل کہنا بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر تمام روایات کو غلط تسلیم کر لیا جائے تو پھر پورے کا پورا دین اور پوری شریعت ہی باطل ہو جائے گی (کیونکہ دین شریعت روایات کی اساس پر قائم ہے) اور جب پہلی دو صورتیں غلط ہیں تو ہمیں لازمی طور پر تیسری

صورت کوصحیح قرار دینا ہوگا اور تیسری صورت یہ ہے کہ بعض روایات حق اور بعض روایات باطل ہیں۔ اور اس کے لیے ہمیں کسی محکم دلیل کی ضرورت ہوگی جس سے صحیح روایات کو ثابت اور اس کی متضاد روایات کی نفی کی جا سکے اور جب روایت صحیح ثابت ہو جائے تو ہمیں اس پر اعتقاد رکھنا چاہیے اور اس سے تمسک کرنا چاہیے اور جو روایت آپ نے پیش کی ہے اس کا تعلق ان روایات سے ہے جن کے باطل ہونے کی دلیلیں خود ان کے اندر موجود ہیں۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ اور امر مسلم یہ ہے کہ رسول اکرمؐ تمام صاحبان حکمت سے بڑے حکیم اور تمام مخلوقات میں سب سے بڑے راست گو تھے اور آپؐ کے متعلق یہ بات سوچی ہی نہیں جا سکتی کہ آپؐ کسی ناممکن اور امر محال کا حکم فرمائیں اور لوگوں کو مجبور کریں کہ وہ غلط بات پر عقیدہ رکھیں اور دیانت داری کے خلاف عمل کریں اور جو روایت آپ نے پیش کی ہے اس میں یہی بات نظر آتی ہے۔

اور اسی روایت میں جن دو افراد کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے وہ دونوں یا تو ہر لحاظ سے متفق ہوں یا مختلف ہوں گے۔ اور اگر دونوں ہر لحاظ سے متفق ہیں تو پھر انہیں عدد، صفت، صورت، جسم اور فرد واحد تسلیم کرنا پڑے گا اور ایسا ناممکن ہے کہ دو افراد ہر لحاظ سے ایک ہوں۔ اور اگر وہ دونوں مختلف تھے تو ان کے باہمی اختلاف کے باوجود لوگوں کو ان کی اقتداء کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے؟ اور یہ ''تکلیف ملا یطاق'' ہے۔

کیونکہ اگر انسان ایک کی اقتدا کرے گا تو دوسرے کی مخالفت کرے گا اور شیخین کے باہمی اختلاف کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے اہل ارتداد کو قید کرنے کا حکم دیا تھا اور حضرت عمر نے انہیں آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو مشورہ دیا تھا کہ وہ خالد بن ولید کو سالاری سے معزول کر دیں اور مالک بن نویرہ کے قصاص میں اسے قتل کر دیں۔ مگر حضرت ابوبکر نے ان کا مشورہ قبول نہیں کیا تھا۔ حضرت عمر نے متعۃ الحج اور متعۃ النساء کو حرام قرار دیا تھا جب کہ حضرت ابوبکر نے ایسا نہیں کیا تھا حضرت عمر نے وظائف کے رجسٹرات مرتب کرائے تھے جب کہ حضرت ابوبکر نے ایسا نہیں کیا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے بعد کے لیے ایک شخص کو اپنا خلیفہ نامزد کیا، جب کہ حضرت عمر نے کسی فرد واحد کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا اور یہ معاملہ شوریٰ پر چھوڑا تھا۔ اس کے علاوہ بھی شیخین میں باہمی اختلافات کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

خدارا! اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اتنے اختلافات کے باوجود ان دونوں کی ایک ہی وقت اقتدا کیسے کی جا سکتی ہے؟

قول مؤلف: مصنف کتاب ہذا کے مصنف کہتے ہیں کہ یہ گفتگو انتہائی فیصلہ کن ہے اور اس بحث کے دوران مامون کو یہ کہنا یاد نہ رہا کہ محدثین اہل سنت نے مذکورہ حدیث کو ''**اقتدوا باللذین من بعد ابوبکر و عمر**'' کے الفاظ سے بیان نہیں کیا۔ اگر وہ اس روایت کو ان الفاظ سے بیان کرتے تو اس سے شیخین کی اقتدا کرنے کا حکم ثابت ہوتا۔

محدثین اہل سنت نے اس روایت کو ان الفاظ سے بیان کیا اور بعض محدثین نے اس روایت کو ان الفاظ سے بیان

کیا اور اگر اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو ''نصب'' کی صورت میں حدیث کا عربی مفہوم یوں ہوگا۔

1۔ ''اے ابوبکر و عمر! تم دونوں میرے بعد دو چیزوں یعنی قرآن اور میری عترت کی اقتدا کرنا''۔

اور اگر اس روایت کو ''رفع'' کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا عربی زبان میں مفہوم اس طرح سے ہوگا۔

2۔ ''اے لوگو اور اے ابوبکر و عمر! دونوں بھی میرے بعد اللہ کی کتاب اور عترت کی اقتدا کرنا''۔

الغرض جن دو مذکورہ طریقوں سے محدثین اہل سنت نے اس روایت کو بیان کیا ہے اس سے کسی طور پر حضرت ابوبکر و عمر کی اقتدا کا حکم سرے سے ثابت ہی نہیں ہوتا۔

آمدم بر سر مطلب اس کے بعد دوسرے محدث نے گفتگو شروع کی۔

دوسرا محدث: مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:۔

''اگر میں کسی کو اپنا خلیل منتخب کرتا تو حضرت ابوبکر کو ہی اپنا خلیل منتخب کرتا''۔

مامون: یہ بھی ناممکن ہے۔ اس لئے کہ آپ لوگ ہی یہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ میں مواخات قائم کرائی یعنی انہیں ایک دوسرے کا بھائی بنایا مگر حضرت علیؑ کو چھوڑ دیا اور انہیں کسی کا بھائی نہ بنایا۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہؐ! آپؐ نے لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا تو آپؐ نے فرمایا: علیؑ! میں نے تمہیں اپنے لئے منتخب کیا ہے۔

''تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

لہٰذا یہ روایت اور ابھی آپ نے جو روایت پڑھی ہے دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ اور یہ دونوں بیک وقت کیسے صحیح ہو سکتی ہیں؟

اور صاف بات ہے کہ ان میں سے ایک ہی صحیح ہوگی اور دوسری غلط۔

چنانچہ یہ جواب سن کر وہ بھی خاموش ہو گیا۔

تیسرا محدث: جنابِ عالی! مگر حضرت علی علیہ السلام نے خود بر سر منبر کہا ہے:۔

''نبی اکرمؐ کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں''۔

مامون: آپ خود سوچیں کہ یہ کیسے ممکن ہے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں بزرگوں کو پوری امت سے بہتر سمجھتے تو ان دونوں کو کبھی عمرو بن العاص اور کبھی اسامہ بن زید کے ماتحت نہ کرتے اور اس روایت کی تکذیب تو حضرت علیؑ کا یہ قول کر رہا ہے۔

''جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانشینی کا سب سے زیادہ حقدار تھا۔ مگر میں نے سوچا کہ

یہ لوگ ابھی ابھی تو چند دن پہلے مسلمان ہوئے ہیں اگر میں ان سے الجھوں گا تو پھر یہ کہیں کافر نہ ہو جائیں''۔

نیز حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ میں ان دونوں کے اسلام لانے سے پہلے اللہ کی عبادت کرتا رہا اور ان دونوں کی وفات کے بعد بھی اللہ کی عبادت کر رہا ہوں''۔

یہ سن کر وہ محدث لاجواب ہو گیا۔

چوتھا محدث: مگر یہ روایت بھی موجود ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا اور یہ فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو مجھ سے یہ عہدہ لے لے اور میں اس کے حق میں دست بردار ہو جاؤں؟

اس موقع پر حضرت علی علیہ السلام نے ان سے کہا، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا تو پھر آپ کو مؤخر کون کر سکتا ہے؟

مامون: مگر یہ روایت بھی درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر سے بیعت سے کنارہ کشی کی تھی اور آپ لوگوں کی روایات میں ہمیں یہ الفاظ دکھائی دیتے ہیں کہ جب تک حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زندہ رہیں تو اس وقت تک حضرت علی علیہ السلام بیعت سے کنارہ کش رہے۔

اور حضرت زہراؑ یہ وصیت کر کے فوت ہوئی تھیں کہ مجھے شب کے اندھیرے میں دفن کرنا تا کہ یہ دونوں میرے جنازے میں شریک نہ ہو سکیں۔

اور آپ کی بیان کردہ روایت کے غلط ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے تو پھر انہیں جائز ہی نہیں کہ وہ دوسرے کے حق میں دستبردار ہوں، اور انہیں کیا حق تھا کہ وہ ایک نصاریٰ سے یہ کہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگوں پر ابوعبیدہ یا حضرت عمر کو خلیفہ بنا کر خود خلافت سے دستبردار ہو جاؤں۔

جواب معقول تھا اس لیے وہ بھی خاموش ہو گیا۔

پانچواں محدث: ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ عمرو بن العاص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہؐ! خواتین میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون سی خاتون پیاری ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ

پھر عمرو بن العاص نے آپؐ سے پوچھا: اور مردوں میں سے کون آپؐ کو زیادہ محبوب ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے والد۔

مامون: یہ روایت بھی درست نہیں ہے اس لیے کہ آپ حضرات کے پاس ایک مشہور اور متواتر روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا گیا تو آپؐ نے دعا فرمائی کہ پروردگار! جو تیرے نزدیک ساری

مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو اس کو اسی وقت بھیج دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیج دیا۔ اب آپ بتائیں کہ اس متواتر روایت کے سامنے آپ کی پیش کردہ روایت کو کس طرح قبول کیا جائے؟

چھٹا محدث: حضرت علیؑ نے خود ہی کہا ہے کہ جو شخص مجھے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر فضیلت دے گا تو اس کو میں اتنے تازیانے ماروں گا، جتنے تازیانے ایک جھوٹے اور مفتری کو مارے جاتے ہیں۔

مامون: یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ حضرت علیؑ ایسا فرمائیں کہ جس پر از روئے شرع کوئی حد نہیں اس پر میں حد شرع جاری کروں گا۔ اس طرح تو انہوں نے خود حدود الٰہی سے تجاوز اور حکم خدا کے خلاف ارشاد فرمایا اس لیے کہ ان دونوں سے کسی کو افضل سمجھنا کوئی گناہ نہیں ہے۔

اور پھر آپ حضرات نے خود حضرت ابوبکر سے روایت کی ہے کہ جب وہ والی مقرر ہوئے تو انہوں نے اپنے پہلے خطبے میں کہا: ''لوگو! مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے مگر میں تم سے بہتر نہیں ہوں''۔

اب آپ خود ہی بتائیں کہ ان دونوں میں سے سچا کون ہے۔ حضرت ابوبکر جو اپنے لیے خود ہی اعلان کررہے ہیں یا حضرت علیؑ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو فضیلت دے رہے ہیں۔

اور ان دونوں باتوں میں جو تناقض اور تضاد ہے وہ تو اپنی جگہ ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اپنے اس قول میں سچے ہیں تو کس حد تک؟ اور اگر سچے ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟

کیا انہیں وحی کے ذریعے معلوم ہوا؟

وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا۔ اب یہ کہ وہ خود اپنی ہی نظر میں ایسے تھے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے متعلق مشکوک تھے اور اگر وہ اپنے اسی قول میں سچے نہ تھے تو ایسا شخص جو مسلمانوں کا والی ہو اور جو احکام اسلام کے نفاذ کا ذمہ دار ہو اور جو مسلمانوں پر حدود اسلامی جاری کرنے والا ہو باوجود اس کے وہ کاذب ہو؟؟

یہ عجیب بات ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ وہ اپنے قول میں سچے تھے اور وہ لوگوں سے کسی طرح اور کسی طور پر افضل نہیں تھے۔

ساتواں محدث: مگر حدیث میں یہ بھی تو ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔

مامون: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کبھی بھی نہیں فرما سکتے۔ اس لیے کہ جنت میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک ضعیفہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے حصول جنت کے لیے دعا کی طالب ہوئی تو آپؐ نے فرمایا ''کوئی

بوڑھی خاتون جنت میں داخل نہیں ہوگی''۔

یہ سن کر وہ رونے لگی۔ آپؐ نے فرمایا، کیوں روتی ہو؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''بے شک ہم نے ان حوروں کو خلق کیا ہے، انہیں نت نئی بنایا ہے یہ باکرہ اور آپس میں ہم سن سہیلیاں ہوں گی''۔ [۱]

مقصد آیت یہ ہے کہ جنت میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔ اب اگر آپ کہیں کہ حضرت ابوبکر وعمر بھی جوان بن کر جنت میں جائیں گے تو آپ کے یہاں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حسنؑ وحسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ خواہ وہ اولین میں سے ہو یا آخرین میں سے اور دونوں کے والدین ان سے افضل و بہتر ہیں۔ یہ جواب سن کر وہ بھی خاموش ہوگیا۔

آٹھواں محدث: ان کے افضل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! اگر مجھے تمہارے پاس نبی بنا کر نہ بھیجا جاتا تو عمر کو نبی بنا کر

تمہارے پاس بھیج جاتا۔

مامون: یہ بھی نہ ممکن ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اے رسولؐ! ہم نے آپؐ کے پاس بھی اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی''۔ [۲]

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''اے رسولؐ! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے انبیاءؑ سے وعدہ لیا تھا اور آپؐ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰ بن مریمؑ سے وعدہ لیا تھا''۔ [۳]

اب آپ خود ہی انصاف کر کے مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ جائز ہے کہ اللہ جس سے عہد و میثاق لے، اس کو تو نہ بھیجے اور جس سے کوئی عہد و میثاق نہ لیا گیا ہو اسے نبی بنا کر بھیج دے؟؟ یہ سن کر وہ بھی لاجواب ہوگیا۔

نواں محدث: یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ فخر و مباہات کرتا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ یوم عرفہ میں حضرت عمر کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بالعموم اور عمر پر بالخصوص فخر و مباہات کرتا ہے۔

مامون: یہ بھی ناممکن اور محال ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کر سکتا کہ حضرت عمر پر تو فخر کرے اور اپنے نبیؐ کو چھوڑ

---

[۱] الواقعہ ۳۵ تا ۳۷
[۲] النساء ۱۶۳
[۳] الاحزاب، ۷

دے اور حضرت عمر کا شمار خاص بندوں میں ہو اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شمار عام بندوں میں ہو۔

اور آپ لوگوں کی روایات کو دیکھتے ہوئے اس روایت پر کوئی تعجب نہیں ہوتا اس لیے کہ آپ کے یہاں تو یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جب میں جنت میں داخل ہونے لگوں گا تو مجھے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دے گی اور میں دیکھوں گا کہ حضرت ابوبکر کے غلام بلال مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہورہے ہیں۔ اور اسی بنا پر جب شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ، حضرت ابوبکر سے بہتر ہیں تو آپ جواب میں یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کا غلام بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہے کیونکہ مسبوق صبوق سے افضل ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں آپ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ جب شیطان حضرت عمر کو آتا ہوا محسوس کرتا تھا تو بھاگ جاتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ آپ نے یہ روایت بھی تراشی ہوئی ہے کہ شیطان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر لات ومنات کی تعریف جاری کرادی تھی اور سورۃ النجم کی تلاوت کے دوران آپؐ کے منہ سے ابلیس نے یہ کلمات جاری کرائے تھے ''انھن الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجیٰ'' اب ذرا انصاف سے تو مجھے بتائیں کہ شیطان حضرت عمر کو دیکھ کر تو بھاگ کھڑا ہوتا تھا مگر رسول اکرمؐ سے کلمۂ کفر تک کہلا دیا کرتا تھا؟؟

مامون کا جواب معقول تھا۔ وہ محدث بے چارہ جواب میں کیا کہتا۔ لہٰذا وہ بھی خاموش ہوگیا۔

دسواں محدث: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اگر عذاب نازل ہوتا تو میری امت میں سوائے حضرت عمر کے اور کوئی نہ بچتا۔ (بھلا اس سے بڑھ کر افضلیت کی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے؟)

مامون: مگر یہ روایت تو نص قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے رسولؐ! جب تک آپؐ ان کے درمیان میں موجود ہیں اس وقت تک اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ (الانفال ۳۳)

آپ لوگوں نے تو اس روایت کی بنا پر حضرت عمر حضرت رسول اکرمؐ کے مثل بنا دیا۔ (یہ جواب سن کر وہ محدث بھی خاموش ہوگیا)۔

گیارہواں محدث: اچھا! اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود گواہی دی ہے کہ حضرت عمر فاروق ان دس صحابہ میں سے ہیں جو جنتی ہیں اور جنہیں جنت کی بشارت دی گئی ہے؟

مامون: اگر ایسا ہوتا جیسا کہ آپ لوگوں کا خیال ہے تو حضرت عمر بار بار حضرت حذیفہؓ سے یہ نہ کہتے کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ کیا میں بھی منافقین میں سے ہوں؟

غور کیجئے! اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق یہ فرمادیا تھا کہ تم جنتی ہو تو کیا ان کو رسول اکرمؐ کی بات کا یقین نہ تھا اور وہ حذیفہؓ سے اس کی تصدیق کیوں چاہتے تھے؟

اس کا دوسرا مقصد تو یہ بنتا ہے کہ وہ حضرت حذیفہؓ کو تو سچا جانتے تھے مگر رسول اکرمؐ کو نہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس سے تو ان کے اسلام کی نفی ہوتی ہے۔ اور اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے تھے تو یہ بتائیں کہ انہوں نے حضرت حذیفہؓ سے بار بار کیوں دریافت کیا۔ بہر حال عشرہ مبشرہ والی روایت اور حذیفہ والی روایت یہ دونوں آپس میں متناقض اور متضاد ہیں۔

محدث کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ وہ خاموش ہو گیا۔

بارہواں محدث: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

میری ساری امت کو ترازو کے ایک پلے میں رکھا گیا اور دوسرے پلے میں مجھے رکھا گیا تو میرا پلہ بھاری رہا۔ پھر مجھے اتار کر ابوبکر کو رکھا گیا تو ان کا پلہ بھی بھاری رہا۔ پھر ان کو اتار کر ان کی جگہ عمر کو رکھا گیا تو ان کا پلہ بھی بھاری رہا۔ پھر اس کے بعد وہ ترازو ہی اٹھالی گئی۔

مامون: جناب یہ ناممکن ہے۔ اس لئے کہ یہ بات دو حال سے خالی نہیں ہیں۔ یہاں یا تو ان دونوں کے اجسام کا وزن مراد ہے یا ان کے اعمال وافعال کا وزن اگر دونوں کے اجسام کا وزن مراد ہے تو دنیا جانتی ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ ان کے اجسام اتنے وزنی ہوں کہ ساری امت کے اجسام سے بھاری ہو جائیں۔

اب رہ گیا اعمال وافعال کا وزن تو وہ کچھ دنوں کے بعد تو رہے نہیں اور ان کے اعمال کا سلسلہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ مگر بہت سے لوگ ان کے بعد زندہ رہے اور اعمال بجالاتے رہے۔ نیز بہت سے لوگ تو امت کے ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے پھر ان لوگوں کے اعمال سے توازن کے کیا معنی؟

اچھا! آپ حضرات یہ بتائیں کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت کس بنا پر حاصل ہوتی ہے؟

کسی نے کہا: اعمال صالحہ کی بنا پر۔

مامون نے کہا: پھر زیادہ سے زیادہ عہد نبوی تک ان کے اعمال کا پلہ بھاری ہو سکتا ہے مگر جن لوگوں کے اعمال کا پلہ ہلکا تھا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی اعمال صالحہ انجام دیئے تو کیا ان کو بھی اس میں ملا دیا جائے گا؟

اگر کہیں کہ ہاں تو میں عصر حاضر کی مثالیں پیش کروں گا۔

ان میں ایسی ہستیاں بھی ہیں جنہوں نے ان دونوں سے زیادہ جہاد کئے۔ ان سے زیادہ حج کئے۔ ان سے زیادہ نمازیں پڑھیں اور ان سے زیادہ صدقات وزکوۃ دی۔

لوگوں نے کہا: امیر المومنینؑ آپ نے سچ کہا۔ ہمارے زمانے کے بعض افراد کے اعمال صالحہ عہد نبوی کے زمانے کے لوگوں سے زیادہ ہیں دونوں کا توازن نہیں ہوسکتا۔

مامون نے کہا: اچھا! ذرا آپ اپنے ان ائمہ کو دیکھیں جن سے آپ نے دین حاصل کیا کہ انہوں نے حضرت علیؑ کے فضائل میں کتنی روایات نقل کی ہیں۔ اگر عشرہ مبشرہ میں سے سب کے فضائل مل کر بھی حضرت علیؑ کے فضائل کے برابر ہو جائیں تو ہمیں آپ حضرات کی بات تسلیم۔ اور اگر ان ائمہ نے عشرہ مبشرہ کے فضائل سے زیادہ حضرت علیؑ کے فضائل نقل کئے ہوں تو آپ حضرات میرے موقف کو تسلیم کرلیں۔

یہ سن کر سب لوگ خاموش ہو گئے۔

مامون نے کہا: کیا بات ہے آپ حضرات خاموش کیوں ہو گئے؟

انہوں نے کہا: بس اس سلسلے میں ہمیں جو کچھ کہنا تھا ہم نے کہہ دیا مزید ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

مامون کے محدثین سے سوالات

سوال: پہلی بات تو یہ بتائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت کے وقت کون سا عمل سب سے افضل تھا؟

جواب: اسلام کی طرف سبقت کرنا۔ اس لئے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقرب ہیں۔ [1]

مامون: کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے پہلے بھی کسی نے اسلام میں سبقت کی تھی؟

جواب: نہیں۔ سب سے پہلے حضرت علیؑ ہی اسلام لائے مگر ابھی وہ نابالغ تھے اور نابالغ کا اسلام معتبر نہیں ہوتا۔ اور حضرت ابوبکر پختہ عمر میں اسلام لائے لہٰذا ان کا اسلام معتبر ہے۔

مامون: اس سلسلے کی وضاحت کرتے ہوئے آپ یہ بتائیں کہ حضرت علی علیہ السلام کیوں ایمان لائے؟ کیا آپ کو الہام ہوا تھا کہ آپؑ اسلام لائیں یا یہ کہ رسول کریمؐ نے انہیں دعوت دی تھی؟ اور اگر آپ لوگ یہ کہیں کہ انہیں بذریعۂ الہام حکم ملا تھا، تو پھر آپؑ رسول مقبولؐ سے بھی افضل ہوئے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہام نہیں ہوا تھا بلکہ جبریل امینؑ آپؐ پر نازل ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ کو پیغام نبوت پہنچانے کا حکم دیا۔

اور اگر آپ حضرات یہ کہیں کہ حضرت علیؑ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر اسلام قبول کیا تھا تو پھر یہ بات دو حالتوں سے خالی نہ ہوگی۔

1۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم خدا سے دعوت دی ہوگی۔

---

[1] سورۂ واقعہ ۱۰۔۱۱

2۔ یا از خود اپنی طرف سے دعوت دی ہوگی۔

اور یہ دوسری شق باطل ہے کیونکہ یہ آیت قرآن کے خلاف ہے۔

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ الفاظ موجود ہیں۔

''اور میں از خود بناوٹ اور غلط بیان والا نہیں ہوں''۔[۱]

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ''رسولؐ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے جب تک ان کے پاس اللہ کی طرف سے وحی نہ آجائے''۔[۲]

تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا کہ بچوں میں سے علیؑ کو دعوت اسلام دیں۔

لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اسلام اور حضرت علیؑ کا اسلام لانا دونوں لائق وثوق اور معتبر ہیں۔

اور یہاں پر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدائے حکیم کے لیے یہ روا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو کسی ایسے کام کا حکم دے جو اس مخلوق کی طاقت اور بساط سے باہر ہو؟

اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے تو یہ کفر ہے اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو یہ کیسے روا ہوسکتا ہے کہ اللہ اپنے رسولؐ کو حکم دے کہ تم ایسے شخص کو دعوت اسلام دو جو اپنے بچپن اور کم سنی اور نابالغی کی وجہ سے دعوت اسلام قبول کرنے کے لائق ہی نہیں ہے۔

اور اس کے ساتھ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ حضرات یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں میں سے کسی دوسرے بچے کو دعوت اسلام دی تھی اور اگر بالفرض آپؐ نے کسی اور بچے کو دعوت اسلام دی تھی تو کب اور کسے دی؟

اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے علاوہ کسی دوسرے بچے کو دعوت اسلام نہیں دی تو یہ کائنات کے تمام بچوں پر حضرت علیؑ کی مخصوص فضیلت ہے۔

سوال: اچھا آپ حضرات یہ بتائیں کہ سبقت ایمانی کے بعد سب سے افضل اور برتر عمل کون سا ہے؟

جواب: علماء نے کہا کہ اس کے بعد جہاد فی سبیل اللہ افضل عمل ہے۔

سوال: پھر یہ بتائیں کہ آپ لوگوں نے عشرہ مبشرہ میں سے کسی ایک کے لیے بھی جہاد کی اتنی روایات پیش کیں ہیں جتنی روایات حضرت علیؑ کے متعلق منقول ہیں؟

آپ صرف غزوہ بدر پر غور کرلیں کہ اس میں ساٹھ سے زیادہ کافر قتل ہوئے اور حضرت علیؑ نے ان میں سے بیس سے زیادہ کافروں کو تن تنہا قتل کیا۔ جبکہ باقی تین سو بارہ مجاہدین نے مل کر قریباً چالیس افراد کو قتل کیا۔

---

[۱] ص۔ ۸۶

[۲] النجم۔ ۳

یہ سن کر ایک محدث نے کہا: ایک محدث: مگر آپ یہ نہ بھولیں کہ حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عریش یعنی ایک چھپر میں موجود تھے اور وہ جہاد کا انتظام کر رہے تھے؟

مامون: آپ نے بلاشبہ ایک عجیب بات کہی ہے۔ اچھا یہ بتائیں کیا وہ نبی اکرمؐ کے انتظام کے علاوہ کوئی اور انتظام کر رہے تھے یا نبی اکرمؐ کے انتظام میں شریک تھے یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے انتظام میں حضرت ابوبکر کی رائے اور مشورے کے محتاج تھے؟

آپ حضرات ان تین باتوں میں سے ایک بات تسلیم کریں۔

دوسرا محدث: خدا نہ کرے اگر ہم یہ سمجھیں کہ ان کا انتظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظام سے علیحدہ تھا یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتظام میں شریک تھے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے مشورہ کی ضرورت تھی۔

مامون: پھر حضرت ابوبکر کو میدان جنگ چھوڑ کر عریش میں بیٹھنے سے کونسی فضیلت حاصل ہوگئی۔ اگر فضیلت کا یہی معیار مان لیا جائے تو جہاد نہ کرنے والے افراد مجاہدین سے افضل قرار پائیں گے۔ جب کہ اللہ کا فرمان ہے۔

''معذوروں کے سوا جہاد سے منہ چھپا کر بیٹھنے والے اور خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھنے والوں پر خدا نے درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے۔ اگرچہ خدا نے تمام ایمان لانے والوں سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے مگر مجاہدین کو عظیم ثواب کے اعتبار سے خانہ نشینوں پر بڑی فضیلت دی ہے''۔[1]

سورۂ دہر کی تلاوت

اسحاق بن حماد بن زید کا بیان ہے کہ پھر مامون نے مجھ سے کہا، ذرا سورۂ دہر ھَلْ اَتٰی کی تلاوت کرو۔

میں نے تلاوت شروع کی اور یہ آیات پڑھیں۔

''یہ اس کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم صرف اللہ کی رضا کی خاطر تمہیں کھلاتے ہیں ورنہ نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم اپنے پروردگار سے اس دن کے بارے میں ڈرتے ہیں جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور ان پر ہوائیاں اڑنے لگیں گی۔ تو خدا نے انہیں اس دن کی سختی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور سرور عطا کیا۔ اور انہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت اور حریر جنت عطا کیا۔ جہاں وہ تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے نہ آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ سردی۔ ان کے سروں پر قریب ترین سایہ ہوگا اور جنت کے میوے ان کے اختیار میں کر دیئے جائیں گے۔ ان کے گرد چاندی کے پیالے اور شیشے کے ساغروں کی گردش ہوگی۔ یہ ساغر بھی چاندی ہی کے ہونگے جنہیں یہ لوگ اپنے پیمانے

---

[1] سورۃ النساء ۹۵

کے مطابق بنالیں گے۔ یہ وہاں ایسے پیالے سے سیراب کیے جائیں گے جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔ جو جنت کا ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔ان کے گرد ہمیشہ نو جوان رہنے والے بچے گردش کررہے ہوں گے کہ تم انہیں دیکھوں گے تو بکھرے ہوئے موتی معلوم ہوں گے۔اور پھر دوبارہ دیکھو گے تو پھر نعمتیں اور ملک کبیر دکھائی دے گا۔ان کے اوپر کریب کے سبز لباس اور ریشم کے حلے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور انہیں ان کا پروردگار پاکیزہ شراب سے سیراب کرے گا یہ سب تمہاری جزا ہے اور تمہاری سعی قابل قبول ہے''۔[1]

اور جب میں یہ آیات پڑھ چکا تو مامون نے مجھ سے کہا۔امون: یہ آیات کس کے متعلق نازل ہوئیں؟

اسحاق بن حماد: یہ آیات حضرت علی علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئیں۔

مامون: اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے پاس ایسی کوئی ایک روایت بھی موجود ہے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ جب مسکین، یتیم اور اسیر نے حضرت علیؑ کا شکریہ ادا کیا ہو تو انہوں نے سائل کو روک کر کہا ہو کہ ہمیں تمہارے شکریے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو رضائے خدا کے لیے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں؟

اسحاق بن حماد: نہیں ہمارے پاس ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے۔

مامون: اس کا مقصد تو پھر یہ ہوا کہ حضرت علیؑ نے اپنی زبان سے یہ لفظ ادا نہیں کئے۔اللہ نے ان کے دلی بھید اور نیت کی ترجمانی ان الفاظ سے کی ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے قرآن مجید میں طرح طرح کی نعمتوں کا اعلان کیا ہے لیکن کیا ان آیات کے علاوہ جو کہ شان اہل بیتؑ میں نازل ہوئیں ہیں۔کسی دوسری جگہ عام مومنین کے لئے یہ کہا ہو "قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ" یعنی ان کے لئے شفاف چاندی کے ساغر ہوں گے؟

اسحاق بن حماد: نہیں، یہ الفاظ صرف اہل بیتؑ کے متعلق ہی ہیں۔

مامون: تو یہ علیؑ کی ایک اور مخصوص فضیلت ہے جس میں ان کے اہل خانہ کے علاوہ کوئی شریک نہیں ہے۔اور کیا آپ حضرات جانتے ہیں کہ شفاف چاندی کے ساغر کیسے ہوں گے؟

محدثین: ہمیں معلوم نہیں ہے۔

مامون: ان کے ساغر ایسی شفاف چاندی سے بنے ہوں گے کہ شیشہ کے جام کی طرح سے ان کے اندر کا مشروب باہر سے دکھائی دے گا۔علاوہ ازیں لغت عرب میں خوبصورت خواتین کو بھی لفظ'' قواریر'' آبگینوں، سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اور کلام عرب کا یہ بھی ایک اسلوب ہے کہ کسی ایک ''علاقہ'' کی وجہ سے اسے مجازاً دوسرے لفظوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔جیسا کہ

---

[1] دہر۔۸ تا ۲۲

ایک بار حضرت رسول مقبولؐ ابوطلحہ انصاری کے گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپؐ نے فرمایا"انی لوجدته بحرا"۔ میں نے تو اسے سمندر پایا ہے۔آپؐ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ وہ گھوڑا اپنی تیز رفتاری میں سمندر کی موج کی مانند ہے۔

اور اسی طرح سے مصیبت کو بھی اللہ تعالیٰ نے لفظ سے موت سے تعبیر کیا۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

''اور اسے ہر طرف سے موت گھیرے ہوئے ہوگی لیکن وہ مرنے والا نہیں ہوگا اور اس کے پیچھے بہت سخت عذاب لگا ہوا ہوگا''۔[1]

مقصد آیت یہ ہے کہ اس پر اتنی مصیبتیں آئیں گی کہ ان میں سے ایک مصیبت ہی موت کے لیے کافی ہوگی۔

مامون: کیا آپ ان لوگوں میں نہیں ہو جو دس مخصوص افراد کے لئے جنت کی گواہی دیتے ہو اور ان دس افراد کو آپ اپنی اصلاح میں عشرہ مبشرہ کہتے ہو؟

اسحاق: جی ہاں۔ ہمارا یہ نظریہ ہے۔

مامون: اچھا یہ بتاؤ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ عشرہ مبشرہ کی حدیث صحیح ہے یا باطل ہے۔تو کیا یہ کہنے والا شخص تمہاری نظر میں کافر ہو جائے گا؟

اسحاق: ہرگز نہیں، وہ کافر نہیں ہوگا۔

مامون: اب آپ سمجھیں کہ علیؑ اور اس کے اغیار میں کتنا فرق ہے۔اگر کوئی شخص عشرہ مبشرہ کی روایت کا انکار کرے تو وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اگر کوئی شخص سورۂ دہر کا انکار کرے جو حضرت علیؑ کی فضیلت میں نازل ہوا ہے تو وہ کافر بن جاتا ہے اور اسی طرح سے حضرت علیؑ کی فضیلت اور زیادہ مستحکم اور مؤکد ہو جاتی ہے۔

حدیث طیر

(حدیث طیر یہ ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ لایا گیا تو آپؐ نے دعا مانگی کہ خدایا! تیری مخلوق میں سے جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، اسے یہاں بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ آکر اس پرندے کو کھا سکے۔دعا ختم نہ ہوئی کہ حضرت علیؑ تشریف لائے)۔

مامون: اسحاق! بھلا یہ بتاؤ حدیث طیر کو صحیح مانتے ہو؟

اسحاق: جی ہاں! یہ صحیح ہے۔

مامون: خدا کی قسم! پھر تو حضرت علیؑ سے آپ کا بغض و عناد ظاہر ہو گیا اس لیے کہ یا تو علیؑ ان صفات کے حامل تھے جن کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی تھی یا پھر وہ (عیاذا باللہ) ان صفات سے خالی تھے۔اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ

[1] ابراہیم۔۱۷

مخلوقات میں سب سے زیادہ افضل کون ہے مگر اس کے باوجود اللہ نے افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو اپنا محبوب بنا کر یا پھر شاید آپ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ (عیاذ باللہ) خود خدا کو بھی معلوم نہ تھا کہ افضل کون ہے اور مفضول کون ہے اور اس لیے اس نے غیر افضل کو اپنا محبوب بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیج دیا؟

یعنی حدیث طیر کو صحیح تسلیم کرنے کے باوجود حضرت علیؑ کی افضلیت کا انکار کرنا بغض علیؑ کا ثبوت ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اسحاق کا بیان ہے یہ سن کر میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر بولا۔

آیت غار

اسحاق: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کے متعلق ارشاد فرمایا:

''دو آدمیوں میں سے دوسرے نے جب کہ وہ دونوں غار میں تھے اپنے ساتھی سے کہا، حزن و ملال نہ کرو۔ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے''۔[1] اس آیت مجیدہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو محمدؐ کا صاحب قرار دیا ہے جو بہت بڑی فضیلت ہے۔

مامون: مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس لغت اور کلام خدا کا علم بہت ہی کم ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ایک کافر بھی مومن کا صاحب (ساتھی) کہلا سکتا ہے جیسا کہ اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

''اس کا صاحب (ساتھی) جو اس سے باتیں کر رہا تھا، کہنے لگا کہ کیا تم اس پروردگار کے منکر ہو جس نے تمہیں پہلے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے، پھر تمہیں ٹھیک ٹھاک مرد بنا دیا''۔[2]

اس آیت مجیدہ میں ایک کافر کو ایک مومن کا صاحب بیان کیا گیا ہے۔

آپ نے ہذلی کا شعر سنا ہوگا

اور ازدی نے کہا تھا

ان اشعار میں شعراء نے اپنے گھوڑے اور گدھے تک کو بھی اپنا صاحب کہا ہے۔ لہٰذا لفظ صاحب سے آپ حضرت ابوبکر کی کوئی فضیلت ثابت نہیں کر سکتے۔

علاوہ ازیں ''اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا'' بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے، کے لفظوں سے بھی ان کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد ہو۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا۔

''جب تین آدمیوں کا خفیہ مشورہ ہوتا ہے تو وہ (اللہ) ان کا چوتھا ہوتا ہے اور جب پانچ آدمیوں کا مشورہ ہوتا ہے تو

---

[1] توبہ ۴۰

[2] کہف، ۳۷

وہ (اللہ) ان کا چھٹا ہوتا ہے اور اس سے کم ہوں یا زیادہ اور چاہے کہیں بھی ہوں وہ (اللہ) ان کے ساتھ ضرور ہوتا ہے''۔ [1]

اور پھر اس آیت میں لَا تَحْزَنْ کا لفظ موجود ہے یعنی حبیب خداؐ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ ''حزن وغم نہ کرو''۔

تو آپ یہ بتائیں کہ حضرت ابوبکر کے اس موقعے پر حزن کو کیا سمجھا جائے؟ یعنی آپ کو اس بات کی وضاحت کرنا ہو گی کہ حضرت ابوبکر کا حزن اطاعت خدا پر مبنی تھا یا خدا کی نافرمانی پر؟؟

اب اگر آپ یہ کہیں کہ ان کا حزن اطاعت خدا پر مبنی تھا تو پھر میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ اگر ان کا حزن اطاعت خدا پر مبنی تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حزن وملال کرنے سے منع کیوں فرمایا؟

اور اگر معصیت و نافرمانی پر مبنی تھا تو پھر ایک معصیت کار کی فضیلت ہی کیا ہے۔ اور معصیت و طاعت کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ معیار ہر وقت مدنظر رکھیں۔

''رسول نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے''۔ [2]

لہٰذا جس چیز سے رسول کریمؐ روک دیں وہ نیکی نہیں ہو سکتی۔

اچھا! آگے بڑھیں اسی سورۂ آیت ۴۰ میں یہ فقرہ بھی ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔ تو آپ حضرات یہ بتائیں کہ خدا کی طرف سے تسکین کس پر نازل کی گئی؟؟

اسحاق: خدا کی طرف سے تسکین حضرت ابوبکر پر نازل کی گئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تسکین سے مستغنی تھے ان کو اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

مامون: اگر ایسا ہے تو پھر اس آیت کے متعلق آپ کیا کہیں گے۔

''اور جنگ حنین کے دن جب تمہیں اپنی کثرت نے مغرور کر دیا تھا، پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین باوجود وسعت کے تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ تب اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی''۔ [3]

اور اگر نبی اکرمؐ تسکین سے مستغنی تھے تو اللہ تعالیٰ نے حنین میں ان پر تسکین نازل کیوں فرمائی۔

اور اس کے علاوہ آپ کو یہ علم بھی ہے کہ جنگ حنین میں وہ مومن کون تھے جن پر اللہ نے تسکین نازل فرمائی؟

اسحاق: مجھے معلوم نہیں ہے۔

مامون: تو مجھ سے سنو! مسلمانوں کو جنگ حنین میں شکست ہوئی اور سب فرار کر گئے اور اس دار و گیر کے مرحلے پر

---

[1] المجادلہ۔ ۷

[2] الاعراف ۱۵۷

[3] توبہ ۲۵،۲۶

بنی ہاشم میں سے صرف سات آدمی آپؐ کے ساتھ رہ گئے۔ایک حضرت علیؑ جو تلوار چلا رہے تھے۔دوسرے حضرت عباسؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے کی عنان تھامے ہوئے تھے کہ کہیں کافر آپؐ کو گزند نہ پہنچائیں

اور اس کے علاوہ دیگر پانچ آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔تب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو فتح و کامرانی سے نوازا اور اپنے رسولؐ اور بنی ہاشم کے دیگر سات افراد پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔

اب آپ فیصلہ کر کے مجھے بتائیں کہ افضل وہ ہیں جو جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے اور ان پر تسکین نازل ہوئی یا وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں رہا اور پھر بھی تسکین سے محروم رہا؟؟

بستر رسولؐ پر شب بسری

اے اسحاق! آپ ہی انصاف سے کہیں کہ افضل کون ہے؟

آیا وہ افضل ہے جو پیغمبرؐ کے ساتھ غار میں رہا یا وہ افضل ہے جس نے پیغمبر اکرمؐ کے بستر پر سو کر اپنی جان کی بازی لگائی اور پیغمبر اکرمؐ کو بچا لیا۔یہاں تک کہ پیغمبرؐ نے اپنے ارادۂ ہجرت کو عملی جامہ پہنایا۔اور اس موقعے پر اللہ نے اپنے حبیبؐ کو حکم دیا کہ آپ علیؑ سے کہہ دیں کہ وہ آپؐ کے بستر پر آپؐ کو خطرے سے بچانے کے لیے سو جائیں۔

جب نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا تو انہوں نے یہ کہا تھا۔

یارسول اللہؐ! کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔جی ہاں!

یہ سن کر حضرت علی نے کہا تھا:۔میں دل و جان سے آپؐ کے بستر پر سو جاؤں گا۔

یہ کہہ کر حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوابگاہ میں پہنچے اور آپؐ کی چادر اوڑھ کر سو رہے۔اور ادھر مشرکین تاریکی شب میں آئے اور چاروں طرف سے آپ کا محاصرہ کر لیا اور ان کو یقین تھا کہ بستر پر پیغمبرؐ سو رہے ہیں اور ان لوگوں نے متفقہ طور پر یہ طے کر لیا تھا کہ قریش کے خاندان کا ہر فرد ایک ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلوار چلائے تاکہ ان کا خون تمام قریش میں تقسیم ہو جائے اور بنی ہاشم سارے خاندانِ قریش سے ان کے خون کا بدلہ نہ لے سکیں۔

حضرت علیؑ نے خون کے پیاسوں کی آہٹ سنی اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اس وقت سخت خطرے میں ہیں مگر اس کے باوجود وہ بستر مرگ کو پھولوں کا بستر سمجھ کر سوتے رہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔

جب صبح ہوئی اور حضرت علیؑ بستر سے اٹھے اور مشرکین نے انہیں دیکھا تو حیران ہو کر پوچھنے لگے۔

محمدؐ کہاں ہیں؟

حضرت علیؑ نے جواب دیا: کیا تم میرے حوالے کر گئے تھے کہ مطالبہ کرنے آئے ہو؟

انہوں نے کہا: آپ نے رات بھر ہمیں دھوکے میں رکھا۔

اس کے بعد حضرت علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ چونکہ حضرت علیؑ نے شروع سے ہی ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے۔ اسی لیے وہ ہمیشہ ہی سے افضل رہے۔ اور پھر اس کے بعد ان کے کارناموں میں مزید اضافہ ہوتا گیا اور وہ افضل ترین ہو گئے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ محمود و مغفور تھے۔

حدیث ولایت

مامون: اسحاق! کیا آپ حدیث ولایت روایت نہیں کرتے؟

اسحاق: جی ہاں! کرتا ہوں۔

مامون: اچھا تو بیان کرو۔

اسحاق: سنئے! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔

مامون: تو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات شیخین کے مولا تھے یا نہیں اور آپؐ ان پر حق ولایت رکھتے تھے یا نہیں؟

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کے مولا تھے اور ان پر حق ولایت بھی رکھتے ہیں تو اس حدیث کے تحت حضرت علیؑ بھی ان دونوں پر حق ولایت رکھتے تھے جب کہ وہ دونوں علیؑ پر کوئی حق نہیں رکھتے تھے۔

اسحاق: مگر لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بات حضرت علیؑ کے لیے کہی تھی وہ زید بن حارثہ کی وجہ سے کہی تھی؟

مامون: اچھا یہ بتائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث کس مقام پر بیان فرمائی؟

اسحاق: غدیر خم پر حجۃ الوداع سے واپسی پر۔

مامون: اور زید بن حارثہ کب شہید ہوئے تھے؟

اسحاق: وہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔

مامون: تو کیا زید بن حارثہ غدیر خم سے پہلے شہید نہ ہو چکے تھے؟

اسحاق: جی ہاں، ایسا ہی ہے۔

مامون: پھر آپ پر افسوس ہے جب وہ اس موقعے پر زندہ ہی نہ تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی وجہ سے مذکورہ حدیث کیوں بیان کی۔ اور آپ لوگوں نے یہود و نصاریٰ کی طرح اپنے علماء و فقہا کو اپنا رب مان لیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں کہا گیا ہے۔

''ان یہود ونصاریٰ نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راہبوں کو اپنا رب بنا رکھا ہے''۔[1]

اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ یہود ونصاریٰ اپنے عالموں اور راہبوں کی عبادت نہیں کرتے تھے اور وہ ان کے لیے روزے نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی ان کے لیے نماز پڑھتے تھے۔ بلکہ وہ جو حکم دیتے تھے یہ لوگ ان کی اطاعت کیا کرتے تھے یہی حال آج آپ لوگوں کا ہے جو کچھ آپ کے مشائخ نے آپ سے کہا آپ نے آنکھیں بند کر کے اسے مان لیا ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ ان کی بات صحیح ہے یا غلط ہے؟

حدیث منزلت

مامون: اچھا یہ بتاؤ کیا آپ اس حدیث کی بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا۔

''علیؑ! تمہیں مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی''۔

اسحاق: جی ہاں! میں یہ حدیث بھی روایت کرتا ہوں۔

مامون: تو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے حقیقی بھائی اور ایک باپ اور ماں سے تھے؟

اسحاق: جی ہاں! دونوں حقیقی بھائی تھے۔

مامون: تو علیؑ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سگے بھائی تھے؟

اسحاق: نہیں! وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔

مامون: مگر ہارونؑ نبی تھے جب کہ حضرت علیؑ نبی نہیں تھے تو پھر نہ یہ منزلت اور نہ وہ منزلت، تو اب تیسری منزلت سوائے خلافت کے اور کیا باقی رہ جاتی ہے؟

اور منافقین بھی اس حدیث سے انکار نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علیؑ کو ایک بوجھ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے پھر ان کی دلجوئی کے لئے یہ کہہ دیا اور یہ حدیث اس آیت قرآنی کے مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ سے فرمایا ''اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ آپ میری قوم میں میری جانشینی کریں اور ان کی اصلاح کرتے رہیں اور خبردار مفسدین کے راستے کی پیروی نہ کرنا''۔[2]

اسحاق: جی ہاں! حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ کو اپنی قوم میں اپنا جانشین اپنی زندگی میں مقرر کیا تھا پھر وہ انہیں جانشین مقرر کر کے تورات لینے کے لیے طور سینا پر تشریف لے گئے اور جب طور سینا سے واپس آئے تو ہارونؑ کی خلافت ختم

---

[1] توبہ، ۳۱

[2] الاعراف، ۱۴۲

ہوگئی۔اسی طرح سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک جانے لگے تو آپؑ نے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین بنایا تھا اور جب آپؐ تبوک سے واپس آ گئے تو حضرت علیؑ کی خلافت بھی ختم ہوگئی۔

مامون: اچھا یہ بتاؤ کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور سینا پر جارہے تھے اور انہوں نے اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کیا تو کیا حضرت موسیٰؑ کے کچھ صحابی بھی اس سفر میں ان کے ہمراہ تھے؟

اسحاق: نہیں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ کوئی بھی صحابی نہیں تھا وہ طور سینا پر اکیلے تشریف لے گئے تھے اور ان کی ساری امت اور سارے اصحاب ہارونؑ کے پاس تھے

مامون: اور یہ بتائیں جب تبوک کے موقعے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو مثیل ہارونؑ بنا کر مدینہ ٹھہرایا تو اس وقت صحابہ کی اکثریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی یا علیؑ کے پاس مدینہ میں ٹھہری ہوئی تھی؟

اسحاق: صحابہ کی اکثریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوگئی تھی۔ مدینہ میں تو صرف عورتیں، بوڑھے اور بچے ہی تھے۔

مامون: بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ علیؑ مثیل ہارونؑ ہوں اور ہارونؑ تو پوری امت اور صحابہ پر خلیفہ ہو اور علیؑ صرف بوڑھے مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خلیفہ ہو؟

اصل بات یہ ہے کہ علیؑ مثیل ہارونؑ اس وقت ہی قرار پائیں گے جب وہ ہارونؑ کی طرح سے تمام اصحاب اور امت کے خلیفہ مانے جائیں گے۔ اور ان کی خلافت کو صرف تبوک کے لیے محدود نہ کیا جائے گا۔ اور علیؑ کی خلافت کی دلیل اسی حدیث منزلت میں ہی موجود ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

مقصد یہ ہے کہ انہیں نبوت حاصل نہ ہوگی انہیں صرف خلافت حاصل ہوگی اور حدیث منزلت سے حضرت علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی۔

''پروردگار! میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر قرار دے۔ [1]

اسی سے میری پشت کو مضبوط بنا دے اور اس کو میرے کاموں میں میرا شریک بنا''۔

اور جب حضرت علیؑ، حضرت رسولؐ کے لیے بمنزلۂ ہارونؑ کے ہیں تو پھر حضرت علیؑ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی طرح وزیر ہوں گے جس طرح سے ہارونؑ، موسیٰؑ کے وزیر تھے اور پھر حضرت علیؑ بھی اسی طرح سے خلیفہ ہوں گے جسطرح سے ہارون علیہ السلام خلیفہ تھے۔

---

[1] طہ ۲۹ تا ۳۲

متکلمین سے گفتگو

اس کے بعد مامون الرشید مناظرین و متکلمین کے گروہ کی طرف متوجہ ہوا اور بولا۔ بتائیں! میں آپ سے کچھ پوچھوں یا آپ مجھ سے کچھ پوچھیں گے؟

ان لوگوں نے کہا: ہم آپ سے پوچھیں گے۔

مامون نے کہا: پوچھئے۔

پہلا متکلم: یہ بتائیں کہ حضرت علیؑ کی خلافت و امامت بھی خدا کی طرف سے اسی طرح واجب ہے جس طرح ظہر کی چار رکعت نماز یا دوسو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ یا مکہ میں خانۂ کعبہ کا حج؟

مامون: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

متکلم: آخر یہ تمام فرائض بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم فرمائے ہیں اور حضرت علیؑ کی امامت بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کردہ ہے۔ تو پھر یہ کیا بات ہے کہ ان تمام فرائض میں تو کوئی اختلاف نہیں اور اگر امت نے اختلاف کیا تو صرف حضرت علیؑ کی امامت میں؟

مامون: خلافت اقتدار اور حکومت کا نام ہے جب کہ نماز روزہ میں اقتدار و حکومت والی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اسی لیے لوگوں نے حصول اقتدار کے لیے علیؑ سے اختلاف کیا ہے تاکہ ان کے دنیاوی مفادات کی تکمیل ہوتی رہے۔

دوسرا متکلم: آپ کو اس سے آخر کیوں انکار ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ اپنی امت پر انتہائی مہربان اور شفیق تھے۔ اس لیے آپؐ نے سوچا کہ اگر میں نے اپنا خلیفہ و جانشین نامزد کر دیا اور اگر امت نے اس کی نافرمانی کی تو امت پر عذاب آجائے گا۔ اسی لیے آپؐ نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا اور آپؐ نے امت کو ہی حکم دے دیا کہ تم جس کو چاہو میرا خلیفہ اور جانشین منتخب کر لو تاکہ نافرمانی سے بچو۔

مامون: اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے از راہ شفقت کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا کہ کہیں امت پر عذاب نہ آجائے تو اس صورت میں آپ کو چاہیے کہ انبیاء کی بعثت کا ہی انکار کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مہربان ہے۔ پھر اللہ نے اپنی مخلوق کے پاس انبیاء و رسل بھیجے جب کہ اللہ تعالیٰ کو یہ علم بھی تھا کہ لوگ میرے انبیاء کی نافرمانی کریں گے۔ اور نافرمانی کی وجہ سے ان پر عذاب آئے گا۔

اللہ کو تجربہ بھی ہو گیا مگر اس کے باوجود اس نے انبیاء و رسل بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا اور اس سے باز نہ آیا۔

علاوہ ازیں دوسری بات یہ ہے اگر آپؐ نے امت کو خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دے دیا تو پھر سوال یہ ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کا حق پوری امت کے تمام افراد کو حاصل ہے یا چند مخصوص افراد کو حاصل ہے؟

اوراگر یہ حق تمام افرادِ امت کوحاصل ہےتو آپ مجھے یہ بتائیں کہ وہ کون سا خلیفہ ہے جسے تمام امت کے افراد نے منتخب کیا ہو۔

اوراگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند افراد امت کوانتخاب خلیفہ کا حق تفویض کیا ہےتو آخران کی کس خصوصیت کی بنا پر انہیں یہ حق دیا گیا ہے؟

اگر یہ حق صرف امت کے فقہاء کوحاصل ہےتو ان کی بھی تحدید اور پہچان کی ضرورت تھی تا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ کون سے فقیہ ہیں جنہیں خلیفہ منتخب کرنے کا حق حاصل ہےاوراگر حاصل ہےتو آخر کیوں؟

تیسرا متکلم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ تمام مسلمان جس بات کواچھی سمجھیں اور پسند کریں وہ بات اللہ کے نزدیک بھی اچھی اور پسندیدہ ہےاورجس بات کوتمام مسلمان ناپسنداور برا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی ناپسندیدہ اور بری ہے۔

مامون: یہ امر بھی بذات خود وضاحت طلب ہے کہ اس سے مومنین کے تمام افراد مراد ہیں یاان میں سے بعض افراد مراد ہیں اوراگراس سے مومنین کے تمام افراد مراد ہیں تو یہ امر محال ہے کیونکہ تمام کا ایک امر پر مجتمع ہونا محال اور ناممکن ہے۔

اوراگراس سے بعض مومن مراد ہیں تو یہ اورزیادہ مشکل ہےاس لئے کہ بعض مومن ایک فرد کو پسند کریں گےاور بعض دوسرے کو۔مثلاً شیعہ ایک فرد کو پسند کرتے ہیں اور حشویہ دوسرے فرد کوتو اس طرح سے خلافت جومقصود ہے وہ کہاں ثابت ہو سکتی ہے؟

چوتھا متکلم: اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اصحاب محمدؐ سے خطا ہوئی اور کیا یہ نظریہ درست ہوسکتا ہے؟

مامون: ہم ایسا کیوں سمجھیں کہ اصحاب محمدؐ نے خطا کی جب کہ وہ خلافت کو نہ فرض سمجھتے تھے اور نہ سنت۔اورآج تک آپ بھی تو یہی خیال ہے کہ امامت وخلافت نہ تو اللہ کی طرف سے فرض ہےاور نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔تو وہ چیز جوآپ نزدیک نہ فرض ہےاور نہ سنت،تو اس کے لیے خطا کا کیا سوال ہے؟

پانچواں متکلم: اچھا اگرآپ کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام ہی حقدار خلافت ہیں اورآپ کے علاوہ کوئی دوسرا مستحق خلافت نہیں ہےتو آپ اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کریں۔

مامون: یہ دعویٰ میرا تو نہیں، میں تو اقرار کرنے والا ہوں اوراقرار کرنے والے پر بارِ ثبوت نہیں ہوتا۔دعویٰ تو ان کا ہے لہٰذا بارِ ثبوت ان پر ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں خلیفہ مقرر کرنے اور معزول کرنے کا اختیار ہے۔مگر یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ گواہی اور ثبوت میں کس کو پیش کیا جائے؟

کیاان کواس سلسلہ میں پیش کیا جائے جن کا خود اس میں ہاتھ ہے؟

وہ تو خود اس میں فریق اور مدعا علیہ ہیں۔ ان کی گواہی کے کیا معنی ہیں؟
یا پھر غیروں کو پیش کیا جائے تو غیر وہاں کوئی تھا ہی نہیں، لہٰذا گواہی اور ثبوت اگر کوئی پیش بھی کرے تو کیسے اور کس طرح؟؟
چھٹا متکلم: اچھا یہ بتائیں کہ بعد وفات رسولؐ حضرت علیؑ کا کیا فریضہ تھا؟
مامون: آپ بتائیں کیا فریضہ تھا؟
متکلم: کیا حضرت علیؑ پر یہ واجب نہ تھا کہ لوگوں کو بتاتے کہ میں خلیفہ وامام ہوں؟
مامون: حضرت علیؑ خود تو امام نہیں بنے تھے کہ سب کو بتلاتے پھرتے کہ لو میں امام بن گیا ہوں اور نہ تو وہ لوگوں کے انتخاب سے امام بنے تھے۔
انہیں اللہ نے امام بنایا تھا اور امام بنانا اللہ کا کام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ارشاد ہے۔
''میں آپؑ کو لوگوں کا امام بنا رہا ہوں''۔ [1]
اور حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے فرمان خداوندی ہے۔
''اے داؤد! ہم نے آپؑ کو زمین میں خلیفہ مقرر کیا''۔ [2]
اور حضرت آدمؑ کی خلافت کا اعلان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خبر دی۔
''میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں''۔ [3]
ان تین آیات مجیدہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابتدائے خلقت سے ہی اللہ کا بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نسب میں شریف ونجیب ہوتا ہے۔ وہ پیدائشی طاہر ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے معصوم بنایا جاتا ہے۔
اگر امام بن جانا حضرت علیؑ کا ذاتی فعل ہوتا یعنی وہ اپنے کسی فعل کی وجہ سے مستحق امامت بنے ہوتے اور اگر اس کے خلاف عمل کرتے تو معزول ہو جاتے، تب کہا جا سکتا تھا کہ امامت ان کا ذاتی فعل ہے۔ مگر جب ان کا یہ فعل ہی نہیں ہے تو پھر ان پر اس طرح کا کوئی فرض بھی عائد نہیں ہوتا۔
ساتواں متکلم: یہ کیا ضروری ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علیؑ ہی امام ہوں؟
مامون: یہ اس لیے ضروری ہے کہ حضرت علیؑ بچپن ہی سے صاحب ایمان تھے بالکل اسی طرح سے جیسے نبی

---

[1] بقرہ، ۱۲۴
[2] سورۂ ص، ۲۶
[3] البقرہ، ۳۰

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن ہی سے صاحب ایمان تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کی ضلالت و گمراہی سے کنارہ کش رہے تھے اور کفر و شرک و بدعات سے اجتناب کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح حضرت علیؑ نے پوری زندگی میں ایک لمحہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا کیونکہ قرآن مجید ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔ اسی لیے شرک کرنے والا ظالم ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے اپنا ابدی فیصلہ سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میرا عہدہ امامت ظالموں کو نہیں پہنچے گا''۔ [۱]

جس نے زندگی بھر میں ایک دفعہ شرک کیا ہو وہ امامت کے لائق نہیں رہتا اور پیغمبر اکرمؐ کے بعد جو لوگ مسند خلافت پر بیٹھے، ان میں سے واحد شخصیت علیؑ ہیں جن کا چہرہ بتوں کے سامنے نہیں جھکا تھا۔ اسی لیے رسول مقبولؐ کے بعد علیؑ کا امام ہونا ضروری ہے۔

آٹھواں متکلم: اچھا یہ بتایئے کہ حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان سے جنگ کیوں نہیں کی۔ جس طرح انہوں نے معاویہ سے جنگ کی تھی؟

مامون: آپ کا یہ سوال ہی غلط ہے۔ کسی کام کے کرنے کا کوئی سبب ہوتا ہے، نہ کرنے کا کوئی سبب نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ حضرت علیؑ کے معاملے میں لازمًا یہ دیکھنا پڑے گا کہ آپ اللہ کے بنائے ہوئے امام تھے یا کسی دوسرے کے بنائے ہوئے۔ اگر آپ اللہ کے بنائے ہوئے امام تھے تو پھر جو کچھ آپ نے کیا اس میں کسی طرح کی چوں و چرا کی گنجائش نہیں ہے اگر کوئی اعتراض کرے گا تو وہ دائرہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''پس آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن بن ہی نہیں سکتے جب تک یہ لوگ آپس کے اختلافات میں آپؐ کو حکم نہ بنائیں اور پھر جب آپؐ اس کا فیصلہ کر دیں تو آپ کے فیصلے کے خلاف دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور آپ کے فیصلے کو اس طرح سے تسلیم کریں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے''۔ [۲]

ہر فاعل کا فعل اس کے اصل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر اللہ نے ان کو امام بنایا ہے تو پھر ان کے ہر کام کو بھی اللہ کی طرف سے سمجھنا چاہیے اور لوگوں کا فرض ہے کہ ان کے کام پر راضی رہیں اور اسے تسلیم کریں۔

اور اس کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ مشرکین مکہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج کرنے سے روک دیا تھا۔ آپؐ نے حدیبیہ میں قیام فرمایا اور ان سے جنگ نہ کی اور جب آپؐ کی قوت و طاقت میں اضافہ ہوا تو آپؐ نے جنگ سے گریز بھی نہیں کیا۔ حدیبیہ کے موقعے پر اللہ نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا۔

---

[۱] البقرہ، ۱۲۴

[۲] النساء، ۶۵

مقصد آیت یہ ہے کہ آپ اچھے طریقے سے گزر کرتے ہوئے جنگ کو ٹال دیں۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری طاقت بڑھ گئی تو اللہ نے حکم دیا۔ [1]

''تم لوگ مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کردو اور انہیں پکڑ و ان کا محاصرہ کرو اور ان کے لیے گھات لگا کر بیٹھو''۔ (توبہ، ۵)

نواں متکلم: جب آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ کو عہدۂ امامت پر فائز کیا تو ان کا فرض تھا کہ جس طرح سے انبیاءؑ نے عہدۂ نبوت پر فائز ہونے کے بعد لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی تو حضرت علیؑ بھی لوگوں کو اپنی امامت کی دعوت دیتے۔ حضرت علیؑ کے لیے یہ کیسے جائز تھا کہ وہ خدائی عہدے پر مامور ہونے کے باوجود خاموشی اختیار کیے رہیں اور کسی کو اپنی طرف دعوت نہ دیں۔

مامون: میں اس سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ حضرت علیؑ کو تبلیغ اور پیغام رسانی کا حکم تھا۔ اسی لیے کہ آپ رسول نہیں تھے بلکہ آپ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان ایک علَم اور نشان بنائے گئے تھے۔ لہٰذا جو آپؑ کی پیروی کرے گا اطاعت گزار اور جو نافرمانی کرے گا وہ گناہ گار کہلائے گا اور جب آپ کو اعوان وانصار ملے تو آپؑ نے مخالفین سے جہاد کیا اور جب تک آپؑ کو اعوان وانصار میسر نہیں تھے اس وقت تک آپؑ خاموش رہے اور جہاد نہ کرنے کا الزام آپؑ پر نہیں ہے بلکہ ان لوگوں پر ہے جنہوں نے آپؑ کی اطاعت اور مدد سے منہ موڑا۔ کیونکہ تمام امت کو رسول مقبولؐ کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ وہ علیؑ کی مدد کریں اور اس کی پیروی کریں اور حضرت علیؑ کو یہ حکم نہیں تھا کہ وہ بغیر اعوان وانصار کی قوت کے جہاد کریں۔

یاد رکھیں! حضرت علیؑ کی مثال خانۂ کعبہ جیسی ہے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ خانۂ کعبہ کے پاس جائیں۔ خانۂ کعبہ پر فرض نہیں کہ وہ لوگوں کے پاس جائے اگر کوئی شخص خانۂ کعبہ تک پہنچ کر مناسک حج ادا کرتا ہے تو وہ اپنا فرض پورا کرتا ہے۔ اور اگر کوئی نہیں جاتا تو وہ خود قابل ملامت بنتا ہے۔ خانۂ کعبہ پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

دسواں متکلم: یہ بتائیے کہ اگر امام واقعی مفترض الطاعۃ ہوتا ہے تو یہ کیا ضروری ہے کہ حضرت علیؑ ہی مفترض الطاعۃ امام ہوں کوئی دوسرا کیوں نہیں ہوسکتا؟

مامون: اللہ کی طرف سے کوئی ایسا فریضہ عائد نہیں کیا جاسکتا جو مجہول ہو اور لوگ اس سے ناواقف اور لاعلم ہوں اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ جب اللہ نے ایک فریضہ عائد کیا ہے تو اس کا وجود بھی یقینی ہوگا اور وہ ممتنع العمل نہیں ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ مجہول ممتنع العمل ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ رسول مقبولؐ اس فرض کی نشاندہی کر دیں تاکہ اللہ اور اس کے بندوں کے

---

[1] الحجر، ۸۵)

درمیان کوئی عذر باقی نہ رہے۔

آپ کی اس میں کیا رائے ہے کہ اگر اللہ ایک ماہ کے روزے فرض کر دیتا اور مہینے مقرر نہ کرتا اور اس کے ساتھ یہ واجب کر دیتا کہ لوگ نبی و امام کی طرف رجوع کیے بغیر خود ہی اس مہینہ کا تعین کریں تو کیا یہ طرزِ عمل درست ہوتا؟

گیارہواں متکلم: یہ کہاں سے ثابت ہے کہ دعوت اسلام کے آغاز میں حضرت علیؑ بالغ تھے اس لیے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ دعوت اسلام کے آغاز میں آپؑ نابالغ تھے اور نابالغ بچے کا اسلام معتبر نہیں ہوتا؟

مامون: یہ امر دو حال سے خالی نہیں ہے یا تو حضرت علیؑ اس وقت ان لوگوں میں سے تھے جن کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تھے تاکہ انہیں دعوت ایمانی دیں اگر ان میں سے تھے تو مکلف تھے اور اتنی قوت رکھتے تھے کہ فرائض کو ادا کر سکیں۔

اور اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ حضرت علیؑ اس وقت ان لوگوں میں سے تھے جن کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث نہ ہوئے تھے تو پھر یہ الزام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عائد ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے فرد کو دعوت ہی کیوں دی جس کی طرف وہ مبعوث ہی نہ ہوئے تھے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔

''اگر رسولؐ ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات بنا لیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے''۔[1]

اور غیر مکلف افراد کو دعوت اسلام دینا رسول اکرمؐ کے لیے محال اور ناممکن ہے۔

مامون کے یہ جوابات سن کر تمام متکلمین خاموش ہو گئے اور کسی نے مزید سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔

مامون نے کہا: آپ سب اپنے اپنے سوالات کر چکے ہو اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں بھی آپ سے چند سوالات کروں؟

سب نے کہا: جی ہاں! پوچھئے۔ آپ ہم سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

محدثین و متکلمین سے مامون کے سوالات

سوال: کیا ساری امت نے بالاجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت نہیں کی کہ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص عمداً کوئی جھوٹ بات میری طرف منسوب کرے گا وہ اوندھے منہ دوزخ میں جائے گا''؟

جواب: جی ہاں! یہ صحیح حدیث ہے۔

سوال: اور لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت بھی کی ہے کہ جو شخص کوئی گناہِ صغیرہ یا گناہ کبیرہ کرے اور

---

[1] الحاقہ ۴۴ تا ۴۶

پھر اس گناہ کو اپنا دین بنالے اور اس پر اصرار کرے تو وہ ہمیشہ دوزخ کے نچلے طبقوں میں ہوگا۔

جواب: جی ہاں! یہ روایت بھی درست ہے۔

سوال: اچھا یہ بتائیں کہ ایک شخص کو عوام نے منتخب کیا اور اسے اپنا خلیفہ بنایا تو کیا اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ کہنا درست ہے؟ جب کہ اسے نہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلیفہ بنایا اور نہ ہی خدا نے اسے اپنا خلیفہ منتخب کیا۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ جی ہاں یہ درست ہے تو میں سمجھوں گا کہ آپ بلاوجہ ہی ضد اور مکابرہ پر اڑے ہوئے ہو۔

اور اگر آپ یہ کہیں گے کہ نہیں تو پھر آپ کو یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ حضرت ابوبکر نہ تو اللہ کے خلیفہ اور نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ کیونکہ انہیں نہ تو خدا نے خلیفہ بنایا اور نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خلیفہ نامزد کیا۔ اور آپ لوگ انہیں خلیفۂ رسولؐ کہہ کر اور اس کا مسلسل اصرار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتہام لگاتے رہتے ہو جس کے ارتکاب پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کا اعلان کیا تھا۔

اچھا! آپ حضرات یہ بتائیں کہ ان دو باتوں میں سے کون سی ایک بات سچ ہے

ا۔ رسول مقبولؐ نے انتقال فرمایا تو کسی کو خلیفہ بنا کر نہیں گئے تھے۔

۲۔ حضرت ابوبکر کو خلیفۃ الرسول کہنا درست ہے۔

اب اگر آپ یہ کہیں کہ دونوں باتیں سچی ہیں تو یہ ناممکن ہے اس لیے کہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور اگر ان میں سے ایک بات سچ ہے تو دوسری لازماً جھوٹ ہے۔

لہٰذا آپ لوگ اللہ سے ڈریں اور اپنے دل میں سوچیں اور دوسروں کی تقلید مت کریں اور شک وشبہ میں نہ پڑیں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جس کو سوچ سمجھ کر صحیح انجام دیا جائے اور جس عمل کی صداقت کا یقین ہو کہ یہ حق ہے۔

اور سنو! شک وشبہ اور اس کا تسلسل خدا کا انکار ہے اور ایسا شخص دوزخ میں جائے گا۔

بتائیں کیا یہ درست ہے کہ آپ میں سے کوئی شخص ایک غلام خریدے اور وہ غلام آقا و مالک بن جائے اور آقا و مالک اس کا غلام بن جائے؟

جواب: نہیں! یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

سوال: اگر یہ نہیں ہوسکتا تو بھلا یہ کیسے ہوگیا کہ آپ نے اپنے حرص اور ہوائے نفس کی خاطر ایک فرد پر اجماع کر کے خلیفہ بنایا اور وہ آپ لوگوں پر خلیفہ اور حاکم ہوگیا۔ حالانکہ آپ نے ہی اسے حاکم و والی بنایا ہے اور اس کے خلیفہ ہونے سے پہلے آپ ہی اس کے حاکم اور والی تھے اور اب وہ آپ پر حاکم ہوگیا۔ اور آپ لوگ اسے خلیفہ رسولؐ کے نام سے یاد

کرنے لگے اور جب آپ اس سے ناراض ہوئے تو اسے قتل بھی کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ برتاؤ کیا گیا۔

جواب: بات یہ ہے کہ امام دراصل مسلمانوں کا وکیل ہوتا ہے اور جب تک مسلمان اس سے راضی رہے اس کو اپنا امام اور والی بنائے رکھا اور جب وہ ان کی توقعات پر پورا نہ اترا تو اس کو معزول کر دیا۔ اس میں کیا برائی ہے؟

سوال: اچھا! یہ بتاؤ یہ سارے بندے، سارے مسلمان اور سارا ملک کس کا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ہے۔

سوال: تو پھر آپ وکیل بنانے کا حق اللہ تعالیٰ کو دینے پر آمادہ کیوں نہیں ہیں اور خدا کا حق اپنے ہی ہاتھ میں رکھنے پر اصرار کیوں کر رہے ہیں۔ کیونکہ کسی کی ملکیت میں کسی دوسرے کو مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے تاوان دینا پڑتا ہے۔

اچھا! آپ حضرات یہ بتائیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو وہ کسی کو اپنا جانشین نامزد کر گئے تھے یا نہیں؟

جواب: نہیں! کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا تھا۔

سوال: خلیفہ نامزد نہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو ہدایت پر چھوڑا تھا یا گمراہی پر؟

جواب: ہدایت پر

سوال: پھر امت پر لازم تھا کہ وہ اس ہدایت پر قائم رہتے جس پر انہیں رسولؐ چھوڑ کر گئے تھے اور گمراہی میں مبتلا نہ ہوتے۔

جواب: مگر امت نے تو رسولؐ کا خلیفہ مقرر لیا۔

سوال: یہی تو نکتۂ اعتراض ہے کہ امت نے رسولؐ کا خلیفہ کیوں بنایا جب کہ رسولؐ اس کام کو ترک کر گئے تھے اور جس کام کو رسولؐ نے ترک کر دیا ہو اور اس کا ترک کرنا عین ہدایت ہو تو مسلمانوں کو کیا پڑی تھی کہ وہ کسی کو خلیفہ رسولؐ نامزد کرتے؟

اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تو پھر حضرت ابوبکر نے سنت رسولؐ کو چھوڑ کر حضرت عمر کو اپنا خلیفہ نامزد کیوں کیا؟

اور حضرت عمر نے سنت رسولؐ اور سنت حضرت ابوبکر دونوں سے کیوں انحراف کیا اور انہوں نے اپنی خلافت کے لیے ایک شوریٰ کی تشکیل کیوں دی؟

تو اب خلافت کے لیے ہمیں تین مختلف اشکال دکھائی دیتی ہیں

1۔رسول خدا کی سنت ہے خلیفہ نہ بنانا۔

2۔حضرت ابوبکر کی سنت ہے خلیفہ مقرر کرنا۔

3۔حضرت عمر کی سنت ہے خلافت کو شوریٰ میں مرتکز کرنا۔

تو اب آپ حضرات فیصلہ کر کے مجھے بتائیں کہ ان تین مختلف النوع اشکال میں سے کون سی شکل صحیح ہے اور کون سی غلط ہے؟

اور اگر آپ جواب میں یہ کہیں کہ سب شکلیں صحیح ہیں تو آپ کا جواب بالبداہت باطل ہوگا کیونکہ تینوں صورتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ سب کی سب بیک وقت صحیح نہیں ہو سکتیں۔

اور اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی ذہن میں رکھیں کہ جب خلافت رسولؐ کا ترک کرنا ہدایت ہے تو پھر خلیفہ رسولؐ کا منتخب کرنا گمراہی ہی ہوگا اور ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ خلافت رسولؐ کا ترک کرنا بھی ہدایت ہو اور خلیفہ بنانا بھی ہدایت ہو۔ کیونکہ ہدایت کی ضد ہدایت نہیں بلکہ گمراہی ہوا کرتی ہے۔

اور اس کے ساتھ مجھے یہ بھی بتائیں کہ کیا کسی نبی کی امت میں کوئی خلیفہ ایسا بھی گزرا ہے جسے تمام صحابہ نے مل کر بنایا ہو؟

اگر آپ یہ کہیں گے کہ نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے تسلیم کرلیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب لوگوں نے گمراہی پر عمل کیا۔

اور اگر آپ ہاں میں جواب دیں تو اس کا مقصد یہ بنے گا کہ آپ تمام انبیاءؑ کی امتوں کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''حبیبؐ! آپ ان سے کہہ دیں کہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب کس کا ہے؟ پھر آپؐ ان سے کہہ دیں کہ یہ سب اللہ ہی کا ہے''۔[1]

آیا یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب: سچ ہے۔

سوال: تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے سوا جتنی چیزیں ہیں وہ سب اللہ ہی کی ہیں اس لیے کہ اس نے ہی سب چیزوں کو پیدا کیا اور وہی ان سب کا مالک ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

سوال: پھر تو آپ کا کسی کو واجب الاطاعت خلیفہ بنالینا، اور اس کو خلیفہ رسولؐ کے نام سے یاد کرنا، اس سے ناراض

[1] الانعام۔۱۲

ہونا اور اگر وہ آپ کی مرضی کے مطابق عمل نہ کرے تو اسے معزول کر دینا اور اگر وہ معزولی پر آمادہ نہ ہو تو اسے قتل کر دینا۔ یہ سب کا سب باطل ہے۔

مامون کی طرف سے اتمام حجت

پھر مامون نے کہا: آپ پر افسوس اور حیف ہے خدا پر جھوٹ اور اتہام نہ رکھو ورنہ قیامت کے دن خدا اور اس کے رسولؐ کے خلاف دروغ گوئی کی وجہ سے آپ کو سخت سزا ملے گی اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ''جو شخص مجھ پر جھوٹ منسوب کرے گا وہ اوندھے منہ جہنم میں جائے گا''۔

پھر مامون نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دونوں ہاتھ بلند کر کے کہا: پروردگارا! میں ان لوگوں کو نصیحت اور ان کی ہدایت کی پوری کوشش کر چکا۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا اور اپنی گردن سے ذمہ داری کا بوجھ اتار دیا۔

خدایا! تو جانتا ہے کہ میں خود کسی شک وشبہ میں مبتلا رہ کر ان لوگوں کو حق کی دعوت نہیں دے رہا ہوں۔

پروردگارا! میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام کو تمام مخلوق میں سب سے افضل مان کر تیرا تقرب چاہتا ہوں جیسا کہ تیرے رسولؐ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد مجلس برخاست ہوگئی اور مامون کی زندگی میں دوبارہ اس طرح کی کوئی مجلس مباحثہ قائم نہ ہوئی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ مامون کے دلائل سن کر تمام اہل مجلس خاموش ہو گئے۔

مامون نے کہا: کیا بات ہے آخر آپ خاموش کیوں ہیں؟

علماء ومحدثین نے کہا: ہم جواب دیں تو کیا دیں۔ ہمیں تو اس وقت کوئی جواب نہیں سوجھتا۔

مامون نے کہا: میری طرف سے آپ پر یہ اتمام حجت ہی کافی ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم شرمندہ شرمندہ سے دربار مامون سے باہر آئے۔

پھر مامون نے فضل بن سہل سے کہا: یہ ان کے دلائل کی آخری حد تھی۔ یہ لوگ میرے رعب شاہی سے خاموش نہیں ہوئے بلکہ ان کے دلائل ہی ختم ہو گئے تھے اسی لیے انہیں خاموش ہونا پڑا''۔

باب 46

حضرتؑ کی زبانی ائمہؑ کے دلائل اور غلاۃ و مفوضہ کی تردید

1 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ حَضَرْتُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ يَوْماً وَ عِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَدِ اجْتَمَعَ الْفُقَهَاءُ وَ أَهْلُ الْكَلَامِ مِنَ الْفِرَقِ الْمُخْتَلِفَةِ فَسَأَلَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ بِأَيِّ شَيْءٍ تَصِحُّ الْإِمَامَةُ لِمُدَّعِيهَا قَالَ بِالنَّصِّ وَ الدَّلِيلِ قَالَ لَهُ فَدَلَالَةُ الْإِمَامِ فِيمَا هِيَ قَالَ فِي الْعِلْمِ وَ اسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ قَالَ فَمَا وَجْهُ إِخْبَارِكُمْ بِمَا يَكُونُ قَالَ ذَلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَمَا وَجْهُ إِخْبَارِكُمْ بِمَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ قَالَ عليه السلام لَهُ أَ مَا بَلَغَكَ قَوْلُ الرَّسُولِ ﷺ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ قَالَ بَلَى قَالَ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَ لَهُ فِرَاسَةٌ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ عَلَى قَدْرِ إِيمَانِهِ وَ مَبْلَغِ اسْتِبْصَارِهِ وَ عِلْمِهِ وَ قَدْ جَمَعَ اللهُ لِلْأَئِمَّةِ مِنَّا مَا فَرَّقَهُ فِي جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فَأَوَّلُ الْمُتَوَسِّمِينَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ زِدْنَا مِمَّا جَعَلَ اللهُ لَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَيَّدَنَا بِرُوحٍ مِنْهُ مُقَدَّسَةٍ مُطَهَّرَةٍ لَيْسَتْ بِمَلَكٍ لَمْ تَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَى إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هِيَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنَّا تُسَدِّدُهُمْ وَ تُوَفِّقُهُمْ وَ هُوَ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ بَلَغَنِي أَنَّ قَوْماً يَغْلُونَ فِيكُمْ وَ يَتَجَاوَزُونَ فِيكُمُ الْحَدَّ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَرْفَعُونِي فَوْقَ حَقِّي فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ تَعَالَى اتَّخَذَنِي عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَنِي نَبِيّاً قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَاداً لِي مِنْ دُونِ اللهِ وَ لكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ وَ لَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا

الْمَلائِكَةَ وَ النَّبِيِّينَ أَرْباباً أَ يَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قالَ عَلِيٌّ عليه السلام يَهْلِكُ فِيَّ اثْنانِ وَ لَا ذَنْبَ لِي مُحِبٌّ مُفْرِطٌ وَ مُبْغِضٌ مُفَرِّطٌ وَ أَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ تَبارَكَ وَ تَعالَى مِمَّنْ يَغْلُو فِينا وَ يَرْفَعُنا فَوْقَ حَدِّنَا كَبَرَاءَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام مِنَ النَّصارَى قالَ اللهُ تَعالَى وَ إِذْ قالَ اللهُ يا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَ أُمِّي إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللهِ قالَ سُبْحانَكَ ما يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ ما لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ ما فِي نَفْسِي وَ لا أَعْلَمُ ما فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ما قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا ما أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّي وَ رَبَّكُمْ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً ما دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْتَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ وَ قالَ عَزَّ وَ جَلَ لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْداً لِلّٰهِ وَ لَا الْمَلائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كانا يَأْكُلانِ الطَّعامَ وَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَغَوَّطَانِ فَمَنِ ادَّعَى لِلْأَنْبِيَاءِ رُبُوبِيَّةً وَ ادَّعَى لِلْأَئِمَّةِ رُبُوبِيَّةً أَوْ نُبُوَّةً أَوْ لِغَيْرِ الْأَئِمَّةِ إِمَامَةً فَنَحْنُ مِنْهُ بُرَءَاءُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَمَا تَقُولُ فِي الرَّجْعَةِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّهَا لَحَقٌّ قَدْ كَانَتْ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ وَ نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلُّ مَا كَانَ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ قَالَ عليه السلام إِذَا خَرَجَ الْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَصَلَّى خَلْفَهُ وَ قَالَ عليه السلام إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيباً وَ سَيَعُودُ غَرِيباً فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ يَكُونُ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ يَرْجِعُ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَمَا تَقُولُ فِي الْقَائِلِينَ بِالتَّنَاسُخِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام مَنْ قَالَ بِالتَّنَاسُخِ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ الْعَظِيمِ مُكَذِّبٌ بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ قَالَ الْمَأْمُونُ مَا تَقُولُ فِي الْمُسُوخِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أُولَئِكَ قَوْمٌ غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَمَسَخَهُمْ فَعَاشُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ مَاتُوا وَ لَمْ يَتَنَاسَلُوا فَمَا يُوجَدُ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْقِرَدَةِ وَ الْخَنَازِيرِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ اسْمُ الْمُسُوخِيَّةِ فَهُوَ مِثْلُ مَا لَا يَحِلُّ أَكْلُهَا وَ الِانْتِفَاعُ بِهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَا أَبْقَانِيَ اللهُ بَعْدَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَوَ اللهِ مَا يُوجَدُ الْعِلْمُ الصَّحِيحُ إِلَّا عِنْدَ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ وَ إِلَيْكَ انْتَهَتْ عُلُومُ آبَائِكَ فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَ أَهْلِهِ خَيْراً قَالَ الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ فَلَمَّا قَامَ الرِّضَا عليه السلام تَبِعْتُهُ فَانْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لَكَ مِنْ جَمِيلِ رَأْيِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا حَمَلَهُ عَلَى مَا أَرَى مِنْ إِكْرَامِهِ لَكَ وَ قَبُولِهِ لِقَوْلِكَ فَقَالَ عليه السلام يَا ابْنَ الْجَهْمِ لَا يَغُرَّنَّكَ مَا أَلْفَيْتَهُ عَلَيْهِ مِنْ إِكْرَامِي وَ الِاسْتِمَاعِ مِنِّي فَإِنَّهُ سَيَقْتُلُنِي بِالسَّمِّ وَ هُوَ ظَالِمٌ إِلَيَّ أَنْ أَعْرِفُ ذَلِكَ

بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيَّ مِنْ آبَائِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاكْتُمْ هَذَا مَا دُمْتُ حَيّاً قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ فَمَا حَدَّثْتُ أَحَداً بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَنْ مَضَى علیہ السلام بِطُوسٍ مَقْتُولًا بِالسَّمِّ وَ دُفِنَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ قَحْطَبَةَ الطَّائِيِّ فِي الْقُبَّةِ الَّتِي فِيهَا قَبْرُ هَارُونَ الرَّشِيدِ إِلَى جَانِبِهِ.

ترجمہ

حسن بن جہم کا بیان ہے کہ میں ایک دن مامون کے دربار میں گیا اس وقت حضرت امام علی رضا علیہ السلام بھی وہاں موجود تھے۔ اور دربار فقہاء اور مختلف فرقوں کے متکلمین سے چھلک رہا تھا۔ ان میں سے ایک نے آپؑ سے دریافت کیا: فرزند رسولؐ! آپ یہ بتائیں کہ کسی بھی امامت کے دعویدار کے اثبات امامت کی حجت قاطع کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نص اور دلیل۔

متکلم نے پھر وضاحت معلوم کرتے ہوئے پوچھا: امام کی ظاہری دلیل کیا ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی دلیل ان کے علم کی وسعت اور قبولیت دعا ہوتی ہے۔

اس نے معلوم کیا: آپ حضرات جو مستقبل کی خبریں دیتے ہیں اس کی بنیاد کیا ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان امور کی خبریں دی تھی اسی لیے ہم ان کی پیش گوئی کرتے ہیں۔

متکلم نے پوچھا: بھلا آپؑ لوگوں کے دلوں کے بھید کو کیسے جانتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا۔

''مومن کی فراست سے بچتے رہو وہ خدا کے نور سے نگاہ کرتا ہے''۔

متکلم نے کہا: جی ہاں! میں نے یہ حدیث سنی ہوئی ہے۔

آپؑ نے مزید فرمایا: ''ہر مومن صاحب فراست ہوتا ہے اور ہر مومن کو اس کے ایمان اور گہری بصیرت اور علم کی مقدار میں خدا نور عطا کرتا ہے جس سے وہ حقائق کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کو جو فراست و نور عطا کیا ہے وہ تمام کا تمام ہم ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کو عطا کیا ہے۔ اللہ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا: ''ان باتوں میں صاحبانِ ہوش کے لیے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں''۔[1]

اور ان متوسمین (صاحبان ہوش) میں سب سے پہلے فرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پھر حضرت امیر المومنینؑ تھے پھر امام حسنؑ تھے پھر امام حسینؑ تھے۔ پھر ان کی نسل میں سے ہونے والے امام اپنے اپنے دور کے ''متوسم'' رہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا''۔

[1] الحجر، ۷۵

مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! اللہ نے آپؑ کے خاندان پر جو احسانات کیے ہیں، ان کی مزید وضاحت فرمائیں۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی طرف سے ایک مقدس و مطہر روح کے ساتھ مؤید کیا ہے۔ اور وہ روح فرشتہ نہیں ہے اور وہ سابقہ ہادیوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقرر کیا تھا اور اب وہ روح ہم ائمہ کے ساتھ ہوتی ہے ان کی تائید و تسدید کرتی ہے۔ اور وہ ہمارے اور خدا کے درمیان نور کا ایک ستون ہے''۔

مامون نے آپؑ سے کہا: ابوالحسن! مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ آپ حضرات کے متعلق غلو کرتے ہیں اور حد سے بڑھ جاتے ہیں۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے والد امام موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے اور انہوں نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے اور انہوں نے اپنے والد امام زین العابدینؑ سے اور انہوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مجھے میرے حق سے زیادہ بلند نہ کرو کیونکہ اللہ تعالی نے مجھے نبی بنانے سے پہلے عبد بنایا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

''کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ خدا اسے کتاب وحکمت اور نبوت عطا کر دے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ ان کا قول یہی ہوتا ہے کہ اللہ والے بنو کہ تم کتاب کی تعلیم بھی دیتے ہو اور اسے پڑھتے بھی رہتے ہو۔ وہ یہ حکم بھی نہیں دے سکتا کہ تم ملائکہؑ یا انبیاءؑ کو اپنا پروردگار بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے سکتا ہے جب کہ تم لوگ مسلمان ہو''۔ اور حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے۔ [1]

''دو شخص میرے بارے میں ہلاک ہوں گے جبکہ اس میں میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ حد سے زیادہ محبت کرنے والا اور میرے حق میں کمی کرنے والا، بغض رکھنے والا۔ اور جو لوگ ہمارے متعلق غلو کریں اور ہمیں ہماری حد سے بڑھائیں تو میں خدا کے حضور ان سے ایسے ہی اظہار برائت کرتا ہوں جیسا کہ عیسیٰ بن مریمؑ نصاریٰ سے بیزاری کا اعلان کریں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''اور جب اللہ نے کہا، اے عیسیٰ بن مریمؑ! کیا آپ نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو خدا مان لو تو عیسیٰؑ نے عرض کی تیری ذات بے نیاز ہے، میں ایسی بات کیسے کہوں گا جس کا مجھے کوئی حق نہیں اور اگر میں نے کہا تھا تو تجھے تو معلوم ہی ہے کہ تو میرے دل کا حال جانتا ہے اور میں تیرے اسرار نہیں جانتا ہوں۔ تو تو غیب کا جاننے والا بھی ہے۔ میں نے ان سے وہی کہا ہے جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ میرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور میں جب تک ان کے درمیان رہا ان کا گواہ اور نگران رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ان کا

---

[1] آل عمران، ۷۹۔۸۰

نگہبان ہے اور تو ہر شے کا گواہ اور نگران ہے''۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''نہ مسیح کو اس بات سے انکار ہے کہ وہ بندۂ خدا ہیں اور نہ ملائکۂ مقربین کو اس کی بندگی سے کوئی انکار ہے''۔ [2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مسیح بن مریمؑ کچھ نہیں ہیں صرف وہ ہمارے رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور ان کی والدہ صدیقہ تھی اور وہ دونوں کھانا کھایا کرتے ہیں''۔ [3]

مفہوم آیت یہ ہے کہ مسیح اور ان کی والدہ بول و براز کیا کرتے تھے۔ لہٰذا جو شخص بھی انبیاءؑ اور ائمہؑ کے لیے ربوبیت کا دعویٰ کرے اور جو شخص بھی غیر نبی کے لیے نبوت یا غیر امامت کا دعویٰ کرے تو ہم دنیا و آخرت میں اس سے بیزار ہیں۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ رجعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: 'رجعت حق ہے۔ اور گذشتہ امتوں میں اس کی نظیر موجود ہے۔ اور قرآن مجید نے اس کا اعلان کیا ہے۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس امت میں وہ سب کچھ ہوگا جو سابقہ امتوں میں ہو چکا ہے۔ جیسا کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے اور جیسا کہ تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: 'جب میرا فرزند مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ظہور کرے گا تو عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے اتر کر ان کے پیچھے نماز ادا کریں گے''۔

اور آپؑ نے فرمایا: 'اسلام نے غربت سے ابتدا کی اور عنقریب وہ غریب ہو جائے گا۔ غریبوں کے لیے خوشخبری ہو''۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔

یارسول اللہؐ! اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ''پھر حق اپنے حقداروں کے پاس پہنچ جائے گا''۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ عقیدۂ تناسخ کے قائل افراد کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تناسخ کا عقیدہ رکھنے والا خداوند عظیم کا منکر اور جنت و جہنم کے جھٹلانے والا ہے''۔

مامون نے کہا: آپؑ مسخ شدہ جانوروں کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: ''جن لوگوں پر اللہ غضب ناک ہوا اور انہیں مسخ کیا تو وہ مسخ ہونے کے بعد صرف تین دن تک زندہ

---

[1] المائدہ۔ ۱۱۶، ۱۱۷

[2] النساء، ۱۷۲

[3] المائدہ۔ ۷۵

رہے پھر مر گئے اور ان سے آگے نسل کا سلسلہ جاری نہیں ہوا اور اس وقت ہمیں جو بندر اور خنزیر اور دوسرے مسخ شدہ کہلانے والے جانور دکھائی دیتے ہیں یہ دراصل ابتداء سے ہی بندر اور خنزیر تھے ان کا کھانا اور ان سے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے''۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! خدا آپؑ کے بعد مجھے دنیا میں زندہ نہ رکھے۔ خدا کی قسم! صحیح علم اہل بیتؑ کے یہاں سے ملتا ہے اور آپؑ ہی اپنے آباءؑ کے علوم کے وارث ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؑ کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

راوی حسن بن جہم کا بیان ہے کہ اس کے بعد امام علی رضاؑ سے اٹھ کر اپنی رہائش گاہ تشریف لائے اور میں بھی آپؑ کے پیچھے آپؑ کی رہائش گاہ تک آیا۔ اور میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے امیرالمومنین (مامون) کو آپؑ کا فریفتہ بنادیا اور اسے آپؑ کا اکرام و احترام اور آپؑ کے فرمان کو قبول کرنے کی سعادت عطا کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''ابن جہم! اس احترام و اکرام کو دیکھ کر کہیں تم دھوکا نہ کھا جانا، وہ عنقریب مجھے زہر دے کر قتل کر دے گا اور وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور رسول خدا ﷺ اس امر کی خبر دے چکے تھے اور میرے آبائے طاہرینؑ نے بھی ان سے یہ روایت کی ہے۔ اور جب تک میں زندہ رہوں اس خبر کو چھپائے رکھنا۔ اور کسی کے سامنے اس کا اظہار نہ کرنا۔

حسن بن جہم بیان کرتے ہیں کہ جب تک امامؑ زندہ رہے تو میں نے اس واقعہ کی کسی کو اطلاع نہ دی اور جب طوس میں زہر کے ذریعے سے آپؑ شہید ہوئے اور حمید بن قحطبہ طائی کے مکان میں ہارون الرشید کے پہلو میں دفن ہو گئے تو پھر میں نے اس حدیث کو بیان کیا''۔

غالیوں پر لعنت

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَالَ بِالتَّنَاسُخِ فَهُوَ كَافِرٌ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَعَنَ اللهُ الْغُلَاةَ أَلَا كَانُوا يَهُوداً أَلَا كَانُوا مَجُوساً أَلَا كَانُوا نَصَارَى أَلَا كَانُوا قَدَرِيَّةً أَلَا كَانُوا مُرْجِئَةً أَلَا كَانُوا حَرُورِيَّةً ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تُقَاعِدُوهُمْ وَلَا تُصَادِقُوهُمْ وَ ابْرَءُوا مِنْهُمْ بَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ.

ترجمہ

حسین بن خالد صیرفی کا بیان ہے کہ امام علی رضاؑ نے فرمایا: 'تناسخ کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ

غالیوں پر لعنت کرے۔غالی یہودی،نصرانی،قدریہ،مرجئہ اور حروریہ (خوارج) ہیں"۔
پھر آپؑ نے فرمایا:'ان کے ساتھ نشست وبرخاست نہ رکھو اور ان سے کسی طرح کی دوستی نہ رکھو اور ان سے برائت اختیار کرو۔خدا ان سے بیزار ہے"۔

تفویض درامر شریعت وتفویض درامور تکوینی

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ ره قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام مَا تَقُولُ فِي التَّفْوِيضِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ دِينِهِ فَقَالَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَأَمَّا الْخَلْقُ وَ الرِّزْقُ فَلَا ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ اللهُ خالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَ هُوَ يَقُولُ اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحانَهُ وَ تَعالى عَمَّا يُشْرِكُونَ

ترجمه

یاسر خادم نے بیان کیا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔
''مولا! آپ تفویض کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟
آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دینی امور اپنے نبیؐ کو تفویض فرمائے اور اعلان کیا۔
''تمہیں جو کچھ رسول دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ''۔[1]
لیکن خلق ورزق میں تفویض نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
''اللہ ہر چیز کا خالق ہے''۔[2]
اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔آپؐ کہیں دیں کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام انجام دے سکے؟ جو کچھ وہ شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے پاک وپاکیزہ اور بلند وبرتر ہے''۔[3]

غالیوں اور مفوّضہ کے متعلق فیصلہ

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَشَّارٍ ره قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَرَجِ الْمُظَفَّرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ

---
[1] الحشر۔ ۷
[2] الرعد، ۱۶
[3] الروم، ۴۰

الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْقُمِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْغُلَاةِ وَ الْمُفَوِّضَةِ فَقَالَ الْغُلَاةُ كُفَّارٌ وَ الْمُفَوِّضَةُ مُشْرِكُونَ مَنْ جَالَسَهُمْ أَوْ خَالَطَهُمْ أَوْ آكَلَهُمْ أَوْ شَارَبَهُمْ أَوْ وَاصَلَهُمْ أَوْ زَوَّجَهُمْ أَوْ تَزَوَّجَ مِنْهُمْ أَوْ آمَنَهُمْ أَوِ ائْتَمَنَهُمْ عَلَى أَمَانَةٍ أَوْ صَدَّقَ حَدِيثَهُمْ أَوْ أَعَانَهُمْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ خَرَجَ مِنْ وَلَايَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَلَايَةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ وَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ترجمه

ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے غالیوں اور مفوضہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا "غالی کافر ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں۔ جو ان سے نشست و برخاست رکھے یا ان سے کسی طرح کا اختلاط رکھے یا ان کے ساتھ کھائے پیئے، یا ان سے تعلقات قائم کرے یا ان کو رشتہ دے یا ان سے رشتہ لے یا انہیں امان دے یا ان کے پاس کوئی امانت رکھے یا ان کی کسی بات کی تصدیق کرے یا کسی جملے کے ذریعے سے ان کی مدد کرے تو وہ اللہ اور رسول خداؐ اور ہم اہل بیتؑ کی سرپرستی سے نکل جائے گا"۔

بعض نظریات کی تردید

5 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّ فِي سَوَادِ الْكُوفَةِ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ السَّهْوُ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَ كَذَبُوا لَعَنَهُمُ اللهُ إِنَّ الَّذِي لَا يَسْهُو هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ قَالَ قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَ فِيهِمْ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام لَمْ يُقْتَلْ وَ أَنَّهُ أُلْقِيَ شِبْهُهُ عَلَى حَنْظَلَةَ بْنِ أَسْعَدَ الشَّامِيِّ وَ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ كَمَا رُفِعَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَ يَحْتَجُّونَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا فَقَالَ كَذَبُوا عَلَيْهِمْ غَضَبُ اللهِ وَ لَعْنَتُهُ وَ كَفَرُوا بِتَكْذِيبِهِمْ لِنَبِيِّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي إِخْبَارِهِ بِأَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام سَيُقْتَلُ وَ اللهِ لَقَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَ قُتِلَ مَنْ كَانَ خَيْراً مِنَ الْحُسَيْنِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَ مَا مِنَّا إِلَّا مَقْتُولٌ وَ إِنِّي وَ اللهِ لَمَقْتُولٌ بِالسَّمِّ بِاغْتِيَالِ مَنْ يَغْتَالُنِي أَعْرِفُ ذٰلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَخْبَرَهُ بِهِ جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَنْ يَجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا فَإِنَّهُ يَقُولُ لَنْ يَجْعَلَ اللهُ لِكَافِرٍ عَلَى مُؤْمِنٍ حُجَّةً وَ لَقَدْ أَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ كُفَّارٍ قَتَلُوا النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ مَعَ قَتْلِهِمْ إِيَّاهُمْ لَنْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِ عليهم السلام سَبِيلًا مِنْ طَرِيقِ الْحُجَّةِ.

وقد أخرجت ما رويته في هذا المعنى في كتاب إبطال الغلو والتفويض.

ترجمہ

تمیم بن عبداللہ بن تمیم قرشی نے ہم سے بیان کیا۔انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے احمد بن علی انصاری کی سند سے بیان کیا انہوں نے ابوصلت ہروی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔

کوفہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حالت نماز میں سہو واقع نہیں ہوا۔

امامؑ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا، ان پر خدا کی لعنت ہو۔جس پر سہو طاری نہیں ہوتا وہ صرف خدائے واحد ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

میں نے کہا: فرزند رسولؐ! کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ امام حسین بن علی علیہما السلام سرے سے قتل ہی نہیں ہوئے اور ان کی جگہ حنظلہ بن اسود شامی کو ان کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا اور امام حسین علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح سے آسمان پر اٹھا لیا گیا اور وہ لوگ اپنے دعویٰ کی دلیل کے لیے یہ آیت پڑھتے ہیں۔

''اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا''۔[1]

اامامؑ نے فرمایا: 'ان پر اللہ کا غضب اور لعنت ہو۔انہوں نے جھوٹ کہا اور نبی اکرمؐ نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر دی تھی اور انہوں نے نبی اکرمؐ کے فرمان کی تردید کی ان پر اللہ کا غضب اور اللہ کی لعنت ہو اور وہ لوگ کافر ہیں۔

خدا کی قسم! امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے اور امام حسینؑ سے امیرالمومنینؑ اور امام حسنؑ بہتر تھے وہ بھی شہید ہوئے اور ہم میں سے ہر امام مقتول ہوتا ہے۔اور مجھے بھی عنقریب زہر دے کر قتل کیا جائے گا اور میں اپنے قاتل کو پہچانتا ہوں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی اور انہیں یہ پیش گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل امینؑ نے سنائی تھی۔

اور جہاں تک "وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا" کی آیت کا تعلق ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ دلیل و برہان میں کبھی بھی کافروں کو مومنوں پر غلبہ نہیں دے گا۔اور اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ کافروں کو مومنین ظاہری اور مادی غلبہ و تسلط نہیں دے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایسے کافروں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے انبیاء کرامؑ کو شہید کیا تھا۔کافر انبیاءؑ پر مادی وجسمانی اعتبار سے غالب ضرور ہوئے لیکن دلیل و برہان میں انبیاءؑ پر غالب نہ تھے۔

(میں (مصنف کتاب ہذا) نے اس مفہوم کی جملہ روایات اپنی کتاب ابطال الغلو والتفویض میں نقل کی ہیں)

---

[1] سورۂ نساء۔۱۴۱

باب 47

امام علیہ السلام کے چند دلائل امامت و معجزات

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَذُكِرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا يُظِلَّنِي وَ إِيَّاهُ سَقْفُ بَيْتٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَذَا يَأْمُرُنَا بِالْبِرِّ وَ الصِّلَةِ وَ يَقُولُ هَذَا لِعَمِّهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ إِنَّهُ مَتَى يَأْتِينِي وَ يَدْخُلُ عَلَيَّ فَيَقُولُ فِيَّ يُصَدِّقُهُ النَّاسُ وَ إِذَا لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَ لَمْ أَدْخُلْ عَلَيْهِ لَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهُ إِذَا قَالَ.

ترجمہ

عمیر بن یزید (خ ل عمر بن زیاد اور بحار میں عمر بن برید ہے) سے مروی ہے۔

ایک مرتبہ میں امام ابوالحسن علی بن رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں محمد بن جعفر کا ذکر ہوا۔

آپؑ نے فرمایا: ''میں نے تو اپنے لیے یہ طے کرلیا ہے کہ میں اور وہ کبھی ایک چھت کے سایہ کے نیچے جمع نہ ہوں گے''۔

آپؑ کی یہ بات سن کر میں نے اپنے دل میں یہ سوچا: ''یہ تو ہمیں اپنے رشتہ داروں سے نیکی اور بھلائی کی تعلیم دیتے ہیں مگر خود اپنے چچا کے لئے یہ کہہ رہے ہیں''۔

ابھی یہ بات میرے دل میں ہی آئی تو آپؑ نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: ''ہاں ہاں! یہی نیکی اور حسن سلوک ہے۔ جب وہ میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے ملاقات کرتے ہیں تو یہاں سے جا کر جو کچھ میرے متعلق کہتے ہیں لوگ اس کو سچ سمجھنے لگتے ہیں اور جب وہ نہ میرے پاس آئیں اور نہ میں ان کے پاس جاؤں تو وہ میرے متعلق جو کچھ کہیں گے لوگ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔

2 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الطَّاهِرِيَّ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَشْكُو عَمَّهُ بِعَمَلِ السُّلْطَانِ وَ التَّلَبُّسِ بِهِ وَ أَمْرُ وَصِيَّتِهِ فِي يَدَيْهِ فَكَتَبَ عليه السلام أَمَّا الْوَصِيَّةُ فَقَدْ كُفِيتَ أَمْرَهَا فَاغْتَمَّ الرَّجُلُ وَ ظَنَّ أَنَّهَا تُؤْخَذُ مِنْهُ

فَمَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِعِشْرِينَ يَوْماً.

ترجمه

محمد بن عبداللہ طاہری نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا جس میں انہوں نے اپنے چچا کے متعلق شکایت تحریر کی کہ وہ حکومت کا ملازم ہے اور بدعنوانی اور تلبیس (مکروفریب) سے کام لے رہا ہے اور اس کی وصیت کا معاملہ اس کے اختیار میں ہے۔

امامؑ نے جواباً تحریر فرمایا: ''اب رہ گیا وصیت کا معاملہ تو تمہیں اس کی فکر کی ضرورت نہیں''۔

محمد بن عبداللہ بہت مغموم ہوا اور اس نے دل میں خیال کیا اگر اس نے وصیت کر دی تو اس سے وصول کر لیا جائے گا مگر وہ بیس دنوں کے بعد مر گیا۔

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ بِي عَطَشٌ شَدِيدٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَسْتَسْقِيَ فَدَعَا بِمَاءٍ وَ ذَاقَهُ وَ نَاوَلَنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْرَبْ فَإِنَّهُ بَارِدٌ فَشَرِبْتُ.

ترجمه

محمد بن عبداللہ قمی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی اور مجھے پانی طلب کرنا اچھا نہ لگا۔ امامؑ نے پانی منگوایا اور مجھے پانی کا جام دے کر فرمایا: محمد! یہ ٹھنڈا پانی ہے اسے پی لو میں نے پانی لیا۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ دَاوُدَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الطَّيِّبِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَخَلَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ السُّوقَ فَاشْتَرَى كَلْباً وَ كَبْشاً وَ دِيكاً فَلَمَّا كَتَبَ صَاحِبُ الْخَبَرِ إِلَى هَارُونَ بِذَلِكَ قَالَ قَدْ أَمِنَّا جَانِبَهُ وَ كَتَبَ الزُّبَيْرِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ فَتَحَ بَابَهُ وَ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ هَارُونُ وَا عَجَبَا مِنْ هَذَا يَكْتُبُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدِ اشْتَرَى كَلْباً وَ كَبْشاً وَ دِيكاً وَ يَكْتُبُ فِيهِ بِمَا يَكْتُبُ.

ترجمہ

ابوالحسن طیب (خ ل طبیب) سے روایت ہے کہ جب موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے وفات پائی۔ تو ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا بازار تشریف لے گئے تو وہاں سے کتا ایک مینڈھا اور ایک مرغ خریدا۔

جب ہارون کے مخبر نے ہارون کو یہ واقعہ لکھ بھیجا تو ہارون نے خوش ہو کر کہا چلو اب ان کی طرف سے تو ہمیں اطمینان حاصل ہوا۔

زبیری نے ہارون کو لکھا۔

علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنا دروازہ کھول دیا ہے اور اپنے لئے امامت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

ہارون نے کہا: عجیب بات ہے کہ ایک مخبر لکھتا ہے کہ انہوں نے کتا مینڈھا اور مرغ خرید لیا ہے اور دوسرا یہ لکھتا ہے کہ وہ دعوائے امامت کر رہے ہیں۔

آغاز سفر سے نیشاپور تک کے حالات

5 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَ أَبُو مُحَمَّدٍ النِّيلِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَاهَوَيْهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الصَّائِغِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ الرِّضَا عليه السلام إِلَى خُرَاسَانَ أُؤَامِرُهُ فِي قَتْلِ رَجَاءِ بْنِ أَبِي الضَّحَّاكِ الَّذِي حَمَلَهُ إِلَى خُرَاسَانَ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ وَ قَالَ أَ تُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَ نَفْساً مُؤْمِنَةً بِنَفْسٍ كَافِرَةٍ قَالَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْأَهْوَازِ قَالَ لِأَهْلِ الْأَهْوَازِ اطْلُبُوا لِي قَصَبَ سُكَّرٍ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْأَهْوَازِ مِمَّنْ لَا يَعْقِلُ أَعْرَابِيٌّ لَا يَعْلَمُ أَنَّ الْقَصَبَ لَا يُوجَدُ فِي الصَّيْفِ فَقَالُوا يَا سَيِّدَنَا إِنَّ الْقَصَبَ لَا يُوجَدُ فِي هَذَا الْوَقْتِ إِنَّمَا يَكُونُ فِي الشِّتَاءِ فَقَالَ بَلَى اطْلُبُوهُ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَهُ فَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ اللهِ مَا طَلَبَ سَيِّدِي إِلَّا مَوْجُوداً فَأَرْسَلُوا إِلَى جَمِيعِ النَّوَاحِي فَجَاءَ أَكَرَةُ إِسْحَاقَ فَقَالُوا عِنْدَنَا شَيْءٌ ادَّخَرْنَاهُ لِلْبَذْرَةِ نَزْرَعُهُ فَكَانَتْ هَذِهِ إِحْدَى بَرَاهِينِهِ فَلَمَّا صَارَ إِلَى قَرْيَةٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ لَكَ الْحَمْدُ إِنْ أَطَعْتُكَ وَ لَا حُجَّةَ لِي إِنْ عَصَيْتُكَ وَ لَا صُنْعَ لِي وَ لَا لِغَيْرِي فِي إِحْسَانِكَ وَ لَا عُذْرَ لِي إِنْ أَسَأْتُ مَا أَصَابَنِي مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْكَ يَا كَرِيمُ اغْفِرْ لِمَنْ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ أَشْهُراً فَمَا زَادَ فِي الْفَرَائِضِ عَلَى الْحَمْدِ وَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي الْأُولَى وَ عَلَى الْحَمْدِ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِي الثَّانِيَةِ.

ترجمہ

ابوالحسن صائغ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میں امام علی رضاؑ کے ہمراہ خراسان گیا اور میں نے آپؑ سے رجاء بن ابی ضحاک کے قتل کے لئے مشورہ چاہا۔ وہ آپؑ کو خراسان لے کر جا رہا تھا۔ آپ نے اس امر سے منع کیا اور فرمایا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایک کافر کے بدلے مومن قتل ہو جائے''۔

راوی کا بیان ہے کہ جب آپ مقام اہواز پر پہنچے تو آپؑ نے اہل اہواز سے کہا: ''میرے لیے چند گنّے تلاش کر کے لاؤ''۔

اہل اہواز میں سے ایک کم عقل نے کہا: یہ بے چارے اعرابی ہیں۔ ان کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ موسم گرما میں گنا نہیں ملتا۔

اہل اہواز نے آپؑ سے عرض کیا: اس موسم میں گنا دستیاب نہیں ہوتا۔ گنا سردی کے موسم میں ملتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تم تلاش کرو گے تو مل جائیگا۔

محمد بن اسحاق نے کہا: آقا نے فرمائش کی ہے تو یقینا کہیں نہ کہیں موجود ہوگا۔ لہٰذا ہر طرف آدمی بھیجے جائیں۔

اتنے میں اہواز کے چند کاشتکار آئے اور انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس تھوڑے سے گنّے ہیں جنہیں ہم نے کاشت کے لئے محفوظ کر لیا ہے۔ یہ واقعہ بھی آپ کی امامت کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے۔ آپؑ ایک قریہ میں پہنچے وہاں آپ نے سجدہ کیا جس میں مَیں نے آپؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا:۔

''پروردگار! اگر میں نے تیری اطاعت کی ہے تو میں تیرا شکر گذار ہوں اور اگر میں تیری نافرمانی کرتا تو اس کے جواز کی میرے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی اور تیرے کرم و احسان میں میری یا میرے علاوہ کسی دوسرے کی نیکی یا کارکردگی کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس لئے اگر گناہ کئے ہوتے تو اس کیلئے ہمارے پاس عذر کون سا تھا۔ لہٰذا جو نیکیاں میرے پاس ہیں وہ بھی تیرے ہی فضل و کرم کی مرہون ہیں۔

اے کریم! مشرق و مغرب میں جتنے مومنین و مومنات ہیں تو ان سب کو بخش دے''۔

راوی کہتا ہے: ''ہم نے آپ کی اقتداء میں کئی مہینے نمازیں پڑھیں۔ آپ نماز فریضہ کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے''۔

6 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ الرَّازِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ الْحَارِثِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أَخِي عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَأَتَاهُ مَنْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ رُبِطَ

ذَقَنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَمَضَى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ مَضَيْنَا مَعَهُ وَ إِذَا لَحْيَاهُ قَدْ رُبِطَا وَ إِذَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ وُلْدُهُ وَ جَمَاعَةُ آلِ أَبِي طَالِبٍ يَبْكُونَ فَجَلَسَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام عِنْدَ رَأْسِهِ وَ نَظَرَ فِي وَجْهِهِ فَتَبَسَّمَ فَنَقِمَ مَنْ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبَسَّمَ شَامِتاً بِعَمِّهِ قَالَ وَ خَرَجَ لِيُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ سَمِعْنَا فِيكَ مِنْ هَؤُلَاءِ مَا نَكْرَهُ حِينَ تَبَسَّمْتَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِنَّمَا تَعَجَّبْتُ مِنْ بُكَاءِ إِسْحَاقَ وَ هُوَ يَمُوتُ وَ اللَّهِ قَبْلَهُ وَ يَبْكِيهِ مُحَمَّدٌ قَالَ فَبَرَأَ مُحَمَّدٌ وَ مَاتَ إِسْحَاقُ.

ترجمہ

محمد بن داؤد نے کہا کہ میں اور میرا بھائی دونوں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص یہ خبر لایا کہ محمد بن جعفر کے جبڑوں کو تحت الحنک باندھی جا چکی ہے۔یعنی وہ مر چکا ہے یا قریب المرگ ہے۔

یہ سن کر آپؑ اسے دیکھنے کے لئے جانے لگے اور ہم بھی آپؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور وہاں کا منظر یہ تھا کہ اسحاق بن جعفر صادق اور ان کی اولاد اور آل ابوطالب کے کچھ لوگ ان کے گرد بیٹھ کر رو رہے تھے۔

امام علی رضا علیہ السلام اس قریب المرگ شخص کے سرہانے کے پاس بیٹھ گئے اور اس کے چہرے کو دیکھ کر آپؑ نے تبسم فرمایا یہ بات حاضرین کو ناگوار محسوس ہوئی بلکہ ان میں سے کچھ افراد نے یہ کہا کہ یہ اپنے چچا کی مصیبت پر خوش ہو رہے ہیں۔

پھر آپؑ نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے گئے۔میں نے راستے میں آپؑ سے عرض کی: ہماری جان آپؑ پر قربان جائے! جس وقت آپؑ نے تبسم کیا تو حاضرین میں سے کچھ افراد نے آپؑ کے متعلق نازیبا گفتگو کی جو ہمیں بری محسوس ہوئی۔

آپؑ نے فرمایا: میرا تبسم تو اسحاق کے گریہ کرنے پر تھا اس لیے کہ وہ محمد بن جعفر سے پہلے انتقال کر جائے گا۔اور خود محمد بن جعفر اس کی موت پر گریہ کرے گا۔

راوی کہتا ہے کہ محمد بن جعفر تو رو بصحت ہو گیا اور اسحاق کا انتقال ہو گیا۔

7 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي القسم [الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَذَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرِضَ أَبِي مَرَضاً شَدِيداً فَأَتَاهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَعُودُهُ وَ عَمِّي إِسْحَاقُ جَالِسٌ يَبْكِي قَدْ جَزِعَ عَلَيْهِ جَزَعاً شَدِيداً قَالَ يَحْيَى فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ مِمَّا يَبْكِي عَمُّكَ قُلْتُ يَخَافُ عَلَيْهِ مَا تَرَى قَالَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ لَا تَغْتَمَّنَّ فَإِنَّ إِسْحَاقَ سَيَمُوتُ قَبْلَهُ قَالَ يَحْيَى فَبَرَأَ أَبِي مُحَمَّدٌ وَ مَاتَ إِسْحَاقُ.

قال مصنف هذا الكتاب ره علم الرضا عليه السلام ذلك بما كان عنده من كتاب علم المنايا و

فيه مبلغ أعمار أهل بيته متوارثا عن رسول اللهﷺ و من ذلك.

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَؑ أُوتِيتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابِ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ.

ترجمه

یحییٰ بن محمد بن جعفر صادقؑ نے کہا کہ میرے والد سخت بیمار ہوئے تو امام علی رضاؑ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور میرے چچا اسحاق ان کے قریب بیٹھے گریہ کررہے تھے۔

آپؑ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارے چچا کیوں رو رہے ہیں؟

میں نے کہا: ان کو محمد بن جعفر کی موت کا ڈر ہے اوران کا حال آپؑ کے سامنے ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''غم نہ کرو۔ محمد بچ جائیں گے اور اسحاق ان سے پہلے انتقال کرجائیں گے''۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا میرے والد تندرست ہوگئے اور چچا اسحاق کا انتقال ہوگیا۔

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں: ''امامؑ کے پاس علم المنایا پر مبنی وہ کتاب موجود تھی جو انہیں رسول خداﷺ سے وارثت میں ملی تھی۔ اوراسی کتاب کی وجہ سے آپؑ نے اسحاق کی موت کی خبر دی تھی''۔

امیر المومنینؑ فرمایا کرتے تھے: ''مجھے علم المنایا اور البلایا اور انساب اور فیصلوں کا علم عطا کیا گیا ہے''۔

ایک دعویدار خلافت کو تنبیہ

8 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ لَمَّا خَرَجَ عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بِمَكَّةَ وَ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَ دُعِيَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بُويِعَ لَهُ بِالْخِلَافَةِ وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الرِّضَاؑ وَ أَنَا مَعَهُ فَقَالَ لَهُ يَا عَمِّ لَا تُكَذِّبْ أَبَاكَ وَ لَا أَخَاكَ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ لَا يَتِمُّ ثُمَّ خَرَجَ وَ خَرَجْتُ مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أَتَى الْجَلُودِيُّ فَلَقِيَهُ فَهَزَمَهُ ثُمَّ اسْتَأْمَنَ إِلَيْهِ فَلَبِسَ السَّوَادَ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَلَعَ نَفْسَهُ وَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لِلْمَأْمُونِ وَ لَيْسَ لِي فِيهِ حَقٌّ ثُمَّ أُخْرِجَ إِلَى خُرَاسَانَ فَمَاتَ بِجُرْجَانَ.

ترجمه

اسحاق بن موسیٰ کا بیان ہے جب میرے چچا محمد بن جعفر صادقؑ نے مکہ میں خروج کیا اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی اور امیر المومنین ہونے کا دعویٰ کیا اوران کی خلافت پر بیعت کی گئی۔ تو امام علی رضاؑ ان کے پاس گئے اور میں بھی آپؑ کے ہمراہ تھا۔

آپؑ نے ان سے فرمایا: ''چچا جان! آپ اپنے والد بزرگوار اور اپنے بھائی کی تکذیب نہ کریں۔ آپ کی یہ امارت

بے جان ہے اور آپ مقصد کو حاصل نہ کر سکیں گے"۔

پھر آپؑ مکہ سے مدینہ چلے گئے اور میں بھی آپؑ کے ساتھ مدینہ واپس آ گیا۔ ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ عباسی لشکر کو لے کر جلودی آ پہنچا اور خوب رن پڑا اور محمد بن جعفر کو شکست ہوئی اور اس نے جلودی سے امان طلب کی۔ اور امان ملنے کے بعد اس نے بنی عباس کا سیاہ لباس پہنا اور منبر پر گئے اور خلافت کے دعویٰ سے اپنی دست برداری کا اعلان کیا اور کہا کہ یہ حکومت مامون کی ہے اور میرا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ پھر وہاں سے نکل کر خراسان چلے گئے اور جرجان میں وفات پائی۔

ابی السرایا کے متعلق پیش گوئی

9 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَثْرَمِ وَ كَانَ عَلَى شُرْطَةِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَلَوِيِّ بِالْمَدِينَةِ أَيَّامَ أَبِي السَّرَايَا قَالَ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ بَيْتِهِ وَ غَيْرُهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فَبَايَعُوهُ وَ قَالُوا لَهُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام كَانَ مَعَنَا وَ كَانَ أَمْرُنَا وَاحِداً فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِكَ اجْتَمَعُوا وَ أَحَبُّوا أَنْ تَكُونَ مَعَهُمْ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَافْعَلْ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَ هُوَ بِالْحَمْرَاءِ فَأَدَّيْتُ مَا أَرْسَلَنِي بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ أَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ إِذَا مَضَى عِشْرُونَ يَوْماً أَتَيْتُكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَأَبْلَغْتُهُ مَا أَرْسَلَنِي بِهِ فَمَكَثْنَا أَيَّاماً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ جَاءَنَا وَرْقَاءُ قَائِدُ الْجُلُودِيِّ فَقَاتَلَنَا وَ هَزَمَنَا وَ خَرَجْتُ هَارِباً نَحْوَ الصَّوْرَيْنِ فَإِذَا هَاتِفٌ يَهْتِفُ بِي يَا أَثْرَمُ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ مَضَتِ الْعِشْرُونَ أَمْ لَا وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام۔

ترجمہ

محمد بن اثرم سے روایت ہے کہ جب ابی السرایا نے عباسی حکومت کے خلاف خروج کیا اور مدینہ پر قبضہ کیا تھا تو وہ اس وقت محمد بن سلیمان علوی کے لشکر میں اہم عہدے پر تعینات تھا اس کا بیان ہے کہ انہی دنوں بنو ہاشم اور قریش نے ایک مشترکہ اجلاس کیا اور انہوں نے محمد بن سلیمان علوی سے کہا۔

اگر آپ امام علی رضا علیہ السلام کو اس تحریک میں شامل کر لیں تو آپ کی تحریک مضبوط ہو جائے گی۔

محمد بن سلیمان نے اس پیغام رسانی کے لیے مجھے منتخب کیا اور کہا تم امام علی رضا علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ اور ان سے جا کر درخواست کرو کہ آپؑ کے خاندان کے افراد ایک بات پر جمع ہو چکے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپؑ بھی ان کا ساتھ دیں۔ لہٰذا اگر آپؑ ہمارے ساتھ آنا چاہیں تو ضرور آئیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپؑ ''حمراء الاسد'' پر قیام پذیر تھے۔
اور میں نے آپؑ کو محمد بن سلیمان علوی کا پیغام پہنچایا اور انہیں اپنے ساتھ شمولیت کی دعوت دی۔
امامؑ نے فرمایا: ''میری طرف سے محمد بن سلیمان علوی کو سلام کہنا اور اس سے کہنا کہ بیس دن بعد میں تمہارے پاس آؤں گا''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ کا جواب محمد بن سلیمان کو پہنچایا اور ٹھیک اٹھارویں دن جلودی کا لشکر لے کر ورقا ہمارے مقابلے پر آیا۔ ہماری اور اس کی جنگ ہوئی جس میں ہمیں شکست اٹھانی پڑی اور ہم بھاگ نکلے۔
میں میدان جنگ سے بھاگ کر ''صورین'' کی طرف جا رہا تھا کہ پیچھے سے یہ صدا سنائی دی۔
اثرم! رک جاؤ۔
جب میں نے پیچھے دیکھا تو امام علی رضا علیہ السلام کھڑے تھے: انہوں نے فرمایا: ''بیس دن گزر رہے ہیں یا نہیں؟''
واضح رہے کہ محمد بن سلیمان علوی کا نسب نامہ یہ ہے۔
محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام۔

ریان کے دل کی بات زبان امامت پر

10 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ قَالَ لِيَ الرَّيَّانُ بْنُ الصَّلْتِ بِمَرْوَ وَ قَدْ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ بَعَثَهُ إِلَى بَعْضِ كُوَرِ خُرَاسَانَ فَقَالَ لِي أُحِبُّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لِي عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَأُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أُحِبُّ أَنْ يَكْسُوَنِي مِنْ ثِيَابِهِ وَ أُحِبُّ أَنْ يَهَبَ لِي مِنَ الدَّرَاهِمِ الَّتِي ضُرِبَتْ بِاسْمِهِ فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدِياً إِنَّ الرَّيَّانَ بْنَ الصَّلْتِ يُرِيدُ الدُّخُولَ عَلَيْنَا وَ الْكِسْوَةَ مِنْ ثِيَابِنَا وَ الْعَطِيَّةَ مِنْ دَرَاهِمِنَا فَأَذِنْتُ لَهُ فَدَخَلَ فَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ وَ ثَلَاثِينَ دِرْهَماً مِنَ الدَّرَاهِمِ الْمَضْرُوبَةِ بِاسْمِهِ.

ترجمہ

معمر بن خلاد کا بیان ہے کہ فضل بن سہل نے ریان بن صلت کو خراسان کے کچھ علاقوں کا والی مقرر کیا تو وہ مرو میں امام علی رضا علیہ السلام کے بیت الشرف پر حاضر ہوا اور اس نے مجھ سے کہا: میرے لیے امامؑ سے داخلے کی اجازت لو اور میری خواہش ہے کہ امام اپنے ملبوسات میں سے مجھے کوئی لباس عطا کریں اور اپنے نام والے درہموں میں سے کچھ درہم مجھے بطور تبرک عطا فرمائیں۔
راوی کہتا ہے کہ میں یہ پیغام لے کر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: ''ریان بن صلت ہماری

خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ ہم اسے اپنا کوئی لباس اور اپنے مخصوص درہموں میں سے کچھ درہم عطا کریں''۔

میں نے اسے ملاقات کی اجازت دے دی ہے۔ جاؤ اسے لے آؤ۔

معمر کہتا ہے کہ میں اسے لے کر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے اسے دو کپڑے اور اپنے نام سے جاری ہونے والے تیس درہم عطا کیے۔

ثروت واقبال کی پیش گوئی

11 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَاجِيلَوَيْهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ كُنَّا حَوْلَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ نَحْنُ شُبَّانٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ إِذْ مَرَّ عَلَيْنَا جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ الْعَلَوِيُّ وَ هُوَ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَنَظَرَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ وَ ضَحِكْنَا مِنْ هَيْئَةِ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام لَتَرَوْنَهُ عَنْ قَرِيبٍ كَثِيرَ الْمَالِ كَثِيرَ التَّبَعِ فَمَا مَضَى إِلَّا شَهْرٌ أَوْ نَحْوُهُ حَتَّى وَلِيَ الْمَدِينَةَ وَ حَسُنَتْ حَالُهُ فَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَ مَعَهُ الْخِصْيَانُ وَ الْحَشَمُ وَ جَعْفَرٌ هَذَا هُوَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ترجمہ

حسین بن موسیٰ کاظم علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہم بنی ہاشم کے چند نوجوان امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں جعفر بن محمد علوی کا گزر ہوا اور وہ بے حد بوسیدہ لباس اور بری ہیئت میں تھے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنسنے لگے

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تم سب عنقریب دیکھو گے کہ یہ مالدار ہو جائیں گے اور ان کے پاس نوکروں اور خادموں کی کثرت ہوگی''۔

ابھی اس بات کو ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ والئ مدینہ بن گئے اور ان کی حالت بہت ہی اچھی ہوگئی اور جب وہ ہمارے قریب سے گزرتے تو ان کے ہمراہ کئی خواجہ سرا اور بہت سے نوکر چاکر ہوتے تھے۔

جعفر بن عمر کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔

جعفر بن عمر بن حسن (بحار میں حسین) بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام۔

امین کے قتل کی پیش گوئی

12 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ عَبْدَ اللهِ يَقْتُلُ مُحَمَّداً فَقُلْتُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَارُونَ يَقْتُلُ مُحَمَّدَ بْنَ هَارُونَ فَقَالَ لِي نَعَمْ عَبْدُ اللهِ الَّذِي بِخُرَاسَانَ يَقْتُلُ مُحَمَّدَ ابْنَ زُبَيْدَةَ الَّذِي هُوَ بِبَغْدَادَ فَقَتَلَهُ.

ترجمہ

حسین بن بشار کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''عبداللہ، محمد کو قتل کرے گا''۔

یہ سن کر میں نے کہا: کیا عبداللہ بن ہارون، محمد بن ہارون کو قتل کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! عبداللہ جو کہ خراسان میں ہے وہ بغداد میں رہنے والے محمد بن زبیدہ کو قتل کرے گا''۔

چنانچہ جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کی پیش گوئی

13 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِقُمَّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ سَنَةَ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قِيَامَا وَ كَانَ مِنْ رُؤَسَاءِ الْوَاقِفَةِ فَسَأَلَنَا أَنْ نَسْتَأْذِنَ لَهُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَفَعَلْنَا فَلَمَّا صَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهُ أَنْتَ إِمَامٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللهَ أَنَّكَ لَسْتَ بِإِمَامٍ قَالَ فَنَكَتَ عليه السلام فِي الْأَرْضِ طَوِيلًا مُنَكِّسَ الرَّأْسِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا عِلْمُكَ أَنِّي لَسْتُ بِإِمَامٍ قَالَ لَهُ إِنَّا قَدْ رُوِّينَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَكُونُ عَقِيماً وَ أَنْتَ قَدْ بَلَغْتَ السِّنَّ وَ لَيْسَ لَكَ وَلَدٌ قَالَ فَنَكَسَ رَأْسَهُ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللهَ أَنَّهُ لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَ اللَّيَالِي حَتَّى يَرْزُقَنِي اللهُ وَلَداً مِنِّي قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَجْرَانَ فَعَدَدْنَا الشُّهُورَ مِنَ الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ فَوَهَبَ اللهُ لَهُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ قَالَ وَ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ قِيَامَا هَذَا وَاقِفاً فِي الطَّوَافِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ عليه السلام فَقَالَ مَا لَكَ حَيَّرَكَ اللهُ تَعَالَى فَوَقَفَ عَلَيْهِ بَعْدَ الدَّعْوَةِ.

ترجمہ

ابن ابی نجران اور صفوان دونوں کا بیان ہے کہ حسین بن قیاما جو کہ فرقۂ واقفیہ میں سے تھے، اس نے ہم لوگوں سے کہا: آپ میرے لیے امام علی رضا علیہ السلام سے اِذنِ باریابی حاصل کریں۔

چنانچہ امامؑ سے اس کے لیے اجازت طلب کی گئی اور وہ آپؑ کے سامنے گیا اور اس نے کہا: کیا آپ امام ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! میں امام ہوں''۔

اس نے کہا: میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ آپؑ امام نہیں ہیں۔

راوی کا بیان ہے یہ سن کر آپؑ گردن جھکائے دیر تک خاموش رہے۔ پھر اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: ''تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں امام نہیں ہوں؟''

اس نے کہا: میں یہ بات اس لیے بیان کر رہا ہوں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تھا کہ امام بے اولاد نہیں ہوتا۔ اور اس وقت آپؑ کا سن اتنا ہو چکا ہے لیکن اب تک کوئی اولاد نہیں ہے۔

یہ سن کر آپؑ کچھ دیر خاموش رہے پھر ارشاد فرمایا: ''میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ چند شب و روز ہی میں اللہ تعالیٰ مجھے نیک فرزند عطا کرے گا''۔

عبدالرحمن بن ابی نجران نے کہا: اس وقت سے ہم نے مہینے گننے شروع کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی سال ہی فرزند امام محمد تقی علیہ السلام عطا فرمایا راوی کا بیان ہے کہ یہ حسن بن قیاما ایک مرتبہ طواف میں کھڑا ہوئے تھے تو حضرت ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

''تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے ورطۂ حیرت میں ڈالے''

اس کے بعد اس نے امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت پر ہی توقف کیا اور آپؑ کے بعد کسی اور امام کے امامت کا قائل نہ رہے۔

ہرثمہ کے انجام کی پیش گوئی

14 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ مُوسَى بْنِ هَارُونَ قَالَ رَأَيْتُ الرِّضَا عليه السلام وَ قَدْ نَظَرَ إِلَى هَرْثَمَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ كَأَنِّي بِهِ وَ قَدْ حُمِلَ إِلَى مَرْوَ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ فَكَانَ كَمَا قَالَ.

ترجمہ

موسیٰ بن ہارون کی روایت ہے کہ آپؑ نے مدینہ میں ایک مرتبہ ہرثمہ پر نظر ڈالی تو فرمایا: ''گویا میں دیکھ رہا ہوں

کہ یہ شخص مرو لے جایا جا رہا ہے جہاں اس کی گردن ماری جا رہی ہے''۔ پھر ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؑ نے کہا تھا۔

اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیتے تو میں بھی اور دیتا

15 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي حَبِيبٍ البناجی النِّبَاجِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ وَ قَدْ وَافَى البناج النِّبَاجَ وَ نَزَلَ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْحَاجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ كَأَنِّي مَضَيْتُ إِلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ وَقَفْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ وَجَدْتُ عِنْدَهُ طَبَقاً مِنْ خُوصِ نَخْلِ الْمَدِينَةِ فِيهِ تَمْرٌ صَيْحَانِيٌّ فَكَأَنَّهُ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ فَنَاوَلَنِي مِنْهُ فَعَدَدْتُهُ فَكَانَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ تَمْرَةً فَتَأَوَّلْتُ أَنِّي أَعِيشُ بِعَدَدِ كُلِّ تَمْرَةٍ سَنَةً فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ عِشْرِينَ يَوْماً كُنْتُ فِي أَرْضٍ تُعْمَرُ بَيْنَ يَدَيَّ لِلزِّرَاعَةِ حَتَّى جَاءَنِي مَنْ أَخْبَرَنِي بِقُدُومِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا علیہ السلام مِنَ الْمَدِينَةِ وَ نُزُولِهِ ذَلِكَ الْمَسْجِدَ وَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْعَوْنَ إِلَيْهِ فَمَضَيْتُ نَحْوَهُ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ رَأَيْتُ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ وَ تَحْتَهُ حَصِيرٌ مِثْلُ مَا كَانَ تَحْتَهُ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقُ خُوصٍ فِيهِ تَمْرٌ صَيْحَانِيٌّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ عَلَيَّ وَ اسْتَدْنَانِي فَنَاوَلَنِي قَبْضَةً مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ فَعَدَدْتُهُ فَإِذَا عَدَدُهُ مِثْلُ ذَلِكَ التَّمْرِ الَّذِي نَاوَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي مِنْهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ علیہ السلام لَوْ زَادَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَزِدْنَاكَ

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله للصادق علیہ السلام دلالة مثل هذه الدلالة و قد ذكرتها في الدلائل.

ترجمہ

ابوحبیب نباجی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گاؤں نباج میں تشریف لائے اور اس مسجد میں قیام فرمایا جس میں ہر سال حجاج آ کر ٹھہرا کرتے ہیں۔

پھر میں نے خواب میں مزید دیکھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے کھڑا ہو گیا اور اس وقت آپؐ کے سامنے مدینہ کی کھجوروں کے پتوں سے بنی ہوئی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہے اور اس میں صیحانی کھجوریں ہیں آپؐ نے ان کھجوروں میں سے ایک مٹھی بھر کر مجھے عطا فرمائی۔ میں نے دانے شمار کیے تو اٹھارہ دانے تھے۔ میں نے اپنے ذہن میں اس خواب کی تعبیر یہ مراد لی کہ اب میری زندگی کے اٹھارہ برس باقی ہیں۔

اس خواب کو دیکھے ہوئے بیس دن ہو چکے تھے اور میں ایک قطعہ اراضی کو زراعت کے لیے تیار کرنے میں مصروف تھا کہ ایک شخص نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام مدینہ سے تشریف لائے ہیں۔ اور اسی مسجد میں قیام

پذیر ہیں اور لوگ جوق در جوق ان کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں۔

چنانچہ میں بھی زیارت کے شوق میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ عین اسی مقام پر تشریف فرما ہیں جہاں میں نے عالم خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا تھا۔ اور آپؑ ویسی ہی چٹائی پر بیٹھے تھے جیسی چٹائی پر میں نے عالم خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپؑ کے سامنے بھی کھجور کے پتوں کی ایک ٹوکری رکھی ہے جس میں صیحانی کھجوریں ہیں۔

میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور آپؑ نے مجھے قریب بلا کر ان کھجوروں میں سے ایک مٹھی کھجور بھر کر مجھے عطا کی۔ اور جب میں نے کھجوریں شمار کیں تو پوری اٹھارہ تھیں۔

میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! کچھ اور بھی عنایت فرمائیں۔

انہوں نے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے جد بزرگوار نے اس سے زیادہ عنایت فرمائی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دے دیتا''۔

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق بھی ایک ایسی روایت مروی ہے جسے میں نے کتاب الدلائل میں نقل کیا ہے۔

خواب میں نسخے کی تجویز

16 حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّعَالِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْرُوفُ بِالصَّفْوَانِيِّ قَالَ قَدْ خَرَجَتْ قَافِلَةٌ مِنْ خُرَاسَانَ إِلَى كِرْمَانَ فَقَطَعَ اللُّصُوصُ عَلَيْهِمُ الطَّرِيقَ وَ أَخَذُوا مِنْهُمْ رَجُلًا اتَّهَمُوهُ بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَبَقِيَ فِي أَيْدِيهِمْ مُدَّةً يُعَذِّبُونَهُ لِيَفْتَدِيَ مِنْهُمْ نَفْسَهُ وَ أَقَامُوهُ فِي الثَّلْجِ وَ مَلَئُوا فَاهُ مِنْ ذَلِكَ الثَّلْجِ فَشَدُّوهُ فَرَحِمَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ فَأَطْلَقَتْهُ وَ هَرَبَ فَانْفَسَدَ فَمُهُ وَ لِسَانُهُ حَتَّى لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَلَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى خُرَاسَانَ وَ سَمِعَ بِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ أَنَّهُ بِنَيْسَابُورَ فَرَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ قَائِلًا يَقُولُ لَهُ إِنَّ ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَدْ وَرَدَ خُرَاسَانَ فَسَلْهُ عَنْ عِلَّتِكَ فَرُبَّمَا يُعَلِّمُكَ دَوَاءً تَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ فَرَأَيْتُ كَأَنِّي قَدْ قَصَدْتُهُ عليه السلام وَ شَكَوْتُ إِلَيْهِ مَا كُنْتُ دُفِعْتُ إِلَيْهِ وَ أَخْبَرْتُهُ بِعِلَّتِي فَقَالَ لِي خُذْ مِنَ الْكَمُّونِ وَ السَّعْتَرِ وَ الْمِلْحِ وَ دُقَّهُ وَ خُذْ مِنْهُ فِي فَمِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً فَإِنَّكَ تُعَافَى فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ مِنْ مَنَامِهِ وَ لَمْ يُفَكِّرْ فِيمَا كَانَ رَأَى فِي مَنَامِهِ وَ لَا اعْتَدَّ بِهِ حَتَّى وَرَدَ بَابَ نَيْسَابُورَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَدِ ارْتَحَلَ مِنْ نَيْسَابُورَ وَ هُوَ بِرِبَاطِ سَعْدٍ فَوَقَعَ فِي نَفْسِ الرَّجُلِ أَنْ يَقْصِدَهُ وَ يَصِفَ لَهُ أَمْرَهُ لِيَصِفَ لَهُ مَا

يَنْتَفِعُ بِهِ مِنَ الدَّوَاءِ فَقَصَدَهُ إِلَى رِبَاطِ سَعْدٍ فَدَخَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَ كَيْتَ وَ قَدِ انْفَسَدَ عَلَيَّ فَمِي وَلِسَانِي حَتَّى لَا أَقْدِرُ عَلَى الْكَلَامِ إِلَّا بِجُهْدٍ فَعَلِّمْنِي دَوَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام أَ لَمْ أُعَلِّمْكَ اذْهَبْ فَاسْتَعْمِلْ مَا وَصَفْتُهُ لَكَ فِي مَنَامِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُعِيدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ عليه السلام لِي خُذْ مِنَ الْكَمُّونِ وَ السَّعْتَرِ وَ الْمِلْحِ فَدُقَّهُ وَ خُذْ مِنْهُ فِي فَمِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً فَإِنَّكَ سَتُعَافَى قَالَ الرَّجُلُ فَاسْتَعْمَلْتُ مَا وَصَفَ لِي فَعُوفِيتُ قَالَ أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّعَالِبِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْرُوفَ بِالصَّفْوَانِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ وَ سَمِعْتُ مِنْهُ هَذِهِ الْحِكَايَةَ.

ترجمه

عبداللہ بن عبدالرحمن صفوانی سے روایت ہے کہ ایک قافلہ خراسان سے کرمان کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اورانہوں نے اس قافلے کے مشہور ومعروف دولت مند شخص کو اپنے پاس یرغمال بنالیا اور ایک مدت تک اپنے پاس رکھ کر اس پر سختیاں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کبھی اسے برف پر باندھ کر لٹا دیتے اور کبھی اس کے منہ میں برف بھر دیتے تا کہ وہ تاوان ادا کر کے خود کو ان کے چنگل سے چھڑائے۔

ڈاکوؤں کی ایک عورت کو اس پر ترس آ گیا اور اس نے اس کو رہا کر دیا اور وہ تاجر وہاں سے بھاگ نکلا۔ مگر برف کی وجہ سے اس کا منہ اور زبان اس طرح متاثر ہوگئیں تھیں کہ وہ بات نہیں کر سکتا تھا۔

جب وہ شخص خراسان واپس آیا تو اس نے سنا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور میں ہیں۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اس سے کہہ رہا ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام خراسان آئے ہوئے ہیں۔ تم جا کر ان کے سامنے اپنا مرض بیان کر۔ وہ تمہارے لیے کوئی دوا تجویز کریں گے جس سے تمہیں آرام ہو جائے گا۔ پھر خواب ہی میں اس نے دیکھا کہ وہ امامؑ کی خدمت میں گیا اور آپؑ سے اپنی تکلیف بیان کی تو آپؑ نے فرمایا: ''زیرہ، پودینہ، اور نمک کو باریک بنا کر سفوف تیار کر لو اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا دو تین مرتبہ اپنے منہ میں رکھ لو تو صحت یاب ہو جاؤ گے''۔

یہ خواب دیکھ کر وہ شخص بیدار ہوا مگر اس نے خواب کو چنداں اہمیت نہ دی اور وہ نیشاپور گیا اور جب وہ شہر کے دروازے پر پہنچا تو اسے بتایا گیا کہ امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور سے تشریف لے گئے ہیں اور اب آپؑ رباط سعد میں ہیں۔

اس نے دل میں سوچا کہ وہیں چل کر آپؑ سے اپنا مدعا بیان کرنا چاہیے۔ اسی لیے وہ رباط سعد روانہ ہوا اور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: فرزند رسولؐ! مجھ پر مصائب گزرے ہیں جس کی وجہ سے میرا منہ اور میری زبان سخت متاثر ہوئیں ہیں اور میرے لیے بات کرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس کی دوا نہیں بتائی تھی؟ جاؤ اور اسی دوا کو استعمال کرو جو میں نے تمہیں خواب میں بتائی تھی''۔

اس شخص نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! مناسب سمجھیں تو دوبارہ بتا دیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''تھوڑا سا زیرہ، پودینہ اور نمک لے کر سفوف بناؤ اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا دو تین مرتبہ اپنے منہ میں رکھو۔ انشاءاللہ صحت یاب ہو جاؤ گے''۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کے فرمان پر عمل کیا اور صحت یاب ہو گیا۔

ابو حامد احمد بن علی بن حسین ثعالبی کا بیان ہے کہ میں نے ابو احمد عبداللہ بن عبدالرحمن صفوانی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خود اس شخص سے ملاقات کی اور دیکھا ہے اور میں نے خود اسی کی زبان سے یہ سارا قصہ سنا ہے۔

ریان پر نوازش

17 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّيَّانُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ لَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعِرَاقِ وَ عَزَمْتُ عَلَى تَوْدِيعِ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِذَا وَدَّعْتُهُ سَأَلْتُهُ قَمِيصاً مِنْ ثِيَابِ جَسَدِهِ لِأُكَفَّنَ بِهِ وَ دَرَاهِمَ مِنْ مَالِهِ أَصُوغُ بِهَا لِبَنَاتِي خَوَاتِيمَ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ شَغَلَنِي الْبُكَاءُ وَ الْأَسَفُ عَلَى فِرَاقِهِ عَنْ مَسْأَلَةِ ذَلِكَ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ صَاحَ بِي يَا رَيَّانُ ارْجِعْ فَرَجَعْتُ فَقَالَ لِي أَ مَا تُحِبُّ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ قَمِيصاً مِنْ ثِيَابِ جَسَدِي تُكَفَّنُ فِيهِ إِذَا فَنِيَ أَجَلُكَ أَ وَ مَا تُحِبُّ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ دَرَاهِمَ تَصُوغُ بِهَا لِبَنَاتِكَ خَوَاتِيمَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي أَنْ أَسْأَلَكَ ذَلِكَ فَمَنَعَنِي الْغَمُّ بِفِرَاقِكَ فَرَفَعَ عليه السلام الْوِسَادَةَ وَ أَخْرَجَ قَمِيصاً فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَ رَفَعَ جَانِبَ الْمُصَلَّى فَأَخْرَجَ دَرَاهِمَ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ وَ عَدَدْتُهَا فَكَانَتْ ثَلَاثِينَ دِرْهَماً.

ترجمہ

ریان بن صلت کا بیان ہے کہ جب میں نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو سوچا کہ امام علی رضا علیہ السلام سے رخصت ہو لوں۔ اور اس کے ساتھ میں نے اپنے دل میں یہ بھی سوچا کہ جب زیارت سے مشرف ہوں گا تو میں آپؑ سے آپؑ کی استعمال شدہ ایک پوشاک کا بھی سوال کروں گا تا کہ وہ پوشاک میرے کفن کے لیے کام آ سکے اور اس کے علاوہ حضرتؑ سے چند دراہموں کو بھی طلب کروں گا تا کہ ان سے اپنی بیٹیوں کے لیے انگوٹھیاں بنوا سکوں

اور جب میں رخصت ہونے لگا تو آپؑ کی جدائی برداشت نہ کر سکا اور گریہ میں مشغول ہو گیا اور اپنا سوال بھول گیا۔

اور جب میں رخصت ہو کر بیت الشرف سے باہر آنے والا تھا تو آپؑ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: ''کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ میں

اپنے ملبوسات میں سے کوئی پوشاک تمہارے کفن کے لیے اور اپنے درہموں میں سے کچھ درہم تمہاری بیٹیوں کی انگوٹھیوں کے لیے دے دوں"۔

میں نے عرض کی: مولا! دل میں تو یہ ارادہ تھا مگر آپؑ کی جدائی کے غم میں یہ سب کچھ بھول گیا۔

پھر آپؑ نے تکیہ اٹھایا اور اپنی ایک قمیص نکال کر مجھے عطا فرمائی اور جا نماز کا ایک گوشہ اٹھایا اور اس میں سے کچھ درہم نکال کر مجھے عنایت فرمائے۔ اور میں نے شمار کئے تو وہ تیس درہم تھے۔

ایک شک کرنے والی کی تسلی

18 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ كُنْتُ شَاكّاً فِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ كِتَاباً أَسْأَلُهُ فِيهِ الْإِذْنَ عَلَيْهِ وَ قَدْ أَضْمَرْتُ فِي نَفْسِي أَنْ أَسْأَلَهُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ عَنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَدْ عَقَدْتُ قَلْبِي عَلَيْهَا قَالَ فَأَتَانِي جَوَابُ مَا كَتَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ عَافَانَا اللهُ وَ إِيَّاكَ أَمَّا مَا طَلَبْتَ مِنَ الْإِذْنِ عَلَيَّ فَإِنَّ الدُّخُولَ إِلَيَّ صَعْبٌ وَ هَؤُلَاءِ قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ فِي ذَلِكَ فَلَسْتَ تَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ وَ سَيَكُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ وَ كَتَبَ عليه السلام بِجَوَابِ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ عَنِ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ فِي الْكِتَابِ وَ لَا وَ اللهِ مَا ذَكَرْتُ لَهُ مِنْهُنَّ شَيْئاً وَ لَقَدْ بَقِيتُ مُتَعَجِّباً لَمَّا ذَكَرَهَا فِي الْكِتَابِ وَ لَمْ أَدْرِ أَنَّهُ جَوَابِي إِلَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَوَقَفْتُ عَلَى مَعْنَى مَا كَتَبَ بِهِ عليه السلام.

ترجمه

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی نے کہا کہ مجھے ابوالحسن علی ابن موسی الرضا علیہ السلام کی امامت میں شک تھا۔ اور میں نے آپؑ کو ایک عریضہ لکھا اور حاضری کی اجازت طلب کی اور یہ بات دل میں رکھے ہوئے تھا کہ جیسے ہی میری حضرتؑ سے ملاقات ہوگی تو میں ان سے ان تین آیات کے متعلق دریافت کروں گا جنہیں میں سمجھنے سے آج تک قاصر رہا تھا۔

بزنطی نے بیان کیا: مجھے میرے عریضہ کا جواب ان الفاظ میں موصول ہوا۔

اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور ہم سے درگزر فرمائے تم نے جو ملاقات کی اجازت چاہی ہے فی الحال یہ تمہارے لیے ممکن نہیں ہے کیونکہ ہم تک لوگوں کا پہنچنا مشکل بنا دیا گیا ہے اور ان لوگوں نے اس پر سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو جلد ملاقات ہو سکے گی۔

پھر آپ نے اس خط میں ان تین آیات کا مطلب بھی تحریر فرمایا جن کے متعلق میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ مگر خدا کی قسم! میں نے اپنے خط میں اس کا کہیں تذکرہ نہیں کیا تھا اور فوری طور پر یہ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ میرے خط کا جواب

ہے۔لیکن بعد میں مجھے یاد آیا اور سمجھ گیا جو کچھ آپؑ نے تحریر کیا تھا وہ میرے چھپے ہوئے ارادکا صحیح صحیح جواب تھا۔

اپنی تکریم کو لوگوں پر فخر کا ذریعہ نہ بناؤ

19 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رض قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ بَعَثَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَيَّ بِحِمَارٍ فَرَكِبْتُهُ وَ أَتَيْتُهُ فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ بِاللَّيْلِ إِلَى أَنْ مَضَى مِنْهُ مَا شَاءَ اللهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ لِي لَا أَرَاكَ تَقْدِرُ عَلَى الرُّجُوعِ إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَجَلْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ وَ اغْدُ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْتُ أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ يَا جَارِيَةُ افْرُشِي لَهُ فِرَاشِي وَ اطْرَحِي عَلَيْهِ مِلْحَفَتِيَ الَّتِي أَنَامُ فِيهَا وَ ضَعِي تَحْتَ رَأْسِهِ مِخَدَّتِي قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَنْ أَصَابَ مَا أَصَبْتُ فِي لَيْلَتِي هَذِهِ لَقَدْ جَعَلَ اللهُ لِي مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَهُ وَ أَعْطَانِي مِنَ الْفَخْرِ مَا لَمْ يُعْطِهِ أَحَداً مِنْ أَصْحَابِنَا بَعَثَ إِلَيَّ بِحِمَارِهِ فَرَكِبْتُهُ وَ فَرَشَ لِي فِرَاشَهُ وَ بِتُّ فِي مِلْحَفَتِهِ وَ وُضِعَتْ لِي مِخَدَّتُهُ مَا أَصَابَ مِثْلَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ وَ هُوَ قَاعِدٌ مَعِي وَ أَنَا أُحَدِّثُ نَفْسِي فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِي يَا أَحْمَدُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ فِي مَرَضِهِ يَعُودُهُ فَافْتَخَرَ عَلَى النَّاسِ بِذَلِكَ فَلَا تَذْهَبَنَّ نَفْسُكَ إِلَى الْفَخْرِ وَ تَذَلَّلْ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اعْتَمَدَ عَلَى يَدِهِ فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمه

بزنطی کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ نے میرے پاس ایک سواری بھیجی۔ میں اس پر سوار ہو کر آپؑ کے پاس آیا اور وہاں اتنی دیر تک قیام کیا کہ رات ہو گئی بلکہ رات کا ایک حصہ بھی گزر گیا۔ جب چلنے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ میری نظر میں تم اس وقت مدینہ واپس نہ جا سکو گے۔

میں نے عرض کیا کہ آپؑ نے درست فرمایا ''میں آپؑ پر قربان''۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: پھر آج کی شب ہمارے پاس ہی بسر کر لو۔ اور کل دن میں اللہ کے حفظ و امان میں چلے جانا۔

میں نے عرض کیا: بہت بہتر، میں آپؑ پر قربان۔

آپؑ نے کنیز کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ میرا بستر ان کے لیے بچھا دو۔ اور میرا لحاف اس بستر پر رکھ دو۔ اور میرا تکیہ بھی اس بستر پر رکھ دینا۔

بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ آج کی شب جو فخر و منزلت اللہ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ وہ

میرے دوستوں میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی یعنی میرے لیے امام نے اپنی سواری بھیجی۔ اس پر میں سوار ہوا، اپنا بستر میرے لیے لگوایا، اپنا لحاف اور تکیہ مجھے دیا، یہ بات میرے احباب میں تو کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

بزنطی کا بیان ہے۔ آپ میرے ساتھ تشریف فرما تھے اور میں اپنے دل ہی دل میں یہ باتیں سوچ رہا تھا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:۔

''اے احمد سنو! حضرت امیر المومنین علیہ السلام ایک مرتبہ زید بن صوحان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ تو وہ لوگوں میں اس امر پر فخر کا اظہار کرنے لگے۔

لہٰذا تم اپنے نفس کو فخر و مباہات کی راہ پر مت ڈالنا بلکہ اللہ کی بارگاہ میں عجز و نیاز سے کام لینا۔

فرقۂ واقفیہ کے سامنے اپنے حق کا اثبات

20 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ عَلَى الرِّضَا جَمَاعَةٌ مِنَ الْوَاقِفَةِ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الْبَطَائِنِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مِهْرَانَ وَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنَا عَنْ أَبِيكَ عليه السلام مَا حَالُهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَضَى فَقَالَ لَهُ فَإِلَى مَنْ عَهِدَ فَقَالَ إِلَيَّ فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلاً مَا قَالَهُ أَحَدٌ مِنْ آبَائِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَمَنْ دُونَهُ قَالَ لَكِنْ قَدْ قَالَهُ خَيْرُ آبَائِي وَ أَفْضَلُهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ أَمَا تَخَافُ هَؤُلَاءِ عَلَى نَفْسِكَ فَقَالَ لَوْ خِفْتُ عَلَيْهَا كُنْتُ عَلَيْهَا مُعِيناً إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَتَاهُ أَبُو لَهَبٍ فَتَهَدَّدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنْ خُدِشْتُ مِنْ قِبَلِكَ خَدْشَةً فَأَنَا كَذَّابٌ فَكَانَتْ أَوَّلَ آيَةٍ نَزَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هِيَ أَوَّلُ آيَةٍ أَنْزِعُ لَكُمْ إِنْ خُدِشْتُ خَدْشَةً مِنْ قِبَلِ هَارُونَ فَأَنَا كَذَّابٌ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مِهْرَانَ قَدْ أَتَانَا مَا نَطْلُبُ إِنْ أَظْهَرْتَ هَذَا الْقَوْلَ قَالَ فَتُرِيدُهَا ذَا أَ تُرِيدُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى هَارُونَ فَأَقُولَ لَهُ إِنِّي إِمَامٌ وَ أَنْتَ لَسْتَ فِي شَيْءٍ لَيْسَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّمَا قَالَ ذَلِكَ لِأَهْلِهِ وَ مَوَالِيهِ وَ مَنْ يَثِقُ بِهِ فَقَدْ خَصَّهُمْ بِهِ دُونَ النَّاسِ وَ أَنْتُمْ تَعْتَقِدُونَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ كَانَ قَبْلِي مِنْ آبَائِي وَ لَا تَقُولُونَ إِنَّهُ إِنَّمَا يَمْنَعُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَ أَنَّ أَبَاهُ حَيٌّ تَقِيَّةً فَإِنِّي لَا أَتَّقِيكُمْ فِي أَنْ أَقُولَ إِنِّي إِمَامٌ فَكَيْفَ أَتَّقِيكُمْ فِي أَنْ أَدَّعِيَ أَنَّهُ حَيٌّ لَوْ كَانَ حَيّاً.

قال مصنف هذا الكتاب ره إنما لم يخش الرشيد لأنه قد كان عهد إليه أن صاحبه المأمون دونه.

ترجمہ

ابی مسروق کا بیان ہے کہ فرقۂ واقفیہ کی ایک جماعت امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ جس میں علی بن حمزہ بطائنی، محمد بن اسحاق بن عمار، حسین بن مہران اور حسن بن ابی سعید مکاری شامل تھے۔

علی بن حمزہ نے آپؑ سے دریافت کیا: آپؑ کے والد کا کیا بنا؟

آپؑ نے فرمایا: ''وہ رحلت فرما گئے ہیں''۔

اس نے کہا: اگر وہ وفات پا چکے ہیں تو پھر عہدۂ امامت کس کے پاس ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''میرے پاس ہے''۔

اس نے کہا: یہ دعویٰ جو آپؑ فرما رہے ہیں حضرت علیؑ سے لے کر اب تک آپؑ کے آبائؑ میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: ''مگر میرے آباءؑ میں جو سب سے افضل و بہتر تھے انہوں نے تو کیا تھا یعنی انہوں نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا تھا''۔

اس نے کہا: ''تو کیا آپ دعوائے امامت کر کے اپنی جان کو خطرے میں تو نہیں ڈال رہے؟''

آپؑ نے فرمایا: ''اگر میں ڈرتا تو اب تک حکمرانوں کا معین و مددگار بن گیا ہوتا۔

سنو! ایک مرتبہ ابولہب حضرت رسول خداؐ کے پاس آئے اور دھمکیاں دینے لگے۔

آپؐ نے فرمایا: ابولہب! سنو اگر تمہاری طرف سے مجھے ایک خراش بھی آ گئی تو سمجھ لینا کہ میں جھوٹا نبوت کا دعویدار ہوں۔

چنانچہ رسول مقبولؐ نے اپنی نبوت کی پہلی علامت بیان کر کے لوگوں کے شک کو دور کیا اور اسی طرح میں بھی اپنی امامت کی پہلی نشانی بتا کر تمہارے ذہنوں سے شک و شبہ دور کر دینا چاہتا ہوں اور وہ نشانی یہ ہے کہ اگر ہارون کی طرف سے مجھے ایک بھی خراش آ گئی تو سمجھ لینا کہ میں جھوٹا دعویدار امامت ہوں''۔

حسین بن مہران نے کہا: ہم آپؑ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپؑ یہی بات اعلان کر کے بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ہارون کے پاس جاؤں اور اس سے کہوں کہ میں امام ہوں یا کچھ اور؟

جب کہ حضرت رسول خداؐ نے ابتدائے بعثت میں یہ نہیں کیا تھا۔ آپؐ نے بھی ابتداء میں اپنی نبوت کا اعلان اپنے اہل خاندان، اپنے احباب اور قابل بھروسہ لوگوں میں کیا تھا۔ عوام الناس میں نہیں کیا تھا۔ تم لوگ تو مجھ سے پہلے میرے آباء واجداد میں سے ہر ایک کی امامت کے معتقد ہو۔ اب تم یہ کہتے ہو کہ علی بن موسیٰ الرضاؑ اپنے والد کی حیات سے

انکار تقیہ کی بنا پر کر رہے ہیں جب میں تمہارے سامنے امامت کے دعویٰ کے متعلق تقیہ نہیں کرتا تو پھر اگر میرے والد زندہ ہوتے تو میں ان کو زندہ کہنے میں تم سے کیوں تقیہ کرتا؟''

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام ہارون سے ذرہ برابر بھی خائف نہیں تھے۔ کیونکہ آپؑ علم امامت سے یہ جانتے تھے کہ ہارون آپؑ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اور آپؑ کو مامون کی طرف سے زحمات و مصائب کا سامنا کرنا ہوگا۔

ایک شخص کو پرانا لقب یاد دلانا

21 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشَّارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِيهِ عليه السلام فَجَعَلْتُ أَسْتَفْهِمُهُ بَعْضَ مَا كَلَّمَنِي بِهِ فَقَالَ لِي نَعَمْ يَا سَمَاعُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كُنْتُ وَ اللهِ أُلَقَّبُ بِهَذَا فِي صِبَايَ وَ أَنَا فِي الْكُتَّابِ قَالَ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِي.

ترجمہ

یحییٰ بن بشار کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے ان کے والد کی چند احادیث کی تشریح کی دریافت کی۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جی ہاں! سماع!''

میں نے عرض کیا: مولا! میری جان آپؑ پر قربان یہ تو میرے بچپنے کا لقب ہے اور یہ لقب مجھے اس وقت ملا تھا جب میں مکتب میں تھا۔

یہ سن کر آپؑ نے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا۔

آپؑ کے قتل کی ایک کوشش

22 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنِي هَرْثَمَةُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ يَعْنِي الرِّضَا عليه السلام فِي دَارِ الْمَأْمُونِ وَ كَانَ قَدْ ظَهَرَ فِي دَارِ الْمَأْمُونِ أَنَّ الرِّضَا عليه السلام قَدْ تُوُفِّيَ وَ لَمْ يَصِحَّ هَذَا الْقَوْلُ فَدَخَلْتُ أُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ قَالَ وَ كَانَ فِي بَعْضِ ثِقَاتِ خَدَمِ الْمَأْمُونِ غُلَامٌ يُقَالُ لَهُ صَبِيحٌ الدَّيْلَمِيُّ وَ كَانَ يَتَوَالَى سَيِّدِي حَقَّ وَلَايَتِهِ وَ إِذَا صَبِيحٌ قَدْ خَرَجَ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لِي يَا هَرْثَمَةُ أَ لَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي ثِقَةُ الْمَأْمُونِ عَلَى سِرِّهِ وَ عَلَانِيَتِهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ اعْلَمْ يَا هَرْثَمَةُ أَنَّ الْمَأْمُونَ دَعَانِي وَ ثَلَاثِينَ غُلَاماً

مِنْ ثِقَاتِهِ عَلَى سِرِّهِ وَ عَلَانِيَتِهِ فِي الثُّلُثِ الْأَوَّلِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ قَدْ صَارَ لَيْلُهُ نَهَاراً مِنْ كَثْرَةِ الشُّمُوعِ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُيُوفٌ مَسْلُولَةٌ مَشْحُوذَةٌ مَسْمُومَةٌ فَدَعَا بِنَا غُلَاماً غُلَاماً وَ أَخَذَ عَلَيْنَا الْعَهْدَ وَ الْمِيثَاقَ بِلِسَانِهِ وَ لَيْسَ بِحَضْرَتِنَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ غَيْرُنَا فَقَالَ لَنَا هَذَا الْعَهْدُ لَازِمٌ لَكُمْ أَنَّكُمْ تَفْعَلُونَ مَا آمُرُكُمْ بِهِ وَ لَا تُخَالِفُوا فِيهِ شَيْئاً قَالَ فَحَلَفْنَا لَهُ فَقَالَ يَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ سَيْفاً بِيَدِهِ وَ امْضُوا حَتَّى تَدْخُلُوا عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي حُجْرَتِهِ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُ قَائِماً أَوْ قَاعِداً أَوْ نَائِماً فَلَا تُكَلِّمُوهُ وَ ضَعُوا أَسْيَافَكُمْ عَلَيْهِ وَ اخْلِطُوا لَحْمَهُ وَ دَمَهُ وَ شَعْرَهُ وَ عَظْمَهُ وَ مُخَّهُ ثُمَّ اقْلِبُوا عَلَيْهِ بِسَاطَهُ وَ امْسَحُوا أَسْيَافَكُمْ بِهِ وَ صِيرُوا إِلَيَّ وَ قَدْ جَعَلْتُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ عَلَى هَذَا الْفِعْلِ وَ كِتْمَانِهِ عَشْرَ بِدَرٍ دَرَاهِمَ وَ عَشْرَ ضِيَاعٍ مُنْتَخَبَةٍ وَ الْحُظُوظَ عِنْدِي مَا حَيِيتُ وَ بَقِيتُ قَالَ فَأَخَذْنَا الْأَسْيَافَ بِأَيْدِينَا وَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي حُجْرَتِهِ فَوَجَدْنَاهُ مُضْطَجِعاً يُقَلِّبُ طَرَفَ يَدَيْهِ وَ يُكَلِّمُ بِكَلَامٍ لَا نَعْرِفُهُ قَالَ فَبَادَرَ الْغِلْمَانُ إِلَيْهِ بِالسُّيُوفِ وَ وَضَعْتُ سَيْفِي وَ أَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ عَلِمَ مَصِيرَنَا إِلَيْهِ فَلَيْسَ عَلَى بَدَنِهِ مَا لَا تَعْمَلُ فِيهِ السُّيُوفُ فَطَوَوْا عَلَى بِسَاطِهِ وَ خَرَجُوا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا فَعَلْنَا مَا أَمَرْتَنَا بِهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا تُعِيدُوا شَيْئاً مِمَّا كَانَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ تَبَلُّجِ الْفَجْرِ خَرَجَ الْمَأْمُونُ فَجَلَسَ مَجْلِسَهُ مَكْشُوفَ الرَّأْسِ مُحَلَّلَ الْأَزْرَارِ وَ أَظْهَرَ وَفَاتَهُ وَ قَعَدَ لِلتَّعْزِيَةِ ثُمَّ قَامَ حَافِياً حَاسِراً فَمَشَى لِيَنْظُرَ إِلَيْهِ وَ أَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ حُجْرَتَهُ سَمِعَ هَمْهَمَتَهُ فَأُرْعِدَ ثُمَّ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ قُلْتُ لَا عِلْمَ لَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَسْرِعُوا وَ انْظُرُوا قَالَ صَبِيحٌ فَأَسْرَعْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَإِذَا سَيِّدِي عليه السلام جَالِسٌ فِي مِحْرَابِهِ يُصَلِّي وَ يُسَبِّحُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هُوَ ذَا نَرَى شَخْصاً فِي مِحْرَابِهِ يُصَلِّي وَ يُسَبِّحُ فَانْتَفَضَ الْمَأْمُونُ وَ ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ غَدَرْتُمُونِي لَعَنَكُمُ اللهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ مِنْ بَيْنِ الْجَمَاعَةِ فَقَالَ لِي يَا صَبِيحُ أَنْتَ تَعْرِفُهُ فَانْظُرْ مَنِ الْمُصَلِّي عِنْدَهُ قَالَ صَبِيحٌ فَدَخَلْتُ وَ تَوَلَّى الْمَأْمُونُ رَاجِعاً ثُمَّ صِرْتُ إِلَيْهِ عِنْدَ عَتَبَةِ الْبَابِ قَالَ عليه السلام لِي يَا صَبِيحُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا مَوْلَايَ وَ قَدْ سَقَطْتُ لِوَجْهِي فَقَالَ قُمْ يَرْحَمُكَ اللهُ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِؤُا نُورَ اللهِ بِأَفْواهِهِمْ ... وَ اللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكافِرُونَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَأْمُونِ فَوَجَدْتُ وَجْهَهُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَقَالَ لِي يَا صَبِيحُ مَا وَرَاءَكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هُوَ وَ اللهِ جَالِسٌ فِي حُجْرَتِهِ وَ قَدْ نَادَانِي وَ قَالَ لِي كَيْتَ وَ كَيْتَ قَالَ فَشَدَّ أَزْرَارَهُ وَ أَمَرَ بِرَدِّ أَثْوَابِهِ وَ قَالَ قُولُوا إِنَّهُ كَانَ غُشِيَ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ قَدْ أَفَاقَ قَالَ هَرْثَمَةُ فَأَكْثَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ شُكْراً وَ حَمْداً ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي الرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا رَآنِي

قَالَ يَا هَرْثَمَةُ لَا تُحَدِّثْ أَحَداً بِمَا حَدَّثَكَ بِهِ صَبِيحٌ إِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ بِمَحَبَّتِنَا وَ وَلَايَتِنَا فَقُلْتُ نَعَمْ يَا سَيِّدِي ثُمَّ قَالَ عليه السلام يَا هَرْثَمَةُ وَ اللهِ لَا يَضُرُّنَا كَيْدُهُمْ شَيْئاً حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

ترجمه

ہرثمہ بن اعین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا جب کہ مامون کے محل میں یہ خبر پھیلی ہوئی تھی کہ آپؑ کی وفات ہوگئی ہے۔ اور اس بات کی تصدیق وتردید کے لیے میں حضرتؑ کے پاس جانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں مامون کا ایک معتمد غلام جس کا نام صبیح تھا، اس نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ سے کہا: ہرثمہ! تمہیں معلوم ہوگا کہ میں مامون کا راز دان ہوں اور وہ تمام اندرونی وبیرونی معاملات کے لیے مجھ پر اعتماد کرتا ہے؟

میں نے کہا: ہاں! مجھے یہ معلوم ہے۔

پھر صبیح دیلمی نے مجھ سے کہا: ہرثمہ سنو! تمہیں ایک عجیب وغریب خبر سناؤں آج رات جب کہ رات کا تہائی حصہ بیت چکا تھا، مامون نے مجھ سمیت تیس ثقہ غلاموں کو اپنے پاس طلب کیا۔ اور جب میں مامون کے پاس گیا تو وہاں اتنی مشعلیں جل رہی تھیں کہ رات پر دن کا گمان ہوتا تھا۔ اور مامون کے سامنے بہت سی چمکتی ہوئی تلواریں رکھی تھیں۔ اس نے ہم سے ایک ایک غلام کو علیحدہ علیحدہ طلب کیا اور ہر ایک سے کہا تم کو حلفیہ یہ کہنا ہوگا کہ تم میرا کام ضرور کرو گے اور پھر کسی کو اس کی خبر نہ دو گے۔

چنانچہ ہم میں سے ہر ایک نے یہ حلف اٹھایا۔ پھر اس نے ہمیں تلواریں دیں اور کہا تم لوگ خاموشی سے علی رضا علیہ السلام کے حجرے میں چلے جاؤ اور انہیں تم جس بھی حالت میں پاؤ ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور اس کا گوشت اور خون اور ان کی ہڈیاں اور بال ایک دوسرے سے مخلوط کر دو اور ان کا بستر ان پر پلٹ دو اور اپنی تلواروں کو اسی بستر سے صاف کر لو۔

پھر میرے پاس آجاؤ اور میں تم کو اس کے صلے میں دس دس تھیلیاں دیناروں کی دوں گا اور ہر شخص کو دس دس جاگیریں بطور انعام دوں گا۔ اور میں جب تک زندہ رہوں گا تمہاری قدردانی کرتا رہوں گا۔

ہم نے تلواریں اٹھائیں اور امامؑ کے حجرے کی طرف چل پڑے جب ہم وہاں گئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور ایسی گفتگو کر رہے تھے جو کہ ہماری سمجھ سے بلند وبالا تھی۔

مامون کے غلام تلواریں لے کر آپؑ پر ٹوٹ پڑے اور آپؑ نے اپنے بدن پر زرہ وغیرہ بھی نہیں پہن رکھی تھی۔ چند لمحات میں غلاموں نے آپؑ کے بدن کے ٹکڑے کر ڈالے اور ان پر ان کا بستر پلٹ کر واپس آئے۔ اس پورے کام میں میں خاموش ہو کر یہ منظر دیکھتا رہا۔ اپنا کام سرانجام دینے کے بعد تمام غلام مامون کے پاس آ گئے اور اسے اپنی کارکردگی سے آگاہ

کیا۔

مامون نے ان سے کہا: تم ہمیشہ کے لیے اپنی زبانوں کو بند رکھنا اور کسی کو اس کے متعلق کچھ نہ بتانا اور جب صبح ہوئی تو مامون غمگین صورت بنائے ہوئے اپنے دربار میں آ بیٹھا اور اس نے تاج اتارا ہوا تھا اور گریبان کھولا ہوا تھا اور یوں وہ تعزیت کے لیے بیٹھ گیا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ مزید یقین حاصل کرنے کے لیے پاپیادہ اور ننگے سر امامؑ کے حجرے کی طرف چل پڑا۔ میں اس کے آگے آگے تھا۔ جب وہ آپؑ کے حجرے کے قریب آیا تو اسے امامؑ کی آواز سنائی دی۔

وہ آپؑ کی آواز سن کر کانپ گیا۔ اور کہا کیا وہاں کوئی دوسرا شخص موجود تھا؟

ہم نے کہا: ہم نے تو کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

پھر مامون نے کہا: جاؤ اور دیکھو کہ صورت حال کیا ہے؟

صبیح دیلمی نے کہا: یہ سن کر ہم امامؑ کے حجرے کی طرف دوڑ پڑے تو وہاں میں نے اپنے آقا و مولا امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ محراب میں بیٹھے تسبیح اور ذکر خدا کر رہے ہیں۔

مامون نے جیسے ہی یہ سنا تو اس کا رنگ فق ہو گیا اور کہنے لگا۔ تم لوگوں نے مجھ سے غداری کی ہے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: صبیح! تم جاؤ اور غور سے دیکھو کہ وہاں کون بیٹھا ہوا ہے؟

چنانچہ میں حجرے کے قریب گیا اور جب دہلیز پر پہنچا تو امامؑ نے آواز دے کر فرمایا: صبیح!

میں نے کہا: لبیک میرے آقا و مولا! پھر میں چہرے کے بل ان کے سامنے گر پڑا۔

آپؑ نے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں جب کہ اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار ہی کیوں نہ ہو''۔

پھر میں مامون کے پاس آیا اور اسے آپؑ کی زندگی کی سلامتی کی خبر دی تو مامون کا چہرہ کالی رات کی طرح سیاہ ہو گیا۔ اور اس نے مجھ سے تفصیل پوچھی تو میں نے بتایا کہ امامؑ نے مجھے آواز دی اور مجھ سے گفتگو کی۔

مامون نے حکم دیا کہ اب اس کے لیے شاہی لباس لایا جائے اور ہمیں ہدایت دی کہ تم لوگ یہ کہو کہ امام علی رضا علیہ السلام کسی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے پھر اب انہیں افاقہ مل چکا ہے۔

ہرثمہ کہتے ہیں: یہ خبر سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں اپنے آقا امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ''ہرثمہ! جو کچھ تم نے صبیح دیلمی سے سنا، اسے اپنے دل میں محفوظ رکھنا

اور کسی ایسے مومن کے بغیر جس کے قلب کا اللہ نے ہماری محبت وولایت کے لیے امتحان لے لیا ہو، کسی کو اس واقعے کے متعلق کچھ نہ بتانا''۔

میں نے کہا: مولا! میں ایسا ہی کروں گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ”ہرثمہ! جب تک ہماری زندگی باقی ہے اس وقت تک ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکے گی“۔

اپنے والد کی موت کی تصدیق

23 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى الْخَرَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الرِّضَا وَ هُوَ بِقَنْطَرَةِ أَرْبَقَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ وَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُنَاساً يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَاكَ حَيٌّ فَقَالَ كَذَبُوا لَعَنَهُمُ اللهُ وَ لَوْ كَانَ حَيّاً مَا قُسِمَ مِيرَاثُهُ وَ لَا نُكِحَ نِسَاؤُهُ وَ لَكِنَّهُ وَ اللهِ ذَاقَ الْمَوْتَ كَمَا ذَاقَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِابْنِي مُحَمَّدٍ مِنْ بَعْدِي وَ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي ذَاهِبٌ فِي وَجْهِ الْأَرْضِ لَا أَرْجِعُ مِنْهُ بُورِكَ قَبْرٌ بِطُوسَ وَ قَبْرَانِ بِبَغْدَادَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْنَا وَاحِداً فَمَا الثَّانِي قَالَ سَتَعْرِفُونَهُ ثُمَّ قَالَ عليه السلام قَبْرِي وَ قَبْرُ هَارُونَ الرَّشِيدِ هَكَذَا وَ ضَمَّ إِصْبَعَيْهِ.

ترجمہ

جعفر بن محمد نوفلی سے روایت ہے کہ میں نے ”اربق“ کے پل پر امام علی رضا علیہ السلام سے ملاقات کی۔

میں نے آپؑ کو سلام کیا اور آپؑ سے عرض کیا: مولا! میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپؑ کے والد زندہ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ”ان پر خدا کی لعنت ہو۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر میرے والد زندہ ہوتے تو ان کی میراث تقسیم نہ کی جاتی اور ان کی خواتین نکاح ثانی نہ کرتیں۔ خدا کی قسم! انہوں نے بھی ایسے ہی موت کا ذائقہ چکھا ہے جیسے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے موت کا ذائقہ چکھا تھا“۔

میں نے عرض کیا: آپؑ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ”تم میرے بعد میرے فرزند محمد سے تمسک رکھنا۔ اور جہاں میں جا رہا ہوں وہاں سے میری واپسی نہیں ہوگی۔ ایک قبر طوس میں ہوگی اور دو قبریں بغداد میں ہوں گی“۔

میں نے کہا: ایک قبر کو تو ہم جانتے ہیں اور بغداد میں دوسری قبر کس کی ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: ”تمہیں عنقریب اس کا پتہ چل جائے گا“۔ (یعنی ایک قبر میرے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وہاں پہلے سے موجود ہے اور دوسری قبر میرے فرزند امام محمد تقی علیہ السلام کی وہاں بنے گی)۔

پھر آپؑ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر فرمایا: ”میری اور ہارون الرشید کی قبر ایسے ہی ایک ساتھ ہوگی“۔

اپنی اور ہارون کی قبر یکجا ہونے کی پیش گوئی

24 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَرَّجَانِيِّ قَالَ خَرَجَ هَارُونُ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مِنْ بَابٍ وَ خَرَجَ الرِّضَا عليه السلام مِنْ بَابٍ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام وَ هُوَ يَعْتَبِرُ لِهَارُونَ مَا أَبْعَدَ الدَّارَ وَ أَقْرَبَ اللِّقَاءَ بِطُوسَ يَا طُوسُ يَا طُوسُ سَتَجْمَعُنِي وَ إِيَّاهُ.

ترجمہ

حمزہ بن جعفر ارجانی سے روایت ہے کہ ہارون الرشید مسجد الحرام کے ایک دروازے سے نکلا اور امام علی رضا علیہ السلام مسجد الحرام کے دوسرے دروازے سے برآمد ہوئے تو آپؑ نے ہارون کو سنانے کے لیے فرمایا: ''ہمارے گھر ایک دوسرے سے کتنے دور ہیں اور طوس میں ہماری ملاقات کتنی قریب ہے؟ اے طوس، اے طوس! عنقریب تو مجھے اور اسے جمع کر دے گا''۔

پیاسوں کو پانی کا پتہ دینا

25 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ كُنْتُ وَ جَمَاعَةً مَعَ الرِّضَا عليه السلام فِي مَفَازَةٍ فَأَصَابَنَا عَطَشٌ شَدِيدٌ وَ دَوَابَّنَا حَتَّى خِفْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا فَقَالَ لَنَا الرِّضَا عليه السلام ائْتُوا مَوْضِعاً وَصَفَهُ لَنَا فَإِنَّكُمْ تُصِيبُونَ الْمَاءَ فِيهِ قَالَ فَأَتَيْنَا الْمَوْضِعَ فَأَصَبْنَا الْمَاءَ وَ سَقَيْنَا دَوَابَّنَا حَتَّى رَوِيَتْ وَ رَوِينَا وَ مَنْ مَعَنَا مِنَ الْقَافِلَةِ ثُمَّ رَحَلْنَا فَأَمَرَنَا عليه السلام بِطَلَبِ الْعَيْنِ فَطَلَبْنَاهَا فَمَا أَصَبْنَا إِلَّا بقرة ابَعْرَ الْإِبِلِ وَ لَمْ نَجِدْ لِلْعَيْنِ أَثَراً فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَجُلٍ مِنْ وُلْدِ قَنْبَرَ كَانَ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ مِائَةً وَ عشرون اعِشْرِينَ سَنَةً فَأَخْبَرَنِي الْقَنْبَرِيُّ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ سَوَاءً قَالَ كُنْتُ أَنَا أَيْضاً مَعَهُ فِي خِدْمَتِهِ وَ أَخْبَرَنِي الْقَنْبَرِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي ذَلِكَ مُصْعِداً إِلَى خُرَاسَانَ.

ترجمہ

محمد بن حفص کا بیان ہے کہ مجھ سے عبد صالح ابوالحسن موسیٰ بن جعفر کے ایک غلام نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم چند آدمی صحرا میں امام علی رضا علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ہمیں اور ہماری سواریوں کو سخت پیاس کا سامنا کرنا پڑا اور نوبت

یہاں تک پہنچی کہ ہمیں اپنی جانوں کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے ہم سے فرمایا: ''آؤ ہم تمہیں ایسی جگہ بتائیں جہاں سے تمہیں پانی مل سکے''۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم لوگ اس مقام پر گئے اور وہاں ہمیں وافر مقدار میں پانی مل گیا اور ہم سب نے خوب سیر ہو کر اور ہماری سواریوں نے بھی جی بھر کر پانی پیا۔

لیکن جب دوبارہ ہم نے اس چشمے کو تلاش کرنا چاہا تو وہاں اونٹوں کی مینگنیوں کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔

اس واقعے کا ذکر میں نے قنبرؓ کی اولاد میں سے ایک ایسے شخص سے کیا جس کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی تو اس قنبری نے بھی اسی واقعے کی تصدیق کی اور اس قنبری نے یہ بھی کہا کہ یہ واقعہ خراسان جاتے ہوئے پیش آیا تھا۔

اپنی شہادت کی پیش گوئی

26 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي محول مُخَوَّلٌ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ لَمَّا وَرَدَ الْبَرِيدُ بِإِشْخَاصِ الرِّضَا عليه السلام إِلَى خُرَاسَانَ كُنْتُ أَنَا بِالْمَدِينَةِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُوَدِّعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَوَدَّعَهُ مِرَاراً كُلَّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَى الْقَبْرِ وَ يَعْلُو صَوْتُهُ بِالْبُكَاءِ وَ النَّحِيبِ فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ وَ هَنَّأْتُهُ فَقَالَ ذَرْنِي فَإِنِّي أَخْرُجُ مِنْ جِوَارِ جَدِّي صلى الله عليه وآله وَ أَمُوتُ فِي غُرْبَةٍ وَ أُدْفَنُ فِي جَنْبِ هَارُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ مُتَّبِعاً لِطَرِيقِهِ حَتَّى مَاتَ بِطُوسَ وَ دُفِنَ إِلَى جَنْبِ هَارُونَ.

ترجمہ

محول سجستانی کا بیان ہے کہ جس وقت امام علی رضا علیہ السلام کے خراسان منتقل ہونے کے لیے قاصد پہنچا تو میں اس وقت مدینہ ہی میں تھا۔ آپؑ مسجد نبوی میں قبر رسولؐ سے رخصت ہونے کے لیے تشریف لائے۔

اس وقت آپؑ کی حالت یہ تھی کہ بار بار قبر اطہر سے رخصت ہوتے اور آپؑ جتنی بار بھی قبر رسولؐ پر گئے اتنی بار ہی بلند آواز سے زار و قطار گریہ کیا۔

یہ دیکھ کر میں آگے بڑھا آپؑ کو سلام کیا اور ولی عہدی کی مبارک دی۔

آپؑ نے فرمایا: ''جی بھر کر میری زیارت کر لو۔ اب میں اپنے جد کے قرب و جوار سے نکالا جا رہا ہوں۔ مجھے غربت و مسافرت کے عالم میں موت آئے گی اور مجھے ہارون الرشید کے پہلو میں دفن کیا جائے گا''۔

راوی کہتا ہے جب آپؑ مدینہ سے رخصت ہوئے تو میں بھی آپؑ کے پیچھے اسی راستے پر چلا اور وہی کچھ ہوا جو آپؑ نے فرمایا تھا۔ آپؑ نے طوس میں وفات پائی اور ہارون الرشید کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ایک شک کرنے والے سے خطاب

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ مُوسَى عليه السلام وَقَفَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِ فَحَجَجْتُ تِلْكَ السَّنَةَ فَإِذَا أَنَا بِالرِّضَا عليه السلام فَأَضْمَرْتُ فِي قَلْبِي أَمْراً فَقُلْتُ أَبَشَراً مِنَّا وَاحِداً نَتَّبِعُهُ الْآيَةَ فَمَرَّ عَلَيَّ عليه السلام كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ عَلَيَّ فَقَالَ أَنَا وَ اللهِ الْبَشَرُ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَتَّبِعَنِي فَقُلْتُ مَعْذِرَةً إِلَى اللهِ تَعَالَى وَ إِلَيْكَ فَقَالَ مَغْفُورٌ لَكَ- وَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمَشَايِخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

ترجمہ

ابن ابی کثیر کا بیان ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو لوگوں نے حضرت علی رضا علیہ السلام کو امام تسلیم کرنے میں توقف کیا۔

میں اسی سال حج پر گیا تو وہاں میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے دل میں بطور انکار یہ آیت پڑھی۔

یعنی کیا ہم اپنے ہی جیسے انسان کی پیروی کریں؟[1]

ابھی میں نے اپنے دل میں اس آیت کو پڑھا ہی تھا کہ امام علی رضا علیہ السلام بجلی کی طرح تیزی سے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''خدا کی قسم! میں ایسا انسان ہوں جس کی پیروی تم پر واجب ہے''۔

میں نے عرض کی: میں اللہ اور آپؑ سے معذرت خواہ ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: جاؤ ہم نے معاف کیا۔

میں نے اس حدیث کو بہت سے مشائخ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

اپنے خاندان کو گریہ کرنے کا حکم

28 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَاكِمُ الشَّاذَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ قَالَ لِيَ الرِّضَا عليه السلام إِنِّي حَيْثُ أَرَادُوا الْخُرُوجَ بِي مِنَ الْمَدِينَةِ جَمَعْتُ عِيَالِي فَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَبْكُوا عَلَيَّ حَتَّى أَسْمَعَ ثُمَّ فَرَّقْتُ فِيهِمُ اثْنَيْ عَشَرَ

---

[1] القمر ۲۴

أَلْفَ دِينَارٍ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا إِنِّي لَا أَرْجِعُ إِلَى عِيَالِي أَبَداً.

ترجمہ

حسن بن علی وشاء نے کہا کہ امام علی رضاؑ نے مجھے بتایا: ''جب میں مدینہ سے خراسان روانہ ہونے لگا تو میں نے اپنے تمام اہل وعیال کو جمع کیا اور میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ جی بھر کر مجھے رولیں تا کہ میں ان کے رونے کی آواز خود سن سکوں۔ بعد ازاں میں نے ان میں بارہ ہزار دینار تقسیم کیے اور ان سے کہا: ''میں اس کے بعد کبھی بھی اپنے اہل وعیال کے پاس واپس نہ آسکوں گا''۔

مقروض کے قرض کی ادائیگی

29 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيُّ قَالَ لَزِمَنِي دَيْنٌ ثَقِيلٌ فَقُلْتُ مَا لِقَضَاءِ دَيْنِي غَيْرُ سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي ابْتِدَاءً يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَدْ عَرَفْنَا حَاجَتَكَ وَ عَلَيْنَا قَضَاءُ دَيْنِكَ فَلَمَّا أَمْسَيْنَا أُتِيَ بِطَعَامٍ لِلْإِفْطَارِ فَأَكَلْنَا فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ تَبِيتُ أَوْ تَنْصَرِفُ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي إِنْ قَضَيْتَ حَاجَتِي فَالانْصِرَافُ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَتَنَاوَلَ عليه السلام مِنْ تَحْتِ الْبِسَاطِ قَبْضَةً فَدَفَعَهَا إِلَيَّ فَخَرَجْتُ وَ دَنَوْتُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا هِيَ دَنَانِيرُ حُمْرٌ وَ صُفْرٌ فَأَوَّلُ دِينَارٍ وَقَعَ بِيَدِي وَ رَأَيْتُ نَقْشَهُ كَانَ عَلَيْهِ يَا بَا مُحَمَّدٍ الدَّنَانِيرُ خَمْسُونَ سِتَّةٌ وَ عِشْرُونَ مِنْهَا لِقَضَاءِ دَيْنِكَ وَ أَرْبَعٌ وَ عِشْرُونَ لِنَفَقَةِ عِيَالِكَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ فَتَّشْتُ الدَّنَانِيرَ فَلَمْ أَجِدْ ذَلِكَ الدِّينَارَ وَ إِذَا هِيَ لَا تَنْقُصُ شَيْئاً.

ترجمہ

ابو محمد غفاری نے کہا کہ ایک مرتبہ مجھ پر بھاری قرضہ ہو گیا جس کی ادائیگی میرے بس میں نہیں تھی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس قرض کی ادائیگی میرے آقا و مولا ابوالحسن علی ابن موسی الرضاؑ ہی کر سکتے ہیں۔

دوسرے دن میں اپنے آقا کے پاس گیا اور اجازت طلب کی۔ آپؑ نے مجھے اجازت عطا فرمائی۔ جب میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا۔

''ابو محمد! ہمیں تمہاری حاجت معلوم ہے اور ہم تمہارا قرض ادا کریں گے''۔ شام کے وقت افطاری کے لیے کھانا لایا گیا تو میں نے آپؑ کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ''رات یہاں بسر کرو گے یا واپس جانا پسند کرو گے؟''

میں نے کہا: اگر آپؑ میری حاجت پوری کر دیں تو میں واپس جانے کو ترجیح دوں گا۔ آپؑ نے چٹائی کے نیچے سے ایک مٹھی بھر کر مجھے عطا فرمائی۔ پھر میں آپؑ سے رخصت ہو کر چلا آیا اور چراغ کے قریب جا کر دینار شمار کرنے کے لیے گیا تو پہلے دینار پر یہ عبارت تحریر تھی۔

''ابو محمد! یہ پچاس دینار ہیں۔ ان میں سے چھبیس دینار تمہارے قرض کی ادائیگی کے لیے ہیں اور چوبیس دینار تمہارے اہل وعیال کے نفقے کے لیے ہیں''۔

جب صبح ہوئی اور میں نے دوبارہ دینار گنے تو اس میں اس دینار کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا البتہ دینار پورے کے پورے پچاس ہی تھے ان میں کوئی کمی نہیں تھی۔

اولاد کی بشارت

30 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَارُونِ الْفَامِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ كَانَ عِنْدِي جَارِيَتَانِ حَامِلَتَانِ فَكَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام أُعْلِمُهُ ذَلِكَ وَ أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَ مَا فِي بُطُونِهِمَا ذَكَرَيْنِ وَ أَنْ يَهَبَ لِي ذَلِكَ قَالَ فَوَقَّعَ عليه السلام أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ثُمَّ ابْتَدَأَنِي عليه السلام بِكِتَابٍ مُفْرَدٍ نُسْخَتُهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * عَافَانَا اللهُ وَ إِيَّاكَ بِأَحْسَنِ عَافِيَةٍ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ بِرَحْمَتِهِ الْأُمُورُ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَمْضِي فِيهَا مَقَادِيرُهُ عَلَى مَا يُحِبُّ يُولَدُ لَكَ غُلَامٌ وَ جَارِيَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَسَمِّ الْغُلَامَ مُحَمَّداً وَ الْجَارِيَةَ فَاطِمَةَ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالَى قَالَ فَوُلِدَ لِي غُلَامٌ وَ جَارِيَةٌ عَلَى مَا قَالَهُ عليه السلام.

ترجمہ

موسیٰ بن عمر بن بزیع کا بیان ہے کہ میرے پاس دو کنیزیں تھیں اور دونوں ہی حاملہ تھیں۔ اور میں نے خط کے ذریعے سے امامؑ کو اس کی اطلاع دی اور درخواست کی کہ آپؑ دعا فرمائیں ان دونوں کے بطن سے اولاد نرینہ پیدا ہو اور اللہ ہمیں فرزندوں سے نوازے۔

آپؑ نے جواب میں فرمایا: ''میں انشاءاللہ دعا کروں گا''۔

پھر اس کے بعد خود ہی دوسرا خط تحریر فرمایا جس میں آپؑ نے لکھا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری دنیا وآخرت بخیر فرمائے اور اپنی مہربانی کے زیر سایہ رکھے۔ تمام امور اللہ کے ہاتھ

میں ہیں۔ وہ جس کی قسمت میں جو چاہتا ہے وہی مقدر کر دیتا ہے۔ تمہارے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا اور ایک بیٹی۔ فرزند کا نام محمد رکھنا اور دختر کا نام فاطمہ رکھنا۔ اس لیے کہ یہ اللہ کی عطا کردہ برکت ہے''۔

راوی کہتا ہے جیسا آپؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یعنی ایک بیٹا پیدا ہوا اور ایک بیٹی۔

دعا کی قبولیت

31 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَاذَوَيْهِ الْمُؤَدِّبُ رہ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ قَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ كُنْتُ وَاقِفِيّاً وَ حَجَجْتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا صِرْتُ بِمَكَّةَ اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ فَتَعَلَّقْتُ بِالْمُلْتَزَمِ ثُمَّ قُلْتُ اللهُمَّ قَدْ عَلِمْتَ طَلِبَتِي وَ إِرَادَتِي فَأَرْشِدْنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنْ آتِيَ الرِّضَا علیہ السلام فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَقَفْتُ بِبَابِهِ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ قُلْ لِمَوْلَاكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِالْبَابِ فَسَمِعْتُ نِدَاءَهُ علیہ السلام وَ هُوَ يَقُولُ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ فَدَخَلْتُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ أَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَ هَدَاكَ لِدِينِهِ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَ أَمِينُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ.

ترجمه

حسن بن علی بن فضال سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغیرہ نے خبر دی کہ میں پہلے واقفیہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا (یعنی امام موسیٰ کاظمؑ پر توقف کرتا تھا اور امام علی رضاؑ کو امام نہیں مانتا تھا) اور اس مسئلے پر بڑی بحث کیا کرتا تھا۔

جب میں مکہ مکرمہ گیا تو دل ہی دل میں ایک خلش پیدا ہوئی اور (بیت اللہ میں رکن یمانی کے سامنے) جا کر ملتزم کو تھاما پھر دعا کی۔

''پروردگار تو میری نیت اور حاجت سے آگاہ ہے تو مجھے اس دین کی طرف ہدایت فرما جو سب سے بہتر ہو''۔

پھر اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مجھے امام علی رضا علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے۔ چنانچہ میں مدینہ منورہ آیا اور امامؑ کے در دولت پر حاضر ہوا اور دربان سے کہا کہ وہ امام کو بتائے کہ ایک عراقی در دولت پر حاضر ہے۔

میں نے اسی اثنا میں امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عبداللہ بن مغیرہ! اندر آجاؤ''۔

جب میں اندر گیا تو آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: ''اللہ نے تمہاری دعا قبول کر لی اور اپنے دین کی طرف تمہاری ہدایت فرما دی۔

یہ سن کر میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کی حجت اور اس کی مخلوقات پر اللہ کے امین ہیں۔

میرا مال مجھے واپس کرو

32 حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ رَزِينٍ قَالَ كَانَ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام عِنْدِي مَالٌ فَبَعَثَ فَأَخَذَ بَعْضَهُ وَ تَرَكَ عِنْدِي بَعْضَهُ وَ قَالَ مَنْ جَاءَكَ بَعْدِي يَطْلُبُ مَا بَقِيَ عِنْدَكَ فَإِنَّهُ صَاحِبُكَ فَلَمَّا مَضَى عليه السلام أَرْسَلَ إِلَيَّ عَلِيٌّ ابْنُهُ عليه السلام ابْعَثْ إِلَيَّ بِالَّذِي هُوَ عِنْدَكَ وَ هُوَ كَذَا وَ كَذَا فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ مَا كَانَ لَهُ عِنْدِي.

ترجمه

داؤد بن رزین کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا میرے پاس کچھ مال تھا۔ میں نے وہ مال آپؑ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آپؑ نے کچھ مال رکھ لیا اور کچھ مال میرے پاس واپس بھیج دیا اور فرمایا: ''جو میرے بعد اس مال کا مطالبہ کرے وہی تمہارا امام ہے''۔

جب امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو امام علی رضا علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ تمہارے پاس اتنا اتنا مال ہے تم اسے میرے پاس روانہ کردو۔

چنانچہ میں نے مذکورہ مال آپؑ کے پاس روانہ کر دیا۔

خطوط جلا دیں

33 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَأَلَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ أَنْ أَسْأَلَ الرِّضَا عليه السلام أَنْ يُحْرِقَ كُتُبَهُ إِذَا قَرَأَهَا مَخَافَةَ أَنْ تَقَعَ فِي يَدِ غَيْرِهِ قَالَ الْوَشَّاءُ فَابْتَدَأَنِي عليه السلام بِكِتَابٍ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ أَنْ يُحْرِقَ كُتُبَهُ فِيهِ أَعْلِمْ صَاحِبَكَ أَنِّي إِذَا قَرَأْتُ كُتُبَهُ إِلَيَّ حَرَقْتُهَا.

ترجمه

وشاء کا بیان ہے کہ عباس بن جعفر بن محمد بن اشعث نے مجھ سے کہا: ''تم امام علی رضا علیہ السلام سے درخواست کرو کہ وہ میرے خطوط کو پڑھنے کے بعد چاک کر دیا کریں یا جلا دیا کریں تاکہ وہ کسی غیر کے ہاتھ نہ لگ جائیں''۔

وشاء کا بیان ہے کہ میرے درخواست کرنے سے پہلے ہی خود آپؑ نے مجھے تحریر فرمایا کہ اپنے ساتھی سے کہہ دو کہ میں اس کے خط پڑھنے کے بعد پھاڑ دیا کرتا ہوں یا جلا دیا کرتا ہوں۔

اپنا سن وسال بتانا

34 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ تَمَنَّيْتُ فِي نَفْسِي إِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ أَتَى عَلَيْكَ مِنَ السِّنِّ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ جَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيَّ وَ يَتَفَرَّسُ فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ كَمْ أَتَى لَكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَأَنَا أَكْبَرُ مِنْكَ وَ قَدْ أَتَى عَلَيَّ اثْنَتَانِ وَ أَرْبَعُونَ سَنَةً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ وَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے دل میں آیا کہ جب میں ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دوں گا تو دریافت کروں گا کہ آپؑ کا سن کیا ہے؟

چنانچہ جب میں حاضر خدمت ہو کر آپؑ کے سامنے بیٹھا تو آپؑ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: ”تمہارا سن کیا ہوگا؟“

میں نے عرض کیا: مولا میں آپؑ پر قربان! میرا سن یہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ”میں تم سے عمر میں بڑا ہوں کیونکہ میرا سن بیالیس سال ہے“۔

میں نے عرض کی: مولا میں آپؑ پر قربان! میرا تو ارادہ تھا کہ میں دریافت کروں کہ آپؑ کا سن مبارک کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ”میں نے بھی تمہیں بتا دیا ہے“۔

دل میں پوشیدہ سوال کا جواب

35 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي فَيْضُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زُرْوَانُ الْمَدَائِنِيُّ بِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يُرِيدُ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَوَضَعَهَا عَلَى صَدْرِي قَبْلَ أَنْ أَذْكُرَ لَهُ شَيْئاً مِمَّا أَرَدْتُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ بْنَ آدَمَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ لَمْ يَكُنْ إِمَاماً فَأَخْبَرَنِي بِمَا أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ.

ترجمه

مدائنی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ آپؑ سے عبداللہ بن جعفر صادق کے متعلق دریافت کروں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا ''اے محمد بن آدم! عبداللہ ہرگز امام نہیں تھے''۔

اس طرح آپؑ نے میرے سوال سے پہلے ہی جواب دے دیا۔

سر درد کی دعا اور لباس احرام

36 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْهِشَامَ الْعَبَّاسِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ أَنْ يُعَوِّذَنِي لِصُدَاعٍ أَصَابَنِي وَ أَنْ يَهَبَ لِي ثَوْبَيْنِ مِنْ ثِيَابِهِ أُحْرِمُ فِيهِمَا فَلَمَّا دَخَلْتُ سَأَلْتُ عَنْ مَسَائِلِي فَأَجَابَنِي وَ نَسِيتُ حَوَائِجِي فَلَمَّا قُمْتُ لِأَخْرُجَ وَ أَرَدْتُ أَنْ أُوَدِّعَهُ قَالَ لِي اجْلِسْ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَ عَوَّذَنِي ثُمَّ دَعَا لِي بِثَوْبَيْنِ مِنْ ثِيَابِهِ فَدَفَعَهُمَا إِلَيَّ وَ قَالَ لِي أَحْرِمْ فِيهِمَا قَالَ الْعَبَّاسِيُّ وَ طَلَبْتُ بِمَكَّةَ ثَوْبَيْنِ سَعِيدِيَّيْنِ إِحْدَاهُمَا لِابْنِي فَلَمْ أُصِبْ بِمَكَّةَ مِنْهُمَا شَيْئاً عَلَى نَحْوِ مَا أَرَدْتُ فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي مُنْصَرَفِي فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ وَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ دَعَا بِثَوْبَيْنِ سَعِيدِيَّيْنِ عَلَى عَمَلِ الْمُوَشَّى الَّذِي كُنْتُ طَلَبْتُهُ فَدَفَعَهُمَا إِلَيَّ.

ترجمه

محمد بن عیسیٰ یقطینی کا بیان ہے کہ میں نے ہشام عباسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ارادہ تھا کہ میں آپؑ سے اپنے دردسر کے لیے کوئی دعا دم کراؤں گا اور یہ بھی عرض کروں گا کہ آپؑ اپنے لباسوں میں سے دو لباس عنایت فرمائیں جن کو میں جامہ احرام کے طور پر استعمال کروں گا۔

جب میں آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو میں نے آپؑ سے بہت سے مسائل دریافت کیے۔ آپؑ نے سب کے جوابات عنایت فرمائے اور میں اپنی حاجت بھول گیا۔ اور جب میں جانے کے لیے اٹھا اور آپؑ سے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے فرمایا، بیٹھ جاؤ۔

میں بیٹھ گیا، تو آپؑ نے اپنا دست شفقت میرے سر پر رکھا اور دعا دم فرمائی پھر اپنے لباسوں میں سے دو لباس منگوائے اور مجھے عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا ''یہ رکھ لو، انہیں جامۂ احرام کے طور پر استعمال کرنا''۔

نیز عباسی کا بیان ہے کہ میں نے مکۂ مکرمہ میں دوسعیدی لباس اپنے فرزند کو تحفۃً دینے کے لیے بہت تلاش کیے مگر سارے مکہ میں جیسا میں چاہتا تھا ویسا لباس نہیں مل سکا۔ پھر واپسی پر مدینہ سے گزرا اور حضرت ابوالحسن الرضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب میں آپؑ سے رخصت ہو کر چلنے لگا تو آپؑ نے مجھے دوسعیدی پھولدار لباس عطا فرمائے اور وہ لباس ایسے ہی تھے جیسا کہ میں چاہتا تھا۔

برساتی کا ساتھ لانا

37 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام إِلَى بَعْضِ أَمْلَاكِهِ فِي يَوْمٍ لَا سَحَابَ فِيهِ فَلَمَّا بَرَزْنَا قَالَ حَمَلْتُمْ مَعَكُمُ الْمَمَاطِرَ قُلْنَا لَا وَ مَا حَاجَتُنَا إِلَى الْمَمَاطِرِ وَ لَيْسَ سَحَابٌ وَ لَا نَتَخَوَّفُ الْمَطَرَ فَقَالَ لَكِنِّي حَمَلْتُهُ وَ سَتُمْطَرُونَ قَالَ فَمَا مَضَيْنَا إِلَّا يَسِيراً حَتَّى ارْتَفَعَتْ سَحَابَةٌ وَ مُطِرْنَا حَتَّى أَهَمَّتْنَا أَنْفُسُنَا فَمَا بَقِيَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ابْتَلَ.

ترجمہ

حسین بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ کے ساتھ آپؑ کی زمینوں پر جانے کے لیے نکلے۔ مطلع بالکل صاف تھا۔ اور بادل کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔ جب ہم آگے بڑھے تو آپؑ نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس برساتی بھی ہے؟''

میں نے عرض کی: حضور! بھلا ہمیں برساتی کی کیا ضرورت ہے بادل کا کہیں نام ونشان تک نہیں ہے اور بارش کا کوئی امکان بھی نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''میں نے اپنی برساتی لے لی ہے اور تم عنقریب بھیگ جاؤ گے''۔

راوی کا بیان ہے کہ ابھی تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ ایک طرف سے بادل اٹھے اور اچانک بارش ہونے لگی۔ بارش سے بچنے کی کوشش کے باوجود ہم سب بھیگ گئے۔

فرزند کی بشارت

38 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ مِهْرَانَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللهَ لِابْنٍ لَهُ فَكَتَبَ عليه السلام إِلَيْهِ وَهَبَ اللهُ لَكَ ذَكَراً صَالِحاً فَمَاتَ ابْنُهُ ذَلِكَ وَ وُلِدَ لَهُ ابْنٌ.

ترجمہ

موسیٰ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا کہ آپؑ میرے بیٹے کے لیے دعا فرمائیں (وہ بیمار ہے)۔

آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: ''اللہ تمہیں ایک صالح فرزند عنایت کریگا''۔

تو وہ بیٹا جو بیمار تھا مر گیا۔لیکن اس کے بعد خدا نے اسے دوسرا صالح فرزند عطا فرمایا۔

تکلیف پر صبر کرنے کی جزا

39 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْمَسْرُوقِ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ نَزَلْتُ بِبَطْنِ مَرٍّ فَأَصَابَنِي الْعِرْقُ الْمَدِينِيُّ فِي جَنْبِي وَ فِي رِجْلِي فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَوَجِّعاً فَقُلْتُ إِنِّي لَمَّا أَتَيْتُ بَطْنَ مَرٍّ أَصَابَنِي الْعِرْقُ الْمَدِينِيُّ فِي جَنْبِي وَ فِي رِجْلِي فَأَشَارَ عليه السلام إِلَى الَّذِي فِي جَنْبِي تَحْتَ الْإِبِطِ وَ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ وَ تَفَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ مِنْ هَذَا وَ نَظَرَ إِلَى الَّذِي فِي رِجْلِي فَقَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام مَنْ بُلِيَ مِنْ شِيعَتِنَا بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ أَلْفِ شَهِيدٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَبْرَأُ وَ اللهِ مِنْ رِجْلِي أَبَداً قَالَ الْهَيْثَمُ فَمَا زَالَ يَعْرُجُ مِنْهَا حَتَّى مَاتَ.

ترجمہ

محمد بن فضیل کا بیان ہے کہ جب میں ''بطن مر'' (۱) پہنچا تو میرے پہلو اور پاؤں میں رشتہ کا مرض (۲) لاحق ہو گیا اور اسی حالت میں مدینہ میں حضرت امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: کیا بات ہے میں تمہیں کسی درد میں مبتلا پا رہا ہوں

میں نے عرض کیا: مولا! جب میں ''بطن مر'' پہنچا تو وہاں میرے پہلو اور پاؤں میں رشتہ کی بیماری لاحق ہو گئی۔

آپؑ نے میرے پہلو میں جہاں درد تھا اشارہ کیا اور کچھ دم کیا پھر آپؑ نے اس پر اپنا لعاب دہن لگا دیا اور فرمایا اب اس جگہ کی تکلیف سے مطمئن رہو۔

اس کے بعد آپؑ نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ حضرت امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے:۔

''میرے دوستوں میں سے اگر کوئی دوست کسی تکلیف میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار شہید کا ثواب لکھ دیتا ہے''۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم! میری خواہش ہے کہ میرا یہ پاؤں کبھی ٹھیک نہ ہو۔

ہیثم کا بیان ہے کہ وہ عمر بھر اس تکلیف کی وجہ سے لنگڑا کر چلتا رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

بہی کھاتہ روانہ کرو

40 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ قَدِمَتْ عَلَيَّ أَحْمَالٌ وَ أَتَانِي رَسُولُ الرِّضَا عليه السلام قَبْلَ أَنْ أَنْظُرَ فِي الْكُتُبِ أَوْ أُوَجِّهَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي يَقُولُ الرِّضَا عليه السلام سَرِّحْ إِلَيَّ بِدَفْتَرٍ وَ لَمْ يَكُنْ لِي فِي مَنْزِلِي دَفْتَرٌ أَصْلًا قَالَ فَقُلْتُ فَأَطْلُبُ مَا لَا أَعْرِفُ بِالتَّصْدِيقِ لَهُ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئاً وَ لَمْ أَقَعْ عَلَى شَيْءٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّسُولُ قُلْتُ مَكَانَكَ فَحَلَلْتُ بَعْضَ الْأَحْمَالِ فَتَلَقَّانِي دَفْتَرٌ لَمْ أَكُنْ عَلِمْتُ بِهِ إِلَّا أَنِّي عَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْلُبْ إِلَّا الْحَقَّ فَوَجَّهْتُ بِهِ إِلَيْهِ.

ترجمہ

حسن بن راشد کا بیان ہے کہ جب میں درختوں کے پھلوں پر گیا تو قبل اس کے کہ میں کاغذات کو دیکھوں یا اس کی طرف توجہ دوں، میرے پاس حضرت امام علی رضاؑ کا آدمی پہنچا کہ ''فوراً بہی کھاتہ روانہ کرو''مگر میری قیام گاہ پر کوئی بہی کھاتہ اصلاً نہیں تھا۔ میں نے کہا، مجھے تو معلوم نہیں کہ کوئی بہی کھاتہ بھی ہے تاہم تلاش کرتا ہوں۔ میں نے ادھر ادھر تلاش کیا مگر نہ ملا۔ جب حضرت کا نوکر واپس جانے لگا تو میں نے کہا ذرا ٹھہرو! جب میں نے کچھ پھلوں کو ہٹایا تو وہ بہی کھاتہ ان کے درمیان میں پڑا ہوا مل گیا جس کا مجھے بالکل علم نہ تھا لیکن مجھے اتنا یقین ضرور تھا کہ جب حضرتؑ طلب فرما رہے ہیں تو یقیناً موجود ہوگا اسی لیے میں نے تلاش پر توجہ دی۔

مصر چلے جاؤ

41 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ الْكِرْمَانِيِّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيِّ قَالَ قَدِمَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ الْإِذْنَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مِصْرَ أَتَّجِرُ إِلَيْهَا فَكَتَبَ إِلَيَّ أَقِمْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ فَأَقَمْتُ سَنَتَيْنِ ثُمَّ قَدِمَ الثَّالِثَةَ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْتَأْذِنُهُ فَكَتَبَ إِلَيَّ اخْرُجْ مُبَارَكاً لَكَ صَنَعَ اللهُ لَكَ فَإِنَّ الْأَمْرَ يَتَغَيَّرُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَأَصَبْتُ بِهَا خَيْراً وَ وَقَعَ الْهَرْجُ بِبَغْدَادَ فَسَلِمْتُ مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ.

ترجمہ

ابو محمد مصری کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام (بغداد) تشریف لائے تو میں نے ایک

عریضہ کے ذریعے سے آپؑ سے بغرض تجارت مصر جانے کی اجازت چاہی تو آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: ابھی کچھ دنوں تک جب تک خدا کی مشیت ہے، ٹھہرے رہو۔

میں دو سال تک ٹھہرا رہا۔ جب تیسرا سال آیا تو میں نے پھر عریضہ تحریر کیا اور اجازت چاہی۔

آپؑ نے عریضے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: ''اللہ تمہیں یہ سفر مبارک کرے۔ اللہ نے تمہارا کام بنا دیا۔ اس لیے کہ حالات اب بدل گئے ہیں''۔

راوی کہتا ہے کہ میں مصر گیا اور وہاں خوب دولت کمائی اور ادھر بغداد میں فتنہ وفساد برپا ہوا جس سے میں محفوظ رہا۔

بیٹوں کی بشارت

42 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَرْخِيِّ قَالَ كَانَ لَا يَعِيشُ لِي وَلَدٌ وَ تُوُفِّيَ لِي بِضْعَةَ عَشَرَ مِنَ الْوُلْدِ فَحَجَجْتُ وَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ هُوَ مُتَّزِرٌ بِإِزَارٍ مُوَرَّدٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قَبَّلْتُ يَدَهُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَسَائِلَ ثُمَّ شَكَوْتُ إِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَلْقَى مِنْ قِلَّةِ بَقَاءِ الْوَلَدِ فَأَطْرَقَ طَوِيلًا وَ دَعَا مَلِيّاً ثُمَّ قَالَ لِي إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَنْصَرِفَ وَ لَكَ حَمْلٌ وَ أَنْ يُولَدَ لَكَ وَلَدٌ بَعْدَ وَلَدٍ وَ تُمَتَّعَ بِهِمْ أَيَّامَ حَيَاتِكَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَجِيبَ الدُّعَاءَ فَعَلَ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ فَانْصَرَفْتُ مِنَ الْحَجِّ إِلَى مَنْزِلِي فَأَصَبْتُ أَهْلِي ابْنَةَ خَالِي حَامِلًا فَوَلَدَتْ لِي غُلَاماً سَمَّيْتُهُ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ حَمَلَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَلَدَتْ لِي غُلَاماً سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً وَ كَنَّيْتُهُ بِأَبِي الْحَسَنِ فَعَاشَ إِبْرَاهِيمُ نَيِّفاً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ عَاشَ أَبُو الْحَسَنِ أربع أَرْبَعاً وَ عِشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ إِنَّهُمَا اعْتَلَّا جَمِيعاً وَ خَرَجْتُ حَاجّاً وَ انْصَرَفْتُ وَ هُمَا عَلِيلَانِ فَمَكَثَا بَعْدَ قُدُومِي شَهْرَيْنِ ثُمَّ تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ وَ تُوُفِّيَ مُحَمَّدٌ فِي آخِرِ الشَّهْرِ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَهُمَا بِسَنَةٍ وَ نِصْفٍ وَ لَمْ يَكُنْ يَعِيشُ لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَدٌ إِلَّا أَشْهُرٌ.

ترجمہ

احمد بن عبداللہ بن حارثہ کرخی کا بیان ہے کہ میری اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ تقریباً دس بچے مر چکے تھے۔ میں حج کے لیے گیا اور فراغت حج کے بعد حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپؑ سرخ زعفرانی رنگ کی تہمد پہنے ہوئے نکلے۔ میں نے سلام عرض کی۔ اور دست بوسی کے بعد چند مسائل دریافت کیے۔ پھر میں نے آپؑ سے اپنی اولاد کے زندہ نہ رہنے کی شکایت کی، تو آپؑ دیر تک نیچی نگاہ کیے رہے اور دعا فرماتے رہے۔ پھر فرمایا۔

مجھے امید ہے کہ جب تم گھر واپس جاؤ گے تو تمہاری زوجہ حاملہ ہوگی اور تمہارے ہاں یکے بعد دیگرے دو فرزند پیدا

ہوں گے اور زندگی بھر تم ان سے فیض اٹھاتے رہو گے۔ اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ دعا قبول کرنا چاہتا ہے تو قبول ہو جاتی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے''۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں حج سے اپنے گھر واپس ہوا تو میں نے اپنی زوجہ کو جو میرے ماموں کی لڑکی ہے اسے حاملہ پایا، اس کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوا۔ میں نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ اس کے بعد پھر حمل رہا اور دوسرا فرزند پیدا ہوا۔ میں نے اس کا نام محمد رکھا اور کنیت ابوالحسن رکھی۔ ابراہیم تیس سال سے کچھ زیادہ کا ہو گیا تھا اور ابوالحسن چوبیس سال کا میں پھر حج کو گیا اور جب حج سے واپس آیا تو دونوں بیمار تھے۔ میری واپسی کے بعد دو مہینے تک دونوں زندہ رہے۔ شروع مہینے میں ابراہیم کا انتقال ہوا اور آخر مہینے میں محمد کا۔ پھر وہ شخص خود ان دونوں کے بعد صرف ڈیڑھ سال تک زندہ رہا اور اس سے پہلے اس کی کوئی اولاد ایک ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہتی تھی۔

ایک شخص کو وصیت کرنے کا حکم

43 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ أَوْصِ بِمَا تُرِيدُ وَ اسْتَعِدَّ لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ فَكَانَ كَمَا قَالَ فَمَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

ترجمه

سعید بن سعد کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھ کر اس سے فرمایا: ''بندہ خدا! جو تم چاہتے ہو اس کی وصیت کر لو اور اس چیز کی تیاری کر لو جس سے کوئی مفر (چارۂ کار) نہیں ہے''۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا۔ وہ شخص تین دن کے بعد مر گیا۔

تمہارے ہاں چھ انگلیوں والا بچہ جنم لے گا

44 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمَأْمُونِ يَوْماً فَأَجْلَسَنِي وَ أَخْرَجَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ دَعَا بِالطَّعَامِ فَطَعِمْنَا ثُمَّ طَيَّبَنَا ثُمَّ أَمَرَ بِسِتَارَةٍ فَضُرِبَتْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى بَعْضِ مَنْ كَانَ فِي السِّتَارَةِ فَقَالَ بِاللهِ لَمَّا رَثَيْتِ لَنَا مَنْ بِطُوسَ فَأَخَذَتْ يقول [تَقُولُ

سُقْياً بِطُوسَ وَ مَنْ أَضْحَى بِهَا قَطَناً   مِنْ عِتْرَةِ الْمُصْطَفَى أَبْقَى لَنَا حَزَناً

قَالَ ثُمَّ بَكَى وَ قَالَ لِي يَا عَبْدَ اللهِ أَ يَلُومُنِي أَهْلُ بَيْتِي وَ أَهْلُ بَيْتِكَ أَنْ نَصَبْتُ أَبَا الْحَسَنِ

الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَماً فَوَ اللهِ لَأُحَدِّثَكَ بِحَدِيثٍ تَتَعَجَّبُ مِنْهُ جِئْتُهُ يَوْماً فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ آبَاءَكَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ عِنْدَهُمْ عِلْمُ مَا كَانَ وَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ أَنْتَ وَصِيُّ الْقَوْمِ وَ وَارِثُهُمْ وَ عِنْدَكَ عِلْمُهُمْ وَ قَدْ بَدَتْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ قَالَ هَاتِهَا فَقُلْتُ هَذِهِ الزَّاهِرِيَّةُ خطتنى [حَظِيَّتِي وَ لَا أُقَدِّمُ عَلَيْهَا مِنْ جَوَارِيَّ قَدْ حَمَلَتْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَ أَسْقَطَتْ وَ هِيَ الْآنَ حَامِلٌ فَدُلَّنِي عَلَى مَا نَتَعَالَجُ بِهِ فَتَسْلَمَ فَقَالَ لَا تَخَفْ مِنْ إِسْقَاطِهَا فَإِنَّهَا تَسْلَمُ وَ تَلِدُ غُلَاماً أَشْبَهَ النَّاسِ بِأُمِّهِ وَ يَكُونُ لَهُ خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ وَ فِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَوَلَدَتِ الزَّاهِرِيَّةُ غُلَاماً أَشْبَهَ النَّاسِ بِأُمِّهِ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ وَ فِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى خِنْصِرٌ زَائِدَةٌ لَيْسَتْ بِالْمُدَلَّاةِ عَلَى مَا كَانَ وَصَفَهُ لِيَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَنْ يَلُومُنِي عَلَى نَصْبِي إِيَّاهُ عَلَماً وَ الْحَدِيثُ فِيهِ زِيَادَةٌ حَذَفْنَاهَا وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

قال مصنف هذا الكتاب إنما علم الرضا عليه السلام ذلك مما وصل إليه عن آبائه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و ذلك أن جبرئيل عليه السلام قد كان نزل عليه بأخبار الخلفاء و أولادهم من بنى أمية و ولد العباس و بالحوادث التي تكون في أيامهم و ما يجرى على أيديهم و لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

ترجمه

عبداللہ محمد ہاشمی کا بیان ہے کہ میں ایک دن مامون الرشید کے پاس گیا۔اس نے مجھے بٹھایا اور جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے، سب کو رخصت کر دیا۔ پھر کھانا منگوایا اور مجھے کھانا کھلایا اور مجھ سے دلجوئی کی باتیں کیں۔ پھر سامنے پردہ کھینچنے کا حکم دیا اور جب پردہ کھینچ دیا گیا تو آگے بڑھا اور اس نے پس پردہ مستورات سے کہا: ''برائے خدا، وہ طوس والا شعر سنانا''۔

انہوں نے وہ شعر پڑھنا شروع کر دیا جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔

''اللہ طوس کو شاد و آباد رکھے اور عترت رسولؐ میں سے اس ذات کو بھی جس نے ہمیں غمگین چھوڑا اور طوس میں آ کر مقیم ہو گیا''۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ شعر سن کر مامون رو یا اور مجھ سے کہا: اے عبداللہ! کیا ہمارے اور تمہارے خاندان والے ہمیں ملامت کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ کو اپنا ولی عہد کیوں مقرر کیا؟

اچھا سنو! خدا کی قسم میں تمہیں اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں جس سے تمہیں حیرت ہوگی اور وہ یہ ہے کہ میں ایک دن ان

کے پاس گیا اور ان سے کہا۔

فرزند رسولؐ! میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپؑ کے آباء واجداد موسیٰ وجعفر ومحمد، علی بن الحسین علیہم السلام کے پاس قیامت تک جو ہونے والا ہے یا جو اس سے پہلے ہو چکا ہے، ان سب کا علم تھا۔ اور آپؑ بھی ان کے ہی وصی اور وارث ہیں اور آپؑ کے پاس آپؑ کے بزرگوں کا علم موجود ہے۔ آج مجھے آپؑ سے ایک درخواست کرنی ہے۔

امامؑ نے مجھ سے دریافت فرمایا: بتاؤ تمہیں کیا حاجت ہے؟

میں نے کہا: میری ایک نہایت ہی پسندیدہ کنیز ہے اور میں اپنی تمام کنیزوں میں سے کسی کو اس پر ترجیح نہیں دیتا۔ صورت حال یہ ہے کہ وہ کئی مرتبہ حاملہ ہوئی ہے مگر ہر بار اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ اور اب بھی وہ حاملہ ہے۔ آپؑ اس کے لیے کوئی ایسا علاج بتائیں جس سے اس کا حمل سلامت رہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''تم اسقاط سے نہ ڈرو۔ حمل سلامت رہے گا اور اس کے بطن سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو شکل و صورت میں اپنی ماں سے مشابہ ہوگا۔ اس کے دائیں ہاتھ میں ایک زائد انگلی ہوگی جو بالکل سیدھی ہوگی اور اس کے بائیں پاؤں میں ایک زائد انگلی ہوگی جو ڈھیلی ڈھالی ہوگی''۔

یہ سن کر میں نے دل میں کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب وقت حمل پورا ہوا تو اس کنیز کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو اپنی ماں کے مشابہ تھا اور آپؑ کے فرمان کے مطابق اس کے دائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں اور بائیں پاؤں کی بھی چھ انگلیاں تھیں۔

اب تم مجھے بتاؤ کہ اس ولی عہدی کی تقرری پر کیا میں پھر بھی لائق ملامت ہوں؟

یہ حدیث کافی طویل ہے جس میں سے ہم نے بقدر ضرورت تحریر کر دی ہے

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں کہ امامؑ نے یہ پیش گوئی اس علم کی وجہ سے فرمائی تھی جو انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور میراث ملا تھا۔ جبریل امینؑ نے حکم خداوندی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنی امیہ و بنی عباس کے سلاطین کے حالات بتائے تھے اور اسی وجہ سے حضرتؑ نے مذکورہ پیش گوئی فرمائی تھی۔

باب48

خاندان بکار پر بددعا اور اس کا اثر

1 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيَّ يَقُولُ اسْتَحْلَفَ الزُّبَيْرَ بْنَ بَكَّارٍ رَجُلٌ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ عَلَى شَيْءٍ بَيْنَ الْقَبْرِ وَ الْمِنْبَرِ فَحَلَفَ فَبَرَصَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ وَ بِسَاقَيْهِ وَ قَدَمَيْهِ بَرَصٌ كَثِيرٌ وَ كَانَ أَبُوهُ بَكَّارٌ قَدْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي شَيْءٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَسَقَطَ فِي وَقْتِ دُعَائِهِ عَلَيْهِ حَجَرٌ مِنْ قَصْرٍ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهُ وَ أَمَّا أَبُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُصْعَبٍ فَإِنَّهُ مَزَّقَ عَهْدَ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ وَ أَمَانَهُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّشِيدِ وَ قَالَ اقْتُلْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ لَا أَمَانَ لَهُ فَقَالَ يَحْيَى لِلرَّشِيدِ إِنَّهُ خَرَجَ مَعَ أَخِي بِالْأَمْسِ وَ أَنْشَدَ أَشْعَاراً لَهُ فَأَنْكَرَهَا فَحَلَّفَهُ يَحْيَى بِالْبَرَاءَةِ وَ تَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فَحُمَّ مِنْ وَقْتِهِ وَ مَاتَ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَ انْخَسَفَ قَبْرُهُ مَرَّاتٍ كَثِيرَةً وَ ذَكَرَ خَبَراً طَوِيلًا لَهُ اخْتَصَرْتُ هَذَا مِنْهُ.

ترجمہ

علی بن محمد نوفلی کا بیان ہے کہ زبیر بن بکار سے طالبین میں کسی شخص نے قبر رسولؐ اور منبر رسولؐ کے درمیان حلف اٹھوایا۔اس کے حلف اٹھاتے ہی اس کے جسم پر سفید داغ نکل آئے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے اس کی پنڈلیوں اور قدموں پر برص کے سفید داغ تھے اور اس کے والد بکار نے امام علی رضا علیہ السلام پر کسی معاملے میں ظلم کیا تو آپؑ نے اس کے لیے بددعا کی اور اسی وقت قصر سے ایک پتھر اس کی گردن پر گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔اور اس کے والد یعنی عبداللہ بن مصعب نے یحییٰ بن عبداللہ بن حسن کا امان نامہ ہارون رشید کے سامنے چاک کر دیا اور کہا یہ کل میرے بھائی کے ساتھ گیا تھا اور ان کی شان میں اشعار پڑھے تھے اس نے انکار کیا تو یحییٰ نے اس سے حلف اٹھوایا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اگر ہو تو جلد سے جلد کسی عقوبت اور سزا میں گرفتار ہو جاؤں۔

اس کے ساتھ ہی اس کو بخار چڑھا اور تین دن کے اندر مر گیا اور اس کی قبر بار بار زمین میں دھنستی رہی۔

یہ روایت طویل ہے جس میں سے بقدر ضرورت ہم نے نقل کی ہے۔

باب 49

آپؑ کی پیش گوئی کہ آپؑ بغداد نہ جاسکیں گے

1 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ قَالَ الْمَأْمُونُ يَوْماً لِلرِّضَا عليه السلام نَدْخُلُ بَغْدَادَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَنَفْعَلُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ عليه السلام لَهُ تَدْخُلُ أَنْتَ بَغْدَادَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا خَلَوْتُ بِهِ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ شَيْئاً غَمَّنِي وَ ذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ وَ مَا أَنَا وَ بَغْدَادَ لَا أَرَى بَغْدَادَ وَ لَا تَرَانِي.

ترجمہ

محمد بن ابی عباد کا بیان ہے کہ ایک دن مامون نے امامؑ سے کہا: ہم انشاء اللہ بغداد میں داخل ہوں گے تو فلاں فلاں کام کریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: ''امیر المومنین! بس آپ ہی بغداد میں داخل ہوں گے''۔

پھر میں آپؑ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا تو میں نے آپؑ سے عرض کی۔

مولا! میں نے آپؑ سے ایک ایسی چیز سنی جس نے مجھے غمگین کر دیا۔

آپؑ نے فرمایا: ''حسین! میرا اور بغداد کا بھلا آپس میں کیا تعلق ہے۔ میں بغداد نہ دیکھ پاؤں گا اور بغداد مجھے نہ دیکھ سکے گا''۔

باب 50

آل برمک کیلئے بددعا اور پیش گوئی

1 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ ره قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي السَّنَةِ الَّتِي بَطَشَ هَارُونُ بِآلِ بَرْمَكَ بَدَأَ بِجَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى وَ حَبَسَ يَحْيَى بْنَ خَالِدٍ وَ نَزَلَ بِالْبَرَامِكَةِ مَا نَزَلَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَاقِفاً بِعَرَفَةَ يَدْعُو ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو اللهَ تَعَالَى عَلَى الْبَرَامِكَةِ بِمَا فَعَلُوا بِأَبِي عليه السلام فَاسْتَجَابَ اللهُ لِيَ الْيَوْمَ فِيهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى بُطِشَ بِجَعْفَرٍ وَ يَحْيَى وَ تَغَيَّرَتْ أَحْوَالُهُمْ.

ترجمہ

محمد بن فضیل کا بیان ہے کہ جس سال ہارون الرشید نے آل برمک پر سختی کی تو سب سے پہلے جعفر بن یحییٰ سے شروع سختی کی اور یحییٰ بن خالد کو قید میں ڈال دیا اور آل برمک پر جو مصیبت ٹوٹی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ امام علی رضا علیہ السلام نے عرفہ میں کھڑے ہو کر آل برمک کے لیے بددعا کی تھی۔ آپؑ نے عرفہ میں کچھ دیر کے لیے سر جھکایا۔ آپؑ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ''برامکہ نے میرے والد علیہ السلام کے ساتھ جو بدسلوکی کی تھی اس کے لیے میں ان پر بددعا کیا کرتا تھا۔ آج اللہ نے میری بددعا سن لی''۔

ابھی واپسی کو چند ہی دن گزرے تھے کہ جعفر اور یحییٰ پر سختی ہوئی اور ان کے حالات بدل گئے۔

آل برمک کو معلوم نہیں اس سال ان پر کیا گزرے گی

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام بِمِنًى فَمَرَّ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ مَعَ قَوْمٍ مِنْ آلِ بَرْمَكَ فَقَالَ عليه السلام مَسَاكِينُ هَؤُلَاءِ لَا يَدْرُونَ مَا يَحُلُّ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ ثُمَّ قَالَ هَاهْ وَ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونُ وَ أَنَا كَهَاتَيْنِ وَ ضَمَّ بِإِصْبَعَيْهِ قَالَ مُسَافِرٌ فَوَ اللهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَفَنَّاهُ مَعَهُ.

ترجمہ

مسافر کا بیان ہے کہ میں امام علی رضاؑ کے ساتھ مقام منیٰ میں تھا کہ ادھر سے یحییٰ بن خالد کا گزر رہوا اور اس کے ساتھ آل برمک کے بہت سے افراد تھے۔ انہیں دیکھ کر آپؑ نے فرمایا: ''آہ! ان بے چاروں کو معلوم نہیں کہ اس سال ان پر کیا گزرے گی''۔

پھر فرمایا: ''اس سے زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ میں اور ہارون دونوں اس طرح اکٹھے ہوں گے''

پھر آپؑ نے دونوں انگلیاں ملا کر اشارہ کیا۔

آل ابو طالب کے متعلق ہارون الرشید کا حلفیہ بیان

3 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ بِنَيْسَابُورَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْفُورٍ الْبَلْخِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِهَارُونَ حَيْثُ تَوَجَّهَ مِنَ الرَّقَّةِ إِلَى مَكَّةَ اذْكُرْ يَمِينَكَ الَّتِي حَلَفْتَ بِهَا فِي آلِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّكَ حَلَفْتَ إِنِ ادَّعَى أَحَدٌ بَعْدَ مُوسَى الْإِمَامَةَ ضَرَبْتَ عُنُقَهُ صَبْراً وَ هَذَا عَلِيٌّ ابْنُهُ يَدَّعِي هَذَا الْأَمْرَ وَ يُقَالُ فِيهِ مَا يُقَالُ فِي أَبِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ مُغْضَباً فَقَالَ وَ مَا تَرَى تُرِيدُ أَنْ أَقْتُلَهُمْ كُلَّهُمْ قَالَ مُوسَى بْنُ مِهْرَانَ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ صِرْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عليه السلام مَا لِي وَ لَهُمْ لَا يَقْدِرُونَ إِلَيَّ عَلَى شَيْءٍ.

ترجمہ

جعفر بن یحییٰ کا بیان ہے کہ جب ہارون الرشید مقام رقہ سے مکۂ مکرمہ کو جا رہا تھا، تو میں نے عیسیٰ بن جعفر کو ہارون سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ آل ابی طالبؑ کے متعلق آپ نے جو کچھ حلفیہ طور پر کہا تھا اسے یاد کریں۔

آپ نے حلفاً کہا تھا کہ اب موسیٰ بن جعفر کے بعد اگر کسی ایک نے بھی امامت کا دعویٰ کیا تو میں اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کی گردن اڑا دوں گا۔

اور اب آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے فرزند علی بن موسیٰ نے امر امامت کا دعویٰ کیا ہے اور ان کے متعلق بھی وہی سب کچھ کہا جاتا ہے جو ان کے والد کے لیے کہا جاتا تھا۔

یہ سن کر ہارون نے عیسیٰ بن جعفر کی طرف غصے کی نظر سے دیکھا اور کہا، تمہاری رائے اور خواہش یہ ہے کہ اب میں ان میں سے سب ہی کو تہ تیغ کر دوں؟

موسیٰؒ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں حضرت امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مذکورہ واقعہ بیان کیا تو آپؑ

نے ارشاد فرمایا: "میرا ان لوگوں سے کیا واسطہ ہے۔ وہ لوگ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے"۔

ہارون مجھ پر کوئی تسلط حاصل نہ کرے گا

4 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ لَمَّا مَضَى أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ تَكَلَّمَ الرِّضَا عليه السلام خِفْنَا عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْراً عَظِيماً وَ إِنَّا نَخَافُ مِنْ هَذَا الطَّاغِي فَقَالَ لِيَجْهَدْ جَهْدَهُ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ قَالَ صَفْوَانُ فَأَخْبَرَنَا الثِّقَةُ أَنَّ يَحْيَى بْنَ خَالِدٍ قَالَ لِلطَّاغِي هَذَا عَلِيٌّ ابْنُهُ قَدْ قَعَدَ وَ ادَّعَى الْأَمْرَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ مَا يَكْفِينَا مَا صَنَعْنَا بِأَبِيهِ تُرِيدُ أَنْ نَقْتُلَهُمْ جَمِيعاً وَ لَقَدْ كَانَتِ الْبَرَامِكَةُ مُبْغِضِينَ عَلَى بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُظْهِرِينَ لَهُمُ الْعَدَاوَةَ.

ترجمه

صفوان بن یحییٰ کا بیان ہے جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہوئی اور امام علی رضا علیہ السلام نے امامت کا اعلان کیا تو میں نے آپؑ سے کہا: مولا! آپؑ نے ایک امر عظیم کا دعویٰ کیا ہے اور ہمیں آپؑ کے متعلق اس طاغوت (ہارون) سے خطرہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: "وہ اپنی پوری کوشش صرف کر کے دیکھ لے وہ مجھ پر کوئی تسلط حاصل نہ کر سکے گا۔

صوان نے کہا: ہمیں ایک مستند شخص نے بتایا ہے کہ یحییٰ بن خالد برمکی نے طاغوت (ہارون) سے کہا تھا کہ موسیٰ کاظمؑ کے فرزند علیؑ امامت کا دعویٰ کر چکے ہیں۔

ہارون نے کہا: تو کیا جو بدسلوکی ہم اس کے والد سے کر چکے ہیں وہ ظلم ہمارے لیے کافی نہیں ہے اور کیا تمہاری نیت یہ ہے کہ ہم سب کو ہی قتل کر دیں؟

واضح رہے کہ برامکہ آل محمدؐ کے دشمن تھے اور ان سے عداوت کا اظہار کیا کرتے تھے۔

باب 51

ہارون کے ساتھ ایک مکان میں دفن ہونے کی پیش گوئی

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ مِهْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَ هَارُونُ يَخْطُبُ فَقَالَ أَ تَرَوْنَنِي وَ إِيَّاهُ نُدْفَنُ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ.

ترجمہ

موسیٰ بن مہران کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو مسجد نبوی میں دیکھا وہاں اس وقت ہارون خطبہ دے رہا تھا۔

امامؑ نے فرمایا: ”کیاتم سمجھتے ہو کہ میں اور ہارون ایک ہی مکان میں دفن ہوں گے؟“

میں اور ہارون دونوں اکھٹے دفن ہوں گے

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الرِّضَا عليه السلام وَ هُوَ يَنْظُرُ إِلَى هَارُونَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَنَا وَ هَارُونُ هَكَذَا وَ ضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ فَكُنَّا لَا نَدْرِي مَا يَعْنِي بِذَلِكَ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ بِطُوسَ مَا كَانَ فَأَمَرَ الْمَأْمُونُ بِدَفْنِ الرِّضَا عليه السلام إِلَى جَنْبِ هَارُونَ.

ترجمہ

محمد بن فضیل کا بیان ہے اس نے ایک ایسے شخص سے سنا جس نے امام علی رضا علیہ السلام سے یہ جملے سنے تھے کہ آپؑ منیٰ یا عرفات میں بار بار ہارون کو دیکھتے تھے اور آپؑ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ”میں اور ہارون دونوں یوں اکھٹے ہوں گے۔ پھر آپؑ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا“۔

راوی کہتا ہے کہ ہمیں آپؑ کے فرمان کا مطلب اس وقت سمجھ میں آیا جب ہم نے آپؑ کو طوس میں ہارون کے پہلو میں دفن کیا۔

کیونکہ مامون نے حکم دیا تھا کہ امام علی رضاؑ کو ہارون کے پہلو میں دفن کیا جائے۔

باب 52

زہر خورانی اور ہارون کے پہلو میں دفن ہونے کی پیش گوئی

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ إِنِّي سَأُقْتَلُ بِالسَّمِّ مَظْلُوماً وَ أُقْبَرُ إِلَى جَنْبِ هَارُونَ وَ يَجْعَلُ اللهُ تُرْبَتِي مُخْتَلَفَ شِيعَتِي وَ أَهْلِ مَحَبَّتِي فَمَنْ زَارَنِي فِي غُرْبَتِي وَجَبَتْ لَهُ زِيَارَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ وَ اصْطَفَاهُ عَلَى جَمِيعِ الْخَلِيقَةِ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ مِنْكُمْ عِنْدَ قَبْرِي رَكْعَتَيْنِ إِلَّا اسْتَحَقَّ الْمَغْفِرَةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ الَّذِي أَكْرَمَنَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِالْإِمَامَةِ وَ خَصَّنَا بِالْوَصِيَّةِ إِنَّ زُوَّارَ قَبْرِي لَأَكْرَمُ الْوُفُودِ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَزُورُنِي فَيُصِيبُ وَجْهَهُ قَطْرَةٌ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ تَعَالَى جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: ”عنقریب زہر کے ذریعے سے مجھے مظلوم بنا کر قتل کر دیا جائے گا اور مجھے ہارون کے پہلو میں دفن کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ میری قبر کو میرے شیعوں اور میرے محبت کرنے والوں کیلئے آمد و رفت کا مقام بنائے گا۔ جو میری مسافرت میں آ کر میری زیارت کرے گا تو قیامت کے دن اس کیلئے میری زیارت واجب ہو جائے گی۔

اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ذریعے سے سرفراز کیا اور انہیں اپنی تمام مخلوق میں منتخب کیا جو بھی شخص میری قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے گا وہ جب خدا کے حضور حاضر ہوگا تو مغفرت کا مستحق ہوگا۔

اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمیں امامت سے سرفراز کیا اور ہمیں وصیت سے مخصوص کیا میرے روضے کے زائرین خدا کے حضور حاضر ہونے والوں میں تمام وفود سے زیادہ محترم ہوں گے۔ جو بھی مومن میرے روضے کی زیارت کرے اور ان کے چہرے پر پسینہ کا صرف ایک قطرہ آ جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے جسم پر دوزخ کو حرام قرار دے گا۔

باب 53

اہل ایمان واہل نفاق کی صحیح پہچان

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ كَتَبَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ أَقْرَأَنِيهِ رِسَالَةً إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِنَا إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَبِحَقِيقَةِ النِّفَاقِ.

ترجمه

عبدالرحمن بن ابی نجران کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا اور آپؑ نے وہ خط مجھے بھی پڑھنے کے لیے دیا۔ اس خط میں یہ عبارت تحریر تھی۔

''ہم جب کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو ہم اس کی حقیقت ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں''۔

باب 54

آپؑ تمام زبانیں جانتے تھے

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَزَّكٍ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ كَانَ غِلْمَانٌ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي الْبَيْتِ الصَّقَالِبَةُ وَ رُومِيَّةٌ وَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَرِيباً مِنْهُمْ فَسَمِعَهُمْ بِاللَّيْلِ يَتَرَاطَنُونَ بِالصَّقْلَبِيَّةِ وَ الرُّومِيَّةِ وَ يَقُولُونَ إِنَّا كُنَّا نَفْتَصِدُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي بِلَادِنَا ثُمَّ لَيْسَ نَفْتَصِدُ هَاهُنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَجَّهَ أَبُو الْحَسَنِ إِلَى بَعْضِ الْأَطِبَّاءِ فَقَالَ لَهُ افْصِدْ فُلَاناً عِرْقَ كَذَا وَ افْصِدْ فُلَاناً عِرْقَ كَذَا وَ افْصِدْ فُلَاناً عِرْقَ كَذَا وَ افْصِدْ هَذَا عِرْقَ كَذَا ثُمَّ قَالَ يَا يَاسِرُ لَا تَفْتَصِدْ أَنْتَ قَالَ فَافْتَصَدْتُ فَوَرِمَتْ يَدِي وَ احْمَرَّتْ فَقَالَ لِي يَا يَاسِرُ مَا لَكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَ لَمْ أَنْهَكَ عَنْ ذَلِكَ هَلُمَّ يَدَكَ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَ تَفَلَ فِيهَا ثُمَّ أَوْصَانِي أَنْ لَا أَتَعَشَّى فَمَكَثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ لَا أَتَعَشَّى ثُمَّ أُغَافِلُ فَأَتَعَشَّى فَيَضْرِبُ عَلَيَّ.

ترجمہ

یاسر خادم کا بیان ہے کہ حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ کے غلاموں میں سے کچھ غلام صقلبی اور رومی بھی تھے اور آپؑ ان کی زبانوں سے بخوبی واقف تھے۔

ایک مرتبہ رات کے وقت آپؑ کے صقلبی اور رومی غلام اپنی زبانوں میں محوگفتگو تھے اور امام علی رضا علیہ السلام ان کی گفتگو سن رہے تھے۔ وہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ ہم وطن میں ہر سال دو مرتبہ فصد کھلوایا کرتے تھے۔ لیکن یہاں فصد نہیں کھلوا سکے۔

جب رات گذر گئی تو آپؑ نے طبیب کو بلا کر اس سے فرمایا ''میرے فلاں غلام کی فلاں رگ کا فصد کھول دو اور فلاں غلام کی فلاں رگ کا فصد کھول دو اور مجھ سے فرمایا، یاسر! تم فصد نہ کھلوانا۔

یاسر کا بیان ہے کہ میں نے فصد کھلوائی تو میرا ہاتھ متورم ہوا اور سرخ ہو گیا۔

آپؑ نے اس سے دریافت فرمایا: اے یاسر! تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟

میں نے عرض کیا: مولا! میں نے فصد کھلوائی تو میرا ہاتھ سرخ اور متورم کر ہو گیا۔

آپؑ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں فصد کھلوانے سے منع نہیں کیا تھا؟ اچھا اب تم میرے قریب آؤ اور ہاتھ دکھاؤ''۔

پھر آپؑ نے میرے ہاتھ پر اپنا دست شفقت پھیرا اور لعاب دہن لگایا۔ پھر ہدایت فرمائی کہ رات کے وقت کھانا کھانا چھوڑ دو۔

میں نے ایک عرصے تک رات کو کھانا نہیں کھایا مگر ایک دفعہ بھول کر کھالیا تو میری پھر وہی حالت ہوگئی۔

آپؑ تفصیل سے طریقے سمجھاتے تھے

2 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ دَاوُدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ كُنْتُ أَتَغَدَّى مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَيَدْعُو بَعْضَ غِلْمَانِهِ بِالصَّقْلَبِيَّةِ وَ الْفَارِسِيَّةِ وَ رُبَّمَا بَعَثْتُ غُلَامِي هَذَا بِشَيْءٍ مِنَ الْفَارِسِيَّةِ فَيُعَلِّمُهُ وَ رُبَّمَا كَانَ يَنْغَلِقُ الْكَلَامُ عَلَى غُلَامِهِ بِالْفَارِسِيَّةِ فَيَفْتَحُ هُوَ عَلَى غُلَامِهِ.

ترجمہ

ابو ہاشم جعفری سے روایات ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضاؑ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا آپؑ نے اپنے ایک غلام کو صقلبی اور فارسی زبان میں آواز دی۔ اور کبھی کبھی میں اپنے غلام کو بھی فارسی زبان سیکھنے کیلئے بھیج دیا کرتا تھا۔ آپ اسے اس طرح تعلیم فرماتے کہ دقت نہ ہوتی اور کبھی دقت پیش بھی آتی تو آپؑ اس کو مفصل طریقے سے سمجھا دیتے تھے۔

فصل الخطاب کیا ہے؟

3 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام يُكَلِّمُ النَّاسَ بِلُغَاتِهِمْ وَ كَانَ وَ اللهِ أَفْصَحَ النَّاسِ وَ أَعْلَمَهُمْ بِكُلِّ لِسَانٍ وَ لُغَةٍ فَقُلْتُ لَهُ يَوْماً يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي لَأَعْجَبُ مِنْ مَعْرِفَتِكَ بِهَذِهِ اللُّغَاتِ عَلَى اخْتِلَافِهَا فَقَالَ يَا أَبَا الصَّلْتِ أَنَا حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ مَا كَانَ اللهُ لِيَتَّخِذَ حُجَّةً عَلَى قَوْمٍ وَ هُوَ لَا يَعْرِفُ لُغَاتِهِمْ أَ وَ مَا بَلَغَكَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أُوتِينَا فَصْلَ الْخِطَابِ فَهَلْ فَصْلُ الْخِطَابِ إِلَّا مَعْرِفَةُ اللُّغَاتِ.

ترجمہ

ابوصلت ہروی کا بیان ہے کہ امام علی رضاؑ ہر شخص سے اس کی مادری زبان میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ اور خدا کی قسم! آپؑ ہر زبان کو اہل زبان سے زیادہ جانتے تھے اور اس سے زیادہ فصیح لہجے میں گفتگو فرماتے تھے۔

ایک دن میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! یہ ساری زبانیں آپس میں مختلف ہیں مگر مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ آپؑ ہر زبان جانتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''اے ابوصلت! میں اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر حجت ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہیں کرتا کہ وہ کسی قوم پر ایسے شخص کو حجت بنائے جو اس قوم کی زبان نہ جانتا ہو۔ کیا تم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ ہم کو فصل الخطاب عطا کیا گیا ہے۔ تو فصل الخطاب اور کیا ہے یہی تمام زبانوں تو کا جاننا ہی تو ہے''۔

باب 55

حسن بن علی وشاء کے سوالوں کے جوابات

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ كُنْتُ كَتَبْتُ مَعِي مَسَائِلَ كَثِيرَةً قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ جَمَعْتُهَا فِي كِتَابٍ مِمَّا رُوِيَ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ غَيْرِ ذَلِكَ وَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ فِي أَمْرِهِ وَ أَخْتَبِرَهُ فَحَمَلْتُ الْكِتَابَ فِي كُمِّي وَ صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنْهُ خَلْوَةً فَأُنَاوِلَهُ الْكِتَابَ فَجَلَسْتُ نَاحِيَةً وَ أَنَا مُتَفَكِّرٌ فِي طَلَبِ الْإِذْنِ عَلَيْهِ وَ بِالْبَابِ جَمَاعَةٌ جُلُوسٌ يَتَحَدَّثُونَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ فِي الْفِكْرَةِ فِي الِاحْتِيَالِ لِلدُّخُولِ عَلَيْهِ إِذْ أَنَا بِغُلَامٍ قَدْ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ فِي يَدِهِ كِتَابٌ فَنَادَى أَيُّكُمُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ ابْنُ بِنْتِ إِلْيَاسَ الْبَغْدَادِيِّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَمَا حَاجَتُكَ فَقَالَ هَذَا الْكِتَابُ أُمِرْتُ بِدَفْعِهِ إِلَيْكَ فَهَاكَ خُذْهُ فَأَخَذْتُهُ وَ تَنَحَّيْتُ نَاحِيَةً فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا وَ اللهِ فِيهِ جَوَابُ مَسْأَلَةٍ مَسْأَلَةٍ فَعِنْدَ ذَلِكَ قَطَعْتُ عَلَيْهِ وَ تَرَكْتُ الْوَقْفَ.

ترجمه

حسن بن علی وشاء کا بیان ہے کہ میں ابتدا میں واقفیہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور میں امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔

ایک مرتبہ میں نے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی چند احادیث جمع کیں اور ان سے متعلق بہت سے مسائل ایک کتابچے میں لکھے پھر میں امام علی رضا علیہ السلام کے امتحان کی غرض سے ان کی دہلیز پر پہنچا مگر آپؑ کے آستانے پر بہت سے لوگ جمع تھے اور سب کے سب آپؑ کی زیارت کے منتظر تھے۔ اور میں آپؑ کی چوکھٹ پر کھڑا ہو کر سوچنے لگا کہ کس طرح سے اذنِ باریابی حاصل کروں۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک غلام حویلی سے باہر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور اس نے آتے ہی آواز دے کر کہا: ''تم میں سے حسن بن علی وشاء بن بنت الیاس بغدادی کون ہے؟''

میں نے کہا: وہ میں ہوں۔

غلام نے وہ کتاب مجھے دی اور کہا: ''مجھے حکم ملا ہے کہ یہ کتاب تم تک پہنچاؤں۔ یہ کتاب لے لو''۔

میں نے وہ کتاب لی اور دور جا کر بیٹھ گیا اور اس کتاب کو پڑھنے لگا۔ اس کتاب میں میرے تمام سوالوں کے ترتیب وار جوابات لکھے ہوئے تھے۔

امامؑ کا یہ معجزہ دیکھ کر میں نے مذہب واقفیہ کو خیر باد کہا اور آپؑ کی امامت کو تسلیم کر لیا۔

ابن وشاء سے کپڑے کا مطالبہ

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام غُلَامَهُ وَ مَعَهُ رُقْعَةٌ فِيهَا ابْعَثْ إِلَيَّ بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ ضَرْبِ كَذَا فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ وَ قُلْتُ لِلرَّسُولِ لَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ بِهَذِهِ الصِّفَةِ وَ مَا أَعْرِفُ هَذَا الضَّرْبَ مِنَ الثِّيَابِ فَأَعَادَ الرَّسُولَ إِلَيَّ وَ قَالَ فَاطْلُبْهُ فَأَعَدْتُ إِلَيْهِ الرَّسُولَ وَ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي مِنْ هَذَا الضَّرْبِ شَيْءٌ فَأَعَادَ إِلَيَّ الرَّسُولَ اطْلُبْهُ فَإِنَّهُ عِنْدَكَ مِنْهُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ وَ قَدْ كَانَ أَبْضَعَ مِنِّي رَجُلٌ ثَوْباً مِنْهَا وَ أَمَرَنِي بِبَيْعِهِ وَ كُنْتُ قَدْ نَسِيتُهُ فَطَلَبْتُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ مَعِي فَوَجَدْتُهُ فِي سَفَطٍ تَحْتَ الثِّيَابِ كُلِّهَا فَحَمَلْتُهُ إِلَيْهِ.

ترجمہ

حسن بن علی وشاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام علی رضا علیہ السلام کا ایک غلام حضرتؑ کا رقعہ لے کر میرے پاس آیا اور رقعہ میں آپؑ نے تحریر کیا تھا۔

''فلاں علاقے کا فلاں کپڑا میرے پاس روانہ کرو''۔

میں نے جواب میں عریضہ لکھا کہ اس طرح کا کوئی کپڑا میرے پاس موجود نہیں ہے۔

کچھ دیر کے بعد حضرتؑ کا غلام میرے پاس آیا اور کہا: ''مولا تم سے وہی کپڑا طلب کرتے ہیں''۔

میں نے عرض کیا: میرے پاس اس طرح کا کوئی کپڑا نہیں ہے۔

پھر تیسری مرتبہ غلام میرے پاس آیا اور کہا: ''مولا تم سے وہی کپڑا طلب کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ وہ کپڑا تمہارے پاس موجود ہے''۔

حسن بن علی وشاء کہتے ہیں کہ پھر مجھے یاد آیا کہ ایک عرصہ قبل ایک شخص میرے پاس اس طرح کا کپڑا فروخت کی غرض سے رکھ گیا تھا جو کہ مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ میں اٹھا اور تمام تھان ہٹا کر دیکھا تو مولا کا مطلوبہ کپڑا اس کے نیچے سے برآمد ہوا۔ میں نے وہ کپڑا آپؑ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

مشورہ پر عمل نہ کرنے والے کا انجام

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ بْنُ خَالِدٍ الصَّيْرَفِيُّ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْأَعْوَصِ فَقَالَ حَيْثُ مَا ظَفِرْتَ بِالْعَافِيَةِ فَالْزَمْهُ فَلَمْ يُقْنِعْهُ ذَلِكَ فَخَرَجَ يُرِيدُ الْأَعْوَصَ فَقُطِعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقُ وَ أُخِذَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمَالِ.

ترجمه

صفوان بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ حسین بن خالد صیرفی آپؑ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں! میں ''اعوض'' جانا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: ''جب خدا نے تمہیں عافیت عطا کی ہے تو اسی پر قناعت کرو''۔

مگر اس نے حضرتؑ کے مشورہ کو نہ مانا اور ''اعوض'' کی طرف چل پڑا۔ راستے میں ڈاکہ پڑ گیا اور اس کی تمام ترپونجی لٹ گئی۔

باب 56

ابوقرہ صاحب جاثلیق کے سوال کا جواب

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هَاشِمٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ سَأَلَنِي أَبُو قُرَّةَ صَاحِبُ الْجَاثَلِيقِ أَنْ أُوصِلَهُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام فَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ عليه السلام أَدْخِلْهُ عَلَيَّ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَبَّلَ بِسَاطَهُ وَ قَالَ هَكَذَا عَلَيْنَا فِي دِينِنَا أَنْ نَفْعَلَ بِأَشْرَافِ أَهْلِ زَمَانِنَا ثُمَّ قَالَ أَصْلَحَكَ اللهُ مَا تَقُولُ فِي فِرْقَةٍ ادَّعَتْ دَعْوَى فَشَهِدَتْ لَهُمْ فِرْقَةٌ أُخْرَى مُعَدِّلُونَ قَالَ الدَّعْوَى لَهُمْ قَالَ فَادَّعَتْ فِرْقَةٌ أُخْرَى دَعْوَى فَلَمْ يَجِدُوا شُهُوداً مِنْ غَيْرِهِمْ قَالَ لَا شَيْءَ لَهُمْ قَالَ فَإِنَّا نَحْنُ ادَّعَيْنَا أَنَّ عِيسَى رُوحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا فَوَافَقَنَا عَلَى ذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَ ادَّعَى الْمُسْلِمُونَ أَنَّ مُحَمَّداً نَبِيٌّ فَلَمْ نُتَابِعْهُمْ عَلَيْهِ وَ مَا أَجْمَعْنَا عَلَيْهِ خَيْرٌ مِمَّا افْتَرَقْنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام مَا اسْمُكَ قَالَ يُوحَنَّا قَالَ يَا يُوحَنَّا إِنَّا آمَنَّا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام رُوحِ اللهِ وَ كَلِمَتِهِ الَّذِي كَانَ يُؤْمِنُ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ يُبَشِّرُ بِهِ وَ يُقِرُّ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ عَبْدٌ مَرْبُوبٌ فَإِنْ كَانَ عِيسَى الَّذِي هُوَ عِنْدَكَ رُوحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ لَيْسَ هُوَ الَّذِي آمَنَ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ بَشَّرَ بِهِ وَ لَا هُوَ الَّذِي أَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْعُبُودِيَّةِ وَ الرُّبُوبِيَّةِ فَنَحْنُ مِنْهُ بُرَءَاءُ فَأَيْنَ اجْتَمَعْنَا فَقَامَ وَ قَالَ لِصَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قُمْ فَمَا كَانَ أَغْنَانَا عَنْ هَذَا الْمَجْلِسِ.

ترجمہ

صفوان بن یحییٰ صاحب السابری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوقرہ جاثلیق نے مجھ سے کہا تم میرے لیے امام علی رضا علیہ السلام سے اذن باریابی طلب کرو۔

میں نے امامؑ سے اس کے لیے اجازت طلب کی تو آپؑ نے اجازت دے دی۔

وہ جب آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ازراہِ ادب آپؑ کی مسند کا بوسہ لیا۔ اور کہنے لگا کہ ہمارے دین میں یہ حکم ہے کہ ہم اپنے دور کے بزرگوں کا اسی طرح سے احترام کریں۔

پھراس نے آپؑ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپؑ کو سلامت رکھے ایک فرقہ ایک بات کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسرا فرقہ ان کی صداقت کی گواہی دیتا ہے تو آپؑ اس پہلے فرقے کے دعوے کے متعلق کیا فرمائیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ''ان کا دعویٰ ثابت ہے''۔

اس نے کہا: ایک اور فرقہ اسی طرح کا دعویٰ کرتا ہے لیکن ان کے دعوے کی تائید ان کے اپنے افراد کے علاوہ دوسرا فرقہ نہیں کرتا، تو آپؑ اس فرقے کے دعوے کے متعلق کیا کہیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ''ان کا دعویٰ ثابت نہ ہو سکے گا''۔

یہ سن کر اس نے کہا: ہم نے دعویٰ کیا کہ حضرت مسیح روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور مسلمانوں نے اس کی تصدیق کی۔ (لہٰذا ہمارا دعویٰ سچا ثابت ہو گیا)

اور مسلمانوں نے دعویٰ کیا کہ محمدؐ نبی ہیں مگر ہم نے ان کی تائید نہیں کی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ پر اتفاق ہے اور حضرت محمدؐ پر اختلاف ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ ہمیں پیروی اجماع کی کرنی چاہیے یا افتراق کی؟

امام علی رضا علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ''تمہارا نام کیا ہے؟''

اس نے کہا: میرا نام یوحنا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''یوحنا سن لو! ہم اس عیسیٰ بن مریم روح اللہ اور کلمۃ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو محمد مصطفیٰؐ پر ایمان رکھتے تھے اور جو ان کی بشارت دیا کرتے تھے اور جو اپنے متعلق عبد مربوب ہونے کے دعویدار تھے۔

اور اگر تم کسی ایسے عیسیٰ بن مریم کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ تسلیم کرتے ہو جو محمد مصطفیٰؐ پر ایمان نہیں لائے تھے اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت نہیں دی تھی اور جس نے اپنے متعلق عبد مربوب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو ہم ایسے عیسیٰ سے بیزار ہیں۔ ذرا مجھے بتاؤ تو سہی کہ ہم جمع ہوئے ہی کب ہیں؟''

آپؑ کا یہ جواب سن کر وہ کھڑا ہو گیا اور صفوان بن یحییٰ سے کہا اٹھو، چلیں۔ اس مجلس نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیا۔

باب 57

مسئلۂ امامت کے متعلق یحییٰ بن ضحاک سمرقندی کا جواب

1 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ يُحْكَى عَنِ الرِّضَا عليه السلام خَبَرٌ مُخْتَلِفُ الْأَلْفَاظِ لَمْ تَقَعْ لِي رِوَايَتُهُ بِإِسْنَادٍ أَعْمَلُ عَلَيْهِ وَ قَدِ اخْتَلَفَتْ أَلْفَاظُ مَنْ رَوَاهُ إِلَّا أَنِّي سَآتِي بِهِ وَ بِمَعَانِيهِ وَ إِنِ اخْتَلَفَتْ أَلْفَاظُهُ كَانَ الْمَأْمُونُ فِي بَاطِنِهِ يُحِبُّ سَقَطَاتِ الرِّضَا عليه السلام وَ أَنْ يَعْلُوَهُ الْمُحْتَجُّ وَ إِنْ أَظْهَرَ غَيْرَ ذَلِكَ فَاجْتَمَعَ عِنْدَهُ الْفُقَهَاءُ وَ الْمُتَكَلِّمُونَ فَدَسَّ إِلَيْهِمْ أَنْ نَاظِرُوهُ فِي الْإِمَامَةِ فَقَالَ لَهُمُ الرِّضَا عليه السلام اقْتَصِرُوا عَلَى وَاحِدٍ مِنْكُمْ يَلْزَمُكُمْ مَا يَلْزَمُهُ فَرَضُوا بِرَجُلٍ يُعْرَفُ بِيَحْيَى بْنِ الضَّحَّاكِ السَّمَرْقَنْدِيِّ وَ لَمْ يَكُنْ بِخُرَاسَانَ مِثْلُهُ.

فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام يَا يَحْيَى سَلْ عَمَّا شِئْتَ

فَقَالَ نَتَكَلَّمُ فِي الْإِمَامَةِ كَيْفَ ادَّعَيْتَ لِمَنْ لَمْ يَؤُمَّ وَ تَرَكْتَ مَنْ أَمَّ وَ وَقَعَ الرِّضَا بِهِ

فَقَالَ لَهُ يَا يَحْيَى أَخْبِرْنِي عَمَّنْ صَدَّقَ كَاذِباً عَلَى نَفْسِهِ أَوْ كَذَّبَ صَادِقاً عَلَى نَفْسِهِ أَ يَكُونُ مُحِقّاً مُصِيباً أَوْ مُبْطِلًا مُخْطِئاً فَسَكَتَ يَحْيَى

فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ أَجِبْهُ

فَقَالَ يُعْفِينِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ جَوَابِهِ

فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ عَرِّفْنَا الْغَرَضَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ

فَقَالَ لَا بُدَّ لِيَحْيَى مِنْ أَنْ يُخْبِرَ عَنْ أَئِمَّتِهِ أَنَّهُمْ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَوْ صَدَقُوا فَإِنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ كَذَبُوا فَلَا أَمَانَةَ لِكَذَّابٍ وَ إِنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ صَدَقُوا

فَقَدْ قَالَ أَوَّلُهُمْ وُلِّيتُكُمْ وَ لَسْتُ بِخَيْرِكُمْ

وَ قَالَ تَالِيهِ كَانَتْ بَيْعَتُهُ فَلْتَةً فَمَنْ عَادَ لِمِثْلِهَا فَاقْتُلُوهُ فَوَ اللَّهِ مَا رَضِيَ لِمَنْ فَعَلَ مِثْلَ فِعْلِهِمْ إِلَّا بِالْقَتْلِ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَ الْخَيْرِيَّةُ لَا تَقَعُ إِلَّا بِنُعُوتٍ مِنْهَا الْعِلْمُ وَ مِنْهَا الْجِهَادُ وَ مِنْهَا سَائِرُ الْفَضَائِلِ وَ لَيْسَتْ فِيهِ وَ مَنْ كَانَتْ بَيْعَتُهُ فَلْتَةً يَجِبُ الْقَتْلُ عَلَى مَنْ فَعَلَ مِثْلَهَا كَيْفَ

يُقْبَلُ عَهْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَ هَذِهِ صُورَتُهُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ لِي شَيْطَاناً يَعْتَرِينِي فَإِذَا مَالَ بِي فَقَوِّمُونِي وَ إِذَا أَخْطَأْتُ فَأَرْشِدُونِي فَلَيْسُوا أَئِمَّةً بِقَوْلِهِمْ إِنْ صَدَقُوا أَوْ كَذَبُوا فَمَا عِنْدَ يَحْيَى فِي هَذَا جَوَابٌ فَعَجِبَ الْمَأْمُونُ مِنْ كَلَامِهِ

وَ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا فِي الْأَرْضِ مَنْ يُحْسِنُ هَذَا سِوَاكَ.

ترجمہ

محمد بن یحییٰ صولی کا بیان ہے کہ مامون ہمیشہ اس بات کی کوشش کیا کرتا تھا کہ امام علی رضاؑ کسی نہ کسی طرح سے دلائل میں مغلوب ہوجائیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مامون کے پاس علمائے متکلمین جمع تھے اور مامون نے ان سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سے مسئلۂ امامت پر گفتگو کرو۔ (دربار آراستہ ہوا اور امامؑ دربار میں تشریف لائے)

آپؑ نے ان علماء سے کہا: تم لوگ اپنے میں سے کسی ایک شخص کا انتخاب کرلو اور جس چیز کو وہ مان لے تو تم بھی مان لو۔

چنانچہ علماء نے اپنی محفل میں سے یحییٰ بن ضحاک سمرقندی کا انتخاب کیا اور وہ اس وقت خراسان کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔

اس نے امامؑ سے کہا: آپؑ بھلا اس شخص کے لیے دعوائے امامت کیسے کرتے ہیں جس نے امامت نہیں کی اور جس نے امامت کی ہے آپؑ نے اس کو کیوں چھوڑ رکھا ہے؟

اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا: یحییٰ! مجھے یہ بتاؤ کہ جو شخص اپنے متعلق کسی جھوٹ بولنے والے کی تصدیق کرے یا اپنے متعلق کسی سچ بولنے والے کی تردید کرے، تو کیا ایسا تصدیق کرنے والا حق پر ہوگا یا ایسا تردید کرنے والا باطل پر ہوگا؟

یہ سوال سن کر یحییٰ خاموش ہوگیا۔

مامون نے اس سے کہا: یحییٰ! جواب دو۔

اس نے کہا: امیرالمومنین (مامون) بہتر ہے کہ مجھے جواب سے معذور ہی سمجھیں۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ ہمیں بتائیں کہ آپؑ اس سوال کے ذریعے سے آخر کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: یحییٰ کو اپنے بزرگوں کے متعلق یہ جواب دینا چاہیے کہ انہوں نے اپنے متعلق سچ کہا تھا یا جھوٹ کہا تھا؟

اگر یحییٰ کا یہ خیال ہو کہ انہوں نے جھوٹ کہا تھا تو کسی جھوٹے کو امامت کا حق ہی نہیں ہے۔

اور اگر اس کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے سچ کہا تھا تو پہلے نے کہا تھا۔

''مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے۔ میں تم سے بہتر نہیں ہوں''۔

اور ثانی نے اول کے متعلق کہا تھا: ''اس کی بیعت بلا سوچے سمجھے عمل میں آئی تھی اور اب اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو قتل کر دینا''۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ ثانی کا فیصلہ ہے جو بھی اس (اول) کی طرح سے حکومت حاصل کرے تو وہ واجب القتل ہے۔

اب جو شخص لوگوں سے افضل نہ ہو اور افضل ہو تو بھلا کیسے کیونکہ فضیلت کا دارو مدار علم اور جہاد پر ہے اور اس کے ساتھ دوسرے فضائل کی بھی ضرورت ہے جو کہ اس میں موجود نہ تھے۔

اور اس کے ساتھ جس کی بیعت اس قدر فلتۃً واقع ہوئی ہو کہ اگر اس کے بعد کوئی ایسا کرے تو وہ واجب القتل قرار پائے، تو ایسے شخص کو یہ اختیار ہی کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بعد کسی اور کو اپنا جانشین نامزد کرتا جائے؟

اور جو شخص خود منبر پر علانیہ یہ کہتا ہو۔

''ایک شیطان ایسا ہے جو مجھ پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا جب تم مجھے ٹیڑھا دیکھو تو سیدھا کر دینا۔ اور جب میں غلطی کروں تو میری رہنمائی کر دیا کرو''۔

اب اگر یحییٰ ان کی سچائی کی تصدیق کرے تو وہ اپنے اقوال کی وجہ سے لائق امامت نہیں ہیں اگر یہ ان کی تردید کرے تو یہ ان کا پیروکار ہی نہیں ہے۔

یحییٰ کے پاس حضرتؑ کے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ مامون نے آپؑ کا برجستہ جواب سن کر تعجب کیا اور اس نے کہا: ابوالحسن! روئے زمین پر آپؑ کی دلیل سے کوئی بہتر دلیل دینے والا نہیں ہے۔

باب 58

زید النار سے خطاب اور شیعوں سے بدسلوکی رکھنے والوں سے متعلق فرمان

اولاد فاطمہؑ اور نار جہنم

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَيْضِ صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ كُنْتُ بِخُرَاسَانَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي مَجْلِسِهِ وَ زَيْدُ بْنُ مُوسَى حَاضِرٌ قَدْ أَقْبَلَ عَلَى جَمَاعَةٍ فِي الْمَجْلِسِ يَفْتَخِرُ عَلَيْهِمْ وَ يَقُولُ نَحْنُ وَ نَحْنُ وَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُقْبِلٌ عَلَى قَوْمٍ يُحَدِّثُهُمْ فَسَمِعَ مَقَالَةَ زَيْدٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا زَيْدُ أَ غَرَّكَ قَوْلُ نَاقِلِي الْكُوفَةِ إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ فَوَ اللهِ مَا ذَاكَ إِلَّا لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ وُلْدِ بَطْنِهَا خَاصَّةً فَأَمَّا أَنْ يَكُونَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام يُطِيعُ اللهَ وَ يَصُومُ نَهَارَهُ وَ يَقُومُ لَيْلَهُ وَ تَعْصِيهِ أَنْتَ ثُمَّ تَجِيئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَوَاءً لَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام كَانَ يَقُولُ لِمُحْسِنِنَا كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ وَ لِمُسِيئِنَا ضِعْفَانِ مِنَ الْعَذَابِ قَالَ الْحَسَنُ الْوَشَّاءُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي يَا حَسَنُ كَيْفَ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ فَقُلْتُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ فَمَنْ قَرَأَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَقَدْ نَفَاهُ عَنْ أَبِيهِ فَقَالَ عليه السلام كَلَّا لَقَدْ كَانَ ابْنَهُ وَ لَكِنْ لَمَّا عَصَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَفَاهُ عَنْ أَبِيهِ كَذَا مَنْ كَانَ مِنَّا لَمْ يُطِعِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَيْسَ مِنَّا وَ أَنْتَ إِذَا أَطَعْتَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَنْتَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ.

ترجمہ

حسن بن موسیٰ علی وشاء بغدادی کا بیان ہے کہ میں خراسان کے اندر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی مجلس میں موجود تھا اور وہاں زید بن موسیٰ بھی تھے وہ اہل مجلس سے مخاطب تھے اور ان پر فخر کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم وہ لوگ ہیں اور ہم وہ لوگ ہیں اور ادھر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کچھ دوسرے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ جب زید کی باتیں سنیں تو ان کی

طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ''اے زید! کیا تم کو اہل کوفہ کے ناقلین روایت کے اس قول نے دھوکے میں مبتلا کر دیا کہ ''حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا چونکہ صاحب عصمت وعفت ہیں اس لیے اللہ نے ان کی ذریت پر جہنم کو حرام کر دیا ہے''؟

خدا کی قسم یہ سوائے امام حسنؑ اور بطن فاطمہؑ سے جو ائمہؑ پیدا ہوئے اور کسی کے لیے نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ ہو کہ موسیٰ بن جعفرؑ اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ دن بھر روزہ رکھ رہے ہیں، رات بھر عبادت کر رہے ہیں اور تم اللہ کی معصیت اور اس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ پھر دونوں قیامت میں پہنچیں اور دونوں برابر ہو جائیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ تم اللہ کے نزدیک زیادہ معزز ہو۔

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام تو یہ فرمایا کرتے تھے کہ ''ہم میں جو نیکوکار ہیں ان کو دہرا ثواب ملے گا اور جو خطا کار ہیں ان کو دہرا عذاب ملے گا'' حسن بن وشاء کا بیان ہے کہ پھر آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے حسن! بتاؤ تم لوگ اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہو۔

میں نے عرض کیا: کچھ لوگ اس کو اِنَّہٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ اس کو اِنَّہٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ پڑھتے ہیں وہ حضرت نوحؑ کے والد ہونے ہی سے انکار کرتے ہیں۔ [1]

تو آپؑ نے فرمایا: ''نہیں نہیں وہ حضرت نوحؑ ہی کا فرزند تھا۔ مگر چونکہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی اس لیے اللہ نے اس کو حضرت نوحؑ کا بیٹا ہونے سے انکار کر دیا۔ پس اس طرح ہم میں سے بھی جو شخص اللہ کی اطاعت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور تم اگر اللہ کی اطاعت کرتے ہو تو تم اہل بیتؑ میں سے ہو''۔

زید النار

2 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ النَّحْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُبْدُونٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا جِيءَ بِزَيْدِ بْنِ مُوسَى أَخِي الرِّضَا عليه السلام إِلَى الْمَأْمُونِ وَ قَدْ خَرَجَ بِالْبَصْرَةِ وَ أَحْرَقَ دُورَ الْعَبَّاسِيِّينَ وَ ذَلِكَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ تِسْعِينَ وَ مِائَةٍ فَسُمِّيَ زَيْدَ النَّارِ قَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا زَيْدُ خَرَجْتَ بِالْبَصْرَةِ وَ تَرَكْتَ أَنْ تَبْدَأَ بِدُورِ أَعْدَائِنَا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ ثَقِيفٍ وَ عَدِيٍّ وَ بَاهِلَةَ وَ آلِ زِيَادٍ وَ قَصَدْتَ دُورَ بَنِي عَمِّكَ قَالَ وَ كَانَ مَزَّاحاً أَخْطَأْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ وَ إِنْ عُدْتُ بَدَأْتُ بِأَعْدَائِنَا فَضَحِكَ الْمَأْمُونُ وَ بَعَثَ بِهِ إِلَى أَخِيهِ الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَ قَدْ وَهَبْتُ جُرْمَهُ لَكَ فَلَمَّا جَاءُوا بِهِ عَنَّفَهُ وَ خَلَّى سَبِيلَهُ وَ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَهُ أَبَداً مَا عَاشَ.

ترجمہ

---

[1] ہود۔۴۶

ابن ابی عبدون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ۱۹۹ھ میں زید بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بصرہ میں خروج کیا اور عباسیوں کے گھروں کو نذر آتش کر دیا۔ جس کی وجہ سے انہیں ''زید النار'' کہا جانے لگا۔ جب یہ گرفتار کر کے مامون کے سامنے لائے گئے تو مامون نے ان سے کہا۔

اے زید! اگر تمہیں آگ لگانی مقصود تھی تو بنی امیہ، بنی ثقیف بنی عدی، بنی باھلہ اور آل زید کے گھروں کو لگاتے۔ کیونکہ یہ خاندان تمہارے خاندان کے دشمن ہیں۔ لیکن یہ تم نے کیا کیا دشمنوں کے گھروں کو چھوڑ کر اپنے چچازاد بھائیوں کے گھروں کو جلا دیا؟

زید پر مزاح آدمی تھے انہوں نے برجستہ کہا: امیر المومنین! غلطی ہوگئی۔ اب جب آگ لگاؤں گا تو پہلے انہی لوگوں کے گھروں سے ابتدا کروں گا۔

مامون یہ سن کر ہنسنے لگا۔ پھر انہیں ان کے بھائی حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ کے پاس بھیج دیا اور کہلا بھیجا کہ زید کے جرم کا میں نے آپؑ کو اختیار دیا۔

جب لوگ انہیں لے کر امامؑ کی خدمت میں آئے تو آپؑ نے انہیں بہت جھڑکا اور رہا کر دیا مگر آپؑ نے حلف اٹھا کر کہہ دیا۔ ''میں پوری زندگی ان سے کبھی بات نہ کروں گا''

زید کے خروج کی تفصیل

3 حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ النَّسَّابَةُ عَنْ مَشَايِخِهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ مُوسَى كَانَ يُنَادِمُ الْمُسْتَنْصِرَ وَ كَانَ فِي لِسَانِهِ فَضْلٌ وَ كَانَ زَيْدِيّاً وَ كَانَ زَيْدٌ هَذَا يَنْزِلُ بَغْدَادَ عَلَى نَهَرِ كَرْخَايَا وَ هُوَ الَّذِي كَانَ بِالْكُوفَةِ أَيَّامَ أَبِي السَّرَايَا فَوَلَّاهُ فَلَمَّا قُتِلَ أَبُو السَّرَايَا تَفَرَّقَ الطَّالِبِيُّونَ فَتَوَارَى بَعْضُهُمْ بِبَغْدَادَ وَ بَعْضُهُمْ بِالْكُوفَةِ وَ صَارَ بَعْضُهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ كَانَ مِمَّنْ تَوَارَى زَيْدُ بْنُ مُوسَى هَذَا فَطَلَبَهُ الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ حَتَّى دُلَّ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَحَبَسَهُ ثُمَّ أَحْضَرَهُ عَلَى أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ جَرَّدَ السَّيَّافُ السَّيْفَ لِيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ كَانَ حَضَرَ هُنَاكَ الْحَجَّاجُ بْنُ خثيمة [خَيْثَمَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ لَا تَعْجَلَ وَ تَدْعُونِي إِلَيْكَ فَإِنَّ عِنْدِي نَصِيحَةً فَفَعَلَ وَ أَمْسَكَ السَّيَّافُ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَتَاكَ بِمَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَهُ أَمْرٌ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَامَ تَقْتُلُ ابْنَ عَمِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ غَيْرِ إِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ وَ اسْتِطْلَاعِ رَأْيِهِ فِيهِ ثُمَّ حَدَّثَهُ بِحَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَفْطَسَ وَ أَنَّ الرَّشِيدَ حَبَسَهُ عِنْدَ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ جَعْفَرٌ فَقَتَلَهُ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ وَ بَعَثَ بِرَأْسِهِ إِلَيْهِ فِي طَبَقٍ مَعَ هَدَايَا النَّيْرُوزِ وَ إِنَّ الرَّشِيدَ لَمَّا أَمَرَ مَسْرُوراً الْكَبِيرَ بِقَتْلِ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى قَالَ لَهُ إِذَا سَأَلَكَ جَعْفَرٌ

عَنْ ذَنْبِهِ الَّذِی تَقْتُلُهُ بِهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّمَا أَقْتُلُكَ بِابْنِ عَمِّي ابْنِ الْأَفْطَسِ الَّذِی قَتَلْتَهُ مِنْ غَيْرِ أَمْرِی ثُمَّ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ خُثَيْمَةَ لِلْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ أَ فَتَأْمَنُ أَيُّهَا الْأَمِيرُ حَادِثَةً تَحْدُثُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَدْ قَتَلْتَ هَذَا الرَّجُلَ فَيَحْتَجُّ عَلَيْكَ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ الرَّشِيدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى فَقَالَ الْحَسَنُ لِلْحَجَّاجِ جَزَاكَ اللهُ خَيْراً ثُمَّ أَمَرَ بِرَفْعِ زَيْدٍ وَ أَنْ يُرَدَّ إِلَى مَحْبَسِهِ فَلَمْ يَزَلْ مَحْبُوساً إِلَى أَنْ ظَهَرَ أَمْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمَهْدِی فحير ا فَجَسَرَ أَهْلُ بَغْدَادَ بِالْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ فَأَخْرَجُوهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ مَحْبُوساً حَتَّى حُمِلَ إِلَى الْمَأْمُونِ فَبَعَثَ بِهِ إِلَى أَخِيهِ الرِّضَا عليه السلام فَأَطْلَقَهُ وَ عَاشَ زَيْدُ بْنُ مُوسَى إِلَى آخِرِ خِلَافَةِ الْمُتَوَكِّلِ وَ مَاتَ بِسُرَّ مَنْ رَأَى.

ترجمہ

ابوالخیر علی بن احمد نسابہ نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ زید بن موسیٰ کاظم علیہ السلام منتصر کے ندیم اور مصاحب تھے اور بڑے خوش گفتار تھے یہ زید یہ خیالات کے مالک تھے اور بغداد میں نہر کرخابا پر قیام کیا کرتے تھے۔ یہی وہ زید ہیں جو ابوسرایا کے دور میں کوفہ کے اندر تھے اور اس نے ان کو کوفہ کا والی مقرر کیا تھا۔ اور جب ابوسرایا قتل ہو گئے تو طالبین منتشر ہو گئے۔ کچھ بغداد جا کر چھپے رہے۔ اور کچھ کوفہ اور کچھ مدینہ واپس چلے گئے۔ اور انہی روپوش ہونے والوں میں زید بن موسیٰ بھی تھے۔

حسن بن سہل نے ان کو تلاش کرنے کا حکم دیا جب مل گئے تو انہیں حسن بن سہل کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے انہیں قید کا حکم دے دیا۔ چند دن بعد انہیں گردن زدنی کے لیے پیش کیا گیا۔ جلاد نے ان کے قتل کے لیے تلوار کھینچ لی۔ جب جلاد قریب پہنچا تو انہوں نے پکار کر کہا: ایہا الامیر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے قتل میں اتنی جلدی نہ کریں ٹھہر جائیں۔ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔

حسن بن سہل نے جلاد کو رک جانے کا اشارہ کیا۔ جلاد رک گیا۔

انہوں نے کہا: ایہا الامیر! یہ جو آپ نے میرے قتل کا ارادہ کیا ہے تو کیا اس کے متعلق امیر المومنین کی طرف سے آپ کو کوئی حکم پہنچا ہے؟

حسن بن سہل نے کہا: نہیں

پھر انہوں نے کہا: پھر آپ امیر المومنین کے چچازاد بھائی کو ان کی اجازت اور ان کے حکم و رائے کے بغیر کیوں قتل کر رہے ہیں؟

پھر انہوں نے اسے ابوعبداللہ بن افطس کا واقعہ یاد دلایا کہ ہارون الرشید نے ان کو جعفر بن یحییٰ کے پاس قید میں

ڈال دیا تھا۔ مگر جعفر نے رشید کے حکم کے بغیر ان کو قتل کر دیا اور نوروز کے نذرانوں اور تحفوں کے ساتھ ان کا سر بھی رشید کے پاس بھیج دیا تھا مگر جب مسرور کہہ کر ہارون نے جعفر بن یحییٰ کے قتل کا حکم دیا تھا تو اس سے یہ کہا تھا کہ اگر جعفر تم سے پوچھے کہ مجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا جا رہا ہے تم اس سے کہہ دینا کہ تو نے میرے چچازاد بھائی ابن افطس کو میرے حکم کے بغیر قتل کیا تھا اور میں تمہیں اس کے بدلے قتل کر رہا ہوں۔

یہ سن کر حجاج بن خثیمہ نے حسن بن سہل سے کہا: ایہا الامیر! کیا آپ کو یہ پورا اطمینان ہے کہ کبھی آپ کے اور امیر المومنین کے درمیان کوئی تلخی پیدا نہ ہوگی اور آپ بھی اس شخص کو امیر المومنین اجازت کے بغیر قتل کر چکے ہوں اور وہ آپ کے لیے وہی بہانہ پیش کرے جو رشید نے جعفر بن یحییٰ کے قتل کے لیے پیش کیا تھا۔

یہ سن کر حسن بن سہل نے حجاج سے کہا: اللہ تمہیں اس کی اچھی جزا دے۔ تم نے ہمیں خطرہ سے بچا لیا۔ پھر اس نے زید کے قتل کے حکم کو واپس لے لیا اور انہیں واپس قید میں بھیج دیا۔ یہ مسلسل قید میں رہے۔ یہاں تک کہ ابراہیم بن مہدی کا دور آیا اور اہل بغداد نے جسارت کر کے حسن بن سہل کو بغداد سے نکال دیا۔ مگر زید اسی طرح زندان میں پڑے رہے۔ بالآخر انہیں مامون کے پاس بھیج دیا گیا اور مامون نے ان کو ان کے بھائی امام علی رضاؑ کے پاس بھیج دیا۔ امامؑ نے انہیں رہا کر دیا۔ زید بن موسیٰ متوکل کے آخری ایام تک زندہ رہے بالآخر سر من رائی میں ان کا انتقال ہوگیا۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ أَنَّهُ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ مُوسَى أَخُو أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِالْمَدِينَةِ وَ أَحْرَقَ وَ قَتَلَ وَ كَانَ يُسَمَّى زَيْدَ النَّارِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَأُسِرَ وَ حُمِلَ إِلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ قَالَ يَاسِرٌ فَلَمَّا أُدْخِلَ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَا زَيْدُ أَ غَرَّكَ قَوْلُ سَفِلَةِ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ خَاصَّةً إِنْ كُنْتَ تَرَى أَنَّكَ تَعْصِي اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام أَطَاعَ اللهَ وَ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَأَنْتَ إِذاً أَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ اللهِ مَا يَنَالُ أَحَدٌ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تَنَالُهُ بِمَعْصِيَتِهِ فَبِئْسَ مَا زَعَمْتَ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَنَا أَخُوكَ وَ ابْنُ أَبِيكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَنْتَ أَخِي مَا أَطَعْتَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ نُوحاً عليه السلام قَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَ إِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ أَنْتَ أَحْكَمُ الْحاكِمِينَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صالِحٍ فَأَخْرَجَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِهِ بِمَعْصِيَتِهِ.